Presented By: https://jafrilibrary.org

نفحات الاخبار

ترجمہ

سفینۃ البحار

دوسری جلد

خاتم المحدثین حضرت

شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری

معلوم کتاب
منظر ایلیا
حیدرآباد دکن

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org



نفحاتُ الاخبار
ترجمہ سفینۃ البحار
دوسری جلد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	:	نفحاتُ الاخبار ترجمہ سفینۃ البحار (جلد دوم)
تالیف	:	خاتم المحدثین شیخ عباس قمی قدس سرہ
مترجم	:	سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری
ترتیب وتزئین	:	شعور ولایت فاؤنڈیشن (لکھنؤ)
طباعت	:	اول ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ
تعداد	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۵۵۶
قیمت	:	Rs. 800/=
ناشر	:	مکتبۃ الرضا (لاہور، پاکستان)

ملنے کے پتے:

۱۔ مکتبۃ الرضا، میاں مارکیٹ، اردو بازار لاہور؛ رابطہ نمبر: 00923234151214;00924237245166

۲۔ مدرسہ امام ہادی علیہ السلام، نجف اشرف عراق؛ موبائل: 0096477265993

۳۔ دفتر شعور ولایت فاؤنڈیشن؛ ۲۹۲/۵۴۶؛ سرفراز گنج لکھنؤ (انڈیا)؛ موبائل: 00919044865176

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org



Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

صلائے عام
بزبان خیر الانام

قال رسول الله صلی الله علیه و آله:

من سره ان یحیا حیاتی و یموت مماتی و یسکن جنة عدن غرسها ربی ،فلیوال علیا من بعدی ولیوال ولیه و لیقتد باهل بیتی من بعدی؛ فانهم عترتی خلقوا من طینتی و رزقوا فهمی و علمی فویل للمکذبین بفضلهم من امتی القاطعین فیهم صلتی لاانا لهم الله شفاعتی

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ فرماتے ہیں:

جسے پسند ہو کہ میری جیسی زندگی گذارے، میری جیسی موت سے ہمکنار ہو اور شاداب و آراستہ باغ (جنت عدن) میں سکونت پذیر ہو تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علیؑ اور اس کے ولی سے محبت کرے (ان کی ولایت کو تسلیم کرے) اور میرے بعد میرے اہل بیتؑ کی پیروی کرے۔ اس لئے کہ وہ میری عترت ہیں، میری ہی طینت سے خلق کئے گئے ہیں اور انہیں میرا علم و فہم عطا کیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد میری امت کے اس گروہ پر تف ہے جو ان کی فضیلت کو جھٹلائے اور ان سے میرے رابطہ کو منقطع کرنے کی کوشش کرے۔ خدا ایسے گروہ کو میری شفاعت سے بہرہ مند نہ کرے"۔(۱)

۱۔ حلیۃ الاولیا، ج ۱، ص ۶۷ کنز العمال ج ۱۲، ص ۱۰۳، ح ۳۴۱۹۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فہرست مندرجات

عرض مترجم ۹

حاب ۱۱

حبب ۱۲

حبر ۳۵

حبس ۳۶

حبل ۳۱

حبن ۳۱

حبط ۳۲

حبل ۳۲

حتم ۳۳

حثث ۳۶

حجب ۳۷

حجج ۵۲

حجر ۹۲

حجز ۹۹

حجل ۱۰۰

حجم ۱۰۱

حجن ۱۰۷

حدب ۱۰۷

حدث ۱۰۸

حدد ۱۲۲

حدق ۱۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حذر ١٢٧
حذف ١٢٧
حرب ١٣٧
حرث ١٣٨
حرج ١٤٤
حرر ١٤٥
حرز ١٤٨
حرس ١٥١
حرش ١٥١
حرص ١٥٢
حرف ١٥٤
حرق ١٥٤
حرقص ١٥٤
حرک ١٥٥
حرم ١٥٥
حرمل ١٥٦
حرا ١٦٢
حزب ١٦٣
حزبل ١٦٣
حزر ١٦٤
حزق ١٦٤
حزقل ١٦٥
حزم ١٦٧
حزن ١٦٧
حزا ١٧١
حسب ١٧١
حسد ١٧٥
حسر ١٧٥
حسسر ١٨٠
حسن ١٨٠

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حشر ۲۵۳

حصر ۲۵۵

حصن ۲۵۵

حصا ۲۵۶

حضر ۲۵۶

حضرم ۲۶۳

حضا ۲۶۴

حضب ۲۶۴

حضظ ۲۶۵

حضم ۲۶۶

حضض ۲۶۶

حفظ ۲۷۰

حقب ۲۷۵

حقد ۲۷۵

حقر ۲۷۶

حقف ۲۷۶

حقق ۲۸۱

حقن ۲۸۷

حکر ۲۸۸

حکم ۲۸۹

حکی ۳۰۱

حلب ۳۰۲

حلج ۳۰۴

حلف ۳۰۷

حلق ۳۰۹

حلل ۳۱۰

حلم ۳۱۵

حلا ۳۲۰

حمد ۳۲۱

حمر ۴۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمز ۴۳۱
حمص ۴۳۲
حمق ۴۳۳
حمل ۴۳۴
حمم ۴۳۷
حمو ۴۳۸
حمی ۴۳۸
حنا ۴۵۰
حنبل ۴۵۱
حنط ۴۵۲
حنطله ۴۵۲
حنف ۴۵۳
حنک ۴۶۷
حنن ۴۶۹
حوت ۴۷۱
حوج ۴۷۲
حور ۴۸۳
حوش ۴۸۷
حوض ۴۸۸
حوط ۴۹۰
حوک ۴۹۱
حول ۴۹۲
حوا ۴۹۳
حیر ۴۹۴
حیض ۴۹۴
حیل ۴۹۵
حین ۴۹۶
حیا ۴۹۶

فہرست اردو ۴۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عرض مترجم

الحمد للہ ... محقق بصیر ومحدّث جلیل، خاتم المحدثین حاج شیخ عباس قمیؒ کی معرکۃ الآراء اور مشہور زمانہ کتاب ''سفینۃ البحار و مدینۃ الحکم والآثار'' کی دوسری جلد کا ترجمہ انتہائی کم مدت میں پایۂ تکمیل تک پہنچ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کے لئے خالق کائنات کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے: ﴿وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾۔

یہ جلد باب حاء سے مربوط ہے، پہلی جلد کی طرح اس جلد میں بھی انتہائی مفید اور اہم مطالب مندرج ہیں: ابتدائی صفحات میں لفظ ''حب'' کے ذیل میں اہل بیت علیہم السلام سے محبت ونفرت پر مشتمل اہم ترین احادیث ومطالب مرقوم ہیں، نیز حسن اور حمد کے ذیل میں بعض اہم علماء اسلام کے اجمالی حالات اور کارنامے مذکور ہیں، اسی طرح حسد، حلم، حیا اور حزن اور حسن خلق وغیرہ جیسے بے شمار اخلاقی واجتماعی صفات ومسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، مجموعی طور پر دوسری جلدوں کی بہ نسبت یہ جلد خاص اہمیت کی حامل ہے۔

اربابِ نقد ونظر اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ایک زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک شیشی کا عطر دوسری شیشی میں اونڈیلنے کی کوشش کرے۔ اول تو اونڈیلتے وقت کچھ نہ کچھ گر جائے گا اور اگر بڑی احتیاط برتی گئی اور گرنے نہ دیا گیا تو بھی شیشی میں کچھ لپٹا ہوا عطر اندر ہی رہ جائے گا یعنی پورے کا پورا عطر شیشی میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ یہی حال ترجمے کا ہے، مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک زبان کا پورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے۔

میں تمام تر احتیاط کے باوجود اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ ترجمہ جیسا ہونا چاہئے تھا ویسا نہیں ہو سکا

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پھر بھی یہ کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف، آسان اور شستہ ہو، اپنے متن کے دامن سے وابستہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو اس تک پہنچنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔

ناچیز کو اس مقصد میں کتنی کامیابی ہوئی ہے اس کا فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، یقین جانئے اگر آپ زیر نظر ترجمہ کے متعلق اپنے نظریات سے آگاہ کریں گے تو مجھے بے حد مسرت ہوگی اور میرے دینی و مذہبی کاموں میں بہت مفید ثابت ہوں گے؛ مجھے آپ کے نظریات کا شدت سے انتظار رہے گا۔

اس مقام پر میں سب سے پہلے اپنی شریک حیات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے گھر کی اکثر ذمہ داریاں اپنے کاندھے پر لے کر میرے لئے فرصت کے اوقات فراہم کئے، مجھے اس بات کا تہہ دل سے اعتراف ہے کہ میری قلمی خدمات میں انہوں نے بھرپور تعاون فرمایا ہے؛ دعا ہے کہ خدا ان کو ان کے مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ اسی طرح بعض احباب بھی شکریہ کے خصوصی مستحق ہیں جنہوں نے پہلی جلد کی طرح اس جلد کی پروف ریڈنگ اور حواشی کی تنظیم و ترتیب کا فریضہ انجام دیا؛ فجزائهم الله احسن الجزاء۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

قابل توجہ بات یہ ہے کہ پہلی جلد کے برخلاف اس جلد کے آخر میں اردو داں حضرات کی سہولت کے لئے کتاب کی اردو فہرست بھی مرتب کی گئی ہے تاکہ وہ بہتر طور پر اس سے استفادہ کر سکیں۔

آخر میں خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہمیں راہ حق کی معرفت اور اس پر مضبوطی سے گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایسے کاموں کا حوصلہ دے جو اس کی نظر میں محبوب و پسندیدہ ہیں۔

خدا ہی سب سے بڑا کارساز ہے اور اسی سے ساری امیدیں وابستہ ہیں۔

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری

۴ رشعبان ۱۴۴۰ھ؛ روز ولادت حضرت عباس علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

﴿باب حاء﴾

حأب

اپنی ازواج سے رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی: ''کاش! میں جان پاتا کہ تم میں سے کس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے!''۔ اور اس سلسلہ میں آپ کی ایک بیوی کا واقعہ؛ (۱)

معانی الاخبار: ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنی ازواج سے فرمایا: کاش! میں جان پاتا کہ تم میں سے کون گھنے بالوں والے اونٹ کا مالک ہوگا، حوأب کے کتے اس پر بھونکیں گے اور اس کے اردگرد بہت سے لوگ قتل کئے جائیں گے۔ وہ موت کے دہانے پر پہنچ کر نجات حاصل کرے گی۔ (۲)

السرائر: محمد بن ادریس کا بیان ہے: میں نے ہروی کی کتاب ''الغریبین'' میں اس حدیث کو لفظ ''ادب'' کے ساتھ ملاحظہ کی ہے۔ ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ حدیث میں ہے: ''اے کاش! میں جان پاتا کہ تم میں سے کون ''شتر ادبب'' پر سوار ہوگی اور اس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے''۔ کہا گیا ہے کہ حدیث میں آنحضرت کی مراد ''ادبّ'' ہے لیکن آپ نے اسے تشدید کے بغیر ادا فرمایا ہے؛ ادبّ کے معنی گھنے بال کے ہیں۔ (۳)

النہایہ میں نقل روایت کے بعد لکھا گیا ہے کہ آنحضرت نے ''ادبّ'' کے بجائے لفظ ''ادبب'' سے استفادہ فرمایا ہے تاکہ بعد کی عبارت میں موجود لفظ حوأب سے عبارت ہماہنگ ہو سکے۔ اور ''ادبّ'' کے معنی چہرے پر گھنے بال کے ہیں... سیوطی نے بھی اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ کبھی کبھی ادغام کی خاطر دوسرے لفظ سے ہماہنگی پیدا کرنے کے لئے حرف تشدید کو جدا کر کے لکھا جاتا ہے جیسے حدیث: ''لیت شعری ایتکن صاحبة الجمل الادبب...''۔ اس حدیث میں حوأب سے ہماہنگی پیدا کرنے کے لئے ادبب کو جدا کر کے

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۸۔۱۷۰ ۲۔ معانی الاخبار ص ۳۰۵ ۳۔ مستدرکات السرائر ص ۱۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لکھا گیا ہے۔(۱)

ابو مخنف لکھتے ہیں کہ جب عائشہ جنگ جمل کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں حوأب نامی جگہ پر پہنچیں جہاں قبیلہ بنی عامر بن صعصہ سے منسوب کنواں تھا تو وہاں کتے بھونکنے لگے جس کی وجہ سے اونٹ بھڑک اٹھا۔ایک شخص نے کہا: کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ حوأب کے کتے کیسے بھونک رہے ہیں؟ عائشہ نے اونٹ کی مہار دوبارہ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے تعجب سے کہا: ''کیا یہ حوأب کے کتے ہیں؟! مجھے واپس لے چلو، مجھے واپس لے چلو، میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ....''۔پھر انہوں نے پوری روایت نقل کی۔عائشہ کے ایک ساتھی نے (حالات کے پیش نظر) کہا: خدا آپ پر رحمت نازل کرے، ہم حوأب کے کنویں سے گزر چکے ہیں۔عائشہ نے پوچھا: اس بات کا کوئی گواہ بھی ہے؟ پھر پچاس افراد کو مال و دولت کی لالچ دے کر اس بات کی گواہی کے لئے تیار کیا گیا، انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ یہ حوأب کا کنواں نہیں ہے، یہ سن کر عائشہ خوش ہوگئیں۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حبب

خدا کی راہ میں محبت وعداوت پر مشتمل باب؛(۳)

ثواب الاعمال: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ایمان کا ایک استوار دستاویز یہ ہے کہ خدا کی راہ میں دوستی کرو، خدا کی راہ میں دشمنی کرو، خدا کی راہ میں عطا و بخشش کرو اور اسی کی راہ میں محروم رکھو۔(۴)

امالی صدوق: حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر سے دوستی کرے اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو کسی کافر سے دشمنی کرے اس نے خداوند عالم سے دوستی کی ہے۔پھر فرمایا: دشمن خدا کا دوست، خدا کا دشمن ہے۔(۵)

محاسن: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص خداوند عالم کو دوست رکھے اور دشمن خدا سے دشمنی کرے نیز امور دنیا کے سلسلے میں اس سے اختلاف بھی نہ رکھتا ہو پھر وہ قیامت کے دن، دریا

۱۔بحار ج ۳۲ ص ۹۷، ج ۳۸ ص ۳۵۰ ۲۔بحار ج ۳۲ ص ۱۳۹ ۳۔بحار ج ۶۹ ص ۲۳۶

۴۔ثواب الاعمال ص ۲۰۲ ۵۔امالی صدوق ص ۴۸۴ ح ۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کی ریت کے برابر اپنے گناہوں کے ساتھ آئے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا۔(۱)

کافی: صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا: کیا ایمان، دوستی کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے؟ پھر آپ نے آیہ مبارکہ ﴿لَكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ﴾(۲) کی تلاوت فرمائی۔(۳)

اس مقام پر صاحب بحار نے ان افراد کی فضیلت میں بعض روایتیں نقل کی ہیں جو خدا کی راہ میں ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ ان کی فضیلت یہ ہے کہ وہ خدا کے عرش کے سایہ میں ہوتے ہیں اور ہر مقرب فرشتہ اور مرسل ان پر رشک کرتا ہے۔ یہ لوگ حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے اور قیامت کے دن اللہ کے "ولی" کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے اور حساب و کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔(۴)

خدا کی راہ میں دوستی اور اس کی راہ میں دشمنی کے متعلق:(۵)

کافی: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ تمہارے دل میں کوئی خیر ہے یا نہیں تو اپنے دل کی طرف دیکھو، اگر تم خداوند عالم کی اطاعت کرنے والے کو دوست رکھتے ہو اور اس کی معصیت کرنے والے کو دشمن رکھتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اندر بھلائی اور خیر پوشیدہ ہے لیکن اگر تم خدا کی اطاعت کرنے والے کو دشمن اور اس کی معصیت کرنے والے کو دوست رکھتے ہو تو پھر تمہارے اندر کوئی نیکی اور بھلائی نہیں ہے اور انسان اسی کے ساتھ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔(۶)

دعوات راوندی: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم نے میرے لئے کوئی عمل انجام دیا ہے؟ جواب دیا: خدایا! میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ دیا اور کثرت سے تیرا ذکر کیا۔ خدا نے فرمایا: اے موسیٰ! نماز تمہاری بندگی کی علامت اور روزہ تمہارے لئے سپر ہے، صدقہ بھی تمہارے اوپر

۱۔ محاسن ص ۲۶۵ ح ۳۴۱/۱

۲۔ حجرات ۷/۱: "لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے، اور کفر، فسق اور معصیت کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے اور در حقیقت یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

۳۔ کافی ج ۲ ص ۱۲۵ ح ۵/۱؛ بحار ج ۶۹ ص ۲۴

۴۔ بحار ج ۶۹ ص ۲۴۵؛ ج ۷ ص ۱۷۱، ۱۳۲؛ ج ۱۸ ص ۸۳

۵۔ بحار ج ۲۷ ص ۵۴؛ ج ۲۷ ص ۹۴

۶۔ کافی ج ۱ ص ۱۲۶ ح ۱۱/۱؛ بحار ج ۶۹ ص ۲۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سایہ فگن ہے، زکات ایسا نور ہے جو تمہاری راہنمائی کرتا ہے... تم نے میرے لئے کیا کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: خدایا! مجھے ایسے عمل کی راہنمائی فرما جو تیرے لئے ہو۔ آواز آئی: اے موسیٰ! تم نے میرے دوستوں میں سے کسی سے دوستی کی اور میرے دشمنوں میں سے کسی سے دشمنی کرتے ہو؟

اس خطاب سے جناب موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ بہترین عمل یہ ہے کہ خدا کے لئے دوستی و دشمنی کی جائے۔

امام رضا علیہ السلام نے بھی اپنی تحریر کے ذریعہ اسی مضمون کی جانب اشارہ فرمایا ہے کہ حدیث کی ایک پیچیدگی یہ ہے کہ یہ روایت اسی طرح مکتوب صورت میں، ''کرمند'' نامی اصفہان کے ایک دیہات کے لوگوں کے پاس موجود ہے، اس میں ہے کہ اس دیہات کا رہنے والا ''رمدی'' نامی شخص ہے جو خراسان جاتے ہوئے امام رضا کا شتربان تھا، جب وہ واپس آنے لگا تو اس نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے اپنی کوئی تحریر عنایت فرمایئے تا کہ میں اس سے تبرک حاصل کر سکوں۔ امام نے یہ تحریر اسے عطا فرمائی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ایمان کا ایک استوار ترین دستاویز خدا کی راہ میں دوستی و دشمنی ہے۔ (۱)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط بعض مطالب لفظ ''بغض'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: بے شک عرش کے داہنی طرف خداوند عالم کی ایک مخلوق ہے جن کا چہرہ برف سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن و تابناک ہے۔ کسی نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو خداوند عالم کی راہ میں ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ (۲)

خداوند متعال سے محبت پر مشتمل باب: (۳)

امالی صدوق: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص خداوند عالم کی نافرمانی کرے، وہ درحقیقت اسے دوست نہیں رکھتا''۔ پھر آپ نے بطور تمثیل مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

تعصی الاله و انت تظهر حبه — هذا محال فی الفعال بدیع

لو کان حبك صادقا لاطعته — ان المحب لمن یحب مطیع

۱۔ بحار ج ۶۹ ص ۲۵۲ ۲۔ کافی ج ۲ ص ۶۳۷ ح ۹؛ بحار ج ۷۴ ص ۲۵ ۳۔ بحار ج ۷۰ ص ۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

''تم خداوند عالم کی نافرمانی کرتے ہوئے اس بات کا دعویٰ کرتے ہو کہ اس کو دوست رکھتے ہو؟ یہ نہ ہونے والے امور میں سے ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ اگر تمہاری دوستی ومحبت سچی ہوتی تو اس کی پیروی کرتے اس لئے کہ محبّ اس شخص کے حکم کی تعمیل کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے''۔(۱)

فلاح السائل: امام صادق علیہ السلام کے صمیمی دوست حسین بن سیف نے اپنی کتاب ''اصل'' میں حضرت سے استناد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا: صرف وہی شخص خالص ایمان کے مرتبہ پر فائز ہوسکتا ہے جس کی نظر میں اس کے ماں، باپ، اولاد، خاندان، اموال اور تمام لوگوں سے زیادہ خداوند عالم محبوب ہو۔(۲)

امالی صدوق: حدیث قدسی میں ہے: اے فرزند عمران! جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن رات کے وقت میری یاد سے غافل رہتے ہوئے سو جاتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے، کیا ایسا نہیں ہے کہ ہر محبّ، اپنے محبوب کے ساتھ مخالفت کرتے ہوئے اسے دوست رکھتا ہے۔(۳)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق ایک حکایت لقمان ''عصفر'' کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔

رسول اکرمؐ کی اطاعت اور آپ سے دوستی کے وجوب پر مشتمل باب:(۴)

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہی بندہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے جس کی نظر میں اس کے ماں باپ، خاندان، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ میں محبوب ہوتا ہوں۔(۵)

علل الشرائع: انس سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص آیا (یہ بات ہمارے لئے حیرت انگیز تھی کہ کوئی دیہاتی سوال کے لئے آئے) اس نے آنحضرت سے سوال کیا: اے رسول خداؐ! قیامت کب برپا ہوگی؟ اسی اثنا میں نماز کا وقت ہوگیا، نماز کے اختتام پر آنحضرت نے پوچھا: کس نے مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ میں تھا۔ پوچھا: تم نے قیامت کے لئے کیا کیا ہے؟ جواب دیا: میں نے بہت زیادہ نماز و روزہ آمادہ نہیں کیا ہے لیکن خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا: انسان اسی کے ساتھ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔ انس کا بیان ہے: میں نے نہیں

۱۔ بحار ج ۷۰ ص ۱۵ ۲۔ فلاح السائل ص ۱۰۰؛ بحار ج ۷۰ ص ۲۴ ۳۔ امالی صدوق ص ۲۹۲ ح ۱/۱؛ بحار ج ۱۳ ص ۳۲۹
۴۔ بحار ج ۱۷ ص ۱ ۴۔ بحار ج ۲۲ ص ۸۸؛ ج ۶۸ ص ۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دیکھا کہ مسلمان، اسلام کے بعد اس حدیث کو سن کر جتنا خوش ہوئے اتنا کسی اور موقع پر ہوئے ہوں۔(۱)

حبّ آل محمد علیہم السلام کی فضیلت:

کافی: حکیم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا، گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا، اسی وقت ایک سن رسیدہ شخص لوہے کے عصا کے سہارے داخل ہوا، اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا: السلام علیک یابن رسول اللہ و رحمة اللہ و برکاتہ۔ حضرت نے فرمایا: علیک السلام و رحمة اللہ و برکاتہ۔ اس نے مجلس میں موجود لوگوں کی طرف رخ کر کے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر اس نے حضرت کی طرف رخ کر کے عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے اپنے قریب جگہ دیجئے، خدا کی قسم! میں آپ کو اور آپ کے چاہنے والوں کو دوست رکھتا ہوں، آپ سے اور آپ کے چاہنے والوں سے میری محبت و الفت دنیا کی لالچ میں نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم! آپ کے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں، ان سے بیزار ہوں اور ان سے اس دشمنی و بیزاری پر خدا کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میری یہ دشمنی شخصی اور ذاتی نہیں ہے، جسے آپ حلال جانتے ہیں میں بھی اسے حلال سمجھتا ہوں اور جسے آپ حرام جانتے ہیں میں بھی اسے حرام سمجھتا ہوں، میں آپ اہل بیت علیہم السلام کے ظہور کا منتظر ہوں۔ اے فرزند رسول! میں آپ پر قربان، کیا ان خصوصیات کے ذریعہ میرے لئے نجات کی کوئی امید ہے؟ حضرت نے فرمایا: آگے آؤ۔ اسے اپنے پاس بلایا اور اپنے پہلو میں بیٹھاتے ہوئے فرمایا: اے شیخ! ایک شخص میرے والد علی بن الحسین علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہی سوال کیا، میرے والد نے اس کے جواب میں فرمایا: جب دنیا سے جانے لگو گے تو رسول خدا، علی، حسن و حسین اور علی بن الحسین علیہم السلام کو اپنے پاس محسوس کرو گے، تمہارا دل خنک ہوگا، دل سے اضطراب زائل ہو جائے گا، تم خوش ہو جاؤ گے اور تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں گی پھر جب تمہاری جان یہاں تک پہنچے گی ... آپ نے حلق کی جانب اشارہ فرمایا... تو کرام الکاتبین سے شاد و فرحاں ملاقات کرو گے۔ زندگی میں بھی ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرو گے جو تمہاری خنکی چشم کا باعث ہوں گی، تم ہمارے ہمراہ عظیم جگہ پر رہو گے۔(۲)

ایک شخص کا واقعہ جو تیل کی خریداری کر رہا تھا، وہ رسول خدا کو بہت دوست رکھتا تھا، بالآخر اس دوستی و محبت

۱۔ علل الشرائع ص ۱۳۹ ح ۲؛ بحار ج ۱۷ ص ۱۳

۲۔ کافی ج ۸ ص ۷۶ ح ۳۰؛ بحار ج ۴۶ ص ۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کی وجہ سے اسے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا۔(۱)

ایک سیاہ فام شخص کا واقعہ جو حضرت علی علیہ السلام سے بہت محبت کرتا تھا اور یہ محبت اس کے لئے بہت مفید تھی۔ یہ واقعہ لفظ ''سود'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

الخرائج: مروی ہے کہ رسول اکرمؐ (بیت الشرف سے) باہر آئے، اسی وقت ایک عورت نے آگے بڑھ کر آنحضرت سے عرض کی: یارسول اللہؐ! میں ایک مسلمان عورت ہوں، میرے ہمراہ شوہر رہتا ہے جو عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: اپنے شوہر کو میرے پاس بلاؤ۔ اس عورت نے اپنے شوہر کو بلایا، پوچھا: کیا اس سے نفرت کرتی ہو؟ کہا: ہاں۔ آنحضرت نے بھی ان کے لئے دعا فرمائی، اس عورت کی پیشانی کو اس شخص کی پیشانی سے ملا کر دعا فرمائی: ''خدایا! ان دونوں کے درمیان الفت برقرار کر اور ایک کو دوسرے کا محبوب قرار دے''۔ اس عورت نے اس دعا کے بعد کہا: کوئی دولت، کوئی فرزند اور کوئی بھی باپ میری نظر میں آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا: گواہی دو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔(۲)

اس بات کا بیان کہ شیبہ بن عثمان بن ابوطلحہ، رسول خداؐ کا شدید دشمن تھا، اس کے دل میں آپ کو قتل کرنے کی آرزو تھی، اسی لئے وہ ہوازان آیا تا کہ آنحضرت کو قتل کر سکے لیکن جب لوگوں کو شکست ہوئی اور اس نے آنحضرت کو اکیلا پایا تو اس نے پیچھے سے آنحضرت کو قتل کرنا چاہا لیکن اسی وقت اس کے دل پر پردہ پڑا، یا آگ کا ایک شعلہ اس کی جانب آیا جس کی وجہ سے وہ اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکا۔ آنحضرت نے اس کی جانب رخ کر کے فرمایا: اے شیبہ! آگے آؤ اور جنگ کرو۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سینہ پر رکھا جس کے بعد اس کی نظر میں آنحضرت سب سے زیادہ محبوب ہو گئے، اس نے آنحضرت کی رکاب میں جنگ کی۔ اب اس کی کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ اگر باپ کو بھی اس کے سامنے لایا جاتا کہ رسول خداؐ کی نصرت کے سلسلے میں قتل کر دے تو وہ ایسا کر دیتا۔(۳)

طبرسی: زہری کا بیان ہے: مجھے معلوم ہوا ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا: جنگ حنین میں میں رسول خداؐ کے سامنے آیا تا کہ احد میں قتل ہونے والے طلحہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ کا بدلہ لے سکوں اور آنحضرت کو قتل

۱۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۴۳ ۲۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۱ ۳۔ بحار ج ۲۱ ص ۱۵۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کردوں لیکن خداوند عالم نے اپنے رسول کو میرے ارادہ سے آگاہ کردیا۔ بنابریں انہوں نے میری جانب رخ کرکے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: اے شیبہ! میں تمہیں خدا کی پناہ میں دیتا ہوں۔ یہ سنتے ہی میرا جسم کانپنے لگا، میں نے آنحضرت کو دیکھا، میں نے محسوس کیا کہ میں ان کو اپنی آنکھ اور کان سے زیادہ دوست رکھتا ہوں، اسی لئے میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے فرستادہ ہیں اور اسی نے آپ کو میری نیت اور ارادہ سے آگاہ فرمایا ہے۔(۱)

امیرالمومنین علیہ السلام کے حالات زندگی میں اسی مضمون پر مشتمل ایک نمونہ کا تذکرہ؛(۲)

باب: اہل بیت علیہم السلام سے محبت، انسان کی پاکیزہ ولادت کی علامت ہے اور ان سے دشمنی، اس کی کثافت و آلودگی کی نشانی ہے۔(۳)

السرائر: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عرب وعجم میں صرف وہی ہم اہل بیتؑ سے محبت کرے گا جو شرافت و عظمت اور اصالت کا حامل ہوگا اور ہم سے صرف وہی دشمنی کرے گا جو مدنّس مطرد ہوگا یعنی جس کی اصلیت اور باپ معلوم نہ ہو۔(۴)

بیان ووضاحت: فیروزآبادی کہتے ہیں: دنّس ثوبہ و عرضہ تدنیسا ''اس کا لباس اور اس کی آرزو آلودہ ہے''۔ یہ جملہ کسی شخص کی خباثت وکثافت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ''طردتہ'' یعنی میں نے اسے اپنے آپ سے دور کیا (اور اسے میں اپنا نطفہ نہیں سمجھتا)۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام سے صرف یہ لوگ محبت نہیں کرسکتے: مخنث (عورتوں سے مشابہ مرد)، دیوث (جس شخص کی بیوی زنا کرتی ہے اور مرد اس بات سے واقف ہوتا ہے)، زنا زادہ اور وہ شخص جس کی ماں حالت حیض میں حاملہ ہوئی ہو۔(۵)

بہت سی روایتوں میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے محبت، ایمان کی علامت اور آپ سے دشمنی، نفاق کی نشانی ہے۔

ان مقامات پر مشتمل باب جہاں اہل بیت علیہم السلام سے محبت انتہائی مفید ثابت ہوتی ہے۔(۶)

۱۔ مجمع البیان ج ۳ ص ۱۹؛ بحار ج ۲۱ ص ۲۸
۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۰۸
۳۔ بحار ج ۲۷ ص ۱۴۵
۴۔ مستطرفات السرائر ص ۴۲ ج ۱؛ بحار ج ۲۷ ص ۱۴۹
۵۔ بحار ج ۴۲ ص ۱۷
۶۔ بحار ج ۲۷ ص ۱۵۷، ج ۳۸ ص ۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

قیامت کے دن اہل بیت علیہم السلام کی ولایت ومحبت کے بارے میں سوال سے متعلق باب؛(۱)

ان جانوروں اور پرندوں پر مشتمل باب جو اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتے ہیں۔(۲)

اس بات کا بیان کہ اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی کے ساتھ اچھا کردار قابل قبول نہیں؛ اور ان سے دوستی وولایت کے ہوتے گناہان صغیرہ نقصان نہیں پہنچائیں گے۔(۳)

تفسیر فرات: رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق مبعوث فرمایا ہے، ہم اہل بیت علیہم السلام کی دوستی ومحبت، سرخ یاقوت، موتی اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے۔(۴)

المناقب: معاویہ بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: بے شک علی علیہ السلام سے محبت مومن کے دل میں جڑ پکڑ چکی ہے لہذا صرف مومن اس سے محبت کرے گا اور صرف منافق ہی اس سے کینہ توزی کرے گا۔ بے شک حسن وحسین علیہما السلام کی دوستی ومحبت، مومنین ومنافقین اور کفار کے دلوں میں ڈالی گئی ہے، اسی لئے کوئی بھی ان کی مذمت نہیں کرتا۔ رسول خداؐ نے وفات کے وقت حسن وحسین علیہما السلام کو اپنے پاس بلایا، اس وقت آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ نے انہیں اپنے پاس بیٹھایا، ان کو سونگھا اور بوسہ لیا۔(۶)

مجالس مفید: انہوں نے اپنی سند کے ذریعہ ابن فضال سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے، انہوں نے ثمالی سے اور انہوں نے حنش بن معتمر سے روایت کی ہے: میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ مقام رحبہ میں تھے، میں نے عرض کی: السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة الله و برکاته، آپ نے کیسے صبح کی؟ امام نے سر اٹھا کر میرے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: اس عالم میں صبح کی کہ اپنے دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کی دشمنی پر صبر کرنے والا ہوں، بے شک ہمارا دوست اور چاہنے والا ہر روز سکون واطمینان اور آسائش کا منتظر رہتا ہے اور ہمارے دشمن نے اپنے کام کی بنیاد ایسے ستون پر رکھی ہے جو بہت استوار اور انتہائی سست ہے، اس کی یہ بنیاد ایسے دہانے پر ہے جو اسے جہنم میں اوندھے منہ دھکیل دے گا اے ابا معتمر! بے شک ہمارا دوست ہم سے دشمنی نہیں کرسکتا اور ہمارا دشمن ہم سے دوستی نہیں کرسکتا۔ خدائے متعال نے بندوں کے دلوں کو ہماری دوستی ومحبت سے استوار کیا ہے اور ہمارے دشمنوں کی نصرت سے محروم

۱۔ [illegible]

۲۔ بحار ج ۲۷ ص ۲۶

۳۔ بحار ج ۲۸ ص ۶

۴۔ تفسیر فرات ص ۲۲؛ بحار ج ۳۶ ص ۱۳۶

۵۔ المناقب ج ۳ ص ۳۸۳؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رکھا ہے، لہٰذا ہمارا دوست ہماری دشمنی سے اور ہمارا دشمن ہماری دوستی سے قاصر ہے، ہماری محبت اور ہمارے دشمن کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی اس لئے کہ ''خداوند عالم نے ایک انسان کے وجود میں دو دل قرار نہیں دیا ہے''(۱) تا کہ ایک سے ایک گروہ اور دوسرے سے اسی گروہ کے دشمنوں کو دوست رکھے۔(۲)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''جلب'' کے ذیل میں گزر چکے ہیں۔

عطیہ عوفی کو جناب جابر بن عبداللہ انصاری کی وصیت: آل محمد علیہم السلام کے دوستوں سے اس وقت تک دوستی رکھو جب تک وہ آل محمد کو دوست رکھیں اور آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے اس وقت تک دشمنی کرو جب تک وہ ان سے دشمنی کریں؛ چاہے ان کے دشمن کتنے ہی بڑے نمازی اور روزہ دار کیوں نہ ہوں۔ آل محمد علیہم السلام کے دوستوں کا ساتھ دو اس لئے کہ جب کثرت گناہ کی وجہ سے ان کا ایک قدم لڑکھڑاتا ہے تو دوسرا قدم ثابت و استوار ہوجاتا ہے اس لئے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کے دوست اور محبّ ہیں۔ بے شک اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والے کی بازگشت جنت میں اور ان کے دشمنوں کی بازگشت جہنم میں ہے۔(۳)

اس بات کا بیان کہ اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والے تین طرح کے ہیں: وہ لوگ جو اعلانیہ اہل بیتؑ سے محبت کرتے ہیں؛ وہ لوگ جو پوشیدہ طور پر ان سے محبت کرتے ہیں؛ اور وہ لوگ جو پوشیدہ و اعلانیہ دونوں طرح سے محبت کرتے ہیں۔(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی فضیلت:

حضرت علی علیہ السلام کی دوستی و محبت کے متعلق رسول اکرمؐ کا ارشاد؛ آپ نے فرمایا: خبردار! جس نے علیؑ سے دوستی کی گویا اس نے مجھ سے دوستی و محبت کی اور جس نے مجھ سے دوستی کی اس سے خدا راضی رہتا ہے، جس سے خدا راضی رہتا ہے اس کا اجر و ثواب اس نے جنت کو قرار دیا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص علی سے محبت کرتا ہے وہ دنیا سے جانے سے پہلے حوض کوثر سے سیراب ہوتا ہے، درخت طوبیٰ کا پھل کھاتا ہے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص علیؑ سے محبت کرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ جس دروازہ سے چاہے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل

۱۔ احزاب/۴؛ ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾۔
۲۔ مجالس مفید ص ۲۳۲ ح ۴؛ بحار ج ۶۸ ص ۳۸
۳۔ بحار ج ۶۸ ص ۱۳
۴۔ بحار ج ۶۸ ص ۲۷۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوجائے...الخ۔(۱)

علامہ حلیؒ اپنی کتاب ''**کشف الحق**'' میں لکھتے ہیں کہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا: کلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب رسول اکرمؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کا ہاتھ خالی تھا، ایسے حالات پیش آتے کہ آپ کو زحمت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا، چونکہ آپ کی مالی حالت اچھی نہیں تھی اس لئے انصار نے ایک دوسرے کہا: وہ ایسے انسان ہیں جن کے ذریعہ سے خدا نے تمہاری ہدایت کی، وہ تمہارے خواہرزادے ہیں؛ ان کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں، مالی حالت بھی اچھی نہیں جس کے ذریعہ وہ (زندگی کے مسائل) حل کرسکیں اس لئے کچھ مال و دولت جمع کرکے ان کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ اس طرح ان کی مدد ہوسکے۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر کچھ اموال جمع کرکے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے؛ اسی وقت یہ آیۂ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿قُل لا اَسئَلُکُم علیه اَجراً﴾ یعنی ایمان و قرآن کے لئے میں تم سے مالی اجرت نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے بعد میرے قرابتداروں کا حق ادا کرو۔ اس طرح آپ نے اپنے قرابتداروں کی مودّت کی تشویق و ترغیب دلائی۔ علامہ اپنی کتاب میں آگے لکھتے ہیں: صاحب کشاف نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی محبت پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمد علیہم السلام کی محبت پر مرے وہ بخش دیا جاتا ہے، خبردار! جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی دوستی و محبت پر مرے وہ توبہ کے ساتھ مرتا ہے اور جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی محبت پر مرے اس کا ایمان کامل ہے، جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی محبت پر مرے تو فرشتہ موت اسے جنت کی بشارت دیتا ہے، پھر منکر و نکیر اسے مژدہ سناتے ہیں، خبردار! جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی محبت پر مرے تو اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جو شخص اہل بیتؑ کی محبت پر مرے تو اس کی قبر فرشتگان رحمت کی جایگاہ بن جاتی ہے، جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی محبت پر مرے تو اس نے رسول اکرمؐ اور اجتماع مسلمین کی روش پر جان دی ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص اہل بیت علیہم السلام کی دشمنی پر مرے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ''رحمت خدا سے محروم''۔ جان لو کہ جو شخص اہل بیتؑ کی دشمنی پر مرے تو وہ کافر ہے، آل محمد علیہم السلام کی دشمنی پر مرنے والا جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔(۲)

۱۔ کشف الحق ص ۳۲ ج ۳۹ ص ۲۷۷؛ ج ۶۸ ص ۱۲۴، ۱۳۷؛ مؤلف نے یہاں نظام استرآبادی کے فارسی کے اشعار بھی نقل کئے ہیں۔

۲۔ کشف الحق ص ۳۲ ص ۲۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طرائف کے مطابق یہ حدیث صاحب کشاف اور ثعلبی سے بھی منقول ہے۔(۱)

اہل بیت علیہم السلام کی ولایت اور محبت ونصرت کے اجر وثواب پر مشتمل باب؛ اور اس بات کا بیان کہ ان کی محبت، آتش جہنم سے امان کا موجب ہے۔(۲)

تفسیر عیاشی: برید بن معاویہ عجلی سے مروی ہے کہ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا، اسی وقت ایک خراسانی داخل ہوا، وہ خراسان سے پاپیادہ آیا ہوا تھا اس نے اپنے پیر دکھائے جس پر روئی بندھی ہوئی تھی، اس نے کہا: ''خدا کی قسم! صرف آپ کی محبت والفت میں اتنا طویل راستہ طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں''۔ امام نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر کوئی پتھر بھی ہم سے محبت کرے تو خداوند عالم اسے ہمارے ساتھ محشور فرمائے گا، کیا دین محبت کے علاوہ بھی کچھ ہے۔(۳)

اس مضمون سے ملتی جلتی روایت؛(۴)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آل محمد علیہم السلام کی دوستی ومحبت پر بھروسہ کرتے ہوئے شائستہ کرداری اور عبادت کو ترک نہ کرو، اسی طرح عبادت پر بھروسہ کرتے ہوئے اہل بیت کی دوستی ومحبت اور ان کے اوامر کے سامنے سر تسلیم خم کرنا نہ چھوڑ دو کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر قابل قبول نہیں ہیں۔(۵)

ارشاد خداوندی: ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَه﴾(۶) پر مشتمل باب؛(۷)

حضرت علی علیہ السلام لوگوں میں رسول خداؐ کے لئے سب سے زیادہ خاص تھے اور آنحضرت کی نظر میں آپ سب سے زیادہ محبوب تھے... اس بات پر مشتمل باب؛(۸)

ایک پرندہ کا واقعہ؛ اور اس بات کا بیان کہ حضرت علی علیہ السلام مخلوقات سے خدا کے لئے محبت کرتے تھے۔(۹)

اس بات کا بیان کہ تمام انبیائے کرام، فرشتے اور مومنین حضرت علی علیہ السلام کے محبّ ہیں۔(۱۰)

امیر المومنین علیہ السلام کی دوستی ودشمنی پر مشتمل باب؛ اس بات کا بیان کہ ان سے دوستی ایمان اور دشمنی، کفر ونفاق

۱۔ طرائف ص ۱۵۹ ح ۲۴۸؛ بحار
۲۔ بحار ج ۲۷ ص ۷۳
۳۔ بحار ج ۲۷ ص ۹۵
۴۔ بحار ج ۶۷ ص ۱۳۲
۵۔ بحار ج ۷۸ ص ۳۴۷
۶۔ مائدہ/۵۴: ''عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جو اس کی محبوب اور اس سے محبت کرنے والی ہوگی''۔
۷۔ بحار ج ۳۶ ص ۳۲
۸۔ بحار ج ۳۸ ص ۲۹۴
۹۔ بحار ج ۳۸ ص ۳۴۸
۱۰۔ بحار ج ۳۹ ص ۱۹۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے، اگر لوگ ان کی دوستی و محبت پر جمع ہو جاتے تو خداوند عالم جہنم کو خلق نہیں فرماتا۔(۱)

تفسیر فرات: اعمش سے مروی ہے کہ میں حج کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوا اور کافی دنوں تک سفر میں رہا، راستہ میں ایک نابینا عورت کو دیکھا جو کہہ رہی تھی: خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ میری آنکھوں کو بینا کردے۔ مجھے اس عورت کی بات سے بہت حیرت ہوئی، میں نے اس سے کہا: خداوند عالم پر محمد و آل محمد کا کون سا حق ہے، بلکہ ان پر خدا کا حق ہے۔ اس نے کہا: اے نادان! خاموش رہو، خدا کی قسم! جب تک محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ نہ دیا جائے وہ راضی نہیں ہوتا لہٰذا اگر محمد و آل محمد علیہم السلام کا حق خدا پر نہیں ہوتا تو خدا قسم کے ذریعہ ان کا تذکرہ نہیں کرتا۔ میں نے کہا: خدا نے کہاں قسم کھائی ہے؟ جواب دیا: خدا فرماتا ہے: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾(۲) اور عربی میں عمر زندگی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اعمش کا بیان ہے: میں حج کی ادائیگی کے بعد واپس آنے لگا، میں نے اس عورت کو اسی جگہ دیکھا کہ اس کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے، وہ کہہ رہی تھی: ''اے لوگو! حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرو کہ ان کی دوستی و محبت، تمہیں آتش جہنم سے نجات دلائے گی''۔ میں نے سلام کر کے اس سے کہا: کیا تم کل تک اندھی نہیں تھی اور کہہ رہی کہ خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ میری آنکھوں کو بینا کردے؟ اس نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا: مجھ سے اپنا پورا واقعہ بیان کرو۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں اسی طرح دعا و التماس کر رہی تھی، اسی وقت ایک شخص آکر میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، اس نے مجھ سے پوچھا: اگر محمد و آل محمد علیہم السلام کو دیکھے گی تو پہنچان لے گی؟ میں نے عرض کی: نہیں، لیکن جو دلائل اور نشانیاں مجھے معلوم ہیں ان کے ذریعہ سے پہچان لوں گی۔ اس عورت نے کہا: جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا اسی وقت ایک دوسرا شخص دو آدمیوں کا سہارا لے کر ہمارے پاس آیا، اس نے پوچھا: یہاں کیوں کھڑے ہو؟ جواب دیا: یہ عورت اپنے پروردگار سے محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ دے کر اپنی آنکھوں کی بینائی کے لئے دعا کر رہی ہے، آپ اس کے لئے دعا کریں۔ یہ سن کر اس شخص نے میری آنکھوں کی بینائی کے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا کی اور میری بینائی واپس آ گئی۔ میں نے عرض کی: آپ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: میں محمد ہوں اور یہ علی ہیں جس نے خدا کی اجازت سے تمہاری

۱۔ بحار ج ۳۹ ص ۲۴۶

۲۔ حجر/۷۲: ''آپ کی جان کی قسم! یہ لوگ گمراہی کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بینائی واپس لوٹائی ہے۔ اپنی جگہ بیٹھی رہو تا کہ لوگ واپس آئیں تو ان سے کہو کہ علی علیہ السلام کی دوستی و محبت، انہیں آتش جہنم سے نجات دلائے گی۔(۱)

یہ واقعہ اختصار کے ساتھ نقل کیا گیا، اسی سے ملتا جلتا ایک دوسرا واقعہ لفظ ''خضر'' کے ذیل میں اعمش کے ذریعہ نقل کیا جائے گا۔(۲)

ابن ابی الحدید کا بیان: چہرے کی کشادگی و شادمانی جو حیات کا موجب ہوتی ہے نیز تبسم و ہیبت جو اخلاق امیر المومنین علیہ السلام کا نمایاں عنصر ہے... یہ ابھی تک بطور میراث آپ کے چاہنے والوں کے درمیان موجود ہے۔ اسی طرح ظلم و جفا، خشونت اور بدکرداری آپ کے دشمنوں میں باقی ہے۔ ابن ابی الحدید کہتے ہیں: جو بھی لوگوں کے اخلاق اور ان کی مہربانیوں سے تھوڑی بہت آشنائی رکھتا ہے وہ اس بات کو آسانی سے درک کرسکتا ہے۔(۳)

امیر المومنین علیہ السلام سے ایک شخص کا قول: میں آپ سے خلوت میں اسی طرح محبت کرتا ہوں جس طرح جلوت اور مجمع عام میں؛(۴)

امام حسن و حسین علیہما السلام سے نبی اکرم کی کثرت محبت اور ان دونوں کے فضائل کے متعلق آنحضرت کا خصوصی حکم؛(۵)

علامہ مجلسیؒ کا قول اس سلسلہ میں کہ اپنے فرزندوں سے مقربین کی محبت، خواہش نفسانی اور انسانی شہوت کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ ان کی محبت ان سب سے بہت دور ہوتی ہے، ان کی محبت و الفت خداوند عالم کے لئے خالص ہوتی ہے، غیر خدا سے ان کی محبت کی بازگشت بھی حب الٰہی کی طرف ہوتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جناب یوسف علیہ السلام کی طرح اپنے دوسرے فرزندوں سے محبت نہیں کرتے تھے اور وہ اس موضوع سے جہالت کی بنا پر ان کی طرف گمراہی کی نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے: ہم آپ کی اولاد ہیں اور آپ کی محبت کے زیادہ لائق ہیں اس لئے کہ ہم آپ کے دنیاوی امور کی دیکھ بھال کرنے پر زیادہ توانا اور قادر ہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام سے ان کی محبت کی وجہ سے یہ تھی کہ خداوند عالم بھی انہیں دوست رکھتا تھا اور اسی نے ان کا

۱۔ تفسیر فرات ص ۹۹

۲۔ بحار ج ۴۲ ص ۴۴

۳۔ بحار ج ۴۱ ص ۱۴۷

۴۔ بحار ج ۴۱ ص ۳۰۹؛ ج ۶۱ ص ۱۳۴

۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انتخاب کیا تھا، پس محبوب کا محبوب، محبوب ہوتا ہے (یعنی محبوب خدا کی محبت، خدا کی محبت کے مترادف ہے)۔(۱)

دوسرے سے خداوند عالم کی محبت کے معنی ومفہوم کے سلسلے میں علامہ مجلسیؒ کا قول؛(۲)

روایت: ''میں دنیا کی تین چیزوں کو دوست رکھتا ہوں: عورتیں، خوشبو اور نماز میں میری آنکھوں کی روشنی قرار دی گئی ہے''۔ اور اس روایت کا مفہوم؛(۳)

محاسن: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سب سے پہلے جن چیزوں کے ذریعہ خدا کی نافرمانی کی گئی، وہ چھ ہیں: دنیا کی محبت، جاہ وریاست کی محبت، طعام کی محبت، عورتوں کی محبت، نیند کی محبت، اور آسائش وآرام کی محبت؛(۴)

امیر المومنین علیہ السلام سے محبت اور ان کی طرف دیکھنے کی فضیلت پر مشتمل باب؛(۵)

ایک دوسرے سے مومنین کی محبت والفت کی وجہ؛ اور بھائی کی قسمیں؛(۶)

امالی طوسی: جنان بن سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جسے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا اور اس نے بھی مجھے نہیں دیکھا تھا، میں اسے بہت دوست رکھتا ہوں اور جب اس سے بات کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے بہت دوست رکھتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ وہ بھی اپنے دل میں وہی جذبہ محسوس کرتا ہے جسے میں محسوس کرتا ہوں۔ امام نے یہ سن کر فرمایا: اے سدیر! تم نے سچ کہا، بے شک ایک دوسرے سے ملتے وقت صالحین کی الفت ومحبت نہروں کے پانی سے پانی کے قطروں کے ملنے کی طرح ہے، چاہے وہ اپنی زبان سے محبت کا اظہار نہ کریں۔ بے شک زبان سے اظہار محبت کے باوجود ایک دوسرے سے ملتے وقت بدکاروں کے دلوں کی دوری جانوروں کے دلوں کی دوری جیسی ہے، اگر چہ ایک ہی تھالی میں غذا کھاتے ہیں۔(۷)

خداوند عالم پر ایمان کے بعد رأس عقل، لوگوں سے محبت والفت ہے۔(۸)

۱۔ بحار ج ۱۲ ص ۳۲۵؛ ج ۳۵ ص ۲۹۷

۲۔ بحار ج ۳۸ ص ۳۵۹

۳۔ بحار ج ۸۲ ص ۲

۴۔ محاسن ص ۲۹۵ ح ۴۵۹؛ بحار ج ۷۳ ص ۶۰

۵۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۷۸؛ ج ۴۷ ص ۳۹۴۔۳۹۹

۶۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۱

۷۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۵، ۲۶؛ بحار ج ۷۴ ص ۲۸

۸۔ بحار ج ۱ ص ۱۳۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علماء سے محبت کی فضیلت پر مشتمل باب: (۱)

کمیل کا قول: عالم کی محبت، لوگوں کا ایسا ترکش ہے جس کے ذریعہ وہ زندگی میں اطاعت کو حاصل کرتے ہیں۔ (۲)

خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی: مجھے لوگوں کی نظروں میں محبوب قرار دو اور لوگوں کو میری جانب راغب کرو۔ (۳)

جناب یوسف سے زندان بان نے کہا: میں آپ کو واقعاً دوست رکھتا ہوں۔ جناب یوسف نے بھی فرمایا: ابھی میں جس چیز میں مبتلا ہوا ہوں وہ دوستی کی وجہ سے ہے۔ (۴)

حبیب بن اوس... وہی ابوتمام طائی ہیں جن کا تذکرہ اس سے قبل لفظ "تمم" کے ذیل میں کیا گیا۔

حبیب بن جماز:

الاختصاص، بصائر الدرجات: ابوحمزہ سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں تھا، اسی وقت ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کی: اے امیر المومنین! میں وادی القریٰ سے آیا ہوں اور خالد بن عرفطہ کی موت کی خبر لایا ہوں۔ حضرت نے فرمایا: حالانکہ ابھی اسے موت نہیں آئی ہے۔ اس شخص نے اپنی بات دہرائی۔ حضرت نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، خالد نہیں مرا ہے اور اسے موت نہیں آسکتی۔ اس شخص نے تیسری مرتبہ اپنی بات دہراتے ہوئے کہا: سبحان اللہ! میں آپ کو اس کی موت سے مطلع کر رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ اسے موت نہیں آئی ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، خالد نہیں مرا ہے اور نہیں مرسکتا تا کہ گمراہ سپاہیوں کا حاکم ہوسکے اور اس کا علم بردار حبیب بن جماز نامی شخص ہے۔

راوی کا بیان ہے: حبیب بن جماز یہ بات سن کر حضرت کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: خدا کی قسم! میں آپ کا شیعہ ہوں لیکن آپ نے میرے بارے میں ایسی بات کہی جو میرے اندر نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا: اگر تم حبیب بن جماز ہو تو پرچم ضرور اٹھاؤ گے۔ حبیب یہ سن کر چلا گیا اور حضرت نے اپنی بات

۱۔ بحار ج۱ ص ۱۸۶
۲۔ بحار ج۱ ص ۱۸۸
۳۔ بحار ج۱۳ ص ۳۵؛ ج۱۴ ص ۳۸
۴۔ بحار ج۱۲ ص ۲۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جاری رکھی: اگر تم حبیب بن جماز ہو تو پرچم ضرور اٹھاؤ گے۔ ابوحمزہ کا بیان ہے: خدا کی قسم! حبیب بن جماز زندہ رہا یہاں تک کہ امام حسین علیہ السلام کے زمانہ میں جب عمر بن سعد کو حضرت سے جنگ کے لئے بھیجا گیا تو خالد بن عرفطہ لشکر کا سپہ سالار بنا اور پرچم کی ذمہ داری حبیب کے سپرد کی گئی۔ (۱)

ابوالفرج اصفہانی نے بھی اسی سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے، اس میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حبیب سے فرمایا: خبردار! اس پرچم کو اٹھانے سے اجتناب کرنا اس لئے کہ اس کی وجہ سے تم اس دروازہ سے (پھر آپ نے باب الفیل کی جانب اشارہ کیا) داخل ہو گے... لیکن پھر اس کے بعد ویسا ہی ہوا جیسا امیر المومنینؑ نے فرمایا تھا۔ (۲)

سید میرزا حبیب اللہ بن حسین بن حسن حسینی موسوی عاملی کرکی: الامل میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جلیل القدر اور عظیم الشان عالم تھے، ان کی ذات میں علم و عمل دونوں کی کثرت تھی، اصفہان کا سفر کیا اور وہاں بادشاہوں سے تقرب حاصل کیا تو ان کو صدر العلماء اور صدر الامرا کا لقب دیا گیا، ان کے فرزند، والد گرامی اور ان کے جد بھی فضلاء میں سے تھے، ان کے بھائی سید احمد کا تذکرہ اس سے قبل کیا گیا۔ یہ دونوں ہمارے استاد شیخ بہائی کے ہم عصر تھے۔ (۳)

ان کے بھائی کے متعلق لکھتے ہیں: سید احمد بن حسین بن حسن موسوی عاملی کرکی.. میرزا حبیب اللہ عاملی کے بھائی ہیں، بڑے عالم و فاضل، صالح، فقیہ اور شیخ بہائی کے معاصر تھے، انہوں نے شیخ کے سامنے قرائت کی اور ان سے روایت بھی کرتے تھے۔ (۴)

ان کے والد کے متعلق اسی کتاب میں اس طرح مرقوم ہے: وہ عالم فاضل اور جلیل القدر تھے، انہوں نے کتاب بھی لکھی ہے، اصفہان میں مقیم تھے اور وہیں پر ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۵)

حبیب بن مسلمہ فہری... معاویہ کے پیروکاروں میں سے تھا، نصر بن مزاحم اس کے بارے میں لکھتے ہیں: معاویہ نے حبیب بن مسلمہ فہری، شرحبیل بن سمط اور معن بن یزید کو حضرت علی علیہ السلام کی جانب روانہ کیا، وہ سبھی

۱۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۸۸؛ الاختصاص ص ۲۸۰؛ بصائر الدرجات ص ۳۱۸ ح ۱۱/

۲۔ مقاتل الطالبین ص ۷۱؛ بحار ج ۴۱ ص ۳۳؛ ج ۴۴ ص ۵۳

۳۔ امل الآمل ج ۱ ص ۵۶ نمبر ۴۲

۴۔ امل الآمل ج ۱ ص ۳۲ نمبر ۱۶

۵۔ امل الآمل ج ۱ ص ۶۹ نمبر ۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت کے پاس آئے، حبیب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے خدائے متعال کی حمد وثنا کی، پھر کہا: اما بعد! بے شک عثمان بن عفان ایسے ہدایت یافتہ خلیفہ تھے جو کتاب خدا پر عمل کرتے اور حکم خدا کی جانب متوجہ رہتے تھے۔ ان کی زندگی آپ کے لئے بوجھ بن گئی اور موت کی تاخیر کی وجہ سے آپ نے بے تابی کا مظاہرہ کیا؛ اسی لئے ان کے خلاف شورش کی اور قتل کر دیا، اب آپ کو چاہئے کہ ان کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کیجئے تا کہ ان سب کو عثمان کے خون کے عوض قتل کر سکیں، اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کو قتل نہیں کیا ہے تو پھر حکومت سے کنارہ کشی اختیار کیجئے تا کہ حکومت مشورہ کے ذریعہ طے ہو سکے اور لوگ اپنی رائے کے مطابق اپنا والی وحاکم معین کر سکیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے بے ماں کی اولاد! تجھے ان امور میں کیا حق حاصل ہے، تو کون ہے جو ولایت اور معزولی کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے اور اس موضوع میں دخالت کر رہا ہے! خاموش رہ کہ تو اس میں دخالت کی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ سن کر حبیب بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر کہا: خدا کی قسم! اب ایسی جگہ ملاقات ہوگی جہاں ملنا آپ کو قطعی پسند نہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تو اس کی صلاحیت نہیں رکھتا، اگر چہ اپنے تمام سواروں اور پیادوں کو جمع کر لے، لہذا جا اور جو تیری سمجھ میں آئے اسے انجام دے، خدا تجھ پر رحمت نازل نہ کرے اور تیری حفاظت نہ کرے، اگر چہ تو باقی ہی کیوں نہ رہنا چاہئے۔ (۱)

حبیب بن مسلمہ سے حسن بن علی علیہما السلام کا ارشاد: تو نے ناچیز دنیا کے بدلے معاویہ کی فرمانبرداری کی، اگر چہ اس نے دنیا میں تجھے استوار کیا لیکن آخرت میں تیرے افعال سے منھ موڑ لے گا۔ (۲)

حبیب بن مظاہر اسدی:

محمد بن بحر شیبانی کا بیان ہے: حبیب بن مظاہر اسدی سے مروی ہے کہ انہوں نے حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی خدمت میں عرض کی: آدم علیہ السلام کی خلقت سے قبل آپ کہاں تھے؟ حضرت نے فرمایا: ہم نور کے سایہ تھے جو خالق رحمٰن کے عرش کے اطراف میں گھوم کر فرشتوں کو تسبیح وتہلیل اور تحمید کی تعلیم دے رہے تھے۔ (۳)

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۴۵۵ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۰۶ ۳۔ بحار ج ۶۰ ص ۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مذکورہ روایت کی دقیق تاویل کی ضرورت ہے، یہاں اس کی توضیح وتشریح کی گنجائش نہیں، ہم نے اسے ایک دوسری جگہ بیان کر دیا ہے۔

مؤلف: حبیب بن مظاہر (بروایتے: مظہر) اسدی فقعسی ...امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کے خصوصی صحابی اور آپ کے علم کے حامل تھے۔ شیخ کشیؒ نے فضیل بن زبیر سے نقل کیا ہے کہ فضیل کا بیان ہے: میثم تمار گھوڑے پر سوار قبیلۂ بنی اسد کے بعض لوگوں کی طرف سے گزرے، حبیب بن مظاہر نے ان کا استقبال کیا اور یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح کھڑے ہوئے کہ دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آپس میں متصل تھیں، یہ دونوں گفتگو میں مشغول ہو گئے، گفتگو کے دوران حبیب نے میثم سے کہا: گویا میں ایسے عظیم انسان کو دیکھ رہا ہوں جس کے سر کے آگے کے بال نہیں ہیں، اس کا پیٹ بڑا ہے اور وہ بازار میں خربوزہ فروخت کرنے کا کام کرتا ہے، لوگ اس شخص کو گرفتار کر کے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے جرم میں دار پر لٹکا دیں گے اور دار ہی پر اس کے شکم کو پارہ کر دیں گے جس کی وجہ سے اس کی موت ہو جائے گی۔

میثم نے جواب میں کہا: میں بھی سرخ رو شخص کو پہنچانتا ہوں جو فرزند رسول کی نصرت کے لئے قیام کرے گا لیکن لوگ اسے قتل کر دیں گے اور اس کے سر کو کوفہ میں پھرائیں گے۔ حبیب اور میثم نے آپس میں یہ گفتگو کی اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، وہاں موجود لوگ جو یہ ساری باتیں سن رہے تھے ان کی سمجھ میں نہیں آیا، اسی لئے انہوں نے آپس میں کہا: ہم نے ان دونوں سے بڑا جھوٹا آج تک نہیں دیکھا۔ ابھی لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اسی وقت رُشید ہجری پہنچے اور لوگوں سے امام کے دونوں ناصروں کے بارے میں سوال کیا، لوگوں نے کہا: ابھی کچھ دیر پہلے وہ دونوں یہیں تھے اور آپس میں ایسی ایسی باتیں کر کے چلے گئے۔ رشید نے کہا: خدا میثم پر رحمت نازل کرے وہ یہ تو بتانا بھول گئے کہ حبیب کا سر لانے والے کو ایک لاکھ درہم کا انعام بھی دیا جائے گا۔

جب رشید وہاں سے چلے گئے تو لوگوں نے کہا: یہ ان دونوں سے بھی زیادہ جھوٹا ہے؛ لیکن انہوں نے اعتراف کیا کہ خدا کی قسم! کچھ ہی دنوں بعد میثم تمار کو عمرو بن حریث کے گھر کے سامنے پھانسی دے دی گئی اور حبیب بن مظاہر بھی امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہید ہو گئے، ان کے قاتلوں نے ان کا سر شہر کوفہ میں پھرایا۔ اس

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طرح ہم نے اس دن جو کچھ سنا تھا اسے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

حبیب بن مظاہر ان ستر لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے امام حسین علیہ السلام کی نصرت کی، نیزوں کو اپنے سینوں پر لیا اور اپنے چہروں کے ذریعہ تلواروں کا استقبال کیا۔ یہ وہی لوگ تھے جنہیں امان نامہ دیا جاتا اور مال و دولت کی لالچ دی جاتی لیکن وہ اسے ٹھکرا کر کہتے تھے: اگر حسین علیہ السلام قتل ہو گئے اور ہم زندہ رہے تو رسول خداؐ کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے، بالآخر اسی جذبہ کے تحت وہ امام کے ہمراہ شہید ہو گئے۔ حبیب بن مظاہر اسدی مزاح کرتے تھے، یزید بن حصین ہمدانی نے حبیب سے کہا: اے بھائی! کیا یہ مزاح کا وقت ہے؟ حبیب نے کہا: اس سے بہتر مسرت کی جگہ اور کیا ہو سکتی ہے؟ خدا کی قسم! تھوڑی ہی دیر میں یہ ظالم اپنی تلوار سے ہمیں قتل کر دیں گے اور ہم حور العین سے معانقہ کریں گے۔(۱)

میں کہتا ہوں: لفظ ''صحب'' کے ذیل میں حبیب کی مزید جلالت قدر کا تذکرہ کیا جائے گا، ہم نے ان کے طریقۂ جنگ اور واقعہ شہادت کو ''نفس المہموم'' میں بھی نقل کیا ہے۔(۲)

مروی ہے کہ ابو مخنف کا بیان ہے: محمد بن قیس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب حبیب بن مظاہر شہید ہوئے تو امام حسین علیہ السلام کے چہرے پر ضعف ظاہر ہوا اور آپ نے فرمایا:

ان یهد الحسین قتل حبیب	فلقد هد قتله کل رکن
بطل قد لقی جبال الاعادی	من جدید فردها کالعهن
لا یبالی بالجمع حیث توخی	فهو ینصب کانصباب المزن
اخذ الثار قبل ان یقتلوه	سلفا من منیة دون من
قتلوا منه للحسین حبیبا	جامعا فی فعاله کل حسن (۳)

حبیب نجار؛

حبیب بن نجار کا واقعہ اور ان کا قتل؛ وہ صاحب ''یٰس'' ہیں، خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى

۱۔ رجال کشی ص ۷۸ نمبر ۱۳۳ ۲۔ نفس المہموم ص ۲۷۰

۳۔ ترجمہ اشعار: ''حبیب کے قتل نے صرف امام حسین علیہ السلام کو شکستہ نہیں کیا بلکہ تمام ارکان کو درہم برہم کر دیا، یہ ایسے پہلوان تھے جو لوہے کی طرح استوار پہاڑ سے روبرو ہوئے اور ان کو روئی کی طرح ان کی جگہوں پر پہنچا دیا، ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں کہ جب وہ میدان کارزار کا قصد کرتے ہیں تو ان کو بادل سے ٹپکنے والے پانی کی طرح قطرہ قطرہ کر دیں، حبیب نے اپنی شہادت سے پہلے ہی اپنا بدلا لے لیا تھا، حبیب کے قتل سے امام حسین علیہ السلام کے ایسے دوست کا قتل ہوا جو ایک انسان کے تمام بہتر محاسن کا حامل تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ﴾۔(۱) ان کا نام حبیب نجار تھا۔ ابن عباس اور بعض مفسرین نے نقل کیا ہے کہ جب انبیائے الٰہی شہر میں وارد ہوتے تو وہ ان پر ایمان لاتے تھے، ان کا گھر شہر کے دور ترین علاقہ میں دروازۂ شہر سے نزدیک تھا۔ جب وہ متوجہ ہوئے کہ قوم نے رسولوں کو جھٹلا دیا ہے اور ان کو قتل کرنے اور انہیں اذیت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو وہ حاضر ہوئے اور انتہائی سخت لہجہ میں ان سے کہا: ''اے قوم والو! مرسلین کا اتباع کرو، ان کا اتباع کرو جو تم سے کسی طرح کی اجرت کا سوال نہیں کرتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں''۔(۲) بیان کیا جاتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کہا تو لوگوں نے انہیں گرفتار کرلیا اور شہر کے بادشاہ کے پاس لے آئے، بادشاہ نے ان سے پوچھا: کیا تم ان کی پیروی کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ''مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے، کیا میں اس کے علاوہ دوسرے خدا کو اختیار کرلوں جب کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کسی کی سفارش کام آنے والی نہیں ہے اور نہ کوئی بچا سکتا ہے، ایسی صورت میں میں تو کھلی ہوئی گمراہی میں ہوجاؤں گا، میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں لہذا تم میری بات سنو، نتیجہ میں اس بندہ سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہوجا''۔(۳) جب قوم نے ان کی باتیں سنی تو ان کو لات گھونسوں سے مارنے لگے یہاں تک کہ وہ جاں بحق ہوگئے، خداوند عالم نے انہیں جنت میں داخل کردیا، وہ وہاں زندہ ہیں اور رزق حاصل کررہے ہیں؛ انہوں نے جنت میں جاتے وقت اپنی قوم سے کہا: ''اے کاش! میری قوم کو بھی معلوم ہوتا کہ میرے پروردگار نے مجھے کس طرح بخش دیا ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں قرار دیا ہے''۔(۴)(۵)

ام حبیبہ خافضہ کا واقعہ جو اپنے یہاں پناہ دیتی تھیں؛ اور اس سلسلے میں آنحضرت کی سفارش کا بیان؛(۶)

ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا واقعہ اور آنحضرت سے ان کی شادی؛ اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے

۱۔ یس/۲۰: ''اور شہر کے ایک سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ قوم والو! مرسلین کا اتباع کرو''۔

۲۔ یس/۲۰۔۲۱: ﴿قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ☆ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾۔

۳۔ یس/۲۲۔۲۶: ﴿وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ☆ أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَانُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ☆ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ☆ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ☆ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾۔

۴۔ یس/۲۶۔۲۷: ﴿قَالَ يَالَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ☆ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ﴾۔

۵۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۴۲، ج ۶۷ ص ۲۰۴

۶۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پہلے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی، وہاں عبیداللہ نصرانی ہوگیا لیکن ام حبیبہ اپنے دین پر قائم رہیں، عبیداللہ کو شراب کی لت لگ گئی تھی، اسی سے اس کی موت ہوگئی۔ نجاشی نے ام حبیبہ کو پیغام بھجوایا کہ رسول خداؐ نے مجھے لکھا ہے کہ میں تمہاری شادی ان سے کردوں، تم بھی اپنی شادی کے سلسلہ میں کسی کو اپنا وکیل مقرر کرو۔ ام حبیبہ نے خالد بن سعید بن عاص کے پاس فرستادہ بھیج کر اپنا وکیل مقرر کیا۔ نجاشی نے حبشہ میں موجود جعفر بن ابی طالب علیہ السلام اور مسلمانوں کو اپنے پاس بلایا اور اس طرح گفتگو کا آغاز کیا: اس خدا کا شکرگزار ہوں جو قدوس، مومن اور عزیز و جبار ہے، گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، یہ وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی ہے؛ اما بعد! یہ بات جان لو کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی شادی ان سے کردوں، میں نے ان کو مثبت جواب دے دیا ہے اور آنحضرت کی نیابت میں خدا اور رسول کی سنت کے مطابق چار لاکھ دینار بعنوان مہر ام حبیبہ کو دیتا ہوں، پھر خالد بن سعید بن عاص کے سامنے چار لاکھ دینار رکھ دیئے۔ پھر خالد نے کھڑے ہوکر کہا: تمام تعریفیں خداوند عالم سے مخصوص ہیں، میں اسی سے نصرت و مغفرت کا طلبگار ہوں اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، میں گواہ دیتا ہوں کہ صرف اللہ کی ذات عبادت کے لائق ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا ہے، یہاں تک کہ اس نے تمام ادیان پر ان کو غالب کردیا، اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناپسند تھی؛ اما بعد! میں بھی رسول اکرمؐ کی درخواست پر مثبت جواب دیتے ہوئے اپنی موکلہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کو ان کے حبالۂ عقد میں قرار دیتا ہوں، خداوند عالم اس کو اور اس کے شوہر کو بابرکت زندگی سے ہمکنار کرے۔ پھر انہوں نے دینار اٹھا کر ام حبیبہ کو دے دیا۔ جب لوگ جانے لگے تو نجاشی نے کہا: بیٹھو اس لئے کہ انبیاء کی روش یہ ہے کہ شادی کے وقت مختصر سے ولیمہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ پھر نجاشی نے کھانا منگوایا اور وہ لوگ کھانا کھا کر متفرق ہوگئے۔ ام حبیبہ جب مدینہ آئیں تو اس وقت ان کی عمر تیس سے زیادہ تھی۔ (۱)

اس بات کا بیان کہ ابوسفیان، ام حبیبہ کے گھر میں آیا اور جب وہ رسول خداؐ کے مخصوص فرش پر بیٹھنے لگا تو

۱۔ بحار ج ۲۱ ص ۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انہوں نے منع کر دیا، ابوسفیان نے کہا: میری بیٹی! کیا تمہیں پسند نہیں کہ میں اس فرش پر بیٹھوں؟ ام حبیبہ نے کہا: نہیں، یہ رسول خداؐ کا فرش ہے، آپ اس پر نہیں بیٹھ سکتے اس لئے کہ آپ ناپاک اور مشرک ہیں۔ (۱)

ابن ابی الحدید ام حبیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں: وہ حضرت علی علیہ السلام سے کینہ توزی کرتی تھیں کیونکہ حضرت ان کے بھائی کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ (۲)

امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ حبہ عرنی کا پشت کوفہ کی جانب وادی السلام میں جانا اور مومنین کی ارواح سے حضرت کا خطاب: (۳)

مؤلف: حبہ بن جوین عُرنی... امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ ذہبی اور ابن حجر نے تصریح کی ہے کہ تشیع کے سلسلہ میں ان کا رویہ غلو آمیز تھا۔ (۴)

اس سے قبل لفظ ''بکی'' کے ذیل میں ایک حدیث نقل کی گئی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امیر المومنینؑ کی نظر میں خاص اہمیت کے حامل تھے اور آپ ان پر خصوصی نوازش فرماتے تھے۔

حبابہ والبیہ... یہ ایسے سنگریزوں کے مالک تھیں جن پر امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی سے نقش کیا تھا پھر ان کو بتایا کہ جو بھی ان سنگریزوں پر نقش کرے وہ امام ہے۔ وہ ایک ایک کے بعد ایک امام کے پاس لے جاتی اور وہ ان پر نقش کر دیتے تھے یہاں تک کہ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں اور آپ نے بھی اس پر نقش کیا۔ حبابہ اس واقعہ کے بعد نو مہینے تک زندہ رہیں۔ مروی ہے کہ جب وہ امام علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں سنگریزوں کو لے کر گئیں اس وقت وہ کافی سن رسیدہ ہو چکی تھیں اور بدن پر لرزہ طاری رہتا تھا، اپنی عمر ایک سو تیرہ سال بتاتی تھیں۔ امام نے ان کی جانب اشارہ کیا تو وہ پھر سے جوان ہو گئیں۔ شیخ طوسیؒ کی کتاب الغیبہ سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے لباس میں ان کو کفن دیا۔ (۵)

بصائر الدرجات: حبابہ والبیہ کا چہرہ سجدے کی وجہ سے جل چکا تھا، یہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے بہت زیادہ جاتی تھیں، پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک سفیدی ظاہر ہوئی، اس بیماری کی وجہ سے

۱۔ بحار ج ۲۱ ص ۱۰۱، ۱۲۶ ۲۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱۸ ص ۶۵؛ بحار ج ۲۳ ص ۱۲۳ ۳۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۲۳

۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۵۰ نقل از تقریب التہذیب ج ۱ ص ۱۴۸ نمبر ۱۰۳؛ میزان الاعتدال ج ۱ ص ۴۵۰ نمبر ۱۶۸۸

۵۔ غیبت طوسی ص ۵۰؛ بحار ج ۲۵ ص ۱۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انہوں نے کچھ دنوں تک زیارت پر جانے سے اجتناب کیا۔ امام ان کے پاس آئے اور اپنا لعاب دہن ان کے چہرے پر مل دیا تو ان کو بیماری سے افاقہ مل گیا۔(۱)

امام سجاد علیہ السلام سے بھی اسی مضمون پر مشتمل ایک روایت مروی ہے۔(۲)

نیز امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی سے ملتی جلتی ایک روایت مروی ہے۔(۳)

بصائر الدرجات: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب لوگ معاویہ کے پاس جاتے تھے تو حبابہ امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں، یہ بہت زیادہ جدوجہد کرنے والی خاتون تھیں، شدت عبادت کی وجہ سے آپ کے جسم کی کھال پیٹ سے چپک چکی تھی...الخ۔(۴)

اس روایت کا بیان جسے حبابہ نے ہزار دشوار مسائل کے جواب کے متعلق مکہ میں امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔(۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا کی برکت سے حبابہ کو درد سے شفا؛(۶)

Presented By: https://jafrilibrary.org

کالی مرچ:

کالی مرچ پر مشتمل باب؛ اسے شونیز کہا جاتا ہے۔(۷)

فقہ الرضا: کالی مرچ بہت مبارک ہے، پرانے درد کو بدن سے نکال دیتی ہے۔ حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کالی مرچ، موت کے علاوہ ہر بیماری اور درد کی دوا ہے، تمہارے لئے ضروری ہے کہ شہد کو کالی مرچ کے ساتھ کھاؤ۔(۸)

مکارم الاخلاق: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کالی مرچ ہر درد کی دوا ہے، رسول اکرمؐ کو یہ چیز بہت پسند تھی، حضرت سے کہا گیا: لوگوں کا خیال ہے کہ یہ حرمل ہے۔ فرمایا: نہیں، یہ شونیز ہے۔ فضل نے حضرت سے پیشاب خارج ہونے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کالی مرچ کو رات کے آخری حصے میں کھاؤ۔ امام سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہر درد کا علاج شونیز (کالی مرچ) میں پوشیدہ ہے، ہم اسے بخار، سر درد، چشم

۱۔ بصائر الدرجات ص ۱۹۱ ح ۶؛ بحار ج ۴۴ ص ۱۸۰، ۱۸۶
۲۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۳
۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۳۷، ۲۸۴
۴۔ بصائر الدرجات ص ۱۹۱ ح ۴؛ بحار ج ۴۶ ص ۱۲۲
۵۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۵۹
۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۱۲
۷۔ بحار ج ۶۲ ص ۲۲۷
۸۔ فقہ الرضا ص ۳۴۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

درد اور پیٹ درد کے لئے استعمال کرتے ہیں، مجھے کوئی بھی درد لاحق ہوتا ہے تو خداوند عالم اسے شونیز کے ذریعہ سے دور کر دیتا ہے۔(۱)

دانوں پر مشتمل ابواب؛(۲)

دانوں کے ذریعہ سے کئے جانے والے کام پر مشتمل ابواب؛(۳)

مؤلف: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے آیہ مبارکہ ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ﴾(۴) کی جناب فاطمہ علیہا السلام اور ائمہ طاہرین سے تاویل فرمائی ہے۔(۵)

حبر

خیبر میں ''حبری'' نامی ایک یہودی دانشور تھا جس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی، اس کے پاس توریت کا علم تھا، جب اس نے رسول اکرمؐ اور ان کے وصی میں نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان لے آیا۔(۶)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: جان لو کہ اکثر علماء نے ہدہد، فاختہ، چڑیا، حباری، الو، کبوتر اور سبز گوریا کا گوشت کھانے کی کراہت کا حکم دیا ہے.... آپ مزید لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ کہ عدم کراہت اظہر ہے، اس لئے کہ صحیح روایت میں کردین مسمعی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حباری کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: میں چاہتا تھا کہ اس کا گوشت میرے پاس ہو اور میں اسے کھاؤں تا کہ میرا پیٹ بھر جائے۔(۷)

مؤلف: مجمع البیان میں ہے کہ حباری پرندے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حباری ایک مشہور پرندہ ہے جس کی شکل مرغابی کی طرح ہے اور اس کے سر اور پیٹ کا رنگ کا ہی رنگ کا ہوتا ہے، اس کے پیٹ اور پروں کا اکثر حصہ خاکی ہوتا ہے، یہ نام نر و مادہ اور واحد و جمع سبھی پر کے لئے بولا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ایک باز اس کا پیچھا کرے تو اس کے چہرے پر اپنی گندگی ڈال دیتا ہے اور اسے اپنے تعاقب سے

۱۔ مکارم الاخلاق ص ۲۱۱؛ بحار ج ۶۲ ص ۳۲۹ ۲۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۵۵ ۳۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۶۸

۴۔ بقرہ/۲۶۱ ''(ان کے عمل کی) مثال اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور پھر ہر بالی میں سو سو دانے ہوں''۔

۵۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۲ ۶۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۲ ۷۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۹۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

منحرف کر دیتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر کوئی اسے کھائے تو بواسیر اور کمر درد کے علاج میں مفید ثابت ہوتا ہے، جماع کی کثرت میں بھی معاون ہوتا ہے۔ ''حبور'' (بروزن عصفور) حباری کے بچے کو کہا جاتا ہے۔ حیاۃ الحیوان میں ہے کہ حباری ایک مشہور پرندہ ہے، یہ دوسرے تمام پرندوں سے زیادہ پرواز کرتا ہے، اس کی گردن لمبی ہوتی ہے اور رنگ خاکی ہوتا ہے، یہ پرندہ غذا حاصل کرنے کے لئے حیلہ وفریب سے کام لیتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی بھوک سے مرجاتا ہے۔(۱)

لفظ ''حسس'' کے ذیل میں سانپ کے ساتھ اس کے نزاع کے واقعہ کو نقل کیا جائے گا۔

حبس

بعض قیدیوں کے حالات؛

قید خانہ سے رہائی حاصل کرنے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا؛(۲)

ابن زیاد کے توسط سے امام علی بن حسین علیہ السلام اور ان کے اہل وعیال کے حبس کے متعلق اور ان پر عرصۂ حیات کو تنگ کرنا؛(۳)

مرحوم صدوق نے فاطمہ بنت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پھر یزید ملعون نے امام حسین علیہ السلام کے اہل حرم کو قید کرنے کا حکم دیا اور وہ بھی علی بن حسین علیہ السلام کے ہمراہ زندان میں قید ہوگئیں، یہ ایسا قید خانہ تھا جس میں نہ گرمی سے امان تھا اور نہ ہی سردی سے؛ یہاں تک کہ ان کے چہروں پر آبلے پھوٹ پڑے تھے۔(۴)

المناقب: اس زمانہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کے حبس کی جگہ مسجد تھی۔(۵)

الخرائج: منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ کے فرزند اسماعیل کو قید خانہ میں ڈال دیا اور جلاد کو حکم دیا کہ انہیں قتل کر دے۔ جلاد نے رات کے وقت قید خانہ میں آکر ان دونوں کو قتل کر دیا لیکن دوسری صبح واضح ہوا کہ جنہیں قتل کیا تھا وہ دو گوسفند تھے۔(۶)

ہارون کے ہاتھوں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کا قیدی ہونا؛ پھر وہاں ابو یوسف اور محمد بن حسن کا آکر حضرت

۱۔ مجمع البحرین ج ۳ ص ۲۵۷ نقل از حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۳۲۰ ۲۔ بحار ج ۱۲ ص ۲۳ ۳۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۵۴

۴۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۴۰ ۵۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۷۶؛ مناقب ج ۲ ص ۲۶۸

۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۱۰۲؛ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۶۲۶ ح ۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے واجبات و مستحبات کے بارے میں سوال کرنا اور ان باتوں حضرت کا نگہبان کی موت کی خبر دینا۔(۱) ہارون کے ہاتھوں صالح بن واقد طبری کا قید ہونا پھر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی برکت سے زندان سے رہائی؛(۲)

کشف الغمہ: حافظ عبدالعزیز کا بیان ہے: احمد بن اسماعیل نے نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے زندان سے ہارون رشید کے لئے ایک خط ارسال فرمایا، خط کا مضمون یہ ہے: میرے اوپر زندان میں اذیت و سختی کا جو دن گزر رہا ہے اس کے مدمقابل آج تو عیش و عشرت میں بسر کرتا ہے؛ بالآخر ہم دونوں ایسے دن میں پہنچیں گے جس میں ظلم کرنے والے نقصان کا مشاہدہ کریں گے۔(۳)

مؤلف: زندان سے نجات حاصل کرنے کے لئے امام کاظم علیہ السلام کی دعا کو لفظ ''دعا'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

زندان میں امام کاظم علیہ السلام کے حالات یہاں تک کہ آپ کی شہادت واقع ہوئی۔(۴)

عیون اخبار الرضا: قبر رسول کے پاس ہارون رشید نے آنحضرت کو مخاطب کر کے کہا: جو کام میں انجام دینا چاہتا ہوں اس کے لئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو قید کروں اس لئے کہ وہ آپ کی امت میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کا خون بہانا چاہتے ہیں۔ پھر فضل بن ربیع کو حکم دیا کہ قبر رسول کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے امام کو گرفتار کر لیا جائے۔(۵)

عیون اخبار الرضا: مروی ہے کہ ہارون کے حکم سے امام کی نماز قطع کی گئی اور آپ کو گرفتار کیا گیا، امام اس وقت روتے ہوئے فرما رہے تھے: یا رسول اللہ! میں اس حالت پر آپ سے شکایت کر رہا ہوں''۔ لوگ گریہ کناں اور عورتیں چیختی ہوئی حضرت کی طرف دوڑ رہی تھیں، جب آپ کو ہارون کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے امام کاظم علیہ السلام پر دشنام طرازی کی اور بہت بے احترامی سے پیش آیا۔ غیبت طوسی میں ہے کہ امام کو گرفتار کر کے حسان سروی کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ بصرہ لے جائے اور وہاں عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر (ہارون کا چچا زاد بھائی) کے حوالے کر دے۔ عیسیٰ نے بھی حضرت کو ایک کمرے میں قید کر کے اس میں تالا لگا دیا۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۸ ص ۶۴
۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۶۶
۳۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۲۱۸؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۴۸
۴۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۰۶
۵۔ عیون ج ۱ ص ۷۳ ح ۳؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۳
۶۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۲، ۲۳۲؛ عیون اخبار ج ۱ ص ۸ ح ۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بصرہ میں عیسی بن جعفر کے زندان میں امام کاظم علیہ السلام کے حالات؛(۱)

فضل بن ربیع کے زندان میں حضرت کے حالات اور وہاں سے فضل بن یحیٰی کے زندان میں منتقل ہونا؛(۲)

سندی بن شاہک کے زندان میں امام کاظم علیہ السلام کے حالات؛(۳)

ایک کنیز کا واقعہ جسے ہارون نے زندان میں امام کاظم علیہ السلام کی خدمت کے لئے ارسال کیا تھا، وہ کنیز امام کے حالات دیکھ کر عبادت گزار ہوگئی اور سجدہ میں گر پڑی۔(۴)

سندی بن شاہک کے غلام بشار جسے اس نے زندان میں امام کاظم علیہ السلام کی نگہبانی پر مامور کیا تھا اور حضرت نے اس کو قنطرہ میں موجود ہند بن حجاج کے زندان کی جانب بھیج دیا۔(۵)

کافی: ہارون ۱۷۹ھ میں شوال کا مہینہ ختم ہونے میں جب ۸/دن باقی تھے تو امام کاظم علیہ السلام کو مدینہ سے لے گیا۔(۶)

مؤلف: امام کاظم علیہ السلام کے سال وفات اور کافی میں موجود دوسری حدیث (۷) کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کاظم علیہ السلام ہارون کے زمانہ میں چار سال تک قید رہے۔(۸)

عیون اخبار الرضا: ابا صلت ہروی کا بیان ہے کہ سرخس کے جس گھر میں امام رضا علیہ السلام کو نظر بند رکھا گیا تھا، میں وہاں پہنچا، میں نے زندانبان سے ملنے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا: تم ان سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہا: کیوں کہ وہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک گھنٹہ شروع میں، ظہر سے پہلے اور غروب آفتاب کے وقت فارغ رہتے ہیں، ان تین گھنٹوں میں بھی وہ مصلیٰ پر رہتے ہیں اور اپنے پروردگار سے دعا و مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔(۹)

امالی صدوق: مامون نے ابا صلت ہروی کو امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد قید خانہ میں ڈال دیا، جب زندان میں تنگی کا احساس کرنے لگے تو انہوں نے محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر خداوند عالم کی بارگاہ میں

۱۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۲، ۲۳۱

۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۰، ۲۳۱

۳۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۷

۴۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۸

۵۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۴

۶۔ کافی ج ۱ ص ۴۶۷؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۰۶

۷۔ کافی میں ہے کہ جب امام کو مدینہ سے لے جایا جا رہا تھا تو آپ نے اپنے فرزند امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ جب تک زندہ ہیں ہر رات اپنے گھر کی دہلیز پر سوئیں، یہاں تک کہ میری شہادت کی خبر پہنچے، چنانچہ امام رضا گھر کی دہلیز پر اپنا بستر بچھاتے اور وہیں سوتے تھے، یہ سلسلہ تقریباً چار سال تک جاری رہا.... (ج ۱ ص ۳۸۱)

۸۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۶

۹۔ عیون اخبار ج ۲ ص ۱۸۳ ح ۶؛ بحار ج ۴۹ ص ۹، ۱۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دعا کی، دعا کے بعد امام جواد علیہ السلام زندان میں ان کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ ہتھکڑیوں پر رکھا تو وہ کھل گئے، پھر ابا صلت کا ہاتھ پکڑ کر زندان سے نگہبانوں اور خدمت گزاروں کے درمیان سے باہر نکلے، وہ سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے لیکن کچھ بول نہیں پا رہے تھے، اس طرح وہ دروازے سے باہر نکل گئے، امام نے فرمایا: مطمئن رہو، وہ تمہیں دیکھنے سے قاصر و عاجز ہیں۔(۱)

الخرائج میں ہے کہ جب ہم زندان سے باہر آئے تو امام نے مجھ سے پوچھا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرا گھر ہرات میں ہے۔ فرمایا: اپنی ردا کو چہرے پر ڈال لو۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا، میں نے سوچا کہ امام مجھے ادھر ادھر گھما رہے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: اپنی آنکھوں سے پردہ ہٹا دو۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پردہ ہٹایا لیکن وہاں امام موجود نہیں تھے، اچانک میں نے دیکھا کہ اپنے گھر کے دروازہ کے سامنے ہوں، میں گھر میں داخل ہو گیا، اس کے بعد نہ میں نے مامون کو دیکھا اور نہ ہی اس کے کسی ساتھی اور سپاہی کو۔(۲)

بصائر الدرجات: اس شامی شخص کا واقعہ جو ''رأس الحسین'' میں عبادت میں مشغول تھا، امام جواد علیہ السلام نے اسے ایک رات مسجد کوفہ، مدینہ اور مکہ کی سیر کرائی، یہ بات (معتصم کے وزیر) محمد بن عبدالملک زیات کو معلوم ہوئی، اس نے اس شخص کو گرفتار کر کے عراق بھیج دیا، اس نے اس مرد شامی سے کہا: جس نے تمہیں ایک رات میں کوفہ، مدینہ اور شام کی سیر کرائی ہے اسی سے کہو کہ زندان سے آزاد کرائے، امام نے بھی اسے قید سے نجات دلائی، سپاہیوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔(۳)

امام ہادی علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے علی بن جعفر کا متوکل کے زندان سے خارج ہونا؛(۴)

المناقب: ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں بعض لوگوں کے ہمراہ زندان میں تھا، اسی وقت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے بھائی جعفر کے ہمراہ زندان میں ہم سے ملحق ہوئے، حضرت کی وجہ سے ہمیں کافی سکون ملا اور ہم ان سے مانوس ہوئے، میں نے کھڑے ہو کر حضرت کے چہرۂ مبارک کا بوسہ لیا... الخ۔(۵)

ابو ہاشم نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے زندان کی تنگی اور ہتھکڑیوں کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم

۱۔ ... صدوق ص ۵۲۹ ح ۱۷/

۲۔ الخرائج والجرائح ج ۱ ص ۳۵۶ ح ۸/

۳۔ بصائر الدرجات ص ۴۲۲؛ بحار ج ۵۰ ص ۳۸

۴۔ ... بحار ج ۵۰ ص ۱۸۳

۵۔ المناقب ج ۴ ص ۴۳۷؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۵۴، ۳۰۶، ۳۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ظہر کی نماز اپنے گھر میں پڑھو گے۔ پھر ابو ہاشم کو قید سے آزاد کر دیا گیا اور اس نے نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھی۔(۱)

غیبت طوسیؒ: مہتدی بن واثق نے امام حسن عسکری علیہ السلام اور ابو ہاشم جعفر کو قید کر دیا تو خداوند عالم نے اس کی عمر کوتاہ کر دی، ترکیوں نے اس پر اتوں رات حملہ کر کے قتل کر دیا، جس کے بعد معتمد نے زمام حکومت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔(۲)

اس بات کا بیان کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام قید خانہ میں تھے تو انہوں نے اپنے چاہنے والوں اور شیعوں کو پیغام بھجوایا کہ فلاں رات فلاں جگہ پر جاؤ، وہاں مجھ سے ملاقات ہوگی۔ چنانچہ سخت پہرے کے باوجود امام شیعوں سے پہلے بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گئے، وہاں انہوں نے اپنی حاجتیں بیان کیں اور امام نے انہیں پورا کر دیا۔(۳)

اعلام الوریٰ، ارشاد مفید: جب امام عسکری علیہ السلام قید میں تھے تو عباسیوں اور منحرفین نے صالح بن وصیف کے پاس جا کر کہا کہ ان کو مہلت نہ دو اور ان پر سختی کا مظاہرہ کرو۔ صالح نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ اس نے دو بدترین افراد کو حضرت پر مسلط کر دیا لیکن انہوں نے امام کی عبادت و نماز کو دیکھ کر آپ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا۔(۴)

امام عسکری علیہ السلام کو زندان سے آزاد کرنے کے لئے معتمد کا حکم؛(۵)

بندۂ مومن کا حق روکنے والے کی سزا؛(۶)

محاسن: یونس بن ضبیان سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے یونس! جو شخص کسی مومن کا حق روکے رکھے اور اسے نہ دے تو خداوند عالم قیامت کے دن پانچ سو سال تک اسے اس کے پیروں پر کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ وہ عرق آلود ہو جائے یا خون جاری ہو جائے؛ اس وقت خدا کی جانب سے ہاتف کی آواز آئے گی: یہ وہ ظلم ہے جس نے خدا کے حق کو اس سے حبس کر رکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا: پھر چالیس

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۶۷ ۲۔ غیبت طوسی ص ۱۲۳؛ بحار ج ۵۰ ص ۳۰۳ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۳۰۴

۴۔ اعلام الوریٰ ص ۳۶۰؛ ارشاد مفید ص ۳۴۴؛ بحار ج ۵۰ ص ۳۰۸ ۵۔ بحار ج ۵۰ ص ۳۴

۶۔ بحار ج ۷ ص ۱۲۰؛ ج ۸ ص ۳۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دنوں تک اس کی سرزنش کی جائے گی، اس کے بعد حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں لے جایا جائے۔(۱)

محاسن: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کا حق یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا ضرورت مند ہے، نہ دے تو بخدا، خداوند عالم اسے جنت کے طعام سے محروم رکھے گا اور رحیق مختوم سے سیراب نہیں کرے گا۔(۲)

جہنم کے پل پر سات زندان ہیں۔(۳)

جنت کے دروازے پر شہید کو اس لئے روکے رکھنا کہ وہ یہودی کے تین درہم کا مقروض ہے۔(۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''حقق'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

(وقف کے متعلق) حبس، سکنی، عمری اور رقبی پر مشتمل باب؛(۵)

اس باب میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک رسول خداؐ نے حبس شدہ اموال کو واپس کرنے اور میراث کی ادائیگی کا حکم دیا ہے؛ اور حبس سے ہر وہ وقف مراد ہے جو جب تک نامعلوم ہوا سے اس کے وارث تک پہنچا دیا جائے۔(۶)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حبش

قرب الاسناد: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: حبشہ کو چھوڑ دو تا کہ وہ تمہیں چھوڑ دے۔(۷)

حبشہ کی جانب ہجرت؛ اور جناب جعفر طیار اور نجاشی کے بعض حالات پر مشتمل باب؛(۸)

حبط

وعد و وعید اور حبط و تکفیر پر مشتمل باب؛(۹)

ان کے بارے میں تفصیل و تحقیق؛(۱۰)

۱۔ محاسن ص ۱۰۰ ح ۷۲/۲
۲۔ محاسن ص ۱۰۰ ح ۷۲/۲؛ بحار ج ۷۵ ص ۳۴
۳۔ بحار ج ۸ ص ۶۴
۴۔ بحار ج ۱۰۰ ص ۴۷؛ ج ۱۷ ص ۲۹۵
۵۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۱۸۶
۶۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۱۸۷
۷۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۴۵
۸۔ بحار ج ۱۸ ص ۴۰
۹۔ بحار ج ۵ ص ۳۳
۱۰۔ بحار ج ۷۱ ص ۱۹۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حبل

حاملہ عورت کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ کندر (Boswellia) کھائے؛ اس کے فوائد کا تذکرہ لفظ ''حمل'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حبل اللہ:

اہل بیت علیہم السلام خدا کی محکم رسی اور عروۃ الوثقیٰ ہیں اور خداوند عالم کے دامن کو پکڑے ہوئے ہیں۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام حبل اللہ اور عروۃ الوثقیٰ ہیں:

حضرت علی علیہ السلام ''حبل اللہ'' اور ''عروۃ الوثقیٰ'' ہیں...اس بات پر مشتمل باب؛(۲)

المناقب: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آیہ مبارکہ ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا﴾ (۳) کے بارے میں سوال کیا، آنحضرت نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر حضرت علی علیہ السلام کے کاندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: اے اعرابی! یہ خداوند عالم کی رسّی ہے اس سے متمسک رہو۔ اعرابی پشت کی طرف سے حضرت علی علیہ السلام کے سامنے آیا اور بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کی رسّی کو پکڑ لیا ہے اور اس سے متمسک ہو گیا ہوں۔ اسی وقت رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اہل بہشت کے ایک شخص کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کو دیکھے۔(۴)

مؤلف: اس روایت سے ملتی جلتی روایت بطور مفصل کتاب ''الکنز'' میں بھی موجود ہے، اس کے آخر میں ہے: وہ شخص بزم رسول سے خارج ہوا، اسی وقت خلیفۂ دوم اس کے پاس آئے اور اس سے طلب مغفرت کی درخواست کی۔ اس شخص نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت نے مجھ سے کیا فرمایا اور میں نے کیا کہا؟ جواب دیا: کیوں۔ اس شخص نے کہا: اگر اس الٰہی رسّی سے متمسک ہو جاؤ گے تو خداوند عالم تمہاری بخشش کر دے گا، اگر ایسا نہیں کرو گے تو خدا تمہارے گناہوں سے چشم پوشی نہیں کرے گا۔(۵)

بیان: یہ بات پیش نظر رہے کہ ''حبل'' ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے

۱۔ بحار ج ۲۴ ص ۸۲
۲۔ بحار ج ۳۶ ص ۱۵
۳۔ آل عمران، ۱۰۳؛ ''اللہ کی رسی کو پکڑے رہو''۔
۴۔ مناقب ج ۳ ص ۶۷
۵۔ تاویل الآیات ج ۱ ص ۱۱۷ ح ۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

متمسک ہوا جاتا ہے۔ قرآن وعترت سے اس لئے تمسک کیا جاتا ہے تاکہ خدا کی خوشنودی، اس کی قربت، اجر وثواب اور اس کی دوستی ومحبت حاصل ہو سکے، اسی لئے اسے حبل سے تشبیہ دی گئی ہے۔

طبرسی لکھتے ہیں: ''حبل اللہ'' کے معنی ومفہوم کے سلسلے میں کئی اقوال پائے جاتے ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے دین خدا اور اسلام مراد ہے۔ تیسرا قول وہ روایت ہے جسے ابان بن تغلب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ہم حبل اللہ ہیں جس کا تذکرہ آیۂ مبارکہ ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا﴾ کیا گیا ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ حبل کو مذکورہ تمام معانی پر حمل کیا جائے؛ چنانچہ اس مطلب کی تائید مندرجہ ذیل روایت سے ہوتی ہے جسے ابوسعید خدری نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان دو رسی چھوڑی ہے اگر ان سے متمسک رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک دوسرے سی بڑی ہے: کتاب خدا جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت میرے اہل بیت ہیں، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔(۱)

Presented By: https://jafrilibrary.org

ختم

مسلمانوں کے ہاتھوں حاتم کی بیٹی کی گرفتاری اور عدی بن حاتم کا فرار کرنا... رسول خداؐ نے حاتم کی بیٹی پر خصوصی بخشش وعطا کا مظاہرہ فرمایا جس میں لباس اور زندگی کا خرچ وغیرہ شامل تھا۔ وہ آزاد ہو کر شام گئیں اور وہاں جا کر اپنے بھائی سے کہا کہ رسول خداؐ کی خدمت میں جائے۔ وہ آنحضرت کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کر لیا۔(۲)

حاتم کے حالات

مؤلف: حاتم کا پورا نام حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حسرج طائی ہے، بہت زیادہ سخاوت کا مظاہرہ کرتے تھے، ان کی سخاوت کی مثال دی جاتی تھی، بہادر بھی تھے اور شاعری سے بھی شغف تھا، کامیابی وکامرانی اس کی قسمت کا جزو تھی، جب وہ جنگ کرتے تو کامیابی سے ہمکنار ہوتے تھے اور مال غنیمت ملنے پر اسے دونوں

۱۔ بحار ج ۳۶ ص ۳۰۰

۲۔ بحار ج ۲۱ ص ۳۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہاتھوں سے تقسیم کر دیتے تھے، ان سے کوئی چیز مانگی جاتی تو فوراً دے دیتے تھے، اگر کسی کو اسیر کرتے تو اسے آزاد کر دیتے تھے، زیادہ مال و دولت ملتی تو اسے دوسروں میں انفاق کر دیتے تھے، ماں کی طرف سے انہوں نے قسم کھائی تھی کہ کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ ان سے منسوب واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک محترم مہینہ میں وہ کسی کام سے باہر نکلے، عنزہ نامی جگہ پر ایک اسیر نے مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہا: اے ابا سفانہ! میری رہائی کا زینہ فراہم کیجئے۔ حاتم نے کہا: تم پروائے ہو، میں ابھی اپنی قوم کے درمیان نہیں ہوں، یہ میری سرزمین نہیں ہے، یہاں میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، دوسری بات یہ کہ تم نے میرے نام سے مجھے بلا کر میری بے ادبی کی ہے۔ ان کے پاس دو عصا تھے، انہوں نے ان کی قیمت پر اس شخص کو خریدا اور پھر وہیں پر آزاد کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ حاتم نے اپنی اس خصوصیت میں سید بطحا ساقی حجاج حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کی پیروی کی ہے۔

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ روی ہے کہ قبیلہ جذام کے کچھ سوار مرد سم حج کی انجام دہی کے بعد مکہ سے باہر نکلے، ابھی شہر سے زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ ان کے قافلہ کا ایک ساتھی گم ہو گیا، انہوں نے حذافہ عبدری کو دیکھا تو اسی کا ہاتھ باندھ کر اپنے ساتھ لے گئے، طائف کے راستہ میں جناب عبدالمطلب سے ملاقات ہوئی (اس وقت جناب عبدالمطلب نابینا ہو چکے تھے)، ابولہب بھی آپ کے ہمراہ تھا جس کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار تھی۔ حذافہ بن غانم نے جب ان کو دیکھا تو چیخنے چلانے لگے، جناب عبدالمطلب نے اپنے بیٹے سے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا: حذافہ بن غانم ہے، کچھ لوگوں نے اس کا ہاتھ باندھ رکھا ہے اور اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ عبدالمطلب نے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ اور حالات کی جستجو کرو۔ ابو لہب ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا اور حالات کی جستجو کی، جب لوگوں نے حالات سے باخبر کیا، اس نے اپنے والد کے پاس آ کر سارے حالات سے باخبر کیا۔ جناب عبدالمطلب نے پوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب دیا: نہیں، خدا کی قسم! میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ کہا: جلدی سے ان کے پاس جاؤ اور انہیں کچھ لے دے کر آزاد کرنے کی کوشش کرو۔ ابولہب نے ان کے پاس جا کر کہا: تم لوگ میری مالی حالت اور تجارت سے اچھی طرح واقف ہو، میں وعدہ کرتا ہوں کہ سونے کے بیس سکے، دس اونٹ اور ایک گھوڑا دوں

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گا، یہ میری ردا ہے، اسے فی الحال اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ انہوں نے اس کی بات مانتے ہوئے حذافہ کو آزاد کر دیا۔ ابولہب اور حذافہ جناب عبدالمطلب کی خدمت میں آئے، انہوں نے ابولہب کی آواز سنی لیکن حذافہ کی آواز نہیں سنی تو غم و غصہ کی حالت میں چیختے ہوئے کہا: میرے والد کی قسم! تو نافرمان ہے، واپس جا اور حذافہ کی آزادی کی سبیل کر۔ ابولہب نے کہا: والد گرامی! وہ میرے ساتھ ہے اور یہیں کھڑا ہے۔ عبدالمطلب نے اسے آواز دی: اے حذافہ! کچھ کہو تا کہ میں تمہاری آواز سن سکوں۔ حذافہ نے کہا: میں یہیں ہوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان، اے ساقی حجاج! مجھے اپنے ہمراہ سوار کر لیں، عبدالمطلب اسے اپنے ہمراہ مکہ تک لے آئے، مکہ آ کر حذافہ نے ان کے متعلق اشعار کہے۔ (۱)

حاتم سے منسوب واقعات میں سے ایک وہ واقعہ ہے جسے ان کی زوجہ ماویہ نے نقل کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ ایک سال شہر والے قحطی میں گرفتار ہوئے، لوگ اس قدر تنگی کے شکار ہوئے کہ ان کے پاس جو کچھ تھا اسے انہوں نے کھا پی لیا۔ ایک رات ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا، حالت یہ تھی کہ بھوک کی وجہ سے ہمیں نیند بھی نہیں آ رہی تھی، حاتم نے عدی کو اور میں نے سفانہ کو بدقت تمام سلانے کی کوشش کی، اس کے بعد حاتم نے مجھے کہانیوں میں مشغول رکھا تا کہ میں سو جاؤں، بھوک کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، لیکن میں نے اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کیا تا کہ حاتم یہ گمان کریں کہ میں سو چکی ہوں، انہوں نے دو چار مرتبہ مجھے آواز دی لیکن میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خیمہ کے سوراخ سے باہر دیکھ رہے تھے، اچانک انہیں ایک سیاہی نظر آئی، جب وہ سیاہی قریب آئی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک عورت ہے جو خیمہ کی جانب آ رہی ہے۔ حاتم نے پوچھا: تم کون ہو؟ عورت نے کہا: اے حاتم! میرے بچے بھوک کی وجہ سے زور زور سے چلا رہے ہیں۔ حاتم نے کہا: جلدی ان کے پاس جاؤ اور انہیں اٹھاؤ، خدا کی قسم! میں انہیں سیر کروں گا۔ جب میں نے حاتم کے منہ سے یہ بات سنی تو فوراً اپنی جگہ سے اٹھی اور کہا: ان کو سیر کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن کھڑے ہوئے اور گھر میں موجود گھوڑے کو ذبح کر کے اس عورت کو اس کا تھوڑا گوشت دیتے ہوئے کہا: اسے بھون کر اپنے بچوں کو سیر کرو۔ پھر میری جانب رخ کر کے کہا کہ بچوں کو اٹھاؤ تا کہ وہ بھی کھا سکیں۔ تھوڑی دیر بعد کہا: یہ ذلت کی علامت ہے کہ تم کھاؤ اور تمہارے آس

۱۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱۵ ص ۲۱۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پاس رہنے والے بھوکے سو جائیں۔ یہ کہہ بچوں کو بیدار کیا اور سبھی نے اس گھوڑے کا گوشت کھایا لیکن خود حاتم نے اس گھوڑے کا گوشت نہیں کھایا۔

بیان: النہایہ میں ہے: ''صرم'' سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے اونٹوں کے ساتھ پانی کی طرف اترتے ہیں۔ (۱) القاموس میں ہے کہ ''صر'' پانی کی اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی خشک ہو جاتا اور وہاں پانی نہیں ہوتا، صرم، قفل کے وزن پر ہے۔ (۲)

حاتم کی عادت تھی کہ ماہ اصم (رجب) کا چاند نکلتے ہی ہر روز دس اونٹ نحر کرتے تھے اور لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ حطیئہ اور بشر بن ابو حازم جیسے شعرا نے ان کے اشعار سے استفادہ کیا ہے؛ حاتم کے اشعار میں سے بعض یہ ہیں:

اماوی ان المال غاد و رائح ... و یبقی من المال الاحادیث والذکر
اماوی انی لا اقول لسائل ... اذا جاء یوما حل فی مالنا النزر
اماوی ما یغنی الثراء عن الفتی ... اذا حشرجت یوما و ضاق بها الصدر (۳)

حاتم کی ماں بھی بہت سخی تھیں، ان کا ہاتھ اس قدر کھلا ہوا تھا کہ ان کے بھائیوں نے کمی کے خوف سے مجبوراً ان کو اموال میں تصرف سے روک دیا۔ حاتم کی بیٹی سفانہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔ (۴) حاتم کے حالات ''الآغانی''، ''المستطرف'' اور ''العقد الفرید'' جیسی کتابوں میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ (۵)

حثث

جد و جہد اور کام کی تشویق پر مشتمل باب؛ (۶)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''جہد'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

۱۔ نہایہ ابن اثیر ج ۳ ص ۲۶

۲۔ القاموس المحیط ج ۴ ص ۱۴۱

۳۔ الآغانی ج ۱۷ ص ۳۸۴: ''اے میری کنیز! جان لو کہ مال صبح میں آتا ہے اور شام تک چلا جاتا ہے اور مال و دولت کے سلسلے میں صرف اس کی یاد ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اے کنیز! جو سائل ہر روز آ کر مجھ سے کسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے میں اس سے یہ نہیں کہتا ہوں کہ اس کی وجہ سے میرے مال میں کمی ہوتی ہے۔ اے کنیز! جب موت کا وقت آتا ہے اور نفس کی مدت ختم ہوتی ہے تو مال و دولت، انسان کے لئے ذرا بھی مفید ثابت نہیں ہوتی۔

۴۔ الآغانی ج ۱۷ ص ۳۶۵

۵۔ مستطرف ج ۱ ص ۱۶۹؛ الآغانی ج ۱۷ ص ۳۶۵؛ العقد الفرید ج ۱ ص ۲۴۲

۶۔ بحار ۱۷ ص ۱۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فقیر کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کی تشویق؛ (۱)

حجب

اپنی مخلوقات سے خداوند عالم کا پوشیدہ رہنا؛ (۲)

حجاب اور اس سے متعلق مطالب:

آیہ حجاب کا سبب نزول: (۳)

حل اشکال: وحید خراسانی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''حیض ایک [illegible] ہے اور ایک کثافت ہے جسے خدا نے عورتوں میں قرار دیا ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں عورتیں ہر سال ایک بار حیض دیکھتی تھیں، یہاں تک کہ سات سو عورتوں پر مشتمل ایک جماعت حجاب سے باہر آگئیں وہ آزاد رہنے لگیں، انہوں نے لال سرخ لباس پہنے، خود کو آراستہ کیا، خوشبو لگایا اور ملکوں اور شہروں میں پراگندہ ہو گئیں، انہوں نے مردوں کی ہم نشینی اختیار کی اور عیدوں میں ان کے ساتھ رہیں اور پوری طرح مردوں کے ساتھ گھل مل گئیں۔ اس وقت خداوند عالم نے ان کو ہر مہینہ حیض میں مبتلا کیا، جب حیض کا خون آنے لگا تو وہ مردوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئیں....(۴)

اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''نسا'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حجابات؛

ان حجابات پر مشتمل باب جو رسول اکرمؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہیں اور ان سے مربوط دوسرے مطالب؛ (۵)

منہج الدعوات: ہمارے منتخب حجاب کا تذکرہ جو رسول اور ائمہ علیہم السلام سے مروی ہے اور جو لوگ ان حضرات کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے ہیں وہ پس پردہ رکھ دیئے جاتے ہیں؛ رسول اکرم کا حجاب یہ ہے کہ خداوند عالم نے ان کے بارے میں فرمایا: ﴿وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً﴾ (۶) یعنی ہم نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۶
۲۔ بحار ج ۳ ص ۱۵
۳۔ بحار ج ۸ ص ۲۴۰، باب ۲۰ (قدیم)
۴۔ بحار ج ۸۱ ص ۸۲
۵۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۷۲
۶۔ انعام/۲۵؛ ''اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دیا ہے۔(۱)

سید بن طاؤس کا بیان ہے: یہ حجابات ان دعاؤں کی وجہ سے ہیں جنہیں میرے اوپر الہام کیا گیا ہے تا کہ اس دن پڑھوں جب پورا شہر سیلاب کی لپیٹ میں تھا، نزدیک تھا کہ شہر والے غرق ہو جائیں، اس وقت پانی کی کثرت وطغیانی سے بآسانی سالم رہ جانا لوگوں کے لئے دشوار تھا، جس عمارت تک پانی پہنچتا وہ ویران ہو جاتی تھی۔ الحمد للہ میری دعاؤں کی اجابت کا زینہ فراہم ہوا، میرے اوپر سے حجابات اٹھا لئے گئے اور ان حوادث سے سلامتی کے ساتھ باہر آنے کا زینہ فراہم ہوا۔(۲)

دعا: ''اللھم انی اسئلك یا من احتجب بشعاع نوره'' اور اس کی فضیلت کے بارے میں مطالب؛(۳)

الاحتجاج: شامی یہودی کے واقعہ اور انبیائے کرام کے معجزات کے ذیل میں امیر المومنین سے مروی ہے کہ یہودی نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام تین پردوں کے ذریعہ نمرود (کی نگاہوں) سے پوشیدہ رہے۔ حضرت نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے، اور حضرت محمدؐ اس شخص سے پانچ پردوں کے ذریعہ پوشیدہ رہے جو آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، تین پردوں کے ذریعہ وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کی برابری کرتے ہیں لیکن دو پردے آنحضرت کی فضیلت کی بنا پر تھے، خداوند عالم نے حضرت محمدؐ کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا ﴾، یہ پہلا حجاب ہے؛ ﴿وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ﴾، یہ دوسرا حجاب ہے؛ ﴿فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾، یہ تیسرا حجاب ہے۔(۴) پھر فرمایا: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا﴾(۵) یہ چوتھا حجاب ہے۔ اس کے بعد پھر خدا نے فرمایا: ﴿إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ﴾(۶) یہ پانچواں حجاب ہے۔(۷)

۱۔ منہج الدعوات ص ۲۹۶ ۲۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۷۸ ۳۔ بحار ج ۹۴ ص ۴۰۳

۴۔ یس/۹: ''اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنا دی ہے اور پھر انہیں عذاب سے ڈھانک دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

۵۔ اسراء/۴۵: ''اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان حجاب قائم کر دیتے ہیں''۔

۶۔ یس/۸: ''ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں''۔

۷۔ بحار ج ۱۷ ص ۲۷۸؛ ج ۱۰ ص ۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بیان: تین حجاب سے اس یہودی کی مراد شاید "پیٹ، رحم اور اس تھیلی کا حجاب ہو جس میں جنین ہوتا ہے۔ یعنی خداوند عالم نے حمل کے آثار کو نمرود سے پوشیدہ رکھا، یا غار میں تین پردوں کے ذریعہ پوشیدہ رکھا، یہاں ان میں سے ایک کو حمل کے وقت، دوسرے کو غار میں اور تیسرے کو آگ پر ڈال دیا۔ "مقمح" اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی نگاہوں کو بلند کرنے کے بعد نیچے کرتا ہے۔ پانچویں آیت کی تفسیر کے سلسلے میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اسے خداوند عالم نے مشرکین کے انحراف حق کے لئے بطور مثال بیان کیا ہے، یعنی ان کی مثال اس شخص کے جیسی ہے جو اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن کے ساتھ باندھ لے اور کار خیر کے لئے اسے نہ کھولے۔ اسی طرح جو شخص اپنا سر اوپر کر لیتا ہے وہ اپنے پیروں کے پاس نہیں دیکھ سکتا۔ بعض دوسرے مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ آیت قریش کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رسول اکرمؐ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن ان کی حالت یہ ہوگئی۔ یہ روایت دوسرے قول پر دلالت کر رہی ہے۔ (۱)

الاحتجاج: امام کاظمؑ نے فرمایا: بے شک ابراہیمؑ تین پردوں کے ذریعہ نمرود سے پوشیدہ رہے۔ (۲)

وضاحت: شاید تین حجابات سے مراد شکم، غار اور آگ کے حجابات ہوں۔ یا ممکن ہے پہلے دو (شکم اور غار) حجابات سرزمین شام میں ان کی گوشہ نشینی سے مربوط ہوں... بعض کا کہنا ہے کہ اس سے لباس، انگوٹھی اور ائمہ طاہرین یا پھر سورۂ حمد سے توسل کی جانب اشارہ ہو۔ (۳)

اس بات کا بیان کہ فرعون کو چار سو سال کی مہلت ملی، اس لئے کہ وہ نیک خصلت کا مالک تھا اور سہل الحجاب تھا: خداوند عالم نے بھی چاہا کہ ان دونوں خصلتوں کی تلافی کرے۔ (۴)

اس بات کا بیان کہ خداوند عالم نے حضرت محمدؐ کے نور کو آسمان و زمین، عرش و کرسی، لوح و قلم اور جنت و جہنم کی تخلیق سے پہلے خلق فرمایا اور آنحضرت کے ہمراہ بارہ حجابات بھی پیدا کئے۔ (۵)

رسول کے حجابات ان لوگوں کے مدمقابل جو آپ کو آزار و اذیت پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ (۶)

باب حجاب و پوشش: (۷)

۱۔ ط ج ۱۰ ص ۴۹
۲۔ الاحتجاج ص ۲۱۳
۳۔ بحار ج ۱۲ ص ۳۴
۴۔ بحار ج ۱۳ ص ۱۲۹
۵۔ بحار ج ۱۵ ص ۴، ۲۸؛ ج ۵۷ ص ۱۹۸
۶۔ بحار ج ۱۸ ص ۵۸
۷۔ ط ج ۵۸ ص ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: زرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک خداوند عالم کی توصیف نہیں کی جاسکتی اور اس کی کیسے توصیف کی جاسکتی ہے جب کہ اس نے خود اپنی کتاب میں فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾(۱) خدا کی کسی اندازے سے توصیف نہیں کی جاسکتی، مگر یہ کہ وہ اس سے بڑا ہے، رسول کی بھی توصیف نہیں کی جاسکتی، جس بندے کو خدا نے سات پردوں میں چھپا دیا ہے اور زمین پر جس کی پیروی کو اپنی اطاعت کے مانند قرار دیا ہے، اس کی توصیف کیسے ہوسکتی ہے... الخ۔(۲)

امالی صدوق: ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول اکرمؐ کو راتوں رات آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس سفر میں جبرئیل امین آنحضرت کو ایک نہر کے پاس لے گئے .... وہاں سے گزرتے ہوئے آنحضرت حجابوں تک پہنچے، وہ پانچ حجاب تھے کہ جن میں سے ہر ایک کے درمیان پانچ سو سال کے راستہ کا فاصلہ تھا۔(۳)

اس بات کا بیان کہ آسمان کے دروازے اور حجابات امیر المومنین علیہ السلام کے لئے کھول دیئے گئے تا کہ آپ شب معراج رسول اکرمؐ کو دیکھ سکیں، رسول اکرمؐ نے بھی آپ کو دیکھا اور آپ دونوں نے ایک دوسرے سے بات کی۔(۴)

اس بات پر مشتمل باب کہ شیعوں کے حالات اور امت کی ضرورت کا کوئی بھی علم ائمہ طاہرین علیہم السلام سے پوشیدہ نہیں ہے۔(۵)

مالک اشتر کو لکھے گئے امیر المومنین علیہ السلام کے عہد نامہ میں ہے: امابعد! یہ بھی خیال رہے کہ اپنی رعایا سے دیر تک الگ نہ رہنا کہ حکام کا رعایا سے پس پردہ رہنا ایک طرح کی تنگ دلی پیدا کرتا ہے اور ان کے معاملات کی اطلاع نہیں ہو پاتی ہے اور یہ پردہ داری انہیں بھی ان چیزوں کے جاننے سے روک دیتی ہے جن کے سامنے یہ حجابات قائم ہو گئے ہیں اور اس طرح بڑی چیز چھوٹی ہو جاتی ہے اور چھوٹی چیز بڑی ہو جاتی ہے، اچھا برا بن جاتا ہے اور برا اچھا ہو جاتا ہے اور حق باطل سے مخلوط ہو جاتا ہے۔ حاکم بھی بالآخر ایک بشر ہے وہ پس

۱۔ انعام/۹۱؛ ''ان لوگوں نے واقعی خدا کی قدر نہیں کی''۔
۲۔ کافی ج۲ ص۱۸۲ ح۱۶؛ بحار ج۷۶ ص۳۰
۳۔ امالی صدوق ص۲۹۰ ح۱۰؛ بحار ج۱۸ ص۳۳۸
۴۔ بحار ج۱۸ ص۳۷۰
۵۔ بحار ج۲۶ ص۱۳۷؛ ج۶۴ ص۲۴۶، ۲۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پردہ امور کی اطلاع نہیں رکھتا اور نہ حق کی پیشانی پر ایسے نشانات ہوتے ہیں جن کے ذریعہ صدق کے اقسام کو خلط بیانی سے الگ کر کے پہنچانا جا سکے۔ اور پھر تم دو میں سے ایک قسم کے ضرور ہو گے یا وہ شخص ہو گے جس کا نفس حق کی راہ میں بذل و عطا پر مائل ہے تو پھر تمہیں واجب حق ادا کرنے کی راہ میں پردہ حائل کرنے کی کیا ضرورت ہے اور کریموں جیسا عمل کیوں نہیں انجام دیتے ہو، یا تم بخل کی بیماری میں مبتلا ہو گے تو بہت جلدی لوگ تم سے مایوس ہو کر خود ہی اپنے ہاتھ کھینچ لیں گے اور تمہیں پردہ ڈالنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی حالانکہ لوگوں کی اکثر ضروریات وہ ہیں جن میں تمہیں کسی طرح کی زحمت نہیں ہے جیسے کسی مظلوم کی فریاد یا کسی معاملہ میں انصاف کا مطالبہ۔(۱)

ابراہیم جمال سے علی بن یقطین کا پوشیدہ رہنا اور ابوابراہیم موسی بن جعفر علیہما السلام کا علی بن یقطین پر پوشیدہ رہنا؛(۲)

مومن کی راہ میں رکاوٹ بننے والے شخص پر مشتمل باب؛(۳)

الاختصاص: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی یا مسلمان کے پاس ایک درخواست لے کر جائے لیکن وہ اس کی درخواست کو پوری نہ کرے تو موت کے وقت تک وہ ہمیشہ خدا کی لعنت میں گرفتار رہتا ہے۔(۴)

مؤلف: بعض روایتوں میں اس روایت کے مضمون کو نقل کیا گیا ہے: جب تک وہ ایک دوسرے سے ملاقات نہ کر لیں خدا کی لعنت میں گرفتار رہتا ہے۔(۵)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جن دو مومنوں کے درمیان حجاب ہو گا تو خداوند عالم ان کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیوار کا فاصلہ ڈال دیتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک فاصلہ ہزار سال کے راستہ پر مشتمل ہے۔(۶)

ثواب الاعمال: امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہر وہ حاکم جو اپنے آپ کو لوگوں کی ضرورتوں کی دیکھ بھال سے دور رکھے، اسے خداوند عالم قیامت کے دن اس کی اپنی خواہشوں کے حصول

۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۸۵
۳۔ بحار ج ۷۵ ص ۱۸۹
۵۔ الکافی ج ۲ ص ۳۶۵ ح ۴
۶۔ کافی ج ۳ ص ۳۶۴ ح ۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے دور رکھے گا، اگر حاکم کوئی تحفہ لے تو اس نے خیانت کی ہے اور اگر وہ رشوت لے تو خداوند عالم کے متعلق شرک کا مرتکب ہوا ہے۔(۱)

حاجب بن زرارہ... یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی کمان گروی رکھوائی، یہ ایک لکڑی کی کمان تھی جسے انہوں نے سولوگوں کے لئے رہن دیا اور پھر اپنے عہد کو پورا کیا۔(۲)

ابن حاجب...ان کا نام ابوعمرو، عثمان بن عمرو بن ابی بکر کردی ہے، ان کا تذکرہ لفظ ''یسر'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حجج

طلب حج کی دعا پر مشتمل باب؛(۳)

صدوق نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: مولا! میں بہت زیادہ مقروض ہوں جس کی وجہ سے میں حج کی سعادت سے محروم ہوں اور حج کے لئے نہیں جا پاتا، مجھے اس سلسلہ میں کوئی دعا تعلیم فرمائیں تا کہ میں اسے پڑھ سکوں؛ امام نے فرمایا: ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھو: ''اللھم صل علی محمد و آل محمد واقض عنی دین الدنیا و دین الآخرۃ''۔ میں نے عرض کی: مولا! یہ آخرت کا قرض کیا ہے؟ فرمایا: دین آخرت، حج ہے۔

شیخ محمد جباعی کی تحریر میں ہے کہ حج کی دعا ماہ مبارک رمضان کی پہلی رات میں پڑھی جاتی ہے: ''اللھم منک اطلب حاجتی...الخ۔(۴)

حج وعمرہ پر مشتمل باب؛

حج کو ''حج'' کیوں کہا جاتا ہے...اس بات پر مشتمل باب؛(۵)

وجوب حج، اس کی فضیلت اور اس کو ترک کرنے کی سزا پر مشتمل باب؛(۶)

سورۂ آل عمران: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ

۱۔ثواب الاعمال ص ۳۱۰؛ بحار ج ۷۵ ص ۳۴۵ ۲۔ بحار ج ۶ ۴ ص ۱۴۶ ۳۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۷

۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۷ ۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۲ ۶۔ بحار ج ۹۹ ص ۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عَنِّیْ عَنِ الْعَالَمِیْنَ﴾۔(۱)

تفسیر قمی: امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۂ مبارکہ ﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (۲) کے ذیل میں فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو حج انجام دینے میں تاخیر کرتا ہے اور خود سے کہتا ہے کہ میں حج کے لئے جاؤں گا لیکن موت آنے تک حج انجام نہیں دیتا۔ ایسا شخص ایک فریضۂ الٰہی سے نابینا ہو چکا ہے۔ حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے آیۂ مبارکہ ﴿وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ﴾ (۳) کے ذیل میں فرمایا: خداوند عالم نے ایسے شخص کو حق کی دید سے نابینا کر دیا ہے۔ (۴)

قرب الاسناد: صادق آل محمد علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: حج وعمرہ کرنے والا مندرجہ ذیل تین خصلتوں میں سے ایک کا حامل ہوتا ہے: یا اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیئے گئے، یا اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے اب پھر سے اپنے اعمال کا آغاز کرو۔ یا اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے درمیان محفوظ رہو گے... یہ تیسری بہترین خصلت ہے۔ (۵)

محاسن: امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے پاس ابوقبیس کے پہاڑ کے برابر سونا ہو اور ان سب کو راہ خدا میں انفاق کر دے، تب بھی یہ حج کی برابری نہیں کر سکتا، حج کی راہ میں ایک درہم بھی خرچ کیا جائے تو وہ راہ خدا میں دو ہزار درہم کے برابر ہے۔ حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر کوئی حج کے لئے محمل حاصل کرے تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے راہ خدا میں گھوڑا باندھا ہے۔

محاسن: عبداللہ حجال نے بصورت مرفوع روایت کی ہے کہ حج کا نور اس وقت تک زائل نہیں ہوتا جب تک حاجی گناہ نہیں کرتا۔ (۶)

۱۔ آل عمران ۹۷: "اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا واجب ہے اگر اس راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو کافر ہو جائے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے"۔

۲۔ اسراء ۷۲: "اور جو اسی دنیا میں اندھا ہے وہ قیامت میں بھی اندھا اور بھٹکا ہوا رہے گا"۔

۳۔ طٰہٰ ۱۲۴: "اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا بھی محشور کریں گے"۔

۴۔ تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۴

۵۔ قرب الاسناد ص ۵۱

۶۔ محاسن ص ۶۴ ح ۱۱۴؛ ج ۱ ص ۱۴۶؛ ۱۷۱ ص ۱۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محاسن: امام صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب لوگ منی میں جمع ہوتے ہیں تو منادی آواز دیتا ہے: اے لوگو! اگر تم جان لو کہ کس کی وجہ سے یہاں جمع ہوئے ہو تو یقینی طور پر اپنے غفران کا یقین حاصل کر لو گے۔ پھر خداوند عالم فرماتا ہے: جس بندے کی روزی میں برکت و وسعت دی ہے، اگر وہ ہر چار سال میں ایک مرتبہ کعبہ کی زیارت کے لئے نہیں آئے تو میری عنایت سے محروم ہے۔(۱)

حج کی راہ میں انفاق کی فضیلت:

کامل الزیارات: حدیرہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: مولا! قربان جاؤں، حج افضل ہے یا صدقہ دینا؟ فرمایا: یہ سوال دو سوالوں پر مشتمل ہے: جس مال کو وہ صدقہ دے رہا ہے وہ کتنا ہے؛ اتنا ہے کہ اس کے ذریعہ حج کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: نہیں۔ حضرت نے فرمایا: اگر مال، صاحب مال کو حج تک پہنچا سکے تو صدقہ حج کے معادل نہیں ہے؛ یعنی اگر مال کو حج کی راہ میں خرچ کرے تو یہ افضل ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو صدقہ دینا برتر و افضل ہے۔ میں نے پھر پوچھا: جہاد کیسا ہے؟ فرمایا: فرائض کی ادائیگی کے بعد جہاد اپنے وقت میں بہترین چیز ہے، یہ بات پیش نظر رہے کہ جہاد کی شرعی حیثیت امام کی اجازت سے ہے... الخ۔(۲)

فقہ الرضا: امام کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: موافقین و مخالفین میں سے کوئی بھی جب حج کے موقف میں کھڑا ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ حضرت سے کہا گیا: خداوند عالم ناصبی، خوارج اور دوسرے مخالفین کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے؟ فرمایا: وہ سبھی کو بخش دیتا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے گزشتہ رفتار کی طرف نہ پلٹے تو اس نے پہلے جو کچھ انجام دیا تھا وہ سب محو کر دیا جائے گا۔ اور سبھی موقف سے نکلنے سے پہلے اپنے گزشتہ امور سے پلٹ جائیں گے۔ یہ بھی مروی ہے کہ ایک مقبول حج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔(۳)

شہید کی تحریر میں دیکھا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو حج سے روکنے سے بہت زیادہ پرہیز کرے تا کہ آخرت کے لئے جو عذاب ذخیرہ ہو چکا ہے اس کے علاوہ

۱۔ محاسن ص ۶۶ ح ۱۲۱/۱ ۲۔ کامل الزیارات ص ۳۳۵؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۰ ۳۔ فقہ الرضا ص ۲۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہیں دنیا کا عذاب بھی دامن گیر نہ ہو جائے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: جو شخص حج کی راہ میں ایک درہم بھی خرچ کرے تو وہ اس کے لئے اس سو درہم سے بہتر ہے جو راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حج کی راہ میں ایک درہم، خدا کی راہ میں دو ہزار درہم سے بہتر ہے، حاجی جب تک گناہ نہیں کرتا، اس وقت تک اس کے وجود میں نور حج باقی رہتا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ بے شک جب حاجی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے، وہ واپس آنے تک اس شخص کے مانند ہے جو کعبہ کا طواف کرتا ہے۔

رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم اپنے بندے کو دی گئی ہر نعمت کے بارے میں سوال کرے گا سوائے جنگ اور حج میں ملنے والی نعمت کے۔(۱)

کافی: اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: ایک شخص نے حج کے سلسلہ میں مجھ سے مشورہ کیا لیکن چونکہ وہ ناتوان تھا اس لئے میں نے مشورہ دیا کہ وہ حج پر نہ جائے۔ امام نے فرمایا: بے شک تم (اس راہنمائی کی وجہ سے) ایک سال تک بیماری کے مستحق ہو... چنانچہ میں ایک سال تک بیمار رہا۔(۲)

معانی الاخبار: امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے آیۂ مبارکہ ﴿ فَفِرُّوا إِلَى اللهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴾(۳) کے ذیل میں فرمایا: خداوند عالم کی جانب، حج کا ارادہ کرو۔(۴)

معانی الاخبار: کلیب بن معاویہ سے منقول ہے کہ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے عرض کی: آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک حاجی کے اہل و عیال اور ان کی کفالت، خدا کے ذمہ ہے، وہ خدا کی ضمانت میں ہیں اور خداوند عالم ان کے اہل و عیال کے درمیان اس کا جانشین ہوتا ہے؛ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص حج کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے (کبھی کبھی) اس کے اہل و عیال کے ساتھ برے حالات پیش آتے ہیں۔ امام نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ خداوند عالم اس کے اہل و عیال کے درمیان اپنا جانشین معین فرماتا ہے تا کہ اس کے امور کی دیکھ بھال کر سکے لیکن ان امور و حالات میں خدا جانشین نہیں جن کو اگر وہ ہوتا تب بھی انہیں

۱۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۵

۲۔ کافی ج ۴ ص ۲۱۷؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۶۸

۳۔ ذاریات / ۵۰: "لہٰذا اب خدا کی طرف دوڑ پڑو کہ میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں"۔

۴۔ معانی الاخبار ص ۳۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حل کرنے سے معذور ہوتا۔(۱)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر لوگ حج کو چھوڑ دیں تو امام پر واجب ہے کہ انہیں حج پر جانے کے لئے مجبور کرے، چاہے وہ چاہیں نہ چاہیں؛ اس لئے کہ اس گھر کو صرف حج کے لئے بنایا گیا ہے۔(۲)

ثواب الاعمال: ذریع سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے اپنے واجب حج کو انجام نہ دیا ہو اور بہت زیادہ نقصان پہنچانے والی ضرورت، حج سے روکنے والی بیماری یا حج میں رکاوٹ بننے والے بادشاہ نے اسے حج سے نہ روکا ہو تو اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ یہودیت و نصرانیت کی حالت میں مرا ہے۔(۳)

ثواب الاعمال: ابن حازم سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: خداوند عالم حاجی کے ساتھ کیا کرے گا؟ حضرت نے جواب میں فرمایا: خدا کی قسم! حج کرنے والے تمام حجاج بخشے ہوئے ہیں، اس میں کوئی استثنا نہیں پایا جاتا۔(۴)

من لایحضرہ الفقیہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل سے جناب موسیٰ علیہ السلام نے جو سوالات کئے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اے جبرئیل! جو شخص اس گھر کا نیک نیتی اور پاک و پاکیزہ ہزینہ کے ساتھ حج کرے اس کا حصہ و بہرہ کیا ہے؟ جبرئیل خداوند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے، خدا نے وحی فرمائی کہ موسیٰ سے کہہ دو: میں حج کرنے والے کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ رفیق اعلیٰ میں جگہ دوں گا، اور یہ لوگ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔(۵)

فلسفۂ حج اور اس کے اعمال پر مشتمل باب: اس میں انبیائے کرام کے حج کا تذکرہ ہے۔(۵)

حج کے متعلق ابن ابی عوجاء کا کلام:

امالی صدوق: فضل بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی عوجاء اپنے بعض ہم مسلک افراد کے ہمراہ امام جعفر

۱۔ معانی الاخبار ص ۴۰۷ ح ۸۵/۱

۲۔ علل الشرائع ص ۳۹۶

۳۔ ثواب الاعمال ص ۲۸۲ ح ۲/۲؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۰

۴۔ ثواب الاعمال ص ۳۷ ح ۱۵/۱؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۴

۵۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۳۵ ح ۲۲۸۷/۷؛ بحار ج ۱۳ ص ۳۵۹

۶۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور حضرت کے پہلو میں بیٹھ کر بولا: یا ابا عبداللہ! مجالس امانت کا حکم رکھتی ہیں، یہاں سوال کرنے والے کو سوال کرنے کا حق حاصل ہے، کیا مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے؟ امام نے فرمایا: جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ ابن ابی عوجا نے کہا: آپ کب تک اس خرمن کا طواف کریں گے، کب تک پتھروں کی پناہ پکڑیں گے، اس گھر کے خالق کی پرستش کریں، آپ فراری اونٹ کی طرح اس کا چکر لگائیں گے؟ جو بھی اس عمل میں غور و فکر کرے گا اور اس کے متعلق دقت نظر سے کام لے گا اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کسی حکیم اور صاحب نظر کا قانون نہیں ہے، مجھے جواب دیجئے اس لئے کہ آپ اس امر کے سید و سردار ہیں اور آپ کے والد اس نظام کے بانی۔ امام نے فرمایا: جسے خدا گمراہ کرتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے اس کے لئے حق تلخ ہو جاتا ہے، اسے اس کی شیرینی معلوم نہیں ہو پاتی، شیطان اس کا دوست و رفیق ہو جاتا ہے اور اسے نابودی کی گہری کھائی میں ڈھکیل دیتا ہے جس سے وہ باہر نہیں نکل پاتا۔ یہ وہ گھر ہے جس کے ذریعہ سے خدا نے اپنی مخلوقات کو پرستش پر مجبور کیا ہے تاکہ اس کی فرمانبرداری کی آزمائش کرے اور ان کو اس کی عظمت و زیارت کی تشویق کرے، اسے خدا نے انبیاء کا مرکز اور نمازگزاروں کا قبلہ قرار دیا ہے۔ یہ گھر، رضوان الٰہی کا ایک شعبہ اور اس کی مغفرت حاصل کرنے کا ایک راستہ اور ذریعہ ہے۔ خدا نے زمین کی کشش کے دو ہزار سال قبل اس کو خلق فرمایا ہے، جس ذات کے امر و نہی کی پابندی کرنا شائستہ اور مناسب ہے، وہ وہی ہے جس نے نفوس اور ارواح کو خلق فرمایا ہے۔ (۱)

علل الشرائع: صادق آل محمد علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے کہ جب خداوند عالم نے جناب آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبول کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے جبرئیل کو آدم کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان کو قبولیت توبہ کے مناسک و اعمال کی تعلیم دیں۔ جبرئیل امین، ان کو لے کر خانۂ کعبہ کے پاس آئے، پھر آسمان کے کچھ بادل جناب آدم علیہ السلام پر سایہ فگن ہوئے، جبرئیل نے ان سے کہا: جہاں جہاں یہ بادل آپ پر سایہ فگن ہوں وہاں وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دیں... پھر وہ جناب آدم کے ہمراہ عرفات تک گئے۔ (۲)

امام رضا علیہ السلام نے حج کے لئے جو فلسفے بیان کئے ہیں، وہ ''علل ابن سنان'' میں مذکور ہیں۔

۱۔ امالی صدوق ص ۴۹۳ ح ۲

۲۔ علل الشرائع ص ۴۰۰؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علل الشرائع: محمد بن حسن ہمدانی کا بیان ہے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا: اے ابا الفیض! موقف، حرم نہ ہو کر مشعر کیوں ہوا؟ جواب دیا: جس نے امام صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا تھا اور جواب حاصل کیا، اسی نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ کعبہ، بیت اللہ اور حرم ہے اور حجاب و مشعر اس کا دروازہ ہیں۔ بنابریں جب زائرین گھر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں تا کہ ان کو اجازت دی جا سکے اور اندر بلایا جا سکے، پھر انہیں حجاب دوم یعنی مزدلفہ پر روک دیا جاتا ہے، جب ان کے طویل گریہ وزاری پر توجہ کی جاتی ہے تو انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنی قربانیوں کو قریب لائیں، جب وہ قربانیوں کو قریب لاتے ہیں اور احرام سے خارج ہونے کے لئے اعمال انجام دیتے ہیں اور ان کے اور ان کے خالق کے درمیان حجاب بننے والے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں تو انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ طہارت و پاکیزگی کے ساتھ گھر کی زیارت کریں۔

راوی کا بیان ہے: میں نے امام سے عرض کی: ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ کیوں ہے؟ حضرت نے فرمایا: کیونکہ حج کرنے والے خدا کے زائر اور اس کے مہمان ہوتے ہیں اور مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ میزبان یا جس کی زیارت کے لئے گیا ہے، اس کے سامنے روزہ دار ہو۔ میں نے عرض کی: مولا! یہ جو ایک شخص کعبہ کے پردہ سے متمسک ہوتا ہے اور اس سے متصل ہوتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: اس شخص کی مثال اس انسان کے جیسی ہے کہ اس کے اور دوسرے کے درمیان کوئی جنایت واقع ہوئی ہو اور جانی مجنی علیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنے ظلم و جنایت اور گناہ کی معافی کی درخواست کرے۔(۱)

تفسیر قمی: اس بات کا بیان کہ خداوند عالم نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ جناب اسماعیل اور ان کی ماں کو شام سے حرم الٰہی لے جائیں، پھر جبرئیل، ان کے پاس براق لے آئے، چنانچہ وہ براق جناب ہاجرہ اور حضرت اسماعیل و ابراہیم علیہم السلام کو اپنے ہمراہ مکہ لے آیا۔(۲)

علل الشرائع: سلیمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے سوال کیا: رسول اکرمؐ نے کتنی مرتبہ حج انجام دیا؟ امام نے فرمایا: بیس حج انجام دیئے اور ہر حج میں سرزمین ''مازمین'' سے گزرتے

۱۔ علل الشرائع ص ۴۴۳

۲۔ تفسیر قمی ج ۱ ص ۶۰؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وقت وہاں رکتے اور پیشاب کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: فرزند رسول! آنحضرت ایسا کیوں کرتے تھے؟ فرمایا اس لئے کہ وہاں بتوں کی پرستش کی جاتی تھی اور جس پتھر کو تراش کر ہبل نامی بت بنایا گیا تھا وہ وہیں سے لیا گیا تھا، ہبل وہی بت ہے جسے حضرت علی علیہ السلام نے دوش رسالت پر سوار ہو کر گرایا تھا اور آنحضرت نے حکم دیا تھا کہ اسے "باب بنی شیبہ" میں دفن کیا جائے، اسی لئے اس دروازے سے مسجد میں داخل ہونا سنت قرار پائی۔(۱)

علل الشرائع: شام کے ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا: آپ نے کتنے حج انجام دیئے ہیں؟ فرمایا میں نے ستر حج پیادہ انجام دیئے ہیں، جن میں سے سب سے پہلا وہ حج ہے جسے صرد نامی پرندہ کے ہمراہ انجام دیا اور اس پرندہ نے حضرت کو پانی کی جگہ کی نشاندہی کی۔(۲)

قصص الانبیاء: امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہزار مرتبہ پا پیادہ اس گھر کے پاس آئے جو سات سوج اور تین سو عمرہ پر مشتمل تھا۔(۳)

مؤلف: شاید گزشتہ حدیث میں لفظ "سبعین" کے بجائے "سبعماۃ" ہو۔

کراجکی لکھتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم کے نزدیک مسعی سے زیادہ کوئی بھی نقطہ محبوب نہیں ہے اس لئے کہ وہاں ہر سرکشی سرنگون ہو جاتی ہے۔(۴)

الدر المنثور: سیوطی، تاریخ خطیب سے نقل کرتے ہیں کہ یحیی بن اکثم نے واثق کی مجلس میں پوچھا: حج کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کے سر کو کس نے تراشا؟ وہاں موجود تمام فقہاء اس سوال کے جواب سے عاجز رہے، واثق نے کہا: میں یہاں ایسے کو حاضر کروں گا جو تم سب کو اس سوال کے جواب سے آگاہ کر دے گا، پھر ایک شخص کو حضرت علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر علیہم السلام کے پاس بھیجا اور ان کے سامنے یہ سوال رکھا گیا تو آپ نے فرمایا: میرے والد نے میرے جد سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جبرئیل کو حکم دیا گیا کہ وہ جنت سے یاقوت لے آئیں، وہ بھی یاقوت لے آئے اور اسے جناب آدم علیہ السلام کے سر پر پھیرا جس کے بعد آدم کے سر کے بال ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور اس کا نور

۱۔ علل الشرائع ۴۵۰

۲۔ علل الشرائع ص ۵۹۴؛ بحار ج ۹۹ ص ۴۰

۳۔ قصص الانبیاء ص ۴۹۰ ح ۲۰

۴۔ کنز کراجکی ص ۲۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تک پہنچا اسے حرم شمار کیا گیا۔(۱)

نہج البلاغہ: امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ قاصعہ میں فرمایا: جس قدر آزمائش اور امتحان میں شدت ہوگی اسی قدر اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا، کیا تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ پروردگار عالم نے جناب آدم علیہ السلام کے دور سے آج تک اولین وآخرین سب کا امتحان لیا ہے، ان پتھروں کے ذریعہ جن کا بظاہر نہ کوئی نفع ہے اور نہ نقصان، نہ ان کے پاس بصارت ہے اور نہ سماعت، لیکن انہیں سے اپنا وہ محترم مکان بنوادیا ہے جسے لوگوں کے قیام کا ذریعہ قرار دے دیا ہے اور پھر اسے ایسی جگہ قرار دیا ہے جو روئے زمین پر انتہائی پتھریلی و بلند زمینوں میں انتہائی مٹی والی وادیوں میں اطراف کے اعتبار سے انتہائی تنگ ہے، اس کے اطراف میں سخت قسم کے پہاڑ، نرم قسم کے ریتیلے میدان کے پانی والے چشمے اور منتشر قسم کی بستیاں ہیں، جہاں نہ اونٹ پرورش پاسکتے ہیں اور نہ گائے اور نہ بکریاں... اگر خداوند عالم سبحان چاہتا تو اس گھر کو اور اس کے تمام مشاعر کو باغات اور نہروں کے درمیان نرم و ہموار زمین پر بنادیتا جہاں گھنے درخت ہوتے اور قریب قریب ہر قسم کے پھل، عمارتیں ایک دوسرے سے جڑی ہوتیں اور آبادیاں ایک دوسرے سے متصل، کہیں سرخی مائل گندم کے پودے ہوتے اور کہیں سرسبز باغات، کہیں چمن زار ہوتا اور کہیں پانی میں ڈوبے ہوئے میدان، کہیں سرسبز وشاداب کشت زار ہوتے اور کہیں آباد گزرگاہیں، لیکن اس طرح آزمائش کی سہولت کے ساتھ جزا کی مقدار بھی گھٹ جاتی۔(۲)

اقسام حج اور اس کے واجبات وشرائط کے بیان پر مشتمل باب؛(۳)

پاپیادہ حج کرنے اور اس شخص کا بیان جس نے پاپیادہ حج کرنے کی نذر مانی ہے۔(۴)

خصال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خاموشی اور پاپیادہ حج کے لئے جانے سے زیادہ کسی چیز کے ذریعہ خداوند عالم کی عبادت نہیں کی گئی ہے۔(۵)

محاسن: رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص پاپیادہ خانۂ خدا کے حج کے لئے جاتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے حرم کی نیکیوں میں سے ستر ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ سوال کیا گیا: یارسول اللہ! یہ حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا:

۱۔ بحار ج۹۹ ص۵۰

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۹۲؛ بحار ج۹۹ ص۴۵؛ مؤلف نے خطبہ کے مذکورہ فقروں کو نقل کرکے بعض عربی کے بعض نامانوس الفاظ کی وضاحت بھی بیان کی ہے۔

۳۔ بحار ج۹۹ ص۸۶ ۴۔ بحار ج۹۹ ص۱۰۳ ۵۔ الخصال ص۳۵ ح۸/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس کی ایک نیکی ہزار ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

مروی ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام نے پا پیادہ بیس حج انجام دیئے حالانکہ آپ کے ساتھ ساتھ اونٹ اپنے ساز و سامان کو حمل کئے ہوئے تھے (یعنی سواری ہوتے ہوئے آپ نے پا پیادہ بیس حج انجام دیئے)۔(۱)

اس موضوع سے متعلق مروی بعض روایتوں کا تذکرہ؛ ایک دوسری روایت میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے پیدل پچیس حج انجام دیئے حالانکہ آپ کے ہمراہ بہت سے گھوڑے ہوتے تھے۔(۲)

ارشاد مفید: حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کا پا پیادہ حج؛ اس حج میں مدینہ سے مکہ تک کی مسافت بیس دن میں مکمل ہوئی۔(۳)

قرب الاسناد: حضرت علی بن جعفر علیہ السلام کا بیان ہے کہ میں اپنے بھائی امام موسی بن جعفر علیہما السلام کے ہمراہ چار مرتبہ عمرہ کے لئے مکہ معظمہ مشرف ہوا، ایک مرتبہ اہل وعیال کے ہمراہ تھے اس لئے چھبیس دنوں میں مکہ تک کا راستہ طے ہوا، دوسری مرتبہ پچیس دنوں میں تیسری مرتبہ چوبیس دنوں میں اور اس کے بعد اکیس دنوں میں مکہ تک کا راستہ طے کیا۔(۴)

السرائر: حلبی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (حج کے لئے) پا پیادہ جانا بہتر ہے یا سواری کے ساتھ؟ فرمایا: اگر کوئی شخص صاحب ثروت ہو اور وہ پیدل اس لئے جائے تا کہ خرچ کم ہو تو سواری کے ساتھ جانا زیادہ بہتر ہے۔(۵)

مؤلف: شیخ حر عاملی اپنی کتاب ''الفوائد'' میں جس کا خطی نسخہ بھی میرے پاس موجود ہے، فرماتے ہیں:

فائدہ: حج بیت اللہ کے تیسرے سفر میں محل احرام سے لے کر آخر تک اعمال حج کو پا پیادہ انجام دیا اور دوسرے بہت سے لوگوں نے میرے ہمراہ اعمال حج کو پا پیادہ انجام دیا، ایک رات عالم خواب میں کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ امام حسن علیہ السلام پا پیادہ حج انجام دیتے ہیں لیکن اپنے ہمراہ سواری بھی رکھتے ہیں اور اس پر سوار نہیں ہوتے، اپنے ہمراہ سواری رکھنے کی مصلحت اور فائدہ کیا ہے؟ میں نے اس کے جواب میں بعض فلسفے بیان کئے جن میں کچھ یہ ہیں:

۱۔ محاسن ص ۷۰ ص ۱۳۹؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۰۳ ۲۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۳۹ ۳۔ ارشاد مفید ص ۲۵۶؛ بحار ج ۴۶ ص ۶ ے

۴۔ قرب الاسناد ص ۱۲۲ ۵۔ مستطرفات السرائر ص ۳۵ ج ۳۶/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

۱۔مخارج کی کمی کے لئے پا پیادہ نہیں گئے۔

۲۔کوئی یہ گمان نہ کرے کہ ہزینہ بچانے کے لئے پیدل جارہے ہیں۔

۳۔آپ اس عمل کی نشاندہی کرنا چاہتے تھے۔

۴۔راہ خدا میں انفاق مال کے لئے؛

۵۔اس بات کا احتمال دیتے ہوئے سواری رکھتے تھے کہ اگر راستہ میں خستگی کی وجہ سے اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو استفادہ کریں گے۔

۶۔نفس کی پاکیزگی اور اطمینان خاطر اس بات کا موجب ہوتے ہیں کہ انسان زیادہ خستگی کا احساس نہ کرے؛ چنانچہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جس شخص کے پاس سواری ہوتی ہے وہ زیادہ خستگی کا احساس نہیں کرتا اور امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد اسی بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو بھی پانی کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے وہ زیادہ پیاسا نہیں ہوتا۔

۷۔سواری اس لئے رکھتے تھے تا کہ مکہ سے واپس آتے ہوئے اس پر سوار ہوسکیں۔

۸۔راستہ میں راہزنوں اور چوروں کا خطرہ تھا اس لئے سوار ہونے اور جنگ کرنے کے لئے مرکب کی ضرورت تھی۔

۹۔یہ سواریاں اور ان پر ساز وسامان مکہ میں تبرک کے لئے تھے۔

۱۰۔اپنی عظمت وشرافت اور حسب ونسب کا اظہار مقصود تھا؛ جس کی بہت سی حکمتیں ہوسکتی ہیں؛ بطور نمونہ:

خداوند عالم کی کثرت نعمت کا اظہار واعلان؛ ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾۔(۱)

وغیرہ.....

حضرت کے عمل کی توجیہ میں متذکرہ چودہ وجوہات بیان کئے جاسکتے ہیں، ممکن ہے امام علیہ السلام کے مدنظر مذکورہ تمام وجوہات ہوں۔ یہ وہ مطالب تھے جو عالم خواب میں میرے ذہن میں آئے اور میں نے انہیں بیان کردیا، پھر میں بیدار ہوا اور مذکورہ تمام وجوہات کو قلمبند کرلیا۔(۲)

۱۔ضحیٰ/۱۱؛ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کو برابر یاد کرتے رہنا"۔

۲۔الفوائد الطوسیہ ص ۳۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

النوادر: محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے امام باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے طے کیا تھا کہ پاپیادہ حج کے لئے جائے گا لیکن وہ پیدل جانے سے قاصر رہا؟ امام نے فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ سواری سے حج کے لئے جائے۔

یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص خدا کے لئے اپنے آپ سے کسی چیز کی قرارداد کرے اور اپنی تمام سعی و کوشش کو اس راہ میں صرف کرے (لیکن اسے انجام نہ دے پائے) تو اس کے اوپر کوئی چیز نہیں، خداوند عالم بندوں کے عذر کو بہت زیادہ قبول کرتا ہے۔(۱)

دوسروں کی جانب سے نیابتی حج پر مشتمل باب: اور اس شخص کا حکم جو مر جائے لیکن خود حج کے لئے نہ جائے اور نہ ہی کسی سے اس کی وصیت کرے۔(۲)

غیبت نعمانی: خارج بن حبیب سے مروی ہے کہ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: خدا آپ کے امور کی اصلاح کرے، میرے والدین اس دنیا سے جا چکے ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا ہے، خدا نے مجھے بہت زیادہ رزق و روزی سے نوازا ہے، اگر میں ان کی جانب سے حج انجام دوں تو اس سلسلہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا: ایسا ہی کرو اس لئے کہ تمہارا یہ عمل ان کے قلوب کی ٹھنڈک کا موجب ہوگا۔(۳)

شیخ جعبی کی تحریر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دوسروں کی جانب سے نیابتی حج انجام دینے والے کے بارے میں فرمایا: وہ حج کے دس گنا اجر و ثواب کا مستحق ہے، وہ، اس کے والد، اس کے بیٹے، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ اور ماموں بخش دیئے جائیں گے، خداوند عالم بہت زیادہ کریم ہے۔(۴)

باب آداب حج:(۵)

مصباح الشریعہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حج کا ارادہ کرو تو اپنے دل کو اس سے پہلے خداوند عالم کی جانب متوجہ کرو اور اسے (توجہ میں) رکاوٹ بننے والی چیزوں اور مصروفیتوں سے دور رکھو، اپنے امور کو خداوند عالم پر چھوڑ دو، اپنے تمام حرکات و سکنات اور تمام کاموں میں خدائے مہربان کو اپنا وکیل قرار دو، اس

۱۔ نوادر ابن عیسیٰ ص ۴۷ ح ۸۰؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۰۵

۲۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۱۵

۳۔ غیبت نعمانی ص ۲۷۲ ح ۶

۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۱۷

۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے حکم و تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم رکھو، دنیا کی مادی زندگی، خوشی اور آسائش کو چھوڑ دو اور لوگوں کی طرف توجہ کرنے سے اجتناب کرو....(۱)

مجالس شیخ: امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا؛ آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص مال حرام حاصل کرتا ہے تو اس کا حج و عمرہ اور صلۂ رحم وغیرہ کچھ بھی قابل قبول نہیں ہوتا، یہاں تک کہ حرام مال نکاح کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔(۲)

باب مواقیت؛ اور اس شخص کا حکم جو احرام کو میقات سے موخر کرنے یا میقات سے پہلے احرام باندھ لے۔(۳)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام نے محل شجرہ سے رسول اکرمؐ کے احرام باندھنے کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا: جس رات آپ کو آسمان پر لے جایا گیا، اس رات جب وہ شجرہ کے سامنے پہنچے تو آواز آئی: اے محمد!۔ جواب دیا: لبیک۔ ہاتف کی آواز آئی: کیا میں نے تمہیں یتیم پا کر پناہ نہیں دیا؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ تم گم گشتہ راہ تھے اور ہم نے تمہاری راہنمائی کی؟ آنحضرت نے فرمایا: الحمد و النعمة و الملک لک لا شریک لک''۔ اسی لئے آپ شجرہ سے احرام باندھتے تھے، دوسری جگہوں سے نہیں۔(۴)

Presented By: https://jafrilibrary.org

مواقیت حج:

فقہ الرضا: بے شک رسول خداؐ نے عراق کے لوگوں کی میقات ''عقیق'' کو قرار دیا جس کا آغاز مسلخ، درمیان غمزہ اور اختتام ''ذات عرق'' ہے اور اس کا آغاز بہتر ہے۔ طائف کے لوگوں کے لئے ''قرن المنازل'' کو، مدینہ والوں کے لئے ''ذوالحلیفہ'' کو، یمن کے رہنے والوں کے لئے ''یلملم'' کو اور شام والوں کے لئے ''مہیعہ'' کو میقات قرار دیا جو جحفہ ہے۔ جس کا گھر ان مواقیت سے نزدیک ہو تو مکہ ہی اس کی میقات قرار پائے گی، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر ہی سے محرم ہو جائے۔ میقات تک پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور میقات کے بعد بھی محرم ہونا صحیح نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جن کے پاس کوئی عذر ہو یا تقیہ کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہوں۔ بنابریں اگر کوئی بیمار ہو یا تقیہ کرتا ہو تو وہ ''ذات عرق'' سے احرام باندھ سکتا ہے۔(۵)

۱۔ مصباح الشریعہ ص ۴۷۔
۲۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۹۳؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۲۵؛
۳۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۲۶
۴۔ علل الشرائع ص ۴۳۳؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۲۸
۵۔ فقہ الرضا ص ۲۱۶؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حج کے مہینوں اور حج کے لئے بالوں کو بڑھانے کا حکم؛ (۱)

فقہ الرضا: جب حج کے ارادہ سے باہر نکلو تو ذیقعدہ کے مہینے میں اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں اپنے بال نہ کتراؤ کٹواؤ سے یوں ہی چھوڑ دو۔ (۲)

تفسیر عیاشی: زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے آیہ مبارکہ ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ﴾ (۳) کے ذیل میں فرمایا: وہ مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے مہینے ہیں، ان کے علاوہ دوسرے مہینے میں کوئی محرم نہیں ہو سکتا۔ (۴)

[illegible] شکل و قیود جیسے مقدمات پر مشتمل باب: (۵)

[illegible] کے احکام کا باب: (۶)

علل الشرائع: مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت حضرت سے سوال کیا گیا: بام کعبہ پر ایک خطرناک اور [illegible] ان دہ پرندہ بیٹھا ہوا ہے اور حرم کے کبوتروں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا: اسے دام فریب میں پھنسا کر مار دو کیونکہ اس نے حرم میں الحاد کیا ہے۔ (۷)

السرائر: شام کے بعض حاجیوں نے شتر مرغ کے اڈے میں پانچ انڈے دیکھے، انہوں نے حالت احرام میں ہونے کے باوجود اسے پکا کر کھا لیا۔ پھر پورا واقعہ عمر سے بیان کیا، انہوں نے ان کو اصحاب کے پاس بھیجا لیکن وہ بھی اس مسئلہ میں اختلاف کے شکار ہوئے، عمر نے پھر ان لوگوں کو امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بھیجا، حضرت اس وقت ینبع میں تھے، عمر نے ایک گدھا کرایہ پر لیا اور شام کے حاجیوں کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس گئے، حضرت نے فرمایا: آپ لوگ پیغام بھجوا دیتے میں خود وہاں پہنچ جاتا۔ عمر نے کہا: قاضی سے استفادہ کرنے کے لئے اس کے گھر تک آنا زیادہ مناسب ہے، پھر پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت نے ان حاجیوں سے فرمایا: پانچ جوان اونٹنیاں لے کر انہیں نر اونٹوں کے پاس چھوڑ دیں، جب ان سے بچے پیدا ہوں تو انہیں اپنے کئے کی تلافی کے طور پر ہدیہ دیں۔ عمر نے کہا: اے ابوالحسن! ممکن ہے کوئی بچہ ساقط

۱۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۳۲

۲۔ فقہ الرضا ص ۲۱۵

۳۔ بقرہ/ ۱۹۷

۴۔ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۹۴ ح ۲۵۲؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۳۳

۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۴۵

۶۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۴۵

۷۔ علل الشرائع ص ۴۵۳ ح ۴/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہو جائے۔ فرمایا: کوئی انڈا بھی تو فاسد اور خراب نکل سکتا تھا۔ عمر نے کہا: اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ان سے دریافت کیا جائے۔

صید کے مسئلہ میں ابوحنیفہ سے امام صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کا احتجاج؛ (۱)

محرم کا سر و صورت چھپانا، زیر سایہ جانا اور پانی میں ڈبکی لگانا.. (۲)

ارشاد مفید، الاحتجاج: مکہ میں ہارون رشید کی موجودگی میں محمد بن حسن کا امام کاظم علیہ السلام سے سوال؛ اس نے پوچھا: کیا محرم محمل کے سایہ میں جا سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: اختیاری حالت میں نہیں جا سکتا۔ اس نے پوچھا: کیا اختیاری حالت میں وہ زیر سایہ راستہ چل سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر محمد بن حسن تمسخرانہ انداز میں ہنسنے لگا۔ امام نے اس سے فرمایا: کیا رسول اکرم کی سنت پر حیرت ہے اور اس کا مذاق اڑا رہے ہو؟ آنحضرت حج کے لئے تشریف لے گئے، پھر محرم ہوئے اور سایہ میں نہیں گئے لیکن آپ خیمہ، گھر اور دیوار کے سایہ میں پناہ لیتے تھے، اے محمد! خدا کے احکامات کا ایک دوسرے سے مقایسہ نہیں کیا جا سکتا جو ان کا ایک دوسرے سے مقایسہ کرے وہ راہ حق سے منحرف ہو چکا ہے۔ یہ جواب سن کر محمد بن حسن خاموش ہو گیا۔ (۳)

مہدی عباسی کی موجودگی میں ابو یوسف کے ساتھ بھی اسی سے ملتا جلتا واقعہ پیش آیا۔ (۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ "اسف" کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

تلبیہ کی علت اور اس کے آداب و احکام پر مشتمل باب؛

اس باب میں حج کے لئے جناب ابراہیم علیہ السلام کی ندا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (۵)

سورۂ حج: ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾۔ (۶)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے جناب ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا، انہوں نے اسے تعمیر کیا اور جب اسے مکمل کر لیا تو خدا نے انہیں حکم دیا

۱۔ بحار ج۹۹ ص۱۶۰ ۲۔ بحار ج۹۹ ص۱۷۶ ۳۔ ارشاد مفید ص۲۹۸؛ احتجاج ص۳۹۴

۴۔ بحار ج۹۹ ص۱۷۷ ۵۔ بحار ج۹۹ ص۱۸

۶۔ حج ۲۷: "اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کر دو کہ لوگ تمہاری طرف پیدل اور لاغر سواریوں پر دور دراز علاقوں سے سوار ہو کر آئیں گے"۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہ اس کا ایک ستون بلند رکھیں اور اس کے بعد لوگوں کے درمیان آواز لگائیں: ''الا ھلمّ الحج''۔(۱)

قابل بیان بات یہ ہے کہ اگر یہ کہا جاتا: ''ھلموا الی الحج''، تو صرف وہی لوگ لبیک کہتے جو اس زمانہ میں انسانی مخلوق کی شکل میں تھے لیکن جب یہ کہا گیا کہ حج کے لئے آؤ تو موجودہ لوگوں کے بعد آنے والوں نے بھی ان کی آواز پر لبیک کہی اور دعوت حق کا جواب دیا۔ بنابریں جن لوگوں نے دس مرتبہ لبیک کہا انہوں نے دس مرتبہ حج انجام دیا، جن لوگوں نے پانچ مرتبہ لبیک کہا انہوں نے پانچ مرتبہ... جس شخص نے زیادہ لبیک کہا اس نے اپنے لبیک کے اعتبار سے حج انجام دیا، جن لوگوں نے ایک مرتبہ لبیک کہا انہوں نے ایک مرتبہ اور جن لوگوں نے بالکل لبیک نہیں کہا انہوں نے حج انجام ہی نہیں دیا۔(۲)

مؤلف: قاضی سعید قمیؒ اس حدیث کے مفہوم کے سلسلے میں فرماتے ہیں: میرا نظریہ یہ ہے کہ ''ھلم'' کو صرف امر اور طلب حضور کے لئے استعمال کیا گیا ہے، اس میں مخاطب کی خصوصیات (مفرد، جمع، مذکر و مونث) کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے، ایسی صورت میں اس کا معنی و مفہوم یہ ہوگا: ''حج کے لئے آنا حتمی اور ضروری ہے، جو لوگ آمادگی رکھتے ہیں وہ اس گھر تک آنے کا ارادہ ظاہر کریں''۔ اور یہ اسی وقت صحیح ہوسکتا ہے جب مفرد کے صیغہ کے ساتھ استعمال کیا جائے اس لئے کہ اس میں مونث، تثنیہ اور جمع کے لئے زیادتی کی علامت نہیں ہے، صیغۂ جمع کے برخلاف کہ جس میں زیادتی اس امر میں مانع ہے، چنانچہ جو شخص علوم سے سروکار رکھتا ہے اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔(۳)

معانی الاخبار: حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جبرئیل امین، رسول اکرمؐ پر نازل ہوئے اور کہا: اپنے اصحاب کو ''عج'' اور ''ثج'' کا حکم دیجئے۔ عج: تلبیہ کہتے وقت آواز کو بلند کرنا، ثج: حج کی قربانی ''شتر'' کو نحر کرنا۔(۴)

شیخ جبائی نے اپنے خط میں اور انہوں نے شہید کے خط سے نقل کیا ہے کہ امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے احرام میں ایمان کے ساتھ اور تقرب بہ خدا کے ارادہ سے ستر مرتبہ لبیک کہے تو خداوند عالم اس کے لئے جہنم سے مبرا رہنے اور نفاق سے دور رہنے کے سلسلے میں ہزار فرشتوں کو گواہ قرار دیتا ہے۔

۱۔ علل الشرائع ص ۴۱۹ ج ۱/۲: ''آگاہ ہو جاؤ! حج کی طرف دوڑو، جلدی کرو''۔

۲۔ بحار ج ۹۹ ص ۱۸۷

۳۔ کنی والالقاب ج ۳ ص ۴۵

۴۔ معانی الاخبار ص ۲۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تلبیہ کہتے وقت آواز کو اونچی کرنے پر مشتمل باب؛ (۱)

الخصال: امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عورتوں پر ضروری نہیں کہ وہ تلبیہ کو بلند آواز سے کہیں، صفا و مروہ کے درمیان ہرولہ کریں اور حجر اسود کو لمس کریں نیز ان کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کعبہ میں داخل ہوں اور اپنے سر کو تراشیں بلکہ تھوڑا سا بال کاٹ لیں یہی کافی ہے۔ (۲)

باب فلسفۂ حج، اس کے اقسام و فضائل، اس کے واجبات کا وجوب، کعبہ کے ستونوں کو بلند کرنے کا راز اور اس بات کا بیان کہ طواف، نماز سے افضل ہے یا نہیں، نیز بعض مستحب طواف کا بیان؛ (۳)

الخصال: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مرد، مکہ میں رہتے ہوئے سال کے ایام کے برابر تین سو ساٹھ مرتبہ کعبہ کا سات چکر لگائے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سو ساٹھ مرتبہ طواف کرے۔ (۴)

فضائل طواف:

طواف اور مومن بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے کی فضیلت کے سلسلہ میں روایات؛

قصص الانبیاء: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب جناب آدم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد رکھی اور اس کا طواف کیا تو کہا: خدایا! ہر مزدور کی مزدوری ہوتی ہے، میں نے بھی ایک کام کیا ہے۔ ان سے کہا گیا: اے آدم! جو چاہو مانگ سکتے ہو۔ جناب آدم علیہ السلام نے کہا: میرے گناہوں کو بخش دے۔ ان سے کہا گیا: تمہارے گناہ بخش دیئے گئے۔ آدم نے کہا: میرے بعد میری ذریت کے گناہوں کو بھی بخش دے۔ کہا گیا: اے آدم! ان میں سے جو بھی یہاں آکر اپنے گناہوں کی توبہ کرے گا اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ (۵)

الخصال: حدیث "اربعمائہ" میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب حج کی سعادت حاصل کرو تو خانۂ کعبہ کو زیادہ دیکھو؛ اس لئے کہ خداوند عالم نے ایک سو بیس رحمت اپنے گھر کے پاس قرار دی ہیں، ان میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والے کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والے کے لئے اور بیس دیکھنے والے کے لئے۔ (۶)

فلسفۂ طواف کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے جناب خضر کے سوال کے متعلق روایات؛

۱۔ بحار ج۹۹ ص ۱۸۹ ۲۔ خصال ص ۵۸۵ ح ۱۲؛ بحار ج۹۹ ص ۱۸۹ ۳۔ بحار ج۹۹ ص ۱۹۹

۴۔ الخصال ص ۶۰۲ ح ۷ ۵۔ قصص الانبیاء ص ۴۷ ح ۱۳ ۶۔ خصال ص ۶۱۷؛ بحار ج۹۹ ص ۲۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

باب احکام طواف؛(۱) باب طواف نساء اور اس کے احکام؛(۲)

باب احکام نماز طواف؛(۳)

الہدایہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سات جگہوں پر سورۂ توحید اور سورۂ کافرون پڑھنا ترک نہ کرو... پھر آپ نے نماز طواف اور دو رکعت نماز احرام کی جانب اشارہ فرمایا۔(۴)

حجر اسود:

باب فضائل حجر اسود، اس کے نصب کی دلیل اور کعبہ کے دوسرے ستونوں کا بیان؛(۵)

علل الشرائع: عمر نے حجر اسود سے کہا: میں یہ جانتے ہوئے تیرا بوسہ لے رہا ہوں کہ تو فائدہ و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ خدا کی قسم! یہ فائدہ بھی پہنچاتا ہے اور نقصان بھی، پھر آپ نے عالم ذر کا واقعہ بیان کیا جسے سن کر عمر نے کہا: جس امت میں آپ نہ ہوں اس میں میں کبھی زندگی بسر نہ کروں اے ابوالحسن!۔

عیون اخبار الرضا: علل میں ابن سنان سے اور انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حجر اسود کو مس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب خداوند عالم نے بنی نوع انسان سے عہد و پیمان لیا تو حجر اسود نے اس میثاق کو اپنے اندر جذب کر لیا اسی لئے لوگ مکلّف ہیں کہ حجر اسود کو مس کرنے کے ذریعہ اس میثاق کی تجدید کریں؛ یہی وجہ ہے کہ جب وہ اس کے سامنے پہنچتے ہیں تو اسے مخاطب کر کے کہتے ہیں: میں نے اپنی امانت کو ادا کیا، میں تمہیں اپنے عہد و پیمان پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ عہد کو وفا کیا۔ جناب سلمان فارسی کے قول میں اسی معنی کی جانب اشارہ کیا گیا ہے: قیامت کے دن کوہ ابوقبیس کی طرح حجر اسود آئے گا اس کے پاس ایک زبان اور دو لب ہوں گے اور جن لوگوں نے تجدید عہد کیا تھا ان کی گواہی دے گا۔(۶)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گھر کا طواف کرو اور اس رکن کو مس کرو کہ خدا کا داہنا ہاتھ زمین پر ہے، اس کے ذریعہ سے وہ اپنی مخلوقات سے مصافحہ کرتا ہے۔(۷)

۱۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۰۶ ۲۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۳ ۳۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۳

۴۔ الہدایہ صدوق ص ۳۸؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۵ ۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۶ ۶۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۲۰

۷۔ علل الشرائع ص ۴۴۲ ح ۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

باب حطیم اور اس کی فضیلت؛ اور مسجد کی دوسری منتخب جگہیں؛ (۱)

حجر و حطیم:

فقہ الرضا: حجر کے پاس زیادہ نماز پڑھو اور زیر ناودان رہو اور اس کے پاس زیادہ دعا کرو، حجر کے پاس بیت اللہ کی طرف جانے والے راستہ میں جو دو ہاتھ کے برابر جگہ ہے وہاں نماز پڑھو اس لئے کہ وہ جناب ہارونؑ کے دو فرزند شبر و شبیر کا مقام ہے، اگر تمہارے لئے میسر ہو کہ اپنی تمام نمازوں کو مقام حطیم پر پڑھ سکو تو ایسا ہی کرو اس لئے کہ وہ روئے زمین کا بہترین حصہ ہے۔ دروازۂ کعبہ اور حجر اسود کے درمیان مقام حطیم وہی جگہ ہے جہاں خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی، اس کے بعد حجر اسود کے پاس، حجر کے بعد رکن عراقی کے درمیان اور باب بیت کے پاس نماز پڑھنا فضیلت کا حامل ہے، یہ وہی جگہ ہے جہاں مقام واقع ہے، اس کے بعد مقام کے پشت پر، یہ وہی جگہ ہے جہاں ابھی مقام واقع ہے... اسی طرح جیسے جیسے گھر سے نزدیک نماز پڑھی جائے فضیلت میں اسی طرح اضافہ ہوتا جائے گا۔ (۲)

مؤلف: لفظ حجر کے ذیل میں حجر اسود سے مربوط مزید مطالب بیان کئے جائیں گے۔ (۳)

باب علت مقام؛ (۴)

علل الشرائع: امام جعفر صادقؑ کی ایک حدیث میں ہے کہ مقام، خانۂ کعبہ سے ملا ہوا تھا، لوگ اس پر ہجوم کر دیتے تھے۔ عہد جاہلیت کے لوگوں نے یہ سوچا کہ اس وقت جہاں مقام ہے وہاں اسے رکھ دیا جائے تا کہ طواف کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنے پڑے اور طواف کی جگہ خالی ہو جائے لیکن جب خداوند عالم نے رسول اکرمؐ کو مبعوث فرمایا تو انہوں نے اسے اسی جگہ واپس رکھ دیا جہاں جناب ابراہیمؑ نے رکھا تھا، یہ پتھر اسی جگہ رکھا گیا پھر عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ میں حکم دیا کہ اسے عہد جاہلیت والی جگہ پر واپس کر دیا جائے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں ابھی وہ پتھر موجود ہے۔ (۵)

سعی کے علل و اسباب اور اس کے احکامات؛ (۶)

علل الشرائع: امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی کی دلیل یہ

۱۔ بحار ج۹۹ ص ۲۲۹ ۲۔ فقہ الرضا ص ۲۲۲؛ بحار ج۹۹ ص ۲۳۰ ۳۔ بحار ج۹۹ ص ۲۲۸
۴۔ بحار ج۹۹ ص ۲۳۲ ۵۔ علل الشرائع ص ۴۲۳؛ بحار ج۹۹ ص ۲۳۲ ۶۔ بحار ج۹۹ ص ۲۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے کہ ابلیس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ظاہر ہوا، جبرئیل نے ان سے کہا کہ اس کے ساتھ سختی سے پیش آئیں، انہوں نے شیطان سے پیچھا چھڑا کر بھاگنا شروع کیا اور یہی یعنی ہرولہ سنت بن گئی۔(۱)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل سعی ہے اس لئے کہ وہاں ہر جبار اور سرکش جھک جاتا ہے۔(۲)

محاسن: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک انصاری سے فرمایا: جب تم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہو تو اس شخص کے اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہو جو اپنے شہر سے پا پیادہ حج کے لئے جاتا ہے اور اس شخص کے اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہو جو ستر مومن غلام کو آزاد کرتا ہے۔(۳)

مسجد الحرام کے فضائل و احکام پر مشتمل باب؛(۴)

امالی طوسی: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا میں چار جگہیں جنت کے قلعوں میں سے ہیں: مسجد الحرام، مسجد النبی، مسجد بیت المقدس اور مسجد کوفہ۔(۵)

کامل الزیارات: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: شہر مکہ خداوند عالم، رسول اکرمؐ اور حضرت علی علیہ السلام کا حرم ہے، وہاں نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک لاکھ نماز کے مساوی اور وہاں ایک درہم کا انفاق دوسری جگہوں پر ایک لاکھ درہم کے انفاق کے برابر ہے۔(۶)

فضیلت آب زمزم:

باب فضائل زمزم، اس کے اسباب و اسماء اور ناودان کے پانی کی فضیلت؛(۷)

علل الشرائع: رسول اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حجر اسود کو مس کیا، پھر زمزم کے پاس تشریف لائے اور اسے پی کر فرمایا: اگر میری امت کی مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں اس سے ایک یا دو ڈول (بالٹی) پانی پیتا۔(۸)

الخصال: حدیث "اربعمائۃ" میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: چاہ زمزم میں سر ڈالنے سے درد دور ہوتا ہے لہٰذا اس کا جو پانی حجر اسود کے رکن کی طرف ہے اسے نوش کرو۔(۹)

۱۔ علل الشرائع ص ۴۳۲
۲۔ علل الشرائع ص ۴۳۳
۳۔ محاسن ص ۶۵ ح ۱۱۹/۱۱۹؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۳۵
۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۴۰
۵۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۹۰
۶۔ کامل الزیارات ص ۴۹
۷۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۴۲
۸۔ علل الشرائع ص ۴۱۲
۹۔ الخصال ص ۶۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طب الائمہ: اسماعیل بن جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: زمزم کا پانی ہر درد کا علاج ہے (میرا گمان یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: چاہے جتنا ہو)؛ اس لئے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ آب زمزم اس شخص کے لئے ہے جو اسے نوش کرتا ہے۔(۱)

الہدایہ: اگر کوہ صفا سے خارج ہونے سے قبل زمزم کا پانی پینا ممکن ہو تو ضرور پیو اور پانی پیتے وقت یہ کہو:

''اللھم اجعلہ لی علما نافعاً و رزقا واسعا و شفاءً من کل داء و سقم''۔(۲)

محاسن: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ جب مدینہ میں تھے تو آپ دوسروں سے خواہش کرتے تھے کہ ان کے لئے آب زمزم بطور ہدیہ لایا جائے۔(۳)

باب احرام حج... اور منیٰ و عرفات میں جانا؛(۴)

عرفات میں وقوف، فضیلت و اسباب اور اس کے احکام؛(۵)

ثواب الاعمال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حاجی مکہ میں داخل ہوتا ہے تو خداوند عالم دو فرشتوں کو اس پر معین کرتا ہے کہ وہ طواف و نماز اور صفا و مروی کے درمیان سعی کے دوران اس کی محافظت کریں، جب وہ عرفات میں توقف کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اس کے داہنے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں: جو کچھ گزر چکا ہے اس سے مطمئن ہو جاؤ (تمہارے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے ہیں)، اب تم آئندہ اعمال و افعال کے لئے فکرمند رہو۔(۶)

ثواب الاعمال: مروی ہے کہ جب روز عرفہ آتا تھا تو امام باقر علیہ السلام سائل کو (خالی ہاتھ) واپس نہیں کرتے تھے۔(۷)

عدۃ الداعی: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ان پہاڑوں پر جو بھی کھڑا ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کی دعاؤں کو مستجاب کرتا ہے، اسی طرح جیسے آخرت میں مومنین کی دعائیں اور دنیا میں کافرین کی دعائیں مستجاب کرتا ہے۔(۸)

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے عرفہ کے دن ایسے لوگوں کو دیکھا جو لوگوں سے بھیک مانگ رہے تھے، یہ دیکھ

۱۔ طب الائمہ ص ۵۲
۲۔ الہدایہ صدوق ص ۵۸
۳۔ محاسن ص ۵۷۴ ح ۲۲؛ بحار ج ۹۹ ص ۲۴۵
۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۴۶
۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۴۸
۶۔ ثواب الاعمال ص ۷۱ ح ۶
۷۔ ثواب الاعمال ص ۱۷۱ ح ۲۱؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۵۴
۸۔ عدۃ الداعی ص ۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کر آپ نے فرمایا: یہ خداوند عالم کی بدترین مخلوقات ہیں اس لئے کہ لوگ خدا کی طرف متوجہ ہیں اور یہ لوگوں کی طرف۔

کتاب الغایات: ادریس بن یوسف سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مولا! اہل عرفات کا سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا: جب وہ عرفات سے واپس آنے کے بعد یہ سوچیں کہ خدا نے ان کی مغفرت نہیں فرمائی ہے۔(۱)

مشعر الحرام میں وقوف، فضیلت و اسباب اور احکام؛ (۲)

منیٰ میں نزول اور اس کے اسباب، رمی کے احکام اور اس کا فلسفہ؛ (۳)

قرب الاسناد: علی بن جعفر نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے سوال کیا: رمی جمرات کیوں رکھا گیا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ ابلیس ملعون ہمیشہ جناب ابراہیم علیہ السلام کی تاک میں تھا اور وہ شیطان کو پتھر سے مارتے تھے، اسی کے بعد سے سنت کی حیثیت دے دی گئی۔(۴)

قربانی کا باب...اور حج تمتع انجام دینے والے پر اس کا وجوب اور اس کے احکام؛ (۵)

دعائم الاسلام: امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: رسول خداؐ نے ترسٹھ (۶۳) قربانیاں اپنے ہاتھوں سے نحر فرمائی۔ روایت کی گئی ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اگر ہو سکے تو حاجی اپنی قربانی کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ کے ساتھ ہو، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جہاں قربانی ہو رہی ہے وہاں کھڑا رہے اور تکبیر کہتا رہے۔(۶)

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک رسول خداؐ جب اپنی قربانی کو نحر کرتے تھے تو آپ اس کا تھوڑا سا گوشت لیتے اور اسے پکاتے تھے، اسے کھاتے اور مجھے بھی حکم دیتے تھے، میں بھی اسے کھاتا تھا، آپ اس کے گوشت سے آبگوشت کا سالن آمادہ کرتے تھے اور اسے تناول کرتے تھے، آنحضرت ہمیشہ مجھے اپنی قربانی میں شریک قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے: جو شخص آبگوشت سے شوربا اور سالن تیار

۱۔ بحار ج۹۹ ص ۲۶۳؛ الغایات

۲۔ بحار ج۹۹ ص ۲۶۶

۳۔ بحار ج۹۹ ص ۲۷

۴۔ قرب الاسناد ص ۱۰۵

۵۔ بحار ج۹۹ ص ۳۷۷

۶۔ دعائم الاسلام ج۱ ص ۳۲۵؛ بحار ج۹۹ ص ۲۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرے گویا اس نے اس کا گوشت کھایا ہے۔(۱)

معانی الاخبار: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک زمانہ میں سعید بن عبدالملک حج کے لئے آیا ہوا تھا، اس کی میرے والد سے ملاقات ہوئی اور اس نے پوچھا: میں اپنے ساتھ قربانی لایا ہوں اس کا کیا کروں؟ میرے والد نے فرمایا: اسے تین حصوں میں تقسیم کرو، ایک حصہ اپنے اہل وعیال کو، ایک حصہ قناعت کرنے والے فقیر کو اور ایک حصہ مسکین کو دے دو۔ میں نے پوچھا: مسکین سے مراد مانگنے والا؟ فرمایا: ہاں، اور ''قانع'' وہ ہے جس کے پاس جتنا بھیج دو گے اس پر اکتفا کر لے گا اور ''معتر'' اپنے آپ کو تم سے کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے لیکن درخواست نہیں کرتا۔(۲)

عیدالاضحیٰ کی قربانی اور اس کے احکام؛(۳)

مروی ہے کہ رسول خداؐ، عیدالاضحیٰ کے موقع پر سفید اور شاخدار گوسفند قربانی فرماتے تھے۔

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''ضحیٰ'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حلق وتقصیر اور ان کے احکامات پر مشتمل باب؛(۴)

الہدایہ: جب حلق (بال منڈوانے) کا ارادہ کرو تو قبلہ کی طرف رخ کر لو اور سامنے کے بالوں سے آغاز کرو اور حلق کرواتے وقت یہ کہو: ''اللھم اعطنی بکل شعرۃ نورا یوم القیامۃ''۔ پھر بالوں کو منیٰ میں سپرد خاک کر دو۔(۵)

منیٰ کے تمام احکام جیسے مبیت اور تکبیر وغیرہ پر مشتمل باب؛(۶)

قرب الاسناد: علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں ہم کیا کہیں؟ فرمایا: یہ کہو: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر علی ما ھدانا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام''۔(۷)

مروی ہے کہ منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہی جاتی ہے اور دوسرے شہروں میں دس نمازوں کے بعد،

۱۔ بحار ج۹۹ ص۲۸۳ ۲۔ معانی الاخبار ص۲۰۸ ح۲؛ بحار ج۹۹ ص۲۸۷ ۳۔ بحار ج۹۹ ص۲۹۴
۴۔ بحار ج۹۹ ص۳۰۲ ۵۔ الہدایہ ص۶۳ ۶۔ بحار ج۹۹ ص۳۰۵
۷۔ قرب الاسناد ص۱۰۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اور پہلی تکبیر عید الاضحیٰ کے دن نماز ظہر کی تعقیب میں ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ہم اس تکبیر کے آخر میں کہتے ہیں: ''الحمد لله علی ما ابلانا''۔

معانی الاخبار: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا: رسول خداؐ نے بدیل بن ورقا خزاعی کو سیاہی مائل سفید رنگ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے ایام میں منیٰ کی جانب روانہ کیا اور فرمایا: وہاں جا کر لوگوں کے درمیان اعلان کر دو: اے لوگو! روزہ نہ رکھو کہ یہ کھانے پینے اور بعال کے ایام ہیں، بعال سے مراد لوگوں کا اپنی ازواج کے ساتھ ہم بستری اور ملاعبہ کرنا ہے۔ (۱)

دعائم الاسلام: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ منیٰ میں اپنی نماز قصر پڑھتے تھے۔ (۲)

منیٰ سے مکہ کی طرف زیارت کے لئے بازگشت؛ اس باب میں احکام نفرین کا تذکرہ ہے۔ (۳)

حج اکبر کا معنی و مفہوم.....اور اس بات کا بیان کہ یہ قربانی کا دن ہے۔ (۴)

معانی الاخبار: فضیل بن عیاض سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ''حج اکبر'' کون سا دن ہے؟ حضرت نے پوچھا: کیا تمہیں اس کے بارے میں شک و تردید ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، ابن عباس اسے عرفہ کا دن سمجھتے ہیں یعنی جو شخص عرفہ کے دن کو طلوع فجر تک درک کر لے اس کا حج صحیح ہے اور جو شخص اس زمانہ کو درک نہ کر سکے اس کا حج فوت ہو گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شب عرفہ کو اس سے پہلے اور بعد میں قرار دیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص شب نحر کو طلوع فجر تک درک کر لے اس نے حج کو درک کر لیا ہے اور اس کے لئے عرفہ کافی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حج اکبر'' روز نحر ہے، آپ نے آیہ مبارکہ ﴿فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ﴾ (۵) سے استدلال فرمایا۔ بنابریں ذی الحجہ کے بیس دن، محرم و صفر اور ربیع الاول کے پورے مہینے اور ربیع الثانی کے دس دن ہیں، اگر ''حج اکبر'' روز عرفہ ہوتا تو چار مہینے اور ایک دن کی گردش آزاد ہوتی۔ اسی طرح حضرت نے آیہ مبارکہ ﴿وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ﴾ (۶) کو بطور دلیل پیش

۱۔ معانی الاخبار ص ۳۰۰؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۰۸ ۲۔ دعائم الاسلام ج ۱ ص ۳۳۱؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۳ ۳۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۴

۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۲ ۵۔ توبہ ۲: ''لہذا چار مہینے تک آزادی سے زمین میں سیر کرو''۔

۶۔ توبہ ۳: ''اور اللہ و رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن انسانوں کے لئے اعلان عام ہے''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتے ہوئے فرمایا: میں وہی اذان ہوں۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: آیت میں ''حج اکبر'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: چونکہ اس سال مسلمانوں اور مشرکوں نے حج انجام دیا، اس سال کے بعد مشرکوں نے کوئی حج انجام نہیں دیا۔(۱)

''حج اکبر'' کے معنی کے سلسلے میں بعض اقوال جنہیں شیخ طبرسیؒ نے بیان کیا ہے۔(۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی بعض روایتیں؛ اس سلسلہ میں کہ حج اکبر، روز نحر ہے۔(۳)

سیاق مناسک حج پر مشتمل باب؛(۴)

کعبہ کے اندر جانے اور اس کے آداب کا باب؛(۵)

ثواب الاعمال: عبدالسلام بن نعیم سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: میں خانۂ کعبہ میں داخل ہوا، اس وقت رسولؐ پر درود وسلام کے علاوہ مجھے کوئی دعا معلوم نہیں تھی۔ فرمایا: اس سے بہتر کسی دعا کے ذریعہ کوئی اس گھر سے باہر نہیں آیا۔(۶)

شہید کی تحریر میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خانۂ کعبہ میں داخل ہونا، رحمت الٰہی میں داخل ہونے کے مترادف ہے اور اس سے باہر آنا، گناہوں سے باہر نکلنا ہے، اگر وہ اخلاص کے ساتھ داخل ہوا ہو تو باقی زندگی میں گناہوں سے محفوظ رہے گا اور گزشتہ گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے اور جو بھی سکون وآرام سے یعنی غرور وتکبر کے بغیر داخل ہوا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

خانۂ کعبہ سے وداع کا باب، مکہ سے نکلتے وقت کے مستحبات اور مکہ میں دیگر مستحب اعمال؛(۷)

معانی الاخبار: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مکہ میں داخل ہو تو ایک درہم کا خرما خریدو اور اسے عمرہ کے احرام کی حالت میں اس کا صدقہ دو... جب اپنے حج سے فارغ ہو تو اس وقت بھی ایک درہم کا خرما خریدو اور اسے صدقہ دو نیز جب مدینہ میں داخل ہو تو اس وقت بھی یہ عمل انجام دو۔(۸)

معانی الاخبار: امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص مکہ معظمہ میں جمعہ سے لے کر جمعہ

۱۔ معانی الاخبار ص ۲۹۶ ح ۵/۱؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۲
۲۔ مجمع البیان ج ۳ ص ۵؛ بحار ج ۲۱ ص ۲۶۸
۳۔ بحار ج ۲۱ ص ۲۷۲
۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۳
۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۶۸
۶۔ ثواب الاعمال ص ۱۸۶ ح ۲/
۷۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۷۰
۸۔ معانی الاخبار ص ۳۳۹ ح ۹/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تک یا پھر اس سے کم یا زیادہ دنوں میں قرآن کو ختم کرے تو خداوند عالم اس کی زندگی کے پہلے جمعہ سے لے کر زندگی کے آخری جمعہ تک اس کے لئے اجر وثواب لکھے گا... اسی طرح اگر وہ دوسرے ایام میں ختم کرے گا تو اس دن تک اس کے لئے اجر وثواب لکھے گا۔(۱)

اس بات پر مشتمل باب کہ اتمام حج، امام کا دیدار اور رسول وائمہ کی زیارت ہے۔(۲)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تم میں سے جب کوئی حج کرے تو اس کا اختتام ہماری زیارت پر کرے اس لئے کہ یہ عمل، اتمام حج میں سے ہے۔(۳)

مکہ سے واپس آنے والے شخص کے آداب اور اس کے دیدار وزیارت کے آداب؛(۴)

الخصال: حدیث ''اربعمائہ'' میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا بھائی مکہ سے واپس آئے تو اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان، حجر اسود کا بوسہ لینے والے منہ کو اور چشم وصورت کا بوسہ لو اور تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے کہو: ''خدا تمہارے حج کو قبول فرمائے، تمہاری سعی کو مقبول کرے، جو کچھ خرچ کیا ہے اس کا عوض قرار دے اور اس سفر کو تمہارا آخری سفر حج قرار نہ دے''۔(۵)

محاسن: مروی ہے کہ رسول خداؐ حج سے واپس آنے والے سے فرماتے تھے: خداوند عالم تمہارے حج کو قبول فرمائے، تمہارے اخراجات کی تلافی کرے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔(۶)

اس شخص پر مشتمل باب جو حج کے سفر میں اپنے اہل وعیال میں کسی کو جانشین قرار دے۔(۷)

محاسن: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا: جو شخص حج کے لئے جائے اور کسی کو اپنے اہل وعیال میں اور اپنے مال کا جانشین قرار دے تو جب تک وہ پتھروں کو چومتا ہے، اس وقت تک جانشین کا اجر وثواب حاجی کی طرح ہوتا ہے۔(۸)

جبرئیل کے ذریعہ جناب آدم علیہ السلام کو مناسب حج کی تعلیم؛(۹)

جبرئیل کے ذریعہ جناب ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کو مناسک حج کی تعلیم؛(۱۰)

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۲۵
۲۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۷۴
۳۔ علل الشرائع ص ۴۵۹؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۷۴
۴۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۷۴، ۳۸۳
۵۔ الخصال ص ۶۳۵
۶۔ محاسن ص ۳۷۷ ح ۱۴۹؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۸۶
۷۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۸۷
۸۔ محاسن ص ۳۷۰ ح ۱۴۱؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۸۷
۹۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۶۷، ۱۷۸، ۱۹۴
۱۰۔ بحار ج ۱۲ ص ۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور طائف کی وجہ تسمیہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی دلیل؛ (۱)
باب حجۃ الوداع، مدینہ واپس آنے تک رونما ہونے والے واقعات نیز آنحضرتؐ کے حج و عمرہ کی تعداد؛ (۲)
رسول اکرمؐ ۲۵ رذیقعدہ کو مدینہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور امیر المومنین علیہ السلام کو خط لکھا کہ یمن سے فریضۂ حج کی انجام دہی کے لئے مکہ آئیں۔ (۳)

السرائر: کتاب ابن محجوب میں ہے کہ رسول خداؐ ۲۶ رذی قعدہ کو حج کے لئے مدینہ سے خارج ہوئے اور ذی الحجہ کی ۴ رتاریخ کو مکہ میں داخل ہوئے۔ (۴)

اعلام الوریٰ میں ہے: رسول خداؐ ہجرت کے دسویں سال ۲۵ رذیقعدہ کو مدینہ سے خارج ہوئے اور مناسک حج کی انجام دہی کے لئے مکہ کا رخ فرمایا اور مسلمانوں کے درمیان عمومی اعلان کروایا کہ سبھی خانۂ خدا کی زیارت کے لئے حاضر ہوں، ذوالحلیفہ پہنچنے کے بعد اسماء بنت عمیس سے محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی، اسی لئے آنحضرتؐ نے وہاں ایک رات اقامت فرمائی اور ذوالحلیفہ سے احرام باندھا۔ (۵)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبل اس کے کہ حج انجام نہ دے سکو، حج انجام دو؛ قبل اس کے کہ برجانیہ اس کی ممانعت کرے۔ نیز عراق کے درختوں اور نہروں کے درمیان واقع مسجد کی ویرانی سے قبل حج انجام دو۔ اس لئے کہ یہ وہ وقت ہے جب حج کے لئے جانے سے روک دیئے جاؤ گے۔ (۶) ممکن ہے حدیث میں برجانیہ سے برطانیہ مراد ہو جو ایک مشہور ملک اور حکومت ہے۔

الخرائج: ابو محمد دعلجی ہمارے برجستہ علماء میں سے ہیں، انہوں نے ائمہ طاہرین علیہم السلام سے بہت سی حدیثیں سنی ہیں، ان کے دو بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک متدین اور دیندار تھا اور دوسرا منحرف و گناہگار۔ ایک سال ابو محمد کو صاحب الزمان (عج) کی نیابت میں حج انجام دینے کے لئے اجیر بنایا گیا، اس لئے کہ اس زمانہ میں شیعوں کے درمیان یہ بات رائج تھی، انہوں نے اخراجات سفر اپنے فسادی اور گناہگار بیٹے کو دیا اور خود حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ حج سے واپس آکر انہوں نے بیان کیا: اعمال حج کے دوران میں میدان عرفات میں کھڑا ہوا تھا، وہاں میں نے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا جو میرے پہلو میں کھڑے ہو کر دعا و مناجات میں

۱۔ بحار ج ۱۲ ص ۱۰۸، ۱۲۵ ۲۔ بحار ج ۲۱ ص ۳۷۸ ۳۔ بحار ج ۲۱ ص ۳۸۴
۴۔ مستطرفات السرائر ص ۸۰ ح ۱۲؛ ۵۔ اعلام الوریٰ ص ۱۳۷؛ بحار ج ۲۱ ص ۳۸۹ ۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۱۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مشغول ہیں، جب لوگ منتشر ہوئے تو وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا: اے شیخ! شرم نہیں آتی؟ میں نے کہا: کس بات پر شرم کروں؟ کہا: لوگ تم کو جانتے ہوئے نیابتی حج کا پیسہ دیتے ہیں اور تم اسے ایک فاسق و شراب خور کو دے دیتے ہو، عنقریب تمہاری یہ آنکھ نابینا ہو جائے گی... انہوں نے میری آنکھ کی جانب اشارہ کیا۔ اس دن سے آج تک میں اپنی آنکھوں کے حوالے سے خوف زدہ ہوں۔

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان "شیخ مفید" نے بھی اس واقعہ کو سنا، ان کا بیان ہے کہ ابھی مکہ سے آئے ہوئے چالیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت نے جس آنکھ کی جانب اشارہ کیا تھا وہ نابینا ہو گئی۔ (۱)

اس بات کا بیان کہ میت کی جانب سے کئے گئے حج اور صدقہ اس تک پہنچتے ہیں۔ (۲)

باب اتمام حجت اور معتدل راستہ کا ظہور؛ (۳)

سورۂ انعام: ﴿قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾۔ (۴)

نہج البلاغہ: پروردگار کے بیان سے فائدہ اٹھاؤ، اس کے مواعظ سے نصیحت حاصل کرو اور اس کی نصیحت کو قبول کرو کہ اس نے واضح بیانات کے ذریعہ تمہارے ہر عذر کو ختم کر دیا ہے اور تم پر حجت تمام کر دی ہے، تمہارے لئے اپنے محبوب اور ناپسندیدہ تمام اعمال کی وضاحت کر دی ہے تاکہ تم ایک قسم کا اتباع کرو اور دوسری سے اجتناب کرو۔ (۵)

امالی صدوق: ابن ابی عمیر نے ایک شخص سے سنا، اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام بہت زیادہ فرماتے تھے:

علم المحجة واضح لمريدهم — و اری القلوب عن المحجة فی عمی
ولقد عجبت لهالك و نجاته — موجودة ولقد عجبت لمن نجا (۶)

بیان و وضاحت: نابودی پر حیرت و استعجاب کی وجہ ہدایت کی کثرت اور نجات کی روشنی ہے اور نجات پر

۱۔ الخرائج ج ۱ ص ۴۸۰ ح ۲۱؛ بحار ج ۵۲ ص ۵۹ ۲۔ بحار ج ۵۲ ص ۱۵۶ ۳۔ بحار ج ۲ ص ۱۷۹

۴۔ انعام/۱۴۹: "کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس منزل تک پہنچانے والی دلیلیں ہیں"۔ ۵۔ نہج البلاغہ خطبہ/۱۷۶

۶۔ امالی صدوق ص ۳۹۶ ح ۳؛ ترجمہ اشعار: "جو شخص علم کا طالب ہے اس کے لئے علم معتدل راستہ ہے، یہ ایک واضح سی بات ہے لیکن میں ایسے قلوب دیکھ رہا ہوں جو اسے نہیں دیکھتے، بے شک میں اس شخص پر حیرت کرتا ہوں جو راہ نجات کے ہوتے ہوئے نابودی کی راہ پر گامزن ہے اور جو شخص نجات حاصل کر لیتا ہے اس پر بھی حیرت زدہ ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تعجب کی وجہ یہ ہے کہ نجات حاصل کرنے والے تھوڑے ہیں اور ہلاک ہونے والے بہت زیادہ...اور ہر کمیاب چیز باعث حیرت ہوتی ہے۔

قبس المصباح: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ سے آیۂ مبارکہ ﴿قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو خداوند عالم اپنے بندہ سے کہے گا: کیا تم جانتے تھے؟ اگر وہ کہے گا کہ ہاں، جانتا تھا تو اس سے کہے گا کہ جب جانتے تھے تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا۔ اگر وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا تھا تو خدا آواز دے گا: تم نے اس کی تعلیم کیوں نہیں حاصل کی؟ یہی خداوند عالم کی حجت بالغہ ہے۔(۱)

اطفال اور وہ لوگ جن پر دنیا میں حجت تمام نہیں ہے۔(۲)

سورۂ طور: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ﴾۔(۳)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: ہمارے علماء کے درمیان اس بات میں ذرا بھی اختلاف نہیں کہ مومنین کے بچے جنت میں جائیں گے اور ہمارے متکلمین کا عقیدہ ہے کہ کافر کے بچے جہنم میں نہیں جائیں گے، وہ یا تو جنت میں جائیں گے یا پھر اعراف میں سکونت اختیار کریں۔ صحیح روایتوں کے پیش نظر ہمارے اکثر محدثین کا نظریہ یہ ہے کہ قیامت کے دن ان کو ایسی آگ میں داخل کیا جائے گا جو ان کے لئے خاص طور سے آمادہ کی گئی ہے۔(۴)

قیامت کے دن اپنے بندوں پر خداوند عالم کا احتجاج؛(۵)

قرآن کریم کی تفسیر کے سلسلہ میں مختلف زاویۂ نظر کا انتخاب کرنے والوں پر خدا کا احتجاج؛(۶)

مؤلف: قرآن کریم کے سلسلہ میں بعض احتجاجات باب اعجاز میں مذکور ہیں۔(۷)

مشرکین، زندیق اور دیگر باطل نظریات کے حامل افراد پر رسول خدا کا احتجاج؛(۸)

۱۔ بحار ج۲ ص۱۸۰ ۲۔ بحار ج۵ ص۲۸۸

۳۔ طور/۲۱؛ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم ان کی ذریت کو بھی ان ہی سے ملا دیں گے اور کسی کے عمل میں سے ذرہ برابر بھی کم نہیں کریں گے''۔

۴۔ بحار ج۵ ص۲۹۶ ۵۔ بحار ج۷ ص۲۸۵

۶۔ بحار ج۹ ص۲ ۷۔ بحار ج۱۷ ص۱۵۹ ۸۔ بحار ج۹ ص۲۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یہود و نصاریٰ، دہریہ، ثنویہ اور مشرکین عرب پر آنحضرتؐ کا احتجاج؛ (۱)

مختلف مسائل میں یہودیوں پر آنحضرت کا احتجاج؛ (۲)

یہودیوں سے اس بات کے سلسلہ میں آنحضرت کا احتجاج کہ وہ انبیائے الٰہی میں سب سے برتر ہیں۔ (۳)

مختلف مسائل کے سلسلہ میں یہودیوں سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛ (۴)

رسول اکرمؐ کے بعض معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک یہودی سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛ (۵)

دیگر انبیائے کرام پر آنحضرت کی برتری کے سلسلہ میں یہودیوں سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛

ایک یونانی طبیب سے حضرت امیر علیہ السلام کا احتجاج؛ اور وہاں حضرت سے بعض معجزات ظاہر ہوئے۔ (۶)

حضرت کے کمیاب احتجاجات اور آپ سے ظاہر ہونے والے بعض علوم؛ (۷)

ایک یہودی سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج جس نے کہا تھا کہ آپ لوگوں نے اپنے رسول کے بعد پچیس سال تک بھی صبر نہیں کیا اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت نے اس نے فرمایا: ہاں، لیکن تم لوگوں نے دریا کے پانی سے پیر نکالتے ہی اپنے نبی سے کہا اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ان کی طرح بعض خداؤں کی نشاندہی کیجئے۔ (۸)

ان لوگوں سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج جنہوں نے حضرت کا حق غصب کر کے بیعت کا مطالبہ کیا تھا۔ (۹)

جاثلیق پر امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛ جس نے ابوبکر سے سوال کیا تھا لیکن جواب سے محروم رہا تھا۔ (۱۰)

شوریٰ کے دن امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛ (۱۱)

بعض مہاجرین و انصار سے حضرت امیر علیہ السلام کا احتجاج؛ (۱۲)

اپنے ایک خطبہ میں ناکثین سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛ (۱۳)

بصرہ میں امیر المومنین علیہ السلام کا ورود، واقعہ جمل اور اس میں حضرت کے احتجاجات؛ (۱۴)

۱۔ بحار ج ۹ ص ۲۵۷
۲۔ بحار ج ۹ ص ۲۸۳
۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۳۲۷، ۳۶۶
۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۱
۵۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۸؛ ج ۱۷ ص ۲۷۳
۶۔ بحار ج ۱۰ ص ۷۰
۷۔ بحار ج ۱۰ ص ۸۳
۸۔ بحار ج ۱۳ ص ۱۷۶
۹۔ بحار ج ۲۸ ص ۱۸۵
۱۰۔ بحار ج ۸ ص ۱۹۸ (قدیم)
۱۱۔ بحار ج ۸ ص ۳۴۴ (قدیم)
۱۲۔ بحار ج ۸ ص ۳۶۰ (قدیم)
۱۳۔ بحار ج ۳۲ ص ۹۶
۱۴۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جنگ جمل کے اختتام پر اہل بصرہ اور دوسروں سے حضرت امیر علیہ السلام کا احتجاج اور اس وقت حضرت کا خطبہ؛(۱)
صفین میں تمام جنگوں اور احتجاجات پر مشتمل باب؛(۲)
معاویہ کو حضرت امیر علیہ السلام کا خط اور حضرت کا اس سے احتجاج نیز معاویہ اور اس کے پیروکاروں کے اسماء؛(۳)
جنگ خوارج اور امیر علیہ السلام کے احتجاجات پر مشتمل باب؛(۴)
خوارج سے امیر المومنین علیہ السلام کا احتجاج؛(۵)
ابوبکر سے آیات ارث کے ذریعہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا احتجاج؛(۶)
امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے احتجاجات؛(۷)
وہ باب جس میں امام حسن علیہ السلام کے نادر و نایاب احتجاجات مذکور ہیں۔(۸)
بہترین انداز میں معاویہ سے امام حسن علیہ السلام کا احتجاج؛(۹)
منبر پر موجود خلیفہ دوم سے امام حسن علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۰)
معاویہ اور اس کے ساتھیوں سے امام حسین علیہ السلام کے احتجاجات اور ان کے درمیان ہونے والا واقعہ۔(۱۱)
عمر سعد کے لشکر سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۲)
حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کے احتجاجات؛(۱۳)
امام باقر علیہ السلام کا احتجاج؛ اس باب میں شامی نصرانی سے آپ کا احتجاج مذکور ہے۔(۱۴)
مخالفین سے مناظرہ کرتے ہوئے امام پنجم کے بعض احتجاجات؛(۱۵)
زندیقوں اور مخالفوں سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے احتجاجات اور ان کے ساتھ حضرت کے مناظرات؛(۱۶)
منصور کی موجودگی میں ہندی طبیب سے امام صادق علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۷)

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۲۲
۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۴۴۷
۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۷
۴۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۷
۵۔ بحار ج ۳۳ ص ۳۷۶
۶۔ بحار ج ۸ ص ۷۰۔۱۱۱ (قدیم)
۷۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۲۹
۸۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۳
۹۔ بحار ج ۴۴ ص ۶۲
۱۰۔ بحار ج ۸ ص ۱۹ (قدیم)
۱۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۰۵
۱۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۸؛ ج ۴۵ ص ۸
۱۳۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۴۵
۱۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۴۹
۱۵۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۴۷
۱۶۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۶۳
۱۷۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۰۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام جعفر صادق علیہ السلام کا احتجاج ابن ابی عوجاء سے، جس نے کہا تھا کہ اس پتھر کے گرد کب تک چکر لگائیں گے۔(۱)

ابن ابی عوجاء، ابوشاکر دیصانی اور ابوحنیفہ سے امام صادق علیہ السلام کا احتجاج؛(۲)

منصور سے حضرت کا احتجاج؛(۳)

زیدیقوں سے امام جعفر صادق علیہ السلام کا احتجاج؛(۴)

مذہب قدریہ کے ایک شخص سے امام جعفر صادق علیہ السلام کا احتجاج جس نے شام میں ظہور کیا تھا اور اہل شام اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہے تھے، امام باقر علیہ السلام نے حضرت کو اس کی جانب روانہ کیا۔ یہ واقعہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں رونما ہوا۔(۵)

مذہب کیسانیہ کا پیروکار حیان بن سراج سے بطلان مذہب پر امام صادق علیہ السلام کا احتجاج؛(۶)

سفیان ثوری اور صوفیہ سے امام صادق علیہ السلام کا احتجاج؛(۷)

خلفاء اور مختلف مکتب فکر سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے احتجاجات؛ اور آپ سے مروی بعض علوم و معارف کا بیان؛(۸)

ہارون رشید سے آیہ مبارکہ ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ﴾(۹) کے ذریعہ امام کاظم علیہ السلام کا احتجاج تاکہ آپ رسول اکرمؐ سے اپنی نسبت کو ظاہر کر سکیں۔(۱۰)

رسول اکرمؐ کے معجزات کے ذریعہ یہودیوں سے پانچ برسوں میں امام کاظم علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۱)

مامون کی مجلس میں مختلف مکاتب فکر سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاجات؛(۱۲)

ریشم نہ پہننے کے سلسلہ میں صوفیوں سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۳)

۱۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۰۹
۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۰۹
۳۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۶؛ ج ۴۷ ص ۱۶۷
۴۔ بحار ج ۳ ص ۵۔۲۹
۵۔ بحار ج ۵ ص ۵۵
۶۔ بحار ج ۴۲ ص ۹۷، ۹۵
۷۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۳۲؛ ج ۷۰ ص ۱۲۲
۸۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۳۴
۹۔ انعام ۸۴؛ ''اور ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں داؤد و سلیمان علیہما السلام ہیں''۔
۱۰۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۴۲
۱۱۔ بحار ج ۱۷ ص ۲۲۵
۱۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۹۹
۱۳۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امامت کے متعلق یحییٰ بن ضحاک سمرقندی سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۱)

عصمت انبیاء کے سلسلہ میں علی بن محمد جہم سے حضرت کا احتجاج؛(۲)

مفہوم آل محمد علیہم السلام کے سلسلہ میں اہل عراق کے علماء سے مامون کی مجلس میں امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۳)

علی بن ابوحمزہ، ابن سراج اور ابن مکاری سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۴)

اس خارجی سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج جو ولایت عہدی میں داخل ہونے کی وجہ سے امام کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔(۵)

بصرہ اور کوفہ میں جاثلیق وغیرہ سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۶)

مروی میں علماء و متکلمین سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج؛(۷)

امام جواد علیہ السلام کے احتجاجات اور آپ کے مناظرات؛(۸) اس باب میں یحییٰ بن اکثم سے امام کا احتجاج بھی مذکور ہے۔(۹)

امام جواد علیہ السلام سے ام الفضل کی شادی اور اس مجلس میں امام کے احتجاجات اور مناظرے۔(۱۰)

ابوالحسن علی بن محمد تقی علیہ السلام کا احتجاج مخالفین و معاندین سے؛(۱۱)

ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السلام کا احتجاج؛(۱۲) اس باب میں ''تناقض القرآن'' کی تالیف کے بعد اسحاق کندی سے حضرت کا احتجاج مذکور ہے۔(۱۳)

درخت ممنوعہ کا پھل کھانے کے سلسلہ میں جناب آدم علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے احتجاج؛(۱۴)

آیہ مبارکہ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ﴾(۱۵) کی تفسیر؛(۱۶)

۱۔ بحار ج۱۰ ص ۳۴۸، ج ۲۷ ص ۳۱۸

۲۔ بحار ج۱۰ ص ۳۴۸؛ ج ۲۷ ص ۳۱۸

۳۔ بحار ج ۲۵ ص ۲۲۰

۴۔ بحار ج ۲۵ ص ۱۶۹؛ ج ۴۸ ص ۲۶۹

۵۔ بحار ج ۴۹ ص ۵۵

۶۔ بحار ج ۴۹ ص ۷۴

۷۔ بحار ج ۴۹ ص ۱۷۳

۸۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۸۱

۹۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۸۔۳۸۵

۱۰۔ بحار ج ۵۰ ص ۷۳

۱۱۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۸۶

۱۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۹۲

۱۳۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۹۲؛ ج ۵۰ ص ۳۱۱

۱۴۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۶۳، ۱۸۸

۱۵۔ بقرہ/۲۵۸؛ ''کیا تم نے اس کے حال پر نظر نہیں کی جس نے ابراہیم علیہ السلام سے پروردگار کے بارے میں بحث کی صرف اس بات پر کہ خدا نے اسے ملک دے دیا تھا''۔

۱۶۔ بحار ج ۱۲ ص ۷۔۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مومن آل فرعون کا احتجاج؛(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی جنگوں کا انکار کرنے والوں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام اور ان کے چاہنے والوں کے احتجاجات؛(۲)

باب ابطال مذہب خوارج اور ائمہ طاہرین علیہم السلام اور ان کے مکتب کے علماء کے احتجاجات؛(۳)

امامت کے متعلق احتجاجات اور اس کے دلائل؛

امامت کے متعلق عبداللہ بن حسن سے ربیع بن عبداللہ کا احتجاج؛(۴)

ان بارہ افراد کا احتجاج جنہوں نے منبر رسول پر خلیفہ اول کے بیٹھنے پر احتجاج کیا تھا۔(۵)

آنحضرتؐ سے بریدہ اسلمی کا احتجاج؛(۶)

آنحضرتؐ سے نایاب احتجاج پر مشتمل باب؛(۷)

سلمان فارسی، ابی بن کعب اور دوسروں کا قوم پر احتجاج؛(۸)

خلیفہ دوم سے جناب سلمان فارسی کا احتجاج؛(۹)

عائشہ سے ام سلمہ کا احتجاج اور ان کا شورش سے روکنا؛(۱۰)

عائشہ اور طلحہ و زبیر سے ابوالاسود دوئلی کا احتجاج؛ جب یہ تینوں جنگ جمل کے لئے بصرہ آرہے تھے۔(۱۱)

ان (عائشہ، طلحہ اور زبیر) سے احنف بن قیس کا احتجاج؛(۱۲)

معاویہ سے بعض نایاب احتجاجات؛(۱۳)

معاویہ کو لکھا گیا محمد بن ابوبکر کا خط؛ جس میں آپ کا احتجاج مذکور ہے۔(۱۴)

معاویہ سے ابن عباس کا احتجاج؛(۱۵)

یزید ملعون سے امام حسین علیہ السلام کے رشتہ داروں کا احتجاجات پر مشتمل باب؛(۱۶)

۱۔ بحار ج ۱۳ ص ۱۵۸
۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۳۴۳
۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۴۲
۴۔ بحار ج ۲۷ ص ۳۸
۵۔ بحار ج ۲۸ ص ۱۸۹، ۲۰۸
۶۔ بحار ج ۲۸ ص ۲۲
۷۔ بحار ج ۸ ص ۸۸ (قدیم)
۸۔ بحار ج ۸ ص ۸۸ (قدیم)
۹۔ بحار ج ۲۲ ص ۳۶۰
۱۰۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۴۹
۱۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۴۰
۱۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۴
۱۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۲۴
۱۴۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۷۵
۱۵۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۱۳، ۱۱۷
۱۶۔ بحار ج ۴۲ ص ۳۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کے عہد کے لوگوں کا مخالفین سے احتجاج؛(۱)

حجاج سے یحییٰ بن یعمر کا احتجاج؛اس سلسلہ میں کہ امام حسین علیہ السلام رسول کی ذریت میں سے ہیں۔(۲)

اسی سے ملتا جلتا سعید بن جبیر کا احتجاج، حجاج سے؛(۳)

زید بن علی بن الحسین علیہما السلام سے ابوجعفر احول کا احتجاج؛(۴)

زید سے ابوبکر حضرمی کا احتجاج؛(۵)

عبدالملک بن مروان سے ایک مومن کا احتجاج؛(۶)

مخالفین سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب کا احتجاج؛(۷)

ابوحنیفہ سے ابوجعفر طاقی کا احتجاج؛(۸)

ابوحنیفہ سے فضال بن حسن کا احتجاج؛(۹)

ابوخدرہ سے مومن طاق کا احتجاج؛(۱۰)

امامت کے سلسلہ میں ہشام بن حکم کے احتجاجات؛(۱۱)

مخالفین سے امام کاظم علیہ السلام کا احتجاج؛اس باب میں ہشام بن حکم کے بعض احتجاجات مذکور ہیں۔(۱۲)

اس بات پر مشتمل باب کہ مامون مخالفین کے احتجاج کے وقت امام رضا علیہ السلام کی پناہ حاصل کرتا تھا۔(۱۳)

آیۂ غار کے سلسلہ میں مخالفین سے مامون کا احتجاج؛(۱۴)

مامون سے ایک صوفی چور کا احتجاج؛(۱۵)

ابو[illegible]ن جلاف سے ایک دیوانے اور بعض لوگوں کا احتجاج؛(۱۶)

زمانۂ غیبت میں ہمارے علماء کے مناظرات اور کمیاب احتجاجات پر مشتمل باب؛یہ باب چوتھی جلد کے آخر

۱۔ بحار ج۱۰ ص۱۴۷

۲۔ بحار ج۱۰ ص۱۴۷؛ ج۲۵ ص۲۴۳

۳۔ بحار ج۴۳ ص۲۲۹

۴۔ بحار ج۳۶ ص۱۸۰، ۱۹۳

۵۔ بحار ج۴۶ ص۱۹۷

۶۔ بحار ج۴۶ ص۳۳۶

۷۔ بحار ج۱۰ ص۲۳۰

۸۔ بحار ج۱۰ ص۲۳۰

۹۔ بحار ج۱۰ ص۲۳؛ ج۴۷ ص۴۰۰

۱۰۔ بحار ج۴۷ ص۳۹۶

۱۱۔ بحار ج۴۸ ص۱۸۹

۱۲۔ بحار ج۱۰ ص۲۹۲

۱۳۔ بحار ج۴۹ ص۱۸۹

۱۴۔ بحار ج۴۹ ص۲۰۰

۱۵۔ بحار ج۴۹ ص۲۸۸

۱۶۔ بحار ج۴۹ ص۲۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں مذکور ہے جس میں زیادہ تر شیخ مفیدؒ کے احتجاجات مذکور ہیں۔(۱)

آیۂ غار کے متعلق عالم خواب میں خلیفہ دوم سے شیخ مفیدؒ کا احتجاج؛(۲)

رسول اکرمؐ کے بعد تمام مخلوقات پر ائمہ طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ میں سید مرتضیٰؒ کا احتجاج؛(۳)

حجاج بن غلاط صحابی کا واقعہ:

انس سے مروی ہے کہ جب رسول خداؐ نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن غلاطؓ نے آنحضرت سے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اہل وعیال اور مال ودولت مکہ میں ہیں، میں وہاں جا کر انہیں یہاں لانا چاہتا ہوں کیا، اگر میں اس کام میں ناکام رہا اور آپ کے بارے میں جھوٹ بولوں تو کیا یہ میرے لئے حلال ہے؟ آنحضرتؐ نے انہیں اجازت دی۔ وہ اپنے زوجہ کے پاس گئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے جمع کرو میں ان سے حضرت محمدؐ اور ان کے اصحاب کے غنائم کو خریدنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے ہمارے اموال کو حلال قرار دیا ہے اور مجھے ان کے اموال پر دسترس حاصل ہوئی ہے۔ یہ خبر مکہ میں ہوا کی طرح پھیل گئی جو مسلمانوں کے غم واندوہ اور مشرکین کی مسرت وشادمانی کا موجب قرار پائی، جب یہ خبر عباس کو معلوم ہوئی تو آپ زمین پر گر گئے اور اٹھنے سے قاصر رہے۔ حجاج ان کے پاس پہنچے اور سارے واقعہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ رسول خداؐ نے خیبر کو فتح کر لیا ہے، یہودیوں کے اموال بطور غنیمت حاصل کر کے ان کے اموال میں خداوند عالم کے حصے معین کر دیئے۔ آنحضرت نے صفیہ کو اپنے لئے اختیار فرمایا ہے، آپ نے ان کو اختیار دیا ہے کہ خود کو آزاد کر کے ان کی زوجیت میں آجائیں یا پھر اپنے خاندان میں رہیں۔ صفیہ نے زوجیت کو اختیار کیا ہے لیکن میں اپنے مال واسباب کو لینے کے لئے یہاں آیا ہوں اور انہیں اپنے ہمراہ لے کر جانا چاہتا ہوں ...لہٰذا میں نے آپ سے جو کچھ کہا ہے اسے تین دنوں تک دوسروں سے پوشیدہ رکھیں۔

انس آگے بیان کرتے ہیں: حجاج کی زوجہ نے اپنے تمام زیورات واموال کو جمع کیا اور انہیں حجاج کے حوالے کر دیا پھر ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ تین روز کے بعد عباس نے حجاج کی باتیں مدینہ والوں کو بتائیں جس سے اہل مدینہ کا غم واندوہ دور ہوا اور جو لوگ گھر میں غم واندوہ کی وجہ سے بیٹھے ہوئے

۱۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۹۳۔۴۵۴ ۲۔ بحار ج ۲۷ ص ۳۲۷ ۳۔ بحار ج ۲۷ ص ۳۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تھے وہ باہر آئے، وہ سب جناب عباس کے پاس آئے اور انہوں نے سارا واقعہ گوش گزار کیا جس سے مسلمان خوشی سے جھوم اٹھے۔(۱)

حجاج بن یوسف ثقفی کے بعض حالات:

تفسیر عیاشی: حجاج کا باپ ''یوسف'' حضرت علی بن حسین علیہ السلام کا محبّ تھا، ایک دن اس نے اپنی زوجہ کے پاس آکر مباشرت کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس نے یوسف سے کہا: کیا تم اسی وقت یہ کام کرنا چاہتے ہو؟ انس کا بیان ہے: علی بن الحسین علیہ السلام اس کے پاس آئے اور واقعہ سے آگاہ ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا: اس سے دستبردار ہو جاؤ۔ پھر اس عورت سے حجاج کی ولادت ہوئی جو شیاطین ذی ردہہ کا فرزند ہے۔(۲)

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ''شیطان ردہہ'' شر پسند ابلیس اور دشمن خدا ابلیس کے معاونین میں سے ایک ہے۔ بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ شریر جن ہے جو سانپ کی طرح ہو جاتا ہے اور پہاڑوں کے درے میں رہتا ہے۔(۳)

النہایہ میں ہے: حضرت علی علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ نے ذی الثدیہ کا نام لے کر فرمایا کہ یہ شیطان کا دردہ ہے۔ ردہہ، پہاڑ میں شگاف یا درہ کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔(۴)

حجاج کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام کا خبر دینا۔(۵)

نہج البلاغہ: حضرت نے حجاج کے متعلق پیش بینی کرتے ہوئے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! قبیلہ ثقیف کا ایک جوان تم پر مسلط کیا جائے گا جس کا قد طویل ہوگا اور وہ لہرا کر چلنے والا ہوگا، تمہارے سبزہ کو ہضم کر جائے گا اور تمہاری چربی کو پگھلا دے گا، ہاں ہاں! اے بووذحہ کچھ اور۔(۶)

سیاہ تیل چٹے کے ساتھ حجاج کا واقعہ اور اس بات کا بیان کہ وہ ابنہ نامی بیماری میں مبتلا تھا جس کا تذکرہ لفظ ''ابن'' کے ذیل میں کیا گیا۔

۱۔ بحار ج۲۱ ص۳۴ ۲۔ تفسیر عیاشی ج۲ ص۲۹۹ ح۱۰۳؛ بحار ج۸ ص۳۸ (قدیم) ۳۔ شرح نہج البلاغہ ج۱۳ ص۱۸۴

۴۔ بحار ج۶۳ ص۲۵۶ ۵۔ بحار ج۴۴ ص۳۰۰؛ ج۴۱ ص۲۹۹، ۳۴۱

۶۔ نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۶: (افادہ: وذحہ: گندے کیڑے کو کہا جاتا ہے، ابووذحہ، حجاج کو کہہ کر پکارا جاتا تھا اس لئے کہ گندے کیڑے سے ایک واقعہ منسوب ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجاج نماز پڑھ رہا تھا اسی وقت اس کیڑے نے اسے موقع پا کر کاٹ لیا اور اس کے اثر سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ مترجم)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجاج کے ہاتھوں خانۂ کعبہ کی ویرانی کے متعلق: (۱)

اس بات کا بیان کہ حجاج، امیر المومنین علیہ السلام کے شیعہ کو قتل کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کرتا تھا، ان کو طرح طرح کی تہمت کے بہانے گرفتار کرتا... صورت حال یہ ہوگئی تھی کہ لوگ اپنے آپ کو زندیق اور کافر کہلوانا پسند کر لیتے تھے لیکن شیعہ کہلوانا قطعی گوارا نہیں کرتے تھے۔ (۲)

ایک شخص نے حجاج کے پاس آکر اپنے قبیلہ کی امیر المومنین علیہ السلام سے کینہ توزی، ان پر دشنام طرازی، امام حسنین علیہما السلام پر دشنام طرازی یہاں تک جناب فاطمہ کی توہین وغیرہ کا تذکرہ کیا، اپنے قبیلہ کے مناقب بیان کرتے ہوئے بولا: میرے قبیلہ کی ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر حسین قتل ہوگئے تو میں دس قربانی دوں گی اور جب حسین علیہ السلام قتل کر دیئے گئے تو اس نے نذر کے مطابق دس قربانیاں پیش کیں۔ (۳)

حجاج کے نام عبد الملک بن مروان کا خط: مجھے فرزندان عبد المطلب کے خون سے دور رکھو، اس لئے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آل ابی سفیان ان کا خون بہانے کی وجہ سے بہت جلدی اس دنیا سے چلے گئے اور صرف تھوڑے سے بچے ہیں۔ (۴)

انبیائے سلف پر امیر المومنین علیہ السلام کی برتری و افضلیت کے سلسلے میں حرہ بنت حلیمہ سعدیہ اور حجاج کے درمیان ہونے والا واقعہ: (۵)

امالی صدوق: ابن بکیر سے منقول ہے کہ حجاج نے حضرت علی علیہ السلام کے دو چاہنے والوں کو گرفتار کیا اور ان میں سے ایک سے کہا: علی سے بیزاری کا اظہار کرو۔ اس نے کہا: اگر نہ کروں تو کیا کرو گے؟ کہا: اگر میں تمہیں قتل نہ کروں تو خدا مجھے قتل کر دے، تم دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں میں سے کسی ایک کے کاٹنے کو اختیار کرو۔ اس نے جواب میں کہا: قصاص کا دن ضرور آئے، تو تم اپنے لئے کسی ایک کا انتخاب کر لو۔ حجاج نے کہا: خدا کی قسم! تیری زبان بہت تیز ہے میرے خیال سے تو نہیں جانتا کہ تیرا پیدا کرنے والا کہاں ہے، تیرا پروردگار کہاں ہے؟ کہا: ہر ظالم کی گھات میں ہے۔ حجاج نے حکم دیا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ دیئے جائیں۔ اس کے بعد دوسرے کو سامنے بلا کر پوچھا: تو کیا کہتا ہے؟ جواب دیا: میں بھی اپنے دوست کا

۱۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۱۵ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۶۹ ۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۳۰

۴۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۸، ۴۴، ۱۱۹ ۵۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہم عقیدہ ہوں۔ حجاج نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے اور دار پر لٹکا دیا جائے۔(۱)

مؤلف: لفظ ''قنبر'' اور ''کمیل'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ حجاج نے انہیں بھی قتل کروایا۔

حجاج نے حسن بصری، ابن عبید، ابن عطا اور عامر شعبی کو خط لکھا کہ قضا وقدر کے بارے میں جو کچھ جانتے ہیں اسے بیان کریں اور ان سبھی نے اس سلسلہ میں حضرت علی علیہ السلام سے سنی ہوئی بات کو لکھ بھیجا۔(۲)

حجاج نے قرآن کریم کی آیت کے بارے میں شہر بن حوشب سے سوال کیا جس کو درک کرنے سے وہ عاجز تھا، وہ آیت یہ ہے: ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾۔(۳)(۴)

مؤلف: حجاج بن یوسف ثقفی کی ماں کا نام فارعہ تھا، یہ پہلے حارث بن کلدہ کی بیوی تھی جسے اس نے طلاق دیا تو یوسف بن عقیل ثقفی نے شادی کی، جب اس سے حجاج پیدا ہوا تو وہ بہت قبیح صورت تھا، اس کے مقعد میں سوراخ نہیں تھا، طبیب نے اس میں سوراخ کیا، وہ ماں یا کسی بھی عورت کے پستان کو دودھ پینے کے لئے اپنے منھ میں نہیں لیتا تھا، عورتیں اس مسئلہ میں عاجز آچکی تھیں تبھی شیطان حارث بن کلدہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور اس نے عورتوں سے کہا: پہاڑ پر ایک گوسفند کو مار کر اس کے خون میں حجاج کو ڈبو دو، دوسرے دن بھی ایسا ہی کرو، تیسرے دن سیاہ بھیڑ ذبح کرو اور اس کے خون میں اسے ڈبو دو، پھر ایک سانپ مار کر حجاج کو اس کے خون پر لیٹا دو اور اس کا خون اس کے چہرے پر مل دو، اگر ایسا کروگی تو چوتھے دن وہ پستان کو اپنے منھ میں لینے لگے گا۔ عورتوں نے اس کے دستورات پر عمل کیا جس کے بعد حجاج خونریز ہوگیا۔ اس نے خود اپنے بارے میں بتایا ہے کہ میرے لئے سب سے زیادہ لذت بخش عمل خون بہانا اور ایسے کاموں کا ارتکاب ہے جو اس سے قبل لوگوں نے انجام نہیں دیئے ہیں۔ مسعودی نے یہی لکھا ہے۔(۵)

وہ لکھتے ہیں: حجاج اکیاون سال کی عمر میں ۹۵ھ کو عراق کے شہر واسط میں واصل جہنم ہوا۔ اس نے بیس سال تک لوگوں پر حکومت کی، مورخین نے جنگوں کے علاوہ اس کے ہاتھوں مقتولین کی تعداد ایک لاکھ بیس

۱۔ امالی صدوق ص ۲۴۹ ح ۵؛ بحار ج ۴۶ ص ۱۴۰ ۲۔ بحار ج ۵ ص ۵۸

۳۔ نساء/۱۵۹: ''اور کوئی اہل کتاب میں ایسا نہیں ہے جو اپنی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام اس کے گواہ ہوں گے''۔

۴۔ بحار ج ۹ ص ۱۹۵؛ ج ۱۴ ص ۳۴۹؛ ج ۵۳ ص ۵۰ ۵۔ مروج الذہب ج ۳ ص ۱۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہزار لکھی ہے، اس کی ہلاکت کے وقت اس کے قید خانہ میں پچاس ہزار مرد اور تیس ہزار عورتیں مقید تھیں جن میں سے سولہ ہزار کے جسم پر کپڑے بھی نہیں تھے۔ اس ملعون کی روش یہ تھی کہ مرد و عورت دونوں کو ایک ساتھ قید کرتا تھا، اس کے قید خانہ پر چھت نہیں تھی جس کی وجہ سے قید ہونے والے گرمی میں آفتاب کی گرمی سے اور سردی میں اوس سے محفوظ نہیں رہ پاتے تھے۔ وہ دوسرے طریقہ بھی آزار و اذیت پہنچاتا تھا، مروی ہے کہ ایک دن اس نے گھوڑے پر سوار ہو کر نماز جمعہ کے لئے جانے کا ارادہ کیا، راستہ میں اس نے بہت سے لوگوں کے نالہ و فریاد کی آواز سنی، پوچھا: یہ کیسی آواز ہے اور کون لوگ ہیں؟ کہا گیا: قیدی آفتاب کی تپش سے فریاد کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: ان سے کہہ دو: ﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾ (۱)۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسی جمعہ کو واصل جہنم ہو گیا اور اس کے بعد پھر وہ کبھی گھوڑے پر سوار نہ ہو سکا۔ (۲)

تاریخ ابن جوزی میں ہے: حجاج کے زندان میں چھت نہیں تھی، جب قیدی آفتاب کی تپش سے مجبور ہو کر دیوار کے سایہ میں آتے تھے، نگہبان ان پر سنگ باری کرتے۔ وہ قیدیوں کو نمک اور راکھ سے مخلوط روٹیاں دیتا تھا، تھوڑے ہی دنوں میں قیدیوں کی کھال اس طرح سیاہ ہو جاتی تھی کہ جیسے وہ سیاہ پوست ہوں۔ ایک دن ایک جوان کو قید کیا گیا، کچھ دنوں بعد اس کی ماں اسے دیکھنے کے لئے آئی، جب اسے دیکھا تو پہچان نہیں پائی اور برجستہ کہا: یہ میرا بیٹا نہیں ہے، یہ تو کوئی سیاہ فام شخص لڑکا ہے!۔ اس جوان نے کہا: اے مادر گرامی! میں ہی آپ کا بیٹا ہوں، آپ کا نام فلاں بنت فلاں ہے، میرے والد کا نام یہ ہے۔ جب ماں نے اسے پہچانا تو چیخ مار کر وہیں مر گئی۔ (۳)

شعبی سے حکایت کی گئی ہے: ان کا بیان ہے کہ اگر ہر امت اپنے خبیث اور فاسق کو باہر لائے اور ہم حجاج کو پیش کریں تو قطعی طور پر ہم ان سب پر کامیاب رہیں گے۔

ابن خلکان لکھتے ہیں حجاج کو پیٹ میں خورہ کی بیماری لاحق ہوئی، اس نے طبیب کو بلایا کہ اس کا معاینہ کرے، اس نے گوشت کا ٹکڑا ایک دھاگے میں باندھ کر حجاج کے حلق میں رکھا اور اسے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا، پھر اسے باہر نکالا تو دیکھا کہ اس میں بہت سے کیڑے چپکے ہوئے ہیں۔ خداوند عالم نے شدید

۱۔ مومنون / ۱۰۸ "دور ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو"۔ ۲۔ مروج الذہب ج ۳ ص ۱۶۶ ۳۔ نقل از کشکول بہائی ج ۲ ص ۳۷۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سردی کی بیماری میں اسے مبتلا کر دیا تھا، اس کی حالت یہ تھی کہ آتش کدہ کے پاس بھی بیٹھتا، اس کی کھال جل جاتی تھی لیکن پھر اس کی سردی دور نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں جہنم واصل ہوگیا؛ خدا کی لعنت ہو اس ملعون پر۔

لفظ ''شعث'' کے ذیل میں اس کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کے بعض ارشادات نقل کئے جائیں گے۔

ابن حجاج شاعر بغدادی: ابن حجاج شاعر نے کہا:

یا بنت ابی بکر (۱) لا کان و لا کنت

مؤلف: ابن حجاج، ابوعبداللہ حسین بن حمد بن حجاج نیلی بغدادی... مصنف، شاعر، فاضل اور ادیب تھے، اہل بیت علیہم السلام کے شعراء میں ان کا شمار ہوتا ہے، سید مرتضیٰؒ اور سید رضیؒ کے ہم عصر تھے، ان کا ایک ضخیم شعری دیوان بھی ہے، سید رضیؒ نے ان کے اشعار کا انتخاب کر کے ''الحسن من شعر الحسین'' نامی کتاب میں جمع فرمایا ہے۔ ان اشعار میں سے قصیدہ فائیہ کا نام لیا جاتا ہے جس کا مطلع یہ ہے:

یا صاحب القبہ البیضا علی النجف من زار قبرک و استشفی لدیک شفی

اس قصیدہ سے ان کا ایک لطیف واقعہ بھی منسوب ہے، ۲۷ جمادی الثانی ۳۹۱ھ کو ان کی وفات ہوئی، وفات کے بعد امام کاظم علیہ السلام کے پائینتیں سپرد خاک کیا گیا، انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر یہ عبارت لکھی جائے: ﴿وَ کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيد﴾۔ (۲) امل الآمل میں ابن حجاج کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ وہ امامی مذہب تھے، ان کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حجاج بن یوسف ثقفی کے فرزندوں میں سے تھے۔ (۳)

حجر

باب حجر:

اس باب میں ہے: بلوغ کی حد اور اس کے احکام؛ (۴)

۱۔ ''اے ابوبکر کی بیٹی! نہ ابوبکر رہے اور نہ ہی تو زندہ رہے گی''۔

۲۔ کہف ر۱۸؛ ''اور ان کا کتا ڈیوڑھی پر دونوں ہاتھ پھیلائے ڈٹا ہوا ہے''۔

۳۔ امل الآمل ج۲ ص۸۸ نمبر ۲۳۳

۴۔ بحار ج۱۰۳ ص۱۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجر اسود، خصوصیات و امتیازات:

حجر اسود کی فضیلت میں روایتیں؛ اور اس بات کا بیان کہ اگر عہد جاہلیت کی ظاہری و باطنی کثافتوں کا لمس اس پتھر کے ساتھ نہ ہوتا تو جو دردمند بھی اس سے اپنے آپ کو مس کرتا وہ شفا پالیتا اور اس دن کی طرح ہو جاتا جب خدا نے اسے پیدا کیا تھا۔(۱)

علل الشرائع: اس بات کا بیان کہ حجر اسود ایک عظیم اور اولین فرشتہ تھا جس نے خداوند عالم کی ربوبیت، رسول اکرمؐ کی نبوت اور حضرت علی علیہ السلام کی وصایت و جانشینی کا اقرار کیا، فرشتوں کے درمیان اس سے زیادہ کوئی بھی محمد و آل محمد علیہم السلام کو دوست نہیں رکھتا، اسی لئے خداوند عالم نے اس کا انتخاب فرمایا اور عہد و پیمان لیا۔ یہ پتھر قیامت کے دن زبان گویا اور دیکھنے والی آنکھ کے ساتھ آئے گا تا کہ اس کے سامنے جس نے عہد و پیمان کیا ہے اس کی گواہی دے گا۔(۲)

اس بات کا بیان کہ حجر اسود، خداوند عالم کے عظیم فرشتوں میں سے ہے، خدا نے بندوں کے عہد و پیمان کو اس کے پاس رکھا ہے پھر اسے سفید اور سخت موتی کی شکل میں تبدیل کیا، اس کے بعد اسے آدم علیہ السلام کی جانب سرزمین ہند میں ڈال دیا، جناب آدم علیہ السلام نے اسے دو ہاتھوں میں لے کر مکہ پہنچایا اور رکن کعبہ میں رکھ دیا۔(۳)

اس بات کا بیان کہ جب قریش نے دوبارہ کعبہ کی تعمیر کی اور انہوں نے اس بات میں اختلاف کیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر کون سا قبیلہ رکھے گا تو رسول خداؐ نے اسے اس کی جگہ پر رکھا۔(۴)

مروی ہے کہ رسول خداؐ نے اپنی ردا پھیلائی اور اس میں پتھر رکھا پھر فرمایا: قریش کے چار لوگوں میں سے ایک شخص بعنوان نیابت آئے، عتبہ، ابوزمعہ، ابوحذیفہ بن مغیرہ اور قیس بن عدی آئے اور سبھی نے اس ردا کو اٹھایا، پھر رسول خداؐ نے اس کی واقعی جگہ پر رکھ دیا۔(۵)

جب عمر نے حجر اسود کو بوسہ لیا تو کہا: میں جانتا ہوں کہ تو ایسا پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی فائدہ۔(۶)

۱۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۹

۲۔ علل الشرائع ص ۴۳۰؛ بحار ج ۱۵ ص ۱۷

۳۔ بحار ج ۱۱ ص ۲۰۶؛ ج ۲۶ ص ۲۶۹

۴۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۳۷، ۳۸۳

۵۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۳۸، ۴۱۲

۶۔ بحار ج ۵ ص ۲۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجر اسود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی امامت کی گواہی دی جب وہ اپنے چچا محمد بن علی کے ہمراہ قضاوت کے لئے اس کے پاس تشریف لے گئے۔(۱)

الخرائج: کہا گیا ہے کہ محمد بن حنفیہ نے یہ کام لوگوں کے شک وشبہ کو برطرف کرنے کے لئے انجام دیا تھا۔(۲)

اس بات کا بیان کہ علی بن الحسین علیہ السلام نے حجر اسود کو حجاج کے زمانے میں اس کی واقعی جگہ پر رکھا۔(۳)

صدوقؒ نے العلل میں برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: لوگ حجر اسود اور رکن یمانی کو مس کیوں کرتے ہیں اور دو دیگر رکن کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عباد بن صہیب بصری نے بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا اور میں نے اس سے کہا: اس لئے کہ رسول خداؐ نے صرف ان چیزوں کو مس کیا تھا اور دو دیگر رکن کو مس نہیں کیا تھا اور لوگوں پر واجب ہے کہ وہ رسول خداؐ کی طرح اعمال انجام دیں، میں عنقریب تم کو ایسی بات سے آگاہ کروں گا جسے میں نے عباد سے بیان نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی عرش کے داہنی طرف ہیں اور خداوند عالم نے حکم فرمایا ہے کہ جو عرش کے داہنی طرف ہیں ان کو مس کیا جائے۔

برید کا بیان ہے: میں نے عرض کی: مقام ابراہیم علیہ السلام عرش کے بائیں طرف کیوں ہے؟ جواب دیا: اس لئے کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک مرتبہ ومقام ہے اور رسول خداؐ بھی قیامت میں ایک مقام کے حامل ہیں لیکن مقام رسولؐ عرش کے داہنی طرف اور مقام ابراہیم علیہ السلام عرش کے بائیں طرف ہے اسی لئے قیامت کے دن مقام ابراہیم علیہ السلام اپنی جگہ پر یعنی بائیں طرف رہے گا اور پروردگار کا عرش ہمارے سامنے ہے ہمارے پیچھے نہیں۔(۴)

خلاصہ یہ کہ ہم خانۂ کعبہ کو دنیا وآخرت میں عرش کے برابر قرار دے سکتے ہیں اور یہ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ گھر ایسے شخص کے مانند ہے جس کی صورت لوگوں کی طرف ہے۔(۵)

اس بات کا بیان کہ حجر اسود مشرکین کے مسخ کرنے وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے۔(۶)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تین پتھر سے نازل ہوئے ہیں: مقام ابراہیم علیہ السلام کا پتھر، بنی اسرائیل کا پتھر اور حجر

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۷۷، ۸۲؛ ج ۴۶ ص ۲۲
۲۔ الخرائج والجرائح ج ۱ ص ۲۵۸ ح ۳؛ بحار ج ۴۶ ص ۳۰
۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۲
۴۔ علل الشرائع ص ۴۲۸ ح ۱
۵۔ بحار ج ۶۰ ص ۱۰؛ ج ۷ ص ۳۳۹
۶۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اسود۔(۱)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت قائم (ع) سے آشکار ہونے والا عدالت کا سب سے پہلا نمونہ یہ ہے کہ حضرت کی جانب سے منادی آواز دے گا: جو شخص مستحبی نماز پڑھ رہا ہے وہ اس شخص کو سلام کرے جو واجب نماز، حجر اسود کے استلام اور طواف میں مشغول ہے۔(۲)

کمال الدین: امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب حضرت قائم مکہ سے خروج کریں گے تو ان کی جانب منادی آواز دے گا: خبردار! کوئی بھی کھانے پینے کی چیز نہ اٹھائے۔ وہ موسیٰ بن عمران کے پتھر کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے جس کا وزن اونٹ کے برابر ہوگا، وہ جہاں بھی اتریں گے اس پتھر سے چشمے جاری ہوں گے، بنابریں جو بھی بھوکا ہوگا وہ سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہو جائے گا، لوگوں کے چوپائے بھی سیراب ہو جائیں گے یہاں تک کہ نجف اشرف میں پشت کوفہ پر اتریں گے۔(۳)

اس روایت سے ملتی جلتی روایت؛(۴)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حجر، جناب اسماعیل علیہ السلام کا گھر ہے اور جناب ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کی قبریں بھی وہی ہیں۔(۵)

کافی: معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر اسماعیل کے بارے میں سوال کیا: کیا وہ خانۂ کعبہ کا جزو ہے یا اس میں کعبہ کی کوئی چیز قرار دی گئی ہے؟ فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں لیکن جناب اسماعیل نے اپنی والدہ کو وہاں دفن کیا اور چونکہ ان کو پسند نہیں تھا کہ وہ پیروں کے نیچے آئیں اسی لئے اس کے اردگرد پتھر لگا دیئے، وہاں انبیائے الٰہی کی قبریں بھی ہیں۔(۶)

کافی: معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حجر اسماعیل میں رکن سوم کی طرف جناب اسماعیل کی باکرہ بیٹیاں مدفون ہیں۔(۷)

۱۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۹۵

۲۔ کافی ج ۴ ص ۴۲۷ ح ۱/۱؛ بحار ج ۵۲ ص ۳۷۴

۳۔ بحار ج ۵۲ ص ۳۲۴، ۳۵۱؛ کمال الدین ص ۶۷۰ ح ۱۷/

۴۔ بحار ج ۱۳ ص ۱۸۵

۵۔ کافی ج ۴ ص ۲۱۰ ح ۱۴/

۶۔ کافی ج ۴ ص ۲۱۰ ح ۱۵/

۷۔ کافی ج ۴ ص ۲۱۰ ح ۱۶/؛ بحار ج ۱۳ ص ۱۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: اس موضوع سے متعلق بعض روایتیں لفظ ''حجر'' کے ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے حجر کو اس طرح رکھا کہ پانی اس کی زمین سے واپس ہو جاتا ہے، خدا کی قسم! کوئی اونٹ یا کوئی بھی انسان وہاں سے منحرف نہیں ہوا ہے۔(۱)

حجر بن عدی کندی:

واقعہ حجر بن عدی کا واقعہ، ان کے اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے سلسلہ میں رسول اکرمؐ کی پیشین گوئی:

مروی ہے کہ معاویہ عائشہ کے پاس پہنچا، عائشہ نے اس سے پوچھا: تو نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو بے رحمی سے کیوں قتل کر ڈالا؟ معاویہ نے جواب دیا: میں نے ان کی موت میں امت مسلمہ کی بھلائی دیکھی اور ان کی زندگی میں امت مسلمہ کا نقصان۔ یہ سن کر عائشہ نے کہا: میں نے رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب مرج عذراء میں ایک جماعت موت کے گھاٹ اتاری جائے گی جن کی موت سے آسمان کے فرشتے بھی ناراض ہو جائیں گے۔(۲)

مروی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کو بیس رمضان المبارک کو ضربت لگی تو لوگوں نے دیدار کے لئے اجازت مانگی، اجازت ملنے پر لوگ بیت الشرف میں داخل ہوئے، انہوں نے حضرت کو سلام کیا، حضرت نے جواب سلام دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میرے رخصت ہونے سے پہلے مجھ سے سوال کر لو لیکن چونکہ تمہارے امام کو ضربت لگی ہے اس لئے اپنے سوال کو مختصر کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے بہت زیادہ گریہ کیا اور امام کی حالت دیکھنے کے بعد مختصر سوال کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا، اس وقت حجر بن عدی طائی کھڑے ہوئے اور کچھ اشعار پڑھے۔

جب امام کی نگاہ حجر پر پڑی تو آپ نے فرمایا: اے حجر! اس دن کیا کرو گے جب میرے دشمن تمہیں گرفتار کر کے زدوکوب کریں گے اور تمہیں مجھ پر لعنت کرنے کا حکم دیں گے۔ حجر نے جواب دیا: اے امیر المومنین! خدا کی قسم اگر مجھے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور پھر شعلہ ور آگ میں ڈال دیا جائے پھر بھی میں آپ کی محبت و مودت سے دست بردار نہیں ہوں گا۔(۳)

۱۔ کافی ج ۵ ص ۵۔ ج ۷، بحار ج ۱۷ ص ۳۴۶ ۲۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۲۴ ۳۔ بحار ج ۴۲ ص ۲۹۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جب امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے صلح کر لی تو حجر بن عدی نے امام حسن علیہ السلام سے عرض کی: ''خدا کی قسم! میں چاہتا تھا کہ آپ جان دے دیں اور ہم بھی آپ کے ہمراہ مر جائیں اور ایسا دن نہ دیکھیں اس لئے کہ ہم ایسی حالت میں واپس آئے ہیں کہ ہم ایسی چیز سے وابستہ تھے جسے ہم ناپسند کرتے تھے اور وہ ایسی حالت میں واپس ہوئے کہ وہ جس چیز کو پسند کرتے تھے اس کے ذریعہ سے خوشحال و شادماں ہوئے۔ جب امام حسن علیہ السلام نے حجر کو تنہا دیکھا تو فرمایا: اے حجر! معاویہ کی مجلس میں تم نے جو کہا وہ میں نے سنا لیکن ہر وہ انسان جسے تم دوست رکھتے ہو وہ دوست نہیں رکھتا اور اس کا نظریہ تمہارے نظریہ جیسا نہیں ہے، میں نے صرف اس لئے یہ کام انجام دیا تا کہ تم لوگوں کو زندہ رکھ سکوں۔(۱)

امالی طوسی: حسن بصری سے مروی ہے کہ میں معاویہ کے زمانہ میں خراسان میں جنگ کے لئے گیا ہوا تھا اور ہمارے لشکر کا امیر ایک تابعی تھا، ایک دن اس نے ہمارے ساتھ نماز ظہر پڑھی، نماز کے بعد وہ منبر پر گیا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا: اے لوگو! جان لو کہ اسلام میں عظیم واقعہ رونما ہوا ہے، رسول خداؐ کی رحلت کے بعد ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاویہ نے حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے، اگر مسلمان اس ظلم و ستم کو بدل دیں تو کیا بہتر ورنہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اٹھا لے۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! اسی نماز کے بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔(۲)

الاحتجاج: صالح بن کیسان سے منقول ہے کہ جس سال معاویہ نے حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا، اسی سال وہ حج کے لئے مکہ گیا وہاں جب امام حسین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا جانتے ہیں کہ ہم نے حجر بن عدی، ان کے ساتھیوں اور آپ کے والد کے شیعوں کے ساتھ کیا کیا؟ امام نے فرمایا: ان کے ساتھ تم نے کیسا سلوک کیا؟ بولا: ہم نے ان کو قتل کیا، کفن دیا اور ان کے جنازوں پر نماز پڑھی۔ امام حسین علیہ السلام نے یہ سن کر ہنسنے کے بعد فرمایا: اے معاویہ! وہ تمہارے دشمن ہوں گے لیکن اگر ہم تمہارے پیروکاروں کو قتل کریں گے تو انہیں کفن نہیں دیں گے اور ان کے جنازوں پر بھی نماز نہیں پڑھیں گے اور ان کو قبر میں بھی نہیں لٹائیں گے۔(۳)

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۵۷ ۲۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۷۳ ۳۔ الاحتجاج ص ۲۹۶؛ بحار ج ۴۴ ص ۱۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رجال کشی: امام حسین علیہ السلام نے معاویہ کو لکھے گئے ایک خط میں فرمایا: کیا تم حجر بن عدی اور ان کے عبادت گزار و، نمازی اصحاب کے قاتل نہیں ہو جو ظلم سے انکار کرتے اور بدعتوں کے مخالف تھے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ پھر تم نے انہیں سخت قسم کے عہد و پیمان کرنے اور ٹھوس وعدے کرنے کے باوجود خدا پر جرائت و جسارت کر کے اور اس کے عہد و پیمان کو خفیف سمجھ کر محض از راہ ظلم و جور شہید کر ڈالا۔ (۱)

مؤلف: حجر بن عدی کندی، امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، آپ کو حجر الخیر بھی کہا جاتا تھا۔ (۲) زہد و تقویٰ اور کثرت نماز و عبادت میں آپ کو کافی شہرت حاصل تھی، حکایت کی گئی ہے کہ ایک شبانہ روز میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (۳) بلکہ وہ آنحضرت کے بھی برجستہ اصحاب میں سے تھے، اگر چہ کمسن تھے لیکن بزرگ اصحاب میں شمار کئے جاتے تھے۔ وہ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سردار اور جنگ نہروان میں لشکر کے میسرہ کے سردار تھے۔ (۴) ہم نے نفس المہموم میں ان کے مقتل کا تذکرہ کیا ہے، ان کا قتل ۵۱ھ میں ہوا ہے۔ ابن اثیر ان کے بارے میں لکھتے ہیں: ان کی قبر مقام عذرا میں ہے جو کافی مشہور ہے، وہاں لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ (۵)

''عذرا''... شام (دمشق) کے ایک قریہ کا نام ہے۔ (۶)

شرح: علمائے شافعیہ میں سے دو افراد کو ''ابن حجر'' کہا جاتا ہے اور دونوں ہی کا نام احمد ہے:

۱۔ حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی ملقب بہ شیخ الاسلام؛ انہوں نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں بعض یہ ہیں: تقریب، الاصابہ، فتح الباری، نخبہ الفکر۔ ان کی وفات ۸۵۲ھ کو قاہرہ میں ہوئی ہے۔ (۷)

۲۔ احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی.. حجاز کے مفتی تھے، انہوں نے صواعق محرقہ لکھی جس کے جواب میں قاضی نور اللہ شوستری نے صوارم ہارقہ تحریر فرمائی۔ ۹۷۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۸)

حجاز بن ابجر.. وہ ہیں جو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے گواہ تھے، ان کے والد ابجر ایک نقل کے مطابق نصرانی تھے اور اسی آئین و مذہب کے مطابق کوفہ میں دنیا سے چلے گئے۔ ان کی تشیع جنازہ میں

۱۔ رجال کشی ص ۴۹ ح ۹۹؛ بحار ج ۴۴ ص ۲۲
۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۵۶
۳۔ کامل شیخ بہائی ج ۲ ص ۱۹۲
۴۔ اسد الغابہ ج ۱ ص ۳۵۸
۵۔ نفس المہموم ص ۱۳۸؛ اسد الغابہ ج ۱ ص ۳۸۶
۶۔ معجم البلدان ج ۴ ص ۹۱
۷۔ اعلام زرکلی ج ۱ ص ۱۷۳
۸۔ اعلام زرکلی ج ۱ ص ۲۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نصاریٰ بھی تھے اور مسلمان بھی، نصاریٰ خود ابجر کی وجہ سے اور مسلمان ان کے بیٹے کی وجہ سے، مسلمانوں نے جہاں تک ان کے جنازہ کی تشییع کی۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے وہاں سے گزرتے ہوئے پوچھا: یہ کون ہے؟ واقعہ کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا:

لئن کان حجار بن اجبر مسلماً — لقد بوعدت منه جنازة ابجر

و ان کان حجار بن ابجر کافرا — فما مثل هذا من کفور بمنکر

فلو لا الذی انوی لفرقت جمعهم — بابیض مصقول الغرارین مشهر (۱)

اس کے باوجود اس نے امیر المومنین علیہ السلام کو ایسی تلوار سے قتل کرنے کا ارادہ کیا جس سے حضرت کو ضربت لگی۔ (۲)

حجز

"حجزة الله" کے معنی و مفہوم پر مشتمل باب (۳)

اس بات پر مشتمل باب کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام "حجزة الله" کو پکڑ لیتے ہیں۔ (۴)

التوحید: محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول خدا قیامت کے دن "حجزۂ خدا" کو پکڑیں گے، ہم حجزۂ رسول کو پکڑیں گے اور ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو پکڑیں گے۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین علیہ السلام! حجزہ کیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: خداوند عالم اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے کہ اس کی حجزہ کے ذریعہ سے توصیف کی جائے لیکن رسول اکرمؐ، امر خدا کو لے لیں گے، ہم آل رسول بھی امر رسول کو اور ہمارے شیعہ ہمارے امر کو اختیار کریں گے۔ (۵)

بیان: "اخذ حجزہ" ایسی رسّی پکڑنے کا کنایہ ہے جو دنیا میں لوگوں اور ان کے خدا اور رسول کے درمیان موجود ہے، ان کے حجزہ کا مطلب، ان کا دین حاصل کرنا اور ان کی پیروی و فرمانبرداری کرنا ہے، یہ نیک رسیاں

۱۔ اگر حجار بن ابجر مسلمان ہے تو ابجر کے جنازہ سے دوری اختیار کرے اور اگر حجاز بن ابجر کافر ہے تو ایک کافر کی طرف سے ایسا اقدام بعید نہیں ہے، ابھی جونیت ہے اگر اس کا پاس نہ ہوتا تو میں ان کی جماعت کو اپنی صیقل شدہ تلوار سے پراگندہ کر دیتا۔

۲۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۱۱۲ ۳۔ بحار ج ۴۲ ص ۲۲ ۴۔ بحار ج ۲۴ ص ۸۲

۵۔ توحید ص ۱۶۵ ح ۱/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آخرت میں انوار کی شکل میں ظاہر ہوں گی۔

اس سلسلہ میں بہت سی روایتیں مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اکرمؐ، خدا کے حجزہ سے متمسک ہوتے ہیں۔(۱)

امیر المومنین علیہ السلام نے روایت احتجاج میں فرمایا: کیا تمہارے درمیان ایسا کوئی ہے جس کے بارے میں رسول اکرمؐ نے فرمایا ہو کہ میں قیامت کے دن حجزۃ اللہ سے متمسک ہوں گا (حجزہ سے مراد نور ہے) اور تم میرے حجزہ سے متمسک رہو گے اور میرے اہل بیت بھی تمہارے حجزہ سے متمسک ہوں گے۔(۲)

حاجر کا تذکرہ جو ناحیہ مقدسہ کے وکیلوں میں سے تھے۔(۳)

حجل

امالی صدوق: ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کا مخالف کافر اور اس کا منکر، مشرک ہے، اس کا دوست مومن اور اس کا دشمن منافق ہے۔ اس کا پیروکار حق تک رسائی حاصل کر لیتا ہے اور اس سے جنگ کرنے والا دین سے خارج ہے اور اس کی تردید کرنے والا بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے، علی علیہ السلام خدا کے ملک میں اس کا نور اور بندگان خدا پر اس کی حجت ہے، علی علیہ السلام خدا کی تلوار اس کے دشمنوں پر اور اس کے انبیاء کے علم و دانش کا وارث ہے، علی علیہ السلام خداوند عالم کا برترین کلمہ ہے حالانکہ اس کے دشمنوں کا کلمہ پست و معمولی ہے، علی علیہ السلام سید الاوصیاء اور سید الانبیاء کا وصی و جانشین ہے۔ علی، مومنوں کا امیر، مسلمانوں کا امام اور سفید چہرے والوں کا قائد و رہبر ہے، خداوند عالم صرف اس کی ولایت و اطاعت کے ساتھ ہی ایمان کو قبول فرمائے۔(۴)

مؤلف: حجل ... تیتر نامی پرندہ کو کہتے ہیں، اس کا تذکرہ لفظ "قبج" کے ذیل میں کیا جائے گا۔

۱۔ بحار ج ۶۸ ص ۱۳۴؛ ج ۶ ص ۸۔۱۷۹، ۳۵۵؛ ج ۲۳ ص ۳۱۳؛ ج ۳۹ ص ۲۲۸

۲۔ بحار ج ۸ ص ۳۴۸ (قدیم)

۳۔ بحار ج ۵۱ ص ۲۹۴، ۳۲۷

۴۔ امالی صدوق ص ۱۹ ح ۶؛ بحار ج ۳۸ ص ۹۰ (مؤلف گرامی قدر نے بحار میں موجود مذکورہ حدیث کے بعض الفاظ کی وضاحت فرمائی ہے، ہم نے ان وضاحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حدیث کا ترجمہ کیا ہے۔ مترجم)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجم

حجامت (سعوط (ناک میں دوا ڈالنا) اور قے کرنے پر مشتمل باب؛ (۱)

حجامت اور اس کی فضیلت؛

خصال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: چار چیزیں دوا ہیں: حجامت، سعوط، حقنہ اور قے کرنا۔ (۲)

خصال: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خداؐ ہمیشہ دوشنبہ کے دن عصر کے بعد حجامت کرواتے تھے۔ (۳)

خصال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ دوشنبہ کے روز آخر وقت میں حجامت کروانے سے پوری طرح جنون سے دور دور ہو جاتا ہے۔ (۴)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: بعید نہیں کہ دوشنبہ سے مربوط روایتیں تقیہ کی وجہ سے ہوں اس لئے کہ دوشنبہ کی نحوست کے سلسلے میں بہت سی روایتیں مروی ہیں، ممکن ہے ان اخبار کو روایتوں کی مندرجہ بالا روایتوں کے ذریعہ تخصیص کی گئی ہو۔ یہاں یہ نکتہ بھی پیش نظر رہے کہ اس نحوست کی وجہ یہ ہے کہ اس دن رسول خداؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام پر مصائب ڈھائے گئے اور حجامت جو ایک طرح کا درد اور مصیبت ہے اسے بھی ان مصائب کا ہم مرتبہ شمار کیا گیا ہے لیکن ہم نے یہ تجربہ حاصل کیا کہ دوشنبہ اور چہارشنبہ کو حجامت کروانا بہت زیادہ مفید نہیں ہوتا۔

سترہویں، چودھویں اور اکیسویں تاریخ کے سہ شنبہ کو حجامت کی مدح وستائش کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تمام سال کے دردوں کا علاج ہوتا ہے۔

معانی الاخبار: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: جب حجامت کروانے کا ارادہ کرو اور حجامت کی جگہ سے خون نکل آئے تو فارغ ہونے سے پہلے کہو: ''بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بالله الكريم في حجامتي هذه من العين في الدم و من كل سوء''۔ پھر آپ قرآنی آیات کے پیش نظر دعا میں موجود لفظ سوء کی تفسیر فقر و فاقہ اور زنا و برص جیسی بیماری میں مبتلا ہونے سے فرمائی ہے۔ (۵)

۱۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۰۸ ۲۔ خصال ص ۲۴۹ ح ۱۱۲/ ۳۔ خصال ص ۳۸۴ ح ۶۴/

۴۔ خصال ص ۳۸۵ ح ۶۵/ ۵۔ معانی الاخبار ص ۲۷۱ ح ۱/؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیعہ وسنی دونوں طریق سے مروی روایتوں میں سر کی حجامت کے فضائل وفوائد کا تذکرہ کیا گیا ہے؛ ایک طبیب کا کہنا ہے کہ سر کے درمیان حجامت بہرحال مفید ہے اور مروی ہے کہ آنحضرت اسے انجام دیتے تھے۔

آنحضرت سر، دونوں شانوں کے درمیان اور پشت پر حجامت کرواتے تھے، آپ نے پہلے کو مفید، دوسرے کو فریادرس اور تیسرے کو نجات بخش کا نام دیا۔ ایک دوسری روایت میں سر کی حجامت کو ''نجات بخش''، پشت پر حجامت کو ''فریادرس'' اور کاندھے پر حجامت کو ''مفید'' بتایا ہے۔

بدن کے دوسرے حصوں پر حجامت کے فوائد کا تذکرہ؛

خصال: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حجامت بدن کو تندرست اور عقل کو محکم کرتی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: چہارشنبہ (بدھ) کے دن حجامت کروانے اور نورہ لگانے سے اجتناب کرو کہ یہ ''دائمی نحس'' کا دن ہے، اسی دن جہنم کو خلق کیا گیا ہے۔ جمعہ کے دن بھی ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس وقت حجامت کروانا موت کا باعث ہوتا ہے۔ (۱)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں شفا ہوگی تو وہ حجام کے تیغ یا شربت عسل میں ہوگی۔ (۲)

محاسن: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جبرئیل امین مسواک، خلال اور حجامت کے ہمراہ نازل ہوئے۔ (۳)

فقہ الرضا: جب حجامت کروانے کا ارادہ کرو تو حجامت کرنے والے کے سامنے چار زانو بیٹھ جاؤ اور کہو: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ باللہ الکریم فی حجامتی من العین فی الدم و من کل سوء و اعلال و امراض و اسقام و اوجاع و اسالک العافیۃ والمعافاۃ و الشفاء من کل داء''۔

امام صادق علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: آیۃ الکرسی پڑھو اور جس دن چاہو حجامت کرواؤ، صدقہ دو اور جس دن چاہو سفر کرو (تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا)۔ (۴)

۱۔ خصال ص ۶۱۱ ح ۱۰

۲۔ عیون اخبار ج ۲ ص ۳۵ ح ۳۸/

۳۔ محاسن ص ۵۵۸ ح ۹۲۵/

۴۔ فقہ الرضا ص ۳۹۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طب الائمہ: اسحاق بن کاظم علیہ السلام نے اپنی والدہ ام احمد سے روایت کی ہے کہ میرے سید وسردار نے فرمایا: جو شخص حجامت کے اولین قطرۂ خون کو دیکھے گا وہ دوسری حجامت کے دن تک واہنہ سے محفوظ رہے گا۔ میں نے حضرت سے سوال کیا کہ واہنہ کیا ہے؟ فرمایا: گردن درد۔ ایک دوسری روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی حجامت کے اولین قطرۂ خون کو دیکھے گا وہ دوسری حجامت تک چشم درد سے محفوظ رہے گا۔ (۱)

مکارم الاخلاق: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: لیکن ہم ماہ مبارک رمضان میں رات کے وقت حجامت کرواتے ہیں، ہماری حجامت کا دن یکشنبہ ہے اور ہمارے دوستوں کی حجامت کا دن دوشنبہ ہے، یاد رکھو نہار منہ کبھی حجامت نہ کروانا۔ آپ نے حمام کے بارے میں فرمایا: جب پیٹ بھرا ہو تو حمام نہ جاؤ اور نہار منہ حجامت نہ کرواؤ کہ غذا کھانے کے بعد رگیں بہتر طریقہ سے کھل جاتی ہیں اور خون بھی بہتر طور پر باہر آتا ہے اور جسم کو بھی مضبوط کرتا ہے۔

عالم (امام کاظم علیہ السلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: کھانے کے بعد حجامت کروانا چاہئے اس لئے کہ اگر انسان سیر ہوگا اور پھر حجامت کروائے گا تو خون جمع ہوگا اور درد بھی باہر آئے گا لیکن اگر کھانے سے پہلے حجامت کے سلسلہ میں اقدام کروگے تو خون تو باہر آئے گا لیکن درد اندر ہی رہ جائے گا۔

ابوالحسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ حریزان (جون) کی ساتویں تاریخ کو حجامت کروانا ترک نہ کرو اور اگر وہ تاریخ چھوٹ جائے تو اس مہینے کی چودھویں تاریخ کو حجامت کرواؤ۔

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے حجامت کروانے کے بعد فرمایا: اے کنیز! میرے لئے شکر کے تین دانے لاؤ، پھر فرمایا: حجامت کے بعد شکر استعمال کرنے سے تازہ خون واپس آجاتا ہے اور طاقت میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ (۲)

مکارم الاخلاق: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بچہ چار مہینے کا ہو جائے تو ہر مہینے ایک مرتبہ اس کی پشت پر حجامت کرو تاکہ اس کا لعاب خشک ہو جائے اور سر و بدن کی حرارت کو کم کردے۔ (۳)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: البتہ اس سے قبل اشارہ کیا گیا کہ اکثر اخبار و روایات جن میں حجامت کا تذکرہ

۱۔ طب الائمہ ص ۵۸؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۲

۲۔ مکارم الاخلاق ص ۸۱؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۲۴

۳۔ مکارم الاخلاق ص ۸۵؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کیا گیا ہے اور رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حجامت اس سرزمین میں مفید اور موثر ہے اور بعض روایتوں میں رگ کاٹنے کا تذکرہ، حجاز سے ایسی جگہ پر انتقام مکان کرنے سے مربوط ہے جہاں رگ کاٹنا سازگار اور مناسب ہو۔

موفق بغدادی کہتے ہیں: حجامت، رگ کاٹنے سے زیادہ بدن کو تمیز اور صاف کرتا ہے، رگ کاٹنا بدن کی گہرائیوں کے لئے بہتر ہے لیکن حجامت بچوں کے لئے مفید ہے، گرم سرزمینوں میں حجامت بہتر ہے بلکہ ممکن ہے انسان کو بہت سی دواؤں سے بے نیاز کردے اسی لئے روایتوں میں حجامت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور رگ کاٹنے کا نام بھی نہیں لیا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ عرب کے یہاں صرف حجامت رائج تھی۔

ہدایہ کے مؤلف لکھتے ہیں کہ حجامت اور رگ کاٹنے کے سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ زمان و مکان اور مزاج کے اختلاف کے ساتھ اس کے اثرات بھی مختلف ہوجاتے ہیں، حجامت گرم بدن و مکان کے لئے ہے کہ خون اچھی طرح پک جاتا ہے اور زیادہ مفید ہوتا ہے، لیکن رگ کاٹنا اس کے برعکس ہے اسی لئے حجامت بچوں اور ان افراد کے لئے مفید ہے جو رگ شکنی کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

پھر علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: گزشتہ روایتوں سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ حجامت جمعرات اور اتوار کے دن بہتر ہے اور اس کا کوئی معارض بھی نہیں ہے، اکثر روایتیں منگل کے دن اس کی بہتری پر دلالت کرتی ہیں، بعض روایتیں ان اخبار کی معارض ہیں، بعض روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوشنبہ کے دن حجامت بہتر ہے، بعض روایتیں جو اس دن کی نحوست پر دلالت کرتی ہیں وہ اس کی مخالف اور معارض ہیں۔ ممکن یہ یہ روایتیں تقیہ کی بنا پر صادر ہوئی ہوں اس لئے کہ مخالفین، بہت سے کاموں میں اس دن کو مبارک سمجھتے ہیں لیکن بہت سی روایتوں میں حجامت کے لئے چہارشنبہ (بدھ) کے دن کو قبیح شمار کیا گیا ہے اور بعض روایتوں میں اس دن حجامت کو خوب اور بہتر.. جنہیں مجبوری پر حمل کیا جاسکتا ہے، شنبہ (سنیچر) کے سلسلہ میں بھی اخبار و روایات ایک دوسرے سے معارض ہیں، اگرچہ انجام دینا زیادہ بہتر ہو... علامہ آگے فرماتے ہیں: رگ کاٹنا، حجامت کے حکم میں آتا ہے یا نہیں؟ اس بات کا احتمال ہے کہ حکم میں آتا ہو۔

فتح الباری میں بھی ہے کہ حجامت کے لئے بہترین گھڑی، دن کا دوسرا یا تیسرا حصہ ہے کیوں کہ یہ گھڑی حمام اور جماع وغیرہ کے بعد کی گھڑی ہوتی ہے... طبیبوں اور ڈاکٹروں کا اتفاق نظر ہے کہ مہینے کی پندرہ

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجامت کروانا مہینے کے آغاز سے زیادہ مفید اور بہتر ہے۔(۱)

شہید اولؒ اپنی کتاب دروس میں لکھتے ہیں کہ سر کی حجامت مستحب ہے اس لئے کہ یہ ہر درد کی دوا ہے، چہار شنبہ اور شنبہ کو حجامت کروانا قبیح ہے اس لئے کہ اس سے جذام کی بیماری کا خطرہ ہوتا ہے، مگر یہ کہ خون میں جوش ہو ایسی صورت میں وہ جس دن چاہے حجامت کروا سکتا ہے، اور وہ آیۃ الکرسی پڑھے، خدا سے طلب خیر کرے اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھے۔(۲)

طب النبی: فرمایا: جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا، وہاں فرشتوں کے جس گروہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے کہا: اے محمدؐ! اپنی امت کو حجامت کا حکم دیجئے کہ آپ کی بہترین دوا حجامت، کالی مرچ اور قسط ہے۔(۳)

مؤلف: فیروز آبادی لکھتے ہیں کہ قسط (قاف پر پیش) سے مراد وہی ہندوستان اور عرب کی کھانے والی لکڑی (ہلدی) ہے جس کو کھانے سے پیشاب آتا ہے، گردے کے لئے بہت زیادہ مفید ہے، درد کو دور کرنے میں بے حد موثر ہے، بخار کے لئے شربت کی صورت میں استعمال کیا جائے، زکام، شدید سردی اور بیماری میں استعمال کرنا چاہئے نیز چہرے کی سفیدی اور سیاہی میں دم کر کے استعمال کرنا انتہائی مفید ہے۔(۴)

طب الرضا: جب تم حجامت کرنے کا ارادہ کرو تو وقت کے اعتبار سے مہینے کی بارہویں سے پندرہویں تاریخ نہ ہو اس لئے کہ کچھ دنوں میں خون نکلوانا، جسم کو زیادہ صحت مند کرتا ہے۔ یہ مدت گزر جائے تو حجامت مت کرواؤ مگر یہ کہ کوئی مجبوری پیش آجائے....

شیخ بوعلی سینا "قانون" میں لکھتے ہیں کہ مہینے کی ابتدا میں حجامت کروانا مناسب نہیں اس لئے کہ اخلاط میں حرکت و جنبش نہیں ہوتی، اسی طرح مہینے کے آخر میں بھی مناسب نہیں اس لئے کہ اس وقت اخلاط میں کمی ہوتی ہے، حجامت کا بہترین وقت مہینے کے وسط میں ہے اس لئے کہ مہینے کے چاند کی روشنی میں زیادتی کی وجہ سے اخلاط میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور جنبش بھی ہوتی ہے، بہترین وقت، دن کا دوسرا یا تیسرا حصہ ہے۔(۵)

مکارم الاخلاق: حدیث میں ہے کہ اگر سورج، عقرب میں ہو تو چہار شنبہ کے دن حجامت کرنے کی ممانعت

۱۔ فتح الباری، ابن حجر ج ۱۰ ص ۱۲۲ ۲۔ الدروس ص ۲۹۱؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۳۸، ۲۸۶ ۳۔ طب النبی ص ۳۱؛ بحار ج ۶۲ ص ۳۰۰
۴۔ القاموس المحیط ج ۲ ص ۳۹۳ ۵۔ قانون ابن سینا ج ۱ ص ۱۳۵؛ بحار ج ۶۲ ص ۳۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کی گئی ہے۔(۱)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: میں نے ایک فاضل کی تحریر میں دیکھا ہے کہ انہوں نے شہید اول کی تحریر سے نقل کیا ہے کہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے کہا: منیٰ میں ایک حجام کے پاس گیا تا کہ اس سے سر منڈوا سکوں۔ اس نے کہا: داہنا حصہ آگے کرو، قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جاؤ اور بسم اللہ کہو۔ میں نے اس سے تین چیزیں سیکھیں کہ جنہیں میں اس سے پہلے نہیں جانتا تھا؛ میں نے اس سے پوچھا کہ تو غلام ہے یا آزاد؟ کہا: میں غلام ہوں۔ پوچھا: کس کے غلام ہو؟ کہا: جعفر بن محمد علوی علیہ السلام کا غلام ہوں۔(۲)

المناقب: رسول خداؐ نے ایک مرتبہ حجامت کروائی اور اس کا خون ابوسعید خدری کو دیتے ہوئے فرمایا: اسے چھپا دو (دفن کر دو)۔ لیکن وہاں سے جانے کے بعد ابوسعید نے اس خون کو پی لیا۔ آنحضرت نے دریافت کیا کہ اس خون کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پی لیا۔ فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اسے کہیں چھپا دو؟ جواب دیا: میں نے اسے محفوظ ظرف میں چھپا دیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: آئندہ ایسا کرنے سے اجتناب کرنا۔ ہاں یہ بات جان لو کہ چونکہ تمہارا خون اور گوشت میرے خون اور گوشت سے مل چکا ہے اس لئے تمہارے اوپر آتش جہنم حرام ہے۔(۳)

طب الائمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول خداؐ جب بھی کسی درد کی شکایت فرماتے تھے تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے حجامت کرواتے تھے۔(۴)

ابوطیبہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول خداؐ کی حجامت کی اور آنحضرت نے مجھے ایک درہم دیا، پھر میں نے ان کا خون پی لیا، آنحضرت نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے اسے پی لیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ سوال کیا تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض کی: برکت حاصل کرنے کے لئے۔ فرمایا: تم ہر درد و غم اور فقر و فاقہ سے محفوظ رہو گے، خدا کی قسم! جہنم کی آگ تمہیں چھو بھی نہیں سکتی۔(۵)

مؤلف: ابوطیبہ... رسول خداؐ کے اصحاب میں سے ہیں، ان کا نام نافع ہے، وہ حجامت کرتے تھے اور محیصہ

۱۔ مکارم الاخلاق ص ۸۳؛ بحار ج ۵۸ ص ۲۶۸
۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۲۰
۳۔ المناقب ج ۱ ص ۲۲۰؛ بحار ج ۱۶ ص ۴۰۹؛ ج ۱۷ ص ۲۷۰
۴۔ طب الائمہ ص ۵۶
۵۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بن مسعود انصاری کے غلام تھے۔(۱)

قرب الاسناد: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ابوطیبہ نے صفر کے مہینے میں رسول اکرمؐ کی حجامت کی اور آنحضرت نے اس کو ایک صاع خرما عطا فرمایا۔(۲)

من لا یحضرہ الفقیہ: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خداؐ نے حجامت کروائی، حجامت کرنے والا قبیلہ بنی بیاضہ کے رشتہ داروں میں سے تھا، آنحضرت نے اسے اجرت دی، اگر حجامت کی اجرت لینا حرام ہوتا تو آنحضرت اسے کبھی نہیں دیتے۔ جب آپ عمل سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ خون کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے اسے پی لیا۔ فرمایا: یہ تم نے اچھا نہیں کیا لیکن خداوند عالم نے تمہیں بخش دیا اور اس خون کو تمہارے اور آتش جہنم کے درمیان حجاب قرار دیا ہے۔(۳)

حجن

حجون (بروزن بَطُون)... یہ مکہ معلات میں ایک پہاڑ کا نام ہے، معلات وہ قبرستان ہے جہاں حضرت خدیجہ مدفون ہیں۔(۴) اس کا تذکرہ لفظ خدج کے ذیل میں کیا جائے گا۔

صاحب جنات الخلود لکھتے ہیں کہ ایک معتبر حدیث میں ہم پڑھتے ہیں کہ حجون اور بقیع کے دونوں طرف کو لے کر اسے جنت میں پھیلا دیا جائے گا۔(۵)

حدب

باب غزوۂ حدیبیہ اور بیعت رضوان؛(۶)

ایک معجزہ کا بیان جو حدیبیہ میں آنحضرت سے ظاہر ہوا اور کم پانی میں برکت کا موجب قرار پایا۔(۷)

مؤلف: حدیبیہ (بروزن دوہیہ)؛ تہذیب الاسماء سے منقول ہے کہ حدیبیہ یاء کی تخفیف کے ساتھ پڑھا

۱۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۱۹

۲۔ قرب الاسناد ص ۵۳؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۵۹

۳۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۱۶۰ ح ۳۵۸۵؛ بحار ج ۲۲ ص ۱۴۳

۴۔ معجم البلدان ج ۵ ص ۱۵۸

۵۔ جنات الخلود ص ۲۵

۶۔ بحار ج ۲۰ ص ۳۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جائے گا لیکن اکثر محدثین نے اسے تشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ کہا گیا ہے کہ تخفیف، محققین کا نظریہ ہے اور تشدید اکثر محدثین کا نظریہ ہے... یہ حدیبیہ مکہ کے پاس جدہ سے ذرا پہلے ایک کنواں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جدہ اور مکہ کے درمیان ایک سرزمین کا نام ہے۔ اس سلسلے میں دوسرے نظریات بھی مرقوم ہیں۔ (۱)

حدث

لکھنے کی فضیلت اور اس کی روایت پر مشتمل باب؛ (۲)

صادق انسان سے حدیث لینے کی فضیلت:

محاسن: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو حدیث حلال وحرام کے موضوع پر ہو اور وہ سچے انسان سے حاصل کی جائے وہ سونے چاندی سے بھری ہوئی دنیا سے بہتر ہے۔ (۳)

منیۃ المرید: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ جو شخص دو حدیث کی تعلیم حاصل کرے تا کہ اس سے خود بہرہ مند ہو یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے اور وہ اس سے فائدہ حاصل کریں تو یہ ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (۴)

حدیث کا معنی ومفہوم:

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: لغت میں حدیث، کلام کا ہم معنی ہے اس کو حدیث کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے نکتہ بہ نکتہ بیان کیا جاتا ہے۔ محدثین عامہ کی اصطلاح میں اس خصوصی کلام کو کہتے ہیں جو رسول اکرمؐ، امام اور صحابی یا پھر کسی تابعی کے ذریعہ منقول ہو اور ان کے قول، فعل یا تقریر کی حکایت کرے۔ محدثین امامیہ کے نزدیک حدیث کا اطلاق صرف اس چیز پر ہوتا ہے جو معصوم سے صادر ہو۔ (۵)

اس بات کا بیان کہ کبھی اہل بیت علیہم السلام سے ایسے جملے وارد ہوتے ہیں جو دنیا اور اس کے تمام تر مال ومنال سے بہتر ہوتے ہیں۔ کنز العمال میں ہے: ابان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ مبارکہ ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ (۶) کے معنی کے سلسلہ میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابان! کیا تم نے اس سلسلہ میں کسی سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ہم عقبہ اور گردنہ ہیں، جو بھی ہم سے وابستہ اور

۱۔ تہذیب الاسماء ج۱ ص۸۱؛ مصباح منیر ج۱ ص۱۲۳؛ معجم البلدان ج۲ ص۲۲۹

۲۔ بحار ج۲ ص۱۴۴

۳۔ محاسن ج۲۲۹ ح۱۶۶؛ بحار ج۱ ص۲۱۴

۴۔ منیۃ المرید ص۲۱۹؛ بحار ج۲ ص۱۵۲

۵۔ بحار ج۲ ص۱۵۷

۶۔ بلد۱۱: ''پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تمسک ہے وہ تمہارے جانب اوپر آتا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابان! کیا میں تمہارے لئے اس میں ایسے جملہ کا اضافہ کروں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: ﴿فک رقبة﴾، تمام لوگ تمہارے اور آگ کی لپیٹ میں ہیں سوائے تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے جنہیں خداوند عالم نے آتش جہنم سے جدا کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: خدا نے ہمیں آگ سے آزاد کیوں فرمایا ہے؟ فرمایا: امیر المومنین حضرت علیؑ سے دوستی و محبت کی بنا پر۔(۱)

رسول خداؐ نے خواب میں ایک شخص کو حکم دیا کہ حدیث نعیم کو بیان کرے۔ ہم نے لفظ ''نعیم'' کے ذیل میں اس واقعہ کی جانب اشارہ کیا ہے۔

چالیس احادیث یاد کرنے والے شخص پر مشتمل باب؛(۲)

اس باب میں اس حدیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں چہل حدیث کا بیان ہے۔

امالی صدوق: امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارا جو شیعہ چہل حدیث حفظ (چالیس حدیث) کرے تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن عالم و فقیہ محشور فرمائے گا اور اس پر عذاب نہیں کرے گا۔(۳)

مؤلف: اس حدیث کا مفہوم لفظ ''حفظ'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

نقل حدیث و روایت کے آداب:

نقل حدیث و روایت کے آداب پر مشتمل باب؛(۴)

السرائر: ہمارے ایک عالم سیاری نے بطور مرفوع امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم ہمارے کلام یا ہماری کسی حدیث کے مفہوم کو درک کر لو اسے جن الفاظ میں چاہو بیان کرو۔ ایک معصوم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ہمارے کلام کے مفہوم کو درک کر لو تو کوئی حرج نہیں کہ اس کی عبارت میں کمی یا زیادتی کرو یا الفاظ کو مقدم و موخر کرو (یعنی درک مطلب کے بعد الفاظ کی کمی و زیادتی یا تقدم و تاخر کے ساتھ بیان کر سکتے ہو)۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ افراد ہیں جو حدیث کو جس طرح سنتے ہیں اسی طرح بیان کرتے ہیں اور ہم کبھی

۱۔ بحار ج ۲۴ ص ۲۸ ۲۔ بحار ج ۲ ص ۱۵۳ ۳۔ امالی صدوق ص ۲۵۲ ح ۱۳

۴۔ بحار ج ۲ ص ۱۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کبھی اسے مقدم یا موخر کرتے ہیں یا پھر اس کی عبارت یا الفاظ میں کمی وزیادتی کا باعث ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کلام کو آراستہ اور خوبصورت بنانا ہے، جب مطلب یا مفہوم کو درک کرلو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بیان: ''اعراب'' کا مطلب آشکار کرنا اور ''افصاح'' کا مطلب اچھی بات کرنا ہے۔ عربی متن میں ''بعضهم'' کی ضمیر ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف پلٹ رہی ہے۔ ''قال هولاء'' کا فاعل ایک راوی ہے۔ ''فقال ذالك زخرف القول'' یعنی امام نے فرمایا کہ جو عامہ نقل کرتے ہیں وہ زخرف ہے یعنی باطل ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان کی روایتیں جعلی اور خود ساختہ ہیں، وہ اسے صرف آراستہ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں۔

پھر یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ روایت ان روایتوں میں سے ہے جو دوسرے الفاظ میں حدیث کے مفہوم کو نقل و بیان کرنے کے جواب پر دلالت کرتی ہیں؛ اس کی وضاحت یہ ہے: جب حدیث بیان کرنے والا الفاظ کے حقائق، ان کے مفہوم و منطوق اور ائمہ کے قصد و ارادہ سے آشنا اور واقف کار ہو تو علماء کے درمیان اس بات میں اختلاف نہیں کہ ایسے شخص کے لئے حدیث کے معنی و مفہوم کو نقل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ لفظ کو اسی طرح بیان کرے جیسا اس نے سنا ہے، لیکن اگر اس کے پاس اس طرح کا علم نہ تو اس کے لئے روایت بیان کرنا اور حدیث نقل کرنا جائز نہیں ہے (نقل بہ معنی تو بہت دور کی بات ہے)۔ اگر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا علم ہو تو بعض علماء کا عقیدہ ہے کہ ایسے شخص کے لئے صرف اس لفظ کو بیان کرنا جائز ہے جسے اس نے سنا ہے لیکن بعض علماء نے اس مطلب کو غیر حدیث رسول میں جائز قرار دیا ہے اس لئے کہ آنحضرت وہ فصیح ترین انسان ہیں جنہوں نے زبان سے ''ضاد'' ادا فرمایا ہے۔ یہ بات پوشیدہ نہ رہ جائے کہ حدیث رسول کی ترکیبوں میں اسرار و رموز اور دقائق پوشیدہ ہیں جن سے آگاہی اسی وقت ہو سکتی ہے جب ان ترکیبوں کو اور دقیق نکات کو جس طرح ہے اسی طرح بیان کیا جائے۔

بے شک علمائے سلف اور ان کے بعد آنے والے تمام علماء نے نقل بہ معنی کو اس شرط پر جائز قرار دیا ہے جب اس کے بیان کا یقین حاصل ہو اس لئے کہ جو بات معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ رسول اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اصحاب احادیث سنتے وقت اسے لکھتے نہیں تھے اور یہ بات عادت و طبیعت سے دور ہے بلکہ محال ہے کہ ایک

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عرض کی کہ تمام الفاظ کو بعینہ یاد کرلیں اور اسے لکھ لیں خاص طور سے طولانی حدیثوں اور زمانی فاصلوں کی وجہ سے یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ چیز بہت زیادہ دیکھنے میں آئی ہے کہ ایک معنی و مفہوم کو مختلف الفاظ میں نقل کیا گیا ہے اور ائمہ علیہم السلام نے بھی ان کا انکار نہ کرتے ہوئے ان کی تائید کی ہے، اخبار و احادیث کی تحقیق کرنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی۔

ثقۃ الاسلام کلینی کی روایت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے؛ وہ لکھتے ہیں: محمد بن مسلم سے منقول ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: ہم آپ سے ایک حدیث سنتے ہیں اور اس میں کمی و زیادتی کر دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اگر تم نے اس کے معانی کا ارادہ کیا ہے تو کوئی حرج نہیں اور نقصان دہ نہیں ہے۔ اسی طرح شیخ کلینی نے اصول کافی میں بھی اسی سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے۔

جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں کہ روایت اور نقل حدیث اس کے الفاظ ہی میں مناسب اور سزاوار ہے، خاص طور سے اس زمانہ میں جس کا فاصلہ زمانی صدور سے بہت زیادہ ہے۔ (۱)

کلینی ایک دوسری جگہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: خداوند عالم کے ارشاد ﴿ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ﴾ (۲) کی تفسیر کیا ہے؟ امام نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو حدیث کو سنتا ہے اور پھر جس طرح سنتا ہے اسی طرح دوسروں کے لئے نقل کرتا ہے؛ نہ اس میں کسی چیز کا اضافہ کرتا ہے اور نہ ہی اس میں کمی کرتا ہے۔ (۳)

اس بات کا بیان کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اصحاب حدیث کی اہمیت اور قدر و قیمت سے واقف تھے، وہ ائمہ سے جو حدیث لیتے تھے وہ عظیم منزلت اور بے پناہ قدر و قیمت کی حامل ہوتی تھی۔

بصائر الدرجات: اپنی سند سے عبدالمومن انصاری سے روایت کی ہے اور انہوں نے سالم اشل سے نقل کیا ہے کہ سالم جب بھی مدینہ جاتے تھے امام باقر علیہ السلام سے ملے بغیر واپس نہیں آتے تھے، ایک دن وہ مدینہ سے کوفہ آئے، ہم نے ان سے کہا: اے سالم! ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو؟ کہا: میں تم لوگوں کے لئے دنیا و آخرت کا بہترین تحفہ لایا ہوں۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ مبارکہ ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ

۱۔ کافی ج ۱ ص ۵۱ ح ۲

۲۔ زمر/۱۸؛ "جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں"۔

۳۔ کافی ج ۱ ص ۵۱ ح ۱؛ بحار ج ۲ ص ۱۹۲، ۱۶۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾(۱) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نیکیوں کی جانب عجلت کا مظاہرہ کرنے والے ائمہ علیہم السلام ہیں۔(۲)

معلّٰی بن خنیس سے منقول ہے: نوروز میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، امام نے پوچھا: آج کے دن سے واقف ہو؟ میں نے عرض کی: قربان جاؤں، ایسا دن ہے جسے عجم والے اہم شمار کرتے ہیں اور اس دن ایک دوسرے کو تحفہ وتحائف دیتے ہیں۔ فرمایا: مکہ میں موجود بیت عتیق کی قسم! یہ قدیمی رسم ہے جس کی تفسیر میں تمہارے سامنے بیان کروں گا تا کہ تم سمجھ سکو۔ میں نے عرض کی: مولا! اگر میں آپ سے اس کی تعلیم حاصل کروں تو یہ میرے لئے اس بات سے کہیں زیادہ محبوب ہے کہ میرے مرنے والے رشتہ دار دوبارہ زندہ ہو جائیں اور میرے دشمن مر جائیں۔(۳)

تفسیر فرات: محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ ہم دو صف بنا کر امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے، امام ایک تخت پر تشریف فرما تھے اور ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے، اس وقت ہم ایسے مسرور وشادمان تھے اور ہماری آنکھیں اس طرح درخشاں تھیں جیسے ہم جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی وقت پشت سے ایک آواز آئی: سلامِ جعفی ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ امام نے فرمایا: اسے اندر آنے دو۔ ہمیں بہت افسوس ہوا کہ ہم سے یہ انوکھی حالت سلب ہوگئی۔(۴)

مؤلف: ابو جعفر طبری نے کتاب ''الدلائل'' میں اپنی سند سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں آکر عرض کی: کیا رسول خداؐ نے آپ کے پاس کوئی چیز چھوڑی ہے جس سے میں بھی بہرہ مند ہو سکوں؟ شہزادی نے گھر میں موجود خادمہ سے فرمایا: گھر کے اندر سے ریشمی رومال لے آؤ۔ اندر جا کر اس نے بہت تلاش کیا لیکن وہ رومال نہیں ملا۔ حضرت زہرا علیہا السلام نے فرمایا: جیسے بھی ہو اسے ڈھونڈو اس لئے کہ وہ مجھے حسن وحسین علیہما السلام کی طرح عزیز ہے۔ خادمہ نے کافی تلاش وکوشش کے بعد اسے

۱۔ فاطر/۳۲، ''پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بہت بڑا فضل وشرف ہے''۔

۲۔ بصائر الدرجات ص۶۶ ح۱۵؛ بحار ج۲۳ ص۲۷ ۳۔ بحار ج۵۹ ص۵ ۴۔ تفسیر فرات ص۳؛ بحار ج۳۵ ص۱۹۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ڈھونڈھ لیا۔ اس رومال میں ایک صحیفہ تھا جس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی: رسول خداؐ نے فرمایا: جس سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ مومن نہیں ہے۔ جو شخص خداوند عالم اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ یا اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ بے شک خداوند عالم نیک، پاک دامن اور حلیم انسان کو دوست رکھتا ہے اور ایسے بخیل کو ناپسند فرماتا ہے جو بہت زیادہ درخواست کرتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے۔ بے شک شرم وحیا، ایمان کا جزو ہے اور ایمان کی جگہ جنت ہے، فحش اور دشنام طرازی بے حیائی میں شمار ہوتی ہے اور بے شرم انسان کی جگہ جہنم ہے۔ (۱)

اس بحث سے مربوط مطالب واحادیث ''عبداللہ بن معیرہ'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

ایک دیہاتی جوان کی وجہ سے امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ شقشقیہ منقطع ہونے پر ابن عباس کا افسوس؛ انہوں نے اپنا ردعمل ان الفاظ میں ظاہر کیا: خدا کی قسم! میں نے اپنی زندگی میں اس خطبہ کے منقطع ہونے سے زیادہ کسی چیز پر بھی افسوس نہیں کیا۔ (۲)

اہمیت حدیث:

مصر کا خانہ بدوش شخص جس نے زید بن ارقم سے حدیث غدیر سننے کے لئے اپنے اونٹ کو تیار کیا۔ (۳)

عبداللہ بن شداد لیثی کی خواہش وہ رہائی حاصل کرلے تاکہ ایک دن رات تک فضائل امیر المومنین علیہ السلام بیان کرے؛ چاہے ان کی گردن ہی کیوں نہ اڑادی جائے۔ (۴)

حدیث حاصل کرنے کے لئے بے شمار لوگوں کا ابوسعید خدری پر ہجوم؛ (۵)

مؤلف: لفظ ''سفن'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ طبری نے اپنی موت سے پہلے امام صادق علیہ السلام سے سنی ایک حدیث کو تحریر کیا۔

اعمال کے صعود کے بارے میں حدیث: یہ وہی حدیث ہے جسے معاذ بن جبل قرآن کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ، بہت زیادہ پڑھتے تھے۔ (۶)

کافی: میسر سے مروی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم شیعہ لوگ جب خلوت میں بیٹھتے ہو تو جو

۲۔ بحار ج ۸ ص ۱۶۷ (قدیم)

۳۔ بحار ج ۳۷ ص ۱۵

۵۔ بحار ج ۶۸ ص ۱۳۶

۶۔ بحار ج ۷۰ ص ۲۴۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چاہتے ہو اس کے بارے میں بات کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، خدا کی قسم! ہم خلوت میں بیٹھتے ہیں تو جو چاہتے ہیں اس کے بارے میں آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ فرمایا: جان لو کہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں تھوڑی دیر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں، خدا کی قسم! تمہاری خوشبو اور تمہاری جان مجھے بے حد عزیز ہے، بے شک تم لوگ خدا اور فرشتوں کے دین پر ہو لہٰذا تقویٰ اور جدوجہد کے ذریعہ میری مدد کرو۔ (۱)

ابراہیم کرخی، امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث سننے میں مشغول تھے، اسی وقت بنی امیہ کا ایک غلام وہاں پہنچ گیا، امام نے اپنی بات منقطع کر دی (اور غلام کے جانے کے بعد) دوبارہ شروع کی، اس عمل کی گیارہ مرتبہ تکرار ہوئی تب جا کر امام کی بات مکمل ہوئی۔ ابراہیم پوری طرح امام کے ارشاد کو نہیں سن پائے اسی لئے دوسرے سال بھی اس بحث کو سننے کے لئے آنے پر مجبور ہوئے۔ (۲)

منہج الدعوات: امام کاظم علیہ السلام کے بعض اصحاب و رشتہ دار امام کی مجلس میں ہمیشہ حاضر ہوتے تھے اور اپنی آستینوں میں تختیاں رکھتے تھے، امام جیسے ہی حدیث ارشاد فرماتے یا کسی مسئلہ میں فتویٰ دیتے، وہ سب تختیاں نکال کر اس پر لکھ لیتے تھے۔ (۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حدیث سلسلۃ الذہب:

کشف الغمہ: تاریخ نیشاپور سے منقول ہے کہ جب حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام خراسان جاتے ہوئے نیشاپور پہنچے تو آپ ایک ہودج میں تھے اور سیاہ و سفید سواری پر موجود تھے، پورا شہر شور شرابے سے گونج رہا تھا، احادیث نبوی کے دو اہم ترین حفاظ "ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی" نیشاپور کے بازار میں امام رضا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے سید و سردار، اے آقا! آپ کو آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد کا واسطہ ہمیں اپنا مبارک چہرہ دکھایئے اور ہمارے لئے اپنے آبائے کرام سے منقول حدیث رسول کو بیان فرمایئے۔ ہم آپ کو رسول گرامی کا واسطہ دیتے ہیں۔ امام نے سواری روکنے کا حکم دیا اور غلاموں کو حکم دیا کہ ہودج سے پردے کو ہٹا دیا جائے۔ پردہ ہٹتے ہی مبارک چہرے کے دیدار سے تمام مخلوقات کی آنکھیں روشن و منور ہو گئیں... وہاں ہر طبقہ کے لوگ کھڑے تھے، سبھی کی نگاہیں آپ پر مرکوز تھیں، بعض لوگ چیخ رہے تھے

۱۔ کافی ج ۲ ص ۱۸۷ ح ۱۵؛ بحار ج ۴۷ ص ۲۶۰

۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۵؛ ج ۵۲ ص ۱۲۹

۳۔ منہج الدعوات ص ۲۱۹؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۵۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اور بعض لوگ گریہ وزاری کررہے تھے، کچھ اپنا چہرہ مٹی پر مل رہے تھے اور کچھ لوگ سواری کے پیروں کا بوسہ لے رہے تھے، فریاد وفغاں تیز سے تیز تر ہورہی تھی، وہاں کے بزرگوں اور قاضیوں نے کہا: اے لوگو! سنو اور اسے یاد رکھو اور اپنے رسول کا اس کے عترت کے ذریعہ سے احترام کرو اور خاموش ہوجاؤ۔ چوبیس ہزار قلم لکھنے کے لئے تیار تھے، ابوزرعہ اور محمد بن اسلم طوسی بھی حدیث لکھنے کے لئے آمادہ تھے؛ اسی وقت امام کی آواز فضا میں گونجی: میرے والد موسیٰ بن جعفر کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد جعفر بن محمد صادق نے اپنے والد محمد بن علی باقر سے، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین زین العابدین سے، انہوں نے اپنے والد حسین بن علی شہید دشت نینوا سے، انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب شہید شہر کوفہ سے، انہوں نے اپنے چچازاد بھائی رسول خداؐ سے نقل کیا ہے: رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جبرئیل امین نے حدیث بیان کی کہ میں نے سنا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ''لاالہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے، جو شخص یہ کلمہ پڑھے وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگیا ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا، خداوند عالم متعال نے صحیح فرمایا، جبرئیل نے صحیح کہا اور رسول اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے بھی صحیح فرمایا ہے۔(۱)

شیعہ کی فضیلت کے متعلق حدیث جسے صاحب بشارۃ الشیعہ نے لعب اخبر سے نقل کیا ہے پھر لکھا ہے کہ یہ حدیث سونے سے لکھنے کے لائق ہے۔(۲)

مؤلف: جو احادیث سونے سے لکھنے کے لائق ہیں ان کا تذکرہ لفظ ''ذہب'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

عظمت حدیث؛ محدثین کی نظر میں؛

کراجکی نے اپنی سند سے علی بن ابراہیم سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ مامون نے انس کے غلام ابوہدبہ کو خراسان بلایا، جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں بھی انہیں دیکھنے کے لئے باہر آیا اور ایک منزل پر ان سے ملاقات ہوئی، وہ طویل القامت تھا، ڈاڑھی لمبی تھی اور کمر جھکی ہوئی تھی، اس کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا، میں نے موقع دیکھ کر کہا: خدا آپ پر رحمت نازل کرے، مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجئے، میں بہت دور سے آیا ہوں۔ لیکن لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے انہوں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی اور آگے بڑھ

۱۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۳۰۸؛ بحار ج ۴۹ ص ۱۲۶

۲۔ بشارۃ المصطفیٰ ص ۵۰؛ بحار ج ۶۸ ص ۱۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گئے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا، ایک دوسری منزل پر رکے تو میں ان کے پاس پہنچا اور کہا: خدا آپ پر رحمت نازل کرے۔ مجھ سے حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے سوال کیا: کیا تم کل والے دوست ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اسی لئے میں کھڑا ہوں تا کہ کل کی تلافی کرسکوں اور تم سے حدیث بیان کرسکوں؛ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ ''جس شخص کے پاس علم ہو اور وہ اسے دوسروں سے پوشیدہ رکھے تو قیامت کے دن خداوند عالم اسے آگ کے ذریعہ مہار کرے گا''۔ پھر پوری طرح کھڑے ہو کر کہا: میں نے اپنے آقا انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ سفید کپڑا باندھے ہوئے ہیں، میں نے ان سے کہا: یہ کپڑا کیسا ہے؟ جواب دیا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی لعنت ونفرین کی وجہ سے ہے۔ پھر انہوں نے حدیث طیر اور حضرت علی علیہ السلام کی لعنت کا تذکرہ کیا؛ حضرت علی علیہ السلام نے اس طرح بدعا کی: خدایا! انس کی آنکھ میں ایسی سفیدی ظاہر کر کہ وہ اسے لوگوں سے چھپا نہ سکے۔ (۱)

مؤلف: ابن عبدالبر اندلسی کا تذکرہ جن کی وفات ۴۶۳ھ میں ہوئی ہے۔ مختصر جامع بیان العلم وفضلہ میں طلب علم کے لئے سفر کرنے کے باب میں ہے: جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ صحابی رسول سے ایک حدیث مجھے معلوم ہوئی، میں نے اسے سننے کے لئے ایک اونٹ خریدا اور اسے سفر کے لئے آمادہ کیا، ایک مہینہ سفر کر کے شام میں اس کے پاس پہنچا، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن انیس انصاری ہے، میں اس کے گھر پہنچا اور اسے پیغام دیا کہ جابر اس کے منتظر ہیں۔ وہ باہر آیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو عشق ومحبت کے ساتھ گلے لگایا، میں نے اس سے کہا: مجھے ایک ایسی حدیث معلوم ہوئی ہے جس کے بارے میں مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اسے رسول خداؐ سے سنا ہے لیکن میں نے اسے آنحضرت سے نہیں سنا ہے۔ اس نے کہا: میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم بندوں کو محشور فرماتا ہے... الخ۔ (۲)

اسی طرح عطاء سے منقول ہے کہ ابوایوب نے عقبہ بن عامر سے ملاقات کے لئے سفر کیا، جب وہ مصر پہنچے تو لوگوں نے عقبہ کو ان کی آمد کی خبر دی، وہ دوڑتے ہوئے ابوایوب کے پاس پہنچے، ابوایوب نے کہا: مجھے ایک حدیث معلوم ہوئی ہے جسے تم نے رسول خداؐ سے سنا ہے اور تمہارے علاوہ کوئی نہیں جس نے براہ راست

۱۔ بحار ج ۶۰ ص ۳۰۰ ۲۔ مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۵۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آنحضرت سے سنا ہو۔ عقبہ نے کہا: میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو بدحالی وخواری کی حالت میں خوشحال کرے تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے خوشحال کرے گا۔ ابوایوب نے راہ سفر آمادہ کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ واپس آ گئے۔ شعبی کا بیان ہے: اگر کوئی شخص شام کے دور ترین علاقہ سے یمن کے دور ترین علاقہ کا سفر کرے تا کہ حکمت کا ایک کلمہ سن سکے تو میری نظر میں اس نے بے فائدہ سفر نہیں کیا ہے۔(۱)

لفظ ''ضیف'' کے ذیل میں اس موضوع سے متعلق احادیث ومطالب بیان کئے جائیں گے۔

الخصال: جب ابوذر کی جلاوطنی کا حکم سنا دیا گیا تو وہ، حضرت علی علیہ السلام، مقداد بن اسود، عمار یاسر، حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود ایک جگہ جمع ہوئے۔ ابوذر نے کہا: کوئی حدیث بیان کرو جس کے ذریعہ ہم رسول خداؐ کو یاد کریں، ان کی نبوت کی گواہی دیں اور توحید کے ذریعہ ان کی تصدیق کریں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ابھی حدیث بیان کرنے کا مناسب موقع نہیں ہے۔ سبھی نے کہا: ہاں صحیح ہے۔ ابوذر نے کہا: اے حذیفہ! تم ہی کوئی حدیث بیان کرو۔ حذیفہ نے کہا: تم جانتے ہو کہ میں ہمیشہ مشکلات کے بارے میں سوال کرتا تھا اور انہیں کی تعلیم حاصل کرتا تھا، اس کے علاوہ دوسری چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ ابوذر نے کہا: اے ابن مسعود! تم ہی ہمارے لئے کوئی حدیث کرو۔ ابن مسعود نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ میں قرآن کی قرائت کرتا ہوں، مجھ سے اسی کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، ہاں! آپ خود اصحاب حدیث ہیں۔ سبھی نے کہا: یہ بات صحیح ہے۔ ابوذر نے کہا: اے مقداد! تم ہی ہمارے لئے کوئی حدیث بیان کرو۔ جواب دیا: تم جانتے ہو کہ میں صاحب شمشیر تھا، مجھ سے صرف اسی کے بارے میں سوال کیا گیا لیکن آپ خود اصحاب حدیث ہیں۔ کہا گیا: صحیح ہے۔ ابوذر نے کہا: اے عمار! تم ہی کوئی حدیث بیان کرو۔ عمار نے کہا: تم لوگ جانتے ہو کہ میں بھولنے والا انسان ہوں مگر یہ کہ کوئی مجھے یاد دہانی کرائے تا کہ مجھے یاد آ سکے۔ پھر انہوں نے حدیث ''شرالاولین والآخرین اثناعشر'' اور حدیث ''رایات خمس'' کو بیان کیا۔(۲)

الخصال: محمد بن عبداللہ بن طاہر سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس تھا، وہاں ابا صلت ہروی، اسحاق

۱۔ مختصر جامع بیان العلم وفضلہ ص ۴۶؛ جامع بیان العلم وفضلہ ج ۱ ص ۹۳

۲۔ خصال ص ۴۵۸ ح ۲۰؛ بحار ج ۳۷ ص ۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بن راہویہ اور احمد بن محمد بن حنبل بھی موجود تھے، میرے والد نے کہا: تم میں سے ہر ایک کوئی حدیث بیان کرے۔ ابا صلت ہروی نے کہا: حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے اپنے والد موسی بن جعفر علیہ السلام سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، انہوں نے محمد بن علی علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ایمان، گفتار و کردار کا نام ہے۔ جب ہم باہر آئے تو احمد بن محمد بن حنبل نے کہا: یہ کیسا سلسلۂ سند ہے؟ میرے والد نے کہا: یہ دیوانوں کی دوا ہے، اس لئے کہ اس کے ذریعہ سے دیوانہ کا علاج ہوتا ہے، وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔ (۱)

ضمرہ بن سمرہ کا عذاب؛ اس لئے کہ وہ آنحضرت کی حدیث سننے کے بعد ہنسا اور اس نے دوسروں کو بھی ہنسایا۔ (۲)

شیخ شہید لکھتے ہیں: حکایت کی گئی ہے کہ ایک شخص نے چہار شنبہ کے دن حجامت کروائی اور سفید داغ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس لئے کہ اس نے حدیث کو معمولی شمار کیا (جس میں چہار شنبہ کے دن حجامت کی ممانعت کی گئی تھی)۔ (۳)

المناقب: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے آیۂ مبارکہ ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (۴) کے ذیل میں فرمایا: اے محمد! حضرت ابو طالب علیہ السلام کی احسانات کے متعلق بندوں سے بات کرو اور علی علیہ السلام کے فضائل کے بارے میں لوگوں سے گفتگو کرو تا کہ اس کی ولایت یقینی ہو جائے۔ (۵)

اس بات پر مشتمل باب کہ اہل بیت علیہم السلام کی حدیث صعب و مستصعب (جس کی تفہیم مشکل ہو) ہے اور ان کے اقوال و احادیث میں کئی وجوہات پاتے ہیں؛ (۶)

الخرائج: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کچھ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آ کر عرض کی: یا ابا عبداللہ! خداوند عالم نے جو فضیلت آپ کے لئے قرار دی ہے اس کے بارے میں بتائیے۔

۱۔ خصال ص ۵۳ ح ۶۸؛ بحار ج ۶۹ ص ۶۵، ۶۹

۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۷؛ ج ۶ ص ۲۵۹

۳۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۳۹

۴۔ ضحیٰ ۱۱

۵۔ المناقب ج ۳ ص ۱۰۰؛ بحار ج ۳۵ ص ۴۲۵

۶۔ بحار ج ۲ ص ۱۸۲؛ ج ۲۷ ص ۲۳۴؛ ج ۵۲ ص ۳۱۸، ۳۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت نے فرمایا: تم لوگ اسے درک نہیں کر سکتے اور اسے حمل کرنے سے قاصر و عاجز رہو گے۔ انہوں نے کہا کیوں، ہم درک کر سکتے ہیں۔ فرمایا: اگر تم صحیح کہہ رہے ہو تو تم میں سے دو لوگ دور ہو جاؤ تا کہ میں ایک سے گفتگو کروں، اگر اس میں درک کرنے کی صلاحیت ہوئی تو بقیہ افراد سے بھی گفتگو کروں گا۔ انہوں نے قبول کیا، جب دور ہوئے تو حضرتؑ نے ان میں سے ایک کے ساتھ گفتگو شروع کی، تھوڑی ہی دیر بعد پریشان حمل کے ساتھ کھڑا ہو گیا، اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں، دوسروں نے اس سے لاکھ بات کرنے کی کوشش کی، سوالات کئے لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر وہ اپنی خواہش سے منصرف ہو گئے۔ (۱)

الخرائج: حضرت نے فرمایا: ایک شخص نے حسین بن علی علیہما السلام کی خدمت میں آ کر عرض کی: خداوند عالم نے آپ کے لئے جو فضیلت قرار دی ہے اس کے بارے میں بیان کیجئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم اسے تحمل نہیں کر سکتے۔ اس نے کہا: کیوں، اے فرزند رسولؐ! آپ ہم سے بات کیجئے، میں تحمل کر سکتا ہوں۔ حضرت نے اس سے ایک حدیث بیان کرنا شروع کیا، ابھی وہ حدیث ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس شخص کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے اور وہ حدیث بھول گیا۔ حضرت نے فرمایا: خداوند عالم کی رحمت اس کے شامل حال ہو گئی کہ وہ حدیث بھول گیا۔ (۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''حفص'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

جعلی احادیث:

بعض جعلی احادیث کا تذکرہ؛ اہل سنت کے عالم صنعانی سے منقول ہے کہ جعلی احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ محدثین نے یہ خیال کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: خداوند عالم قیامت کے دن عمومی طور پر لوگوں کے سامنے متجلی ہو گا اور اے ابوبکر! تمہارے لئے بطور خصوصی متجلی ہو گا۔ دوسری جعلی روایت یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ خداوند عالم نے جب ارواح کو خلق فرمایا تو دوسری ارواح میں سے ابوبکر کی روح کا انتخاب کیا۔ پھر صنعانی کا بیان ہے: میں اسے عمر بن خطاب سے منسوب کرتا ہوں اور ان

۱۔ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۹۵۷ ح ۴۷

۲۔ بحار ج ۲۵ ص ۳۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے بارے میں حق بات کہتا ہوں کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ حق بات کہو چاہے وہ تمہارے، تمہارے والدین اور تمہارے رشتہ داروں کے لئے نقصان دہ ہی کیوں نہ ہو۔

جعلی روایتوں میں سے مندرجہ ذیل روایت کی جانب بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے: سب سے پہلے جس کے داہنے ہاتھ میں نامۂ کردار دیا جائے گا وہ عمر بن خطاب ہیں وہ آفتاب کی طرح روشنی کے حامل ہیں۔ کہا گیا: پھر ابوبکر کہاں ہیں؟ فرمایا: فرشتوں نے اس کو چرالیا۔ ایک دوسری حدیث یہ ہے: جو شخص ابوبکر و عمر کو گالی دے وہ قتل کردیا جائے گا اور جو شخص علی اور عثمان کو گالی دے اس پر حد جاری کی جائے گی۔

جعلی احادیث میں سے مندرجہ ذیل حدیث کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے: کچھ دنوں بعد دوسروں سے ملاقات کے لئے جاؤ تا کہ تمہارے لئے ان کی محبت میں اضافہ ہوجائے، سبزہ زار کو دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو شخص نابینا کے ساتھ چالیس قدم چلتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ علم کی دو قسمیں ہیں: علم ادیان اور علم ابدان۔(۱)

صنعانی نے دوسری روایتوں کو جعلی احادیث کے ذیل میں ذکر کیا ہے؛ بطور مثال: جنت، سخاوت کرنے والوں کا گھر ہے؛ عورتوں کی فرمانبرداری، پشیمانی کا موجب ہوتی ہے؛ لڑکیوں کو دفن کرنا بزرگواری ہے؛ نیکی کو خوبصورت چہروں کے پاس تلاش کرو؛ دین کا غم واندوہ ہی غم واندوہ ہے اور درد صرف آنکھ کا درد ہے؛ موت ہر مسلمان کا کفارہ ہے... وغیرہ۔(۲)

وہ جعلی احادیث جنہیں بصرہ والوں نے جعل کرکے امام صادق علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔(۳)

ابوبکر و عمر کی فضیلت کے سلسلہ میں جعلی احادیث جنہیں مامون کے سامنے پیش کیا گیا لیکن اس نے بھی اسے باطل قرار دیا۔(۴)

اس مضمون سے ملتی جلتی روایت؛(۵)

ان دونوں کی فضیلت میں جعلی احادیث جنہیں یحییٰ بن اکثم نے ابوجعفر ثانی (امام جواد علیہ السلام) کے سامنے پیش کیا اور امام نے ان کا جواب دیا۔(۶)

۱۔ اربعین شیخ بہائی ص ۱۴۸ ۲۔ بحار ج ۸ ص ۲۵۴ (قدیم) ۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۵۴

۴۔ بحار ج ۴۹ ص ۱۹۰ ۵۔ بحار ج ۲ ص ۲۸ ۶۔ بحار ج ۵۰ ص ۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حدیث میں اختلاف عوام کے دلائل کا تذکرہ، امیر المومنین علیہ السلام کی زبانی: (۱)

حدیث نفس:

وسوسہ اور حدیث نفس کے سلسلے میں مروی مطالب: (۲)

دین میں شک وشبہ، وسوسہ اور حدیث نفس پر مشتمل باب: (۳)

توضیح: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ "وسوس" کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

مکارم الاخلاق: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں جو چالیس دن گزر جانے کے باوجود اپنے اندر حدیث نفس نہ پڑھے، ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے پروردگار سے توبہ کرے۔ (۴)

بیان: حدیث نفس سے مراد عقائد اور قضا وقدر میں شیطانی وسوسوں اور خطورات ہیں جو کفر آمیز باتوں کا موجب ہوتے ہیں۔

اس بات کا بیان کہ خداوند عالم حدیث نفس کے سلسلے میں باز پرس نہیں کرے گا اور اسی کے ذیل میں آیہ مبارکہ ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ (۵) کی تفسیر۔ (۶)

رسول خداؐ کی ایک صحیح حدیث میں ہے: میری امت سے ان کی حدیث نفس کو اس وقت اٹھالیا جاتا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔ (۷)

محدث کے بارے میں:

نبی، رسول اور محدث کے درمیان فرق: محدث اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ بات کی جاتی ہے اور وہ سنتا ہے لیکن وہ فرشتہ کو نہیں دیکھتا اور خواب میں بھی اس کا مشاہدہ نہیں کرتا۔ (۸)

ان مطالب کا تذکرہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ محدث، صدیقین کی طرح ہوتا ہے لہٰذا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس حالت کے زیاں کے خوف سے ان چیزوں سے پرہیز کرے جنہیں خدا ناپسند فرماتا

۱۔ بحار ج ۹ ص ۷۷ ۲۔ بحار ج ۵۸ ص ۳۲۳ ۳۔ بحار ج ۷۲ ص ۱۲۳

۴۔ بحار مکارم اخلاق ص ۳۷۹ ۵۔ بقرہ/۲۸۴؛ اور تم اپنے دل کی باتوں کا اظہار کرو یا ان پر پردہ ڈالو وہ سب کا محاسبہ کرے گا"۔

۶۔ بحار ج ۶۹ ص ۳۸ ۷۔ بحار ج ۱۷ ص ۵۴ ۸۔ بحار ج ۱۸ ص ۲۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

باب: ائمہ طاہرین علیہم السلام محدث ہیں۔(۲)

امالی طوسی: ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام محدث تھے، سلمان فارسی محدث تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کی: محدث ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کہ فرشتہ آتا ہے اور اس کے دل میں ایسا ویسا ڈال دیتا ہے۔(۳)

ایک باب جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام محدث تھے۔(۴)

ایک باب جس میں نماز عشاء کے بعد بات کرنے کی کراہت کو بیان کیا گیا ہے۔(۵)

قرب الاسناد: امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: تمہارے لئے ضروری ہے کہ جوانوں پر توجہ کرو اس لئے کہ وہ نیک کام میں پیشتاز ہیں۔(۶)

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک جوان کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے جو بھی اس میں ڈالا جاتا ہے اسے قبول کر لیتا ہے۔(۷)

حدوث عالم اور اس کی تخلیق کی کیفیت و آغاز پر مشتمل باب؛(۸)

فتح مکہ کے بعد سے لے کر غزوۂ حنین تک کے حالات و حوادث پر مشتمل باب؛(۹)

غزوۂ خیبر سے لے کر جنگ موتہ تک کے حالات پر مشتمل باب؛(۱۰)

مؤلف: اس سال کے حالات لفظ ''وقع'' اور ''سنۃ'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حدد

حدود:

امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت پر زنا کی حد جاری فرمائی جس نے زنا کا اقرار کیا تھا اور اس مرد پر حد زنا

۱۔ بحار ج ۲ ص ۵۸ ۲۔ بحار ج ۲۶ ص ۶۶

۳۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۱؛ بحار ج ۲۶ ص ۶۷؛ ج ۲۲ ص ۳۲۶ ۴۔ بحار ج ۴۰ ص ۱۲۷

۵۔ بحار ج ۷۶ ص ۱۷۸ ۶۔ بحار ج ۲۳ ص ۲۳۶ ۷۔ بحار ج ۷۷ ص ۲۰۰

۸۔ بحار ج ۵۷ ص ۲ ۹۔ بحار ج ۲۱ ص ۱۳۹ ۱۰۔ بحار ج ۲۱ ص ۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جاری فرمائی جس نے زنا کا اعتراف کیا تھا؛ اسی طرح اس شخص پر حد جاری فرمایا جس نے لواط کا اقرار کیا تھا۔(۱)

اس بات پر مشتمل باب کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور ہر چیز کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے اور ان سب کا علم امام کے پاس موجود ہے۔(۲)

رجال کشی: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کی تعریف جس نے ہر چیز کی حد قرار دی ہے جو خود اسی کی ذات پر منتہی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے دسترخوان اور ظرف کی حد بیان فرمائی، دسترخوان کی حد یہ ہے کہ اگر دسترخوان لگایا جائے تو خدا کا نام لیا جائے اور جب اٹھایا جائے اس کی حمد وثنا کی جائے۔ پانی کے ظرف کی حد یہ ہے کہ پیتے وقت خدا کو یاد کیا جائے اور پینے کے بعد خداوند عالم کی حمد کی جائے، نیز پکڑنے والی اور ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی نہ پیا جائے۔(۳)

بیان: نماز، روزہ، زکات، حج، وضو اور ولایت کے حدود کی عظمت وبزرگی؛(۴)

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ ﴾ جن سے آلات جنگ تیار کئے جاتے ہیں؛ ﴿وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾(۵) اس لئے کوئی ایسی صنعت نہیں جس میں لوہا آلہ کار نہ ہو۔(۶)

رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: کائنات کے مصالح یا اصول ہیں یا پھر فروع؛ اصول چار چیزیں ہیں: کھیتی، بافندگی، تعمیر عمارت اور سلطنت؛ اس لئے کہ انسان کھانے، لباس پہننے اور گھر میں رہنے پر مجبور ہے۔ دوسری طرف وہ مدنی الطبع ہے لہذا اس کی مصلحت اسی وقت پوری ہوسکتی ہے جب وہ اپنے ہم جنس افراد کے ساتھ رہے گا تا کہ ان میں سے ہر ایک اہم ترین اور ضرورت مند امور کے سلسلے میں اقدام کرسکیں؛ ایسی صورت میں ہر چیز کے مصالح وفوائد محقق ہوں گے اور یہ تحقق مزاحمت سے گریز بھی نہیں ہوگا، ایسا کوئی ہونا چاہئے جو دوسروں کے نقصانات کو برطرف کرے اور وہ شخص وہی ''سلطان'' ہے۔ یہ چار اصول زندگی ہیں جن کو

۱۔ بحار ج ۴۰ ص ۲۹۰، ۲۹۵ ۲۔ بحار ج ۲ ص ۱۶۸ ۳۔ رجال کشی ص ۲۲۰؛ بحار ج ۱۰ ص ۱۵۹

۴۔ بحار ج ۶۸ ص ۳۸۷

۵۔ حدید/۲۵؛ ''اور ہم نے لوہے کو بھی نازل کیا ہے جس میں شدید جنگ کا سامان اور بہت سے دوسرے منافع بھی ہیں''۔

۶۔ کافی ج ۷ ص ۲۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گزشتہ بیان کے مطابق لوہے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر لوہا دستیاب نہ ہو تمام مصالح وفوائد مختل ہوجائیں گے۔ خداوند عالم نے لوہے کی شدید ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے حصول کو آسان بنایا ہے اور اسے کثرت سے خلق فرمایا ہے لیکن چونکہ سونے کی اتنی ضرورت نہیں ہے اسی لئے اسے کمیاب خلق فرمایا ہے اس سے بندوں پر خداوند عالم کی بخشش ورحمت آشکار ہوتی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کی ضرورت شدید اور زیادہ ہوتی ہے اس کا حصول بھی آسان ہوتا ہے۔اسی لئے حکماء کا کہنا ہے: جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہوا ہے، اگر تھوڑی دیر کے لئے دل سے اس کا رابطہ منقطع ہوجائے تو انسان مرجائے گا، یہی وجہ ہے کہ خدا نے اس کی حصولیابی کو آسان قرار دیا ہے اور اسباب تنفس کو آسانی سے انسان کے اختیار میں قرار دیا ہے تاکہ اپنی طبیعت کے مطابق اسے ہموار کرسکے اور کسی زحمت کے بغیر تنفس کرسکے۔ پس ہوا بھی پانی ہے اور پانی کے بعد غذا، پھر کھانے کی چیزیں ضرورت اور حصول کے مطابق مختلف ہے یعنی جس کی ضرورت زیادہ ہو اس کا حصول بھی آسان ہوتا؛ برخلاف اس کے برعکس یعنی جس کی ضرورت کم ہوتی ہے اس کا حصول بھی مشکل ہے۔ جواہرات بھی چونکہ ان کی ضرورت کم محسوس ہوتی ہے اسی لئے اس کا حصول بھی بہت کم ہے اور مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں۔ نیز چونکہ ہر چیز سے زیادہ خداوند عالم کی رحمت کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے ہم بھی اس کی رحمت کی دعا کرتے ہیں کہ دنیا میں اس کا حصول آسان ہو۔(۱)

التہذیب: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے لوہے کو دنیا میں جن وشیاطین کے لئے زینت قرار دیا ہے لیکن مسلمان پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ نماز میں پہنیں مگر یہ کہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہوں ایسی صورت میں لوہے کا نماز میں پہنا جائز ہے۔(۲)

مکارم الاخلاق: نصر خادم سے مروی ہے کہ عبد صالح، ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے دسترخوان کو دیکھا جس پر تانبا کے حلقے رکھتے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ان حلقوں کو جدا کردو اور ان کی جگہ لوہے کے حلقے رکھ دو اس لئے کہ اس سے دسترخوان پر موجود چیزوں سے حشرات نزدیک نہیں ہوتے۔(۳)

۱۔ بحار ج ۶۰ ص ۱۷۵

۲۔ التہذیب ج ۲ ص ۲۲۷ ح ۱۰۲؛ بحار ج ۶۳ ص ۴۷

مکارم الاخلاق ص ۳۰۶؛ بحار ج ۷۶ ص ۲۷۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علل الشرائع: نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے حالت نماز میں لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے شخص کے بارے میں فرمایا: نہیں، مرد کے لئے صحیح نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ میں پہنے اس لئے کہ یہ آتش کا زیور ہے۔(۱)

علل: ابن ابی عمیر نے کہا ہے کہ جو شخص لوہے کی چیز سے ناخن کاٹتا ہے، بال کاٹتا ہے یا سر چھلواتا ہے اسے ہوتے کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ فتویٰ ہمارے مروی امام صادق علیہ السلام سے مستند ہے۔(۲)

الخصائص: امیر المومنین علیہ السلام کے لئے لوہے کا نرم ہونا... تاکہ اسے فروخت کر کے بیت المال میں داخل کر سکیں۔(۳)

امیر المومنین علیہ السلام کے لئے لوہے کا نرم ہونا اور حضرت کا ارشاد: خداوند عالم نے ہمارے ذریعہ سے جناب داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا۔(۴)

عدۃ الداعی: اس لوہا کا واقعہ جس نے بادل کو حکم دیا کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے جائے اور ان کی سرزمین پر چھوڑ دے۔(۵)

حدید و محمات کا واقعہ:(۶)

نہج البلاغہ: خدا کی قسم! میں نے عقیل کو خود دیکھا کہ انہوں نے فقر و فاقہ کی بنا پر تمہارے حصۂ گندم میں سے تین کیلو کا مطالبہ کیا تھا جب کہ ان کے بچوں کے بال غربت کی بنا پر پراگندہ ہو چکے تھے اور ان کے چہروں کے رنگ یوں بدل چکے تھے جیسے انہیں تیل چھڑک کر سیاہ بنایا گیا ہو اور انہوں نے مجھ سے بار بار تقاضا کیا اور مکرر اپنے مطالبہ کو دہرایا تو میں نے ان کی طرف کان دھر دیئے اور وہ یہ سمجھے کہ شاید میں دین بیچنے اور اپنے راستہ کو چھوڑ کر ان کے مطالبہ پر چلنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ لیکن میں نے ان کے لئے لوہا گرم کرایا اور پھر ان کے جسم کے قریب گیا تاکہ اس سے عبرت حاصل کریں، انہوں نے لوہا دیکھ کر یوں فریاد شروع کر دی جیسے کوئی بیمار اپنے درد و الم سے فریاد کرتا ہے اور قریب تھا کہ ان کا جسم اس کے داغ دینے سے جل جائے تو

۱۔ علل الشرائع ص ۳۴۸ ج ۱؛ بحار ج ۸۰ ص ۱۷
۲۔ بحار ج ۸۰ ص ۱۱۵
۳۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۳
۴۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۶۶
۵۔ عدۃ الداعی ص ۲۳۶؛ بحار ج ۱۳ ص ۳۴۵؛ ج ۶۹ ص ۳۲۳، ج ۴ ص ۱۴۵
۶۔ بحار ج ۴۲ ص ۱۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں نے کہا: رونے والیاں آپ کے غم میں روئیں اے عقیل! آپ اس لوہے سے فریاد کررہے ہیں جسے ایک انسان نے فقط ہنسی مذاق میں گرم کیا ہے اور مجھے اس آگ کی طرف کھینچ رہے ہیں جسے خدائے جبار نے اپنے غضب کی بنیاد پر بھڑکایا ہے، آپ اذیت سے فریاد کریں اور میں جہنم سے فریاد نہ کروں؟!۔(۱)

امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل کے متعلق ابن ابی الحدید کا قول؛(۲)

حضرت سے مروی بعض غیبی اخبار وروایات؛(۳)

مؤلف: ابن ابی الحدید، عبدالحمید بن محمد بن محمد بن حسن بن ابی الحدید مدائنی... فاضل، ادیب، عالم وآگاہ، مورخ، حکیم اور شاعر تھے، نہج البلاغہ کے ایک شارح اور مشہور سات قصائد کے مالک ہیں، ان کا مذہب اعتذال تھا چنانچہ انہوں نے خود ہی امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں کہے گئے اپنے ایک قصیدہ میں اس کی گواہی دی ہے:

ورایت دین الاعتذال وانني ... اهوی لاجلك کل من یتشیع

۶۵۵ھ میں بغداد میں ان کی وفات ہوئی ہے، اس بات کو آیۃ اللہ علامہ نے اپنے والد کے واسطہ سے ان سے نقل کیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

حدق

ان سات باغوں کا واقعہ جنہیں امیر المومنین علیہ السلام نے مدینہ میں دیکھا اور انہیں دیکھنے کے بعد فرمایا: کتنے اچھے باغ ہیں۔ رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا: ہاں کتنے اچھے ہیں لیکن جنت میں تمہارے لئے اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ موجود ہیں۔ پھر انہیں اپنی آغوش میں لے کر روتے ہوئے فرمایا: میرے والد، شہید کی تنہائی پر قربان۔ اس سے خود امیر المومنین علیہ السلام مراد تھے... حضرت نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ گریہ کیوں کررہے ہیں؟ فرمایا: اس کینہ ودشمنی پر رورہا ہوں جو اقوام کے دل میں ہے اور وہ میرے بعد تمہارے لئے ظاہر کریں گے، یہ بدر واحد کی دشمنی ہے۔ سوال کیا: کیا میرا دین اس وقت محفوظ رہے گا؟ فرمایا: ہاں! تمہارا

۱۔ نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۴؛ بحار ج ۴۱ ص ۶۲؛ ج ۷۷ ص ۳۹۳

۲۔ شرح نہج البلاغہ ج ۹ ص ۱۶۶؛ بحار ج ۴۰ ص ۹۷؛ ج ۴۱ ص ۱۳۲

۳۔ بحار ج ۴۱ ص ۳۴۳۔۳۴۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دین محفوظ وسالم رہے گا۔(۱)

حذر

باب تدبیر، حزم (کام میں استواری) اور حذر (احتیاط)؛(۲)

الخصال: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: کوئے سے تین خصوصیات سیکھو: دوسروں سے چھپا کے جماع کرتا ہے، علی الصباح طلب روزی کے لئے نکل پڑتا ہے اور بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتا ہے۔(۳)

حذف

حذیفہ بن اسید غفاری...رسول اکرمؐ کے اصحاب میں سے تھے۔ لفظ ''حور'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ وہ حسن بن علی علیہما السلام کے خاص ساتھیوں اور اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے اپنے اور شیعوں کے نام پر مشتمل ایک دیوان امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے پاس دیکھا۔

بصائر الدرجات: حذیفہ بن اسید غفاری سے کا بیان ہے: جب امام حسن علیہ السلام معاویہ سے الگ ہو کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو میں ان کی خدمت میں تھا، ان کے آگے ہمیشہ ایک اونٹ رہتا جس پر سامان لدا ہوتا تھا اور آپ اس کی بہت زیادہ دیکھ بھال کرتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کی: مولا! اس اونٹ پر کیسا بوجھ ہے کہ آپ جہاں جاتے ہیں اپنے آپ سے جدا نہیں کرتے؟ پوچھا: جانتے ہو کیا ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ فرمایا: دیوان ہے۔ پوچھا: کیسا دیوان؟ فرمایا: ہمارے شیعوں کے اسماء پر مشتمل دیوان۔ میں نے عرض کی: قربان جاؤں میرے نام مجھے دکھایئے۔ فرمایا: کل صبح آؤ۔ دوسرے دن اپنے بھتیجے کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں پہنچا جو میرے برخلاف پڑھا لکھا تھا اور پڑھ سکتا تھا، حضرت نے مجھ سے فرمایا: اتنی صبح یہاں کیوں آئے ہو؟ جواب دیا: اس وعدہ کے لئے جو آپ نے کل دیا تھا۔ پوچھا: یہ لڑکا کون ہے؟ عرض کی: میرا بھتیجا ہے جو پڑھنا لکھنا جانتا ہے لیکن میں اسے محروم ہوں۔ فرمایا: بیٹھو۔ پھر حکم دیا کہ بیچ والے دیوان کو لے

۱۔ بحار ج ۲۸ ص ۵۴۔۵۵، ج ۳۴ ص ۳۳۹، ج ۴۱ ص ۴

۲۔ بحار ج ۷۱ ص ۳۳۳

۳۔ الخصال ص ۱۰۰ ح ۱۵۱، بحار ج ۷۱ ص ۳۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آؤ، دیوان کو لایا گیا، وہ لڑکا سب کچھ دیکھ رہا تھا، اس دیوان میں اسماء چمک رہے تھے، نام پڑھتے ہوئے اچانک اس نے کہا: چچا جان! میرا نام دیکھئے۔ میں نے کہا: تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے، میرا نام کہاں ہے؟ اس نے تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد کہا: یہ رہا آپ کا نام۔ ہم دونوں ہی خوش ہوئے۔ وہ جوان کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی رکاب میں درجۂ شہادت پر فائز ہوا۔(۱)

حذیفہ بن منصور بن کثیر خزاعی...موثق افراد میں سے ہیں۔

رجال نجاشی: حذیفہ بن منصور ایسے ثقہ ہیں جنہوں نے امام باقر، امام صادق اور امام کاظم علیہم السلام سے روایت کی ہے، ان کے دو بیٹے محمد اور حسن بھی حدیث کے راوی تھے، ان سے منسوب ایک کتاب ہے جس کی ہمارے علماء نے روایت کی ہے۔(۲) شیخ مفید نے بھی ان کی توثیق کرتے ہوئے مدح وستائش کی ہے۔ ابن ابی عمیر، صفوان اور دوسرے عظیم رواۃ نے ان سے روایت کی ہے۔

حذیفہ بن یمان؛

امالی طوسی: خالد یشکری سے منقول ہے کہ صلح کے پہلے سال میں شہر سے باہر نکلا، شہر کوفہ میں آکر مسجد پہنچا، وہاں میں نے ایک حلقہ دیکھا جس میں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سوال کیا: یہ کون ہے۔ لوگوں نے حیرت سے سوال کیا: تم ان کو نہیں پہنچانتے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ کہا: وہ رسول خداؐ کے صمیمی دوست اور صحابی حذیفہ بن یمان ہیں۔ میں بھی لوگوں کے ہمراہ ان کے پاس بیٹھ گیا، اثنائے گفتگو انہوں نے کہا: لوگ رسول خداؐ خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق سوال کرتا تھا۔(۳)

اہل سنت کے طریق سے اس واقعہ کا تذکرہ؛(۴)

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور ان کی پیروی کی تشویق کے متعلق حذیفہ سے مروی روایتیں؛(۵)

حذیفہ سے مروی امام حسین علیہ السلام کی فضیلت میں رسول اکرمؐ کی حدیث؛ آنحضرت نے فرمایا: لوگوں میں حسین بن علی علیہما السلام کے بہترین دادا دادی ہیں، ماں باپ کے اعتبار سے یہ حسین لوگوں میں سب سے بہتر ہے، چچا اور پھوپھی اور ماموں وخالہ کی حیثیت سے یہ حسین لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۲۴ ۲۔ رجال نجاشی ص ۱۴۷ ۳۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۲۲۵؛ بحار ج ۲۲ ص ۱۰۵

۴۔ بحار ج ۲۸ ص ۴۴ ۵۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۱۰ ۶۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حذیفہ کے نام جناب ابوذر غفاری کا خط اور حذیفہ کا جواب:

ابوامامہ سے مروی ہے کہ ابوذر غفاری نے عثمان کے سلوک کی شکایت کرتے ہوئے جناب حذیفہ بن یمان کو اس طرح خط لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، امابعد! اے میرے بھائی! خدا سے اس طرح ڈرو کہ تمہاری آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوجائے، دل آزاد ہوجائے اور تمہاری رات بیداری میں گزرے، تم اپنے بدن کو اطاعت خدا کے لئے مخصوص کردو، اس شخص کے لئے گریہ وزاری اور شب بیداری سب سے زیادہ مناسب ہے جو جانتا ہے کہ جہنم خداوند عالم کے غضب کی جگہ ہے تاکہ وہ جان لے خداوند عالم اس سے راضی ہوگیا ہے جو شخص جانتا ہے کہ جنت خداوند عالم کی رضایت کی جگہ ہے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ حق کی طرف سعی کرے تاکہ اس کے ذریعہ کامیاب وکامران ہوجائے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اہل وعیال اور مال کی قید سے نکلے، رات کے قیام، دن کے روزے اور ظالموں اور ملحدوں کے ساتھ جہاد کو اپنے دست وزبان سے معمولی شمار کرے تاکہ جان لے کہ خدا نے اس سے ان اعمال کو قبول کرلیا ہے اور اس امر کا علم صرف اور صرف خداوند عالم کے دیدار کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ ہاں! جو شخص خداوند عالم اور اس کے انبیائے کرام کے جوار میں رہنے کی طرف مائل ہے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ ایسا ہی ہو۔

اے میرے بھائی! تم وہی ہو جس سے میں ظالموں کے ظلم وجور اور اپنے غم واندوہ کو صراحت کے ساتھ بیان کرسکتا ہوں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے کہ یہاں ظلم وستم کیا جارہا ہے، اسی لئے میں نے محکوم ومردود قرار دیا۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے میرے حقوق بند کردیئے، مجھے مختلف شہروں میں بھیجا اور مجھے حرم رسول، رشتہ داروں اور بھائیوں سے دور کردیا۔ میرے ساتھ جو ہوا اور جو مصائب وآلام میرے اوپر ڈھائے گئے میں اس کی شکایت کرنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں بلکہ میں تو تمہیں آگاہ کررہا ہوں کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اور دوسرے تمام مسلمان سکون وآرام کی زندگی بسر کریں، وہ زندگی جو سبھی کے لئے مفید ہو اور سبھی کا انجام نیک ہو... والسلام۔

حذیفہ نے ابوذر کے خط کے جواب میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، امابعد! اے میرے بھائی! آپ کا خط ملا جس میں آپ نے مجھے میرے نفس کی سرکشی کی جانب متوجہ کیا اور خواہشات نفسانی سے محفوظ رہنے کی تاکید کی۔ میرے بھائی! آپ بہت پہلے سے مجھ پر اور مومنین پر لطف ومحبت کا مظاہرہ کررہے ہیں اور تمام

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مسلمانوں کے لئے بہترین ناصح اور مہربان رہے ہیں؛ کافی دنوں سے آپ ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کررہے ہیں لیکن خدا کے علاوہ کوئی بھی اس کے رضوان کی طرف ہدایت وراہنمائی نہیں کرسکتا اور اس کی رحمت وعطوفت ہی کی وجہ سے اس کے غیظ وغضب سے محفوظ رہا جاسکتا ہے، لہذا میں خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کو اور پوری امت کو اپنی وسیع رحمت ومغفرت کے سایہ میں رکھے۔ میرے بھائی! آپ نے غریب الوطنی اور جلاوطنی کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا، وہ میں سمجھ گیا۔ اے میرے بھائی! خدا کی قسم! آپ پر جو سختیاں اور مصائب ڈھائے گئے وہ میرے لئے دشوار اور سخت ہیں، اگر میرے پاس اتنی قدرت ہوتی کہ اپنے اموال کے ذریعہ ان مشکلات کا سد باب کرسکوں تو خلوص دل اور پاکیزگی نفس کے ساتھ اموال کو قربان کردیتا تاکہ خداوند عالم آپ سے ان سختیوں کو دور کردے۔ خدا کی قسم! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی مدد کرسکتا ہوں تاکہ آپ کے غم واندوہ میں شریک ہوسکوں، بے شک میں بھی چاہتا ہوں کہ آپ پر جو مصائب وآلام ڈھائے گئے ہیں، تھوڑی مدت میں بھی برداشت کروں لیکن خداوند عالم نے ہمارے لئے جو مقدر فرمادیا ہے وہی میسر ہوگا۔ اے بھائی! ہمیں چاہئے کہ ہم خدا کی بارگاہ میں فریاد کریں اور اس سے رغبت کا مظاہرہ کریں... گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب ہم خدا کی طرف بلائے جارہے ہیں اور ہم بھی اس کی دعوت پر لبیک کہہ رہے ہیں اور پھر اپنے اعمال کا مشاہدہ کررہے ہیں۔

بنابریں ہم نے جو گزار دیا ہے اس کی ضرورت پیش آئے گی۔ اے میرے بھائی! جو کچھ ہاتھ سے جا چکا ہے اس پر افسوس مت کریں اور جو آپ پر ڈھائے جارہے ہیں اس پر غمگین نہ ہوں، ان سختیوں کو اپنی بھلائی کے لئے قبول کرلیجئے اور اپنی آنکھوں کو خداوند عالم کے بہترین اجر وثواب کی جانب مرکوز رکھئے۔

اے بھائی! میں اپنے اور آپ کے لئے موت کو بقا سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ سیاہ رات کے مانند ایک کے بعد ایک مصائب ہم پر ڈھائے جارہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ نے اپنی سواری کو آگے بڑھانا شروع کردیا ہے اور اس کی لگام کو کھینچ دیا ہے، ایسا فتنہ جس میں تلواریں چمک رہیں اور اس سے موت کی بارش ہورہی ہے؛ ایسا فتنہ جس سے جو بھی آگاہ ہوجائے اور اس میں کوئی فعالیت انجام دے تو وہ قتل کردیا جائے گا اور عرب کا کوئی بھی قبیلہ محفوظ نہیں رہے گا، چاہے وہ ایک گوشہ میں زندگی بسر کریں یا پھر شہر میں زندگی گزاریں... سبھی اس قتل وغارت گری کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ لہذا ایسے زمانہ میں سب سے

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

زیادہ عزیز وہ ہے جو سب سے زیادہ ظالم اور ستمگر ہو اور سب سے پست وہ ہے جو دوسروں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ پس جس زمانہ کی حالت ایسی ہو اس سے ہم اور آپ جیسوں کو خدا سے پناہ مانگنا چاہئے، میں اپنی نشست و برخاست اور روز و شب میں آپ کے لئے دعا کروں گا اور آپ کو اپنی دعا میں فراموش نہیں کروں گا اس لئے کہ خداوند عالم نے وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ کو نہیں توڑتا؛ چنانچہ وہ فرماتا ہے: ﴿اُدْعُونِی أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (۱) ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں کہ اس کی عبادت کا انکار کریں اور اس کی اطاعت سے سرپیچی کریں، خدا ہم پر اور آپ پر رحمت نازل کرے والسلام علیکم (۲)

کشف الغمہ: حذیفہ بن یمان سے منقول ہے کہ میری ماں نے مجھ سے سوال کیا: تم رسول اکرمؐ کے ہمراہ کب ہوتے ہو؟ میں نے کہا: فلاں اور فلاں وقت۔ وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں، میں نے ان سے کہا: اے مادر گرامی! مجھے چھوڑ دیئے، میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں جاؤں گا، ان کے ہمراہ نماز مغرب پڑھوں اور اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے طلب مغفرت نہ کرلیں۔ حذیفہ کا بیان ہے کہ پھر میں آنحضرت کی خدمت میں آیا، ان کے ہمراہ نماز مغرب پڑھی، انہوں نے نماز عشاء پڑھی اور مسجد سے باہر نکلے، میں بھی ان کے ہمراہ تھا... میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک آنحضرت متوجہ ہوئے، پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کی: حذیفہ ہوں۔ فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے پورا واقعہ بیان کیا تو آنحضرت نے فرمایا: خداوند عالم تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت کرے۔ (۳)

حذیفہ، عثمان کے زمانہ میں مدائن کے گورنر تھے، جب عثمان مر گئے تو امیر المومنین علیہ السلام نے ان کو ان کے عہدہ پر باقی رکھا اور مدائن کے لوگوں کے نام عہد نامہ لکھا، اس عہد نامہ کے بعض فقرے یہ ہیں: میں نے حذیفہ بن یمان کو تمہارے امور پر مقرر کیا ہے، وہ نیک اور صالح افراد میں سے ہیں اور امید کرتا ہوں کہ جیسے ہیں ویسے ہی دوسروں کے ساتھ پیش آئیں گے۔ میں ان کو نیک لوگوں کے ساتھ احسان کرنے، دشمنوں اور ظالموں کے ساتھ سخت گیری کرنے اور اچھوں کے ساتھ مدارا کرنے پر مامور کیا ہے، میں خداوند عالم کی

۱۔ غافر/۶۰؛ "مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے"۔

۲۔ بحار ج ۲۲ ص ۴۰۸

۳۔ کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۵۲؛ بحار ج ۳۷ ص ۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بارگاہ میں اپنے اور تمہارے لئے دنیا و آخرت میں حسن انتخاب، احسان اور رحمت واسعہ کا طلبگار ہوں؛ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔(۱)

ایک عجمی جوان کا واقعہ جسے حذیفہ نے نقل کیا ہے، یہ واقعہ غصب خلافت کے لئے مخالفین کی آمادگی پر مشتمل ہے، لیکن اس جوان نے منافقین کو پہنچان لیا اور اس کے بعد وہ امیر المومنین علیہ السلام کے خالص دوستوں میں سے ہوگیا، یہ جوان جنگ جمل میں حضرت کے ہمراہ تھا، اسی موقع پر اس کے ہاتھ میں قرآن کریم تھا اور وہ لوگوں کو امیر المومنین علیہ السلام کی طرف بلا رہا تھا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور وہیں شہید ہوگیا۔(۲)

اس واقعہ کا خلاصہ:(۳)

۱۷ ربیع الاول کو رسول اکرم کی خدمت میں حذیفہ کا پہنچنا... اس موقع پر حذیفہ نے آنحضرت کی زبانی اس دن کی فضیلت سماعت کی۔(۴)

جب شہر بانو نے امام حسین علیہ السلام کا انتخاب کیا تو امیر المومنین علیہ السلام کے حکم سے حذیفہ نے خطبہ پڑھا اور شہر بانو کو امام حسین علیہ السلام کی زوجیت میں قرار دیا۔(۵)

عثمان پر حذیفہ کا اعتراض اور ان کا قول: میں چاہتا تھا کہ میرے ترکش میں جتنے تیر ہیں وہ سب عثمان کے پیٹ میں اتار دوں۔ حذیفہ کا دوسرا قول: عثمان اس حالت میں قبر میں رکھا گیا کہ وہ فاجر تھا۔(۶)

مجالس مفید: حبہ عرنی سے منقول ہے: عثمان بن عفان کے قتل سے ایک سال پہلے میں نے حذیفہ بن یمان سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ لوگ تمہاری ماں حمیرا (عائشہ) کو اونٹ پر سوار کر کے اسے ہنکا رہے ہیں، تم بھی اس اونٹ کے آس پاس ہو، قبیلۂ ازد اس کے ساتھ ہیں، خدا انہیں جہنم واصل کرے؛ بنوضبہ بھی اس کے ساتھی ہیں، خدا ان کے پیروں کو کاٹ دے۔ جب جمل کا وقت آیا تو جنگ کا بازار گرم ہوا تو امیر المومنین علیہ السلام کے منادی نے آواز لگائی: امام فرماتے ہیں کہ جب تک میں حکم نہ دوں تم میں سے کوئی بھی جنگ کا آغاز نہ کرے۔ حبہ کا بیان ہے: دشمنوں نے ہماری جانب تیر پھینکے، ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین علیہ السلام دشمن ہم پر تیر بارانی کر رہے ہیں۔ فرمایا: تھوڑی دیر رک جاؤ۔ انہوں نے دوبارہ تیر

۱۔ بحار ج ۲۸ ص ۸۹
۲۔ بحار ج ۲۸ ص ۸۹۔۱۱۳
۳۔ بحار ج ۳۷ ص ۳۲۵
۴۔ بحار ج ۸ ص ۳۵ (قدیم)
۵۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۳۰
۶۔ بحار ج ۸ ص ۳۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بارانی کی اور لشکر کے کچھ لوگ شہید ہوگئے۔ ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین! ان کی وجہ سے ہمارے کچھ لوگ شہید ہوگئے۔ حضرت نے فرمایا: خدا کی برکت وحمایت سے حملہ کرو۔ ہم نے حملہ کیا، ہم نے نیزوں کو ایک دوسرے کے بدن میں پیوست کر دیا تھا، حالت یہ تھی کہ اگر کوئی راستہ چلتا تو اپنا پیر نیزے پر رکھتا تھا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام کے منادی نے آواز لگائی: تلواروں سے حملہ کرو۔ ہم نے اپنی تلواروں سے اس طرح حملہ کیا کہ تلوار کی دھار کند ہوگئی پھر حضرت کے منادی نے آواز لگائی: ان کے پیروں پر حملہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے پہلے اتنے پیر کٹے ہوئے نہیں دیکھے تھے۔ اسی وقت مجھے حذیفہ کی بات یاد آگئی جنہوں نے کہا تھا کہ ان کے ساتھی بنی ضبہ ہیں، خدا ان کے پیروں کو کاٹ دے۔ میں سمجھ گیا کہ ان کی دعا مستجاب ہوگئی ہے۔ پھر امیر المومنین! کے منادی نے آواز لگائی: اونٹ کا کام تمام کرو کہ یہ شیطان کی علامت ہے۔ ایک شخص نے اپنے نیزہ سے اس پر حملہ کیا، ایک دوسرے نے اس کے پیر پر حملہ کیا جس کی وجہ سے اونٹ زمین بوس ہوگیا اور چیخنے لگا۔ عائشہ بھی چیخنے لگیں اور ان کے آس پاس موجود بھاگ نکلے۔ اسی وقت امام کے منادی نے آواز لگائی: زخمیوں کو قتل نہ کرو اور بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو، جو شخص اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر لے وہ امان میں ہے اور جو اپنا اسلحہ زمین پر ڈال دے وہ بھی محفوظ ہے۔ (۱)

المناقب: حذیفہ کا بیان ہے: اگر میں تم لوگوں سے ان چیزوں کے بارے میں گفتگو کروں جنہیں میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے تو تم لوگ مجھے اپنے اوپر برتری دو گے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! ہم ایسا ہی کریں گے۔ حذیفہ نے کہا: اگر میں تم سے کہوں کہ تمہاری ایک ماں بے شمار لشکر کے ساتھ خوف و ہراس پھیلانے کے لئے تمہاری طرف آرہی ہے تو کیا تم لوگ میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! کون اس کی تصدیق کرے گا؟! حذیفہ نے کہا: تمہاری ماں حمیرا ایک لشکر کے ساتھ اپنے مرکب کو ایک جگہ سے تمہاری طرف ہنکا رہی ہیں تا کہ تمہارے چہرے کو قبیح کر سکے۔ (۲)

مؤلف: حذیفہ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول، آنحضرت سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، اس لئے کہ ڈرتا تھا کہ کہیں اس میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۸۶ ۲۔ المناقب ج ۱ ص ۱۴۰؛ بحار ج ۱۸ ص ۱۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حذیفہ نے ربیعہ سے کہا: اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر رسول کے مبعوث بہ رسالت ہونے سے لے کر آج تک تمام اصحاب کے اعمال کو ترازو کے ایک پلہ میں اور حضرت علی علیہ السلام اعمال کو اس کے دوسرے پلہ میں رکھا جائے تو ان کا عمل تمام کرداروں پر فوقیت حاصل کرلے گا۔ پھر انہوں نے جنگ خندق اور عمرو بن عبدود کے قتل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست اختیار میں حذیفہ کی جان ہے، حضرت علی علیہ السلام نے اس دن ایسا کام کیا کہ اس کا اجر وثواب قیامت تک تمام اصحاب رسول کے اعمال کے اجر وثواب سے بالاتر ہے۔ اس روایت کو ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے۔ (۱)

ابی صلاح حلبی کی ''**تقریب المعارف**'' میں تاریخ واقدی کے حوالے سے عبداللہ بن سائب سے نقل کیا گیا ہے کہ جب عثمان قتل کئے گئے تو لوگ مدائن میں حذیفہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم نے پل پر ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عثمان قتل کردیئے گئے۔ حذیفہ نے کہا: کیا اس شخص کو پہنچانتے ہو؟ میں نے کہا: میرے خیال سے میں اس کو پہچانتا ہوں لیکن میں نے اس کی بہت اچھی طرح تحقیق نہیں کی ہے۔ حذیفہ نے کہا: وہ ''عیثم جنی'' ہے جو خبریں پہنچاتا ہے۔ لوگوں نے اس تاریخ کو یاد کرلیا پھر معلوم ہوا کہ عثمان اسی دن مارے گئے تھے۔ (۲)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حذیفہ سے رسول اکرمؐ کی ملاقات ہوئی، آپ نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھایا لیکن حذیفہ نے آگے نہیں بڑھایا۔ آنحضرت نے فرمایا: اے حذیفہ! میں نے اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھایا لیکن تم نے نہیں بڑھایا؟ حذیفہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے ہاتھ کو چھونے کا اشتیاق بہت زیادہ ہے لیکن چونکہ میں حالت جنابت میں ہوں اور مجھے پسند نہیں کہ اس حالت میں آپ سے مصافحہ کروں۔ یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات ومصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں؟۔ (۳)

حذیفہ کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد: وہ ایسے انسان ہیں جو منافقین کے ناموں کو جانتے ہیں، اگر ان سے خدا کے حدود کے بارے میں سوال کروگے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ ان سے پوری طرح واقف ہیں۔ (۴)

۱۔ شرح نہج البلاغہ ج۱۹ ص۱۰۶؛ بحار ج۲۴ ص۳۰۴ ج۳۹ ص۳ ۲۔ تقریب المعارف؛ بحار ج۶۳ ص۹۴

۳۔ کافی ج۲ ص۱۸۳ ح۱۹؛ بحار ج۷۶ ص۳۲ ۴۔ بحار ج۱۰ ص۱۲۳؛ ج۲۲ ص۳۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سعد اور حذیفہ ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے آنحضرت کی پاسبانی کی ہے؛ جب آیۂ مبارکہ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (۱) نازل ہوئی تو آنحضرت نے اپنے پاسبانوں سے فرمایا: اب تم لوگ اپنے اپنے کاموں کو انجام دو اس لئے کہ خداوند عالم نے خود ہی لوگوں کے شر سے محفوظ فرمادیا ہے۔ (۲)

غزوۂ احزاب کے متعلق حذیفہ کی روایت؛ ان کا بیان ہے: خدا کی قسم! خندق کے دن بھوک پیاس اور خوف و ہراس کا یہ عالم تھا کہ خدا ہی جانتا ہے، ایک رات رسول خداؐ نے اصحاب کی جانب رخ کر کے فرمایا: کون مرد ہے جو دشمنوں کی طرف سے ہمارے لئے خبر لائے تا کہ خداوند عالم اسے جنت میں ہمارا ہم نشین قرار دے؟ حذیفہ کا بیان ہے: خدا کی قسم! خوف و وحشت اور بھوک کی وجہ سے ہم میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا اور جب کسی نے اپنا نام پیش نہیں کیا تو آنحضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے حذیفہ! دشمن کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا کر رہے ہیں لیکن دیکھو کچھ کرنا نہیں، معائنہ کر کے واپس آجانا۔ حذیفہ کا بیان ہے: میں دشمنوں کی طرف پہنچا، وہاں دیکھا کہ ہوا نے ان کے لئے نہ کوئی دیگ چھوڑا ہے اور نہ ہی کوئی آگ ہے اور نہ خیمہ۔ ابوسفیان نے کھڑے ہو کر کہا: اے گروہ قریش! ہر شخص دیکھے کہ اس کے پاس کون بیٹھا ہے۔ حذیفہ کا بیان ہے کہ میں نے صرف اس لئے کہ میں پہنچانا نہ جاؤں اپنے بغل والے سے فوراً پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں فلاں ہوں۔ پھر ابوسفیان نے کہا: اے گروہ قریش! خدا کی قسم! یہ جگہ رہنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ گھوڑے اور اونٹ ہمارے لئے باقی نہیں ہیں اور بنی قریظہ کو ہمارا جانشین بنادیا گیا ہے۔ طوفان نے بھی ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور اسی حالت میں جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ میں نے خود سے کہا: اگر میں نے اس دشمن پر تیر پھینک کر اسے قتل کر دیا تو بہت مناسب کام کیا۔ اسی لئے میں نے اپنے کمان میں تیر لگایا اور اس کی جانب پھینک کر اسے قتل کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ رسول خداؐ کا ارشاد یاد آ گیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ "دیکھو وہاں کچھ نہیں کرنا اور واپس آجانا"۔ حذیفہ کا بیان ہے: میں اپنے ارادہ سے منصرف ہوا اور رسول اکرمؐ کی جانب واپس آیا، آنحضرت نماز پڑھنے میں مشغول تھے، جب وہ متوجہ ہوئے کہ میں واپس آ گیا ہوں تو انہوں نے اپنی عبا پھیلا دی، میں اس کے اندر

۱۔ مائدہ/۶۷؛ "اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔

۲۔ بحار ج ۱۷ ص ۱۷۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چلا گیا اور انہوں نے میرے اوپر عبا ڈال دی، پھر آپ خود رکوع وسجدہ میں چلے گئے، پھر نماز کے بعد مجھ سے حالات کے متعلق استفسار فرمایا اور میں نے سارے حالات سے باخبر کر دیا۔(۱)

واقعہ عقبہ میں حذیفہ کی طرف سے منافقین کی شناخت کا سبب؛(۲)

مؤلف: حذیفہ بن یمان عبسی؛ رسول خداؐ کے صحابی اور اصول اربعہ میں سے ہیں؛ کوفہ میں رہتے تھے اور مدائن میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ وہ منافقین کے سلسلے میں رسول خداؐ کے راز دار تھے اور یہ راز صرف حذیفہ ہی کو معلوم تھا، آنحضرت نے ان کو اس راز سے آگاہ فرمایا تھا۔ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تھے، مسلمانوں نے ان کو دشمنوں کا سپاہی سمجھ کر غلطی سے قتل کر دیا تھا، اس وقت حذیفہ چیخ رہے تھے کہ ان کو نہ مارو لیکن لوگ ان کی آواز کی جانب متوجہ نہیں ہوئے اور اتنا مارا کہ وہ قتل ہو گئے۔ جب حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد قتل ہو چکے ہیں تو مسلمانوں کے لئے طلب مغفرت کی اور کہا: خداوند عالم تم لوگوں کی معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔ جب یہ بات آنحضرت کو معلوم ہوئی تو آپ کی نظر میں حذیفہ کی خوبیاں مزید جلوہ گر ہوئیں۔ حکایت کی گئی ہے کہ حذیفہ سنت کے علم کے بھی حامل تھے۔

علامہ طباطبائیؒ نے لکھا ہے کہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم الکتاب سے بھی بہرہ مند تھے۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ فریقین کا عقیدہ ہے کہ وہ منافقین کو نام اور شخصیت سے پہنچانتے تھے، یہ اس وقت کی بات جب منافقین نے جنگ تبوک سے واپس آتے ہوئے بیعت عقبہ کے موقع پر آنحضرت کی سواری کو بھڑکانے کا ارادہ کیا، اس وقت حذیفہ کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار تھی اور وہ اسے لے کر جا رہے تھے، عمار بھی پیچھے سے اونٹ کو ہنکا رہے تھے۔ حذیفہ نے مدائن میں امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کے چالیس دنوں بعد ۳۶ھ میں وفات پائی، انہوں نے اپنے دونوں فرزندوں ''صفوان وسعید'' کو امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کی خصوصی تاکید کی، وہ دونوں حضرت کے ہمیشہ ساتھ رہے یہاں تک کہ جنگ صفین میں حضرت کی رکاب میں جنگ کرتے ہوئے درجۂ شہادت پر فائز ہو گئے۔(۳)

۱۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۰۸، ۲۰۹ ۲۔ بحار ج ۲۱ ص ۲۲۹۔۲۳۷

۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۵۹؛ نقل از اسد الغابہ ج ۱ ص ۳۹۰؛ رجال سید بحر العلوم ج ۲ ص ۱۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حذیفہ کی وصیت:

امالی صدوق: ثمالی سے منقول ہے کہ حذیفہ بن یمان نے موت کے وقت اپنے فرزند کو بلایا اور کہا: میرے لال! لوگوں کے ہاتھ میں جو ہے اس سے ناامیدی کا اظہار کرو کیونکہ یہ بے نیازی کا موجب ہے، خبردار! اپنے ضرورتوں اور خواہشوں کی طلب میں لوگوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو اس لئے کہ یہ فقر و فاقہ کا موجب ہوتا ہے، آج کل سے بہتر رہو اور جب بھی نماز پڑھو تو اس شخص کی طرح پڑھو جو اپنی زندگی کی آخری نماز پڑھتا ہے۔(۱)

حرب

جنگ کے آداب کے سلسلے میں لشکر کے امراء کو حضرت علی علیہ السلام کا خط؛(۲)

جنگ صفین کے دوران حضرت کے ارشادات میں آداب جنگ پر مشتمل مطالب ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔(۳)

بشارۃ المصطفیٰ: ابان بن تغلب نے عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام جیسا بچہ پیدا کرنے سے عاجز ہیں، عورتوں کی آغوش نے ان کے مانند کسی کو بھی نہیں اٹھایا ہے، خدا کی قسم! میں نے ایسا دلیر جنگجو نہیں دیکھا جو ان کی برابری کر سکے۔ جنگ صفین میں میں ان کے ہمراہ تھا، میں نے دیکھا کہ اپنے سر پر سیاہ عماہ باندھے ہوئے تھے، ان کی آنکھیں فروزاں چراغ کی طرح درخشاں تھیں، وہ جماعت کی صفوں میں کھڑے ہوتے اور خطاب فرماتے تھے، تبھی معاویہ کا لشکر ہمارے طرف آیا، دس ہزار پر مشتمل لشکر گھوڑے پر سوار تھا، جنہیں دیکھ کر لوگ خوف زدہ ہو گئے، امیر المومنین نے فرمایا: اے عراق والو! یہ ذلت و خواری کس لئے؟ کیا وہ انسان کے علاوہ بھی کچھ ہیں جن دل اہل حق کی تلواروں سے لرز اٹھتے ہیں اور مکھیوں کی طرح تیز ہواؤں کی وجہ سے ادھر ادھر پراگندہ ہو جاتے ہیں، لہٰذا خوف خدا کو اپنا شعار اور سکینہ و وقار کو اپنا لباس قرار دو، صبر و شکیبائی کو اپنی زرہ بناؤ، آوازیں نیچی رکھو اور تلواروں کو اپنی نیام سے باہر نکالو، جب تلوار کو نیام سے باہر نکال لو تو گوشۂ چشم سے دیکھو اور اس سے اپنے دشمنوں پر وار کرو، تیروں اور نیزوں سے طاقتور دشمنوں پر وار کرو، بار بار حملہ کرو، فرار کرنے سے شرم کرو کیوں

۱۔ امالی صدوق ص ۲۶۵ ح ۱۲، بحار ج ۷۸ ص ۴۴۷ ۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۴۰؛ ج ۳۳ ص ۴۲۵ ۳۔ بحار ج ۳۲ ص ۵۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہ اولاد میں ننگ و عار محسوب کیا جاتا ہے اور قیامت کے دن جہنم کی آگ مقدر ہو جائے گی، اپنے نفس کو پاک کرو اور سکون و آرام سے موت کی طرف بڑھو کیونکہ تم لوگ خداوند عالم اور میرے بھائی رسول خداؐ کی نگاہوں کے سامنے ہو... جان لو کہ میں حملہ کروں گا اور تم بھی خدا کا نام لے کر ﴿حم لا ینصرون﴾ کہتے ہوئے حملہ کرو۔

پھر حضرت نے ان پر حملہ کیا، ان کے ساتھ ساتھ تقریباً سو سپاہی حملہ آور ہوئے، تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ گرد و غبار سے بھر گیا، مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، جب غبار کم ہوا تو میں نے بغور دیکھا تو مجھے صرف گرتے ہوئے سر اور ہاتھ نظر آئے، تھوڑی ہی دیر بعد دشمن کے سپاہی اس طرح بھاگنے لگے "جیسے بھڑ کے ہوئے گدھے شیر سے بھاگتے ہیں" (۱) اس وقت امیر المومنین علیہ السلام اس حالت میں آئے کہ ان کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا، ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح درخشاں تھا اور آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے: پیشوایان کفر کو قتل کرو کہ ان کے پاس ایمان نہیں ہے، شاید وہ نہی کو قبول کر لیں۔ (۲)

جنگوں میں امیر المومنین علیہ السلام کی روش پر مشتمل باب: (۳)

حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کرنے والے کا حکم: (۴)

حرث

حارث بن ابی شمر غسانی کے نام رسول اکرمؐ کا خط جو دمشق کے غوطہ نامی جگہ پر تھا، اس نے آنحضرت کا خط پھینک دیا اور وہ فتح مکہ کے سال واصل جہنم ہوا۔ (۵)

قصص الانبیاء: حارث اعور ہمدانی نے روایت کی ہے کہ میں نے نخیلہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ ایک ضعیف انسان کو دیکھا، میں نے حضرت سے عرض کی: اے امیر المومنین! وہ کون ہے؟ فرمایا: میرے بھائی خضر ہیں جو میرے پاس اس لئے آئے تھے تا کہ مجھ سے باقی ماندہ دنیا کے بارے میں سوال کریں، میں نے بھی ان سے گزشتہ دنیا کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے مجھے بتایا لیکن میں نے جس کے بارے میں ان

۱۔ مدثر، ۵۰۔۵۱ ۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۶۰ ۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۴۴

۴۔ بحار ج ۳۲ ص ۳۹ ۵۔ بحار ج ۲۰ ص ۳۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے سوال کیا تھا، اس کے متعلق ان سے زیادہ آگاہ ہوں۔(۱)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے لئے آسمان سے خرموں سے بھرا ہوا ایک طشت لایا گیا، خضر گٹھلیوں کو زمین پر ڈال دیتے اور میں انہیں اپنی ہتھیلی میں جمع کرتا تھا۔ حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کی: اے امیر المومنین! وہ گٹھلیاں مجھے دے دیجئے، انہوں نے وہ ساری گٹھلیاں مجھے دے دیں، میں نے ان کی کاشت کی، کچھ ہی دنوں بعد وہاں ایسے بہترین اور حیرت انگیز درخت اُگے کہ اس سے قبل میں نے ایسے درخت نہیں دیکھے تھے۔(۲)

کافی: حارث اعور نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مولا! میں چاہتا ہوں کہ میرے ہمراہ غذا تناول فرما کر مجھے اپنے ہم پیالہ ہونے کی سعادت نصیب فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا: اس شرط پر کہ غذا کی فراہمی میں اپنے آپ کو زحمت میں نہ ڈالنا۔ پھر آپ حارث کے گھر تشریف لائے، حارث نے روٹی کا ٹکڑا حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور آپ کھانے میں مشغول ہو گئے۔ حارث نے آستین میں موجود درہم دکھاتے ہوئے عرض کی: مولا! میرے پاس درہم موجود ہیں، اگر اجازت ہو تو میں کچھ خرید لاؤں؟ فرمایا: گھر میں موجود یہی چیزیں کافی ہیں۔(۳)

مجالس مفید: جمیل بن صالح سے، انہوں نے ابو خالد کابلی سے اور انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حارث ہمدانی بعض شیعوں کے ہمراہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے ان میں میں بھی موجود تھا، حارث افتاں وخیزاں راستہ چل رہے تھے، اپنے ہاتھ میں موجود عصا کو تیز تیز زمین پر پٹک رہے تھے، وہ بیمار بھی تھے، امیر المومنین علیہ السلام کی نظر میں ان کی بڑی اہمیت تھی، ایک خاص مقام ومنزلت کے حامل تھے، اسی طرح جب حضرت نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا: حارث! کیسی طبیعت ہے؟ عرض کی: مولا! دنیا مجھ پر مسلط ہو چکی ہے اور اس نے میری سلامتی کو چھین لیا ہے؛ اس کے علاوہ آپ کے اصحاب نے آپ کے گھر میں جو اختلاف کیا ہے اس نے مجھے زیادہ غمگین کیا ہے، میرے اندر آگ جل رہی ہے جس نے مجھے حد سے زیادہ بے چین کر دیا ہے۔ حضرت نے پوچھا: ان کا اختلاف کس مسئلہ میں ہے؟ عرض کی: آپ کے اور

۱۔ قصص الانبیاء ص ۱۵۷ ح ۱۷۲ ۲۔ بحار ج ۳۹ ص ۱۳ ۳۔ کافی ج ۶ ص ۲۷۶ ح ۴؛ بحار ج ۴۲ ص ۱۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آپ سے قبل تینوں خلفاء کے بارے میں ہے، بعض آپ کے بارے میں غلو اور مبالغہ آرائی کرتے ہیں، بعض معتدل اور آپ کے ہمراہ ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو آپ کے بارے میں شک و تردید کے شکار ہیں، وہ نہیں جانتے کہ آپ کے ہمراہ آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹ جائیں؟ حضرت نے فرمایا: اے ہمدانی بھائی! کافی ہے، جان لو کہ میرے بہترین شیعہ وہ ہیں جنہوں نے معتدل راستہ اختیار کیا ہے، جن لوگوں نے غلو سے کام لیا ہے اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ معتدل لوگوں کی طرف واپس آجائیں اور اپنے آپ کو ان تک پہنچائیں... پھر آپ نے فرمایا: اے حارث! میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ موت کے وقت، پل صراط سے گزرتے وقت، حوض کوثر پر اور مقاسمہ کے وقت مجھے پھر دیکھو گے۔ حارث نے پوچھا: مولا! یہ مقاسمہ کیا ہے؟ فرمایا: آتش جہنم کو تقسیم کرنا، کہ میں بہترین انداز میں تقسیم کروں گا اور کہوں گا کہ اے آگ! یہ میرا چاہنے والا اور دوست ہے، اسے چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اسے لے لے۔

پھر امیر المومنین علیہ السلام نے حارث کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے حارث! ایک دن میں نے اپنے متعلق قریش اور منافقین کے آزار و اذیت اور حسد و جلن کی رسول اکرمؐ سے شکایت کی، آنحضرت نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو میں صاحب عرش کی رسی سے تمسک کروں گا اور تم اے علی! میرے دامن سے وابستہ ہو گے اور تمہارے شیعہ تمہارے دامن سے متمسک ہوں گے۔ اے علیؑ! ذرا بتاؤ تو اس وقت خدا اپنے رسول کے ساتھ کیا کرے گا اور اس کا رسول اپنے وصی کے ساتھ کیا کرے گا؟ اے حارث! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے قبول کرو کہ یہ بہت زیادہ کا تھوڑا سا حصہ ہے؛ ہاں! تم اس کے ساتھ محشور کئے جاؤ گے جس کو تم دوست رکھتے ہو اور جو کام کیا ہے وہ خود تمہارے لئے ہے... حضرت نے اس جملہ کی تین مرتبہ تکرار فرمائی۔ اس وقت حارث اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے، ان کی عبا زمین پر خط کھینچ رہی تھی، ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے: اب مجھے کوئی خوف نہیں کہ موت میری طرف آئے یا میں موت کی جانب چلا جاؤں۔

اس حدیث کے راوی جمیل بن صالح کا بیان ہے کہ سید اسماعیل حمیریؒ نے اس روایت کے مضمون کو اپنے اشعار میں نظم کیا ہے جس کا مطلع یہ ہے:

قول علی لحارث عجبا کم ثم اعجوبة له حملا (۱)

۱۔ مجالس مفید ص ۳ ح ۳؛ دیوان سید حمیری ص ۳۲۷؛ بحار ج ۶ ص ۱۷۸؛ ج ۲۷ ص ۱۵۹؛ ج ۳۹ ص ۲۳۹؛ ج ۶۸ ص ۱۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: حارث اعور بن عبداللہ ہمدانی... برقی نے ان کو امیر المومنین علیہ السلام کے برجستہ اصحاب میں شمار کیا ہے۔(۱) ابن داؤد نے بھی کہا ہے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ تھے اور ان کی وفات ۶۵ھ میں ہوئی ہے۔(۲) شیخ بہائی لکھتے ہیں کہ وہ ہمارے جد اور امیر المومنین علیہ السلام کے خاص اصحاب میں سے تھے۔(۳)

دعوات راوندی: حارث اعور سے مروی ہے کہ میں نصف النہار کے وقت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا، انہوں نے سوال کیا: یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: خدا کی قسم! آپ کی محبت کی وجہ سے آیا ہوں۔ فرمایا: اگر صحیح کہہ رہے ہو تو تم تین جگہ مجھے دیکھو گے: جب تمہاری جان یہاں تک پہنچ جائے (آپ نے ہاتھ سے حلق کی طرف اشارہ کیا)، پل صراط پر اور حوض کوثر کے پاس۔(۴)

حارث بن سعید بن حمدان ابوفراس حمدانی جن کا تذکرہ لفظ ''فرس'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حارث بن صمہ انصاری خزرجی؛ رسول اکرمؐ کے صحابی تھے، بعض جنگوں میں آنحضرت کے ساتھ تھے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ انہوں نے رسول خداؐ سے موت پر بیعت کی، پھر بئر معونہ میں شرکت کی اور وہاں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔(۵) ان کی مدح وستائش پر مشتمل مطالب لفظ ''دجن'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حارث بن عمرو فہری پر عذاب کا نزول: جب اس نے عذاب کا مطالبہ کیا: ﴿فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنْ السَّمَاءِ﴾(۶)(۷)

حارث بن کلدہ ثقفی کا اسلام قبول کرنا... جب اس نے درخت کی اطاعت کے سلسلے میں آنحضرت کا معجزہ دیکھا، اس نے آنحضرت کی رسالت کی گواہی دی اور اسلام قبول کرلیا۔(۸)

الاحتجاج کے مطابق اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے: حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ قبیلہ ثقف کا ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا جو عرب کا ماہر طبیب تھا، اس نے آنحضرت سے کہا: اگر آپ کو جنون کا مرض لاحق ہے

۱۔ رجال برقی ص ۴
۲۔ منتہی المقال ص ۸۴
۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۴۴، ۲۴۵
۴۔ دعوات راوندی ص ۲۴۹ ح ۶۹۹؛ بحار ج ۶ ص ۱۹۵
۵۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۴۵ نقل از اسد الغابہ ج ۱ ص ۳۳۳
۶۔ انفال ۳۲: ''تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے''۔
۷۔ بحار ج ۳۵ ص ۳۲۴؛ ج ۳۷ ص ۱۳۶ ح ۱۴۔
۸۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تو میں اس کا علاج کرسکتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا: اگر چاہو تو میں ایسی دلیل کی نشاندہی کرسکتا ہوں جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں تمہاری طبابت سے بے نیاز ہوں اور تم میرے طب کے محتاج ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آنحضرت نے سوال کیا: کیسی نشانی چاہتے ہو؟ کہا: اس درخت خرما کو اپنے پاس بلایئے۔ آنحضرت نے بھی اس درخت کو آواز دی، وہ جڑ سے الگ ہو کر زمین کے سینے کو چیرتا ہوں آنحضرت کے سامنے آ گیا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ نشانی تمہارے لئے کافی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پوچھا: پھر کیا چاہتے ہو؟ کہا: اسے حکم دیجئے کہ وہ اپنی جگہ واپس چلا جائے۔ آنحضرت نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔(۱)

عرب کے طبیب حارث بن کلدہ سے ایک غذا کے بعد فوراً دوسری غذا کھانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ خشکی کے موجودات اور درندوں کی نابودی وتباہی کا موجب ہوتا ہے۔(۲)

کشف الیقین: ہشام بن سالم نے حارث بن مغیرہ نصری سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ عرش کے اطراف میں ایک تختی پر عظمت وجلالت کے ساتھ لکھا ہوا ہے: ''انی انا الله لا اله الا انا محمد رسول الله علی امیر المومنین''۔(۳)

مؤلف: حارث بن مغیرہ نصری... قبیلہ بن نصر بن معاویہ سے تعلق ہے، بصرہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے امام باقر، امام کاظم علیہما السلام اور زید بن علی سے روایت کی ہے، انتہائی موثق تھے، مروی ہے کہ اہل جنت میں سے ہیں اور جنت میں زید شحام کے ہم نشین ہوں گے۔

رجال کشی: یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا جب آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پناہ گاہ نہیں ہے، کیا تمہارے پاس ایسی جگہ نہیں ہے جہاں تمہیں سکون وآرام میسر آئے۔ تمہیں حارث بن مغیرہ نصری سے کس چیز نے دور رکھا ہے۔

حارثہ بن سراقہ: یہ وہی ہیں جن کو جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے تیر لگا، جب وہ حوض کے پانی سے سیراب ہو رہے تھے اسی وقت اس میں گر گئے اور جاں بحق ہو گئے۔ رسول خداؐ نے ان کی والدہ کو خبر دی کہ وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔ ماں نے بھی کہا: میں کبھی بھی اس پر گریہ نہیں کروں گی۔ آنحضرت نے پانی منگوایا اور

۱۔ الاحتجاج ص ۲۳۶: بحار ج ۱۷ ص ۳۷۰

۲۔ بحار ج ۶۳ ص ۷

۳۔ الیقین فی امرة امیر المومنین ص ۵۵: بحار ج ۱۶ ص ۳۶۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اپنا ہاتھ اس میں رکھ کر اس پانی سے حارثہ کو کلی کروائی پھر وہ پانی ان کی ماں اور بیٹی کو دے دیا، ان دونوں نے اس پانی کو نوش کیا۔ پھر آنحضرت نے ان دونوں سے فرمایا کہ اس پانی کو اپنی پیشانی پر مَل دو، انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور آنحضرت کی خدمت سے رخصت ہو گئیں۔ مدینہ میں دو عورتیں ایسی نہیں تھیں جن کی آنکھیں ان کی طرح روشن ہوں یا ان کی طرح خوشحال و شادمان ہوں۔ (۱)

مجالس مفید، امالی طوسی: عبدالملک بن عمیر لخمی سے منقول ہے: ان کا بیان ہے کہ حارثہ بن قدامہ سعدی، معاویہ کے پاس پہنچے، اس وقت احنف بن قیس اور حباب مجاشعی، معاویہ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ معاویہ نے حارثہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں حارثہ بن قدامہ ہوں۔ معاویہ نے کہا: میرے خیال سے تمہاری کوئی شخصیت نہیں ہے، کیا تمہاری حیثیت ایک شہد کی مکھی سے زیادہ ہو سکتی ہے؟! حارثہ نے کہا: اے معاویہ! میرے ساتھ ایسے پیش نہ آؤ، کیا تم شہد کی مکھی سے میری تشبیہ دے رہے ہو جس کا ڈنک خطرناک اور لعاب شیریں ہے؟ میں بھی کہتا ہوں کہ معاویہ کے معنی ایسی کتیا کے ہیں جو دوسرے کتوں پر بھونکتی ہے اور امیہ لفظ ''امہ'' کی تصغیر ہے (جس کے معنی کنیز کے ہیں)۔ معاویہ نے کہا: میرے سامنے ایسی گستاخی کرتے ہو۔ حارثہ نے کہا: چونکہ تم نے جسارت کی لہٰذا میں نے بھی تمہارے جیسا سلوک روا رکھا۔ معاویہ نے حارثہ سے کہا: آؤ میرے ساتھ تخت پر بیٹھو۔ حارثہ نے کہا: میں نہیں بیٹھ سکتا۔ پوچھا: کیوں؟ کہا: کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان دونوں نے تمہیں تمہاری جگہ سے ہٹا دیا ہے اور میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہونا چاہتا۔ معاویہ نے کہا: آگے آؤ تا کہ میں تمہیں خوش کر دوں۔ جب وہ آگے آئے تو معاویہ نے کہا: حارثہ! میں نے ان دونوں کا قرض خرید لیا ہے۔ حارثہ نے کہا: پھر میرا بھی قرض خرید لو۔ معاویہ نے کہا: اپنی آواز اونچی نہ کرو۔ (۲)

مؤلف: بعض لوگوں نے احتمال دیا ہے کہ حارثہ بن قدامہ سے مراد ''جاریہ بن قدامہ'' جن کا تذکرہ اس سے قبل باب جیم میں لیا گیا۔

حارثہ بن مالک بن نعمان... انہوں نے آنحضرت کو اپنے یقین سے باخبر کیا اور درخواست کی کہ ان کی

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۳۴۰ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حرد

حرارت؛

المناقب: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: گرمی، سردی سے زیادہ مفید ہے، اس لئے کہ گرمی، زندگی کی گرمی سے تعلق رکھتی ہے اور سردی، موت کی سردی سے؛ اسی طرح گرم سم قاتل، سم سرد سے بہتر ہے اور اس کا نقصان کم ہے۔(۱)

طب النبی: آنحضرت نے فرمایا: جو لوگ گرم طبیعت کے مالک ہیں ان کو لمبی عمر کی مبارک دے دو۔ یہ بھی فرمایا: تمام دردوں کی جڑ سردی ہے۔(۲)

گرم غذا کھانے کی ممانعت؛(۳)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''طعم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حروریہ: خوارج کا ایک گروہ ہے جو کوفہ کے ایک علاقہ ''حروراء'' سے منسوب ہیں اور وہیں ان کا پہلا اجتماع ہوا تھا۔(۴)

کوفہ میں حروراء نامی صحرا میں خوارج کا اجتماع؛(۵)

اہل حرہ کے قتل کی خبر آنحضرت کی زبانی؛ آپ نے وہاں سے گزرتے ہوئے فرمایا: اس حرہ میں میرے اصحاب کے بعد میری بہترین امت قتل کی جائے گی۔ انس بن مالک کا بیان ہے: حرہ کے دن سات سو قاریان قرآن قتل کئے گئے جن میں تین اصحاب بھی تھے۔ اس سلسلہ میں حسن بصری کہتے ہیں: حرہ کے دن مدینہ کے لوگ قتل کئے گئے، نزدیک تھا کہ اہل مدینہ میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے، مقتولین میں رسول اکرم کی ربیبہ جناب زینب کے دو بیٹے بھی تھے، حرہ کا واقعہ بدھ کے دن ۲۷ ذی الحجہ ۶۳ھ کو رونما ہوا۔(۶)

الطرائف: واقعہ حرہ کی جانب اشارہ؛(۷)

المناقب: سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ واقعہ حرہ میں ایک ایسا شخص تھا جو سبز رنگ کی زرہ پہنے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار تھا، اس کے ہاتھ میں اسلحہ تھا۔ جب اس شخص نے حرم رسول کی جانب اشارہ کیا تو ایک تنہا

۱۔ بحار ج ۶ ص ۱۱۲؛ ج ۶۰ ص ۱۸۰ ۲۔ طب النبی ص ۱۹؛ بحار ج ۶۲ ص ۲۹۰ ۳۔ بحار ج ۶۶ ص ۴۰۰

۴۔ بحار ج ۲۳ ص ۱۸ ۵۔ بحار ج ۳۳ ص ۳۴۳ ۶۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۲۵

۷۔ الطرائف ص ۱۶۶؛ بحار ج ۳۸ ص ۱۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سوار نے بھی اپنے اسلحہ سے اس کی جانب اشارہ کیا جس کی وجہ سے وہ شخص حرم تک پہنچنے سے پہلے ہی واصل جہنم ہوگیا۔ جب قتل و غارتگری روک دی گئی تو حضرت علی بن حسین علیہ السلام کو رتوں کے پاس آئے اور تمام گوشواروں اور زیوارات کو جمع کر کے اس اکیلے سوار کے پاس لے آئے، اس نے ان کو دیکھ کر کہا: میں ایک فرشتہ ہوں جو اپنے پروردگار سے اجازت لے کر آپ کی نصرت کے لئے آیا ہوں۔ (۱)

مؤلف: واقعہ حرہ سے مربوط مطالب لفظ ''سرف'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حر بن یزید ریاحی؛

حر بن یزید ریاحی... اور امام سے ان کی ملاقات؛ (۲)

لشکر امام حسین علیہ السلام سے حر کا الحاق، ان کا جہاد اور راہ خدا میں شہادت؛ (۳)

مؤلف: منتہی المقال میں ہے: حر بن یزید بن ناجیہ بن سعید... قبیلہ بنی ریاح بن یربوع سے تعلق تھا اور امام حسین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ پھر لکھتے ہیں: سید نعمت اللہ جزائری تستری ''انوار النعمانیہ'' میں لکھتے ہیں: بعض موثق افراد نے نقل کیا ہے کہ جب شاہ اسماعیل نے بغداد پر قبضہ کیا تو وہ مشہد امام حسین علیہ السلام کی جانب روانہ ہوا، اس نے سنا کہ بعض لوگ حر کو برا بھلا کہہ رہے ہیں اور ان کی بدگوئی کر رہے ہیں، اسی لئے وہ ان کی قبر کے پاس آیا اور اس نے قبر کھودنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ قبر میں سو رہے ہیں، ان کے بدن پر تازہ خون موجود ہے اور سر پر رومال بندھا ہوا ہے۔ شاہ اسماعیل نے اس رومال کو لینا چاہا لیکن جیسے ہی اس نے رومال کھولا، سر سے خون جاری ہوگیا، اتنا خون جاری ہوا کہ پوری قبر خون سے بھر گئی، جیسے ہی رومال باندھا گیا خون بند ہوگیا، دوبارہ کھولا گیا تو پھر خون جاری ہوگیا، انہوں نے لاکھ کوشش کی لیکن اس رومال کے بغیر خون بند نہیں ہوا۔ اس طرح ان کا حسن حال لوگوں پر عیاں ہوا اور شاہ اسماعیل نے وہاں ایک مقبرہ تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ایک خادم بھی مقرر کیا۔ (۴)

ابن نما کا بیان ہے: میں نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: جب عبید اللہ نے آپ سے جنگ کے لئے روانہ کیا اور میں قصر سے باہر نکلا تو پیچھے سے کسی نے آواز دی: اے حر! میں تمہیں

۱۔ المناقب ج ۴ ص ۱۴۳؛ بحار ج ۴۶ ص ۱۳ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۴۰، ۳۷۵ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۱ ص ۳۴۵۔۳۱۹

۴۔ منتہی المقال ص ۸۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ میں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا، میں نے اپنے آپ سے کہا: خدا کی قسم! یہ آواز بشارت نہیں ہے اس لئے کہ میں حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ امام حسینؑ نے حر سے کہا: بے شک تم اجر وثواب اور خیر سے ہمکنار ہو چکے ہو۔(۱)

تنقیح المقال میں ہے: ابن جوزی نے تذکرہ میں روایت کی ہے کہ حر نے یہ واقعہ امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا تو امام نے ان سے فرمایا: وہ خضر علیہ السلام تھے جو تمہیں بشارت دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔(۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''ختم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

شیخ حر عاملی:

شیخ المحدثین، عالم فقیہ، فاضل جلیل، محدث تبحر، ابوالمکارم والفضائل شیخ حر عاملی محمد بن حسن بن علی مشغری کتاب الوسائل کے مؤلف ہیں، انہوں نے اس عظیم کتاب کی جمع آوری کے ذریعہ تمام اہل علم ودانش کو اپنی دوسری کتابوں اور رسالوں کی جانب جلب کر لیا ہے، خداوند عالم اسلام کی نورانی شریعت کی خدمت کی وجہ سے ان کو بہترین اجر وثواب عطا فرمائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

امل الآمل میں ان کے حالات زندگی کے ذیل میں لکھا ہے: ان کی ولادت مشغر نامی قریہ میں ۸/رجب المرجب ۱۰۳۳ھ کو شب جمعہ میں ہوئی ہے، انہوں نے وہاں اپنے والد گرامی، چچا شیخ محمد حر، اپنے نانا شیخ عبدالسلام بن محمد حر اور ماموں شیخ علی بن محمود عاملی وغیرہ کے سامنے قرائت کی۔ جبع نامی قریہ میں بھی انہوں نے اپنے چچا اور شیخ زین الدین بن محمد بن حسن بن زین الدین اور شیخ حسین ظہیری وغیرہ سے پڑھا ہے، انہوں نے چالیس سال تک ان سرزمینوں میں سکونت اختیار کی اور دو مرتبہ حج سے مشرف ہوئے، پھر ائمہ طاہرین علیہم السلام کی زیارت کے لئے عراق کا سفر کیا، اس کے بعد امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے شہر طوس کا سفر کیا (یہاں تک لکھتے ہوئے) ان کی عمر چوبیس سال تھی، وہاں سے وہ دو مرتبہ حج سے مشرف ہوئے اور عراق میں موجود ائمہ طاہرین علیہم السلام کی بھی دو مرتبہ زیارت کی۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں... پھر انہوں نے بعض کتابوں اور قصائد کا تذکرہ کیا ہے۔(۳)

۱۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۵، مثیر الاحزان ص ۵۹ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۱ نقل از تذکرہ ۳۔ امل الآمل ج ۱ ص ۱۴۱ نمبر ۱۵۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لفظ ''حج'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ انہوں نے اپنا تیسرا حج احرام سے لے کر تمام مناسک حج کو پا پیادہ انجام دیا تھا اور ان کے ہمراہ ستر لوگوں نے پا پیادہ حج انجام دیا تھا، وہاں ان کا وہ خواب بھی بیان کیا گیا جو فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

بہر حال انہوں نے مشہد مقدس میں سکونت اختیار کی، ان کو شیخ اسلامی اور منصب قضا کا عہدہ دیا گیا، مشہد میں وہ ان بزرگ علماء کی صف میں شامل ہو گئے جن کا شہرہ پوری دنیا میں تھا... بالآخر بہتر سال کی عمر میں ۲۱ رمضان المبارک ۱۱۰۴ھ کو ان کی وفات ہوئی، حرم امام رضا علیہ السلام کے صحن عتیق میں مدرسہ میرزا جعفر کے پاس ان کی قبر ہے۔(۱)

شیخ حر عاملیؒ نے علامہ مجلسیؒ کو اجازہ دیا تھا اس اجازہ کی نقل بحار کی ۱۱۰ ویں جلد میں کتاب الاجازات میں مرقوم ہے۔ انہوں نے علامہ مجلسیؒ سے بھی روایت کی ہے۔(۲)

ابن حرجفی: اس سے مراد عبید اللہ بن حر ہیں جن کے حالات زندگی کو ہم نے ''نفس المہموم'' نقل کیا ہے۔(۳)

حرز

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے حرز اور تعویذوں سے متعلق:(۴)

مکارم الاخلاق: جادو ٹونا، شدید سر درد، نیز چوری، بچھو، سانپ وغیرہ جیسی انسان کو ڈرانے والی چیزوں کے لئے امیر المومنینؑ سے حرز منقول ہے جسے لکھ کر انسان کو پہننا چاہئے: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم ای کنوش، ای کنوش ارشش...''۔(۵)

حرز امام رضا علیہ السلام: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم، اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا''۔(۶)

بخار میں جھوجھ رہے انسان کے لئے لکھی جائے والی تعویذ، وہ دعائے نور ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے حسن و حسین علیہما السلام کو اسی کے ذریعہ خدا کی پناہ میں دیا تھا۔ یہ تعویذ لفظ ''عوذ'' کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔(۷)

۱۔ روضات الجنات ج ۷ ص ۹۶ نمبر ۶۰۵ ۲۔ بحار ج ۱۱۰ ص ۱۰۳ ۳۔ نفس المہموم ص ۱۹۶

۴۔ بحار ج ۹۴ ص ۱۹۲؛ ۵۔ مکارم الاخلاق ص ۱۴۷۹؛ بحار ج ۹۴ ص ۱۹۳، ۲۲۸

۶۔ بحار ج ۹۴ ص ۱۹۲، ۳۴۳؛ ۷۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۶۹؛

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول اکرمؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تعویذوں، دعاؤں اور حرزوں پر مشتمل ابواب؛

رسول خداؐ اور ان کی ازواج کے حرز اور آنحضرت سے مروی تعویذیں؛

جن اور جادو کو دفع کرنے کے لئے ابو دجانہ کی تعویذ... یہ بعض کتابوں سے منقول ہے اور کافی طویل ہے۔(۱)

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا حرز: ''بسم الله الرحمن الرحيم يا حي يا قيوم برحمتك استغيث فاغثني و لا تكلني الى نفسي طرفة عين و اصلح لي شاني كله''۔(۲)

شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے حرز اور آپ کی بعض دعاؤں اور تعویذوں پر مشتمل باب؛(۳)

امیر المومنین علیہ السلام کے حرز اور آپ کی بعض دعاؤں اور تعویذوں پر مشتمل باب؛ ان میں سے ایک حضرت کی دعائے صباح ہے۔(۴)

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے حرز اور آپ کی بعض دعاؤں اور تعویذوں پر مشتمل باب؛(۵)

مؤلف: علامہ مجلسیؒ نے ہر امام کی دعاؤں اور تعویذوں کے لئے ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔(۶)

حرز امام جواد علیہ السلام: ''بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين...''۔ حضرت کے لباس پر نقش حرز: ''يا مشهوراً في السموات يا مشهورا في الارضيين يا مشهورا في الدنيا و الآخرة جهدت الجبابرة و الملوك على اطفاء نورك و اخماد ذكرك فابى الله الا ان يتم نورك و يبوح بذكرك ولو كره المشركون''۔(۷)

جلنے اور ڈوبنے سے بچنے اور گمشدہ کے واپس آنے کے لئے قرآن کریم کی بعض تعویذیں؛(۸)

امام ہادی علیہ السلام کے لئے لکھی گئیں امام جواد علیہ السلام کی بعض تعویذیں؛

آپ سے منقول دوسری تعویذوں پر مشتمل باب؛(۹)

ہر غم واندوہ سے محفوظ رہنے کی تعویذ: ''بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله حقا حقا''۔(۱۰)

۱۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۲۰
۲۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۲۴
۳۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۲۵
۴۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۲۸
۵۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۶۴
۶۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۶۴۔۳۶۵
۷۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۵۴؛ ج ۵۰ ص ۹۸
۸۔ بحار ج ۴۰ ص ۱۸۲
۹۔ بحار ج ۶۳ ص ۲۶۶
۱۰۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ان تعویذوں کا بیان جنہیں سید دامادؒ نے نقل کیا ہے۔(۱)

الاختصاص: حریز بن عبداللہ، سجستان منتقل ہوئے اور وہاں قتل کر دیئے گئے، قتل کی وجہ یہ تھی کہ ان کے کچھ اصحاب اور ساتھی تھے ان کے عقاید پر یقین اور عقیدہ رکھتے تھے۔ دوسری طرف اس علاقہ کے اکثر لوگ خوارج میں سے تھے، ان کو ''شراۃ'' کہا جاتا تھا، حریز کے ساتھی امیر المومنین علیہ السلام پر کی جانے والی دشنام طرازی کو سنتے تھے، ان سب نے حریز سے اجازت لی کہ اگر انہوں نے کسی کو بے احترام یا دشنام طرازی کرتے ہوئے دیکھا تو قتل کر دیں، حریز نے بھی ان کو اجازت دے دی۔ خوارج نے دیکھا کہ وہ ایک کے بعد ایک قتل کئے جا رہے ہیں لیکن چونکہ شیعہ کم تھے لہذا ان کے بارے میں سوچتے بھی نہیں کہ وہ ایسا کریں گے۔ اسی لئے وہ اپنے مقتولین کا انتقام مرجۂ سے لیتے تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے... یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ ان کو حقیقت کا علم ہوا، ایک دن حریز کے ساتھی مسجد میں ان کے اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ خوارج نے ان کے پوری مسجد کو ویران کر دیا۔(۲)

رجال کشی: اس بات کا بیان کہ ایک دن حریز ابوحنیفہ کے پاس گئے اور انہوں نے اس کے پاس بہت سی کتابیں دیکھیں جو نزدیک تھا کہ ان کے اور ابوحنیفہ کے درمیان حائل ہو جائیں۔ ابوحنیفہ نے کہا: یہ ساری کتابیں طلاق کے سلسلہ میں ہیں پھر انہیں اوپر نیچے کرنے لگے۔ حرید نے کہا: ہم نے ان ساری کتابوں میں ایک جملہ میں سمیٹ دیا ہے۔ ابوحنیفہ نے پوچھا: کون سا جملہ؟ کہا: آیہ مبارکہ میں: ﴿أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ﴾۔(۳) پھر ابوحنیفہ نے حریز سے دو سوال کئے اور انہوں نے ان کا جواب دیا۔(۴)

مؤلف: حریز بن عبداللہ سجستانی... ان کی کنیت ابومحمد رازی ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے سجستان (سیستان) میں بہت زیادہ سفر اور تجارت کی ہے، لوگ ان کو اچھی طرح پہچانتے تھے، عام طور سے وہ تیل اور زیتون کی تجارت کرتے تھے۔ ابن ندیم ان کو فقہائے شیعہ میں شمار کیا ہے، شیخ ان کے بارے میں

۱۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۶۹ ۲۔ الاختصاص ص ۲۰۷؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۹۴

۳۔ طلاق ۱: ''اے رسول! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا حساب رکھو''۔

۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ عبادت کے موضوع پر انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں ایک ''صلات'' کا نام لیا جاسکتا ہے۔ ہمارے علماء نے اس کتاب پر اعتماد کرتے ہوئے اس پر عمل کیا ہے۔ حماد کی مشہور روایت میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے حریز کی کتاب صلات اول سے آخر تک حفظ ہے۔ امام نے اس پر عمل کرنے کی تشویق فرمائی۔ یونس نے ان کے حوالے سے بہت سے فقہی مطالب کا تذکرہ کیا ہے؛ خداوند عالم دونوں پر رحمت نازل کرے۔(۱)

ہمارے استاد نے مستدرک میں لکھا ہے کہ حریز بزرگ راویوں میں سے تھے، ایسے ثقہ تھے جن کے بارے میں کوئی مبہم بات نہیں دیکھی گئی، بزرگوں نے ان سے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں اور چونکہ ان کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے اسی لئے ان سے چشم پوشی کی جارہی ہے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حرس

رسول خداؐ کی پاسبانی کرنے والے: سعد بن معاذ جنگ بدر میں آنحضرت کی پاسبانی کررہے تھے، ذکوان بن عبداللہ نے بھی آپ کی پاسبانی کی۔ محمد بن مسلمہ نے احد میں، زبیر نے غزوۂ خندق میں، صفیہ نے شب بنا میں، خیبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابوایوب انصاری نے اور بلال نے فتح مکہ کے موقع پر وادی القریٰ میں آنحضرت کی پاسبانی کی ہے... اور جب آیۂ مبارکہ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾(۳) نازل ہوئی تو آپ کی پاسبانی کو ختم کردیا گیا۔(۴)

حرش

جانوروں کو ایک دوسرے سے لڑانے پر مشتمل باب:(۵)

مروی ہے کہ جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف ورغلانا اور لڑانا (تحریش) ناپسند ہے سوائے کتوں

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۱

۲۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۵۸۷

۳۔ مائدہ/۶۷؛ ''اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا''۔

۴۔ بحار ج ۲۲ ص ۲۴۸

۵۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے۔(۱)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: گویا یہاں جوکتوں کی تحریش کی بات کی گئی ہے وہ شکار کے لئے ہے، ان کو مارنے کے لئے نہیں۔

مجمع البحرین میں ہے: حریش، شیر کی طرح ایک جانور ہے جس کے سامنے ایک شاخ ہوتی ہے، لوگ اسے ''کرگدن'' کہتے ہیں۔ جوہری کا یہی نظریہ ہے لیکن دوسرے کہتے ہیں کہ اس کے سر کے بیچ میں ایک سخت شاخ ہوتی ہے جس سے وہ تمام جانوروں کو ضرب لگاتا ہے اسی لئے دوسرے جانور اس پر غلبہ حاصل نہیں کرپاتے۔(۲)

حرص

لالچ اور آز اور لمبی آرزوؤں پر مشتمل باب: (۳)

سورۂ معارج: ﴿إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ☆ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ☆ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا﴾۔(۴)

امالی صدوق: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: سب زیادہ بے نیاز انسان وہ ہے جو حرص کی قید میں نہ ہو۔(۵)

امالی صدوق: امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑی ذلت وخواری کیا ہے؟ فرمایا: دنیا کی لالچ۔(۶)

الخصال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دو طرح کے بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا بھوکا اور مال کا بھوکا۔(۷)

الخصال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حریص دو خصوصیات سے بے بہرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ دو خصلتوں کا حامل ہوتا ہے: وہ قناعت سے محروم ہوتا ہے جس کی وجہ سے آرام وآسائش سے بھی محروم رہتا ہے۔ وہ رضا

۱۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۲۶ ۲۔ مجمع البحرین ج ۴ ص ۱۳۳ ۳۔ بحار ج ۷۳ ص ۱۹۰

۴۔ معارج ۱۹۔۲۱ ''بے شک انسان بڑا لالچی ہے۔ جب تکلیف پہنچ جاتی ہے تو فریادی بن جاتا ہے اور جب مال مل جاتا ہے تو بخیل ہو جاتا ہے''۔

۵۔ امالی صدوق ص ۲۸ ح ۴ ۶۔ امالی صدق ص ۳۲۲ ح ۴ ۷۔ الخصال ص ۵۳ ح ۶۹؛ بحار ج ۷۳ ص ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے بے بہرہ ہوتا ہے اور یقین کو کھو دیتا ہے۔(۱)

الخصال: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: بدبختی کی نشانیاں یہ ہیں: آنکھ کی خشکی، دل کی قساوت، دنیا کے حصول میں شدت حرص اور گناہ پر اصرار۔(۲)

الخصال: امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حرص کو آشکار کرنے سے فقیری آتی ہے۔(۳)

علل الشرائع: رسول خداؐ نے فرمایا: اے علی! جان لو کہ خوف، کنجوسی اور لالچ ایسے احساسات ہیں جو دوسروں کی بدگمانی کو اپنے اندر جگہ دیتے ہیں۔(۴)

مصباح الشریعہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایسی چیز کی لالچ نہ کرو کہ اگر اسے چھوڑ دو تو تم تک پہنچ جائے گی تاکہ خداوند عالم کی بارگاہ میں اس کے ترک کی وجہ سے آسودہ اور ممدوح قرار پاؤ اور اس کے حصول میں عجلت کرنے اور خدا پر توکل کو ترک کرنے کی وجہ سے مبغوض قرار پاؤ۔ خداوند عالم نے دنیا کو تمہارے سایہ کی طرح خلق فرمایا ہے کہ اگر اسکے پیچھے بھاگو گے تو تم تک نہیں پہنچے گی اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو تمہارے پیچھے آئے گی لیکن ایسی صورت میں تم آسودہ خاطر رہو گے۔(۵)

کنز کراجکی: مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ حرص کیا ہے؟ فرمایا: کم چیز کی جستجو میں زیادہ چیز کو تباہ و برباد کرنے کا نام حرص ہے۔(۶)

کافی: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے سلسلے میں حرص کرنے والے انسان کی مثال اس ریشم کے کیڑے کی طرح ہے جو جتنا زیادہ ریشم نکالتا ہے اتنا ہی اس میں پھنستا چلا جاتا ہے اور اس سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس غم واندوہ میں مر جاتا ہے۔(۷)

حدیث کے مذکورہ مفہوم کو شاعر نے اپنے اشعار میں بھی نظم کیا ہے:

الم تر ان المرء طول حیاته ... حریص علی ما لا یزال یناسجه

کدود کدود القز ینسج دائما ... فیهلك غما وسط ما هو ناسجه (۸)

مؤلف: چیونٹی کی لالچ کو لفظ "نمل" کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

۱۔ الخصال ص ۶۹ ح ۱۰۴/۱
۲۔ الخصال ص ۲۴۳ ح ۹۶/۲
۳۔ الخصال ص ۵۰۵ ح ۲/
۴۔ علل الشرائع ص ۵۵۹ ح ۱/
۵۔ مصباح الشریعہ ص ۱۱۷؛ بحار ج ۷۳ ص ۱۶۵
۶۔ کنز الکراجکی ص ۱۶؛ بحار ج ۷۳ ص ۱۶۷
۷۔ کافی ج ۲ ص ۳۱۶ ح ۷/
۸۔ بحار ج ۷۳ ص ۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حرف

الاختصاص: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک حرف کی تعلیم دی جس سے حضرت نے ہزار حروف استخراج کئے اور ان میں سے ہر ایک حرف سے بھی ہزار حروف اخذ کئے جا سکتے ہیں۔(۱)

کافی: آیۂ مبارکہ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ﴾ (۲) کی تفسیر کے ذیل میں مروی روایت؛(۳)

حرق

مسجد النبی میں آتش سوزی... یہ واقعہ یکم رمضان المبارک ۶۵۴ھ کو رونما ہوا جس کی وجہ سے مسجد کی چھت اور منبر جل گئے، بعض ستون بھی زمین بوس ہو گئے۔

۱۱۰۶ھ میں سامرا کے روضۂ منورہ کو بھی جلایا جس کی وجہ سے فرش، قبر مطہر کا صندوق، لکڑیاں اور دروازے جل گئے، شاہ سلطان حسین صفوی نے چار صندوق اور ضریح تعمیر کروائی اور اس طرح روضۂ مقدسہ کی مرمت کروائی۔ یہ بات بحار کی بارہویں جلد (طبع قدیم) میں مرقوم ہے۔

مؤلف: لفظ ''دور'' کے ذیل میں حسن بن زید کے توسط سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف کو جلانے اور لفظ ''فجا'' کے ذیل میں ابوبکر کو جلانے نیز لفظ حرمل کے ذیل میں جناب مختار کے حکم سے حرملہ بن کاہل کو جلانے کا تذکرہ کیا جائے گا۔

حرقص

حرقوص بن زہیر... خوارج کی اصل و اساس ہے، یہ وہی ابن ابی خویصرہ تمیمی ہے کہ جب رسول خداؐ ہوزان کے غنائم کو تقسیم فرما رہے تھے تو اس نے آنحضرت نے کہا: بطور مساوی تقسیم کریں۔(۴)

۱۔ الاختصاص ص ۲۸۵؛ بحار ج ۲۶ ص ۳۰؛ ج ۴۰ ص ۱۳۲

۲۔ ج ۱۱ ''اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی عبادت ایک ہی رخ پر اور مشروط طریقہ سے کرتے ہیں''۔

۳۔ کافی ج ۲ ص ۴۱۳؛ بحار ج ۲۲ ص ۱۳۲

۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لفظ ''خرج'' اور ''خصر'' کے ذیل میں اس کے حالات بیان کئے جائیں گے۔

فیروز آبادی لکھتے ہیں: حرقوص، کاکروچ کی طرح ایک چھوٹا کیڑا ہے جس کا ڈنک شہد کی مکھی کی طرح ہے، اس کے ذریعہ وہ انسان سے چپک جاتا ہے۔ یا پھر یہ کاکروچ سے بھی چھوٹا کیڑا ہے، یہ کیڑا ظروف میں سوراخ کر دیتا ہے اور لڑکیوں کی شرمگاہ میں بھی داخل ہو جاتا ہے... فیروز آبادی آگے لکھتے ہیں: ابن زہیر شروع میں صحابی تھا لیکن پھر خوارج میں شمار ہونے لگا۔(۱)

حرك

خداوند عالم کے حوالے سے حرکت وانتقال کی نفی پر مشتمل باب؛(۲)

امالی صدوق: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم کی زمان و مکان، حرکت وانتقال اور سکون کے ذریعہ توصیف نہیں کی جاسکتی بلکہ وہ خود زمان ومکان، حرکت اور سکون وانتقال کا خالق ہے، وہ ان باتوں سے کہیں زیادہ بلند وبالا ہے جو ظالمین اس کے بارے میں کہتے ہیں۔(۳)

حرم

حرام اور اس سے متعلق مطالب؛

واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے دوری پر مشتمل باب؛(۴)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ مبارکہ: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾(۵) کے ذیل میں فرمایا: جان لو خدا کی قسم! اگر ان کا کردار قباطی لباس سے بھی زیادہ درخشاں ہو اور ان کے سامنے کسی حرام فعل کی پیشکش کی جائے تو اسے ترک نہیں کریں گے۔(۶)

کافی: مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا، اسی وقت اعمال کو موضوع بحث قرار دیا گیا، میں نے کہا: میرے اعمال کتنے کم اور ضعیف ہیں؟! حضرت نے فرمایا: خاموش رہو اور

۱۔ القاموس المحیط ج ۲ ص ۳۰۹ ۲۔ بحار ج ۳ ص ۳۰۹ ۳۔ امالی صدوق ص ۳۳ ح ۷

۴۔ بحار ج ۷۱ ص ۱۹۴

۵۔ فرقان ر ۲۳؛ ''پھر ہم ان کے اعمال کی طرف توجہ کریں گے اور سب کو اڑتے ہوئے خاک کے ذروں کے مانند بنا دیں گے''۔

۶۔ کافی ج ۲ ص ۸۱ ح ۵؛ بحار ج ۷۱ ص ۱۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خداوند عالم سے طلب مغفرت کرو...اس کے بعد فرمایا: اگر کم عمل بھی تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ ان بہت زیادہ اعمال سے بہتر ہے جو تقویٰ و پرہیز گاری کے بغیر انجام دیئے جاتے ہیں۔ میں نے سوال کیا: مولا! بہت زیادہ اعمال بغیر تقویٰ کے کیسے ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، بالکل اسی طرح جیسے ایک شخص اپنی غذا سے دوسروں کو سیر کرتا ہے، پڑوسیوں کے ساتھ مہربانی کرتا ہے اور اپنے گھر کا دروازہ سبھی کے لئے کھلا رکھتا ہے لیکن جب کوئی حرام دروازہ دکھائی دیتا ہے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے اور یہی بغیر تقویٰ کے عمل انجام دینا ہے۔ اسی کے برعکس ایک دوسرا شخص ہے جو مذکورہ خصوصیات سے بہرہ مند نہیں ہے لیکن جب اس کے سامنے کوئی حرام دروازہ کھولا جاتا ہے تو اس میں داخل نہیں ہوتا۔(۱)

خیانت اور حرام غذا کھانے کی سزا پر مشتمل باب؛(۲)

حرام کے حصول میں شدت امر

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تین خصلتوں کا حامل ہوگا خداوند عالم حور العین سے اس کی شادی کردے گا چاہے وہ جس طرح چاہے؛ وہ تین خصلتیں یہ ہیں: غصہ کو پی جانا، خدا کے لئے تلوار کے مدمقابل صبر و شکیبائی کرنا، مال حرام پر دسترسی حاصل کرنے کے باوجود خدا کے لئے اس سے دست بردار ہو جانا۔(۳)

امالی طوسی: امام باقر علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: مال حرام پر دسترسی حاصل کرنے والے شخص کا نہ حج و عمرہ قابل قبول ہے اور نہ ہی صلہ رحمی؛ یہاں تک کہ مال حرام اس کی شرمگاہ کو بھی تباہی گھاٹ لگا سکتا ہے۔

رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب ایک بندے کے پیٹ میں لقمۂ حرام جاتا ہے تو آسمان و زمین میں موجود ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے۔(۴)

بہت سی روایتوں میں حرام خوری کی سزا اور اس شخص کے لئے دشمنوں کے اموال کو واپس کرنے کی فضیلت کا تذکرہ کیا گیا ہے جس نے لوگوں کے مال و اسباب کو ظلم و ستم سے حاصل کیا ہے اور اسے کھا لیا ہے۔(۵)

مؤلف: حرام اور اس کی مذمت سے مربوط مطالب لفظ ''حلل'' کے ذیل میں نیز اس موضوع سے مناسبت رکھنے والے بعض مطالب لفظ ''اکل'' کے ذیل میں آئیں گے۔ لفظ ''شرک'' کے ذیل میں بھی حرام

۱۔ کافی ج ۲ ص ۶۷ ح ۷؛ بحار ج ۷۰ ص ۱۰۴

۲۔ بحار ج ۷۵ ص ۱۷۰

۳۔ بحار ج ۱۰۰ ص ۱۰

۴۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۹۳؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۱۲

۵۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۹۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خوری کے اثرات ونقصانات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

ایک عارف سے حکایت کی گئی ہے؛ ان کا بیان ہے کہ حرام خوری کرنے والا بلا شک وتردید راندۂ بارگاہ ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ کس طرح مجنب خانۂ خدا میں داخل ہونے سے ممنوع قرار دے دیا جاتا ہے اور جس سے حدث (اکبر یا اصغر) صادر ہوتا ہے وہ کتاب خدا کو لمس نہیں کرسکتا حالانکہ جنابت اور حدث دونوں ہی مباح امر ہیں... پس اس شخص کی کیا کیفیت ہوگی جو حرام کی آلودگی اور شبہات کی کثافت میں مبتلا ہے! وہ بھی راندۂ بارگاہ الٰہی ہے اور اسے حرم الٰہی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

طعام حرام کی مذمت پر مشتمل باب؛(۲)

حرام چیزیں پیش کرنے کے ذریعہ یہودیوں کی طرف سے رسول اکرمؐ کی آزمائش اور ان کے مدمقابل خداوند عالم کا تحفظ فراہم کرنا؛(۳)

حرام کے ذریعہ علاج پر مشتمل باب؛(۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''دوی'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

صید وذبیحہ اور حیوانات پر مشتمل ابواب... نیز دیگر حلال وحرام کا بیان؛

تمام حلال وحرام ماکولات ومشروبات پر مشتمل باب... حرام سے مشتبہ چیز کا حکم اور مجبوری کی حالت میں اس کو کھانے کا بیان؛(۵)

ان اسباب کا بیان جو حرکت کے متقاضی ہیں... اس باب میں نجاست خور حیوانات اور ان کو پاک کرنے کے احکامات بیان کئے گئے ہیں۔(۶)

حرام ومکروہ ذبیحوں پر مشتمل باب؛(۷)

آیۂ مبارکہ ﴿یَسْأَلُونَکَ عَنْ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾(۸) سے مربوط مطالب؛(۹)

۱۔ کشکول بہبائی ج۲ ص۹۰
۲۔ بحار ج۶۶ ص۳۳
۳۔ بحار ج۱۷ ص۳
۴۔ بحار ج۶۲ ص۷۹
۵۔ بحار ج۶۵ ص۹۲
۶۔ بحار ج۶۵ ص۲۴۶
۷۔ بحار ج۶۶ ص۳۳
۸۔ بقرہ/۲۱۷؛ ''پیغمبر! یہ آپ سے محترم مہینوں میں جہاد کے بارے میں سوال کرتے ہیں''۔
۹۔ بحار ج۱۹ ص۴۔۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات پر مشتمل باب کہ ''ائمہ طاہرین علیہم السلام حرمات الٰہی ہیں''۔(۱)

ماہ محرم الحرام کے موضوعات اور اس کی دعائیں؛(۲)

محرم کے مہینے کے سلسلہ میں ابراہیم بن ابی محمود اور ریان بن شبیب کی حدیث میں امام رضا علیہ السلام سے مروی مطالب؛(۳)

محرم کا مہینہ آنے میں ابھی آٹھ دن باقی تھے جب حضرت علی علیہ السلام ۳۷ھ میں صفین پہنچے۔(۴)

حرم الٰہی کی فضیلت؛

حرام کا سبب، اس کی نشانیاں، عظمت واہمیت اور احکامات؛(۵)

علل الشرائع: امام رضا علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے کہ جب خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا تو انہیں کوہ ابوقبیس پر اتارا انہوں نے خدا کی بارگاہ میں وحشت وتنہائی کی شکایت کی، اس لئے کہ جنت کے نغمے ان کی سماعت تک نہیں پہنچ رہے تھے۔ خداوند عالم نے بھی سرخ یاقوت کو خانۂ کعبہ کی جگہ پر نازل فرمایا، آدم علیہ السلام نے اس کا طواف کیا، اس یاقوت کا نور اطراف واکناف میں جہاں جہاں گیا آدم نے وہاں تک علامت لگائی، خداوند عالم نے بھی وہاں تک کے حدود کو حرم قرار دے دیا۔(۶)

قرب الاسناد: حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام اپنا خیمہ حرم کے حدود میں نصب فرماتے تھے، خیمہ کی بعض رسیاں حرم میں اور بعض حل میں قرار دے تھے۔ جب آپ کسی خدمتگار کو تنبیہ کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اسے حرم سے حل کی طرف لے جاتے تھے۔(۷)

الخصال: امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حرمین شریفین میں ایک نماز، ہزار نماز کے برابر ہے۔(۸)

علل الشرائع: حفص بن بختری سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حرم کے باہر گناہ کیا اور پھر حرم میں پناہ گزیں ہوگیا کہ کیا اس پر حد جاری ہوگی؟ فرمایا:

۱۔ بحار ج ۲۴ ص ۱۸۵
۲۔ بحار ج ۹۸ ص ۳۲۴
۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۸۳، ۲۸۵
۴۔ بحار ج ۳۲ ص ۴۳۴
۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۷۰
۶۔ علل الشرائع ص ۴۲۰ ح ۱
۷۔ قرب الاسناد ص ۱۶۰
۸۔ الخصال ص ۶۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نہیں، لیکن اسے غذا اور پانی نہیں دیا جائے گا، اس سے بات نہیں کی جائے گی اور اس کے اوامر پر بھی عمل نہیں کیا جائے گا۔ اگر اس کے ساتھ ایسے پیش آیا جائے تو امید ہے کہ وہ حرم سے باہر آجائے گا اور اس پر حد جاری کی جائے گی؛ ہاں! اگر حرم کے حدود میں اس سے کوئی جنایت سرزد ہو تو وہیں اس پر حد جاری کی جائے گی اس لئے کہ اس نے حرم کی حرمت کی رعایت نہیں کی ہے۔(۱)

لفظ ''بیت'' کے ذیل میں اس موضوع سے متعلق بعض مطالب پیش کئے گئے، بعض مطالب لفظ ''کعب'' کے ذیل میں بھی بیان کئے جائیں گے۔

حرم میں مرنے والے کا اجر وثواب:

حرم میں یا دونوں حرم کے درمیان مرنے والے شخص کے اجر وثواب پر مشتمل باب؛(۲)

محاسن: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص دو حرم کے درمیان مرجائے تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے (عذاب سے) محفوظ رہنے والوں میں شمار کرے گا۔(۳)

حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص حرم میں دفن ہو تو قیامت کے دن سب سے بڑی وحشت سے محفوظ رہے گا۔ راوی نے سوال کیا: صالحین میں سے یا پھر فاسق و فاجرین سے؟ فرمایا: ہاں! صالحین اور فاجرین میں سے۔

کامل الزیارات: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کی وفات مکہ و مدینہ میں سے کسی حرم میں ہو جائے تو اسے حساب و کتاب کے لئے نہیں لایا جائے گا، وہ خدا کی طرف ہجرت کی حالت میں مرا ہے، قیامت کے دن وہ اصحاب بدر کے ہمراہ محشور کیا جائے گا۔(۴)

باب حکم حریم؛(۵)

نوادر راوندی: امام کاظم علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: دو بدبودار کنوئیں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے اور جن دو کنوؤں سے پانی نکالا جاتا ہے ان کے درمیان چھ لاکھ ہاتھ، دو چشموں کے درمیان پانچ لاکھ ہاتھ اور دو راستوں کے درمیان ستر ہاتھ کا فاصل ہونا چاہئے۔(۶)

۱۔ علل الشرائع ص ۴۴۴؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۷

۲۔ بحار ج ۹۹ ص ۳۸۷

۳۔ محاسن ج ۱ ص ۱۴۰

۴۔ کامل الزیارات ص ۱۳؛ بحار ج ۹۹ ص ۳۸۷

۵۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۵۳

۶۔ نوادر راوندی ص ۴۰؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حرمل

باب حرمل (اسفند۔peganum) اور کندر (Boswellia):(۱)

طب الائمہ: رسول خداؐ نے فرمایا: درخت اسفند پر جب پتے اور پھل اگتے ہیں تو اس پر ایک فرشتہ معین کر دیا جاتا ہے تا کہ وہ اسے اس شخص تک پہنچا دے جس تک پہنچنا چاہئے یا پھر اسے خشک کر دے۔ ہاں! اس درخت کی جڑ اور شاخوں میں ایک راز پوشیدہ ہے اور اس کے دانوں اور پھلوں میں بہتر (۷۲) بیماریوں کا علاج موجود ہے لہذا اس کے اور کندر کے ذریعہ علاج کرو۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا: جس گھر میں اسفند ہوتا ہے اس سے شیطان ستر گھروں کے فاصلہ پر رہتا ہے، یہ جڑی بوٹی ستر بیماریوں کا علاج ہے کہ ان بیماریوں میں سب سے آسان بیماری جذام ہے لہذا اس سے غفلت کا مظاہرہ نہ کرو۔

مکارم الاخلاق: میں ہے کہ خوف دور کرنے اور شجاعت کو بڑھانے کے اس کا کھانا مفید ہے۔(۳)

الفردوس: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص چالیس صبح کو ایک مثقال کے برابر اسفند پیئے تو اس کے دل میں حکمت روشن ہو جاتی ہے اور وہ بہتر (۷۲) بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے جن میں سب سے آسان بیماری جذام ہے۔

مؤلف: فیروز آبادی لکھتے ہیں: حرمل (اسفند) ایک مشہور جڑی بوٹی ہے جو بلغم کو اسہال (پاخانہ) کے ذریعہ نکال دیتی ہے، یہ اس کا اہم ترین فائدہ ہے۔ یہ جڑی بوٹی خون کو صاف کرتی ہے اور نیند میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ آزمایا ہوا نسخہ یہ ہے کہ اگر ڈیڑھ مثقال کوٹ کر بارہ راتوں میں استعمال کیا جائے تو انسان کو عرق النساء کی بیماری سے نجات دلا دیتی ہے۔(۴)

حرملہ بن کاہل کا قتل:

ابن نما اپنے رسالہ شرح الثار میں لکھتے ہیں: منہال بن عمرو کا بیان ہے کہ مکہ سے نکلتے وقت میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں خدا حافظی کے لئے حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: حرملہ بن کاہل کہاں ہے اور کیا

۱۔ بحار ج ۶۲ ص ۲۳۳ ۲۔ طب الائمہ ص ۶۷ ۳۔ مکارم الاخلاق ص ۲۱۲

۴۔ القاموس المحیط ج ۳ ص ۳۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کر رہا ہے؟ میرے ہمراہ موجود بشر بن غالب اسدی نے کہا: خدا اسے جہنم واصل کرے، میں نے اسے کوفہ میں زندہ دیکھا ہے۔ حضرت نے یہ سن کر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کیا اور اس طرح اس پر نفرین کی: خدایا! اسے آگ کی حرارت کا مزہ چکھا، خدایا! آگ کی گرمی کا مزہ چکھا۔

منہال کا بیان ہے: جب میں کوفہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مختار بن ابوعبیدہ نے قیام کیا ہے، میں اپنے مرکب پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا، وہ اس وقت اپنے گھر سے نکل رہے تھے؛ مجھ سے پوچھا: میرے پرچم تلے کیوں نہیں آئے اور جنگ میں شرکت کیوں نہیں کی؟ میں نے ان کو باخبر کیا کہ میں مکہ گیا ہوا تھا، ابھی ابھی واپس آیا ہوں۔ پھر میں مختار کے ہمراہ روانہ ہوا، راستہ میں ان سے گفتگو کرتا رہا، ہم لوگ گفتگو کرتے ہوئے کوفہ کے کناسہ پر پہنچے۔ وہاں وہ ایسے کھڑے ہو گئے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہو۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کچھ لوگ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے اور کہا: اے حاکم! مبارک ہو حرملہ بن کاہل اسدی کو گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لایا گیا ہے۔ مختار نے حرملہ کو دیکھ کر کہا: خدا تم پر لعنت کرے، اس خدا کا شکر جس نے مجھے تم پر مسلط کیا۔ جلاد کو بلایا جائے جب جلاد آ گیا تو مختار نے حکم دیا کہ اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دو۔ جب دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے تو حکم دیا کہ اس کے دونوں پیر بھی کاٹ دیئے جائیں۔ جب دونوں پیر بھی کاٹ دیئے گئے تو مختار نے بلند آواز میں کہا: آگ... آگ... آگ جلائی جائے۔ لکڑیاں لائی گئیں اور آگ جلائی گئی، جب آگ روشن نہ ہوئی تو لوگوں نے اسے آگ میں ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا: سبحان اللہ! مختار نے پوچھا: سبحان اللہ کہنا بہتر ہے لیکن تم نے یہاں سبحان اللہ کیوں کہا؟ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کی نفرین کا تذکرہ کیا۔ یہ سن کر مختار اپنے گھوڑے سے نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ایک طویل سجدہ ادا کیا۔ پھر اٹھ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ ہم دونوں ایک ساتھ روانہ ہوئے، درمیان میں میرا گھر تھا، میں نے اپنے گھر کے پاس کہا: گھوڑے سے اتریئے اور میرے ساتھ غذا تناول کیجئے۔ انہوں نے جواب دیا: علی بن الحسین علیہ السلام نے ایک دعا کی اور خداوند عالم نے اسے میرے ہاتھوں مستجاب فرمایا، اب تم مجھے کھانے کی دعوت دے رہو؟ یہ ایسا دن ہے کہ اس میں خدا کے شکرانہ کے طور پر روزہ رکھنا چاہئے۔ میں نے کہا: خدا آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ (۱)

---

(۱) بحار ج ۴۵ ص ۳۷۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حرا

غار حرا کے متعلق:

حرا (بروزن علیٰ)... مکہ میں ایک پہاڑ ہے جس سے رسول خداؐ بہت زیادہ مانوس تھے اور عبادت کے لئے وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ آنحضرت ہر صبح اس پہاڑ پر جا کر وہاں سے خداوند عالم کی رحمت اور اس کی عظیم حکمتوں کا مشاہدہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾۔(۱)(۲)

نہج البلاغہ: میں نے کمسنی ہی میں عرب کے سینوں کو زمین سے ملا دیا تھا اور ربیعہ و مضر کی سینگوں کو توڑ دیا تھا، تمہیں معلوم ہے کہ رسول خداؐ سے مجھے کس قدر قریبی قرابت اور مخصوص منزلت حاصل ہے، انہوں نے بچپنے سے مجھے اپنی گود میں اس طرح جگہ دی ہے کہ مجھے اپنے سینے سے لگائے رکھتے تھے، اپنے بستر پر جگہ دیتے تھے، اپنے کلیجہ سے لگا کر رکھتے تھے اور مجھے مسلسل اپنی خوشبو سے سرفراز فرمایا کرتے تھے اور غذا کو اپنے دانتوں سے چبا کر مجھے کھلاتے تھے۔ نہ انہوں نے میرے کسی بیان میں جھوٹ پایا اور نہ میرے کسی عمل میں غلطی دیکھی۔ اور اللہ نے دودھ بڑھائی کے دور ہی سے ان کے ساتھ ایک عظیم ترین ملک کو کر دیا تھا جو ان کے ساتھ بزرگیوں کے راستہ اور بہترین اخلاق کے طور طریقہ پر چلتا رہتا تھا اور شب و روز یہی سلسلہ رہا کرتا تھا۔ میں بھی ان کے ساتھ اسی طرح چلتا تھا جس طرح بچہ ناقہ اپنی ماں کے ہمراہ چلتا ہے، وہ روزانہ میرے سامنے اپنے اخلاق کا ایک نشانہ پیش کرتے تھے اور پھر مجھے اس کی اقتداء کرنے کا حکم دیتے تھے۔ وہ سال میں ایک زمانہ غار حرا میں گزارا کرتے تھے جہاں صرف میں انہیں دیکھتا تھا اور کوئی دوسرا نہ ہوتا تھا۔ اس وقت رسول اکرمؐ اور خدیجہ کے علاوہ کسی گھر میں اسلام کا گزر نہ ہوا تھا اور ان میں کا تیسرا میں تھا، میں نور وحی رسالت کا مشاہدہ کرتا تھا اور خوشبوئے رسالت سے دماغ معطر رکھتا تھا۔(۳)

شیخ بکری کی کتاب ''الانوار'' میں جناب خدیجہ علیہا السلام کے ساتھ رسول اکرمؐ کی شادی کے مقدمات کے ذیل میں ہے کہ عباس غار حرا میں آنحضرت کے پاس پہنچے، دیکھا کہ وہ مرقد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لیٹے ہوئے ہیں،

۱۔ علق ۱/۱: ''اس خدا کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے''۔

۲۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۰۹؛ ج ۱۸ ص ۲۰۵

۳۔ نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲؛ بحار ج ۳۸ ص ۳۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اپنے اوپر اپنی عباڈالی ہوئی ہے، ایک بڑا سانپ بھی ان کے سر کے پاس موجود ہے جس کے منہ میں ریحان (تلسی) کی شاخیں ہیں جس سے وہ آنحضرت کو ہوا دے رہا ہے۔(۱)

حزب

غزوۂ احزاب:

باب غزوۂ احزاب و بنی قریظہ:(۲)

مجمع البحرین میں ہے: ''حزب'' لوگوں کی جماعت یا گروہ کو کہا جاتا ہے، اس کی جمع احزاب ہے، روز احزاب اس دن کو کہتے ہیں جب قبائل عرب، رسول خداؐ سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوئے اسے ''روز خندق بھی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا احزاب ان قبائل کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اس دن قریش دس ہزار حبشی، کنانی اور مردم تہامہ کے ہمراہ آئے، ان کا سردار ابوسفیان تھا، ان کے ہمراہ طوائف ہوازن، بنی قریظہ اور بنی نضطر کے ہزار افراد بھی تھے۔(۳)

غزوۂ احزاب میں حضرت علی علیہ السلام کی جنگ؛ حضرت کی وجہ سے مومنین سے جنگ کی زحمت کو اٹھالینا اور عمرو بن عبدود کا قتل:(۴)

احزاب کی دعا اور اس کے فضائل جسے سید بن طاؤس نے ''جمال الاسبوع'' میں رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے؛ اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جو بھی اس دعا کو جمعہ کے دن ایک یا دو مرتبہ پڑھے گا تو ہمیشہ خداوند عالم کے امان میں رہے گا اور کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔(۵)

حزبل

مومن آل فرعون جناب حزبیل کا واقعۂ توریہ:(۶)

قوم فرعون کے ساتھ جناب حزبیلؑ کا ایک بہترین توریہ ہے؛ قوم نے فرعون سے جناب حزبیل کی شکایت کرتے ہوئے کہا: وہ لوگوں کو آپ کی مخالفت پر ورغلاتے ہیں اور آپ کے دشمنوں کی آپ کے خلاف مدد

۱۔ انوار فی مولد النبی محمد ص ۲۵۱؛ بحار ج ۱۶ ص ۲۶
۲۔ بحار ج ۲۰ ص ۱۸۶
۳۔ مجمع البحرین ج ۲ ص ۲۹
۴۔ بحار ج ۲۱ ص ۸۸
۵۔ جمال الاسبوع ص ۳۴۷؛ بحار ج ۹۰ ص ۵۴
۶۔ بحار ج ۱۳ ص ۱۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتے ہیں۔ فرعون نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ سپاہیوں نے حزبیل اور شکایت کرنے والوں کو حاضر کیا۔ شکایت کرنے والوں نے حزبیل سے کہا: تم فرعون کی خدائی کے منکر ہو اور ان کی نعمتوں کا انکار کرتے ہو؟ حزبیل نے فرعون کی طرف رخ کر کے کہا: کیا آپ نے ابھی تک میرے منہ سے کوئی جھوٹ سنا ہے؟ فرعون نے کہا: نہیں۔ حزبیل نے کہا: ان لوگوں سے پوچھئے کہ ان کا خدا کون ہے؟ جب اس نے لوگوں سے سوال کیا کہ خدا کون ہے تو سب نے کہا: فرعون۔ حزبیل نے سوال کیا: تمہارا خالق کون ہے؟ کہا: فرعون۔ پوچھا: تمہارا رازق کون ہے؟ کہا: فرعون۔ جناب حزبیل نے کہا: اے فرعون! میں آپ کو اور یہاں موجود سبھی لوگوں کو حاضر و ناظر قرار دے کر کہتا ہوں کہ میرا خدا، خالق اور رازق بھی وہی ہے جو ان لوگوں کا خدا، خالق اور رازق ہے، ان کے خدا کے علاوہ میرا کوئی خدا نہیں۔ پس میں اس سے اور اس کی ربوبیت سے بیزار ہوں اور اس کی الوہیت سے کافر۔ فرعون نے حکم دیا کہ شکایت و بدگوئی کرنے والوں کو چار کیل کے ذریعہ سے سزا دی جائے؛ ﴿فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ﴾۔(۱)(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حزر

منہج الدعوات: کتاب عبداللہ بن حماد انصاری سے مروی ہے: انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت کی خدمت میں حزیران کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا: یہ وہی مہینہ ہے جس میں موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر نفرین کی تو ایک دن میں تین سو لوگ مر گئے۔(۳)

لفظ ''حجم'' کے ذیل میں حزیران کے مہینہ میں حجامت کے متعلق مطالب پیش کئے گئے۔

حزق

طبرانی نے اپنی بہترین سند کے ذریعہ ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دو کانوں نے سنا ہے کہ رسول خدا حسن یا حسین علیہما السلام کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے تھے اور ان کے دونوں پیر رسول کے پیروں کے اوپر تھے؛ آنحضرت نے اس حالت میں فرمایا: حزقة، حزقة، ترق عين بقة۔(۴)

۱۔ غافر/۴۵؛ ''تو اللہ نے اس مرد مومن کو ان لوگوں کی چالوں کے نقصانات سے بچا لیا اور فرعون والوں کو بدترین عذاب نے گھیر لیا''۔

۲۔ بحار ج ۷۵ ص ۴۰۲ ۳۔ منہج الدعوات ص ۳۵۷؛ بحار ج ۱۳ ص ۲۳۰ ۴۔ اے ضعیف، اے ناتوان! اوپر آؤ۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بچہ نے اوپر آ کر اپنے دونوں پیر آنحضرت کے سینے پر رکھا تو آنحضرت نے فرمایا: اپنا منھ کھولو۔ پھر اس کا بوسہ لے کر فرمایا: جو اسے دوست رکھے میں اسے دوست رکھوں گا۔

بزار نے بھی روایت کے بعض الفاظ کو نقل کیا ہے۔ (عربی متن میں) حزقہ: اس ناتوان کو کہتے ہیں جو اپنے قدموں کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھاتا ہے۔ آنحضرت نے یہ عبارت شوخی میں اور بچہ سے انسیت کا مظاہرہ کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ ''ترق'': اوپر آؤ۔ عین بقہ: آنکھ کے ضعف کا کنایہ ہے۔

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''حسن'' کے ذیل میں آئے گا۔

حزقل

نبی خدا جناب حزقیل علیہ السلام کی دعا سے مردوں کا زندہ ہونا؛ (۱)

جناب حزقیل کا واقعہ اور اس بات کا بیان کہ خداوند عالم نے ان کی دعا سے بہت سے مردوں کو زندہ فرمایا۔ (۲)

سورۂ بقرہ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ﴾۔ (۳)

مؤلف: مروی ہے کہ یہ لوگ شام کے ایک شہر کے رہنے والے تھے، ان کی تعداد ستر ہزار تھی، ان کے درمیان مسلسل طاعون کا مرض ظاہر ہوتا، وہ جیسے ہی محسوس کرتے کہ طاعون آ گیا ہے تو مالدار اپنی طاقت کے بل بوتے پر شہر سے باہر چلے جاتے تھے اور بے چارے فقراء عدم قدرت کی وجہ سے وہیں رہ جاتے تھے، جو لوگ شہر میں رہتے تھے ان کے درمیان موت زیادہ آتی نسبت بہ ان افراد کے جو شہر سے باہر جاتے تھے۔ جو شہر سے باہر چلے جاتے وہ کہتے کہ اگر ہم بھی وہاں رکے ہوتو ہمارے مردے بھی زیادہ ہوتے۔ جو شہر میں رہ جاتے تھے وہ کہتے کہ اگر ہم بھی شہر سے باہر جاتے تو ہمارے مردے کم ہوتے۔ آخر کار سبھی اس نتیجے پر پہنچے کہ جب اس مرتبہ طاعون آئے تو سبھی اس شہر سے باہر نکل جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، شہر سنسان ہو گیا،

۱۔ بحار ج ۶ ص ۱۲۳ ۲۔ بحار ج ۱۳ ص ۳۸

۳۔ بقرہ ۲۴۳؛ ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل پڑے موت کے خوف سے اور خدا نے انہیں موت کا حکم دے دیا اور پھر زندہ کر دیا''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جب وہ اپنا ساز وسامان زمین پر رکھ کر سوئے تو خدائے متعال نے ان سب سے فرمایا: سبھی مرجاؤ۔ چنانچہ وہ سبھی مرگئے اور ان کی ہڈیاں ظاہر ہوئیں جو چمک رہی تھیں۔ جناب حزقیل کا وہاں سے گزر ہوا اور جیسے ہی ان کی نظر ان ہڈیوں پر پڑی آپ نے گریہ کیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، آپ نے فرمایا: خدایا! جس طرح تو نے انہیں موت کے گھاٹ اتارا ہے اسی طرح اگر چاہے تو زندہ کردے۔ خداوند عالم نے بھی ان کو زندہ کردیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ خداوند عالم نے ان پر وحی فرمائی: ان پر پانی چھڑکو۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ سبھی زندہ ہوگئے۔

محاسن: ثمالی سے مروی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بادشاہ "قبط" نے بیت المقدس کو ویران کرنے کا ارادہ کیا تو لوگ جناب حزقیل کے پاس جمع ہوئے اور ان سے دعا کرنے کی درخواست کی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ قبط اور اس کے سپاہی، خداوند عالم کے عذاب میں مبتلا ہوئے اور سبھی ہلاک ہوگئے۔ دوسری صبح جو اپنی دعا کی استجابت سے مسرت زدہ تھے، کہنے لگے کہ سلیمان نبی بھی ہم سے برتر نہیں ہوں گے۔ یہ کہتے ہی خداوند عالم نے ان کے دل میں زخم لگا دیا۔ درد کی وجہ سے حزقیل بہت زیادہ اذیت محسوس کرتے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے خداوند عالم کی بارگاہ میں گریہ وزاری اور تضرع کیا، کچھ دنوں بعد خدا نے ان پر وحی کی کہ درد سے نجات حاصل کرنے کے لئے انجیر کا رس اپنے سینے اور پیٹ پر ملیں، انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جس کے بعد انہیں درد سے افاقہ ہوا۔(۱)

ان کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات پر مشتمل باب؛ (۲)

تنبیہ الخواطر: حضرت داؤد بیت المقدس کے ایک غار میں داخل ہوئے، وہاں جناب حزقیل کو دیکھا کہ وہ عبادت الٰہی میں مشغول ہیں اور شدت عبادت سے ان کی کھال، ہڈیوں سے چپک گئی ہے۔ داؤد نے سلام کیا، (جناب حزقیل نے جواب سلام کے بعد) ان سے کہا: میں ایک بھوکے کے گریہ کی آواز سن رہا ہوں؛ تم کون ہو؟ فرمایا: میں داؤد ہوں۔ کہا: وہی جس کے پاس فلاں فلاں عورت ہے اور فلاں فلاں کنیز ہے۔ جواب دیا: ہاں، جب کہ آپ ایسی سخت زندگی بسر کررہے ہیں۔ حزقیل نے کہا: جب تک ہم جنت میں نہ

۱۔ محاسن ص ۵۵۳ ح ۹۰۲؛ بحار ج ۱۳ ص ۳۸۳؛ ج ۶۶ ص ۱۸۴ ۲۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چلیں جائیں نہ ہم سختی میں ہیں اور نہ ہی آسائش میں۔(۱)

حزم

تدبیر، حزم (دور اندیشی)، حذر (احتیاط)، کاموں میں استواری اور ہٹ دھرمی ترک کرنے پر مشتمل باب؛ (۲)

نہج البلاغہ: فرمایا: کامیابی دور اندیشی سے حاصل ہوتی ہے اور دور اندیشی فکر و تدبر سے، فکر و تدبر کا تعلق اسرار کی راز داری سے ہے۔ فرمایا: فرصت کے اوقات کو اس کے چلے جانے سے پہلے غنیمت شمار کرو۔(۳)

فرمایا: دور اندیشی کی جڑ، شبہات میں توقف ہے۔(۴)

مؤلف: مجمع البیان میں ہے کہ ہم ایک حدیث میں پڑھتے ہیں: حزم و دور اندیشی، بدگمانی کا موجب ہوتا ہے۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ دور اندیش، دوسروں سے اس وقت تک بدگمان رہتا ہے جب تک ان کے حالات سے آگاہ نہ ہو جائے۔ اور دور اندیشی اور حزم کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے کام کو محفوظ رکھے۔(۵)

حزن

باب حزن واندوہ؛ (۶)

مصباح الشریعہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حزن واندوہ، عرفاء کا شعار ہے، اس لئے کہ زیادہ تر وہ غیبی خبروں کے حامل ہوتے ہیں، ہمیشہ کائنات کے بطن اور غیبی اسرار سے آگاہ ہیں، خداوند عالم نے اپنے لطف و کرم سے ان کو چھپا رکھا ہے۔ محزون بظاہر پریشاں حال اور مغموم رہتا ہے لیکن باطنی طور پر بہت زیادہ خوشحال و شادمان رہتا ہے، وہ بظاہر معاشرہ میں اور لوگوں کے ساتھ آمد و رفت کرتے وقت بیماروں کی طرح لگتا ہے لیکن خداوند عالم کے ساتھ رابطہ کے سلسلہ میں رشتہ داروں کی طرح عمل کرتا ہے۔ حزن کے ذہنی طرف گرفتاری ہے اور اس کے بائیں طرف سکوت؛ حزن خدا کی معرفت رکھنے والوں سے مخصوص ہے لیکن فکر تمام لوگوں سے رابطہ پیدا کر لیتی ہے، اگر حزن واندوہ ایک لمحہ کے لئے بھی عارفوں سے پوشیدہ رہ جائے تو

۱۔ تنبیہ الخواطر ج ۱ ص ۶۷؛ بحار ج ۱۴ ص ۲۵
۲۔ بحار ج ۷۱ ص ۳۳۸
۳۔ نہج البلاغہ حکمت ۴۸؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۴
۴۔ بحار ج ۷۸ ص ۵۳
۵۔ مجمع البحرین ج ۶ ص ۳۹
۶۔ بحار ج ۷۲ ص ۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وہ خداوند عالم کی بارگاہ میں استغاثہ کرتے ہیں...الخ۔(۱)

مجالس مفید: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر اس طرح وحی فرمائی: اے عیسیٰ! اپنی دو آنکھوں سے مجھے آنسو دے دو اور اپنے دل سے خضوع وخشوع کو؛ جب بیہودہ زندگی گزارنے والے تم پر ہنسیں تو اپنی آنکھ پر حزن واندوہ سے سرمہ لگاؤ اور مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو کر ان کو بلند آواز سے پکارو تا کہ ان سے اپنی نصیحت کو حاصل کر سکو اور کہو: میں دوسروں کی طرح ان سے ملحق ہونے والا ہوں۔(۲)

تمحیص: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں پڑھا ہے کہ مومن اپنے دن کو غم واندوہ کی حالت میں رات سے ملاتا ہے اور رات کو اسی حالت میں دن سے ملا دیتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی چیز اس کے لئے مناسب نہیں۔(۳)

دعوات راوندی: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نماز وروزہ اور صدقہ جیسی عبادتیں نہیں ہو سکتیں۔ کہا گیا: اے رسول خداؐ! پھر ان کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: معاشیات کے حصول میں غم واندوہ۔ ایک دوسری جگہ فرمایا: جب مومن کے گناہ بہت زیادہ ہوں اور اس کا عمل بھی ایسا نہ کہ اس کا کفارہ بن سکے تو خداوند عالم اسے غم واندوہ میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکے۔(۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''ہمم'' کے ذیل میں آئے گا۔

کافی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد کی روش یہ تھی کہ جب کوئی بات انہیں غمگین کرتی تو آپ عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے دعا فرماتے تھے اور وہ بھی آمین کہتے تھے۔(۵)

علل الشرائع: ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں، میں کبھی کبھی مغموم ہو جاتا ہوں لیکن اس کی وجہ نہیں معلوم ہو پاتی۔ فرمایا: یہ غم واندوہ اور خوشحالی ہماری وجہ سے ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ سرشت اور فطرت کی وجہ سے ہے۔(۶)

۱۔ مصباح الشریعہ ص ۱۸۷ ۲۔ مجالس مفید ص ۲۳۶ ح ۷

۳۔ تمحیص ص ۴۴ ح ۵۵؛ بحار ج ۷۲ ص ۷

۴۔ دعوات راوندی ص ۵۶ ح ۱۴۱؛ بحار ج ۷۳ ص ۱۵۷؛ ج ۶۷ ص ۲۳۵

۵۔ کافی ج ۲ ص ۴۸۷ ح ۳؛ بحار ج ۴۶ ص ۲۹۷

۶۔ علل الشرائع ص ۹۳ ح ۲؛ بحار ج ۶۱ ص ۱۴۵؛ ج ۵ ص ۲۴۲؛ ج ۷۴ ص ۲۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس سے ملتی جلتی روایت لفظ ''امن'' کے ذیل میں اس سے قبل بیان کی گئی۔

اس بات کا بیان کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام شیعوں کے غم واندوہ کی وجہ سے مغموم ہوتے ہیں؛ جیسا کہ رمیلہ اور عمرو بن حمق کی حدیث میں مذکور ہے۔(۱)

اس بات کا بیان کہ بیماری، موت کی سختی اور عذاب قبر کی طرح حزن واندوہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔

قصص الانبیاء: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جبرئیل امین جناب آدم علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ مغموم تھے، انہوں نے جبرئیل سے اس کی شکایت کی، جسے سن کر جبرئیل نے جواب دیا: جب آپ اپنے وجود میں حزن و اندوہ کا احساس کریں تو کہیں: ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ''۔(۲)

تفسیر قمی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا: جناب یوسف علیہ السلام پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم واندوہ کی کیفیت کیا تھی؟ فرمایا: اپنے مردہ فرزندوں پر ستر ماؤں کے غم واندوہ کی طرح۔(۳)

اس بات کا بیان کہ حضرت یعقوب علیہ السلام غم واندوہ کی وجہ سے اتنے ضعیف ہوگئے تھے کہ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔(۴)

حضرت یعقوب علیہ السلام کے حزن واندوہ اور گریہ وزاری کے اسباب کے متعلق سید مرتضیٰ کی تحقیق اور اس سلسلے میں علامہ مجلسیؒ کا تحقیقی افادہ؛ اس تحقیق کو لفظ ''حب'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔(۵)

حضرت یعقوب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک حدیث میں فرمایا: سب سے زیادہ مغموم اور خوف زدہ لوگ وہ ہیں جو قیامت کو سب سے زیادہ یاد کرتے ہیں اور میں ضعیفی سے پہلے ضعیفی کا شکار اس لئے ہوا کیونکہ میں قیامت کو بہت زیادہ یاد کرتا تھا، میرے محبوب یوسف علیہ السلام پر میرے حزن نے مجھے گریہ پر مجبور کیا اور میری آنکھوں کو سفید کر دیا۔(۶)

اپنے فرزند جناب ابراہیم علیہ السلام پر رسول خداؐ کا حزن واندوہ؛(۷)

رسول خداؐ اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مصیبت میں حضرت علی علیہ السلام کا غم واندوہ جس کا تذکرہ لفظ ''صیب'' کے

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۴۰
۲۔ قصص الانبیاء ص ۴۹ ح ۱۸؛ بحار ج ۱۱ ص ۲۰
۳۔ بحار ج ۱۲ ص ۲۴۲، ۲۹۱؛ تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۵۰
۴۔ بحار ج ۱۲ ص ۳۰
۵۔ تنزیہ الانبیاء ص ۴۵؛ بحار ج ۱۲ ص ۳۲۴
۶۔ بحار ج ۱۲ ص ۲۵۸
۷۔ بحار ج ۱۷ ص ۲۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ذیل میں کیا جائے گا۔ نیز مالک اشتر، محمد بن ابی بکر اور عمار یاسر کی شہادت پر حضرت کا غم واندوہ جس کا تذکرہ لفظ ''حمد'' اور ''عمر'' کے ذیل میں آئے گا۔

معاویہ کے سپاہیوں کے توسط سے کوفہ کے نواحی علاقوں کی تاراجی پر حضرت کا حزن واندوہ؛ (۱)

حضرت فاطمہ علیہا السلام پر ڈھائے گئے مصائب وآلام اور آپ کا غم واندوہ؛ (۲)

حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کا حزن وملال اور اپنے والد گرامی کی شہادت پر آپ کا غم واندوہ؛ (۳)

عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میں کبھی کبھی اتنا زیادہ مغموم ہوجاتا ہوں کہ اپنے مال وفرزند اور رشتہ داروں کو بھی نہیں پہچان پاتا ہوں اور کبھی اتنا زیادہ خوشحال ہوجاتا ہوں کہ اپنے مال وفرزند اور رشتہ داروں کو نہیں پہچان پاتا۔ امام نے فرمایا: ہر شخص کے اوپر شیطان اور ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب وہ خوشحال ہوتا ہے تو فرشتہ اس سے نزدیک ہوجاتا ہے اور جب وہ مغموم ہوتا ہے تو شیطان اس سے نزدیک ہوتا ہے اور یہی خداوند عالم کے ارشاد کا مفہوم ہے: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾۔ (۴)

بیان ووضاحت: شاید اس کا مقصود یہ ہو یہ غم دنیائے فانی کے امور میں شیطانی وسوسوں اور آرزوؤں کے لئے ہو، اگرچہ انسان اس کی جانب متوجہ نہ ہو اور یہ خیال کرتا ہو کہ اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے اس سے مراد یہ ہو کہ چونکہ یہ شیطان کا کام ہے اس لئے کہ اسکی نزدیکی اور قربت، غم واندوہ کا موجب ہوتی ہے۔ یہ تمام چیزیں فرشتہ کے لئے برعکس ہیں۔ (۵)

تفسیر عیاشی: مذکورہ روایت سے ملتی جلتی ایک دوسری حدیث؛ (۶)

مؤلف: **حزن بن ابی وہب قرشی مخزومی**... رسول خداؐ کے اصحاب میں تھے، مہاجرین اور اشراف قریش سے ان کا تعلق تھا۔ یہ سعید بن مسیّب کے دادا ہیں، امیر المومنین علیہ السلام نے ان کی تربیت کی ہے، حزن، سعید کے دادا ہیں اور انہوں نے خود امیر المومنین علیہ السلام سے اس کی سفارش کی تھی۔ (۷)

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۹؛ ۲۔ بحار ج ۴۳ ص ۱۵۵؛ ۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۰۸

۴۔ بقرہ/ ۲۶۸: ''شیطان تم سے فقیری کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں برائیوں کا حکم دیتا ہے اور خدا مغفرت اور فضل واحسان کا وعدہ کرتا ہے، خدا صاحب وسعت بھی ہے اور علیم ودانا بھی''۔

۵۔ بحار ج ۶۱ ص ۱۴۵؛ ج ۶۳ ص ۲۰۵؛ ۶۔ بحار ج ۷۰ ص ۵۶

۷۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حزا

باب حزا (کرفس۔Celery):(۱)

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ٹھنڈے پانی سے حزا کھانا معدہ کے لئے مفید ہے۔

بیان: ''حزائہ'' ایک صحرائی گھاس پھوس ہے کرفس سے کافی مشابہ ہے، اس فرق کے ساتھ کہ اس کا پتہ پھیلا ہوا ہوتا ہے، اس کے بہت سے فوائد کی نشاندہی کی گئی ہے۔(۲)

حسب

محاسبہ اور حساب وکتاب:

بندوں کے محاسبہ اور ان کے مظالم کے سلسلہ میں خداوند عالم کے حکم پر مشتمل باب:(۳)

سورۂ بقرہ: ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم ... شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾۔(۴)

عیون اخبار الرضا: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم ہر بندہ کا محاسبہ کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو مشرک ہے، بلکہ بغیر حساب وکتاب کے حکم دیتا ہے کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔(۵)

تفسیر عیاشی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾(۶) یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ استقصا اور مداقہ (باریک بینی) سے خوف زدہ ہوں گے۔(۷)

کافی: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن حساب وکتاب کے سلسلہ میں خدا کی باریک بینی، بندوں کی عقلوں کے مطابق ہوگی۔(۸)

تہذیب: حضرت نے یہ بھی فرمایا: بندوں کا سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب کتاب کیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ قبول ہوگئی تو دوسرے اعمال بھی قبول کر لئے جائیں گے۔(۹)

حساب کے متعلق شیخ صدوق اور شیخ مفیدؒ کے ارشادات:(۱۰)

۱۔ بحار ج ۶۶ ص ۳۴۲ ۲۔ بحار ج ۶۶ ص ۳۴۲ ۳۔ بحار ج ۷ ص ۲۵۳

۴۔ بقرہ/۲۸۴: ''تم اپنے دل کی باتوں کا اظہار کرو یا ان پر پردہ ڈالو وہ سب کا محاسبہ کرے گا وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس پر چاہے گا عذاب کرے گا وہ ہر شی پر قدرت واختیار رکھنے والا ہے''۔ ۵۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۳۴ ح ۶۶/ ۶۔ رعد/۲۱: ''اور بدترین عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں''۔

۷۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۱۰ ح ۳۹/ ۸۔ کافی ج ۱ ص ۱۱ ح ۱/ ۹۔ تہذیب ج ۲ ص ۲۳۹ ح ۱۵/ بحار ج ۷ ص ۲۶۷

۱۰۔ اعتقادات صدوق ص ۲۶؛ تصحیح الاعتقاد ص ۵۳؛ بحار ج ۷ ص ۲۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات کا بیان کہ شیعوں کا حساب و کتاب، ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ذریعہ سے ہوگا۔(۱)

الزہد: قاسم بن محمد نے علی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: خداوند عالم جب کسی مومن کا حساب و کتاب کرنا چاہتا ہے تو اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور بندہ اور اپنے درمیان ہونے والے اعمال کا حساب کرتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے بندے! تم نے ایسا ایسا فعل انجام دیا۔ وہ کہے گا: ہاں میرے پروردگار! میں نے ایسا فعل انجام دیا ہے۔ خدا فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں نیکی میں تبدیل کر دیا۔ لوگ کہیں گے: سبحان اللہ! اس بندہ کے نامۂ اعمال میں ایک برائی بھی نہیں ہے؛ یہی خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ☆ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ☆ وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾۔(۲) میں نے عرض کی: کون اہل؟ فرمایا: دنیا میں اپنا اہل، جنت میں اس کا اہل ہو جائے گا، اگر وہ دونوں مومن ہوں۔(۳)

حضرت نے یہ بھی فرمایا: خداوند عالم جب کسی برے بندہ کا حساب کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو لوگوں کے سامنے ایسا کرتا ہے اور اس کی سرزنش کرتا ہے اور اس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیتا ہے۔ یہی خدائے متعال کا قول ہے: ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ☆ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ☆ وَيَصْلَى سَعِيرًا ☆ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾۔(۳) میں نے عرض کی: کون سے اہل؟ فرمایا: دنیا میں اس کے اہل۔ خداوند عالم کے ارشاد کا یہ یہی مفہوم ہے: ﴿إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ☆ بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا﴾(۴) فرمایا: وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اب دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔(۵)

امالی طوسی: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: قبل اس کے کہ تمہارا حساب و کتاب کیا جائے

۱۔ بحار ج ۶۸ ص ۱۱۴

۲۔ انشقاق ۷۔۹: ''پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کا حساب آسان ہوگا اور وہ اپنے اہل کی طرف خوشی خوشی واپس آئے گا''۔

الزہد ص ۹۲ ح ۱۴۶

۳۔ انشقاق ۱۰۔۱۳: ''اور جس کو نامہ اعمال پشت کی طرف دے دیا جائے گا، وہ عنقریب موت کی دعا کرے گا اور جہنم کی آگ میں داخل ہوگا، یہ پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت خوش تھا''۔

۴۔ انشقاق ۱۴۔۱۵: ''اور اس کا خیال تھا کہ پلٹ کر خدا کی طرف نہیں جائے گا، ہاں! اس کا پروردگار خوب دیکھنے والا ہے''۔

۵۔ بحار ج ۷ ص ۳۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اپنا محاسبہ کرلو کیونکہ قیامت میں پچاس موقف ہیں جن میں سے ہر ایک تمہاری دنیا کے ہزار سال کے مانند ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة﴾۔(۱)

محاسبہ نفس:

ایک باب جس میں نفس کے محاسبہ ومجاہدہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(۲)

تفسیر عسکری: امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: سب سے بڑے زیرک وہوشمند اور سب سے بڑے بے وقوف واحمق سے آگاہ نہ کروں؟ کہا گیا: کیوں نہیں اے خدا کے رسول!۔ فرمایا: سب سے بڑا زیرک وہوشمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرتا ہے۔ سب سے بڑا احمق وہ ہے جو خواہشات نفسانی کا پیروکار ہے اور خدا سے لچر اور پوچ آرزئیں کرتا ہے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام ایک انسان اپنے نفس کا محاسبہ کیسے کرے؟ فرمایا: جب صبح نمودار ہو یا شام کا وقت آئے تو اپنے نفس کی جانب رجوع کرے اور کہے: اے نفس! بے شک تم نے یہ دن گزار دیا، وہ دوبارہ پلٹ کر تمہارے پاس نہیں آئے گا، خداوند عالم کی تم اس کے متعلق باز پرس کرے گا کہ اس دن تم نے کیا اعمال انجام دیئے؟ کیا تم نے اس دن خدا کو یاد کیا یا اس کی حمد وثنا کی؟ کیا تم نے مومن کی ضرورتوں کو پورا کیا؟ کیا اس سے گرفتاری و پریشانی کو دور کیا؟ کیا اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل وعیال کے درمیان اس کی آبرو کا تحفظ کیا؟ کیا اس کی موت کے بعد اس کے احترام کی رعایت کی؟ کیا اپنے مومن بھائی کی غیبت سے پرہیز کیا؟ کیا کسی مسلمان کی مدد کی؟ اس دن تم نے کیا کیا؟ اسی طرح وہ اپنے اعمال وافعال کو یاد کرے۔ اگر اسے یاد آئے کہ اس سے نیک اعمال سرزد ہوئے تو خداوند عالم کی مدح وستائش کرے اور اپنی توفیق پر خدا کو بزرگی کے ساتھ یاد کرے۔ اور اگر نافرمانی اور کوتاہی یاد آئے تو خداوند عالم سے طلب مغفرت کرے اور اسے دوبارہ انجام نہ دینے کا پکا ارادہ کرے اور اپنے آپ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے پاک صاف کرے: محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود کی تجدید، امیر المومنین کی بیعت اپنے اوپر پیش کرے، امیر المومنین کے بدخواہوں اور دشمنوں پر لعنت کی تکرار کرے... بنابریں جب اس طرح رفتار کرے گا تو خداوند عالم فرماتا ہے:

۱۔ بحار ج ۷ ص ۱۲۶، ج ۵۔ ص ۱۰۷، ج ۱۰ ص ۲۶۵

۲۔ بحار ج ۷۰ ص ۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میرے دوستوں کے ساتھ تمہاری دوستی اور میرے دشمنوں کے ساتھ تمہاری دشمنی کی وجہ سے میں تمہارے گناہوں کے متعلق مناقشہ اور سوال و جواب نہیں کروں گا۔(۱)

شیخ محمد بن علی جعبی کے خط سے، انہوں نے شیخ شہید سے نقل کیا ہے کہ احمد بن ابی الجواری کا بیان ہے کہ میں ابوسلیمان دارانی کو خواب میں دیکھنا چاہتا تھا، ایک سال میری خواہش پوری ہوئی، میں نے ان سے پوچھا: اے معلم! خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا: اے احمد! باب صغیر سے آرہا تھا کہ وہاں میں نے کچھ لکڑیاں دیکھیں، میں نے اس میں سے ایک لکڑی اٹھالی، مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس سے خلال کیا تھا یا نہیں، بہرحال ایک سال سے مجھے اسی لکڑی کے حساب کے لئے روک رکھا ہے۔(۲)

مؤلف: اس حکایت کی تائید مندرجہ ذیل آیہ مبارکہ سے ہوتی ہے: ﴿يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُنْ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللهُ إِنَّ اللهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾۔(۳) امیر المومنین نے بھی اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ نفوس سے ایک مثقال کے دانہ کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔

تحف العقول: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے زہری کو لکھے گئے اپنے ایک خط میں فرمایا: لہٰذا غور کرو کہ کل تم کس طرح مروگے؛ جب تم خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہوگے اور وہ تم سے اپنی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کی کیسے رعایت کی؟ اور اپنی حجتوں کے بارے میں سوال کرے گا کہ ان کو کیسے فراہم کیا؟ تم یہ خیال نہ کرو کہ خدا تمہارے عذر کو قبول کرلے گا اور تمہاری کوتاہیوں سے چشم پوشی کرلے گا، ہرگز نہیں، وہ ایسی باتوں سے منزہ ہے۔ خدا نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیا ہے، چنانچہ وہ اپنے رسول سے فرماتا ہے: ﴿لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾۔(۴)(۵)

مؤلف: لفظ ''ذنب'' کے ذیل میں محاسبہ نفس کے متعلق ابن ضمہ کی توبہ کے واقعہ کو بیان کیا جائے گا۔

۱۔ تفسیر عسکری ص ۳۸؛ بحار ج ۷۰ ص ۶۹ ۲۔ بحار ج ۷۷ ص ۱۶۷

۳۔ لقمان/۱۶ ''بیٹا! نیکی یا بدی ایک رائی کے دانہ کے برابر ہو اور کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں پر ہو یا زمینوں کی گہرائیوں میں ہو تو خدا روز قیامت ضرور اسے سامنے لائے گا کہ وہ لطیف بھی ہے اور باخبر بھی''۔

۴۔ آل عمران/۱۸۷ ''اسے لوگوں کے لئے بیان کریں گے اور چھپائیں گے نہیں''۔

۵۔ بحار ج ۸ ص ۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسد

باب حسد:(۱)

سورۂ فلق: ﴿ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾۔(۲)

حسد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے پاس ایک نعمت کا مشاہدہ کرے اور اس کے زوال کی خواہش میں لے بیٹھے اور صرف اپنے لئے اس نعمت کا مطالبہ کرے، دوسروں کے لئے نہیں۔ لیکن غبطہ یہ ہے کہ اپنے لئے بھی اس کے مانند نعمت کی خواہش کرے اور دوسروں سے زوال کی خواہش نہ کرے۔ بنابریں یہ حسد بطور مطلق یا پھر اس کا اظہار کرنا حرام ہے۔(۳)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک حسد ایمان کو اسی طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔(۴)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی پرواہ کرو اور دوسروں سے حسد نہ کرو۔

کافی: رسول خداؐ نے فرمایا: نزدیک ہے کہ فقر کا اختتام کفر پر ہو اور نزدیک ہے کہ حسد، قضا و قدر پر مسلط ہو جائے۔(۵)

بیان: راوندی شرح شہاب میں لکھتے ہیں: جان لو کہ حسد بہت قوی تاثیر کا حامل ہے جو محسود سے نعمت کے ازالہ کا موجب ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی وہ انسان کو مجبور کرتا ہے کہ محسود کو قتل کر دے اور اس کے مال کو تباہ کر دے یا پھر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے؛ گویا ایسا شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ خدا کے مقدرات پر غلبہ کرے اس لئے کہ خداوند عالم نے خیر و نعمت کو محسود کے لئے مقدر فرمایا ہے لیکن حاسد کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ نعمت اس سے چھین لے۔ نیز کہا گیا ہے کہ حسد منصف ہے کیونکہ وہ اپنے حامل (حسود سے) شروع کرتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حاسد کبھی خوشی نہیں دیکھتا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حسد، جسم کو کھا جاتا ہے۔(۶)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دین کی آفت، حسد اور فخر و مباہات ہے۔

۱۔ بحار ج ۷۳ ص ۲۳۷

۲۔ فلق ۱۵: "اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب بھی وہ حسد کرے گا"۔

۳۔ بحار ج ۷۳ ص ۲۳۸

۴۔ کافی ج ۲ ص ۳۰۶ ح ۲؛ بحار ج ۷۳ ص ۲۴۴

۵۔ کافی ج ۲ ص ۳۰۷ ح ۴

۶۔ بحار ج ۷۳ ص ۲۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند عمران! میں نے لوگوں کو اپنے فضل و کرم سے جو کچھ دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اور ان کے پاس موجود چیزوں کو نہ دیکھو اور اس سلسلہ میں اپنے نفس کی پیروی نہ کرو اس لئے کہ حسد کرنے والا میری نعمت پر خشمگین ہوتا ہے اور اس کو ناپسند کرتا ہے، میں نے اپنے بندوں میں جو تقسیم بندی کی ہے اس سے روگردانی کرتا ہے۔ جو ایسا ہوتا ہے نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہے۔(۱)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک مومن رشک کرتا ہے، حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے، غبطہ نہیں کرتا۔(۲)

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: لوگوں میں صرف حاسد ہے جو سب سے کم لذت حاصل کرتا ہے۔(۳)

الخصال: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص کی ذات میں شدید بخل، حسد اور خوف ہو اس کے پاس ایمان نہیں ہے۔(۴)

الخصال: حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں: جب وہ تمہارے پاس نہیں ہوتا تو تمہاری غیبت کرتا ہے، اگر تمہارے پاس ہوتا ہے تو چاپلوسی کرتا ہے اور مصیبت کے وقت تمہاری مذمت کرتا ہے۔(۵)

الخصال: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ ہر روز چھ چیزوں سے خداوند عالم کی پناہ طلب کرتے تھے: شک، شرک، بے جا تعصب، غصہ، دست درازی اور حسد۔(۶)

معانی الاخبار: ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سے حسد کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: ایسا گوشت اور خون ہے جو تمام لوگوں کے دلوں کا چکر لگا کر ہم تک پہنچتا ہے تو ہم سے ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے اور وہ شیطان ہے۔(۷)

الخصال: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جن سے کوئی بھی یہاں تک کہ انبیاء بھی منزہ نہیں

۱۔ کافی ج۲ ص۳۰۷ ح۶
۲۔ کافی ج۲ ص۳۰۷ ح۷
۳۔ معانی الاخبار ص۱۹۵ ح۱
۴۔ الخصال ص۸۳ ح۸
۵۔ الخصال ص۱۲۰ ح۱۱۳
۶۔ الخصال ص۱۲۰ ح۱۱۴؛ بحار ج۷۳ ص۲۵۲
۷۔ معانی الاخبار ص۲۴۴ ح۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوں گے: طیرہ، حسد اور انسانوں کے درمیان وسوسوں میں غور وفکر کرنا۔(۱)

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ''طیرہ'' قوم انبیاء کی طرف سے فال بد کے معنی میں ہے لیکن خود انبیاء ایسا عقیدہ نہیں رکھتے۔ حسد کے سلسلہ میں بھی یہ ہے کہ لوگ ان سے حسد کریں گے وہ خود کسی سے حسد نہیں کریں گے۔ اور ''مخلوقات میں غور وفکر'' وہی وسواس وخناس کرنے والوں کی طرف سے انبیاء کا ابتلا ہے ؛ چنانچہ خداوند عالم نے ولید بن مغیرہ کے بارے میں حکایت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ☆ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴾۔(۲)

مصباح الشریعہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسد کرنے والا دوسروں کو نقصان پہنچانے سے پہلے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے جیسے شیطان جس نے اپنی حسادت کے ذریعہ پہلے خود کو نقصان پہنچایا اور اپنے آپ کو لعنت ونفرین کے لائق بنادیا، اسی کے برعکس حضرت آدم علیہ السلام کو مقام ہدایت وانتخاب تک پہنچادیا اور ان کی بلندی مقام کا باعث قرار پایا۔ اب اگر تم محسود قرار پاؤ تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ حاسد بنو اس لئے کہ حاسد کا پلہ ہمیشہ ہلکا ہوتا ہے اور محسود کا پلہ بھاری اور سنگین ہوتا ہے۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ حسد کی جڑ قلب کا اندھا پن اور فضل الٰہی کا انکار ہے۔(۳)

نہج البلاغہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں حیرت زدہ ہوں کہ حسد کرنے والے جسموں کی سلامتی پر حسد کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا: تندرستی اور صحت وسلامتی، حسد کی کمی کی وجہ سے ہے۔(۴)

کنز کراجکی: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ستم سے مشابہ ستم گر اور ظالم دیکھا ہے لیکن حسد کرنے والے جیسا نہیں دیکھا، وہ ہمیشہ حسرت کرتا ہے، اس کا دل غمگین ہے، اس سے غم واندوہ دست بردار نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا: حسد کرنے والے سے تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تمہاری شادمانی کے وقت غمگین ہوتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: حسد سے دوری اختیار کرو اس لئے کہ تمہارے اندر حسد کی علامتیں دکھائی دے رہی ہیں اور دوسرے میں وہ اثر نہیں ہے۔ رسول اکرمؐ نے بھی ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: جان لو کہ گزشتہ امتوں کی بیماری نے تمہاری طرف رخ کرلیا ہے اور وہ حسد ہے جو بال کو

۱۔ الخصال ص ۸۹ ح ۲۷

۲۔ مدثر ۱۸، ۱۹: ''اس نے فکر کی اور اندازہ لگایا تو اسی میں مارا گیا کہ کیسا اندازہ لگایا''۔

۳۔ مصباح الشریعہ ص ۱۰۴

۴۔ نہج البلاغہ حکمت ۲۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نہیں ختم کرتا بلکہ دین کو ختم کر دیتا ہے۔(۱)

الشہاب: بے شک حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔(۱)

مروی ہے کہ پانچویں آسمان پر ایک فرشتہ ہے کہ جب کسی بندہ کا عمل اس پر سے گزرتا ہے اور اس سے سورج کے نور کی طرح روشنی پھوٹتی ہے تو وہ کہتا ہے: رکو، میں حسد (کی دیکھ بھال) کرنے والا فرشتہ ہوں، اس عمل کو اس کے مالک کے چہرے پر مار دو اس لئے کہ وہ حسد کرنے والا ہے۔ کہا گیا ہے کہ کوئی ستمگر ظلم و ستم نہیں دیکھتا سوائے حسد کرنے والے کے۔

شاعر کہتا ہے:

قل للحسود اذا تنفس حسرة یا ظالما و کانه مظلوم(۲)

تحف العقول: ابو جعفر بن نعمان احول کو کی گئی امام صادق علیہ السلام کی وصیت میں ہے: بے شک میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض و ناپسند وہ لوگ ہیں جو چغلی کرتے ہیں اور اسے اپنا پیشہ قرار دیتے ہیں، نیز وہ لوگ جو حسد کرتے ہیں۔ وہ نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ بے شک ہمارے چاہنے والے وہ ہیں جو ہمارے فرمان پر سر تسلیم خم رکھتے ہیں، ہمارے دستورات کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے تمام امور میں ہمیں اسوہ اور نمونۂ عمل قرار دیتے ہیں۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم میں سے کوئی پوری زمین کے برابر خدا کی بارگاہ میں سونا پیش کرے لیکن مومن سے حسد کرتا ہو تو اس کو اسی سونے کے ذریعہ جہنم میں جلایا جائے گا۔(۳)

اس بات پر مشتمل باب کہ اہل بیت علیہم السلام وہی لوگ ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے؛ انہیں کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا: ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾۔(۴)(۵)

امیر المومنین علیہ السلام سے پہلے (ابوبکر) کا حسد... اور حضرت سے اولین دشمنی کا اظہار۔

۱۔ شہاب الاخبار ص ۱۲۵ ح ۲۹۳/

۲۔ بحار ج ۷۳ ص ۲۶۱؛ شعر کا ترجمہ: ''جب حسد کرنے والا حسرت کی وجہ سے آہ کھینچتا ہے تو اس سے کہہ دو کہ اے وہ ظالم جو مظلوم کی طرح لگتے ہو''۔

۳۔ تحف العقول ص ۳۰۹؛ بحار ج ۷۸ ص ۲۸۸

۴۔ نساء/۵۴؛ ''یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے''۔

۵۔ بحار ج ۲۳ ص ۲۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسر

سورۂ مریم: ﴿ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾۔(۱)

یوم حسرت کی تفسیر؛

طبرسی: روز حسرت وہ دن ہے جب گناہگار حسرت کریں گے کہ انہوں نے نیک اعمال انجام کیوں نہیں دیا اور نیک اعمال کرنے والے یہ حسرت کریں گے کہ ہم نے زیادہ اعمال انجام کیوں نہیں دیئے۔ اور یہ وہی قیامت کا دن ہے۔ مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند کے ذریعہ ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: جب اہل بہشت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوں گے تو اہل بہشت و جہنم کو آواز دیا جائے گا، جب وہ نزدیک آئیں گے اور دیکھیں گے۔ اس وقت موت کو دکھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ موت کو پہنچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: یہی ہے، یہی موت ہے۔ وہ سبھی اس کو پہنچانتے ہوں گے۔ پھر موت کو صفحہ سے مٹا کر اہل بہشت سے کہا جائے گا: اے اہل بہشت! اب کوئی موت درکار نہیں ہے، تم ہمیشہ کے لئے زندہ ہو۔ اور اے اہل جہنم! اب موت تمہارے پیچھے نہیں آئے گی، تم بھی جہنم میں ہمیشہ رہو گے... آنحضرت نے آگے فرمایا: یہی خداوند عالم کے ارشاد کا مفہوم ہے: ﴿ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾(۲)

اس روایت کو ہمارے علماء نے امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ اہل بہشت، اس قدر خوشحال ہوں گے کہ اگر وہ کوئی مرنے والا ہوگا تو وہ خوشحالی و مسرت سے مر جائے گا اور اہل جہنم بھی ایسے فریاد و فغاں کریں گے کہ اگر ان میں کوئی مرنے والا ہو تو غم واندوہ سے مر جائے گا۔(۳)

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: وائے ہو اس دن سے ہر صاحب غفلت پر۔

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''غفل'' وغیرہ کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

اس انصاری عورت کی حسرت کا واقعہ جو اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کے لئے جاتی تھی لیکن زفر اسے روک

۱۔ مریم/۳۹؛ ''اور ان لوگوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرایئے جب قطعی فیصلہ ہو جائے گا اگرچہ یہ لوگ غفلت کے عالم میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں''۔

۲۔ مریم/۳۹؛ صحیح مسلم ج۴ ص۲۱۸۸ ح۴۰

۳۔ مجمع البیان ج۳ ص۵۱۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دیتا تھا۔اس واقعہ کی جانب لفظ ''سلم'' کے ذیل میں اشارہ کیا جائے گا۔(۱)

حسس

نفس کی طاقت اور حواس ظاہری و باطنی سے اس کا اشارہ؛(۲)

حسن مشترک کے متعلق بحث جسے یونانی میں ''بنطاسیا'' کہا جاتا ہے۔(۳)

مجمع البحرین میں ہے: حواس، حس کی جمع ہے اور حواس پانچ ہیں: سننے والی، دیکھنے والی، سونگھنے والی، چکھنے والی اور چھونے والی۔ یہ حواس ظاہری ہیں اور حواس باطنی یہ ہیں: خیال، وہم، حس مشترک، حافظہ اور متصرفہ ۔ان میں سے ہر ایک کے متعلق الگ الگ باب میں گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔(۴)

ایک باب جس میں ہے: خداوند عالم کو حواس، اوہام، افکار و افہام کے ذریعہ درک نہیں کیا جا سکتا۔(۵)

حسن

دو امام ہمام، نور چشم رسول الثقلین حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی تاریخ پر مشتمل ابواب؛

Presented By: https://jafrilibrary.org

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء پر مشتمل ابواب؛(۶)

حکایت کی گئی ہے کہ خداوند عالم نے ان دونوں ناموں کو اپنی مخلوقات سے پوشیدہ رکھا تھا تا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فرزندوں کا یہ نام رکھ سکے۔ بنابریں پورے عرب میں زمانہ قدیم سے لے کر زمانہ ولادت تک کوئی ایسا نہیں جس کا یہ نام ہو؛ ہاں! وہ نام حسن اور حسین ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بھی بیعت کے ہجوم میں حسنان استعمال فرمایا؛ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے اس طرح مجھے اپنے ہجوم میں لے لیا کہ حسنان پیروں تک آ گئے، اس کی مفرد حسن ہے۔

رسول اکرمؐ سے مروی عروہ بارقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن و حسین، باغ جنت کے دو درختوں کے نام تھے جن کے پھلوں کو آنحضرت نے معراج کی رات تناول فرمایا تھا۔(۷)

۱۔ بحار ج ۲۲ ص ۲۳؛ ج ۲۰ ص ۲۱۱۔۲۲۶

۲۔ بحار ج ۶۱ ص ۲۴۵

۳۔ بحار ج ۹۱ ص ۲۷۳

۴۔ مجمع البحرین ج ۴ ص ۶۲

۵۔ بحار ج ۳ ص ۲۸۷

۶۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۷

۷۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ولادت کا باب: (۱)

ارشاد مفید: ابو محمد امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک کی ۱۵ تاریخ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، ساتویں دن ان کی والدہ جناب فاطمہ علیہا السلام جنت کے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرت کی خدمت میں لائیں، آپ نے اس بچہ کا نام "حسن" رکھا اور عقیقہ کے عنوان سے ایک گوسفند ذبح فرمایا۔ (۲)

اصول کافی اور تہذیب میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام ہجرت کے دوسرے سال رمضان کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔ (۳) شیخ مفید، کفعمی، المناقب اور کشف الغمہ کے مطابق آپ کی ولادت ہجرت کے تیسرے سال ہوئی ہے۔ (۴) کافی اور کفایۃ الاثر نے ماہ صفر کے آخر میں یا شیخ مفید اور کفعمی کے مطابق سات صفر ۴۹ھ یا ۵۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ (۵)

ارشاد مفید: ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام ہجرت کے چوتھے سال پانچ شعبان المعظم کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (۶)

کشف الغمہ: نے بھی اسی سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے۔ (۷) اعلام الوریٰ میں تین شعبان کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ (۸) تہذیب و دروس میں ہے کہ آپ کی ولادت ربیع الاول کے اواخر میں ہوئی ہے لیکن مشہور شعبان کی تیسری تاریخ ہے جس کی دلیل توقیع شریف ہے۔ (۹)

المناقب: امام حسین علیہ السلام ۵ شعبان المعظم کو ہجرت کے چوتھے سال اپنے بھائی کی ولادت کے دس مہینے بیس روز بعد پیدا ہوئے۔ (۱۰)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے اور انہوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی ولادت کے موقع پر دایہ کا فریضہ انجام دے رہی تھی، جب امام حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسول اکرم تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا:

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۷
۲۔ ارشاد مفید ص ۱۸۷؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۵۰
۳۔ کافی ج ۱ ص ۴۶۱؛ تہذیب ج ۶ ص ۳۹
۴۔ ارشاد مفید ص ۱۸۷؛ مصباح کفعمی ص ۵۲۲؛ المناقب ج ۴ ص ۲۸؛ کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۱۵
۵۔ کافی ج ۱ ص ۴۶۶؛ کفایۃ الاثر ص ۲۲۹؛ ارشاد مفید ص ۱۹۲؛ مصباح کفعمی ص ۵۲۲ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۴
۶۔ ارشاد مفید ص ۱۹۸؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۵۰
۷۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۳
۸۔ اعلام الوریٰ ص ۲۱۳
۹۔ التہذیب ج ۶ ص ۴۱؛ الدروس ص ۱۵۲؛ بحار ج ۴۴ ص ۲۰۲
۱۰۔ المناقب ج ۴ ص ۶۷؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میرے بیٹے کو لے آؤ۔ میں بھی بچہ کو ایک زرد پارچہ میں لپیٹ کر آنحضرت کی خدمت میں لائی، آپ نے وہ زرد کپڑا الگ کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ نومولود کو زرد پارچہ میں نہ لپیٹو۔ پھر میں سفید پارچہ لائی، اس میں حسن علیہ السلام کو لپیٹا اور آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی... ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کے نام پر ایک گوسفند کو ذبح کروایا اور ایک ران ایک درہم کے ساتھ قابلہ کو دے دیا، پھر سر تراش کر بال کے برابر چاندی صدقہ دیا اور نومولود کے سر کو خلوق نامی عطر سے معطر کیا اور فرمایا: اے اسماء! خونریزی عہد جاہلیت کے لوگوں کا شیوہ تھا۔ اسماء کا بیان ہے کہ آنحضرت نے اس واقعہ کے بعد نومولود کا نام ''حسن'' رکھا۔

اسماء کا بیان ہے: ایک سال بعد امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے، رسول اکرمؐ بیت الشرف میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: میرے بیٹے کو لاؤ۔ میں بھی نومولود کو ایک سفید پارچہ میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں لے آئی، آپ نے وہ تمام امور انجام دیئے جو امام حسن علیہ السلام کے لئے انجام دیئے تھے۔ (۱)

معانی الاخبار: عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام سے امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں رسول خداؐ کی خدمت میں لائیں، آنحضرت نے ان کا نام حسن علیہ السلام رکھا۔ جب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں بھی آنحضرت کی خدمت میں لائیں اور فرمایا: اے اللہ کے رسول! یہ فرزند اس سے بھی بہتر اور حسین ہے؛ آنحضرت نے ان کا نام ''حسین'' رکھا۔ (۲)

معانی الاخبار: امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جبرئیل امین، حسن بن علی علیہما السلام کے نام کو جنت کے ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر رسول خداؐ کی خدمت میں بطور تحفہ لائے، آنحضرت نے حسن کے نام سے حسین علیہ السلام کا نام رکھا۔ (۳)

جن خواتین نے امام حسین علیہ السلام کی دیکھ بھال اور کفالت کو اپنے ذمہ لیا وہ ام الفضل، ام ایمن، صفیہ بنت عبدالمطلب اور ام سلمہ تھیں... اور اسماء بنت عمیس نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو حسنین علیہما السلام کے ذریعہ قبول کیا۔ (۴)

علل الشرائع: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خداؐ ہر روز امام حسین علیہ السلام کے پاس آتے اور اپنی زبان کو ان

۱۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۵ ح ۵؛ ۲۔ معانی الاخبار ص ۵۷ ح ۷؛ ۳۔ معانی الاخبار ص ۵۸ ح ۱؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۴

۴۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۴۲، ۲۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے منہ میں ڈالتے تھے اور اس کو اتنا چوستے کہ سیراب ہو جاتے تھے، اس طرح خداوند عالم نے امام حسین علیہ السلام کے گوشت نے آنحضرت کے گوشت سے نمو حاصل کیا، انہوں نے کبھی بھی اپنی والدہ یا دوسری خواتین سے دودھ نہیں پیا۔(۱)

مؤلف: مناقب میں ہے کہ بے شک رسول خداؐ نے چالیس دنوں تک یہ عمل انجام دیا جس کی وجہ سے امام حسین علیہ السلام کا گوشت، آنحضرت کے گوشت سے نمو پایا۔(۲)

اس بات کا بیان کہ امام حسین علیہ السلام کی مدت حمل چھ مہینے تھی۔(۳)

لفظ ''جبر'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ خداوند عالم نے اپنے رسول کو ایک آسمانی تختی ہدیہ کیا اور آنحضرت نے بھی امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے وقت اسے جناب فاطمہ علیہا السلام کو عطا فرمایا جس کی وجہ سے وہ خوشحال و شادمان ہو گئیں۔

ایک باب میں امام حسین اور امام حسین علیہما السلام کے انگشتر کے نقش کا تذکرہ کیا گیا ہے، تفصیل لفظ ''ختم'' کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

دونوں اماموں کے مکارم اخلاق پر مشتمل باب اور مخالف و موافق کا ان کے فضائل کے سلسلہ میں اقرار:(۴)

ایک گناہ گار کا واقعہ جسے امام حسن و امام حسین علیہما السلام نے اپنے کاندھے پر اٹھایا اور آنحضرت کی خدمت میں لائے۔ اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے خداوند عالم کی بارگاہ میں ان دونوں کے ذریعہ پناہ حاصل کی ہے۔(۵)

آپ حضرات نے ایک ایسے بوڑھے انسان کو صحیح وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جو صحیح طریقہ سے واقف نہیں تھا۔(۶)

مؤلف: امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی کے ذیل میں ان دونوں اماموں کے بعض فضائل و مناقب نقل کئے جائیں گے۔

۱۔ علل الشرائع ص ۲۰۶ ح ۳؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۴۵
۲۔ المناقب ج ۴ ص ۵۰؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۵۴
۳۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۵۸، ۲۴۷
۴۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۸
۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۸
۶۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام حسن علیہ السلام کے حالات زندگی؛

مکارم اخلاق؛

امام حسن علیہ السلام کے مکارم اخلاق، علم و فضل اور آپ کی شرافت وجلالت قدر پر مشتمل باب؛ (۱)

امالی صدوق: امام حسن بن علی علیہما السلام اپنے عہد میں سب سے بڑے عابد و زہد اور سب سے زیادہ فضل و کرامت کے حامل انسان تھے۔ (۲)

المناقب: امام حسن علیہ السلام جب وضو کرتے تھے تو ان کے مفاصل پر لرزاں طاری ہوجاتا تھا اور ان کے چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا تھا۔ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: مناسب یہ ہے کہ جو شخص پروردگار عرش کے سامنے کھڑا ہو اس کا رنگ زرد ہوجائے اور اس کے بدن کے ستون پر لرزاں طاری ہو۔ جب آپ مسجد کے دروازے پر پہنچتے تو اپنا سر آسمان کی جانب بلند کر کے فرماتے تھے: خدایا! تیرا مہمان تیرے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہے؛ اے محسن! ایک گناہگار تیرے پاس آیا ہے، لہذا میرے اندر جو برائیاں ہیں ان سے اچھائیوں کی وجہ سے چشم پوشی فرما اے کریم۔ (۳)

امالی صدوق: حضرت پاپیادہ حج انجام دیتے تھے اور کبھی کبھی پابرہنہ راستہ طے کرتے تھے، جب موت کا تذکرہ کیا جاتا تو گریہ کرتے تھے، جب حشر ونشر کی بات درمیان میں آتی تو روتے تھے، پھر پل صراط سے گزرنے کے مرحلہ کو یاد کرتے اور آپ کی آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوجاتا تھا۔ جب خدا کے حضور نامۂ اعمال پیش کرنے کو یاد کرتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہوجاتے تھے۔ نماز کے وقت اپنے پروردگار کے حضور کانپتے تھے، جنت وجہنم کو یاد کر کے مارگزریدہ کی طرح تڑپتے تھے اور خدا سے جنت کی دعا اور جہنم سے پناہ طلب کرتے تھے۔ (۴)

مروی ہے کہ آپ سات سال کی عمر میں رسول اکرمؐ کی مجلس میں حاضر ہوتے، وہاں وحی کو سن کر اسے یاد کرتے تھے، پھر اپنی والدہ کی خدمت میں آکر اسے بیان کرتے تھے۔ جب حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ کے پاس جا کر شہزادی سے وحی الٰہی کی کوئی بات سنتے تو سوال کرتے تھے: یہ بات آپ کو کہاں سے معلوم

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۳ ۲۔ امالی صدوق ص ۱۵۰ ح ۸/ المناقب ج ۴ ص ۱۴؛ بحار ج ۴۳ ص ۳۳۹

۴۔ امالی صدوق ص ۱۵۰ ح ۸؛ بحار ج ۴۳ ص ۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوئی؟ آپ جواب دیتیں: آپ کے فرزند حسن سے۔ ایک دن حضرت امیر علیہ السلام گھر میں چھپ گئے اور امام حسن علیہ السلام معمول کے مطابق اپنی والدہ کی خدمت میں آکر وحی کے متعلق جو کچھ سنا تھا اسے بیان کرنے لگے۔ لیکن آج وہ صحیح سے بیان نہیں پا رہے تھے (زبان میں لکنت تھی)۔ شہزادی کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی، امام حسن علیہ السلام نے ان سے فرمایا: مادر گرامی! حیرت نہ کیجئے، ضرور کوئی بڑی شخصیت میری بات سن رہی ہے جس کی وجہ سے میری زبان میں لکنت ہو رہی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام باہر آئے اور امام حسن علیہ السلام کو بوسہ لیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: مادر گرامی! میری زبان میں لکنت ہے، شاید کوئی بزرگوار ہماری بات سن رہے ہیں۔ (۱)

مروی ہے کہ حضرت نے دو مرتبہ اپنے مال و اسباب کو خداوند عالم کے ساتھ تقسیم کیا اور پچیس مرتبہ پا پیادہ حج انجام دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اپنے اموال کو تین مرتبہ تقسیم کیا۔

المناقب: محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ رسول خداؐ کے بعد کوئی بھی حسن بن علی علیہما السلام کے مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچا، وہ جب بھی اپنے گھر سے باہر نکلتے تو ایک جگہ بیٹھ جاتے تھے، لوگ آپ کے اردگرد اس طرح جمع ہو جاتے کہ گلی بند ہو جاتی تھی اور حضرت اپنے گھر واپس چلے جاتے اور لوگ ادھر ادھر منتشر ہو جاتے تھے۔ میں نے مکہ کے راستہ میں ان کو دیکھا کہ اپنی سواری سے نیچے اتر کر پیدل چل رہے ہیں، ان کے ہمراہ موجود دوسرے لوگ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے اپنی سواریوں سے نیچے اتر آئے ہیں۔ حضرت اسی طرح راستہ طے کرنے لگے یہاں تک کہ سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ بھی پیدل چل رہے ہیں۔ (۲)

حضرت حسن بن علی علیہما السلام کے مواعظ و نصائح اور آپ کے حکمت آمیز ارشادات؛ (۳)

اس باب میں حضرت کی دعا سے درخت خرما کے سبز ہونے اور اس پر تازہ خرمے بار آور ہونے کا واقعہ درج ہے۔ (۴)

حضرت کی دعا سے ایک مرد کا عورت ہونا اور ایک عورت کا مرد ہونا؛ (۵)

ایک گائے کے پیٹ میں موجود بچہ کے متعلق خبر دینا... نیز امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد بعض لوگوں

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۳۸
۲۔ المناقب ج ۴ ص ۷؛ بحار ج ۴۳ ص ۳۳۸
۳۔ بحار ج ۷۷ ص ۱۰
۴۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۲۳
۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے آپ کا نمایاں ہونا؛(۱)

مصائب امام حسن علیہ السلام؛

دشمنوں اور منافقین کی طرف سے حضرت پر ڈھائے گئے بعض مصائب وآلام کا تذکرہ؛(۲)

خرائج میں ہے کہ لوگوں نے حضرت کے خیمہ پر حملہ کیا اور آپ کو مجروح کر دیا۔(۳)

شیخ مفیدؒ نے نقل کیا ہے کہ لوگوں نے کہا: خدا کی قسم! یہ شخص کافر ہو گیا ہے۔ پھر آپ کے خیمہ پر حملہ کر دیا اور آپ کے مال واسباب کو لوٹ لیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں تلے موجود مصلیٰ بھی کھینچ لیا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جعال ازدی نے اچھل کر آپ کے دوش پر موجود عبا کھینچ لی۔ حضرت کمر میں تلوار حمائل کئے ہوئے بیٹھے تھے، آپ نے حکم دیا کہ ان کا گھوڑا لایا جائے، آپ اس پر سوار ہوئے، بعض شیعہ اور خاص اصحاب نے آپ کو حلقہ میں لے لیا، وہ ناگہانی خطروں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنے لگے۔ امام نے فرمایا: قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ ہمدان کو میرے پاس بلایا جائے۔ جب وہ آئے تو آپ کے اطراف میں جمع ہو گئے اور لوگوں کو حضرت سے دور کرنے لگے۔ آپ اس حالت میں راستہ طے کر رہے تھے کہ ان دو قبیلوں کے علاوہ سبھی سے نگران و پریشان تھے۔ جب وہ مدائن کے ساباط نامی علاقہ کی تاریکی سے گزر رہے تھے کہ بنی اسد کے ایک شخص جراح بن سنان نے آپ کا راستہ روکتے ہوئے آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور کہا: اللہ اکبر! اے حسن، تم تو اسی طرح مشرک ہو گئے جیسے تم سے قبل تمہارے باپ مشرک ہو گئے تھے۔ پھر اس نے ہاتھ میں موجود خنجر سے آپ کے ران پر اس طرح وار کیا کہ وہ شگافتہ ہو گیا اور زخم ہڈی تک پہنچ گیا۔ امام نے اس ملعون کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور وہ دونوں ہی زمین پر گر گئے۔ یہ صورت حال دیکھ کر عبداللہ بن خطل طائی نے اس ملعون پر حملہ کیا اور اس کے ہاتھ سے خنجر لے کر اس سے اس کے پیٹ پر وار کیا، ظبیان بن عمارہ نامی ایک دوسرے شیعہ اچھل کر اس کے بدن پر گرے اور اس کی ناک کاٹ دی، وہ ملعون وہیں پر ہلاک ہو گیا، اس کے ساتھ موجود ایک دوسرا شخص بھی گرفتار ہوا اور جہنم واصل ہو گیا۔

پھر امام حسن علیہ السلام کو تخت پر لٹایا گیا اور مدائن لے جایا گیا اور حضرت امیر علیہ السلام کی طرف مدائن کے گورنر سعد بن

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۲۸

۲۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۵۴؛ ج ۴۴ ص ۳۳

۳۔ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۵۷۶؛ بحار ج ۴۴ ص ۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مسعود ثقفی کے گھر میں رکھا گیا، جہاں آپ کا علاج کیا گیا۔(۴)

فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے سپاہیوں نے ربیع الاول کے مہینہ میں حضرت پر حملہ کیا، آپ کے خیمہ میں گھس کر مال واسباب لوٹ لیا۔ بشیر اسدی نے آپ کے ران پر وار کیا پھر حضرت کے اصحاب نے زخمی حالت میں آپ کو مدائن پہنچایا تا کہ آپ مختار بن ابوعبیدہ ثقفی کے چچا کے پاس حفاظت سے رہیں۔(۱)

شرح ابن ابی الحدید میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے بعد عراق کے لوگوں نے حضرت پر حملہ کر دیا جس سے آپ کے پہلو پر خنجر لگا اور آپ کا لشکر پراگندہ ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد امام حسنؑ نے معاویہ سے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خون کے تحفظ کے لئے صلح کر لی۔(۲)

بعض دوسرے واقعات پر مشتمل باب جو امام حسن علیہ السلام اور معاویہ کے درمیان رونما ہوئے۔(۳)

احتجاج: شعبی نے روایت کی ہے کہ معاویہ مدینہ میں داخل ہوا، اس نے ایک خطبہ کے بعد حضرت امیر علیہ السلام کو کافی برا بھلا کہا۔ امام حسن علیہ السلام بھی کھڑے ہوئے اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد معاویہ سے فرمایا: جو پیغمبر بھی مبعوث ہوا اس نے اپنے اہل بیت سے ایک وصی معین کیا اور ہر پیغمبر کا دشمن انہیں کے خاندان میں سے رہا ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام رسول خداؐ کے بعد ان کے جانشین ووصی تھے، میں علی کا بیٹا ہوں اور تو صخرہ کا بیٹا، تیرا جد حرب ہے اور میرے جد رسول خداؐ ہیں، تیری ماں جگر خوارہ ہند ہے اور میری ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں، میری جدہ خدیجہ کبریٰ اور تیری جدہ نثیلہ ہے۔ خدا لعنت کرے اس شخص پر جو حسب ونسب کے اعتبار سے حقیر، کفر و الحاد کے اعتبار سے سب سے زیادہ پرانا، شہرت کے اعتبار سے گمنام اور نفاق کے اعتبار سے انتہائی سخت ہے۔ مسجد میں موجود سبھی حاضرین نے امین کہا، جسے دیکھ کر معاویہ نے اپنا خطبہ منقطع کر دیا اور منبر سے نیچے اتر آیا۔(۴)

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: ابوالحسن مدائنی نے نقل کیا ہے کہ زیاد نے حضرت کے ایک صحابی کو حاضر کیا جس کو امان دے دیا گیا تھا، یہ سن کر امام نے مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا: حسن بن علی علیہما السلام کی طرف سے زیاد کے نام؛ اما بعد! تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ہم نے اپنے ایک صحابی کے لئے امان لے لیا ہے، فلاں شخص نے

۱۔ ارشاد شیخ مفید ص ۱۹۰؛ بحار ج ۴۴ ص ۴۷
۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۶
۳۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱۱ ص ۴۳؛ بحار ج ۴۴ ص ۶۸
۴۔ بحار ج ۴۴ ص ۷۰
۵۔ احتجاج ص ۲۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مجھ سے بیان کیا ہے کہ تو نے اس کو احضار کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے والسلام۔ امام کا خط اس وقت زیاد کے پاس پہنچا جب معاویہ نے اسے ابوسفیان کا بیٹا قرار دے دیا تھا، زیاد غم وغصہ سے بھر گیا کہ امام نے خط میں اسے فرزند ابوسفیان کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا تھا۔ اسی لئے اس نے جواب میں حضرت کو لکھا: زیاد بن ابوسفیان کی طرف سے حسن کے نام؛ امابعد! ایک فاسق شخص کے بارے میں تمہارا خط ملا، خدا کی قسم! میں اس کو تمہارے گوشت اور پوست سے طلب کروں گا، جن لوگوں کا گوشت کھانا مجھے زیادہ محبوب ہے، ان میں سے تمہارا گوشت بھی ہے والسلام۔ جب امام حسن علیہ السلام نے زیاد کا خط پڑھا تو اسے معاویہ کے پاس روانہ کر دیا۔

جب معاویہ نے وہ خط پڑھا تو بہت غضبناک ہوا، اس نے زیاد کو لکھا: معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے زیاد کے نام؛ تمہارے پاس دو رائے ہے: ایک ابوسفیان اور دوسرا سمیہ، ابوسفیان کی طرف سے تمہاری رائے صبر وشکیبائی اور حتمی فیصلہ ہے اور سمیہ کی طرف سے تمہاری رائے اس کے جیسی نہیں ہے۔ حسن بن علی نے مجھے لکھا ہے کہ تم ان کے ایک صحابی کو پریشان کر رہے ہو، تمہیں اس کا حق حاصل نہیں ہے؛ اس لئے کہ میں نے تم کو اس پر مسلط نہیں کیا ہے؛ والسلام۔(۱)

المناقب: بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ دائیں کروٹ لیٹا ہوا تھا، آپ اس کے پیر کے پاس بیٹھ گئے۔ معاویہ نے امام سے کہا: کیا میں آپ کو عائشہ کی ایک حیرت انگیز بات سے باخبر نہ کروں، وہ کہتی ہیں کہ میرے اندر خلافت کی صلاحیت نہیں ہے؟! امام نے فرمایا: کیا میں اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات سے باخبر نہ کروں کہ میں تیرے پیر کے پاس بیٹھا ہوں اور تو لیٹا ہوا ہے۔ معاویہ یہ سن کر شرمندہ ہوا، پھر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے حضرت سے معذرت طلب کی۔(۲)

امام حسن علیہ السلام کی تاریخ اور حالات زندگی، اخلاقی خصوصیات، مدت عمر، شہادت اور دفن وکفن نیز حضرت پر گریہ وزاری کی فضیلت؛(۳)

شہادت امام حسن علیہ السلام:

کافی: امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حسن بن علی علیہ السلام کی وقت شہادت ۴۷ رسال عمر تھی،

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۹۲؛ شرح نہج البلاغہ ج ۱۶ ص ۱۸ ۲۔ المناقب ج ۴ ص ۲۳؛ بحار ج ۴۴ ص ۱۰۵ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آپ نے ۵۰ھ ہجری میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا، رسول خداؐ کے بعد آپ نے چالیس سال تک زندگی بسر کی۔(۱)

کافی: ابوبکر حضرمی نے روایت کی ہے کہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی نے امام حسن بن علیؑ اور آپ کی کنیز کو مسموم کیا، کنیز نے زہر کی الٹی کر دی لیکن امام کے شکم میں وہ زہر رہ گیا جس سے آپ کی وفات ہوگئی۔(۲)

ابن ابی الحدید: ابوالحسن مدائنی نے روایت کی ہے: امام حسنؑ کو چار مرتبہ زہر دیا گیا، آپ آخری مرتبہ فرماتے تھے: مجھے بار ہا زہر دیا گیا لیکن کسی مرتبہ اتنی زیادہ اذیت نہیں ہوئی۔ مدائنی نے جویریہ بن اسماء سے بھی نقل کیا ہے کہ جب امام حسنؑ شہید ہوگئے تو آپ کے جنازۂ مبارک کو اٹھایا گیا، مروان بن حکم آپ کے تابوت کے نیچے آیا، امام حسینؑ نے مروان سے پوچھا: آج تو حسنؑ کے جنازے کو اٹھا رہا ہے لیکن کل تک کینہ و دشمنی اور غم و غصہ کا شربت پلا رہا تھا؟ مروان نے کہا: ہاں! میں نے یہ سلوک ایسے شخص کے ساتھ روا رکھا جس کا حلم پہاڑوں سے بھی زیادہ وزنی تھا۔(۳)

ارشاد مفید: جب امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان صلح برقرار ہوگئی تو حضرت مدینہ کی جانب روانہ ہوئے، وہاں آپ غصہ کو پی جاتے اور گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے، آپ اسی عالم میں خداوند عالم کے امر کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ کی خلافت کے دس سال گزر گئے، معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا، اسی لئے اس نے حضرت کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کو ورغلایا کہ اگر وہ امام کو زہر دے دے تو یزید سے اس کی شادی کر دے گا، اس نے ایک لاکھ درہم بھی جعدہ کے لئے روانہ کیا۔ جعدہ نے بھی امام کو مسموم کیا جس کے بعد آپ نے چالیس دن بیماری کی حالت میں بسر کئے، یہاں تک کہ ۴۸ رسال کی عمر میں ۵۰ھ ہجری رمضان کے مہینے میں شہید ہوگئے، آپ کی خلافت کی مدت دس سال تھی، آپ کے بھائی امام حسینؑ نے آپ کو غسل و کفن دیا اور آپ کا جنازہ بقیع میں آپ کی جدہ فاطمہ بنت اسد کی قبر کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا۔(۴)

۱۔ کافی ج۱ ص۴۶۱ ۲۔ کافی ج۱ ص۴۶۲ ح۳ ۳۔ شرح نہج البلاغہ ج۱۶ ص۱۰، ۱۳؛ بحار ج۴۴ ص۶

۴۔ ارشاد شیخ مفید ص۱۹۱؛ بحار ج۴۴ ص۱۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

المناقب: امام حسین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کے جنازے کو سپرد لحد کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

أ ذهن راسي ام اطيب محاسني — و راسك معفور و انت سليب
فلا زلت ابكي ما لقنت حمامه — عليك و ماهت صبا و جنوب
سابكيك ما ناحت حمامة ايكه — و ما اخضرفي دوح الرياض قضيب
غريب و اكناف الحجاز تحوطه — الاكل من تحت التراب غريب
فليس حريبا من اصيب بماله — و لكن من وارى اخاه حريب (۱)

امام حسن علیہ السلام کی شہادت اس زہر کے ذریعہ ہوئی جسے آپ کی زوجہ نے دودھ میں ملا کر دیا تھا۔ (۲)

المناقب: حضرت کے جنازہ پر تیر بارانی کی گئی اور آپ کے جنازے سے ستر تیر نکالا گیا۔ (۳)

وفات امام حسن علیہ السلام کی خبر سن کر معاویہ کی شادمانی اور سجدۂ شکر، اس سلسلہ میں ابن عباس کا قول اور ابن عباس کی جانب سے حضرت کی مجلس عزا کا انعقاد؛

امام حسن علیہ السلام کی اولاد و ازواج کا تذکرہ، ان کی تعداد، اسماء اور ان میں سے بعض کے حالات زندگی؛

ارشاد مفید: امام حسن علیہ السلام کی پندرہ اولادیں تھیں، جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ زید بن حسن اور ان کی دو بہنیں؛ ۲۔ ام الحسن

۳۔ ام الحسین؛ جن کی ماں کا نام ام بشیر بنت ابو مسعود بن عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ خزرجی تھا۔

۴۔ حسن بن حسن؛ جن کی ماں کا نام خولہ بنت منظور تھا۔ ۵۔ عمر بن حسن اور ان کے دو بھائی؛

۶۔ قاسم ۷۔ عبداللہ بن حسن؛ جن کی ماں ام ولد تھیں۔

۸۔ عبدالرحمٰن بن حسن؛ ان کی ماں ام ولد تھیں۔ ۹۔ حسین بن حسن؛ جن کا لقب اثرم تھا۔

۱۰۔ طلحہ بن حسن اور ان کی بہن؛ ۱۱۔ فاطمہ

۱۲۔ ام عبداللہ ۱۳۔ فاطمہ

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۶۰ "کیا میں سر میں تیل لگاؤں یا ریش کو عطر سے خوشبودار کروں؟ جبکہ میں آپ کے سر کو مٹی میں دیکھ رہا ہوں اور آپ کو کٹی شاخ یا پتے کی طرح دیکھ رہا ہوں۔ جب تک کبوتر کی آواز گونجے گی اور شمالی و جنوبی ہوا چلے گی میں آپ پر روتا رہوں گا۔ میرا گریہ طولانی ہے، میرے آنسو رواں ہیں، آپ مجھ سے دور ہیں اور قبر نزدیک ہے۔ جس کا مال چھین لیا گیا ہو، غارت شدہ نہیں ہے، بلکہ غارت شدہ وہ ہے جو اپنے بھائی کو خاک میں لٹائے"۔

۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۲۸ ۳۔ المناقب ج ۴ ص ۱۵۷؛ بحار ج ۴۴ ص ۱۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

۱۴۔ام سلمہ ۱۵۔رقیہ...ان کی ماں الگ الگ تھیں۔

بعض اولاد حسن علیہ السلام کے حالات:

زید...امام حسن علیہ السلام کے سب سے بڑے بیٹے تھے، انتہائی جلیل القدر اور صالح تھے، رسول خداؐ کے صدقات کے متولی تھے، تقریباً ۹۰ رسال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی، شعراء نے ان کی شان میں مرثیہ کے کافی اشعار کہے ہیں۔(۱)

حسن بن حسن...انتہائی جلیل القدر، فاضل اور پرہیزگار تھے، علی بن ابی طالب علیہ السلام کے صدقات کے متولی تھے، حجاج بن یوسف ثقفی کے ساتھ بھی ان کا ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ یہ حسن بن حسن اپنے چچا امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا میں موجود تھے، جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اہل حرم کے باقی افراد اسیر کر لئے گئے، اسماء بن خارجہ آئے اور ان کو اسیروں کے درمیان سے نکال لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حسن زخمی حالت میں اسیر ہوئے تھے۔

مروی ہے کہ حسن بن حسن نے امام حسین علیہ السلام کی دو بیٹیوں میں سے ایک سے خواستگاری کی، امام نے ان سے فرمایا: ان دونوں میں سے جس کو چاہو انتخاب کر سکتے ہو، حسن نے شرمندگی محسوس کی اسی لئے کوئی جواب نہیں دیا۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں فاطمہ کو تمہارے لئے منتخب کرتا ہوں اس لئے کہ وہ میری والدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے بہت مشابہ ہے۔

حسن بن حسن کی وفات ۳۵ رسال کی عمر میں ہوئی، ان کی وفات کے بعد ان کی زوجہ نے ان کی قبر پر خیمہ لگایا اور ایک سال تک دن میں روزہ رکھتیں اور راتیں عبادت میں بسر کرتی تھیں۔ یحییٰ بن ام حکیم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس قدر ابہت کی حامل تھیں کہ عبدالملک بن مروان بھی ان سے متاثر ہو گیا تھا اور ان کے رعب سے مرعوب رہتا تھا۔(۲)

مؤلف: سید تاج الدین بن زہرہ حسینی کی کتاب ''غایۃ الاختصار'' میں ہے کہ حسن بن حسن، کربلا میں اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ تھے، انہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ فرمایا۔ انہوں نے اپنی وفات سے پہلے

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۶۳ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خواب میں دیکھا کہ گویا ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے: ﴿قل هو الله احد﴾۔انہوں نے اپنے اہل وعیال کو یہ خوشخبری دی اور بہت زیادہ مسرور ہوئے۔سعید بن مسیّب نے کہا: اگر انہوں نے ایسا خواب دیکھا ہے تو پھر زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہیں گے۔وہ امیر المومنین علیہ السلام کے زمانہ میں ان کے صدقات کے متولی تھے۔(۱) عمدۃ الطالب میں بھی ہے کہ ولید بن عبدالملک نے ان کو مسموم کیا۔(۲)

مؤلف: حسن بن حسن کی زوجہ فاطمہ کے بارے میں یہ جو نقل کیا گیا کہ انہوں نے حسن کی قبر کے پاس خیمہ لگایا اور ایک سال تک دن میں روزہ رکھتیں اور راتیں عبادتوں میں بسر کرتی تھیں...اسے شیخ مفید اور بہت سے شیعہ وسنی علماء نے نقل کیا ہے؛ مہربان اور محترم خواتین کے درمیان یہ طریقہ رائج تھا۔(۳)

ابن اثیر نے امام حسین علیہ السلام کی زوجہ حضرت رباب کے حالات کے ذیل میں لکھا ہے کہ وہ بھی امام کی شہادت کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، جب تک زندہ تھیں سایہ میں نہیں گئیں یہاں تک کہ بیمار ہوئیں اور گرمی سے جاں بحق ہوگئیں۔کہا گیا ہے کہ وہ ایک سال امام حسین علیہ السلام کی قبر پر رہیں پھر مدینہ واپس آگئیں، مدینہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے سوگ میں دار فانی سے دار بقا کی طرح کوچ کر گئیں۔(۴)

حکایت کی گئی ہے کہ جب حزام کے چچا اور ام البنین کے والد لبید بن ربیعہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی دو بیٹیوں کو سفارش کی کہ وہ ایک سال تک ان پر گریہ وزاری اور نوحہ خوانی کریں؛ چنانچہ ان دونوں بیٹیوں نے ایک سال تک ان پر گریہ وزاری کیا۔(۵)

حسن کی زوجہ فاطمہ سے منقول ہے کہ جب ایک سال مکمل ہوگیا تو اپنے خدمت گزاروں سے کہا کہ جب رات ہوجائے تو اس خیمہ کو نکال دینا۔چنانچہ رات کے وقت جب وہ خیمہ نکالنے لگے تو انہوں نے ایک آواز سنی: ''کیا جو گم ہوگیا تھا اسے حاصل کرلیا''۔اسی کے بعد ایک دوسری آواز آئی: ''نہیں، بلکہ وہ ناامید ہوگئے اور واپس چلے گئے''۔(۶)

ایک راوی کا بیان ہے کہ فاطمہ نے لبید کے ایک شعر کو بطور تمثیل پڑھا:

الی الحول ثم اسم السلام علیکما و من یبك حولا کاملا فقد اعتذر (۷)

۱۔غایۃ الاختصار ص ۵۹ ۲۔عمدۃ الطالب ص ۱۰۰ ۳۔ارشاد شیخ مفید ص ۱۹۷

۴۔الکامل فی التاریخ ج ۴ ص ۸۸ ۵۔نفثۃ المصدور ص ۶۷ ۶۔بحار ج ۴۴ ص ۱۶۷

۷۔کشکول بہائی ج ۱ ص ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گزشتہ باتوں کے پیش نظر علویوں اور آل ائمہ طاہرین علیہم السلام کی دشمنی میں مشہور زبیر بن بکار زبیری کے طریق سے ابوالفرج اصفہانی مروانی کی روایت کا کذب وافترا آشکار ہو جاتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے: ''جب فاطمہ کی عدت ختم ہوگئی تو ان کی شادی عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوگئی''۔ ابوالفرج نے اس واقعہ کو تفصیل سے نقل کیا ہے جسے کوئی بھی غیر تمند مسلمان ومومن تسلیم نہیں کرسکتا؛ البتہ ایسی روایتوں کا نقل کرنا، اس سے بعید وعجیب نہیں ہے کیونکہ اس کی رگوں میں بنی امیہ اور مروان کا خون دوڑ رہا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نے احمد بن سعید کے طریق سے عبداللہ کے ساتھ فاطمہ کی شادی کی روایت کی تکذیب کی ہے پھر اپنی سند کے ذریعہ اسماعیل بن یعقوب سے نقل کیا ہے کہ جب عبداللہ نے خواستگاری کی تو فاطمہ بنت حسین علیہ السلام نے انکار کردیا۔ فاطمہ کی ماں نے ان کو قسم دی کہ عبداللہ سے شادی کرلیں، پھر وہ آفتاب کے نیچے چلی گئیں اور قسم کھا کر کہا کہ جب تک شادی نہیں کروگی میں سایہ میں نہیں آؤں گی۔ فاطمہ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ ان کی وجہ سے ان کی ماں اذیت برداشت کریں اسی لئے انہوں نے عبداللہ سے شادی کرلی۔ (۱)

امام حسن علیہ السلام کی دیگر بیٹے ''عمرو، قاسم اور عبداللہ'' کربلا میں شہید ہوگئے۔ عبدالرحمٰن بھی اپنے چچا امام حسین کے ہمراہ حج کے لئے تشریف لے گئے لیکن ابواء نامی جگہ پر ان کا انتقال ہوگیا۔ (۲)

طلحہ بن حسن... بہت زیادہ سخی تھے۔ (۳)

امام باقر علیہ السلام کی والدہ ام عبداللہ تھیں، جن کا تذکرہ ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے کرتے ہوئے فرمایا: وہ بہت زیادہ سچ بولنے والی تھیں، آل حسن علیہ السلام میں ان کے جیسا کوئی نہیں۔ (۴)

ایک باب جس میں امام صادق علیہ السلام کے عہد میں آل حسن علیہ السلام کے خروج کرنے والوں کے حالات مرقوم ہیں۔ (۵)

بعض آل حسن علیہ السلام کا تذکرہ؛ اور ان کے ساتھ پیش آنے والے حالات وواقعات؛ (۶)

امام حسن وامام حسین علیہما السلام کے فضائل ومناقب:

قرب الاسناد: رسول خدا نے فرمایا: میں نے اپنی ہیبت اور اپنا علم حسن کو اور بخشش ورحمت کی صفت حسین علیہ السلام

۱۔ مقاتل الطالبیین ص ۱۸۰، ۲۰۴
۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۶۷، ۱۷۲
۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۶۷
۴۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۵
۵۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۷۰
۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۹۴؛ ج ۴۳ ص ۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کو عطا کر دیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا: حسن کے پاس میری ہیبت و عظمت اور حسین کے پاس میری شجاعت و بخشش ہے۔(۱)

کامل الزیارات: عمران بن حصین سے رویات کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اے عمران بن حصین! دل میں ہر چیز کی ایک جگہ اور منزلت ہوتی ہے لیکن میرے دل میں ان دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) کی جو منزلت ہے وہ کسی بھی چیز کی نہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دونوں ہر چیز اور تمام تر منزلت کے حامل ہیں؟ فرمایا: اے عمران! اس سے بھی زیادہ جو کچھ تم سوچ سکتے ہو، خداوند عالم نے مجھے ان دونوں کی دوستی کا حکم دیا ہے۔(۲)

کامل الزیارات: علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو ان دونوں اور ان کے والدین کو دوست رکھے گا، وہ قیامت کے دن وہی مرتبہ و درجہ حاصل کرے گا جو میرا ہے۔(۳)

جامع ترمذی، فضائل احمد، شرف المصطفیٰ، فضائل سمعانی، امالی ابن شریح اور ابانہ ابن بطہ میں ہے: رسول خداؐ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو شخص مجھے، ان دونوں فرزندوں اور ان کے والدین کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن جنت میں میرا ہم مرتبہ ہوگا۔(۴)

ابوالحسین نے "نظم الاخبار" میں مذکورہ حدیث شریف کو نظم کے پیرایہ میں پیش کیا ہے:

اخذ النبی ید الحسن و صنوه یوما وقال و صحبه فی مجمع
من ودنی یا قوم او هذین او ابو هما فالخلد مسکنه معی (۵)

کامل الزیارات: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ نور کا ایک تخت رکھا ہوا ہے، اس پر سرخ یاقوت کے قبے جڑے ہوئے ہیں جن کے اطراف میں مونگے موتی موجود ہیں، اور میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ تخت پر بیٹھے ہیں اور ان کے اطراف میں ستر ہزار سبز قبے ہیں، مومنین ان کی زیارت کے لئے

۱۔ قرب الاسناد ص۵۴: بحار ج۴۳ ص۲۶۳ ۲۔ کامل الزیارات ص۵۰: بحار ج۴۳ ص۲۶۹ ۳۔ کامل الزیارات ص۵۳: بحار ج۴۳ ص۲۷
۴۔ الجامع الصحیح ج۵ ص۳۲۲ ح۳۸۵۸: شرف المصطفیٰ، خرگوشی ص۲۶۷ باب۲۷
۵۔ بحار ج۴۳ ص۲۸۰: ترجمہ اشعار: "ایک دن رسول اکرمؐ نے امام حسنؑ اور ان کے پدری بھائی کا ہاتھ پکڑا، اس وقت آپ کے اصحاب بھی اطراف میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: اے قوم! جو شخص مجھے ان دونوں یا ان دونوں کے والدین کے ساتھ دوست رکھے گا اس کی جگہ جنت خلد میں میری ساتھ ہوگی"۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آرہے ہیں اور سلام کررہے ہیں۔ خداوند متعال ان مومنین سے فرمارہا ہے: اے میرے دوستو! مجھ سے مانگو تم لوگ بہت دنوں سے مصائب و آلام جھیلتے رہے، ذلیل و خوار ہوئے اور ظلم و ستم کے ذریعہ شہید ہوئے۔ آج دنیا و آخرت سے مربوط جو بھی خواہشیں اور درخواستیں ہیں میں ان سب کو پورا کروں گا۔ اس طرح ان کی کھانے پینے کی اشیاء بھی جنت سے ہوں گی۔ خدا کی قسم! یہ کرامت ہے۔

بیان: علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت سے مربوط درخواست، اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ یہ واقعہ رجعت کے زمانہ میں رونما ہوگا اس لئے کہ آخرت میں دنیا سے مربوط امور کی درخواست نہیں کی جائے گی۔

مؤلف: اس بات کا احتمال ہے کہ یہ واقعہ برزخ میں رونما ہوگا اور دنیا سے مربوط درخواستیں ان کے لئے نہیں بلکہ ان کے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور مومنوں کے لئے ہوں گی؛ واللہ العالم۔(۱)

ہمارے ایک صحابی نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ کے ہاتھ میں ان کے فرزند امام حسین علیہ السلام کا ہاتھ ہے، ان کے جسم پر دنیا کا بہترین لباس موجود ہے۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیسا لباس ہے؟ فرمایا: یہ تحفہ ہے جسے میرے پروردگار نے حسین کے لئے مجھے عطا فرمایا ہے، اس کے تار و پود جبرئیل کے پر سے ماخوذ ہیں، میں نے بھی اسے حسین کو پہنا کر اسے آراستہ کیا ہے۔ بے شک آج زینت کا دن ہے اور میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔

الخرائج: رسول اکرمؐ کی ایک حدیث میں ہے: بے شک مومنین کے قلوب ناخواستہ طور پر حسین علیہ السلام کو پہچانتے ہیں۔(۲)

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جان لو کہ حسین علیہ السلام جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو بھی اس سے دشمنی کرے گا، خداوند عالم جنت کی خوشبو کو اس پر حرام کردے گا۔(۳)

کمال الدین و عیون اخبار الرضا: حسین بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ابی بن کعب آنحضرت کے پاس تھے، آنحضرت نے فرمایا: مرحبا اے ابا عبداللہ، اے زینت آسمانوں و زمین۔ یہ سن کر ابی نے کہا: اے خدا کے رسول! آپ کے علاوہ کوئی اور آسمان و زمین کی زینت

۱۔ بحار ج ۵۳ ص ۱۱۶ ۲۔ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۸۴۲ ح ۶۰؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۷۲ ۳۔ بحار ج ۳۵ ص ۴۰۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: اے ابی! اس خدا کی قسم جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا، حسین بن علی علیہما السلام، زمین سے زیادہ آسمان میں بزرگ ہے اس لئے کہ عرش کے داہنی طرف لکھا ہوا ہے: ''چراغ ہدایت اور کشتی نجات''۔(۱)

ارشاد مفید: حسن بن علی علیہ السلام سینے سے لے کر سر تک رسول اکرمؐ سے مشابہ تھے اور حسین علیہ السلام سینے سے لے کر پیر تک۔ آنحضرت اہل خاندان میں ان دونوں کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔(۲)

المناقب وارشاد مفید: ابراہیم رافعی نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام حسن و حسین علیہما السلام کو دیکھا کہ پاپیادہ حج کے لئے جارہے ہیں، ان دونوں میں سے کوئی بھی جب کسی سوار سے ملاقات کرتے تو وہ سوار اپنی سواری سے اتر پیدل راستہ طے کرتا تھا۔ یہ بات بہت سے حاجیوں کے لئے ناگوار اور سخت تھی؛ اسی لئے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا: ہمارے لئے پیادہ روی سخت ہے اور یہ بھی مناسب نہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام پیدل جائیں اور ہم سواری پر رہیں۔ سعد نے امام حسن علیہ السلام سے کہا: جو لوگ آپ کے ہمراہ ہوتے ہیں ان میں سے بعض کے لئے پیدل راستہ طے کرنا سخت ہے، جب آپ پاپیادہ ہوتے ہیں تو لوگ سواری پر رہنا مناسب نہیں سمجھتے، ان کو اچھا نہیں لگتا، اسی لئے کاش آپ بھی سوار ہوجاتے۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ہم سوار نہیں ہوسکتے اس لئے کہ ہم نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ہم پاپیادہ حج پر جائیں، ہاں! ہم راستہ سے خارج ہوجائیں گے۔ پھر آپ دونوں نے الگ راستہ اختیار کرلیا۔(۳)

ارشاد مفید: رسول اکرمؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی وقت امام حسن و حسین علیہما السلام تشریف لائے اور ان کے دوش پر سوار ہوگئے۔ آنحضرت جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ان دونوں کو دور رفیق کی طرح آغوش میں لے لیتے، پھر جب سجدے میں جاتے تو وہ دونوں دوش پر آجاتے تھے۔ نماز ختم ہونے کے بعد حسن علیہ السلام کو اپنے داہنے زانو پر اور حسین علیہ السلام کو بائیں زانو پر بیٹھایا پھر فرمایا: جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں کو بھی دوست رکھے۔(۴)

اس روایت سے ملتی جلتی روایت؛(۵)

۱۔ کمال الدین ص ۲۶۵ ح ۱۱؛ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۵۹ ح ۲۹؛ بحار ج ۳۶ ص ۲۰۴ ۲۔ ارشاد مفید ص ۱۹۸

۳۔ المناقب ج ۳ ص ۳۹۹؛ ارشاد شیخ مفید ص ۲۵۰ ۴۔ ارشاد شیخ مفید ص ۱۹۸؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۷۵ ۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

المناقب: ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول خداؐ کو دیکھا کہ وہ خرما کی طرح حسن و حسین علیہما السلام کے لعاب دہن کو چوس رہے ہیں۔ نیز مروی ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے ان دونوں کے گریہ کی آواز سنی، فوراً کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! فرزند صرف اور صرف آزمائش وامتحان کا موجب ہوتا ہے۔(۱)

مروی ہے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام رسول اکرمؐ کی پشت مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے: آگے بڑھو، آگے بڑھو۔ آنحضرت بھی فرماتے ہیں: تمہارا اونٹ کتنی اچھی سواری ہے۔(۲)

ام سلمہ، امام حسن علیہ السلام کی تربیت کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:

بابی ابن علی — انت بالخیر ملی
کن کاسنا نحلی — کن کبش الحولی (۳)

عباس کی زوجہ ام فضل بھی امام حسین علیہ السلام کی دیکھ بھال کرتی تھیں، انہوں نے بھی امام کے لئے یہ اشعار پڑھے:

یا ابن رسول اللہ — یا ابن کثر الجاہ
فرد بلا اشباہ — اعاذاہ الہی (۴)

رسول اکرمؐ کے دوش مبارک پر بیٹھنے سے متعلق بعض دوسری روایتیں:(۵)

ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول خداؐ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اچانک امام حسین علیہ السلام مسجد میں داخل ہوئے لیکن ان کا پیر عبا میں پھنسا اور وہ زمین پر گر گئے، آنحضرت روتے ہوئے منبر سے نیچے تشریف لائے اور امام کو اپنی آغوش میں لے کر فرمایا: خداوند عالم شیطان کو قتل کرے کیونکہ فرزند آزمائش وامتحان کا موجب ہوتا ہے، اس خدا کی قسم جس نے مجھے برحق مبعوث فرمایا، میں نہیں سمجھ پایا کہ کس طرح منبر سے نیچے آیا۔

مروی ہے کہ رسول اکرمؐ عائشہ کے گھر سے باہر آئے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے گزرنے لگے تو امام حسین علیہ السلام کے گریہ کی آواز سنی، فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم نہیں جانتی کہ اس کے گریہ سے مجھے تکلیف ہوتی

۱۔ المناقب ج ۳ ص ۳۸۵؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۸۴
۲۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۸۵
۳۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۸۷: "میرے والد قربان فرزند علی پر، تم خیر وسعادت میں غوطہ ور ہو، دانتوں کی طرح اور ایک سالہ گوسفند کی طرح آراستہ رہو"۔
۴۔ اے رسول خداؐ کے فرزند، اے اس انسان کے فرزند جو بہت سے فضائل ومقامات کا حامل ہے، تم بے مثل ونظیر ہو، میں اسے خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔
۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۸۵۔۳۰۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

کفایۃ الاثر: ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ میں رسول اکرم کی خدمت میں تھا، وہاں ابوبکر، عمر، فضل بن عباس، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن مسعود بھی موجود تھے، اسی وقت حسین بن علی علیہ السلام داخل ہوئے، آنحضرت نے ان کو اٹھا کر بوسہ لیا پھر فرمایا: ''حزقه ، حزقه ، ترق عين بقه''۔ پھر اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر فرمایا: خدایا! میں اسے دوست رکھتا ہوں، پس تو اس کو اور ان لوگوں کو دوست رکھ جو اسے دوست رکھتے ہیں، میرے لال حسین! تم امام، امام کے فرزند، اماموں کے باپ ہو، تمہاری نسل سے نو (۹) صالح ائمہ ظاہر ہوں گے۔(۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''حزق'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

طاؤس یمانی سے منقول ہے کہ حسین بن علی علیہ السلام ایک تاریک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کی پیشانی اور گلے سے پھوٹنے والی روشنی سے راستہ طے کر رہے تھے، بے شک رسول خداؐ نے متعدد جگہوں پر ان کی پیشانی اور گلے کا بوسہ لیا تھا، جبرئیل بھی ایک دن نازل ہوئے اور دیکھا کہ حضرت زہرا علیہا السلام سو رہی ہیں اور حسین علیہ السلام گہوارہ میں گریہ کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر جبرئیل نے جھولا جھلایا تا کہ وہ سکون سے سو جائیں۔(۳)

مؤلف: سید شریف زاہد ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن عبدالرحمٰن علوی کی کتاب ''التغازی'' میں ایک مطلب کو نقل کیا ہے جسے من وعن یہاں نقل کیا جا رہا ہے: اپنی سند کے ذریعہ ابوحازم اعرج سے نقل کیا ہے؛ ان کا بیان ہے کہ امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کا بہت احترام کرتے تھے، ایسا لگتا تھا کہ امام حسین علیہ السلام، امام حسنؑ سے بڑے ہیں۔ ابن عباس نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا: میں نے امام حسن علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں حسین علیہ السلام کی ہیبت کو امیر المومنین علیہ السلام کی ہیبت کی طرح ملاحظہ کرتا ہوں، وہ ہمارے ساتھ کسی اختلاف کے بغیر بیٹھتے یہاں تک کہ حضرت حسین علیہ السلام آئے اور انہوں نے اس روش کو بدل دیا۔ حسین بن علی علیہ السلام اپنی کم سنی کی وجہ سے اور جوانی کے آغاز میں دنیا سے بے رغبت تھے، وہ امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ دسترخوان پر بیٹھتے اور زندگی کی تنگی اور حلم و بردباری کے سلسلے میں حضرت سے رقابت کرتے تھے۔ ان کی نماز حضرت علی علیہ السلام کی نماز سے کافی مشابہ تھی۔ خداوند عالم نے صرف انہیں دونوں کو امت کا رہبر قرار

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۹۵ ۲۔ بحار ج ۳۶ ص ۳۲ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۸۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دیا اور ان کے خواہشوں کے درمیان فاصلہ ڈال دیا تا کہ لوگ ان دونوں کے مطابق عمل کر سکیں اس لئے کہ اگر دونوں ہی ایک ہی امر میں حکم دیتے تو لوگ کسی کو بھی ترک نہیں کر سکتے تھے۔

اور اپنی سند کے ذریعہ مسروق سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے دن حسین بن علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا، دیکھا کہ ان کے اور ان کے اصحاب کے سامنے سویق نامی حلوہ کا ظرف رکھا ہوا ہے اور ان کے دامن میں روٹیاں ہیں، وہ سبھی افطار (کے وقت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے حضرت سے مسئلہ پوچھا اور جواب لے کر باہر نکل آیا۔ وہاں سے حسن بن علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیکھا کہ لوگ ان کے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تازہ اور لذیذ غذا تناول کر رہے ہیں اور کچھ اپنے ساتھ بھی لے کر جا رہے ہیں۔ مجھے بے حد حیرت ہوئی، حضرت نے میری بدلی ہوئی حالت دیکھ کر فرمایا: اے مسروق! کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا: میرے آقا! میں روزہ ہوں، پھر میں نے گول مول سا جواب دیا۔ حضرت نے فرمایا: تمہارے ساتھ جو کچھ پیش آیا ہے اسے کھل کر بیان کرو۔ میں نے کہا: میں اس بات سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ آپ دونوں ایک دوسرے سے اختلاف رکھیں، میں ابھی کچھ دیر قبل امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا، وہ افطار کے منتظر تھے۔ لیکن جب آپ کے پاس آیا تو آپ کو ان حالات میں دیکھا۔ حضرت نے یہ سن کر مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے فرزند اشرس! کیا تم نہیں جانتے کہ خداوند عالم نے ہمیں امت کے امور کی تدبیر کے لئے مقرر فرمایا ہے، اگر ہم ایک ہی امر کا حکم دیں تو تم دوسرے کی جانب رجوع نہیں کر پاؤ گے۔ میں نے ان لوگوں کے لئے روزہ نہیں ہوں جو روزہ نہیں رکھتے اور میرے بھائی حسین علیہ السلام نے روزہ داروں کے لئے روزہ رکھا ہے... الخ۔ (۱)

امام حسین علیہ السلام سے مربوط مطالب:

اپنے آل و اصحاب کے درمیان امام حسین علیہ السلام کا خطبہ اور ان سے بیعت اٹھا لینا؛ (۲)

علل الشرائع: اس سلسلہ میں شیخ صدوقؒ کی تحقیق کہ امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن اپنی ڈاڑھی پکڑی۔ (۳)

امام حسین علیہ السلام کے ترک بیعت کی حکمت؛ (۴)

۱۔ مستدرک ج ۱ ص ۵۹۵ ح ۴/

۲۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۴۹؛ ج ۴۵ ص ۹۰

۳۔ علل الشرائع ص ۶۹؛ بحار ج ۱۳ ص ۲۲۰

۴۔ بحار ج ۱۲۳ ص ۳۰۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام صادق علیہ السلام نے محمد بن علی الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب امام حسین علیہ السلام سفر کوفہ کے لئے آمادہ ہوئے تو ابن عباس ان کی خدمت میں آئے اور آپ کو خدا اور رحم کی قسم دی کہ وہ کربلا میں قتل کردیئے جائیں گے۔ حضرت نے فرمایا: میں تم سے زیادہ اپنے مقتل سے آگاہ ہوں، دنیا سے میری روزی جدائی کے علاوہ کچھ نہیں، اے ابن عباس! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو امیر المومنین علیہ السلام کی حدیث سے آگاہ کروں....۔(۱)

کربلا کی فضیلت کے سلسلے میں مفضل سے مروی امام صادق علیہ السلام کی حدیث میں ہے: امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کو جس کنوئیں کے پاس دھویا گیا وہ وہی جگہ ہے جہاں جناب مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھویا تھا اور خود بھی اس مقام پر غسل فرمایا تھا۔(۲)

ابوصلاح کی تقریب المعارف میں ہے: عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد محمد بن عمر کے ہمراہ تھا کہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ تھے اور شیعہ ان کو ابو جعفر (امام باقر علیہ السلام) کی طرح پہنچانتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ان سے ابوفلان کے بارے میں گفتگو کی، محمد بن عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میرے والد سے کہا: خاموش رہو، تم نہیں جانتے، خدا کی قسم! وہ دونوں خون حسین علیہ السلام میں شریک ہیں۔(۳)

اولاد امام حسین علیہ السلام کی تعداد اور ان کے بعض حالات زندگی: (۴)

امام حسین علیہ السلام کی چھ اولادیں تھیں: دو علی، عبداللہ کہ شہید ہوئے، جعفر کہ امام کی زندگی ہی میں جاں بحق ہوگئے تھے، سکینہ اور فاطمہ۔ کمال الدین بن طلحہ نے دس اولاد کی نشاندہی کی ہے: گزشتہ چھ کے علاوہ علی اصغر، محمد، زینب اور ایک بیٹی۔(۵)

اس بات کا بیان کہ علی سجاد علیہ السلام ہی علی اصغر ہیں۔(۶)

اس بات کا بیان کہ علی بن الحسین علیہ السلام نے کنیز ام ولد سے شادی کی۔(۷)

۱۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۹۴؛ ج ۷۵ ص ۳۶۲
۲۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۴۰؛ ج ۵۳ ص ۱۲
۳۔ تقریب المعارف: بحار ج ۸ ص ۲۵۰ (قدیم)
۴۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۲۹
۵۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۹
۶۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۹
۷۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۶۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات کا بیان کہ علی بن الحسین علیہ السلام مقتول کی ماں لیلیٰ بنت مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھیں ...نیز علی بن الحسین علیہ السلام کی ماں کی پھوپھی ام سعید بنت عروہ بن مسعود...ام حسن کی ماں اور رملہ حضرت کی بیٹیاں تھیں۔(۱)

مؤلف: ہم نے بھی امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب واہل بیت علیہم السلام کے مقتل کو اپنی کتاب ''نفس المہموم فی مقتل الحسین المظلوم'' میں نقل کیا ہے۔ نیز ''نفثۃ المصدور'' میں محسن بن حسین علیہ السلام کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ساقط ہو گئے تھے اور ان کو حلب کے نزدیک ایک پہاڑ میں دفن کیا گیا۔(۲)

امام حسن عسکری علیہ السلام کی تاریخ اور حالات زندگی:

ولادت باسعادت، نام، نقش انگشتر، مادر گرامی کے احوال اور امام حسن عسکری کے بعض حالات زندگی؛(۳)

مصباح واقبال الاعمال: امام عسکری علیہ السلام ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔(۴)

المناقب: امام عسکری علیہ السلام کے القابات: صامت، بادی، رفیق، ذکی اور نقی۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کے والد اور دادا اپنے عہد میں ''ابن الرضا'' بلائے جاتے تھے۔(۵)

مؤلف: الدعوات کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو محمد حضرت حسن بن علی عسکری علیہ السلام اور آپ کے بھائی حسین بن علی اپنے دو جد امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے شباہت کی بنا پر ''سبطین'' پکارے جاتے تھے۔ یہیں سے ایک بات آشکار ہو جاتی ہے کہ آپ کے بھائی حسین جو آپ کے قبہ شریف میں مدفون ہیں، وہ انتہائی عظیم اور جلیل القدر تھے۔ یہ روایت بھی ابو ہاشم سے منقول ہے کہ میں نے ایک مرکب پر سوار ہو کر کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾(۶) دو سبطین میں سے ایک نے میری آواز سنی اور کہا: صرف اسی پر اکتفانہ کرو بلکہ جب اس پر سوار ہو تو اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو...الخ

علل الشرائع: میں نے اپنے مشائخ سے سنا کہ امام علی بن محمد اور حسین بن علی علیہما السلام سامرا کے جس محلہ میں رہتے تھے اسے عسکر کہا جاتا تھا اسی لئے ان دونوں اماموں کو عسکری کہا جاتا تھا۔(۷)

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۹۰ ۲۔ نفس المہموم ص ۴۲۸؛ نفثۃ المصدور ص ۶۷۸ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۳۵

۴۔ مصباح المتہجد ص ۷۳۳؛ اقبال الاعمال ۶۱۸ ۵۔ المناقب ج ۴ ص ۴۲۱؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۳۶

۶۔ زخرف ۱۳ ''پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لانے والے نہیں تھے''۔

۷۔ علل الشرائع ص ۲۴۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عیون معجزات: علمائے حدیث کی روایت کے مطابق امام حسن عسکری علیہ السلام کی والدہ کا نام ''سلیل'' تھا۔ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ ان کا نام ''حدیث'' تھا۔ لیکن صحیح قول ''سلیل'' ہے جو ایک عارفہ اور صالحہ خاتون تھیں۔(۱)

کمال الدین: احمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ کہا: ۲۶۲ھ میں امام جواد علیہ السلام کی بیٹی اور امام ہادی علیہ السلام کی بہن حکیمہ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوا، پشت پردہ سے ان سے گفتگو کی، میں نے امامت کے سلسلہ میں ان کے عقیدہ کے متعلق سوال کیا، انہوں نے ایک ایک امام کا نام بتایا یہاں تک کہ حجت بن الحسن علیہ السلام کا بھی نام لیا۔ میں نے ان سے پوچھا: خدا مجھے آپ پر قربان کرے، کیا آپ نے حجۃ بن الحسن علیہ السلام کو دیکھا ہے یا آپ کو صرف اس کی اطلاع ہے؟ کہا: حضرت حجت علیہ السلام کے والد نے ان کی ماں کو ان کے متعلق خط لکھا تھا اور میں نے ان کی ماں سے پوچھا کہ بچہ کہاں ہے؟ کہا: پوشیدہ ہے۔ پھر میں نے حکیمہ خاتون سے دریافت کیا: ان کی غیبت میں شیعہ کس کی پناہ حاصل کریں اور اپنی مشکلات کو کس کے پاس حل کریں؟ کہا: امام حسن عسکری کی والدہ کے پاس جائیں اور ان سے سوال کریں۔ میں نے پوچھا: امام نے عورت سے متعلق اپنی وصیت میں کس کو نمونۂ عمل قرار دیا ہے؟ جواب دیا: حسین بن علی علیہ السلام کو؛ اس لئے کہ حضرت نے عاشور کے دن ظواہر امر کے سلسلے میں اپنی بہن زینب بنت امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت کی، چنانچہ صورت حال یہ ہوگئی کہ امام زین العابدین سے ظاہر ہونے والے علوم و معارف حضرت زینب علیہا السلام سے منسوب کئے جاتے تھے؛ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام زین العابدین علیہ السلام کی جان کی حفاظت کی خاطر ایسا عمل انجام دیا تھا۔(۲)

کمال الدین: محمد بن صالح قنبری سے روایت کی ہے کہ ایک حدیث میں ہے کہ کہ جب امام عسکری علیہ السلام کی والدہ نے اپنی وفات سے قبل وصیت کی تھی کہ ان کو انہیں کے گھر میں دفن کیا جائے لیکن جعفر (کذاب) نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور وہاں کوئی دفن نہیں ہوسکتا۔ اس وقت حضرت حجتؑ باہر آئے اور فرمایا: اے جعفر! کیا یہ تمہارا گھر ہے؟ پھر آپ نظروں سے اوجھل ہوگئے، اس کے بعد امام کو نہیں دیکھا گیا۔(۳)

۱۔ عیون المعجزات ص ۱۳۴؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۳۸ ۲۔ کمال الدین ص ۵۰۷؛ بحار ج ۵۱ ص ۳۶۴ ۳۔ کمال الدین ص ۴۴۲ ح ۱۵؛ بحار ج ۵۲ ص ۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بصائر الدرجات: امام حسن عسکری علیہ السلام کی والدہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن امام نے مجھ سے فرمایا: ۲۶۰ھ میں مجھ پر ایسا ظلم کیا جائے گا کہ جس سے مجھے اذیت ہوگی۔ یہ سن کر میں گریہ وزاری کرنے لگی تو امام نے فرمایا: خداوند عالم کا امر نافذ ہونا چاہئے، گریہ نہ کرو۔ چنانچہ ۲۶۰ھ کو صفر کے مہینہ میں آپ کی والدہ غم واندوہ کا شکار ہوئیں، آپ کبھی مدینہ سے باہر جاتیں اور معلومات حاصل کرتیں، یہاں تک کہ معلوم ہوا کہ امام کی شہادت واقع ہوچکی ہے۔(۱)

حضرت امام عسکری علیہ السلام کے مکارم اخلاق اور حالات زندگی پر مشتمل باب جس میں خلفائے جور کے ساتھ آپ کے واقعات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔(۲)

غیبت طوسی: تلعکبری نے محمد شاکری سے روایت کی ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو مرکب پر سوار ہوتے اور سامرا کے دار الخلافہ جاتے تھے، عمومی دیدار و ملاقات کے دن بہت سے لوگ وہاں جمع ہوتے اور سڑکیں چوپایوں سے بھر جاتی تھیں، چاروں طرف شور وغل ہوتا تھا اور ایک انسان کے لئے بھی جگہ نہیں ہوتی تھی۔ جب امام عسکری علیہ السلام تشریف لاتے تو گھوڑوں اور چوپایوں کی آوازیں بند ہوجاتیں، وہ سب ایک طرف ہوجاتے اور راستہ کھول دیتے تھے، آپ بیٹھے ہوئے آگے بڑھتے رہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ واپس جانے کے لئے دار الخلافہ سے باہر آتے تو دربان آواز دیتے کہ ابو محمد کی سواری لائی جائے۔ اس وقت بھی تمام چوپایوں اور انسانوں کی آوازیں تھم جاتی تھیں اور آپ بیت الشرف تشریف لے جاتے تھے... راوی آگے بیان کرتا ہے کہ حضرت محراب میں بیٹھے اور سجدہ میں چلے جاتے تھے، مجھے نیند آجاتی تھی اور جب سو کے اٹھتا تو دیکھتا کہ آپ اسی طرح سجدہ کی حالت میں ہیں۔ آپ بہت کم کھاتے تھے، آپ کے لئے انگور، انجیر اور دوسرے پھل لائے جاتے لیکن آپ فرماتے: اے محمد! انہیں اپنے بھائی اور بیٹوں کے لئے لے جاؤ۔ میں کہتا تھا: آقا! سب لیتا جاؤں؟ فرماتے: ہاں، سب لیتے جاؤ۔ میں نے اپنی زندگی میں ان سے بڑا سخی نہیں دیکھا تھا۔(۳)

محاصرہ اور قید کے زمانہ میں حضرت کے روزہ کا بیان؛(۴)

۱۔ بصائر الدرجات ص ۵۰۲ ح ۸؛ بحار ج ۵۰ ص ۳۳۰؛ ج ۵۰ ص ۳۱۳

۲۔ بحار ج ۵۰ ص ۳۰۶

۳۔ غیبت طوسی ص ۱۲۸؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۵

۴۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات کا بیان کہ جب خلیفہ نے حضرت کو آزاد کرنے کا حکم دیا کہ تو آپ نے زندان کے دروازہ پر کھڑے ہوکر فرمایا: میں اس وقت نہیں جاؤں گا جب تک جعفر میرے ساتھ نہیں جاتا۔ نگہبانوں نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ صرف آپ کو آزاد کردیں۔ فرمایا: واپس جاؤ اور بادشاہ سے کہو کہ ہم ایک ہی گھر سے آئے تھے، اگر میں واپس جاؤں اور وہ میرے ساتھ نہ ہو تو ممکن ہے کوئی واقعہ پیش آئے جس سے وہ خود واقف ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے حضرت کی وجہ سے جعفر کو بھی آزاد کرنے کا حکم دیا۔(۱)

مؤلف: سید ہاشم بحرانی نے اپنی کتاب ''حلیۃ الابرار محمد وآلہ الاطہار'' میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے حالات زندگی میں ایک واقعہ لکھا ہے جسے یہاں نقل کیا ہے؛ باب ہفتم: انوش نصرانی کے ساتھ حضرت کی گفتگو؛ ابو جعفر احمد قصیر بصری سے منقول ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا ابو محمد امام عسکری علیہ السلام کے ہمراہ سامرا میں تھے، اسی وقت بادشاہ (معتمد) کا خادم داخل ہوا اور اس نے عرض کی: امیر المومنین نے آپ کو سلام کہا ہے اور پیغام بھجوایا ہے کہ ہمارا کاتب ابوش نصرانی اپنے دو بیٹوں کو پاک کرنا چاہتا ہے اور اس نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ اس کے پاس جائیں اور اس کے فرزندوں کی سلامتی اور بقا کے لئے دعا فرمائیں؛ میں چاہتا ہوں کہ آپ گھوڑے پر سوار ہوں اور اس کے پاس جائیں اور اس کے لئے دعا کریں، البتہ یہ بات پیش نظر رہے کہ میں یہ زحمت اس لئے آپ کو دے رہا ہوں کہ خود انوش کی یہ خواہش ہے اور اس نے کہا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ یادگار نبوت و رسالت کی دعا کے ذریعہ تبرک حاصل کروں۔ یہ سن کر امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر جس نے ایک عیسائی کو مسلمانوں سے زیادہ ہمارے حق سے آگاہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میرے لئے گھوڑا تیار کیا جائے۔ آپ اس پر سوار ہوکر انوش کے پاس پہنچے، وہ امام کے استقبال کے لئے سر برہنہ اور پا برہنہ عیسائی عالموں کے ساتھ آیا، اس کے سینے پر کتاب انجیل رکھی ہوئی تھی۔ اس نے امام کی خدمت میں آکر عرض کی: اے سید و سردار! میں اس کتاب انجیل کے ذریعہ آپ سے متوسل ہو رہا ہوں جس سے آپ ہم سب سے زیادہ آگاہ اور عالم ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ہم نے جو زحمت دی ہے اسے معاف کردیں، حضرت عیسیٰ بن مریم اور خداوند عالم کی طرف سے اس کتاب میں جو کچھ موجود ہے اس کے حق کی قسم! ہم نے آپ

---

(۱) بحار ج ۵۰ ص ۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے خلیفہ سے اس لئے درخواست کی کیونکہ اس کتاب کے مطابق خداوند عالم کی بارگاہ میں آپ کا مقام و مرتبہ ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے مانند ہے۔

امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا یہ بیٹا زندہ رہے گا لیکن تمہارا یہ دوسرا بیٹا تین دنوں بعد تم سے لے لیا جائے گا۔ جو زندہ رہے گا وہ مسلمان ہو جائے گا اور اس کا اسلام خالص ہوگا اور وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھے گا۔ انوش نے کہا: خدا کی قسم اے میرے سید و سردار، آپ کی بات برحق ہے، بے شک میرے لئے اس بیٹے کی موت آسان ہے اس لئے کہ آپ نے میرے دوسرے بیٹے کے بارے میں کہا کہ وہ مسلمان ہو جائے گا اور آپ اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھے گا۔ یہ سن کر ایک راہب نے سوال کیا: تم خود مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ انوش نے کہا: میں مسلمان ہوں اور میرے مولا اس بات سے واقف ہیں۔ امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: یہ صحیح کہتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ کہتے کہ ہم نے تمہارے بیٹے کی وفات کی خبر دی اور جو کچھ ہم نے کہا وہ رونما نہیں ہوا، تم چاہو تو اپنے فرزند کی زندگی کے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا کر سکتے ہو۔ انوش نے کہا: جو آپ نے ارادہ کر لیا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا۔ ابو جعفر احمد قصیر کا بیان ہے: خدا کی قسم! یہ لڑکا تین روز کے بعد مر گیا اور دوسرا والا ایک سال کے بعد مسلمان ہو گیا اور ہمارے ساتھ امام عسکری علیہ السلام کی شہادت تک آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ (۱)

''محمد بن علی بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر علیہم السلام'' کے ذیل میں حضرت کے بعض دلائل و معجزات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

ایک زیارت کا فقرہ ہے: ''و بحق الحسن التقی من التقیین و السجاد الثانی و مکابد لیله الاتمام بالسهر''۔ (۲)

حضرت کی شہادت اور منکرین کی تردید: (۳)

مصباح متہجد و مصباح کفعمی: پہلی ربیع الاول کو امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ (۴)

اقبال الاعمال، کافی، روضۃ المتقین، ارشاد مفید اور دروس: امام عسکری علیہ السلام کی وفات ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو

۱۔ حلقۃ الابرار ج ۲ ص ۴۹۸ ۲۔ بحار ج ۱۰۱ ص ۳۷۲ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۳۲۵

۴۔ مصباح المتہجد ص ۷۳۲؛ مصباح کفعمی ص ۵۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جمعہ کے دن ہوئی ہے۔آپ کو سامرا میں وہیں دفن کیا گیا جہاں آپ کے والد کو سپرد خاک کیا گیا تھا۔(۱)

کمال الدین: احمد بن عبداللہ بن خاقان نے حضرت کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: ۲۶۰ھ کے ربیع الاول کے مہینہ میں کچھ دن گزرنے کے بعد امام عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی، پورا سامرا ایک ساتھ فریاد کر رہا تھا: ''ابن الرضا علیہ السلام رخصت ہو گئے''۔خلیفہ نے بعض لوگوں کو حضرت کے گھر روانہ کیا تا کہ وہ ان کے اموال واسباب کی تفتیش کریں اور ان پر مہر لگا کر ان کے فرزند کے بارے میں پوچھ تاچھ کریں نیز جنازہ کے دفن وکفن کا انتظام کریں۔اس دن بازار بند تھے، میرے والد، بنی ہاشم، ساری جماعتیں، مولفین اور دیگر تمام لوگ جنازہ میں حاضر ہوئے، اس دن سامرا میں قیامت برپا تھی۔(۲)

کمال الدین: محمد بن حسین بن عباد سے منقول ہے کہ امام عسکری علیہ السلام کی جمعہ کے دن نماز صبح کے وقت وفات ہوئی، اس رات آپ نے بہت سے خطوط مدینہ کے لئے لکھا، ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو وفات کے وقت ان کی کنیز صیقل، غلام عقید اور ایک دوسرے شخص کے علاوہ کوئی بھی ان کے پاس نہیں تھا۔عقید کا بیان ہے: امام نے مجھ سے فرمایا: کندر کو پانی میں ملا کر گرم کر کے لے آؤ۔میں نے ان کی خدمت میں پانی پیش کیا۔ فرمایا: پہلے میں نماز پڑھوں گا، میرے لئے (وضو) کا پانی گرم کرو۔میں نے پانی ان کے پاس ہی رکھ دیا اور ایک تولیہ بھی ان کے پاس رکھ دیا۔حضرت نے صیقل سے پانی لیا، اس سے اپنا چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھویا۔پھر آپ نے سر اور دونوں پیروں کا مسح کیا۔آپ نے نماز صبح کو اپنے بستر پر پڑھا۔پھر آب کندر کو پینے کے لئے اٹھایا لیکن آپ کے ہاتھ میں لرزش تھی، پیالہ آپ کے دانتوں سے ٹکرا رہا تھا، صیقل نے پیالہ لے لیا، اسی وقت آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔پھر آپ کو آپ کے گھر میں والد گرامی کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا گیا، وفات کے وقت حضرت کی عمر ۲۹ رسال تھی۔(۳)

غیبت طوسی میں یہ روایت ابوسہل نوبختی کے طریق سے قدرے تفصیل سے مرقوم ہے؛ اس روایت میں ہے کہ حضرت حجت علیہ السلام نے آپ کو وضو کرایا اور پانی پلایا پھر آپ کی وفات ہوئی۔(۴)

اس بات کا بیان کہ جب حسن بن علی علیہ السلام کی وفات ہوئی تو عثمان بن سعید غسل کے وقت موجود تھے، انہوں

۱۔اقبال الاعمال ص ۵۹۸؛ کافی ج ۱ ص ۵۰۳؛ روضۃ الواعظین ص ۲۵۱؛ ارشاد مفید ص ۳۳۵؛ دروس ص ۱۵۴؛ بحار ج ۵۰ ص ۳۳۴

۲۔کمال الدین ص ۴۳ ۳۔بحار ج ۵۰ ص ۳۳ ۴۔غیبت طوسی ص ۱۶۴؛ بحار ج ۵۲ ص ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے تجہیز و تکفین کے تمام امور اپنے ذمہ لے لئے، کیونکہ وہ امام کی جانب سے مامور کئے گئے تھے۔(۱)

حسن بن ابی طالب یوسف، عزالدین...معروف بہ ''آبی''، ''ابن ربیب''..وغیرہ...عالم و فاضل، محقق فقیہ اور فقاہت میں برجستہ تھے، ان کی شہرت، ان کی فضیلت سے کم تر تھی اور ان کا علم اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اسے بیان کیا جائے۔ان کی کتاب ''کشف الرموز'' ایک بہترین کتاب جو بے پناہ فوائد اور بہترین تنبیہات پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے استاد سے مباحثہ کرتے تھے اور نظریات اختلاف بھی رکھتے تھے۔ یہ ان افراد میں سے تھے جو قضا میں مضائقہ کے قائل تھے، غیبت کے زمانہ میں نماز جمعہ کی تحریم اور ام ولد کی صورت میں چار سے زیادہ شادی کے بھی قائل تھے، انہوں نے اپنی کتاب ۶۷۲ھ میں پایۂ تکمیل تک پہنچائی۔ مذکورہ حالات زندگی بحرالعلوم علامہ طباطبائی سے نقل کئے گئے ہیں۔(۲)

''آبی'' آبہ سے منسوب ہے جہاں سے ابوسعید وزیر منصور بن حسین آبی صاحب نثر الدرر کے مؤلف بھی منسوب ہیں۔(۳) آبہ کا تذکرہ لفظ ''آدی'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حسن بن ابی عقیل...جن کا تذکرہ ''ابن علی بن ابی عقیل'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حسن بن احمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛

رجال نجاشی: انتہائی شریف، اپنی قوم کے رہبر و سردار، ابومحمد ان کی کنیت تھی، میرا خیال ہے کہ ہمارے علماء نے ان کی بعض روایتوں کے سلسلہ میں ان پر اشکال و اعتراض کیا ہے۔ان کی متعدد کتابوں میں سے ایک کتاب کا نام ''خصائص امیر المومنین من القرآن'' ہے، میں نے اس کتاب سے بہت سے مفید مطالب کا مطالعہ کیا ہے...ابھی سننے میں آیا ہے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے۔(۴)

ابومحمد حسن بن نظام الدین احمد بن نجیب الدین، محمد بن جعفر بن ہبۃ اللہ بن نمای حلی...بڑے فاضل تھے، شہید نے ان سے اور انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے؛ نیز انہوں نے اپنے چار اجداد سے بالترتیب روایت کی ہے؛ الامل میں یہی مذکور ہے۔(۵)

۱۔ بحار ج ۱۵۱ ص ۳۴۶

۲۔ رجال سید بحرالعلوم ج ۲ ص ۱۷۹

۳۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۲؛ اعلام زرکلی ج ۸ ص ۲۳۷

۴۔ رجال نجاشی ص ۶۵ نمبر ۱۵۲

۵۔ امل الآمل ج ۲ ص ۶۲ نمبر ۱۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن بصری...سے حسن بن یسار ابوسعید بن ابوالحسن مراد ہیں جو زید بن ثابت انصاری کے غلام تھے اور سعید وعمارہ کے بھائی تھے، ان کی ماں رسول کی زوجہ جناب ام سلمہ کی کنیز تھیں۔(۱)

الاحتجاج: عیسیٰ بن یونس سے روایت کی گئی ہے کہ ابن ابی عوجاء حسن بصری کے شاگردوں میں سے تھا، وہ توحید سے منحرف ہوگیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: اپنے آقا کے مذہب کو ترک کر کے ایسے مکتب میں پڑ گئے جس کی نہ اصل واساس ہے اور نہ ہی کوئی حقیقت۔ کہا: میرے آقا ایک دن قضا کا عقیدہ رکھتے اور دوسرے دن قدر کا، وہ کبھی ایک مذہب پر قائم واستوار نہیں رہے۔(۲)

تحف العقول: حسن بصری نے امام حسن علیہ السلام کو خط لکھا: امابعد! بے شک آپ گروہ بنی ہاشم، دریا کے خوفناک موجوں کے دل میں جاری وساری کشتی کی طرح نمایاں علامتوں یا پھر کشتی نوح کی طرح ہیں جس میں مومنین بیٹھے اور مسلمانوں نے نجات حاصل کی۔ اے فرزند رسول! آپ کے نام اس خط کو لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں قدر کے معنی کے سلسلہ میں اختلاف ہے اور استطاعت کے مفہوم کے متعلق حیران وسرگرداں ہیں، ہمیں اس سلسلہ میں اپنے اور اپنے اجداد کے عقیدہ سے آگاہ فرمایئے۔(۳)

العدد میں ہے: حسن بصری نے امام حسن علیہ السلام کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: آپ خاندان نبوت اور معدن حکمت ہیں، خدا نے آپ کو حیرت انگیز دریا میں جاری وساری کشتی قرار دیا ہے، آپ لوگ بے پناہوں کے پناہگاہ ہیں، لوگ آپ کی نجات کی رسّی سے متمسک ہوتے ہیں، جو آپ کی پیروی کرے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس سے انحراف کرے وہ ہلاک ہے۔ میں نے یہ خط اس وقت آپ کی خدمت میں لکھا ہے جب امت قضا وقدر کے مسئلہ میں حیران وسرگرداں ہے، آپ سے درخواست ہے کہ خداوند عالم نے آپ کو جو علوم ودیعت فرمایا ہے اس کا دہانہ ہمارے لئے کھول دیجئے تاکہ ہمارے عقائد کی راہنمائی ہوسکے۔ امام حسن علیہ السلام نے جواب میں لکھا: جیسا کہ تم نے لکھا، ہم خاندان رسولؐ پر خدا اور اس کے اولیاء کا لطف وکرم شامل ہے، لیکن اگر ہم تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے نزدیک ایسے ہوتے جیسا تم نے لکھا ہے تو پھر ہم سے آگے نہیں بڑھتے اور دوسرے کو ہم پر مقدم نہیں کرتے، اپنی جان کی قسم! خداوند عالم نے قرآن میں تمہاری مثال اس

۱۔ المنتظم والالقاب ج۲ ص۶؛ اعلام زرکلی ج۲ ص۲۴۲ ۲۔ الاحتجاج ص۳۳۵؛ بحار ج۳ ص۳۳

۳۔ تحف العقول ص۲۳۱؛ بحار ج۵ ص۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طرح پیش کی ہے: ﴿أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِی هُوَ أَدْنَی بِالَّذِی هُوَ خَیْرٌ﴾(۱)...الخ۔(۲)

الاحتجاج: حسن بصری سے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کا احتجاج ...جب حسن لوگوں کو منیٰ کے میدان میں وعظ ونصیحت کررہا تھا، اس کے بعد وہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔(۳)

الغرر والدرر: حسن بصری سے امام حسن علیہ السلام کا احتجاج اور آپ کا ارشاد: ''تم حجر اسود کے بعد اپنی داستان گوئی کے ذریعہ لوگوں کو طواف سے کیوں روکتے ہو۔(۴)

الغرر والدرر: ابوبکر ہذلی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! شیعوں کا خیال ہے کہ آپ حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ زمین پر گر گئے اور کافی دیر تک روئے پھر اپنا سر اٹھا کر کہا: کل ایک شخص تم سے جدا ہوگا کہ جو خداوند عالم کے دشمنوں پر اسی کا ایک تیر ہوگا، اس امت کا عالم ربانی اور عظمت وفضیلت کا حامل...الخ۔(۵)

الاحتجاج: ابوحمزہ ثمالی نے نقل کیا ہے کہ حسن بصری نے امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں آکر کہا: میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں تا کہ آپ سے کتاب خدا کے بارے میں کچھ سوالات کروں۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم اہل بصرہ کے فقیہ نہیں ہو؟ جواب دیا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔ فرمایا: کیا بصرہ میں کوئی ایسا ہے جس سے تم استفادہ کرسکو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام اہل بصرہ تمہارے علم سے استفادہ کرتے ہیں۔ کہا: جی ہاں۔ فرمایا: سبحان اللہ، تمہارے ذمہ عظیم کام ہے۔ پھر آپ نے خداوند عالم کے ارشاد ﴿سِیرُوا فِیهَا لَیَالِی وَأَیَّامًا آمِنِینَ﴾(۶) کے بارے میں بعض سوالات کئے۔(۷)

الاحتجاج: اس بات کا بیان کہ امیر المومنین علیہ السلام کی اہل بصرہ سے جنگ کے بعد راستہ میں حسن بصری سے ملاقات ہوئی جو وضو کررہے تھے؛ آپ نے فرمایا: اے حسن! اپنے وضو میں دقت نظر سے کام لو اور آداب کی رعایت کرو۔ کہا: اے امیر المومنین! کل آپ نے ان افراد کو قتل کیا جو توحید ورسالت کی گواہی دیتے تھے،

۱۔ بقرہ/۶۱؛ ''کیا بہترین نعمتوں کے بدلے معمولی نعمت لینا چاہتے ہو''۔
۲۔ بحار ج۱۰ ص۱۳۶
۳۔ الاحتجاج ص۳۱۳؛ بحار ج۱۰ ص۱۴۶؛ ج۴۶ ص۱۱۶
۴۔ الغرر والدرر (امالی مرتضیٰ) ج۱ ص۱۶۲
۵۔ الغرر والدرر ج۱ ص۱۶۲؛ بحار ج۴۲ ص۱۴۴
۶۔ سبا/۱۸؛ ''اب دن ورات جب چاہو سفر کرو محفوظ رہو گے''۔
۷۔ بحار ج۲۴ ص۲۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے تھے اور پورے آداب کے ساتھ وضو کرتے تھے!۔ حضرت نے جواب میں فرمایا: اگر ایسا تھا اور تم بھی اس کے گواہ ہو تو پھر ہمارے دشمنوں کی نصرت کیوں نہیں کی؟ حسن بصرہ نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے صحیح فرمایا، میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ میں جنگ کے پہلے ہی دن گھر سے باہر آیا، غسل کیا اور اپنے بدن پر حنوط لگایا اور اپنی تلوار اٹھائی، اس وقت تک مجھے کوئی شک وشبہ نہیں تھا کہ ام المومنین (عائشہ) کی مخالفت کفر ہے؛ لیکن جب خریبہ میں پہنچا تو ایک آواز میری سماعت سے ٹکرائی: اے حسن! کہاں جارہے ہو؟ واپس چلے جاؤ اس لئے کہ قاتل ومقتول دونوں ہی جہنمی ہیں۔ دوسرے دن بھی یہی ہوا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: تم نے صحیح کہا، کیا سمجھ میں آیا کہ وہ منادی کون تھا؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: وہ تمہارا بھائی ابلیس تھا اور اس نے صحیح کہا کہ قاتل ومقتول دونوں ہی اہل جہنم ہیں۔ حسن بصری نے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! اب میری سمجھ میں آگیا ہے کہ یہ قوم ہلاکت وگمراہی میں ہے۔ (۱)

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کے دل میں حضرت علی علیہ السلام سے کینہ و دشمنی تھی اور لوگوں نے ان کی مذمت کی ہے، ان میں سے ایک حسن بصری ہے۔ حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ حسن نے کہا: اگر علی علیہ السلام مدینہ میں خرما کھائیں تو یہ اس قائلہ سے بہتر ہے جس نے اس پر قدم رکھا۔ کہا گیا ہے کہ یہ ان افراد میں سے تھا جنہوں نے امام کی نصرت میں سستی کا مظاہرہ کیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اس کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ وسواس کی وجہ سے اپنے ہاتھ پر بہت زیادہ پانی ڈال رہا تھا۔ حضرت نے اس سے فرمایا: اے حسن! تم نے زیادہ پانی ڈال دیا۔ حسن نے جواب دیا: امیر المومنین علیہ السلام نے مسلمانوں کا جو خون بہایا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پوچھا: کیا یہ واقعہ تمہارے لئے ناگوار تھا؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: ہمیشہ ایسے ہی رہو۔ حماد کا بیان ہے: ہمیشہ غضبناک رہتا تھا اور چہرے سے غم واندوہ آشکار رہتا تھا، یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے چلا گیا۔ (۲)

الخرائج: مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ کم پانی سے وضو کر رہا ہے؛ آپ نے فرمایا: اے لفتی! اپنا وضو زیادہ پانی سے کرو۔ حسن بصری نے کہا: جو لوگ زیادہ پانی سے وضو کرتے تھے ان کو تو کل

۱۔ الاحتجاج ص ۱۷۱؛ بحار ج ۳۲ ص ۲۲۵

۲۔ بحار ج ۳۴ ص ۲۹۴؛ شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آپ نے قتل کر دیا۔ حضرت نے فرمایا: ان کے لئے افسوس کر رہے ہو؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: خدا تمہارے غم و اندوہ کو زیادہ اور طولانی کرے۔(۱)

ایوب سجستانی کا بیان ہے: میں نے اس واقعہ کے بعد حسن بصری کو ہمیشہ اس شخص کی طرح غمگین دیکھا جو اپنے عزیز کو دفن کر کے واپس آتا ہے یا پھر اپنے گدھے کو کرایہ پر دینے والے شخص کی طرح جس کا گدھا گم ہو گیا ہو۔ میں اس کی وجہ دریافت کی، کہا: ایک نیک شخص کی بددعا میرے حق میں کارگر ثابت ہوئی۔ امام نے حسن بصری کے لئے لفظ ''لفتی'' سے استفادہ فرمایا ہے جس کے معنی نبطی زبان میں ''شیطان'' کے ہیں۔ حسن کی ماں ایام طفلی میں اسی نام سے پکارتی تھی کسی کو اس کی خبر نہیں تھی، پھر امام علی علیہ السلام نے اسے اس نام سے پکارا۔(۲)

حسن بصری کے حالات:

الاحتجاج: ابو یحییٰ واسطی سے منقول ہے کہ نہروان کے بعد بعض لوگ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آئے جن میں حسن بصری بھی موجود تھا، اس کے ہاتھ میں کچھ اوراق تھے جن پر وہ امیر کائنات کے ارشادات کو لکھ رہا تھا۔ حضرت نے بلند آواز سے اسے مخاطب کر کے پوچھا: کیا کر رہے ہو؟ کہا: آپ کے ارشادات کو لکھ رہا ہوں تا کہ آپ کے بعد انہیں بیان کر سکوں۔ فرمایا: جان لو کہ ہر گروہ اور جماعت کے درمیان ایک سامری ہوتا ہے اور یہ شخص اس امت کا سامری ہے۔ یہ جان لو کہ وہ یہ نہیں کہتا: ''لا مساس'' (مجھ سے نزدیک ہو) بلکہ یہ جنگ سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے: ''لا قتال''۔(۳)

مؤلف: لفظ ''زہد'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ حسن بصری آٹھ زاہدوں میں سے ایک تھا، وہ لوگوں سے وہ بات کرتا جسے وہ خود پسند کرتے تھے، اپنی ریاست و برتری کا اظہار کرتا تھا۔ فرقہ قدریہ کا رئیس تھا۔ سید مرتضیٰ نے بھی لکھا ہے کہ گزشتہ لوگوں میں سے ایک جو عدل کی نمائش کرتا تھا وہ حسن بن ابی الحسن بصری تھا، اس کے باپ کا نام یسار تھا، یہ میسان کا رہنے والا تھا اور بنی الانصار کا ایک غلام تھا، اس کی ماں بھی رسول کی زوجہ ام سلمہ کی بہترین کنیز تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب حسن بصری گریہ کرتا تھا تو ام سلمہ اسے سینے سے لگا کر

۱۔ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۵۴۷ ح ۸/ ۲۔ بحار ج ۴۱ ص ۳۰۲ ۳۔ بحار ج ۴۲ ص ۱۴؛ الاحتجاج ص ۱۷۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خاموش کرتیں اور بہت زیادہ دودھ دیتی تھیں، لہذا یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس جو حکمت تھی وہ اسی دودھ کی وجہ سے تھی، حسن نے تقریباً ۸۹ر سال زندگی کی۔(۱)

سید بدرالدین حسن بن جعفر بن فخر الدین حسن بن نجم الدین بن اعرج حسینی عاملی کرکی...انتہائی جلیل القدر فاضل تھے، شیخ علی بن عبدالعالی کرکی کے بھانجے تھے جو میرزا حبیب اللہ عاملی کے اجداد میں سے تھے۔ انہوں نے شیخ علی بن عبدالعالی میسی سے روایت کی ہے اور ان دونوں سے شہید ثانی نے نقل روایت کی ہے۔ انہوں نے ''المحجة البیضاء والحجة الغراء'' نامی کتاب لکھی جس میں شریعت کے فروع، حدیث اور فقہی آیات کی تفسیر کو جمع کیا ہے، ان کی دیگر کتابوں میں العمدہ الجلیہ اور مقنع الطلاب کا نام لیا جاسکتا ہے۔ ۹۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے؛ یہ حالات زندگی کتاب ''الامل'' سے ماخوذ ہیں۔(۲)

شیخ حسن بن شیخ جعفر بن شیخ خضر نجفی...''انوار الفقاہہ اور شرح مقدمات کشف الغطاء کے مؤلف ہیں، ایسے راسخ وزاہد علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے جو سنن وآداب کی بھی بھرپور رعایت کرتے تھے، وہ خداوند عالم کی طرف لوگوں کو دعوت کرنے والوں کا گفتار وکردار دونوں کے ذریعہ احترام کرتے تھے ۱۲۶۲ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۳)

شیخ حسن بن جعفر بن محمد درویستی...جلیل القدر فاضل تھے، قاضی نوراللہ نے ''مجالس المومنین'' میں ان کی مدح وستائش کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے وہ شاعر تھے۔ بطور نمونہ انہوں نے مندرجہ ذیل دو شعر نقل کئے ہیں:

بغض النوصی علامه معروفه　　کتبت علی صفحات اولاد الزنا

من لم یوال من الانام ولیه　　سیان عندالله صلی اوزنی (۴)

حسن بن جہم بن بکیر بن اعین ابومحمد شیبانی...امام کاظم اور امام رضا علیہما السلام کے موثق اصحاب میں سے تھے۔ احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن حسن بن جہم ابوغالب کا بیان ہے کہ ہمارے جد حسن بن جہم مولا ابوالحسن الرضا علیہ السلام کے خصوصی اصحاب میں سے تھے، ان کی ایک مشہور کتاب بھی ہے جسے انہوں نے ابوعبداللہ احمد بن محمد

۱۔امالی سید مرتضی ج۱ص۱۵۲　۲۔امل الآمل ج۳ص۵۶ نمبر۱۴۴　۳۔مستدرک الوسائل ج۳ص۴۰۲

۴۔وصی رسول کی دشمنی کی ایک معروف ومشہور نشانی ہے؛ تمام زنازادوں کے سینہ پر لکھا ہوا ہے کہ مخلوقات کے درمیان جو بھی ولی خدا کی ولایت کا حامل نہ ہو وہ خدا کے نزدیک مساوی ہے کہ وہ نماز پڑھے یا زنا کرے۔(امل الآمل ج۲ص۶۴ نمبر۱۷۰)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عاصمی کے ذریعہ سے نقل کیا ہے۔(۱)

کافی: حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام کاظم علیہ السلام سے عرض کی: مجھے اپنی دعا میں فراموش نہ کیجئے۔ فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا۔ میں نے سوچا کہ حضرت اپنے شیعوں کو فراموش نہیں کرتے اور میں بھی ان کے شیعوں میں سے ہوں... اسی لئے میں نے کہا: نہیں، آپ مجھے نہیں بھولیں گے۔ پوچھا: تمہیں کیسے معلوم؟ کہا: میں آپ کا شیعہ ہوں اور بے شک آپ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ فرمایا: اس کے علاوہ بھی کچھ جانتے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ فرمایا: جب یہ جاننے کی خواہش ہو کہ میری نظر میں تمہاری کیا منزلت ہے تو غور کرو کہ تمہاری نظر میں میری کیا حیثیت اور منزلت ہے۔(۲)

حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب مدنی... ان کو حسن ثالث بھی کہا جاتا ہے، امام باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے، یہ عبداللہ اور ابراہیم کے بھائی تھے جو حسن کے فرزند تھے اور ان کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام تھیں، ۱۴۵ھ کو ذیقعدہ کے مہینہ میں منصور کے زندان میں ان کی وفات ہوئی، وفات کے وقت ان کی عمر ۶۸ سال تھی۔(۳)

حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام... جن کا تذکرہ حسن بن علی علیہما السلام کی اولاد کے ذیل میں کیا گیا۔

شیخ جلیل، شمس الاسلام حسن بن حسین بن بابویہ قمی... قم میں سکونت اختیار کی تھی، موثق اور برجستہ فقیہ تھے، ہمارے استاد ابوجعفر نے ان کی تمام تصانیف کو ان کے سامنے نجف اشرف میں پڑھا نیز شیخ سالار بن عبدالعزیز اور ابن براج نے بھی ان کی تمام تصانیف کی قرائت کی، علم فقہ میں ان کی بعض کتابیں ہیں جن میں سے ''**العبادات، الاعمال الصالحہ اور سیر الانبیا والائمہ**'' کا نام لیا جاسکتا ہے۔ میرے والد نے مذکورہ مطالب سے مجھے آگاہ فرمایا۔ ان حالات زندگی کو شیخ اجل نے منتجب الدین میں نقل کیا ہے۔(۴)

حسن بن خالد بن محمد بن علی برقی، ابوعلی... محمد بن خالد کے بھائی ہیں، انتہائی موثق تھے، انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ ابن شہر آشوب کی کتاب ''**معالم**'' میں ہے کہ ان کی کتابوں میں سے ایک ''تفسیر عسکری'' بھی ہے جو امام کے املا کے ذریعہ ۱۲۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔(۵)

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۷۱
۲۔ کافی ج ۳ ص ۶۵۲ ح ۴
۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۷۲
۴۔ الفہرست منتجب الدین ص ۳۲ نمبر ۷۲
۵۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن بن حرزادقی...انہوں نے بہت سی احادیث کی روایت کی ہے، ''اسماء رسول اللہ اور متعہ'' نامی کتابیں ان سے منسوب ہیں، کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں غلو کے شکار ہو گئے تھے۔(۱)

''حسن بن راشد''...کتب رجال میں تین لوگوں کو اس نام سے یاد کیا جاتا ہے:

۱۔طفاوی جن کے متعلق نجاشی لکھتے ہیں کہ انہوں نے کتاب ''النوادر'' لکھی ہے۔(۲)

۲۔ابوعلی بغدادی؛ آل مہلب کے وکیل تھے، جلیل القدر ثقہ تھے، اسماء وکنیت کے ذیل میں ان کو امام جواد اور امام ہادی علیہما السلام کے اصحاب میں شمار کیا گیا ہے۔(۳)

۳۔ابومحمد حسن بن راشد؛ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں، ان کے متعلق رجال برقی میں ہے کہ وہ مہدی عباسی کے وزیر تھے۔(۴)

حسن بن ذکروان...جنہوں نے ۳۲۵ سال زندگی کی۔

المناقب: نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو عالم خواب میں دیکھا کہ وہ میرے شہر میں ہیں، میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا۔حضرت نے میرا نام حسن رکھا، میں نے ان سے بہت سی احادیث سنیں، میں تمام جنگوں میں حضرت کے ہمراہ تھا، ایک دن میں نے حضرت سے عرض کی: اے امیر المومنین علیہ السلام! میرے لئے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمایئے۔فرمایا: اے فارسی! تمہاری عمر زیادہ ہوگی اور تم ایسے شہر میں لے جائے جاؤ گے جسے میرے چچا عباس کے ایک فرزند نے آباد کیا ہے، اس زمانہ میں وہ بغداد کے نام سے مشہور ہوگا، لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ''مدائن'' نامی جگہ پر انتقال کر جاؤ گے۔چنانچہ اس واقعہ کے بعد جیسا حضرت نے فرمایا تھا وہی ہوا، ایک رات مدائن میں اس کی وفات ہوگئی۔(۵)

حسن بن زیاد عطار؛

رجال نجاشی: قبیلہ بنی ضبہ کے غلام تھے، ثقہ تھے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔(۶)

مجالس مفید: حسن بن زیاد عطار سے روایت کی گئی ہے کہ جب زید (بن علی بن الحسین علیہ السلام) کوفہ میں داخل

۱۔تنقیح المقال ج۱ص۲۷۶ ۲۔رجال نجاشی ص۳۸ نمبر۷۶ ۳۔منتہی المقال ص۹۲؛ رجال شیخ ص۴۰۰، ۴۱۳

۴۔تنقیح المقال ج۱ص۲۷۶ ۵۔المناقب ج۲ص۲۳۶ ۶۔رجال نجاشی ج۷۴ص۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوئے تو میرے دل میں شکوک وشبہات نے سر ابھارا، اسی لئے مکہ کی جانب روانہ ہوا اور مدینہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضرت بہت بیمار تھے، ایک تخت پر پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے تھے، بہت زیادہ لاغر اور غمزدہ معلوم ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں۔ امام نے یہ سن کر پہلو بدلا اور مجھے دیکھتے ہوئے فرمایا: اے حسن! میری نظر میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر فرمایا: کہو۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد خدا کے رسول ہیں۔ فرمایا: میرا بھی یہی عقیدہ ہے۔ میں نے کہا: محمد بن عبداللہؐ خداوند عالم کی جانب سے جو کچھ لائے ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ حضرت خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خداؐ کے بعد حضرت علی علیہ السلام امام ہیں، ان کی اطاعت واجب ہے، جو ان کے بارے میں شک وتردید کا شکار ہو وہ گمراہ ہے اور جو ان کا اقرار کرے وہ کافر ہے۔ امام خاموش رہے۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حسن وحسین علیہما السلام ان کے ہم مرتبہ اور ان کی منزلت پر فائز ہیں... پھر میں نے امام ششم تک تمام ائمہ طاہرین علیہم السلام کا نام لیا اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حسن و حسین علیہما السلام اور گزشتہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی منزلت ومقام کے حامل ہیں۔ حضرت نے فرمایا: کافی ہے، میں تمہاری خواہش سے واقف ہوں، تم چاہتے ہو کہ اس امر کے عقیدہ ویقین کے سلسلے میں تمہاری دوستی سے پہچان لوں اور اس کی تائید کروں۔ میں نے عرض کی: اگر آپ میری دوستی کو قبول کرلیں اور میرے عقائد کی تائید کردیں تو میری خواہش پوری ہو جائے گی۔ فرمایا: میں نے تمہاری دوستی کو قبول کیا... الخ۔ (۱)

حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب مدنی ہاشمی؛ عمدۃ الطالب میں ہے: وہ منصور دوانقی کی طرف سے مدینہ کا حاکم اور دوسرے شہروں میں اس کا جاسوس تھا۔ وہ اپنے چچا حسن مثنیٰ کی اولاد کے خلاف بنی عباس کی مدد کرتا تھا، علویوں میں سب سے پہلے اسی نے سیاہ لباس پہنا، اس نے ہارون رشید کا زمانہ بھی درک کیا۔ صاحب عمدہ لکھتے ہیں: حسن کے نام سے سات افراد مشہور ہوئے: قاسم جو سب سے بڑے فرزند تھے، زاہد و عابد تھے لیکن اپنے چچا حسن مثنیٰ کی اولاد کے خلاف بنی عباس کی مدد کرتے تھے۔ (۲)

۱۔ مجالس شیخ مفید ص ۳۲ ض ۶؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۴۸

۲۔ عمدۃ الطالب ص ۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لفظ ''دور'' کے ذیل میں بھی اس موضوع سے متعلق مطالب نقل کئے جائیں گے۔

حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب؛ یہ ''داعی الی الحق'' کے لقب سے ملقب تھے، ۲۵۰ھ میں شہر طبرستان میں ظاہر ہوئے، وہاں وہ حکومت کرتے تھے پھر وہیں ۲۷۰ھ میں انتقال کر گئے۔(۱)

شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن شیخ زین الدین شہید ثانی؛ صاحب السلافہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں: شیخ المشائخ، رئیس مذہب وملت تھے، ان کی سنت وراہ بہت واضح وآشکار تھی، انہوں نے واجبات ومستحبات کو نمایاں کیا، علم کا ایسا دریا تھے جس سے سبھی بہرہ مند ہوئے، بے پناہ فضائل ومناقب کے ایسے جامع تھے جس میں کوئی کمی نہیں تھی، ایسے محقق تھے کہ ان کے تمام مراتب کو قید تحریر میں لانے سے قلم عاجز ہے، ایسے مدقق تھے جن کی دقت وباریک بینی شہرۂ آفاق ہوئی، وہ تمام فنون میں زبردست تھے اور شریعت کے قواعد کو ثابت و استوار کرنے میں اپنے والد کے جانشین تھے، انہوں نے اپنے آثار کے ذریعہ سینوں کو علوم سے بھر دیا۔(۲)

ہمارے استاد، صاحب مستدرک الوسائل ان کے بارے میں لکھتے ہیں: عالم ومحقق، مدقق ونقاد ابو منصور جمال الدین شیخ حسن... صحیح قول کے مطابق ۱۷ر رمضان المبارک ۹۵۹ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۰۱۱ھ کو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ ان کی کتابوں میں ''المعالم، منتقی الجمان فی الاحادیث الصحاح والحسان، التحریر طاؤوسی'' وغیرہ کافی نمایاں ہیں جن سے ان کی فراست، دقت نظری، باریک بینی اور غایت تحقیق وتہذیب کی تحصیل واضح وآشکار ہوتی ہے، وہ اور صاحب مدارک گھوڑ سواری کے دو گھوڑوں کی طرح تھے، تقریباً ہم سن وسال تھے، سید کے بعد تھوڑے ہی دنوں تک زندہ رہے، انہوں نے سید کی قبر پر لکھوایا: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً﴾۔(۳) ان دونوں کی زندگی میں معمولاً یہ اتفاق پیش آتا کہ ایک دوسرے سے جلدی مسجد میں پہنچ جاتا اور دیر سے آنے والا پہلے والے کی اقتدا کرتا تھا بلکہ ان میں سے ہر ایک کوئی کتاب

۱۔ منتہی الآمال ج۱ص ۳۰۳ ۲۔ سلافۃ العصر ص ۳۰۴

۳۔ احزاب/۲۳؛ ''مومنین میں ایسے بھی مرد میدان ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے ان میں بعض اپنا وقت پورا کر چکے ہیں اور بعض اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لکھتا تو دوسرے کی خدمت میں پیش کرتا اور بحث ومباحثہ اور مذاکرہ کے بعد کسی کتاب کی تالیف کے سلسلہ میں اقدام کرتا تھا۔ اگر کسی ایک سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تھا تو وہ محقق کو دوسرے کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا: ان کی جانب رجوع کیجئے اس لئے کہ انہوں نے مجھے استنباط کی زحمت سے بچا لیا ہے۔

الدرر میں ہے کہ کبائر ومشتبہات سے اجتناب میں منزل کمال پر فائز تھے اور زہد وتقویٰ میں ممتاز تھے اور فضل وکمال میں بھی بے مثل ونظیر تھے، وہ اپنے لئے ایک ہفتہ سے زیادہ کا کھانا جمع نہیں کرتے تھے تاکہ اس عمل کے ذریعہ وہ فقیروں کی زبوں حالی سے نزدیک اور دولتمندوں کی مماثلت سے دور رہنا چاہتے تھے۔

محدث جزائری نے بھی انوار النعمانیہ میں لکھا ہے کہ میرے ایک انتہائی موثق استاد نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ سید صاحب مدارک اور شیخ حسن صاحب معالم نے مشہد مقدس کی زیارت کو اس لئے ترک کر دیا تھا تاکہ شاہ عباس اول اپنے دربار میں نہ بلا سکے اس لئے وہ دونوں نجف میں مقیم رہے اور مذکورہ خطرہ کے پیش نظر ایران واپس نہیں آئے۔(۱)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن بن سہل "ذو قلمین"... فضل بن سہل ذوالریاستین کے بھائی

سید ابن طاؤس لکھتے ہیں: جو لوگ علم نجوم کے عالم تھے اور مذہب تشیع سے منسوب تھے، ان میں حسین بن سہل بھی ہیں، پھر انہوں نے حدیث حمام اور فضل کو عیون اخبار الرضا سے نقل کیا ہے؛ جس کا خلاصہ یہ ہے: حسین سہل نے اپنے بھائی فضل کو خط لکھا کہ میں نے علم نجوم کے مطابق تحویل سال میں دیکھا ہے کہ تم فلاں مہینہ میں بدھ کے دن آگ اور لوہے کی حرارت کا مزہ چکھو گے؛ اسی لئے میری نظر میں مناسب یہ ہے کہ تم، مامون اور حضرت رضا علیہ السلام اس دن حمام جاؤ، وہاں تم حجامت کرواؤ اور اپنے بدن کا خون گراؤ تاکہ اس دن کی نحوست زائل ہو جائے۔ ذوالریاستین نے اس سلسلہ میں مامون کو خط لکھا اور اس سے درخواست کی کہ حضرت رضا علیہ السلام سے بھی حمام میں آنے کے لئے کہیں، مامون نے امام کو خط لکھا اور آپ نے جواب میں لکھا: میں کل حمام نہیں جاؤں گا اور میری نظر میں تمہارا بھی حمام میں جانا مناسب نہیں ہے، فضل کے لئے بھی حمام

مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۹۱؛ ماخوذ از الدر المنثور من الماثور وغیر المنثور ج ۴ ص ۱۹۹؛ انوار نعمانیہ ج ۳ ص ۳۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جانا بہتر نہیں ہے۔ یہ درخواست اور جواب کی تکرار ہوئی۔ امام کے انکار پر مامون نے کہا: میں کل حمام نہیں جاؤں گا، فضل اپنا معاملہ خود سمجھے۔ چنانچہ اس دن فضل حمام گیا اور قتل ہو گیا۔(۱)

یہ فضل وہی ہے جس سے مامون نے اپنی بیٹی ''بوران'' کی شادی کی اور اسے ایسی چیزیں عطا کیں کہ کوئی بھی بادشاہ اپنی بیٹی کو نہیں دیتا۔ بوران کا تذکرہ لفظ ''برن'' کے ذیل میں پیش کیا گیا۔ حسن نے مامون کے پدر بھائی محمد بن زبیدہ مخلوع کو قتل کیا اور طاہر بن حسین ذوالیمینین کے تعاون سے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔(۲)

حسن بن صالح بن حی ہمدانی ثوری کوفی؛ زیدی تھے اور صالحیہ کی انہیں سے نسبت دی جاتی ہے۔ ابن ندیم لکھتے ہیں کہ حسن بن صالح بن حی ۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۸ھ میں پوشیدہ طور سے انتقال کر گئے، وہ شیعہ زیدیہ کے بزرگ علماء میں سے تھے، ان کو ایک فقیہ متکلم بھی کہا گیا ہے۔ ابن ندیم نے اس کے بعد ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ابوالفرج نے بھی المقاتل میں عیسیٰ بن زید کے حالات کے ذیل میں لکھا ہے کہ عیسیٰ کی وفات کے دو سال بعد مہدی عباسی کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی ہے، جب مہدی عباسی کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے کہا: میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس کی موت پر زیادہ خوشی کا اظہار کروں۔ بعض تاریخوں میں ہے کہ وہ اور ان کے بھائی علی ایک ساتھ پیدا ہوئے لیکن علی کی وفات ان سے پہلے ہو گئی۔ علی نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، پہلے جاگتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے، پھر سو جاتے تھے، پھر جاگ کر قرآن پڑھتے اور سو جاتے تھے، اس کے بعد پھر جاگتے اور بقیہ قرآن کو ختم کرتے تھے۔ اس طرح ایک رات میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔ پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو حسن پوری رات شب بیداری میں بسر کرتے تھے۔ بعض مورخین نے ان کی وفات کی تاریخ ۱۵۴ھ لکھی ہے اور بعض نے دوسری تاریخ وفات کی بھی نشاندہی کی۔(۳)

مؤلف: ''حسین بن علی بن الحسین علیہ السلام'' کے ذیل میں وہ روایت بیان کی جائے گی جس میں خداوند عالم کے حضور حسن کے کثرت خوف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

حسن بن عبداللہ... زاہد و عابد تھے، امام کاظم علیہ السلام کی برکت سے معرفت حاصل کی؛ اس واقعہ کو کافی، ارشاد

۱۔ عیون اخبار الرضا ج ۳ ص ۱۶۲ ح ۲۴؛ بحار ج ۴۹ ص ۱۶۸ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۴۸ ۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مفید، اعلام الوریٰ، الخرائج اور دیگر معتبر کتابوں میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے؛ وہ واقعہ یہ ہے:

بصائر الدرجات: ابراہیم بن اسحاق نے محمد بن فلان رافعی سے رایت کی ہے: میرے ایک چچازاد بھائی کا نام حسن بن عبداللہ تھا، وہ اپنے عہد میں مشہور عابد وزاہد تھے، ان کی دیانت وعبادت کی وجہ سے بادشاہ بھی ان کا احترام کرتا تھا، وہ بھی گاہے بگاہے بادشاہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے جسے بادشاہ پسند نہیں کرتا تھا۔ ایک دن وہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں پہلے سے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام موجود تھے، وہ حضرت کے پاس پہنچے تو امام نے فرمایا: اے ابوعلی! تم جس مرتبہ پر فائز ہو میری نظر میں اہمیت کا حامل ہے، اس فرق کے ساتھ کہ تمہیں معرفت نہیں ہے، معرفت کی تلاش میں جاؤ۔ پوچھا: معرفت کیا ہے؟ فرمایا: جاؤ اور فقہ کی تعلیم حاصل کرو۔ پوچھا: کس سے؟ فرمایا: مدینہ کے فقہاء سے۔ وہ مدینہ روانہ ہو گئے اور کچھ احادیث لکھ کر واپس آئے اور انہیں امام کے سامنے بیان کیا۔ امام نے دوبارہ فرمایا: جاؤ اور فقہ کی تعلیم حاصل کرو اور علم کی تلاش میں گھومو۔ وہ روانہ ہوئے اور خلاف (اختلافی مسائل) کو لکھ کر امام کاظم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا لیکن حضرت نے ان سب کو زمین پر پھینک دیا اور تیسری مرتبہ فرمایا: جاؤ اور طلب معرفت کرو۔ وہ چونکہ ایک دیندار تھے اسی لئے دوبارہ امام کاظم علیہ السلام کی تلاش میں نکل پڑے یہاں تک کہ ان کے ایک باغ میں پہنچے۔ ابراہیم نے راستہ میں امام سے ملاقات کی اور کہا: اے فرزند رسول! میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے آپ کی ضرورت ہے، لہٰذا مجھے اس بات کی جانب راہنمائی فرمایئے جس کی شناخت ومعرفت میرے لئے ضروری ہے۔ امام کاظم علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام اور رسول کے بعد ان کی حقانیت نیز امام صادق تک کے ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء بتائے اور خاموش ہو گئے۔ حسن نے کہا: قربان جاؤں، آج کون امام ہے؟ پوچھا: اگر میں بیان کروں تو مان لوگے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ فرمایا: میں ہوں۔ حسن نے کہا: آپ کی دلیل کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: اس درخت کے پاس جاؤ (ایک درخت کی جانب اشارہ فرمایا) اور اس سے کہو کہ موسیٰ بن جعفر تم سے کہتے ہیں کہ آؤ۔ چنانچہ حکم کی تعمیل میں وہ درخت کے پاس پہنچے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زمین شگافتہ ہوئی اور وہ درخت آگے آیا اور حضرت کے سامنے ٹھہر گیا۔ پھر امام نے اس درخت کو اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حسن بن عبداللہ نے امام کاظم علیہ السلام کی امامت کا اقرار کیا اور خاموشی وعبادت کے گرویدہ

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہو گئے۔ وہ اس سے قبل اچھے اچھے خواب دیکھتے تھے اور کبھی کبھی لوگ ان کو بھی اپنے خواب میں دیکھتے تھے لیکن اقرار امامت کے بعد ان کے خوابوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ انہوں نے امام صادق علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو ان سے اپنے خواب کے منقطع ہونے کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا: پریشان نہ ہو، جب مومن کے دل میں ایمان راسخ ہو جاتا ہے تو خواب اٹھا لئے جاتے ہیں۔(۱)

حسن بن علی بن ابی عقیل ابو محمد عمانی... عمان سے منسوب ہیں جو دریائے یمن کے کنارے ایک بڑا شہر ہے، یہ خود کئی شہروں پر مشتمل ہے۔

السرائر: ہمارے علماء کی نظر میں موثق، فقیہ اور متکلم تھے، شیخ مفید نے ان کی تعریف کی ہے، ان کی کتاب ''المتمسک بحبل آل الرسول'' ایک بہترین اور مفید کتاب ہے جو میرے پاس ابھی موجود ہے۔ ہمارے استاد ابو جعفر نے فہرست میں ان کا تذکرہ کر کے بہت زیادہ مدح وستائش کی ہے۔(۲)

علامہ طباطبائی لکھتے ہیں: علم و وثاقت، کلام اور فقہ میں اس منزلت پر فائز تھے کہ اسے بیان نہیں کیا جا سکتا، علمائے اعلام خاص طور سے فاضلین (محقق حلی اور علامہ) اور متاخرین نے ان کے اقوال وفتاویٰ کو نقل کرنے میں خاص توجہ مبذول رکھی ہے، انہوں نے سب سے پہلے فقہ کی تہذیب وترتیب کی، اس میں اپنے نظریات پیش کئے اور اصول وفروع کے مباحث کو زمانۂ غیبت میں بیان کیا، ان کے بعد شیخ فاضل اور ابن جنید وغیرہ نے یہ کام انجام دیا، یہ دونوں طبقۂ سابقین کے بزرگوں میں شمار کئے جاتے ہیں، ابن ابی عقیل ان سے بلند مرتبہ پر فائز تھے اس لئے کہ ابن جنید، شیخ مفید کے مشائخ میں سے ہیں اور ابن عقیل اپنے استاد جعفر بن محمد بن قولویہ کے مشائخ میں سے ہیں؛ جیسا کہ نجاشی نے لکھا ہے۔(۳)

شیخ حسن بن علی بن احمد عاملی.... فاضل و عالم، ادیب و شاعر، مؤلف وفقیہ، محدث وموثق، انتہائی سچے اور جلیل القدر تھے۔ انہوں نے اپنے والد، شیخ نعمت اللہ بن خاتون اور شیخ ابراہیم میسی وغیرہ کے سامنے قرائت کی، صاحب معالم اور صاحب مدارک سے اجازہ مانگا اور ان دونوں نے بھی اجازہ مرحمت فرمایا: ان کی متعدد کتابوں میں سے بعض یہ ہیں: '' حقیبة الاخبار، نظم الجمان فی تاریخ الاکابر والاعیان،

۱۔ بحار ج ۴۸ ص ۵۲ ۲۔ السرائر ص ۹۹

۳۔ رجال سید بحر العلوم ج ۲ ص ۲۲۰، رجال نجاشی ص ۴۸ نمبر ۱۰۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فرقد الغرباء''۔ان کا ایک شعری دیوان بھی ہے جس میں ستر ہزار اشعار موجود ہیں۔(۱)

حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام: ان کی کنیت ابو محمد اطروش تھی، ناصر حق اور ناصر کبیر بھی کہا جاتا تھا۔سید مرتضیٰؒ اور سید رضیؒ کے مادری جد تھے۔ابن ابی الحدید ان کے بارے میں لکھتے ہیں: طالبیان کے استاد تھے، عالم و زاہد، ادیب اور شاعر تھے، دیلم اور کوہستان کی سرزمینوں کے بادشاہ تھے جن کو ناصر حق کے لقب سے ملقب کیا گیا، انہوں نے سامانیوں کے ساتھ بڑی بڑی جنگیں لڑی ہیں۔۳۰۴ھ کو طبرستان میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۷۹ سال تھی۔(۲)

رجال نجاشی: وہ امامت کا عقیدہ رکھتے تھے، اس سلسلہ میں انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں الامامہ کا نام لیا جاسکتا ہے...اس کے علاوہ ان کی کتاب ''انساب الائمہ الی صاحب الامر'' ان کو واضح طور پر علمائے امامیہ کے زمرے میں قرار دیتی ہے۔(۳)

سید مرتضیٰؒ ''شرح المسائل الناصریہ'' میں لکھتے ہیں: اما ابو محمد ناصر کبیر وہی حسن بن علی ہیں جن کا علم و فضل اور زہد و فقہ نصف النہار کے سورج کی طرح آشکار ہے، انہوں نے دیلم میں اسلام کی نشر و اشاعت کی، چنانچہ وہاں لوگوں نے گمراہی کے بعد انہیں کے وسیلہ سے ہدایت حاصل کی اور جہالت سے باہر آئے، ان کی بہترین سیرت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اسے بیان کیا جائے اور اس سے کہیں زیادہ نمایاں ہے کہ اسے پوشیدہ کیا جائے۔میں نے اس کتاب میں ان کے نام کو ''رضی اللہ عنہ، رحمہ اللہ اور کرم اللہ وجہہ'' کے بغیر ذکر نہیں کیا ہے، شیخ صدوقؒ نے بھی ان کا جہاں بھی نام لیا ہے، ''قدس اللہ روحہ'' کے ساتھ لیا ہے۔(۴)

شیخ تقی الدین حسن بن علی بن داؤد حلی...کتاب رجال کے مؤلف ہیں، استاد جلیل محقق و فقیہ اہل بیت علیہم السلام جمال الدین بن طاؤس کے شاگردوں میں سے تھے۔۵ جمادی الاول ۶۴۷ھ کو پیدا ہوئے، وہ تیس سے زیادہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔کتاب ''الامل'' میں ہے کہ وہ عالم و فاضل، جلیل القدر، صالح اور محقق و با فضیلت تھے، محقق بصیر نجم الدین حلی کے شاگردوں میں شمار کئے جاتے ہیں، شہید نے ابن معیہ کے واسطے سے ان سے روایت کی ہے، شہید ثانیؒ نے حسین بن عبد الصمد عاملی کو لکھے گئے اپنے اجازہ میں داؤد کا تذکرہ

۱۔تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۹۲ ۲۔شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۳۲ ۳۔رجال نجاشی ص ۵۷ ح ۱۳۵/

۴۔المسائل الناصریہ ص ۱۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اہم تصانیف اور گرانقدر تحقیقات کے مالک ہیں جن میں سے ایک ''رجال'' ہے، انہوں نے اس کتاب میں ایسے اسلوب اختیار کیا ہے جو ہمارے کسی بھی علماء نے اختیار نہیں کیا ہے، فقہ کے موضوع پر بھی ان کی کتابیں نظم ونثر دونوں پیرایہ میں اجمالی وتفصیل کے ساتھ موجود ہیں، علوم عربی، منطق، عروض اور اصول دین کے موضوعات پر بھی ۳۰ رکتابیں تالیف کی ہیں۔(۱)

حسین بن علی بن زیاد وشاء...ان کا تذکرہ لفظ ''وشی'' کے ذیل میں آئے گا۔

مولی حسن علی بن مولانا عبداللہ شوشتری...شاہ صفی الدین اور شاہ عباس دوم کی بادشاہت کے زمانہ میں انتہائی بافضیلت اور عالم تھے، ''التبیان فی الفقه'' اور زمانۂ غیبت میں نماز جمعہ کی حرمت پر ایک رسالہ ان سے منسوب ہے، انہوں نے اپنے والد سے اور شیخ بہائی سے روایت کی ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے بھی ان سے نقل روایت کی ہے۔ مولی حسن علی کی وفات ۱۰۷۵ھ میں ہوئی ہے؛ وفات کے بعد ان کا قطعہ تاریخ اس طرح کہا گیا: ''عَلمِ عِلم بر زمین افتاد''۔(۲)

حسن بن علی اصغر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛ ''افطس یا فطس'' کے لقب سے ملقب تھے۔ ابونصر بخاری سے روایت کی ہے؛ ان کا بیان ہے کہ افطس نے محمد بن عبداللہ بن حسن نفس زکیہ کے ساتھ خروج کیا، ان کے ہاتھ میں ایک سفید پرچم تھا، نفس زکیہ کے ساتھ کوئی بھی ان سے زیادہ دلیر اور بردبار نہیں تھا، لوگ ان کو بلند قامتی اور دلیری کی وجہ سے ''نیزۂ آل ابی طالب'' کہتے تھے۔ ابوالحسن عمری سے منقول ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ صفراء کے پرچم دار تھے، جب نفس زکیہ کو قتل کر دیا گیا تو حسن افطس بن علی پوشیدہ ہو گئے، پھر وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس عراق پہنچے۔ امام نے ابوجعفر منصور کو دیکھ کر اس سے فرمایا: کیا تم رسول خداؐ پر احسان کرنا چاہتے ہو؟ منصور نے کہا: ہاں اے فرزند رسولؐ۔ فرمایا: حسن افطس کے بیٹے کو معاف کر دو۔ خلیفہ نے بھی قبول کر لیا۔(۳)

غیبت طوسی: امام صادق علیہ السلام کی کنیز سالمہ سے منقول ہے کہ میں امام صادق علیہ السلام کے بستر کے قریب تھی کہ آپ پر حالت احتضار طاری ہوئی، آپ تھوڑی دیر کے لئے بے ہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو فرمایا:

۱۔ تنقیح المقال ج۱ص۲۹۳ نقل از امل الآمل ج۲ص۱۷۱ نمبر۱۹۶ ۲۔ مستدرک الوسائل ج۳ص۴۱۳

۳۔ تنقیح المقال ج۱ص۲۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن اقطس کو ستر (۷۰) دینار دے دو، فلاں اور فلاں کو اتنا اتنا دے دو۔ میں نے عرض کی: مولا! آپ اسے دے رہے ہیں جس نے خنجر سے آپ پر حملہ کیا اور آپ کو جان سے مارنے کا ارادہ کیا؟ فرمایا: وائے ہو تم پر، کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ امام نے فرمایا: میں ان لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہتا ہوں جن کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾۔(۱) ہاں اے سالمہ! خداوند عالم نے جنت کو خلق فرمایا اور اسے پاک و پاکیزہ اور خوشبودار قرار دیا، جنت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلہ سے مشام تک پہنچتی ہے لیکن جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے یا قطع رحم کرتا ہے، اس تک یہ خوشبو نہیں پہنچی۔(۲)

حسن بن علی بن فضال تیملی... ''تیم اللہ بن ثعلبہ'' سے نسبت رکھتے ہیں، لفظ ''فضل'' کے ذیل میں ''ابن فضال'' کے عنوان کے تحت ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

امیر سید حسن بن امیر سید علی بن امیر محمد باقر بن امیر اسماعیل واعظ حسینی اصفہانی... جلیل القدر سید تھے اور ماہر عالم دین تھے، ہمارے استاد محدث نوری نے مستدرک میں اپنے استاد مرزا ہاشم کے مشائخ کے ذیل میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اصفہان میں فقہ و اصول کی تدریس کی ریاست ان تک پہنچتی ہے، بہت سے علماء نے علوم دینیہ میں بہرہ مندی کے لئے مختلف علاقوں سے رخت سفر باندھا اور اصفہان گئے۔ ان کی وفات سے پہلے اصفہان کے طلاب کے درمیان علوم دین کی تحصیل کے لئے عراق کی جانب ہجرت کرنا رائج نہیں تھا (وہ سب اصفہان ہی میں علم حاصل کرتے تھے)۔ امیر سید حسن کی مجلس درس میں علماء و فضلا اور زبردست فقہاء شرکت کرتے تھے، خداوند عالم ان کو بہترین اجر و ثواب عنایت فرمائے۔(۳)

دار السلام میں ان سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے جس میں انہوں نے عالم خواب میں اپنے بیٹے کو اپنے حالات سے باخبر کیا نیز اسی ذیل میں ایک قرض کی روداد بھی مرقوم ہے کہ قرض کی ادائیگی نہ کرنے اور تسامح کی بنیاد پر اس قرض کو مخصوص دفتر میں نہ لکھنے کی وجہ سے قدرے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

شیخ حسن بن علی بن محمد حر عاملی... ہمارے استاد شیخ حر عاملی کے والد گرامی ہیں، ان کے فرزند اپنی کتاب

۱۔ رعد/۲۱؛ ''اور جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں جنہیں خدا نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں''۔

۲۔ غیبت طوسی ص ۱۱۹؛ بحار ج ۷۴ ص ۲

۳۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۴۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

''الامل'' میں ان کے متعلق لکھتے ہیں: عالم و فاضل، ماہر و زبردست، صالح و نیکوکار، ادیب و فقیہ، ثقہ، حافظ (قرآن و حدیث) اور عربی فنون سے مکمل آشنا تھے، فقہ و ادبیات خاص طور سے فقہ کے باب ارث میں ان کی جانب رجوع کیا جاتا تھا۔ میں نے عربی کی بعض کتابیں، فقہ اور دیگر موضوعات کی کتابیں ان کی پڑھی ہیں۔ خراسان کے راستہ میں ان کی وفات ہوئی اور ۱۰۶۲ھ میں مشہد مقدس میں ان کو سپرد خاک کیا گیا۔ ۱۰۰۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ میں نے ان کی خبر وفات منیٰ میں سنی، اس سال دوسری مرتبہ حج کے لئے گیا ہوا تھا؛ وہیں میں نے ان کی شان میں کچھ اشعار کہے جس کا ایک شعر یہ ہے:

کنت ارجو والآن خاب رجائی قصر همتی وطال عنائی (۱)

حسن بن علی بن یقطین بن موسیٰ... بنی ہاشم کے غلام تھے، بعض لوگوں نے غلام بنی اسد بھی کہا ہے۔ ثقہ، فقیہ اور متکلم تھے، انہوں نے ابوالحسن امام موسی الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، کتاب ''مسائل ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام'' انہیں کی کتاب ہے۔ (۲)

حسن بن حسن بن طبری؛

تنقیح المقال: تکملہ امل الآمل میں ہے کہ وہ فاضل و محدث تھے، کتاب ''مکارم الاخلاق'' انہیں کا کارنامہ ہے۔ اسی طرح جامع الاخبار کی نسبت بھی انہیں کی طرف دی گئی ہے اور کبھی کبھی محمد بن محمد بن شعیری سے بھی منسوب کیا گیا ہے لیکن دونوں نسخوں میں بہت سے افتراقات ملاحظہ کئے گئے ہیں۔ (۳)

علامہ مجلسی لکھتے ہیں: کتاب مکارم الاخلاق، شہرت میں نصف النہار کے سورج کی طرح ہے، اس کے مؤلف کی بھی بہت سے لوگوں نے مدح و ستائش کی ہے۔ (۴)

حسن بن محبوب سراد... ان کو ''زراد'' بھی کہا گیا ہے۔

فہرست: کنیت ابوعلی تھی، کوفہ کے رہنے والے تھے اور ثقہ تھے، انہوں نے ابوالحسن الرضا علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے چھ اصحاب سے روایت نقل کی ہے، انتہائی جلیل القدر تھے اور اپنے زمانہ کے چار ارکان میں سے ایک تھے، انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: المشیخہ، الفرائض، النکاح،

۱۔ امل الآمل ج۱ ص۶۵ نمبر۵۲ میں امیدوار تھا لیکن اب میں ناامید ہو گیا ہوں، میری ہمت ٹوٹ چکی ہے اور میرا نالہ و شیون طویل ہے۔

۲۔ تنقیح المقال ج۱ ص۳۰۰ ۳۔ تنقیح المقال ج۱ ص۳۰۲ ۴۔ بحار ج۱ ص۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الطلاق، النوادر۔(۱)

رجال کشی: علی بن محمد قتیبی کا بیان ہے: جعفر بن محمد بن حسن بن محبوب نے مجھ سے حسن بن محبوب بن وہب بن جعفر بن وہب کے بارے میں بیان کیا کہ وہب ایک سندھی غلام تھا اور جزیر بن عبداللہ بجلی زراد کے اختیار میں رہتا تھا، ایک دن وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ اسے جزیر سے خرید لیں لیکن جزیر جو اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا، اس نے کہا: یہ غلام آزاد ہے۔ حسن بن محبوب کی ۲۲۴ھ کے اواخر میں وفات ہوئی ہے اس وقت ان کی عمر ۷۵ رسال تھی، وہ گندمی رنگت کے تھے اور بڑے بڑے بال رکھتے تھے....(۲)

رجال کشی: ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے عرض کی: حسن بن محبوب زراد ایک خط میرے لئے لایا ہے۔ فرمایا: صحیح ہے لیکن تم اسے زراد نہ کہو بلکہ سراد کہو اس لئے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وقدر فی السرد﴾۔(۳)

رجال کشی: میں نے اپنے شیعہ علماء سے سنا ہے کہ ابوایوب علی بن رئاب سے لکھنے والی ہر حدیث کے عوض ایک درہم دیتے تھے۔(۴)

Presented By: https://jafrilibrary.org

سید بن طاؤس نے اپنی کتاب "غیاث سلطان الوریٰ لسکان الثریٰ" میں لکھتے ہیں: دوازہم: حسن بن محبوب نے اپنی کتاب "المشیخہ" میں امام صادق علیہ السلام سے جو روایت کی ہے وہ یہ ہے: "نماز، روزہ، حج، صدقہ، کار خیر اور دعائے میت اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہوں گے"۔ فرمایا: اور اس کا اجر و ثواب انجام دینے والے اور میت کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یہ حسن محبوب وہی ہیں جنہوں نے ساٹھ اصحاب امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور امام رضا علیہ السلام سے بھی روایت کی ہے، حضرت رضا علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی اور ان کی مدح و ستائش کی ہے اور ایک خط میں ان کو لکھا ہے: بے شک خداوند عالم نے حکمت کے ذریعہ تمہاری تائید کی اور اسے تمہاری زبان سے جاری کیا ہے، تم نے بہترین کردار ادا کیا اور اجر و ثواب کے مستحق قرار پائے، خدا تمہاری راہنمائی کرے، حصول خیر و برکت کو آسان کرے اور اپنی اطاعت پر موفق قرار

۱۔ فہرست شیخ طوسی ص ۹۶ ح ۲۰۳/ ۲۔ رجال کشی ص ۵۸۴ ح ۱۰۹۴/ ۳۔ سباء/ ۳۴؛ رجال کشی ص ۵۸۵ ح ۱۰۹۵/
۴۔ رجال کشی ص ۵۸۵ ح ۱۰۹۵/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دے۔(۱)

شیخ عزالدین حسن بن محمد بن ابراہیم بن حسام عاملی دمشقی... برجستہ فقیہ اور جلیل القدر تھے، انہوں نے فخر المحققین کے سامنے قرائت کی ہے۔ الامل میں ان کے متعلق ہے: میں نے ان کے لئے القواعد کی پشت پر شیخ فخر الدین بن علامہ حلی کے خط میں ایک عمومی اجازہ دیکھا ہے جس کی تاریخ ۷۵۳ھ ہے، شیخ فخر الدین نے ان کی مدح وستائش کرتے ہوئے لکھا ہے: ہمارے آقا، شیخ امام معظم، شیخ طائفہ مولانا حاج عزالحق والدین فرزند شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم حسان دمشقی۔(۲)

شیخ جلیل ابوعلی حسن بن شیخ جلیل ابوجعفر محمد بن حسن طوسی... فقہ موثق، عالم وفاضل، محدث اور انتہائی جلیل القدر تھے، الامالی اور شرح نہایہ وغیرہ ان کی کتابیں ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کی تمام کتابوں کو ان کے سامنے پڑھا۔(۳)

سید نجیب الدین ابومحمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن قاسم بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن حسین سید الشہداء بن علی بن طالب امیر المومنین علیہم السلام؛ فقیہ اور دیندار تھے، بہت سی کتابوں کی علماء کے سامنے قرائت کی ہے سید اجل مرتضی ذوالفخرین مطہر کے سامنے بھی قرائت کرتے تھے۔ یہ باتیں شیخ منتجب الدین نے نقل کی ہیں۔(۴)

ابوعلی حسن بن محمد بن سماعہ کندی صیرفی؛

رجال نجاشی: بہت زیادہ حدیث نقل کرنے والے فرقۂ واقفیہ شیوخ میں سے ہیں، فقیہ اور ثقہ تھے، اپنے عقیدۂ وقفیہ کے سلسلہ میں بہت زیادہ تعصب کا مظاہرہ کرتے تھے۔ پھر نجاشی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو امام علی بن محمد الرضا علیہ السلام کی پیش بینی پر مشتمل ہے کہ بادشاہ کے گھر میں ان کی موت واقع ہوگی اور عناد ودشمنی کی وجہ سے حسن بن سماعہ کا انکار کرنا۔ یہ واقعہ بحار میں موجود ہے۔()۵/جمادی الاول ۲۶۳ھ کو ابوعلی کی وفات ہوئی۔(۵)

فہرست: حسن بن محمد بن سماعہ کوفی، واقفی مذہب تھے لیکن ان کی تصنیفات قابل قدر ہیں، پاکیزہ فقہ اور

۱۔ بحار ج ۸۸ ص ۳۳ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۰۵ ۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۰۶

۴۔ فہرست منتجب الدین ص ۴۷ نمبر ۸۳ ۵۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۸۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بہترین فکر کے حامل تھے، انہوں نے ۳۰ رکتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کو کتاب ''وفات ابی عبداللہ'' میں بیان کیا گیا ہے۔(۱)

شیخ جمال الدین ابومنصور حسن بن محمد بن مکی عاملی جزینی...فاضل وفقیہ، محقق وجلیل القدر تھے، اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کو ان کے بھائی رضی الدین ابوطالب محمد اور دوسرے بھائی ضیاء الدین ابوالقاسم علی کو اجازہ دیا ہے۔(۲)

حسن بن محمد بن یحییٰ ابوعلی علوی معروف بہ ''ابن اخی طاہر''...ان سے تلعکبری نے روایت کی ہے اور ۳۲۷ھ میں سماع روایت کیا ہے۔

رجال نجاشی: حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام...کنیت ابومحمد تھی، ''ابن اخی طاہر'' کے نام سے مشہور تھے، انہوں نے اپنے دادا یحییٰ بن حسن اور دوسروں سے روایت کی ہے، نیز انہوں نے مجہول افراد سے منکر احادیث بھی نقل کی ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ہمارے علماء نے ان کو ضعیف شمار کیا ہے، ان کی کتابوں میں المثالب، غیبت اور ذکر القائم وغیرہ کا نام لیا جاسکتا ہے، ہمارے بہت سے علماء نے مذکورہ کتابوں کو انہیں سے منسوب کیا ہے۔ بالآخر ۳۵۸ھ کو ربیع الاول کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی اور بازار ''عطش'' میں واقع ان کے گھر میں سپرد خاک کیا گیا۔(۳)

ابومحمد حسن بن موسیٰ نوبختی...ابوسہل بن نوبختی کے بھانجے ہیں، علمائے امامیہ میں برجستہ متکلم وفلسفی تھے، ابوعثمان دمشقی اور اسحاق وغیرہ جیسے بعض کتب فلسفی کے ناقلین نے ان پر اجماع کیا ہے، انہوں نے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں۔ شیخ کہتے ہیں: وہ شیعہ امامیہ تھے اور ان کا عقیدہ مستحکم تھا، انہوں نے خود ہی بہت سے مطالب کی نسخہ برداری کی ہے، فلسفہ اور کلام کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں...اس کے بعد شیخ نے ان کی بعض کتابوں کا نام لکھا ہے۔(۴)

رجال نجاشی: حسن بن موسیٰ ابومحمد نوبختی، برجستہ متکلم تھے، ان کے زمانہ میں تین سو سال پہلے اور بعد میں کوئی بھی ان کا مثل ونظیر نہیں تھا، اولین علوم کے سلسلہ میں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے

۱۔ فہرست شیخ طوسی ص ۹۷ ح ۲۰۵ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۰۹ ۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۰۹ نقل از نجاشی ص ۶۴ نمبر ۱۴۹

۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۰۹، فہرست طوسی ص ۹۸ نمبر ۲۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

''الآراء والدیانات'' کا نام لیا جا سکتا ہے جو ضخیم اور بہترین کتاب ہے اور اس میں بہت سے علوم مذکور ہیں۔ میں نے اس کتاب کو اپنے استاد ابوعبداللہ کی خدمت میں پڑھا ہے۔ ان کی ایک دوسری کتاب کا نام ''فرق الشیعہ'' ہے۔(۱)

مؤلف: کتاب ''الفرق'' میرے پاس موجود ہے، ابوالفرج اصفہانی نے اپنی کتاب ''تلبیس ابلیس'' میں ان کی کتاب ''الآراء والدیانات'' سے سوفسطائی، دیریہ، مادی گری، ثنویہ اور فلسفہ وغیرہ جیسے موضوعات کے ذیل میں اس سے بہت کچھ نقل کیا ہے اور اس کا نام لیا ہے۔ ابن جوزی نے بھی اپنی کتاب میں ان کو شیعہ متکلمین میں شمار کیا ہے....(۲)

حسن بن نضر: بعض مطالب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فتی تھے، ایک صحیح روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام زمانہ(عج) کے وکیلوں میں سے تھے؛ وہ روایت یہ ہے:

کافی: علی بن محمد سے اور انہوں نے محمد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نضر، ابوصدام اور کچھ لوگ امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد وکیلوں کے پاس موجود امور و مالیات کے سلسلہ میں آپس میں گفتگو کر رہے تھے، حسن بن نضر، ابوصدام کے پاس آئے اور کہا میں حج کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ ابوصدام نے کہا: اسے دوسرے سال کے لئے اٹھا رکھو۔ حسن بن نضر نے کہا: میں اس وقت اس قدر غمگین ہوں کہ مجھے نیند بھی نہیں آتی، مجبوراً مجھے سفر کرنا پڑے گا۔ پھر احمد بن یعلی بن حماد کو اپنا جانشین بنایا اور وصیت کی کہ ان کے اموال میں سے کچھ حصہ امام زمانہ(عج) کی خدمت میں دینے کے لئے نکال لے اور اسے ایک جگہ محفوظ رکھے تا کہ حضرت کے نمایاں ہونے کے بعد وہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کی خدمت میں تقدیم کریں۔

حسن بن نضر کا بیان ہے: جب میں بغداد پہنچا تو وہاں ایک گھر کرایہ پر لیا اور وہیں سکونت اختیار کر لی، اسی دوران حضرت کے ایک وکیل آئے اور مجھے کچھ پیسے اور کپڑے وغیرہ دیا، میں نے سوال کیا: یہ کیا ہے؟ کہا: یہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے وکیل آئے اور یہی عمل انجام دیا، اسی طرح کچھ دوسرے لوگ اور گھر بھر گیا۔

۱۔ رجال نجاشی ص ۶۳ نمبر ۱۴۸ ۲۔ تلبیس ابلیس ص ۴۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس کے بعد احمد بن اسحاق قمی کے پاس جو کچھ تھا اسے لے کر میرے پاس آئے، مجھے بہت حیرت ہوئی اور میں سوچنے لگا۔ پھر ایک خط پہنچا جس میں لکھا ہوا تھا: ''کچھ دنوں بعد جو اموال تمہارے پاس موجود ہیں انہیں میرے پاس لے آؤ''۔ میں ان سب کو اٹھا کر روانہ ہوا، راستہ میں ساٹھ مخالفین موجود تھے لیکن میں ان کے درمیان سے گزرتا گیا، جب عسکر نامی محلّہ میں پہنچا تو وہاں لوگوں نے ایک خط دیا جس میں لکھا تھا: ''جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ''۔ چنانچہ میرے پاس جو کچھ تھا میں اسے دو حمالوں کے کاندھے پر رکھ کر روانہ ہوا، جب گھر کے پاس پہنچا تو وہاں ایک سیاہ فام شخص نے مجھ سے پوچھا: حسن بن نضر تم ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا: اندر آجاؤ۔ میں گھر میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچا، وہاں میں نے حمالوں سے سامان اتروایا، ایک گوشہ میں بہت زیادہ روٹیاں رکھی ہوئی تھیں، خادم نے حمالوں کو دو روٹیاں دیں اور وہ چلے گئے، وہیں ایک اور کمرہ تھا جس پر پردہ لگا ہوا تھا، پردے کے پیچھے سے آواز آئی: اے حسن بن نضر! خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم پر احسان کیا اور اس مسئلہ میں شک نہ کرو؛ اس لئے کہ شیطان تمہیں مشکوک و مردد کرنا چاہتا ہے۔ پھر وہاں سے کپڑے کے دو پارچہ باہر آئے، بھیجتے ہوئے کہا گیا کہ اسے لے لو، تمہیں اس کی ضرورت ہوگی۔ میں انہیں لے کر باہر آگیا۔

سعد بن عبداللہ کا بیان ہے: حسن بن نضر وہاں سے چلے گئے اور اسی سال رمضان کے مہینہ میں ان کی وفات ہوگئی اور ان کو انہیں پارچوں میں کفن کیا گیا۔(۱)

حسن بن وجناء نصیبی...کمال الدین میں ان سے نقل روایت کی گئی ہے: میں اپنے ۵۴ ویں حج کے چوتھے دن خانۂ خدا کے پہلو میں نماز عشاء کے بعد سجدہ میں تھا اور خدا کی بارگاہ میں دعا و مناجات کر رہا تھا کہ کسی نے مجھے بلاتے ہوئے کہا: اے حسن بن وجناء! اٹھو۔ میں اٹھا تو وہاں زرد اور لاغر کنیز کو دیکھا...الخ۔ اس روایت میں ہے کہ حسن اسی کنیز کے ہمراہ خدیجہ کے گھر میں گئے، وہاں حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔(۲)

آیۃ اللہ ابو منصور حسن بن یوسف بن مطہر حلی؛ معروف بہ علامہ حلی...ان کے متعلق لفظ ''علم'' کے ذیل میں

۱۔ کافی ج ۱ ص ۵۱۷ ح ۴؛ بحار ج ۲۱ ص ۳۰۸

۲۔ کمال الدین ص ۴۴۳ ح ۱۷؛ بحار ج ۵۲ ص ۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بیان کیا جائے گا۔

سید حسنی اور مفضل بن عمر کی حدیث میں ان کا خروج اور امام زمانہ (عج) کی بیعت؛ (۱)

کافی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں گے تو اس سے حضرت کے بعض چاہنے والے بھی آگاہ ہوں گے، وہ حسنی کے پاس جائیں گے اور ان کو اس کی اطلاع دیں گے، یہ سنتے ہی وہ اٹھیں گے لیکن مکہ کے رہنے والے ان کے خلاف یورش کر کے انہیں قتل کر دیں گے اور ان کے سر کو شام روانہ کر دیں گے... اسی واقعہ کے بعد امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں گے۔ (۲)

تاریخ قم: جنگ جمل کے بعد بصرہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں ہے: طبرستان کے سردار حسنی بہت سے سوار و پیادوں کے ساتھ خروج کریں گے، یہاں تک کہ وہ نیشاپور پہنچیں گے، اسے فتح کر کے اس کے دروازوں کو تقسیم کریں گے، پھر اصفہان آئیں گے اور وہاں سے قم آئیں گے اور ان کے اور اہل قم کے درمیان ایک سخت جنگ برپا ہوگی... الخ۔ اس روایت کی تفصیل لفظ ''قم'' کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔ (۳)

حسین بن ابراہیم بن سلام اللہ حسینی ...الامل میں ان کے متعلق ہے: عالم و فاضل اور شاعر و ادیب تھے، صاحب السلافہ نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ان کے جد ہیں، انہوں نے ان کی تعریف بھی کی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی احمد، سید مرتضیٰؒ اور سید رضیؒ سے بہت زیادہ شباہت رکھتے تھے۔ ۱۰۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۴)

سید حسین بن ابراہیم بن عالم کامل امیر محمد معصوم حسینی قزوینی؛ مستدرک کے مطابق انتہائی جلیل القدر عالم دین اور با فضیلت سید تھے، نمایاں کرامتوں کے مالک تھے، انہوں نے ''الاحکام فی شرح سالک الافہام و شرائع الاسلام'' جیسی اہم اور مفید کتاب کے علاوہ دوسری کتابیں بھی لکھی ہیں۔ قزوین میں ان کی قبر مشہور زیارت گاہ کی حیثیت رکھتی ہے، لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں اور وہاں کرامتوں کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ علامہ طباطبائی نے ان سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ (۵)

۱۔ بحار ج ۵۳ ص ۱۵ ۲۔ کافی ج ۸ ص ۲۲۵ ح ۲۸۵؛ بحار ج ۵۲ ص ۳۰ ۳۔ بحار ج ۶۰ ص ۲۵

۴۔ امل الآمل ج ۲ ص ۲۶ ۱؛ السلافہ ص ۴۹۰ ۵۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۸۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیخ نصیر الدین ابوعبداللہ حسین بن شیخ الامام قطب الدین ابی الحسن راوندی...عالم وصالح اور شہید تھے، منتجب الدین میں اسی طرح لکھا گیا ہے۔(۱)

حسین بن احمد بن حجاج شاعر...ان کا تذکرہ لفظ ''حجج'' کے ذیل میں کیا گیا ہے۔

حسین بن احمد سوراوی...فاضل وعالم اور انتہائی جلیل القدر تھے جن سے سید رضی الدین بن طاؤس نے روایت کی ہے۔(۲)

حسین بن بسطام:

رجال نجاشی: ابوعبداللہ بن عیاش کا بیان ہے: ان کا نام حسین بن بسطام بن شاپور ہے، وہ اور ان کے بھائی ابوعتاب نے علم طب کے سلسلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں طبی کتابوں کی روش پر خوراک کے بارے میں بہت سے منافع وفوائد کا تذکرہ کیا گیا ہے، نیز حرز اور تعویزوں کو بھی جمع کیا گیا ہے۔(۳)

حسن بن ثویر بن ابوفاختہ...ایسے موثق ہیں جنہوں نے امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے، امام صادق علیہ السلام نے یونس بن ضبیان کو جو معتبر زیارت تعلیم فرمائی تھی، انہوں نے اس کی روایت کی ہے جسے کامل الزیارات، کافی، من لایحضرہ الفقیہ اور تہذیب میں نقل کیا گیا ہے۔اس زیارت میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے بعض حیرت انگیز فضائل موجود ہیں؛ اس زیارت کا ابتدائی فقرہ یہ ہے: ''السلام علیك یا حجه الله وابن حجته''۔(۴)

شیخ صدوقؒ نے ''من لا یحضرہ الفقیہ'' میں زیارت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: میں نے زیارات اور مقاتل کی کتابوں سے مختلف زیارتوں کا استخراج کیا ہے اور اس کتاب کی زیارتوں میں سے زیر نظر زیارت کا انتخاب کیا ہے کیونکہ یہ زیارت میری نظر میں صحیح ترین زیارت ہے۔(۵)

حسن ثویر سے مربوط مطالب لفظ ''جلس'' ان کے والد سے متعلق مطالب لفظ ''ثور'' کے ذیل میں پیش کئے گئے۔

۱۔فہرست منتجب ص ۵۶ نمبر ۱۱۱ ۲۔تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۱۸ ۳۔رجال نجاشی ص ۳۹ نمبر ۷۹

۴۔کامل الزیارات ص ۱۹۸؛ کافی ج ۴ ص ۵۷۶ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۹۵ ح ۳۱۹۹؛ تہذیب ج ۶ ص ۵۴ ح ۱

۵۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۵۹۸ ح ۳۲۰۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سید حسن بن سید ابوالقاسم بن جعفر بن حسین حسینی موسوی خوانساری... برجستہ عالم دین اور انتہائی جلیل القدر تھے، صاحب القوانین نے کئی برسوں تک ان کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا ہے، انہوں نے دعائے ابوحمزۂ ثمالی، زیارت عاشوراور دوسری دعاؤں پر شرح لکھی ہے؛ بالآخر ۱۱۹۱ھ میں ان کی وفات ہوئی، علامہ بحرالعلوم نے ان سے روایت کی ہے۔(۱)

شیخ حسین بن حسن عاملی مشغری...الامل میں ان کے متعلق ہے: جلیل القدر فاضل اور شاعر وادیب تھے، ہمارے استاد شیخ بہائی اور شیخ محمد بن حسن بن شہید ثانیؒ کے سامنے قرائت کی ہے، وہ ہندوستان اور وہاں سے اصفہان گئے اور وہاں سے خراسان کی جانب کوچ کیا اور زندگی کی آخری سانسوں تک وہیں مقیم رہے۔ میرے چچا شیخ محمد بن علی بن محمد حر عاملی مشغری نے ان کے علم وفضل اور فصاحت وکرامت کی تعریف کی ہے، انہوں نے میرے چچا سے روایت کی ہے۔(۲)

شیخ حسین بن حسن بن یونس بن یوسف بن محمد بن ظہیر الدین بن علی بن زین الدین بن حسام ظہیری عاملی عینائی...الامل میں ہے: ہمارے فاضل استاد عالم وفقیہ، صالح وزاہد، عابد ومتقی اور برجستہ فقیہ وشاعر تھے۔ ان کے ہم عصر اکثر فضلاء بلکہ ان سے قبل کے بعض علماء نے بھی ان کے سامنے قرائت کی ہے اور ان کے بہت سے تلامذہ بھی ان کے وجود کی برکت سے عالم وفاضل ہوئے ہیں۔ میں نے عربی، فقہی اور دیگر فنون پر مشتمل کتابیں ان سے پڑھی ہیں...سب سے پہلے انہوں نے ہی مجھے اجازہ دیا تھا، جبع میں مقیم تھے اور وہیں پر ان کی وفات ہوئی ہے۔(۲)

حسین بن حمدان جنبلان... یہ سرزمین واسط اور کوفہ کے درمیان واقع ہے، ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی، تلعکبری نے ان سے روایت کی ہے، ۳۲۸ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

رجال نجاشی: حسین بن حمدان حصیبی جنبلائی کی کنیت ابوعبداللہ تھی، فاسد مذہب کے ماننے والے تھے، انہوں نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: الاخوان، المسائل، تاریخ الائمہ، الرسالہ۔(۳)

۱۔ مستدرک ج۳ ص۳۵۸ ۲۔ امل الآمل ج۱ ص۶۹ نمبر۶۲ ۳۔ امل الآمل ج۱ ص۷۰ نمبر۶۵

۴۔ تنقیح المقال ج۱ ص۳۲۶؛ رجال نجاشی ص۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسین بن خالد صیرفی...امام کاظم اور امام رضا علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔صدوق نے صفوان سے روایت کی ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا،اسی وقت حسین بن خالد صیرفی داخل ہوئے اور حضرت سے عرض کی: قربان جاؤں،مولا! میں اعوض جانا چاہتا ہوں۔حضرت نے فرمایا: جب عافیت محسوس کرو تو چلے جانا۔لیکن اس نے امام کے ارشاد پر توجہ نہیں دی اور اعوض کے لئے روانہ ہوگئے۔راستہ میں راہزنوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کا سارا مال واسباب لوٹ لیا۔(۱)

ابوعبداللہ حسین بن خالویہ ہمدانی نحوی...حلب میں مقیم تھے اور وہیں انتقال ہوا۔عربی علوم اور لغت وشعر سے بھرپور آشنائی کی وجہ سے انہوں نے ہمارے مذہب کی شناخت حاصل کی۔رجال نجاشی میں یہی لکھا ہے۔(۲) ان کا تذکرہ لفظ ''خول'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حسین بن خلیفہ سلطان حسینی...''سلطان العلماء'' کے نام سے مشہور تھے،ان کا تذکرہ لفظ ''سلط'' کے ذیل میں آئے گا۔

شیخ ابوالقاسم بن روح نوبختی...نائب خاص امام زمانہ (عج) اور ان کے حالات:

حج پر جانے کے لئے علی بن بابویہ کا شیخ ابوالقاسم سے اجازت لینا اور ان کا جواب کہ اس سال حج پر نہ جاؤ۔ انہوں نے دوبارہ خط لکھا: یہ نذر واجب ہے۔جواب دیا: اگر مجبوری ہے تو آخری قافلہ کے ساتھ جاؤ۔چنانچہ وہ آخری قافلہ کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئے اور صحیح وسالم واپس آئے۔ان سے قبل کے قافلہ میں جو گئے اس میں سبھی قتل کر دیئے گئے تھے۔یہ اس سال کا واقعہ ہے جب قرمطیوں نے حاجیوں پر حملہ کیا تھا۔(۳)

محمد بن حسن صیرفی بلخی کے ہاتھوں جو سونے چاندی گم ہوگئے تھے،ان کی خبر ابوالقاسم نے دی۔(۴)

کمال الدین: ایک عورت حسین بن روح کے پاس آکر بولی: اے شیخ! میرے پاس کچھ ہے؟ جواب دیا: جو کچھ ہے اسے دریائے دجلہ میں ڈال دو،پھر میرے پاس آؤ۔اس عورت نے بھی یہی کیا اور ابوالقاسم کے پاس واپس آئی،انہوں نے اپنے خدمت کار سے کہا: وہ تھیلا لے آؤ۔وہ تھیلا لے کر آیا تو ابوالقاسم نے کہا: جو تھیلا تمہارے پاس تھا اور جسے تم نے دجلہ میں ڈالا تھا کیا میں تم سے کہوں کہ اس میں کیا تھا یا تم بیان کروگی۔

۱۔عیون اخبار الرضا ج۲ ص۲۹۹ ح۱/ ۲۔رجال نجاشی ص۶۷ نمبر۱۶۱ ۳۔بحار ج۵۱ ص۲۹۳

۴۔بحار ج۵۱ ص۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس نے کہا: آپ ہی بیان کیجئے۔ پھر حسین بن روح نے اس عورت سے اس کی تفصیل بتائی۔(۱)

ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کے بعد ان کی جگہ پر حضرت حجت علیہ السلام کے حکم سے ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید کی جانشینی:

غیبت طوسی: بعض لوگوں نے ابومحمد ہارون بن موسیٰ سے روایت کی ہے: اس کا بیان ہے کہ ابوعلی محمد بن ہمام نے مجھے خبر دی کہ ابوجعفر محمد بن عثمان عمری نے ہمیں اپنی وفات سے قبل جمع کیا اور کہا: اگر مجھے موت آجائے تو امر ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کے ساتھ ہوگا (یعنی وہ میرے جانشین ہوں گے) کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے بعد ان کو اپنا جانشین قرار دوں، لہذا ان کی جانب رجوع کرو اور اپنے امور میں ان پر اعتماد کرو۔(۲)

یہ واقعہ ایک دوسرے طریقہ سے بھی مرقوم ہے؛ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ابوجعفر کی طبیعت ناساز ہوئی اور بعض شیعہ جمع ہوکر ان کی خدمت میں پہنچے اور کہا: اگر آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے تو کون آپ کا جانشین ہوگا؟ جواب دیا: ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی بحر نوبختی میرے جانشین ہوں گے اور حضرت صاحب الامر کے فرستادہ تمہارے درمیان ثقہ وامین وکیل ہے۔ لہذا اپنے امور میں ان کی جانب رجوع کرو اور اپنے اہم ترین کاموں میں ان پر اعتماد کرو، مجھے اس بات کا حکم دیا گیا اور میں نے اسے تم لوگوں تک پہنچا دیا۔

ابن کلثوم بنت محمد بن عثمان سے منقول ہے کہ شیخ حسین بن روح کئی برسوں تک محمد بن عثمان کے وکیل اور ان کے املاک کے ناظر تھے، وہ ان کے اسرار کو شیعہ رئیسوں تک پہنچاتے تھے، وہ ان کے بہت خاص تھے۔ وہ اتنے ہی خاص تھے کہ محمد بن عثمان کے گھر کے اسرار ان کے لئے نقل کرتے تھے۔ میرے والد حقوق کے عنوان سے تیس ہزار مہینہ ان کو دیتے تھے، یہ مبلغ ان مبالغ کے علاوہ ہے جو شیعہ وزراء اور روساء سے ان کی عظمت وجلالت کی وجہ سے ان کو دیئے جاتے تھے۔ اسی لئے حسین بن روح شیعوں کے دلوں میں عظیم منزلت کے حامل تھے کیونکہ شیعہ جانتے تھے کہ وہ میرے والد کے خاص افراد میں سے ہیں، میرے والد نے

۱۔ ... ص ۳۴۲

۲۔ غیبت طوسی ص ۲۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیعوں کے یہاں ان کی توثیق کی تھی اور ان کی فضیلت و امانت نے تمام جگہ شہرت حاصل کر لی تھی، ان صلاحیتوں کے علاوہ میرے والد کی پوری زندگی میں یہ اس اہم کام کے لئے آمادہ تھے، یہاں تک کہ مجھ کو میرے کو حضرت حجت علیہ السلام کی طرف سے حکم دیا گیا کہ انہیں اپنا جانشین مقرر کر دیں؛ چنانچہ ان کی وکالت کے سلسلہ میں ذرا بھی اختلاف نہیں ہوا اور کسی نے اس مسئلہ میں تردید نہیں کیا سوائے ان لوگوں کے جو میرے والد کے امور سے جاہل تھے۔(۱)

ابوالقاسم حسین بن روح تقیہ کرتے تھے جس کی جانب لفظ "وقی" کے ذیل میں اشارہ کیا جائے گا، ۳۲۶ھ کو شعبان کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی، ان کی قبر بغداد میں ہے جس کا تذکرہ لفظ قبر کے ذیل میں کیا جائے گا۔

ابوسہل نوبختی نے ان کے بارے میں کہا: اگر حضرت حجت علیہ السلام ان کے لباس کے نیچے ہوں اور مخالفین ان کو قینچی سے پارہ پارہ کر دیں، تب بھی وہ اس راز کو فاش نہیں کریں گے۔(۲)

حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛ ذوالدمعہ کے لقب سے ملقب تھے، حضرت امام صادق علیہ السلام نے ان کو اپنی فرزندی میں قبول کیا، ان کی تربیت کی اور ارقط کی بیٹی سے ان کی شادی کی۔ کنیت ابو عاتقہ تھی، شب بیداری کے موقع پر کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے ان کو "ابوالدمعہ" کا لقب دے دیا گیا۔(۳)

انساب مجدی میں ہے: حسین شام میں پیدا ہوئے، ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی، ان کے والد زید کی شہادت کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کی تربیت کی اور انہیں بے پناہ علوم سے بہرہ مند فرمایا، وہ بڑے متقی تھے، کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے "ذوالدمعہ" کا لقب حاصل کیا اور ۶۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔(۴)

قرب الاسناد میں بھی ایسے مطالب مذکور ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت امام کاظم علیہ السلام کی امامت کا عقیدہ رکھتے تھے۔(۵)

ابن ابی عمیر یونس بن عبدالرحمن وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے، بہاء الدین نیلی اور بہاء الشرف کا سلسلۂ نسب ان تک پہنچتا ہے جن کے حالات زندگی اپنی کتاب "منتہی الآمال فی تواریخ النبی والآل" میں امام زین العابدین علیہ السلام کی اولاد کے ذیل میں نقل کیا ہے۔(۶)

۱۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۵۵ ۲۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۵۹ ۳۔ جامع الرواۃ ج ۱ ص ۲۴۰

۴۔ مجدی فی انساب الطالبیین ص ۱۵۹ ۵۔ قرب الاسناد ص ۱۲۳؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۶۰ ۶۔ منتہی الآمال ج ۲ ص ۶۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسین بن سعید اہوازی...فہرست کے مطابق شیخ ان کے متعلق لکھتے ہیں: حسین بن سعید حماد بن سعید مہران، حضرت علی بن حسین علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے اور اہواز کے رہنے والے تھے، ثقہ بھی تھے، انہوں نے امام رضا علیہ السلام اور ابو جعفر ثانی امام جواد علیہ السلام سے روایت کی ہے، اصالتاً کوفی تھے پھر اپنے بھائی حسن کے ساتھ اہواز منتقل ہوئے اور وہاں سے قم تشریف لائے اور وہاں حسن بن ابان سے ملاقات ہوئی تو انہیں کے ساتھ رہ گئے، بالآخر قم ہی میں ان کی وفات ہوئی، انہوں نے ۳۰/ کتابیں لکھی ہیں۔(۱)

خلاصہ یہ کہ یہ بہت ہی جلیل القدر ہیں، مجلسی اول لکھتے ہیں: روایات و کتب پر عمل کے سلسلہ میں علماء کی روش انہیں پر استوار ہے اور اگر چہ اس بات پر اجماع محقق نہیں ہوا ہے لیکن یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ان کی ذات اور ان کی روایتوں پر علماء کا اتفاق رہا ہے۔

شیخ حسین بن شہاب الدین بن حسین بن محمد بن حیدر عاملی کرکی حکیم...الامل میں ان کے متعلق ہے: زبردست عالم و فاضل، ادیب و شاعر اور مؤلف تھے، ان کی کتابوں میں سے ایک ''شرح نہج البلاغہ'' ہے۔ بڑے اچھے اور خوبصورت اشعار کہتے تھے، خاص طور سے اہل بیت علیہم السلام کی مدح میں۔ وہ کچھ برسوں تک اصفہان میں مقیم رہے پھر وہاں سے حیدر آباد چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔

ان کی زبان بہت گویا تھی، حاضر جواب، متکلم اور حکیم تھے، حافظہ بہت قوی تھا اور حضور ذہن کے مالک تھے، ۱۰۷۶ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، وفات کے وقت ان کی عمر ۶۸/ سال تھی۔ سید علی بن میرزا احمد نے اپنی کتاب ''سلافۃ العصر'' میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے بہت زیادہ مدح و ستائش کی ہے، پھر ان کے متعلق بعض نظریات اور بطور نمونہ ان کے کچھ اشعار نقل کئے ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام سے متعلق ان کے ایک قصیدہ کا ایک شعر یہ ہے:

وصی رسول اللہ وارث علمہ و من کان فی خم لہ الحل والعقد(۲)

شیخ عز الدین حسین بن عبد الصمد بن محمد حارثی ہمدانی عاملی جبعی...ہمارے استاد شیخ بہائی کے والد گرامی ہیں۔ الامل میں ان کے بارے میں ہے: برجستہ عالم، محقق و مدقق، متبحر، جامع العلوم، ادیب و مؤلف، عظیم

۱۔ فہرست شیخ ص ۱۰۴، ج ۲۲۵/

۲۔ امل الامل ج ۱ ص ۷۰ نمبر ۶۶؛ ترجمہ شعر: ''وہ رسول خدا کے وصی اور ان کے علم کے وارث ہیں، وہی جنہوں نے ان کے لئے غدیر خم کے دن عہد و پیمان لیا''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الشان شاعر، جلیل القدر اور، ثقہ موثق تھے، ہمارے استاد شہید ثانیؒ کے تلامذہ میں سے ہیں، انہوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں ایک ''الاربعین حدیثا'' ہے، اہل وسواس کی رد میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''العقد الحسینی'' ہے؛ نیز حاشیہ الارشاد، رسالۂ سفر، دیوان شعر، تحفہ اہل الایمان فی قبلہ عراق العجم والخراسان وغیرہ بھی انہیں کی کتابیں ہیں۔ انہوں نے دنیا میں مختلف جگہوں کا سفر کیا، آخر میں بحرین گئے اور وہیں ۹۸۴ھ میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال تھی۔ شہید ثانیؒ نے ان کو ایک مفصل اور طولانی اجازۂ عام دیا تھا جس کا بعض حصہ ہم نے اسی کتاب میں نقل کیا ہے۔ (۱)

مؤلف: اس کے بعد صاحب الامل نے اس اجازہ کی بعض سطروں کو نقل کیا ہے، یہ پورا اجازہ بحار الانوار میں نقل کیا گیا ہے۔ (۲)

بحریں میں نقل مکانی کی وجہ اور وہاں ان کی وفات کے متعلق لفظ ''بحر'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

شیخ جلیل ابوعبداللہ الحسین بن عبیداللہ بن ابراہیم غضائری... شیعوں اور اپنے مشائخ کی آبرو تھے، بہت زیادہ (روایت) سنتے تھے اور علم رجال پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ بہت سے علمائے عامہ نے ان کی اس طرح توصیف کی ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں رافضیوں کے بزرگ تھے اور یہی ان کی فضیلت و منقبت کے لئے کافی ہے۔ (۳)

رجال نجاشی: حسین بن عبیداللہ بن ابراہیم غضائری، ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی، ہمارے استاد ہیں، انہوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ پھر ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ انہوں نے مجھے ان تمام کتابوں کے نقل کی اجازت دے رکھی ہے، ۱۵ر صفر ۴۱۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۴)

شرف الدین ابوعبداللہ حسین بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن زہرہ حسینی حلبی... الامل میں ہے کہ وہ فاضل و فقیہ اور جلیل القدر تھے،، انہوں نے علامہ سے روایت کی ہے اور جب اجازہ طلب کیا تو انہوں نے دے دیا۔ (۵)

۱۔ امل الآمل ج ۱ ص ۷۴ نمبر ۶۷
۲۔ بحار ج ۱۰۸ ص ۱۴۶
۳۔ روضات الجنات ج ۲ ص ۳۱۲
۴۔ رجال نجاشی ص ۶۹ نمبر ۱۶۶
۵۔ امل الآمل ج ۲ ص ۹۰ نمبر ۲۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مویدالدین حسین بن علی اصفہانی...معروف بہ طغرائی؛ الامل میں ان کے متعلق ہے: صحیح نظریہ کے حامل عالم وفاضل اور شاعر وادیب تھے، ان کو ظلم وستم کے ساتھ قتل کیا گیا، اس کی وقت ان کی عمر ۶۰ رسال تھی۔ ان کے اشعار نہایت درجہ بہترین ہوتے تھے، ان کے قصائد میں سے ایک ''لامیہ عجم'' ہے جو آداب وحکم پر مشتمل ہے، یہ قصیدہ اس سے کہیں زیادہ مشہور ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، ان کا ایک بہترین شعری دیوان بھی ہے...ابن خلکان نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حسین بن علی بن محمد بن عبدالصمد اصفہانی طغرائی ...پھر ان کی مدح وستائش کر کے ان کے بعض اشعار کو نقل کیا ہے، ۵۱۵ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۱)

حسین بن علی بن حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب...صاحب حادثۂ فخ، ان کی ماں زینب بنت عبداللہ بن حسن تھیں۔

موسی الہادی بن مہدی بن ابوجعفر منصور کے زمانہ میں بہت زیادہ علویوں کے ہمراہ ۱۶۹ھ کو ذی قعدہ کے مہینہ میں مدینہ منورہ میں شورش کی، لوگوں کے ہمراہ نماز صبح پڑھی اور حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام اور موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کے علاوہ کسی کے بھی ان سے انحراف نہیں کیا، اسی سال وہ حج کے لئے گئے، اس سال عباس بن محمد، سلیمان بن ابوجعفر اور موسیٰ بن عیسیٰ بھی حج کے لئے آئے لیکن جب وہ فخ نامی کنویں کے پاس مکہ سے تقریباً ایک فرسخ کے فاصلہ پر پہنچے تو ان کے درمیان جنگ ہوئی، ترویہ کے دن نماز صبح کے موقع پر ان کے درمیان جنگ کا آغاز ہوا، سب سے پہلے جس نے جنگ شروع کی وہ موسیٰ تھا، سبھی نے اس پر حملہ کیا، ان کے ساتھ تھوڑی سی جنگ ہوئی اور وہ بھاگ نکلا، وہ سبھی ایک درہ میں پہنچے، اسی وقت محمد بن سلیمان نے پیچھے سے ان پر حملہ کیا اور ایسا شدید حملہ کیا کہ حسین کے بہت سے ساتھی شہید ہو گئے، بنی عباس کے سپاہیوں نے حسین کو آواز لگائی اور ان کے سامنے امان کی پیشکش کی۔ وہ کہتے: میں امان نہیں چاہتا۔ پھر انہوں نے حملہ کیا اور قتل ہو گئے۔ سلیمان بن عبداللہ بن حسن اور عبداللہ بن ابراہیم بن حسن بھی قتل ہو گئے، حسن بن محمد کو ایک تیر لگا لیکن اس تیر کو اسی طرح چھوڑ کر جنگ جاری رکھی، بالآخر ان کو امان دیا گیا لیکن پھر ان کو بھی قتل کر دیا گیا۔ سپاہیوں نے اسیروں کو موسی الہادی کے سامنے پیش کیا، اس نے سبھی کے قتل کا فرمان جاری کیا اور پھر اسی دن خود بھی مر گیا۔(۲)

۱۔ الامل ج ۲ ص ۹۰ نمبر ۲۶۰ ۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شہید فخ حسین بن علی کی مدح وستائش پر مشتمل ابوالفرج اصفہانی کی روایت؛(۱)

عمدۃ الطالبین اور معجم البلدان میں ابونصر بخاری سے اور انہوں نے ابوجعفر جواد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: واقعۂ کربلا کے بعد حادثۂ فخ، ہمارے لئے سب سے زیادہ غم انگیز واقعہ تھا۔(۲)

مؤلف: لفظ ''جشن'' کے ذیل میں اس واقعہ سے مربوط مطالب پیش کئے گئے۔

حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام...امام جعفر صادق علیہ السلام کے چچا ہیں، تابعی و مدنی تھے جن کی وفات ۱۵۷ھ میں ہوئی ہے اس وقت ان کی عمر ۷۴ رسال تھی، ان کو بقیع میں دفن کیا گیا، ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی، محدث و فاضل تھے اور انتہائی پاکیزہ شخصیت کے حامل تھے۔

ارشاد مفید: حسین بن علی بن حسین، فاضل و متقی انسان تھے، انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام، اپنی پھوپھی فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام اور اپنے بھائی ابوجعفر سے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں۔(۳)

پھر ان کی بعض روایتوں کو نقل کیا ہے جن میں ایک یہ ہے: حسن بن صالح کے ہم نشین سعید کا بیان ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو حسن بن صالح جیسا خدا سے خوف کھاتا ہو، پھر میں مدینہ آیا اور وہاں حسین بن علی بن حسین کو دیکھا اور ان کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو ان کے جیسا خدا سے خوف زدہ رہتا ہو، وہ ایسے تھے جیسے جہنم میں داخل ہونے کے بعد خوف و ہراس کی وجہ سے وہاں سے باہر آئے ہوں۔(۴)

حسین بن علی بن حسین بن محمد بن یوسف...ابوالقاسم کے مغربی وزیر؛

رجال نجاشی: بلاس کے فرزندوں میں بہرام گور کے فرزند بھی تھے، ان کی ماں فاطمہ بنت ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی تھیں۔ ہمارے استاد تھے، کتاب الغیبہ اور دوسری کتابوں کے مؤلف ہیں... حسین بن علی کی وفات ۱۵ رمضان المبارک ۴۱۸ھ کو ہوئی ہے۔(۵)

حسین بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی...کنیت ابوعبداللہ تھی، یہ وہی ہیں کہ وہ اور ان کے بھائی صدوقؒ امام زمانہ (عج) کی دعا سے پیدا ہوئے۔ انتہائی جلیل القدر اور ثقہ تھے جنہوں نے بہت سی روایتوں کو

۱۔ مقاتل الطالبین ص ۳۳۱؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۶۹

۲۔ عمدۃ الطالبین ص ۱۸۳؛ معجم البلدان ج ۴ ص ۲۳۸؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۶۵

۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۳۲ نقل از ارشاد شیخ مفید ص ۲۶۹

۴۔ ارشاد شیخ مفید ص ۲۶۹

۵۔ رجال نجاشی ص ۶۹ نمبر ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نقل کیا ہے، انہوں نے ایک جماعت، اپنے بھائی، والد محمد اور علی سے روایت کی ہے۔(۱)

رجال نجاشی: ابن بابویہ قمی انتہائی ثقہ ہیں، انہوں نے والد سے اجازۂ روایت حاصل کیا ہے، بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے التوحید اور نفی التشبیہ کا نام لیا جاسکتا ہے، ایک اور کتاب ہے جسے انہوں نے اپنے دوست ابوالقاسم بن عباد کے لئے لکھی ہے اس کتاب سے حسین بن عبیداللہ نے میرے لئے روایت کی ہے۔

منتجب الدین لکھتے ہیں: شیخ ابوعبداللہ حسین بن علی بن حسین بن بابویہ، ان کے فرزند شیخ ثقۃ الدین حسن اور ان کے فرزند حسین نیک فقہاء میں سے ہیں۔(۲)

حسین بن علی بن سفیان ابوعبداللہ بزوفری... اس طائفہ کے بزرگوں میں سے ہیں جن سے تلعکبری اور دوسروں نے ان سے روایت کی ہے۔

رجال نجاشی: ہمارے علماء میں انتہائی جلیل القدر اور ثقہ تھے، انہوں نے الحج، ثواب الاعمال، احکام البعید، الرد علی الواقفہ، سیرہ النبی والائمہ فی المشرکین جیسی کتابیں لکھی ہیں، احمد بن عبدالواحد ابوعبداللہ بزاز نے اس کی اطلاع مجھے دی ہے۔(۳)

شیخ حسین بن علی بن محمد حر عاملی مشغری... الامل میں ان کے متعلق لکھا گیا ہے کہ زیر نظر کتاب ''الامل'' کے مؤلف کے چچا ہیں، عالم و فاضل، فصیح و شاعر اور صالح تھے۔ انہوں نے اصفہان کا سفر کیا وہاں ہمارے استاد شیخ بہائی نے اپنے گھر میں سکونت دی، وہ شیخ بہائی کے سامنے قرائت کرتے تھے، شیخ کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد انتقال کر گئے، انہوں نے شیخ بہائی سے روایت کی ہے اور میں اپنے والد سے اور انہوں نے ان سے روایت کی ہے۔ شہید ثانی ان کے مادری جد (نانا) ہیں کیونکہ وہ اور ان کے بھائی شیخ محمد حر، شیخ حسن کی بیٹی کی اولاد ہیں۔(۴)

شیخ حسین بن علی بن محمد بن حسن بن زین الدین عاملی جبعی ''شہید ثانی''... کتاب الامل میں ان کے متعلق لکھا گیا ہے کہ وہ فاضل صالح اور محقق تھے، اپنے والد کے سامنے قرائت کی، ان کی وفات اصفہان میں ہوئی

۱۔ رجال نجاشی ص ۶۸ نمبر ۱۶۳ ۲۔ فہرست منتجب الدین ص ۴۷ ۳۔ رجال نجاشی ص ۶۸ نمبر ۱۶۲
۴۔ امل الآمل ج ۱ ص ۸۷ نمبر ۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لیکن مشہد مقدس میں مدفون ہوئے۔ ان کے والد نے کتاب ''الدر المنثور'' میں ان کا تذکرہ کر کے مدح و ستائش کی ہے۔(۱)

شیخ جمال الدین ابوالفتوح حسین بن علی بن محمد خزاعی رازی...ان کے حالات زندگی لفظ ''فتح'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حسین بن قیاما... جو امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے پھر فرقۂ واقفہ کے پیروکار ہو گئے، وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی امامت کے قائل نہیں تھے۔(۲)

امام رضا علیہ السلام اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو؛(۳)

شیخ جلیل، ثقۃ الاسلام حاج میرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی...مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل کے مؤلف ہیں۔ میرے استاد، شیخ الاسلام والمسلمین اور مروج علوم انبیاء و رسل ہیں، عالم، عامل، فاضل و کامل، متبحر، خبیر و بصیر، ناقد و محدث، ناشر آثار اور جامع مجموعۂ اخبار...جنہوں نے تالیف و تصنیف کی مہار سنبھالی، جو راویوں کی حجت اور قابل اعتماد حفاظ میں سے ایک تھے، بہت سی تصانیف کے مالک تھے، جو علوم روایت و درایت میں درخشاں رہے اور مکارم میں سربلند...وہ اس بات سے کہیں مشہور ہیں کہ اسے بیان کیا جائے یا عبارت میں سمیٹا جائے۔ وہ میرے استاد ہیں جن سے میں نے پہلے ہی دن سے بہت سے مطالب دریافت کئے اور حصول علم کے لئے بہت سے بابرکت سفر انجام دیئے۔ انہوں نے بھی اپنے فضل و کرم سے اتنا کچھ عطا فرمایا ہے کہ وہ ختم ہونے والا نہیں ہے، میرے ساتھ وہ ایسی ماں کی طرح پیش آتے جو اپنے شیر خوار بچے پر مہر و محبت کا مظاہرہ کرتی ہے، انہوں نے میرے لئے دامن علوم کو کھول دیا اور اپنے پستان علم سے مجھے سیراب کیا، ان کی سانسوں کی برکت مجھے ملی اور میں نے ان کے چراغ کے نور سے روشنی حاصل کی۔ اس قلم میں جو روانی ہے وہ انہیں کے بحر ذخار کا فیضان ہے۔

ایک مدت تک سفر و حضر میں ان کی خدمت میں رہا اور ان سے بھرپور استفادہ کیا اور پھر ہم دونوں میں جدائی کی گھڑی آ گئی، ان کی وفات ۱۳۲۰ھ کو جمادی الثانی کے اواخر میں ہوئی ہے، اس وقت ان کی عمر ۶۶ رسال تھی، ان کو امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں دفن کیا گیا، خدا ان کی مٹی کو مقدس کو قرار دے اور مجھے ان

۱۔ امل الآمل ج ۱ ص ۷۸ نمبر ۷۰ ۲۔ رجال شیخ، باب حاء ص ۳۴۸ نمبر ۲۷ ۳۔ بحار ج ۴۹ ص ۳۴: ج ۵۰ ص ۲۲، ۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے ہمراہ سعادت وکرامت سے بہرہ مند فرمائے۔(۱)

حسین بن جمال الدین محمد بن حسین خوانساری...معروف بہ ''آقا حسین''؛ صاحب جامع الرواۃ ان کے متعلق لکھتے ہیں: اپنے عہد کے فرد فرید تھے، محققین کے رئیس اور حکیموں کے سلطان تھے اور بزرگ متکلمین کی دلیل و برہان تھے۔ان کے زمانہ میں علم وفضل کی ریاست انہیں تک پہنچتی تھی، علو منزلت، عظمت شان، بلندی مرتبہ، عقلی ونقلی علوم میں ان کی مہارت، دقت نظر، صلابت رائے، وثاقت وامانت اور عدالت وغیرہ میں وہ اس سے کہیں زیادہ مشہور ہیں کہ بیان کیا جائے یا قید تحریر میں لایا جائے۔وہ فقراء ومساکین کی پناہگاہ، ان کی مرادیں پوری کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے، خدا اس عمل کے عوض بہترین اجر وثواب عطا فرمائے۔انہوں نے بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی اور بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں جن میں سے ''شرح دروس'' کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے، جسے انہوں نے بہت شرح وبسط اور دقت کے ساتھ تحریر کیا ہے، یہ کتاب تمام فقہی اخبار اہل بیت علیہم السلام اور فقہائے امامیہ کے اقوال پر مشتمل ہے...مؤلف جامع الرواۃ نے آئندہ سطروں میں آقای خوانساری کی کتابوں کے نام لکھے ہیں؛ آخر میں لکھتے ہیں: وہ ۱۰۱۶ھ کو ذیقعدہ کے مہینہ میں پیدا ہوئے اور اول رجب ۱۰۹۸ھ کو ان کی وفات ہوئی۔(۲)

سید حسین بن محی الدین بن عبداللطیف بن ابو جامع عاملی...الامل میں ان کے متعلق ہے: عالم فاضل، فقیہ ماہر، جلیل القدر اور عظیم الشان تھے، انہوں نے اپنے والد صاحب مدارک، شیخ بہاء الدین اور دوسروں کے سامنے قرائت کی۔وہ خراسان گئے اور وہیں سکونت اختیار کرلی، اسی جگہ انہوں نے امام رضا علیہ السلام کے جوار میں بزرگ قبہ شرقی میں تدریس کرنا شروع کردیا، انتہائی مناسب جگہ پر ان کو تدریس کا موقع ملا تھا۔(۳)

حسین بن محمد بن فضل بن یعقوب بن سعد بن نوفل بن حارث بن عبدالملک ابومحمد؛

رجال نجاشی: ہاشمیوں کے بزرگ اور ثقہ تھے، ان کے والد نے امام صادق علیہ السلام اور امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ابوالعباس نے ان کا تذکرہ کیا ہے، ان کے تمام چچا اسحاق، یعقوب اور اسماعیل بھی ایسے ہی تھے، وہ ثقہ تھے انہوں نے اہل ادیان کے ساتھ امام رضا علیہ السلام کی نشستوں کو قلمبند کیا ہے۔(۴)

۱۔الکنی والالقاب ج۳ ص۳۱۰؛ اعلام زرکلی ج۲ ص۲۸۲

۲۔جامع الرواۃ ج۱ ص۲۳۵

۳۔امل الآمل ج۱ ص۹۷

۴۔رجال نجاشی ص۵۶ نمبر۱۳۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیخ مفیدؒ ارشاد میں لکھتے ہیں: حسین بن محمد بن فضل بن یعقوب، امام کاظم علیہ السلام کے خاص اور قابل اعتماد اصحاب میں سے تھے اور حضرت کے شیعوں کے درمیان صاحب تقویٰ اور اہل علم و فضل تھے۔(۱)

شیخ حسین بن محی الدین بن عبداللطیف بن ابو جامع عاملی...الامل میں ان کے متعلق ہے: فاضل و عالم، فقیہ معاصر تھے، انہوں نے اپنے والد سے، اپنے جد سے اور ہمارے استاد شیخ بہائی سے روایت کی ہے۔ شرح قواعد علامہ انہیں کی کتاب ہے، فقہ اور طب کے موضوع پر بھی ان کی کتاب ہے، انہوں نے دیوان شعر کے علاوہ دوسرے آثار بھی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔(۲)

شیخ امام محی الدین ابوعبداللہ الحسین بن مظفر بن علی حمدانی...قزوین میں مقیم تھے، انتہائی ثقہ اور بزرگ تھے، انہوں نے ہمارے استاد ابوجعفر طوسی کی تمام تصنیفات کو تین سال کی مدت میں ان کے سامنے پڑھا، خود بھی بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ منتجب الدین میں اسی طرح مرقوم ہے اور بعض کتابوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔(۳)

شیخ حسین بن مفلح صیمری: الامل میں ہے فاضل و عالم اور محدث و عابد تھے، بہت زیادہ قرآن پڑھتے، روزہ رکھتے اور نماز و حج بجالاتے تھے، ان کا اخلاق بہت اچھا تھا، بہت سے علوم و معارف سے بہرہ مند تھے۔ انہوں نے ''المناسک الکبیر'' لکھی جو بے حد مفید ہے، نیز کچھ رسالے بھی انہوں نے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی وفات ۹۳۳ھ میں ہوئی ہے، اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔(۴)

حسین بن منصور حلاج...لفظ ''حلج'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ آئے گا۔

حسین بن موسیٰ اردبیلی...الامل میں ان کے متعلق لکھا گیا ہے کہ استرآباد میں رہتے تھے، فقیہ فاضل اور انتہائی نیک سیرت تھے، ہمارے استاد شیخ بہائی کے ہم عصر تھے، انہوں نے کچھ کتابیں لکھی ہیں جن میں سے شرح رسالہ صومیہ کا نام لیا جاسکتا ہے...صاحب الامل نے اس کے بعد اردبیلی کی بعض کتابوں کی جانب اشارہ کیا ہے پھر لکھا ہے کہ اصفہان میں ان کی وفات ہوئی اور وہاں سے ان کا جنازہ مشہد مقدس لے جایا گیا۔ ان کے قلمی آثار میں شرح تہذیب الاصول عمیدی اور دوسری کتابیں شامل ہیں۔(۵)

۱۔ جامع الرواۃ ج ۱ ص ۲۵۴؛ رجال بحر العلوم ج ۲ ص ۳۶

۲۔ امل الآمل ج ۱ ص ۸۰

۳۔ فہرست منتجب الدین ص ۴۳ نمبر ۷۳

۴۔ امل الآمل ج ۲ ص ۱۰۳ نمبر ۲۸۵

۵ امل الآمل ج ۲ ص ۲۰۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیخ عزالدین حسین بن موسیٰ عاملی بابلی...الامل میں ان کے متعلق لکھا گیا ہے: عالم فاضل اور علامہ تھے، شیخ ابراہیم کفعمی کے معاصرین میں سے تھے، شیخ کفعمی نے مصباح میں خود لکھا ہے کہ انہوں نے عزالدین سے مستحبی روزے کے متعلق شعر کہنے کی خواہش کی تھی، چنانچہ عزالدین نے شیخ کی فرمائش پوری کرتے ہوئے روزہ کے متعلق بعض اشعار کہے۔(۱)

سید ابواحمد حسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام...الامل کی عبارت ہے: وہ سید مرتضیٰؒ اور سید رضیؒ کے والد گرامی ہیں، علم اور دین و دنیا میں بلند مرتبہ پر فائز تھے، ہمارے بعض علماء اور محدثین و مورخین نے ان کی مدح و ستائش کی ہے۔(۲)

حسین بن یزید بن محمد بن عبدالملک...طبابت کا دعویٰ کرتے تھے، نوفلی کے نام سے مشہور ہیں۔ مستدرک میں ان کے متعلق ہے: شاعر و ادیب تھے، شہر رے میں مقیم تھے اور وہیں پر وفات پائی۔ ان کے متعلق بعض اہل قم کا کہنا ہے کہ آخر عمر میں غلو کے شکار ہو گئے تھے لیکن ہم نے اس سلسلہ میں کوئی دلیل نہیں دیکھی۔ شیخ نے فہرست میں ان کی ایک کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے ایک طریق روایت کو بھی لکھا ہے لیکن ان کے غلو کے متعلق کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔ فخر محققین نے الایضاح میں اس طرح لکھا ہے: شیخ نے امام صادق علیہ السلام سے مروی سکونی کی روایت "سحت ثمن میتۃ..." سے احتجاج کیا ہے، پھر ہمارے استاد نے بزرگوں کی روایت کو ان سے نقل کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ ان سبھی کی وثاقت کا گمان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر آخر عمر میں سکونی کے غلو پر دلالت کرنے والے مطلب کو قبول کر لیا جائے تب بھی ان سے مروی احادیث کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ استاد اکبر نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔(۳)

محسن بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام کی ایک زوجہ سے حلب کے نزدیک جوشن نامی پہاڑ کے پاس ایک بچہ ساقط ہوا تھا، وہ یہی محسن ہیں اور ان کو وہیں پر دفن کر دیا گیا تھا۔ سیف الدولہ حمدانی نے اس جگہ کو تعمیر کر کے اس کا نام "مشہد السقط" رکھا، میں نے اس جگہ کی زیارت کی ہے اور اس کا تذکرہ "نفثۃ الصدور" میں کیا ہے۔(۴)

۱۔ امل الآمل ج۱ ص۸۰ ۲۔ امل الآمل ج۲ ص۱۰۴ ۳۔ مستدرک الوسائل ج۲ ص۵۷۵

۴۔ معجم البلدان ج۲ ص۱۸۶؛ نفثۃ الصدور ص۶۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام:

تفسیر قمی: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت محمدؐ کو بلایا جائے گا اور سرخ بہشتی ردا ان کے جسم اطہر پر ڈالی جائے گی، پھر عرش کے داہنی طرف کھڑے ہوں گے...اور فرمائیں گے:...اس کے بعد رب العزت کی طرف سے اور عرش کے اندر سے ایک منادی ندا دے گا: اے محمدؐ! آپ کے کتنے اچھے والد گرامی تھے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے کتنے اچھے بھائی تھے یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام، آپ کی کتنی اچھی بیٹی ہے یعنی فاطمہ زہرا علیہا السلام، آپ کے فرزند کتنے اچھے ہیں یعنی حسن و حسین علیہما السلام اور آپ کا جنین کتنا اچھا ہے یعنی محسن علیہ السلام۔(۱)

کامل الزیارات: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس کا محاکمہ کیا جائے گا وہ حضرت محسن بن علی علیہما السلام کا قاتل ہے۔(۲)

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کے واقعات پر مشتمل جو مفصل روایت نقل کی ہے اس میں ہے: قیامت کے دن امام حسین علیہ السلام خون سے آغشتہ بدن اور ان کے ہمراہ شہید ہونے والے افراد کے ساتھ رسول خداؐ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آنحضرت جب ان کو دیکھیں گے تو گریہ وزاری کریں گے، ان کے گریہ کی وجہ سے تمام اہل آسمان و زمین بھی گریہ وزاری کریں گے، حضرت فاطمہ علیہا السلام بھی غم انگیز و جانکاہ فریاد و فغاں کریں گی جسے سن کر زمین و اہل زمین لرز اٹھیں گے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام امام حسن اور امام حسین علیہما السلام داہنی طرف اور حضرت فاطمہ علیہا السلام آنحضرتؐ کے بائیں طرف کھڑی ہوں گی۔ آنحضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنی آغوش میں لے کر فرمائیں گے: اے حسینؑ! میں قربان جاؤں، تمہاری آنکھیں روشن ہوں اور میری آنکھیں بھی روشن ہوں۔ پھر سید الشہداء جناب حمزہ آنحضرت کے داہنی طرف کھڑے ہوں گے اور حضرت جعفر طیار بائیں طرف کھڑے ہوں گے۔ اچانک حضرت خدیجہ علیہا السلام اور جناب فاطمہ بنت اسد علیہا السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام کے محسن کو ہاتھ پر رکھ کر گریہ کناں رسول اکرمؐ کی خدمت میں آئیں گی، اس وقت جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اس آیہ کریمہ کی تلاوت کریں گی: ﴿هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ

۱۔ تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۲۸؛ بحار ج ۷ ص ۳۲۸؛ ج ۲۳ ص ۱۳۰ ۲۔ کامل الزیارات ص ۳۳۴؛ بحار ج ۲۸ ص ۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تُوعَدُونَ﴾(۱)﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا﴾۔(۲) مفضل کا بیان ہے: اس وقت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس طرح گریہ فرمایا کہ آپ کے محاسن، سیل اشک سے تر ہو گئے.. پھر فرمایا: یہ سننے کے بعد جو آنکھیں روئیں وہ روشن و منور ہوں۔ یہ سن کر مفضل نے بھی گریہ وزاری کیا۔(۳)

سید محسن اعرجی...ان کے متعلق مستدرک میں ہے: عالم محقق، ناقد و زاہد سید محسن بن سید حسن حسینی اعرجی کاظمی بغدادی ہیں، یہ "الوسائل فی الفقہ" کے مؤلف ہیں۔ حاج شیخ عبدالحسینؒ کہتے ہیں کہ سید کے وسائل میں موجود کتاب قضا، اس موضوع پر لکھی گئی بہترین کتاب ہے۔ ان کی دیگر کتابوں میں محصول، الوافی، شرح مقدمات حدائق وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ۱۲۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، وہ عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے۔ پاک طینت بھائی، جامع کلمات روحانی آغا علی رضا اصفہانی (زین العابدین سلماسی کے غلام) نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں ایک خوبصورت اور وسیع مکان دیکھا، اس کی دیواریں اور دروازے بڑے بڑے تھے، اس گھر میں زریں میخیں لگی ہوئی تھیں جنہیں دیکھ کر طبیعت باغ و بہار ہو جائے۔ میں نے اس گھر کے بارے میں استفسار کیا تو بتایا گیا کہ یہ گھر سید محسن کاظمی کا ہے۔ یہ سن کر مجھے بہت حیرت ہوئی، میں نے کہا: مشہد کاظمین میں ان کا گھر بہت چھوٹا تھا، جگہ بہت کم تھی، دروازے بھی چھوٹے چھوٹے تھے، یہ بڑا گھر کہاں سے دستیاب ہوا؟ کہا گیا: جب وہ اُس چھوٹے سے دروازے سے داخل ہوئے تو خداوند عالم نے یہ بڑا اور وسیع گھر عطا فرمایا۔ زین العابدین سلماسی کے مطابق ان کا گھر بہت چھوٹا تھا، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس پر وہ چراغ رکھ سکیں اسی لئے اینٹ پر شمع رکھتے تھے، خداوند عالم ان کی سعی و کوشش کو شرف قبولیت سے ہمکنار کرے۔ شیخ سلیمان بن معتوق عاملی، اسی طرح سید الفقہاء سید محمد باقر موسوی شفتی معروف بہ حجۃ الاسلام نے ان سے روایت کی ہے۔()

۱۔ انبیاء/۱۰۳: "یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"۔

۲۔ آل عمران/۳۰: "اس دن کو یاد کرو جب ہر نفس اپنے نیک اعمال کو بھی حاضر پائے گا اور اعمال بد کو بھی جن کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش ہمارے اور ان برے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہو جاتا"۔

۳۔ بحار ج ۵۳ ص ۲۳

۴۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۹۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ملا محسن فیض...الامل میں ان کے متعلق ہے: مولائے جلیل محمد بن مرتضی معروف ''فیض کاشانی'' فاضل و ماہر عالم دین تھے، وہ حکمت سے واقف تھے، وہ بیک وقت متکلم، محدث، فقیہ، محقق اور شاعر و ادیب تھے، اپنے ہم عصروں میں بہترین کتابوں کے مالک تھے، ان کی کتابوں میں سے ''الوافی'' کا نام لیا جا سکتا ہے، یہ کتاب کتب اربعہ پر مشتمل ہے جس میں مشکل احادیث کی وضاحت بھی کی گئی ہے لیکن اس میں بعض صوفی اسلوبوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے...صاحب الامل نے ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ سید علی بن میرزا احمد نے السلافہ میں ان کا تذکرہ کر کے بہت زیادہ مدح وستائش کی ہے۔(۱)

جامع الرواۃ میں بھی ہے: محقق و مدقق، جلیل القدر، عظیم الشان، فاضل کامل و ادیب تھے، تمام علوم میں بھرپور تسلط رکھتے تھے، انہوں نے سو کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: الوافی، الشافی، محجۃ البیضاء فی احیاء الاحیاء، الحقائق، مفاتیح الشرائع، علم الیقین، عین الیقین..وغیرہ۔(۲)

محسن بن محمد مومن استرآبادی...الامل میں ان کے متعلق لکھا گیا ہے: فاضل، محقق، زاہد، عابد اور میرے ہم عصر ہیں، انہوں نے تقریباً ۸۰ رسال زندگی گزاری ہے، وہ امام رضا علیہ السلام کی مجاوری کی غرض سے مشہد الرضا روانہ ہوئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔(۳)

حسان بن ثابت بن منذر بن حرام انصاری خزرجی:

حسان رسول خداؐ کے شاعر تھے، ان کی کنیت ابو ولید تھی، برجستہ شعراء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ منقول ہے کہ ۱۲۰ رسال زندہ رہے، ان میں سے ساٹھ سال عہد جاہلیت میں اور ساٹھ سال عہد اسلام میں زندگی گزاری۔ ان کے والد ثابت، ان کے دادا منذر اور ان کے دادا کے والد حرام نے بھی اتنی عمریں پائی تھیں، عرب میں کوئی ایسا نہیں جس کے ایک صلب سے چار نسلوں نے ۱۲۰ رسال زندگی پائی ہو۔

وہ بہت ڈرپوک تھے، اس سلسلہ میں بہت سے نمونے پائے جاتے ہیں کہ وہ جنگ کے وقت عورتوں کے حصار میں رہتے تھے؛ امالی طوسی میں ہے کہ صفیہ بنت عبدالمطلب سے مروی ہے کہ جنگ خندق کے موقع پر حسان ہم لوگوں کے ساتھ حصار میں تھے، ایک یہودی اس حصار میں چکر لگا رہا تھا۔ بنو قریظہ بھی مسلمانوں

۱۔ امل الآمل ج ۲ ص ۳۰۵ نمبر ۹۲۵ ۲۔ جامع الرواۃ ج ۲ ص ۴۲ ۳۔ امل الآمل ج ۲ ص ۳۰۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے جنگ کر رہے تھے ان سے معاہدہ ختم ہو گیا تھا۔ کوئی ہم لوگوں کا مددگار نہیں تھا۔ میں نے حسان سے کہا: اس یہودی کو قتل کر دیا بھگاؤ تو حسان نے جواب دیا: خدا آپ کو معاف کرے میں بہادر نہیں ہوں۔ یہ سن کر خود چادر اوڑھی اور ایک ستون سے اس کو مار ڈالا۔ (۱)

مؤلف: مختصر ذہبی سے منقول ہے کہ وہ کسی بھی جنگ میں خوفزدہ نہیں ہوئے۔ ابن کلبی نے بھی لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ دشمنوں پر مسلط رہتے اور بہت زیادہ بہادر تھے لیکن ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کے وجہ سے وہ خوف زدہ رہنے لگے؛ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۲)

غدیر خم میں انہوں نے جو اشعار کہے تھے ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

ینادیهم یوم الغدیر نبیهم بخم واسمع بالرسول منادیا (۳)

یہ اشعار سننے کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا: ہمیشہ روح القدس کی تائید سے سرفراز رہو جب تک اپنی زبان سے ہماری نصرت کرتے ہو۔ شیخ مفیدؒ لکھتے ہیں کہ چونکہ رسول خداؐ جانتے تھے کہ مستقبل میں وہ حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کریں گے اسی لئے اپنی تائید کو مشروط کر دیا، اگر وہ جانتے کہ آئندہ حالات میں وہ صحیح العقیدہ رہیں گے تو اپنی دعا کو مطلق بیان فرماتے۔ (۴)

مؤلف: تنقیح المقال میں ہے: رسول خداؐ نے ان کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا: جب تک ہماری نصرت کرتے رہو گے روح القدس کی تائید سے سرفراز رہو گے... آنحضرتؐ کا اپنی دعا کو "جب تک" کی قید سے مقید کرنا ایک معجزہ ہے؛ اس لے کہ حسان جب تک اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والے تھے ان کی مدح و ستائش میں شعر کہتے اور یہ کام وہ کافروں کے میلان کے برخلاف انجام دیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے ان کو ورغلایا اور دنیاوی زیبائش و آرائش سے فریب دیا اور وہ بھی ان کے دھوکے میں آ گئے اور صراحت کے ساتھ ان کی مخالفت کرنے لگے۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام پر سب و شتم بھی کی ہے اور اس طرح وہ حضرت کی لعنت و نفرین کے مستحق بن گئے۔ (۵)

۱۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۴۴؛ امالی طوسی ج ۱ ص ۲۶۷ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۴ نقل از مختصر ذہبی

۳۔ مقام خم میں غدیر کے دن لوگوں کا پیغمبرؐ انھیں پکار رہا تھا، اور پیغمبر سے زیادہ کس کی بات سننے کے قابل ہے۔

۴۔ ارشاد مفید ص ۹۵؛ بحار ج ۲۱ ص ۳۸۸ ۵۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۲۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بحار لا انوار میں بھی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام نے قیس بن سعید بن عبادہ کو معزول کیا اور وہ مدینہ واپس آئے تو حسان بن ثابت ان کو سرزنش کرنے کے لئے ان کے پاس آئے اور کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام نے تم کو معزول کر دیا اور تم نے عثمان کو قتل کیا۔ بنابریں اس کا گناہ بھی تمہارے کاندھے پر رہا اور علیؑ نے تمہارے عمل کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا۔ قیس نے کہا: اے دل کے اندھے، اے نابینا! خدا کی قسم! اگر میرے اور تمہارے درمیان جنگ ہوئی تو میں تمہارے سر کو تن سے جدا کر دوں گا۔ پھر اپنے پاس سے بھگا دیا۔(۱)

ارشاد مفید: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی بیعت سے حسان کی مخالفت کا واقعہ؛(۲)

ابوبکر کی مدح وستائش میں حسان کے اشعار:

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة فاذکر اخاك ابا بکر بما فعلا

خیر البریه اتقاها و اعدلها بعد النبی و اوفاها بما حملا

الثانی التالی المحمود مشهده و اول الناس منهم صدق الرسلا(۳)

شیخ مفیدؒ لکھتے ہیں: جہاں تک حسان کے شعر کا سوال ہے تو حجت نہیں ہے اس لئے کہ حسان شاعر تھے، ان کا مطمع نظر مال و دولت اور بادشاہ تھے، رسول خداؐ کے بعد وہ بری طرح امیر المومنین علیہ السلام سے منحرف ہوئے اور عثمان کے طرفدار ہو گئے، لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کے خلاف بھڑکاتے اور ان کو معاویہ کی طرف بلاتے تھے، یہ عقیدہ اور برتاؤ ان کے اشعار میں بھی واضح طور پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔(۴)

المناقب: حسان نے جو اپنے شعر میں کہا ہے کہ سب سے پہلے ابوبکر رسول اکرمؐ پر اسلام لے آئے؛ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ وہ صرف ایک شاعر تھے، دوسری طرف وہ حضرت سے کھلی دشمنی کا مظاہرہ کرتے تھے۔(۵)

مؤلف: لفظ ''جبل'' کے ذیل میں اس موضوع سے مربوط مطالب بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۳۹ ۲۔ ارشاد شیخ مفید ص ۱۳۰

۳۔ اگر کسی قابل اعتماد اور موثق بھائی کا غم منانا چاہتے ہو تو اپنے دینی بھائی ابوبکر اور ان کے عمل کو یاد کرو، وہ لوگوں میں رسول خداؐ کے بعد سب سے بہتر، سب سے زیادہ عادل، سب سے زیادہ باتقویٰ تھے اور خون بہا کی ادائیگی میں سب سے زیادہ باوفا تھے۔ دوسری فرد (عمر) ہیں جن کی زیارت محبوب ہے، انہوں نے سب سے پہلے رسولوں کی تصدیق کی۔

۴۔ فصول المختارہ من العیون والمحاسن ص ۲۰۸؛ بحار ج ۳۸ ص ۲۶۶ ۵۔ المناقب ج ۲ ص ۵؛ بحار ج ۳۸ ص ۲۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

باب حسن خلق:

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''خلق'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حسن خلق، ہم نشینی اور دیگر آداب سفر پر مشتمل باب: (۱)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''سفر'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حسن معاشرت، حسن ہم نشینی، حسن ہمسائیگی، کشادہ روئی، زیارت و ملاقات اور حسن نشاط پر مشتمل باب: (۲)

سورۂ نساء: ﴿وَاعْبُدُوا اللهَ وَلاتُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللهَ لايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾۔ (۳)

امالی صدوق: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: واجبات پر عمل کرو تا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیز گار بن سکو، خدا کی تقسیم پر راضی رہو تا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بے نیاز رہ سکو، محارم الٰہی سے پرہیز کرو تا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ ورع کے حامل ہو سکو، اپنے پڑوسی کے ساتھ بہترین سلوک کرو تا کہ مومن بن سکو اور بہترین ہم نشینی کا مظاہرہ کرو تا کہ مسلمانوں میں شمار کئے جا سکو۔ (۴)

امالی طوسی: ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: خوبصورت چہرہ والوں سے طلب خیر کرو۔ (۵)

الزہد: زرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: جس بندہ کا چہرہ خوبصورت ہو اور اس کو قبیح کرنے کی کوئی بھی بات اس میں موجود نہ ہو، ایسا بندہ جب خدا کے سامنے فروتنی کا

۱۔ بحار ج ۶۷ ص ۲۶۶ ۲۔ بحار ج ۷۴ ص ۱۵۴

۳۔ نساء/ ۳۶: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی شئی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابتداروں کے ساتھ اور یتیموں، مسکینوں، قریب کے ہمسایہ، پہلو نشین، مسافر غربت زدہ، غلام و کنیز سب کے ساتھ نیک برتاؤ کرو کہ اللہ مغرور اور متکبر لوگوں کو پسند نہیں کرتا''۔

۴۔ امالی صدوق ص ۱۶۸ ح ۱۳؛ بحار ج ۷۴ ص ۱۵۹ ۵۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۸؛ بحار ج ۷۰ ص ۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مظاہرہ کرتا ہے تو وہ خدا کا خالص بندہ شمار کیا جاتا ہے۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے آیہ مبارکہ ﴿إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۲) کے ذیل میں فرمایا: وہ بیماروں کا علاج کرتے تھے، نیازمندوں کے ساتھ نوازش کرتے تھے اور قیدیوں کے ساتھ کشادہ دلی سے پیش آتے تھے۔(۳)

حسنہ سے مراد ولایت اہل بیت علیہم السلام اور سیئہ سے مراد عداوت اہل بیت علیہم السلام:

کنز: ابوعبداللہ جدلی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعبداللہ! کیا جانتے ہو کہ جس حسنہ کو لانے کا حکم دیا گیا ہے: ''جو کوئی نیکی کرے گا اسے اس سے بہتر اجر ملے گا اور وہ روز قیامت کے خوف سے محفوظ بھی رہے گا اور جو برائی کرے گا اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا''۔(۴) وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: حسنہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی دوستی ہے اور سیئہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی دشمنی ہے۔(۵)

کنز: عبد صالح یعنی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے آیہ مبارکہ ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ﴾ (۶) کے ذیل میں فرمایا: ہم وہی حسنہ ہیں اور بنی امیہ وہ سیئہ ہیں۔(۷)

اسی حدیث کے مضمون پر مشتمل بعض دوسری روایتیں؛(۸)

اس شخص کے اجر و ثواب پر مشتمل باب جس نے ایک نیکی کی بنیاد رکھی۔(۹)

انجام حسنہ کی بشارت و خوشحالی:

رسول خداؐ سے بندوں کے بہترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: جب وہ کوئی نیک عمل انجام دیتے ہیں تو خوشحال ہوتے ہیں اور جب ان سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو خدا سے طلب مغفرت کرتے

۱۔ الزہد ص ۶۹ ح ۱۸۲؛ بحار ج ۷۰ ص ۱۱؛ ج ۷۵ ص ۲۸۱

۲۔ یوسف/ ۳۶؛ ''ہماری نظر میں تم نیک کردار معلوم ہوتے ہو''۔

۳۔ بحار ج ۱۲ ص ۲۳۰

۴۔ نمل/ ۸۹، ۹۰؛ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ☆ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ﴾

۵۔ تاویل الآیات ج ۱ ص ۴۱۰ ح ۱۶

۶۔ فصلت/ ۳۴؛ ''نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی''۔

۷۔ بحار ج ۲۴ ص ۴۷

۸۔ بحار ج ۶ ص ۱۰۲؛ ج ۴۴ ص ۳۶۱

۹۔ بحار ج ۷۱ ص ۲۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہیں۔(۱)

سیئات کے بعد حسنات اور آیۂ مبارکہ ﴿إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا﴾(۲) کی تفسیر؛(۳)

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر تم نیکی کرو تو یہ خود تم نے اپنے لئے کیا ہے اور اگر برائی کرو تو ایک پروردگار ہے جو اسے بخش دے گا۔(۴)

تفسیر قمی: رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! جس گھر میں بھی خوشحالی کا ماحول پیدا ہوتا ہے اس کے پیچھے پیچھے غم واندوہ بھی ہوتا ہے، سبھی غم واندوہ برطرف ہوجائیں گے سوائے اہل جہنم کے غم کے؛ جب بھی کوئی برائی سرزد ہو تو فوراً ایک نیک عمل انجام دو تا کہ وہ برائی کو محو کردے، نیک عمل انسان کو برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔(۵)

حسنات کا دو برابر ہونا، فضل خدا سے گناہوں کے ثبت کو موخر کرنا، نیک نیتی اور اس کے عزم کا اجر وثواب اور اس بات کا بیان کہ کسی کو انجام گناہ کا ارادہ کرنے پر عذاب نہیں کیا جائے گا۔(۶)

سورۂ انعام: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾۔(۷)

الخصال: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی بندہ کار خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اگر اس کو انجام دیتا ہے تو خدا اس کے لئے دس نیکی پیش نظر رکھتا ہے، اگر ایک گناہ کا اہتمام کرتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن جب اسے انجام دیتا ہے تو نو گھنٹے تک مہلت دی جاتی ہے کہ اگر اس سے پشیمان ہوجائے اور طلب مغفرت اور توبہ کرلے تو اس کے نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن جب وہ پشیمان نہیں ہوتا اور توبہ نہیں کرتا تو اس کے لئے ایک گناہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔(۸)

۱۔ بحار ج۷۱ ص۲۵۹

۲۔ اسراء/۷: "اب تم نیک عمل کروگے تو اپنے لئے اور برا کروگے تو اپنے لئے کروگے"۔

۳۔ بحار ج۷۱ ص۲۴

۴۔ بحار ج۷۱ ص۲۴۴

۵۔ تفسیر قمی ج۱ ص۳۶۴؛ بحار ج۷۱ ص۲۴۲

۶۔ بحار ج۷۱ ص۲۴۵

۷۔ سورۂ انعام/۱۶۰: "جو شخص بھی نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا اسے صرف اتنی ہی سزا ملے گی اور کوئی ظلم نہ کیا جائے گا"۔

۸۔ الخصال ص۴۱۸ ح۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فضل واحسان اور معروف نیز صاحبان احسان کی فضیلت؛(۱)

عاقبت بخیری اور اصلاح نفس پر مشتمل باب؛(۲)

امالی صدوق: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیکی کرتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی باز پرس نہیں کی جائے گی اور جو شخص اپنی باقی ماندہ عمر میں گناہ انجام دیتا ہے تو اس کے گزشتہ اور آئندہ دونوں گناہوں کا حساب وکتاب کیا جائے گا۔(۳)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ختم اور عقبٰ کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حشر

حشر اور اس کی کیفیت اور اس کا انکار کرنے والے کے کفر پر مشتمل باب؛(۴)

سورۂ یٰس: ﴿أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ☆ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ﴾۔(۵)(۶)

تفسیر قمی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جناب ابراہیم علیہ السلام نے دریا کے کنارے ایک بدبودار مردار کو دیکھا کہ صحرائی اور دریائی درندے کھا رہے ہیں، پھر ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور ایک دوسرے کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت متعجب ہوئے اور عرض کی: خدایا! میرے لئے نمایاں فرما کہ تو مردوں کو زندہ کیسے کرے گا؟ خدا نے فرمایا: کیا تمہیں ایمان ہے۔ کہا: کیوں نہیں، لیکن میں اطمینان خاطر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: اگر ایسا ہے تو چار پرندوں کو لو اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔(۷) جناب ابراہیمؑ نے بھی ایک مور، مرغ، کبوتر اور کوا لیا۔ خدا نے فرمایا: انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرو پھر ان کے گوشت کو آپس میں ملا کر دس پہاڑوں پر رکھ دو، اس کے بعد ہر ایک کی چونچ لے کر اس پرندہ کو آواز دو تا کہ وہ تمہارے پاس آجائیں۔ جناب ابراہیمؑ نے بھی ایسا ہی کیا اور ان کے گوشت کو دس

۱۔ بحار ج ۷۴ ص ۴۰۶ ۲۔ بحار ج ۷۱ ص ۳۶۲ ۳۔ امالی صدوق ص ۵۵ ح ۹/

۴۔ بحار ج ۷ ص ۱

۵۔ یٰس/ ۷۷۔۷۸؛ ''تو کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ یکبارگی ہمارا کھلا ہوا دشمن ہو گیا ہے اور ہمارے لئے مثل بیان کرتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا ہے''۔ ۶۔ بحار ج ۷ ص ۲۲ ۷۔ بقرہ/ ۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پہاڑوں پر رکھ دیا پھران کے چونچ کو ہاتھ میں پکڑ کر آواز دی اور کہا: خدا کے اذن سے میرا جواب دو۔ یہ سنتے ہی ان میں ہر پرندہ کا گوشت ہڈیوں سے ملا اور کامل ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب آیا... یہ صورت حال دیکھ کر جناب ابراہیم علیہ السلام نے کہا: بے شک خداوند عالم صاحب قدرت اور حکیم ہے۔(۱)

الاحتجاج: ہشام بن حکم سے مروی ہے کہ ایک زندیق نے امام صادق علیہ السلام سے کہا: روح بدن میں کیسے واپس آئے گی حالانکہ اس کے حصے پراگندہ ہو چکے ہیں، اس کے کچھ حصے کو شہر کے درندوں نے اور زمین کے حشرات نے کھالیا ہے اور اس کا کچھ حصہ مٹی میں تبدیل ہو چکا ہے اور لوگوں نے اس مٹی سے گھر بنا لئے ہیں؟ فرمایا: بے شک جس نے اس کو بغیر کسی چیز کے پیدا کیا ہے، کسی نمونہ کے بغیر اسے صورت دی ہے وہ اسے دوبارہ پہلے جیسا بنا سکتا ہے۔ پھر امام نے زندیق کے لئے اس جواب کی وضاحت فرمائی۔(۲)

حشر کی خصوصیات:

سورۂ ابراہیم: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ... وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ﴾(۳) یہ آیات وحشی جانوروں اور جانداروں کے حشر کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔(۴)

آیۂ مبارکہ ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾(۵) کے ذیل میں فخر رازی کا قول اور علامہ مجلسی کا کلام:

وحشی جانوروں کے عمومی و خصوصی حشر پر جو روایتیں دلالت کرتی ہیں اور اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ ان میں سے بعض جنت میں جائیں گے، وہ بہت زیادہ ہیں، ان کا تذکرہ عنقریب کیا جائے گا، بعض روایتیں باب جنت میں اور بعض باب رکبان روز قیامت میں آئیں گی۔(۶)

قیامت کے دن حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دادخواہی اور محشر میں شہزادی کے آنے کی کیفیت؛(۷)

۱۔ تفسیر قمی ج۱ ص۹۱ ۲۔ الاحتجاج ص۳۵۰؛ بحار ج۷ ص۳۷

۳۔ ابراہیم/۴۲۔۵۰؛ ''اور خبردار خدا کو ظالمین کے اعمال سے غافل نہ سمجھ لینا کہ وہ انہیں اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گیں... اور ان کے چہروں کو آگ ہر طرف سے ڈھانکے ہوئے ہوگی''۔

۴۔ بحار ج۷ ص۶۔۲ ۵۔ تکویر/۵؛ ''جب جانوروں کو اکٹھا کیا جائے گا''۔

۶۔ بحار ج۷ ص۶۔۲ ۷۔ بحار ج۴۳ ص۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حصیر

رسول خداؐ کے پہلو پر حصیر (چٹائی) کا اثر؛ (۱)

الزہد: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دیکھا کہ حصیر نے آنحضرت کے بدن مبارک کو متاثر کیا ہے، بدن کے جس حصہ سے آپ ٹیک لگاتے تھے وہ بھی زخمی ہو گیا ہے۔ (۲)

عیون اخبار الرضا: ابو عباد سے منقول ہے کہ حضرت رضا علیہ السلام گرمی کے موسم پر حصیر پر بیٹھتے اور سردی میں اُون پر۔ (۳)

حصن

حصین بن نمیر: ...عبید اللہ بن زیاد کے لشکر کا سردار تھا، قبیلہ بنی تمیم سے تعلق تھا، ابن زیاد نے حضرت مسلم بن عقیلؑ کے واقعہ میں اسے اہل کوفہ کے گھروں پر مسلط کیا تھا تا کہ وہ جناب مسلم کو گرفتار کر کے اس کے پاس لے جائے۔ (۴)

اسی نے امام حسین علیہ السلام کے آخری سفیر کو گرفتار کیا اور انہیں ابن زیاد کے پاس روانہ کیا۔ ابن زیاد نے بھی حکم دیا کہ انہیں دار الامارہ سے نیچے پھینک دیا جائے، سپاہیوں نے بھی ایسا ہی کیا جس سے ان کا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ (۵)

جب ابن زبیر مسجد الحرام میں محصور ہوا تو اسی نے کوہ ابو قبیس پر منجنیق رکھ کر کعبہ پر سنگ بارانی کی۔ (۶)

سلیمان بن صرد خزاعی کے ساتھ حصین بن نمیر کی جنگ؛ (۷)

نہر خازر میں اس کے واصل جہنم ہونے کی تفصیل؛ (۸)

مؤلف: ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: جس حصین کا تذکرہ کیا گیا اس کے باپ کا نام تمیم بن اسامہ ہے، یہ وہی

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۲۵۷

۲۔ الزہد ص ۵۰ ح ۱۳۴؛ بحار ج ۱۶ ص ۲۸۲، ۲۸۵

۳۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۷۸ ح ۱؛ بحار ج ۴۹ ص ۸۹

۴۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۵۲

۵۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۷۰

۶۔ بحار ج ۱۷ ص ۱۲۴، ۱۲۸

۷۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۶۰

۸۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۸۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قبل اس کے کہ میں چلا جاؤں مجھ سے سوال کرو تو اسی نے حضرت سے اپنے بالوں کے بارے میں سوال کیا تھا۔(۱)

حصا

سنگریزے والی عورتوں کے واقعات یعنی حبابہ والیہ، ام غانم اور ام سلیم؛(۲)

غانم بن ام غانم کا واقعہ جو پتھر میں مہر کروانے کے لئے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی تلاش میں تھے، لوگوں نے علی بن عبداللہ بن عباس کی جانب راہنمائی کر دی جس نے وہ پتھر غانم سے لے لیا۔ پھر غانم نے خواب میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے ایک پتھر دیا اور اپنے فرزند علی بن الحسین علیہ السلام کی جانب راہنمائی فرمائی۔(۳)

رمی جمرات کے بعد حضرت امام باقر علیہ السلام کی طرف سے دو پتھر پھینکنا اور دوسری جگہ فاسقوں کے لئے تین پتھروں کو پھینکنا۔(۴)

رسول خداؐ کے دست مبارک میں سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا۔(۵)

عیون اخبار الرضا: امام نے فرمایا: وہ کمترین چیز جس کے ذریعہ سے انسان دائرۂ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، یہ ہے کہ سنگریزہ کے بارے میں کہے کہ یہ گٹھلی ہے پھر اس کا عقیدہ پیدا کر لے اور اس کے مخالفین سے برائت کا اظہار کرے۔(۶)

خداوند عالم کے اسماء گرامی، ان کو شمار کرنے کی فضیلت اور اس کی وضاحت؛(۷)

قطرہ قطرہ پیشاب آنے، درد اور سنگ مثانہ کا علاج؛(۸)

حضر

باب آداب احتضار اور اس کے احکامات؛(۹)

۱۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱۰ ص ۱۴؛ بحار ج ۴۰ ص ۱۹۲
۲۔ بحار ج ۲۵ ص ۱۷۵۔۱۸۰
۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۵
۴۔ بحار ج ۲۷ ص ۳۰۵
۵۔ بحار ج ۱۷ ص ۲۹۵، ۳۷۹
۶۔ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۳۰۴ ح ۶۳؛ بحار ج ۲ ص ۱۱۵؛ ج ۲۶ ص ۲۲۹؛ ج ۲ ص ۳۰۱۱
۷۔ بحار ج ۴ ص ۱۸۴
۸۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۸۸
۹۔ بحار ج ۸۱ ص ۲۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علل الشرائع: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حائض اور مجنب کو تلقین کے وقت محتضر کے پاس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کی موجودگی فرشتوں کے آزار واذیت کا موجب ہوتی ہے۔(۱)

ثواب الاعمال: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے اور انہوں نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حالت احتضار کے وقت اپنے مردوں کو کلمۂ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اس لئے کہ جس کی زبان پر آخری کلام یہ ہوتا ہے وہ جنت میں جاتا ہے۔(۲)

مشہور قول یہ ہے کہ حالت احتضار میں میت کو رو بہ قبلہ کرنا واجب ہے لیکن شیخین اور محقق جیسے بعض علماء نے کہا ہے کہ رو بہ قبلہ کرنا مستحب ہے، اسی طرح حالت احتضار میں عقائد اور کلمات فرج کی تلقین کرنا بھی مستحب ہے۔(۳)

ایک یہودی لڑکے کے احتضار کا واقعہ جس کو رسول خداؐ نے شہادتین کی تلقین فرمائی، اس لڑکے نے بھی اپنی زبان سے جاری کیا اور اس طرح آنحضرتؐ کی برکت سے اس کی عاقبت بخیر ہوئی۔

اس بات کا بیان کہ ابوسعید خدری راہ راست پر تھے اور تین دنوں تک حالت احتضار میں رہے، پھر ان کو ان کے مصلیٰ پر لایا گیا تب ان کی وفات ہوئی۔(۴)

حالت احتضار کے وقت مرنے والے کے پاس سورۂ یٰس اور صافات پڑھنے کا استحباب تاکہ آسانی سے جان دے سکے اسی طرح آیت الکرسی وغیرہ پڑھنے کا استحباب؛(۵)

جب رسول خداؐ کی وفات کا وقت آیا اور لوگ ان کے اردگرد جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللھم فاطر السموات والارض "۔ پھر وصیت کی۔ میت کا یہ عہد و میثاق اس دن ہے جب وہ اپنی خواہشات کی وصیت کرے۔(۶)

علل الشرائع: میت کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ شیطان میت کے شکم میں عبث ڈال دیتا ہے۔(۷)

بیان: بعید نہیں کہ اس سے مراد حالت احتضار ہو اور عبث شیطان سے اس کا گمراہ کرنا ہو لیکن ہمارے علماء

۱۔ علل الشرائع ص ۲۹۸ ح ۱
۲۔ ثواب الاعمال ص ۱۳۲ ح ۱؛ بحار ج ۸۱ ص ۲۳۲
۳۔ معتبر ج ۱ ص ۲۵۸
۴۔ بحار ج ۸۱ ص ۲۳۷
۵۔ بحار ج ۸۱ ص ۲۳۸، ۲۴۰
۶۔ بحار ج ۸۱ ص ۲۴۲
۷۔ علل الشرائع ص ۳۰۷ ح ۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے اس فقرہ کو ظاہر پر حمل کیا ہے۔(۱)

حالت احتضار کے وقت پڑھی جانے والی دعا:(۲)

مؤلف: دعوات راوندی سے مروی ہے کہ زین العابدین علیہ السلام نے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی: ''اللھم فانك كريم اللهم ارحمني فانك رحيم''۔ پھر آپ کی وفات ہوگئی۔(۳)

حالت احتضار سے مربوط مطالب:(۴)

مومن کی موت کے وقت رسول اکرمؐ، اہل بیتؑ، جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل وغیرہ کی موجودگی کا تذکرہ:(۵)

حالت احتضار میں ہونے والے شخص کے پاس ائمہ طاہرین علیہم السلام کی موجودگی پر مشتمل باب:(۶)

تفسیر عسکری: پھر حضرت محمدؐ نے فرمایا: اے فرشتۂ مرگ یہ ہمارا بھائی ہے جسے ہم تمہارے حوالہ کر رہے ہیں، اس کے لئے نیکی کی وصیت کرو۔ اسی روایت میں ہے کہ جب اسے قبر میں لٹایا جائے گا تو ہم لوگ وہاں موجود ہوں گے۔(۷)

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! تمہارے اعمال قابل قبول ہوں گے، بخدا تم سب بخش دیئے جاؤ گے، تمہارے اور سرور و خنکی چشم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوگا، مگر یہ کہ تمہاری جان حلقوم تک پہنچ جائے پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے گلے کی جانب اشارہ کیا اور مزید فرمایا: جب ایسا ہو اور احتضار کی حالت طاری ہو تو رسول خداؐ اور حضرت علی علیہ السلام، جبرئیل امین اور فرشتہ مرگ کے ہمراہ اس کے پاس آئیں گے؛ اس وقت حضرت علی علیہ السلام قریب آکر کہیں گے: یا رسول اللہ! یہ شخص ہم اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے لہذا آپ بھی اسے دوست رکھیں۔ آنحضرتؐ جبرئیل سے فرمائیں گے: اے جبرئیل! یہ شخص خدا و رسول اور اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اسے دوست رکھو۔ جبرئیل بھی فرشتہ مرگ سے کہیں گے: یہ شخص خدا و رسول اور اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے لہذا تم بھی اسے دوست رکھو اور اس کے

۱۔ بحار ج۸۱ ص ۲۴۷ ۲۔ بحار ج ۹۵ ص ۳۴۲ ۳۔ دعوات راوندی ص ۲۵۰ ح ۷۰۴
۴۔ بحار ج ۶ ص ۱۴۵ ۵۔ بحار ج ۶ ص ۱۶۲، ۱۷۳، ۱۹۸ ۶۔ بحار ج ۶ ص ۱۷۳
۷۔ بحار ج ۶ ص ۱۷۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ساتھ مہربانی کا مظاہرہ کرو۔ پھر ملک الموت قریب آ کر اس کی روح کو آسانی سے اس کے بدن سے خارج کریں گے، پھر اس کے لئے جنت سے مشک وعنبر سے مخلوط کفن آئے گا اور اس میں اس کو کفن دیا جائے گا اور حنوط کو اس کے بدن پر ملا جائے گا اور اسے جنت کے لباسوں میں سے ایک زرد رنگ کے لباس کو پہنچایا جائے گا۔ جب اسے قبر میں لٹایا جائے گا تو خداوند عالم جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دے گا جس سے نسیم جنت اور اس کی خوشبو آئے گی۔ پھر آگے اور دائیں بائیں طرف سے اس کی قبر کو ایک مہینہ کی مسافت کے برابر وسیع کر دیا جائے اور اس سے کہا جائے گا: جس طرح دلہن بستر پر سوتی ہے اسی طرح آرام سے سو جاؤ، تمہیں نعمتوں سے بھرپور جنت اور اس کے آرام وآسائش مبارک ہو۔

پھر وہ رضوی نامی پہاڑوں میں اہل بیت علیہم السلام کی زیارت کرے گا اور ان کے ساتھ کھانا کھائے گا، جس پانی سے وہ سیراب ہوں گے اسی پانی کو نوش کرے گا اور ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ گفتگو کرے گا یہاں تک کہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے قائم قیام کریں، اس وقت خدا کے حکم سے پلٹائے جائیں گے اور گروہ گروہ لبیک کہنے والے ان کی جانب رخ کریں گے، اس وقت اہل باطل شک وتردید کے شکار ہوں گے اور حقیقت سے پرے فاسد خیالات تباہ وبرباد ہو جائیں گے، عجلت پسند افراد ہلاک ہو جائیں گے جو وقت موعود سے پہلے عالمی حکومت کو برپا کرنا چاہتے تھے۔ جو لوگ فرج کو قریب سمجھتے تھے وہ اہل نجات ہوں گے؛ یہی وجہ ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمہاری وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔(۱)

کافی: رسول اکرمؐ نے حالت احتضار میں پڑے ہوئے ایک صحابی کو مندرجہ ذیل کی تعلیم فرمائی: "اللھم اغفر لی الکثیر من معاصیك و اقبل منی الیسیر من طاعتك"۔(۲)

حالت احتضار میں مبتلا انسان کے پاس سورۂ صافات کی قرائت کرنا سکرات موت سے نجات وآسودگی میں تعجیل کا موجب ہوتا ہے۔(۳)

المناقب: روایت شطیطہ میں ہے کہ امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: بے شک میں اور میری منزلت پر فائز ائمہ تمہارے جنازہ پر ضرور آئیں گے، چاہے تم دنیا کی جس زمین پر رہو، بس تقوائے الٰہی کا دامن ہاتھ سے نہ

۱۔ بحار ج ۶ ص ۱۹۷، ۲۴۳

۲۔ کافی ج ۳ ص ۱۲۵ ح ۱۰؛ بحار ج ۲۲ ص ۱۲۵

۳۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چھوڑو۔(۱)

اس بات پر مشتمل باب کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام موت وغیرہ کے وقت موجود ہوتے ہیں۔(۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''حرث'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

بعض افراد کی حالت احتضار کا بیان؛

ان دونوں (ابوبکر وعمر) کے احتضار کا وقت اور ان کی پیشیمانی؛(۳)

حالت احتضار میں معاذ بن جبل کی کیفیت؛ اور اس بات کا بیان کہ وہ اپنا چہرہ زمین پر چپکا کر مسلسل چلا رہے تھے: واویلا، واثبورا... اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی۔

حالت احتضار کی وقت ابن عباس کی کیفیت؛ اس کا تذکرہ لفظ ''عبس'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

احتضار کے وقت اعمش کی حالت؛(۴)

ابوبکر حضرمی کے احتضار کی حالت؛(۵)

عبداللہ بن مروان اور عبادہ بن صامت کی حالت احتضار کا تذکرہ لفظ ''عبد'' کے ذیل میں کیا جائے گا نیز خطاب جہنی ناصبی کے احتضار کی کیفیت لفظ ''خطب'' کے ذیل کیا جائے گا۔

سید حمیری کے احتضار کی حالت؛(۶)

ابونواس اور دعبل کے احتضار کی حالت؛(۷)

ایک عارف سے حکایت کی گئی ہے کہ وہ ایک جنازہ پر آئے، وہاں موجود لوگوں نے درخواست کی کہ تلقین آپ ہی پڑھیں؛ انہوں نے بھی مندرجہ ذیل رباعی کی تلقین کی:

گر من گنہ جملہ جہان کردستم — لطف تو امید است کہ گیرد دستم

گفتی کہ بہ وقت عجز، دستت گیرم — عاجز تر از این مخواہ کاکنون ہستم(۸)

۱۔ بحار ج۴۸ ص۷۵ ۲۔ بحار ج۲۷ ص۱۵۷؛ ج۳۹ ص۲۳۷؛ ج۴ ص۳۶۲ ۳۔ بحار ج۶۱ ص۲۴۰

۴۔ بحار ج۳۹ ص۱۹۷؛ ج۴۷ ص۳۵۷ ۵۔ بحار ج۶۸ ص۱۱۴ ۶۔ بحار ج۳۹ ص۲۴۱؛ ج۴۷ ص۳۱۲

۷۔ بحار ج۴۹ ص۲۳۸، ۲۴۱

۸۔ ترجمہ اشعار ''اگر میں جملہ کائنات کا گناہگار ہوں تو تیرے لطف وکرم سے امید ہے کہ میری دست گیری کرے گا، تو نے خود کہا ہے کہ عاجزی کے وقت تیرا ہاتھ پکڑلوں، اب اس سے زیادہ عاجزی کا مطالبہ مت کر جس عاجزی کا ابھی شکار ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافر کے احتضار کے سلسلہ میں کتاب تسلی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی نعمانی کی روایت: (۱)

مؤلف: شیخ بہائیؒ نے ''کشکول'' میں لکھا ہے کہ گناہ پر اصرار کرنے والے ایک شخص کے احتضار کی حالت آئی، اس سے کئی مرتبہ کہا گیا کہ ''لا الہ الا اللہ'' کہو تو وہ ہر مرتبہ یہ شعر پڑھتا:

یا رب قائلة یوما و قد تعبت این الطریق الی حمام منجاب (۲)

یہ شعر اس وقت کہا گیا جب ایک پاک دامن خوبصورت عورت منجاب نامی حمام جانے کے لئے گھر سے باہر نکلی لیکن وہ حمام کا راستہ نہیں جانتی تھی، حمام کو تلاش کر کے وہ تھک گئی تھی، اسی وقت اس نے ایک مرد کو دیکھا جو اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑا تھا، اس نے پوچھا کہ حمام کا راستہ کس طرف ہے؟ اس شخص نے اپنے گھر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہیں ہے۔ جب وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو مرد نے دروازہ میں تالا لگا دیا، عورت نے اس کا ارادہ بھانپ کر اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کیا جیسے وہ اس عمل کی طرف راغب ہے اور بہت زیادہ خوش ہے۔ پھر اس نے مرد سے کہا: جلدی سے خوشبو اور کچھ کھانے کی چیز لاؤ۔ جب مرد باہر نکلا تو وہ عورت گھر سے باہر نکلی اور اس نے اپنے آپ کو اس مرد سے نجات دلائی۔ لہٰذا غور کرو کہ اس لغزش نے موت کے وقت توحید کی شہادت سے کس طرح اس مرد کو روک دیا، حالانکہ وہ اس عورت کو صرف اپنے گھر میں لے گیا تھا اور اس کے ساتھ زنا کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا تھا۔ (۳)

محمد بن سلیمان عباسی (جو شہید فخ حسین بن علی حسنی کے ساتھ جنگ کی تھی) سے مروی ہے کہ جب احتضار کا وقت آیا تو اس کو شہادت کی تلقین کی گئی لیکن اس نے شہادت کے بجائے کہا:

الا لیت امی تلدنی و لم اکن لقیت حسینا یوم فخ و لا حسن (۴)

حضور قلب، نماز کی روح:

عبادت میں امام سجاد علیہ السلام کا حضور قلب: (۵)

۱۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۲

۲۔ وہ عورت کہاں ہے جو خستہ حال تھی اور کہہ رہی تھی کہ منجاب نامی حمام کا راستہ کہاں ہے؟

۳۔ کشکول بہائی ج ۱ ص ۲۱۶

۴۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۶۲: ''اے کاش! میری ماں نے مجھے پیدا نہیں کیا ہوتا اور میں موجود نہیں ہوتا تا کہ فخ کے دن حسین کا سامنا ہی نہ کرتا اور حسن کو بھی نہیں دیکھتا''؟

۵۔ بحار ج ۴۶ ص ۵۸، ۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: علامہ مجلسیؒ اپنی کتاب ''الاعتقادات'' میں لکھتے ہیں کہ اے بھائی! بے شک ہر عبادت کی ایک روح ہے اور ایک جسم، ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، جسم اور اس کا ظاہر، بدن کے مخصوص حرکات ہیں اور اس کا باطن وہ فوائد و برکات ہیں جن کا حصول ہی عبادت کا مقصود و مطلوب ہے۔ عبادت کی روح، حضور قلب اور عبادت کے مقصود کا طلب کرنا ہے اور فوائد و برکات صرف اور صرف اسی روح کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ بطور نمونہ: نماز دین کا ستون ہے، خداوند عالم نے اسے تمام جسمانی عبادات و اعمال میں سب سے بہتر اور برتر قرار دیا ہے اور اس نے اس نماز پر بہت سے فوائد و اثرات مرتب کئے ہیں؛ چنانچہ خدا کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنْ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾(۱) رسول اکرمؐ بھی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: ''الصلاة معراج المومن''۔ لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ نماز کے یہ فوائد و اثرات اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب اسے اس کی روح یعنی حضور قلب کے ساتھ ادا کیا جائے؛ اس لئے کہ جس بدن میں روح نہ ہو اس میں حرکت اور عمل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہم جو نماز پڑھتے ہیں وہ نہ تو ہمیں فحشا و منکرات سے روکتی ہے اور نہ ہی ہمیں بلندی کی طرف لے جاتی ہے۔ نماز ایک الٰہی معجون اور آسمانی مرکب ہے جس کو اگر شرائط و آداب کے ساتھ انجام دیا جائے انسان تمام تر نفسانی بیماریوں اور روحانی امراض سے نجات حاصل کر سکتا ہے، انسان نماز کے ہر جزو میں غور و فکر کرے اور اس بات سے آگاہ ہو کہ اس کی غرض و غایت اور اس کا ہدف کیا ہے۔(۲)

محقق فیض کاشانیؒ بھی ''خلاصۃ الاذکار'' میں لکھتے ہیں: بے شک ذکر کی جان و روح حضور قلب ہے، یہاں حضور قلب سے ہماری مراد یہ ہے کہ دل ہر اس چیز سے خالی ہو جو یاد خدا سے غافل کر دے۔ علم بھی انسان کی گفتگو سے ہماہنگ ہو، فکر و خیال، غیر خدا میں مشغول نہ ہو اور دل ذکر و حال کے معنی کے لئے آمادہ ہو۔ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ انسان ''اللہ اکبر'' کہے لیکن اس کے دل میں خداوند عالم سے بھی بڑی کوئی چیز موجود ہے، اپنے کام کے لئے ''ان شاء اللہ'' نہ کہے لیکن یہ محسوس کرے اور جان لے کہ امور کی تدبیر و تقدیر خدا کے دست اختیار اور اس کے قضا و قدر کا تابع ہے، کوئی بھی چیز اس کے قطعی حکم کو پلٹا نہیں سکتی۔ یہ جان لے کہ اگر

۱۔ عنکبوت/۴۵؛ ''نماز ہر برائی اور بدکاری سے روکنے والی ہے''۔ ۲۔ الاعتقادات ص ۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خداوند عالم ارادہ نہ کرے کہ اس بے نوا نے اپنے لئے جس کام کو مقدر کرلیا ہے اسے حتمی اور یقینی کرے تو وہ ہرگز انجام پذیر نہیں ہوسکتا....

اسی مضمون پر مشتمل وہ مطلب ہے جسے ایک عالم نے ایسے شخص کے حال کی مثال بیان کرتے ہوئے بیان کیا ہے جو زبانی اعتبار سے خدا کی پناہ حاصل کرتا ہے لیکن تباہ و برباد کردینے والے اپنے گناہوں سے الگ نہیں ہوتا: ایسی حالت میں وہ اس شخص کے مانند ہے جسے جنگل میں درندے کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اسکے پیچھے ایک محفوظ قلعہ موجود ہے، جب وہ درندے کے دانتوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اس محکم قلعہ میں پناہ گزیں ہوجاؤں اور خود کو اس جانور کے خطرناک دانتوں سے بچالوں گا لیکن ایسا وہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر زبان سے کہتا ہے (عمل نہیں کرتا) ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو اس درندے سے نجات کیسے دلاسکتا ہے؟!

مؤلف: ان شاء اللہ اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ "ذکر" کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرم

ابن حضرمی کا واقعہ:

عمرو بن حضرمی قریش کے کاروان تجارت میں تھے، اس کاروان سے رسول اکرمؐ کی طرف سے بھیجے گئے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی، یہ واقعہ جنگ بدر سے دو مہینے قبل رونما ہوا تھا، وہ سوچ رہے تھے کہ یہ جمادی الثانی کے آخری ایام ہیں لیکن رجب کا مہینہ چل رہا تھا، مسلمان آپس میں گفتگو کرنے لگے، ایک نے کہا: دشمن سے ہمارا سامنا ہوا ہے اور غنیمت کو ہماری روزی قرار دی گئی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ شہر حرام داخل ہوا ہے یا نہیں۔ دوسرے شخص نے کہا: ماہ حرام آچکا ہے لہذا غنیمت کی لالچ صحیح نہیں ہے لیکن آخر کار فانی متاع دنیا کی لالچ کرنے والے غالب رہے، اسی لئے انہوں نے عمرو بن حضرمی پر حملہ کر کے قتل کردیا اور اس کے قافلہ کو مال غنیمت سمجھ کر لوٹ لیا۔ کفار قریش کو اس واقعہ کی خبر ہوئی، وہ گھوڑے پر سوار ہوکر رسول اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور کہا: کیا آپ کی نظر میں ماہ حرام میں جنگ و قتال حلال ہے؟ اسی وقت یہ آیۂ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنْ

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾۔(۱)(۲)

مؤلف: یہ ابن حضرمی وہی ہے جس کے شر کو ختم کرنے کے لئے امیر المومنین علیہ السلام نے جاریہ بن قدامہ کو بصرہ روانہ کیا، اس کا نام ''عبداللہ بن عامر حضرمی'' ہے جس کا تذکرہ لفظ ''جری'' کے ذیل میں کیا گیا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کا سب سے قبیح اور برا پانی، برہوت کا پانی ہے جو حضرموت میں ہے اور وہاں ہام وصدی نامی کفار رہتے ہیں۔(۳)

بیان: مذکورہ حدیث میں ہام وصدی سے مراد عرب کی تعبیر کے مطابق کفار کی روحیں ہیں۔

حطأ

مؤلف: حطیئہ... جرول بن اوس ایک برجستہ شاعر اور غیر مختون شخص تھا کہ جس نے عہد جاہلیت اور عہد اسلام دونوں کو درک کیا تھا۔ اس سے حکایت کی گئی ہے کہ جب عبداللہ بن شداد کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے محمد سے اس طرح وصیت کی: میرے لال! تمہارے نزدیک بہترین اور سزاوار ترین کام اعلانیہ و پوشیدہ دونوں حالت میں تقوائے الٰہی، شکر خدا اور قول ونیت کی صداقت ہونا چاہئے اس لئے کہ شکر گزاری، فراوانی کا موجب ہوتا ہے اور تقویٰ، بہترین توشہ شمار ہوتا ہے۔(۴)

حطب

ابن عبدربہ کا بیان ہے: عہد جاہلیت میں عمر، اپنے باپ کی طرح لکڑیاں جمع کرتے تھے۔

عمرو بن عاص سے بھی منقول ہے کہ ان ایام پر لعنت جن میں عمرو عاص، عمر بن خطاب کے لئے کام کرے،

۱۔ بقرہ/۲۱۷: ''پیغمبر! یہ آپ سے محترم مہینوں کے جہاد کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ان میں جنگ: گناہ کبیرہ ہے اور اس خدا سے روکنا اور خدا اور مسجد الحرام کی حرمت کا انکار ہے اور اہل مسجد الحرام کا وہاں سے نکال دینا خدا کی نگاہ میں جنگ سے بھی بدتر گناہ ہے اور فتنہ وقتل سے بھی بڑا جرم ہے اور یہ کفار برابر تم لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے امکان میں ہو تو تم کو تمہارے دین سے پلٹا دیں اور جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کفر کی حالت میں مرجائے گا اس کے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ جہنمی ہوگا اور وہیں ہمیشہ رہے گا''۔

۲۔ بحار ج۱۹ ص۱۸۹،۱۴۰ ۳۔ بحار ج۶ ص۲۸۹ ۴۔ الکنی والالقاب ج۲ ص۱۶۶؛ الاغانی ج۲ ص۱۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خدا کی قسم! مجھے وہ زمانہ اچھی طرح یاد ہے جب عمر لکڑیوں کا ڈھیر اپنے سر پر رکھتے تھے اور ان کا بیٹا بھی دوسرا ڈھیر؛ اس کی قیمت ان خرموں کے برابر تھی جو ایک لقمہ بھی نہیں ہوتے۔(۱)

ابن اثیر "النہایہ" میں حطب کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: درخت کا پتہ ہے، عمر کی حدیث میں ہم پڑھتے ہیں کہ اس پہاڑ میں تم نے دیکھا کہ میں ایک مرتبہ لکڑیاں جمع کرتا تھا اور دوسری مرتبہ درخت کو ہلاتا تھا تا کہ اس کے پتوں کو جمع کر سکوں۔(۲)

حمالۃ الحطب؛

مؤلف: "حمالۃ الحطب" سے حرب کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن ام جمیل مراد ہے۔ مجمع البیان کے مطابق اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صحرا کے کانٹوں کو جمع کرتی تھی اور انہیں رسول خداؐ کے راستہ میں رکھ دیتی تھی تا کہ نماز کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت ان کے پیروں میں چبھ جائے اور آپ کو نقصان پہنچے۔(۳)

حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ... جب اس نے مکہ کی جانب خط روانہ کیا اور آیہ مبارکہ ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُمْ أَوْلِیَاءَ﴾(۴) اور عمر کا اس کے بارے میں یہ کہنا: یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ اور آنحضرتؐ کا ارشاد: اے عمر! تم کیا جانو، اس بات کی امید ہے کہ خداوند عالم جو اصحاب بدر سے واقف ہے، وہ ان کو بخش دے۔(۵)

حاطب کے متعلق مطالب؛(۶)

مؤلف: حاطب بن ابی بلتعہ لخمی... یہ جنگ بدر میں موجود تھے، ۳۰ھ میں ان کی وفات ہوئی، عثمان نے ان پر نماز پڑھی، وفات کے وقت حاطب کی عمر ۶۵ سال تھی۔(۷)

حطط

حدیث ثقلین، حدیث سفینہ اور باب حطہ کے تناظر میں اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل باب؛(۸)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ "بوب" کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

۱۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۵۷ ۲۔ النہایہ ج ۲ ص ۸ ۳۔ مجمع البیان ج ۲ ص ۴۴

۴۔ ممتحنہ ۱: "ایمان والو! خبردار میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بنانا"۔ ۵۔ بحار ج ۲۱ ص ۹۴، ۱۱۹؛ ج ۷۵ ص ۳۸۸

۶۔ بحار ج ۱۸ ص ۲۰۔۱۱۰، ۱۰۷ ۷۔ الاصابہ ج ۱ ص ۳۰۰ ۸۔ بحار ج ۲۳ ص ۱۰۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حطم

باب حطیم اور اس کی فضیلت؛

حطیم، افضل ترین حصہ؛

حطیم، مکہ کا بہترین حصہ ہے اور مکہ زمین کی افضل ترین جگہ ہے؛ اس سے متعلق مطالب لفظ ''حجج'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔(۱)

تفسیر عیاشی: حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے درمیان فاصلہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گوسفندوں کو علف دیتے تھے (یا آپ وہاں سے ان کو ہنکاتے تھے) اور وہاں نماز پڑھتے تھے، خدا کی قسم! اگر کوئی شخص اپنی پوری زندگی وہاں دن میں روزہ رکھے اور رات میں سفیدیٔ صبح نمودار ہونے تک نماز کے لئے کھڑا رہے لیکن وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی حرمت کا قائل نہ ہو تو خداوند عالم اس سے کوئی بھی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔(۲)

حطیم بن ہند کی مذمت میں رسول خداؐ کا ارشاد گرامی جس نے مدینہ کی چراگاہ کو قبضہ میں کر لیا تھا۔(۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حفص

حفص بن ابیض تمار کوفی... شیخ نے ان کو امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے، ان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام کے رازداروں میں سے تھے؛ وہ روایت یہ ہے:

الاختصاص: ابن ابی الخطاب نے موسیٰ بن سعدان سے اور انہوں نے حفص ابیض تمار سے روایت کی ہے: جس وقت معلیٰ بن خنیس کو قتل کر کے دار پر لٹکایا گیا، میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے مجھ سے فرمایا: اے حفص! میں نے معلیٰ کو حکم دیا لیکن اس نے میرے حکم کے برخلاف عمل کیا، ایک دن میں نے معلیٰ کو دیکھا، وہ بہت غمگین تھا، میں نے پوچھا: اے معلیٰ! کیا ہوا؟ ایسا لگتا ہے جیسے اہل وعیال کی یاد آ رہی ہے۔ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: قریب آؤ، وہ قریب آیا تو میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا: اپنے آپ کو کہاں دیکھ رہے ہو؟ کہا: خود کو اپنے اہل وعیال کے پاس دیکھ رہا ہوں، یہ میری بیوی ہے اور یہ میرے فرزند ہیں۔ میں نے بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ ان کی زیارت کرے اور اپنی

۱۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۲۹ ۲۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۳ ح ۱۴۱؛ بحار ج ۶۸ ص ۸۶ ۳۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بیوی بچوں کے ساتھ خلوت کرے۔ پھر میں نے اس سے کہا: قریب آؤ، وہ قریب آیا تو میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا: اب خود کو کہاں دیکھ رہے ہو؟ کہا: خود کو مدینہ میں آپ کے ہمراہ دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس سے کہا: اے معلیٰ! ہمارے پاس ایسے کلمات ہیں کہ اگر کوئی اس کی حفاظت کرے تو خداوند عالم اس کو اس کے دین اور دنیا پر حافظ قرار دے دیتا ہے۔ اے معلیٰ! کلمات واسرار کے لئے اپنے آپ کو لوگوں کا اسیر بناؤ تا کہ وہ جب چاہے تمہیں امان دیں اور جب چاہے تمہیں قتل کر دیں۔ اے معلیٰ! جو شخص ہمارے رازوں کو پوشیدہ رکھتا ہے، خداوند عالم اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور قرار دیتا ہے اور اسے لوگوں کے درمیان محکم واستوار کرتا ہے، لیکن جو شخص اس طرح کی ہماری حدیثوں کو فاش کرتا ہے تو وہ یا تو اسلحہ کے ذریعہ سے مرتا ہے یا پھر زنجیر میں قید ہو کر موت سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اے معلیٰ! تم قتل کئے جاؤ گے لہذا تیار رہو۔(۱)

کفایۃ الاثر: حفصہ بنت سیرین سے روایت کی گئی ہے کہ انس بن مالک نے مجھ سے کہا: میں نے رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے پھر آنحضرت کی آواز دھیمی ہوگئی اور آپ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حفصہ کے حالات پر مشتمل باب:(۳)

واحدی نے اپنی سند سے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ، حفصہ بنت عمر کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت ان کے درمیان بحث وگفتگو اور نزاع کی کیفیت طاری ہوگئی۔ آنحضرت نے حفصہ سے فرمایا: کیا تیار ہو کہ ہمارے درمیان کوئی مرد فیصلہ کرے؟ حفصہ نے کہا: ہاں۔ آنحضرت نے عمر کو بلا بھیجا، جب عمر آئے تو آنحضرت نے حفصہ سے کہا: جو کہنا ہے کہو۔ حفصہ نے کہا: اے رسول خداؐ! آپ ہی کہئے لیکن حق کے علاوہ کچھ اور نہیں کہئے گا۔ عمر نے یہ بے ادبی دیکھ کر حفصہ کے کان کے نیچے ایک بھرپور طمانچہ لگایا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اے عمر! کافی ہے۔ عمر نے حفصہ سے کہا: اے دشمن خدا! رسول حق کے علاوہ کچھ نہیں کہتے، اس خدا کی قسم جس نے ان کو برحق مبعوث فرمایا ہے، اگر ہم آنحضرت کی خدمت میں نہ ہوتے تو میں تمہیں اتنا زدوکوب کرتا کہ تم مر جاتی۔ رسول اکرمؐ اٹھے اور اپنے مخصوص کمرے

۱۔ الاختصاص ص ۳۲۱؛ بحار ج ۲۵ ص ۳۸۰ ۲۔ کفایۃ الاثر ص ۷۸؛ بحار ج ۳۶ ص ۳۲ ۳۔ بحار ج ۲۲ ص ۲۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں تشریف لے گئے اور ایک مہینہ تک اسی میں رہے، اکیلے ہی کھانا کھاتے اور کسی بیوی کے قریب نہیں جاتے تھے اور کسی کی بھی موجودگی قبول نہیں فرمائی... تبھی مندرجہ ذیل آیۂ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ إِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیَاةَ الدُّنْیَا وَزِینَتَهَا... وَکَانَ اللهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمًا﴾۔(۱)(۲)

ابومخنف کا بیان ہے: جب امیر المومنین علیہ السلام منزل ذی قار پر پہنچے تو عائشہ نے حفصہ کو اس طرح خط لکھا: اما بعد! میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ علی ذی قار پہنچ چکے ہیں، ہماری تعداد اور وسائل واسباب سے متعلق جو خبریں ان کو معلوم ہوئی ہیں اس سے وہ خوف زدہ ہیں۔ وہ ذی قار میں "اشقر" (۳) کی طرح ہیں، اگر اپنا قدم آگے بڑھائیں تو ان کا سر کاٹ دیا جائے گا اور اگر پیچھے ہٹیں تب بھی گلو خلاصی ناممکن ہے۔ خط پڑھتے ہی حفصہ نے اپنے کنیزوں کے ساتھ تالیاں بجائیں اور ان کو حکم دیا کہ اسی طرح تالیاں بجاتی رہیں اور یہ شعر بھی پڑھیں:

ما الخبر ما الخبر علی فی السفر

کالفرس الاشقر ان تقدم عقر

و ان تاخر نحر (۴)

پھر طلقاء کی بیٹیاں حفصہ کے پاس آتیں اور گانا سنتی تھیں۔ یہ خبر ام کلثوم بنت علی علیہ السلام کو معلوم ہوئی، انہوں نے لباس پہنا، اپنا چہرہ چھپایا اور سر پر چادر ڈالی، ان کے اردگرد کنیزوں نے حلقہ کیا ہوا تھا تاکہ پہچانی نہ جائیں۔ پھر وہ ناآشنا صورت میں ان کے پاس آئیں۔ جب ام کلثوم نے اپنی نقاب ہٹائی اور چہرہ آشکار کیا تو حفصہ یہ دیکھ کر شرمندہ ہوئیں اور کلمۂ استرجاع پڑھنے لگیں۔ ام کلثوم نے کہا: اگر آج تم اور تمہاری بہن، امیر المومنین علیہ السلام کے خلاف ہاتھ ملا لیا ہے تو اس سے پہلے بھی تم لوگوں نے ان کے بھائی رسول خداؐ کے خلاف بھی ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا، خداوند عالم تم لوگوں کے بارے میں آیات نازل فرمائیں۔ حفصہ نے کہا: خدا تم پر

۱۔ احزاب/ ۲۸۔۳۰ ۲۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۷۳

۳۔ یہ اس شخص کے لئے بطور مثال بولا جاتا ہے جو دو شر کے درمیان ہو اور کسی ایک سے نجات کی امید نہ ہو۔

۴۔ کتنی اچھی خبر ہے، کتنی اچھی خبر ہے، علی اشقر کی طرح ہے، اگر آگے بڑھے تو اس کا سر کاٹ لیا جائے گا اور اگر پیچھے ہٹے تب بھی موت سے ہمکنار ہوگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رحمت نازل کرے، مجھے معاف کرو۔ پھر خط منگوا کر اسے پاک کر دیا اور خداوند عالم سے بخشش طلب کی۔(۱)

مؤلف: الدر النظیم میں ہے کہ حفصہ نے کہا: تم جو نا آشنا صورت میں یہاں آئی ہو اس سے میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ ام کلثوم نے کہا: مجھ سے کس طرح خدا کی پناہ مانگ سکتی ہو جب کہ اس میراث کے سلسلہ میں میری ماں کی طرف سے جو مجھے ملا تھا اس کے متعلق تم نے ظلم و ستم کرتے ہوئے اپنی بہن کے ساتھ گواہی دی کہ رسول خداؐ کچھ بھی میراث نہیں چھوڑتے اور اس طرح تم نے ہمیں ہماری میراث سے محروم کر دیا اور خدا نے ہمارے لئے جو حق مقرر فرمایا تھا اس سے روک دیا۔ عورتیں یہ سن کر حفصہ کے پاس آئیں اور ان کی مذمت کرنے لگیں۔ حفصہ نے بھی حکم دیا کہ اس خط کو جلا دیا جائے۔

مؤلف: اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ بھی ان میں سے تھیں جنہوں نے گواہی دی تھی کہ رسول کوئی میراث نہیں چھوڑتے لیکن اس سلسلہ میں ان کی بہن عائشہ کی گواہی مسلم ہے۔ ہم نے ''اوس'' کے ذیل میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

جنت کے حلیم کا نزول:

محاسن: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب، حفصہ کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ رسول خداؐ کی مردانگی کیسی ہے؟ جواب دیا: عام لوگوں کی طرح، لیکن خداوند عالم نے اپنے رسول کے لئے اس چیز کو پسند نہیں کیا اسی لئے جنت کے پھولوں سے بنے ہوئے حلیم کے ایک پیالہ کو ان کی خدمت میں ارسال کیا اور انہوں نے اسے کھا لیا، اس طرح آنحضرت میں چالیس لوگوں کے ''بضع'' کا اضافہ کر دیا گیا۔(۲)

بیان: یہاں ''بضع'' مجامعت کے معنی میں ہے۔ عمر سے یہ بھی مروی ہے کہ ہم گروہ مہاجرین مکہ میں اپنی عورتوں پر مسلط رہتے تھے لیکن انصار کی عورتیں اپنے شوہروں پر مسلط رہتی تھیں، جب ہماری عورتوں کی شادی انصار سے ہوئی تو ان میں ان کے صفات منتقل ہوئے۔ ایک دن میں اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا کہ اس نے سختی اور تندی سے میرا جواب دیا، میں نے اسے مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو اس نے کہا: مجھے مارنا چاہتے ہو۔ پھر اس نے کہا: رسولؐ جو تم سے بہتر ہیں، ان کی بیویاں ان کا جواب دیتی ہیں۔ میں نے کہا: امید

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۹۰ ۲۔ محاسن ص ۴۰۴ ح ۱۰۶؛ بحار ج ۶۶ ص ۸۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے کہ حفصہ ایسی نہیں ہوگی۔ پھر میں حفصہ کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: بے شک رسول خداؐ پورے دن میں کسی نہ کسی بیوی پر غصہ ضرور کرتے ہیں۔ میں نے کہا: مجھے ابوقحافہ کی بیٹی کے ذریعہ دھوکہ نہ دو، وہ تو رسول خداؐ کی محبوبہ ہے، اس کی وجہ سے آنحضرت ایسی چیزیں برداشت کرتے ہیں کہ تم سے نہیں کرتے۔(۱)

حفظ

حافظہ اور فراموشی کو منتقل کرنے والے امور پر مشتمل باب؛(۲)

حافظہ کی تقویت کے اسباب؛

الخصال: حضرت علی علیہ السلام کو کی گئی رسول خداؐ کی وصیت میں ہے: اے علی! تین چیزیں حافظہ کی زیادتی کا موجب ہوتی ہیں اور بیماری کا خاتمہ کرتی ہیں: دودھ پینا، مسواک کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔(۳)

محقق طوسی نے ''آداب متعلمین'' میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے، یہاں اس کا خلاصہ نقل کیا جارہا ہے: حافظہ میں اضافہ کے سب سے قوی اسباب یہ ہیں: کوشش، مواظبت، کم خوری، خضوع وخشوع کے ساتھ نماز شب، قرآن کریم کی تلاوت؛ ایک نظریہ کے مطابق قرآن کریم خاص طور سے آیۃ الکرسی کی تلاوت حافظہ کی تقویت کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔ البتہ قرآن کو تدبر کے ساتھ پڑھنا مفید ہے، کیونکہ آنحضرت کا ارشاد ہے: ''قرآن کو تدبر کے ساتھ پڑھنا میری امت کا بہترین کام ہے''۔ حافظہ کی تقویت کے دوسرے اسباب میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں: رسول اکرمؐ پر صلوات بھیجنا، مسواک کرنا، شہد پینا، شکر کے ساتھ کندر کھانا اور ہر روز سرخ کشمش کے ۲۱ دانوں کو کھانا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ حافظہ کی تقویت کے ساتھ ساتھ بہت سی بیماریوں کا علاج بھی ہے، یہ بلغم اور رطوبتوں کو جتنا کم کرے گا، حافظہ کی تقویت کا موجب ہوگا۔(۴)

قوت حافظہ کی تعریف:(۵)

۱۔ بحار ج۱۶ ص۳۸۴ ۲۔ بحار ج۶۷ ص۳۹ ۳۔ الخصال ص۱۲۶ ح۱۲۲

۴۔ آداب متعلمین ص۱۹۸؛ بحار ج۶۷ ص۳۲۰ ۵۔ بحار ج۶۲ ص۲۷۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بعض دوائیں جو تقویت حافظہ کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں جیسے: ایک مثقال ہر روز ادرک کی جیلی کھانا، مستقل نہار منہ منقہ کھانا، روزہ رکھنا، مسواک کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

کفعمی کا بیان ہے کہ تقویت حافظہ کے لئے ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ ۲۰ درہم کے برابر منقہ، ایک مثقال سعد کوفی، ۲ درہم کندر اور آدھا درہم زعفران لے کر اسے کوٹ لے پھر اسے آب سونف سے خمیر کرے تاکہ معجون کی طرح ہو جائے، پھر اسے ہر روز نہار منہ ایک درہم کے برابر کھائے۔

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی: آپ نے ہمارے سامنے جو علم بیان فرمایا ہے اسے ہم کیسے حفظ کریں؟ فرمایا: دس درہم کے برابر لونگ اور اسی کے برابر کندر کے لے اسے آہستہ آہستہ کوٹ لو پھر ہر روز نہار منہ تھوڑا سا پانی کے ساتھ کھاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص خالص زعفران اور سعد کو لے کر اس میں تھوڑا سا شہد ملا لے اور ہر روز دو مثقال کھائے تو ممکن ہے حافظہ کی قوت میں اساحروں کی طرح ہو جائے۔(۱)

ان چیزوں کا بیان جو حافظہ کی کمی کو دور کرتی ہیں۔(۲)

حفظ قرآن کی دعا:(۳)

قرب الاسناد: دعا: ''اللھم احمنی بترك معاصیك ابدا ما ابقیتنی...الخ۔(۴)

حضرت علی علیہ السلام کی شان میں آیۂ اذن واعیہ کا نزول:

الاختصاص: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے حافظہ کے متعلق ابن داب کا بیان ہے: یہ وہی ہیں جن کو عرب ''عقل'' کہتے تھے، آپ آنحضرت سے جو کچھ سنتے اسے حفظ کر لیتے اور اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیتے تھے، آسمان سے لے کر زمین تک کی حیرت انگیزیوں کے بارے میں آنحضرت سے سوال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے بارے میں آیۂ مبارکہ ﴿ وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴾ (۵) ایک دن آپ آنحضرت کے بیت الشرف تشریف لے گئے، دیکھا کہ فرشتے وہاں رفت و آمد کر رہے ہیں، آپ وہیں کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ فرشتوں نے آنحضرت کی خدمت میں پہنچ کر سلام کیا، اس واقعہ کے بعد آپ نے آنحضرت کی خدمت

۱۔ بحار ج ۶۲ ص ۳۴۰ ۲۔ بحار ج ۹۵ ص ۲۷۲ ۳۔ بحار ج ۹۵ ص ۳۴

۴۔ قرب الاسناد ص ۱۴، بحار ج ۹۵ ص ۳۴ ۵۔ حاقہ ۱۲ ''اور محفوظ رکھنے والے کان سن لیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں پہنچ کر عرض کی: یارسول اللہ! آج چار لاکھ فرشتوں نے آپ کو سلام کیا ہے۔ آنحضرت نے پوچھا: کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: میں ان کی باتوں کو جو الگ الگ زبانوں میں تھیں یاد کرلیا ہے۔(۱)

حافظ چہل حدیث:

چالیس حدیثیں حفظ کرنے والے کی فضیلت پر مشتمل باب؛(۲)

غوالی اللآلی: رسول خداؐ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص چالیس حدیثیں حفظ کرے اور ان سے اپنے دینی امور میں استفادہ کرے تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن فقیہ محشور فرمائے گا۔(۳)

بیان: یہ مضمون علمائے شیعہ وسنی کے درمیان مشہور اور معروف ہے اور اس کی روایتیں استفاضہ کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ بلکہ بعض کا کہنا ہے کہ یہ مضمون متواتر ہے۔ لیکن انہوں نے حفظ کے معنی کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس سے پس دل یاد کرنا مراد ہے اس لئے کہ یہ چیز صدر اسلام اور اس سے پہلے رائج تھی، ان کا دارومدار خاطر اتے نقش ہونا ہے، نہ یہ کہ اس سے دفتروں میں لکھنا مراد ہے۔ بعض دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے قدامت سے محفوظ رکھنا مراد ہے، جو دل میں محفوظ رکھنے، لکھنے اور لوگوں کے درمیان نقل کرنے وغیرہ کو شامل ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرے اقوال بھی بیان کئے گئے ہیں لیکن حق اور صحیح قول یہ ہے کہ حفظ کے مراتب ہیں اور انہیں مراتب کے اعتبار سے اجر وثواب دیا جاتا ہے:

ایک: پہلا مرتبہ احادیث کے لفظ کو یاد کرنا ہے چاہے دل میں محفوظ رکھنے کے ذریعہ ہو یا دفتروں اور کتابوں میں لکھنے کے ذریعہ ہو، یا پھر نقل وبیان کرنے کی اجازت چاہنا اور اس کی اجازت دینا وغیرہ کے ذریعہ ہو۔

ان کے معانی ومفاہیم کی حفاظت، ان کی باریکیوں میں غور وفکر کرنا اور ان کے ذریعہ سے احکام و معارف کا استنباط کرنا۔

تین: احادیث کے مطابق عمل کرنے کے ذریعہ ان کی حفاظت کرنا اور ان کی حیثیت ومنزلت پر توجہ مبذول رکھنا۔

حدیث میں ''علی امتی'' ہے، اس کے بارے میں یہ بات پیش نظر رہے کہ یہاں علی، لام کے معنی میں

۱۔ اختصاص ص ۱۵۴، بحار ج ۴۰ ص ۱۰۹ ۲۔ بحار ج ۲ ص ۱۵۳ ۳۔ غوالی الآلی ج ۴ ص ۷۹ ح ۷۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے یعنی ان کے لئے حفظ کرے؛ چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُم ﴾(۱) یعنی تمہاری ہدایت کرنے کے لئے۔ اکثر روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دینی امور جیسے اصول عقائد اور قلبی وجسمانی عبادات کے ذریعہ چالیس کی تخصیص کی گئی ہے بلکہ بعض سے یہ بھی آشکار ہوتا ہے کہ چالیس میں اہم عقائد، عبادات، خصائل وصفات حسنہ شامل ہیں۔ بنابریں فقیہ عالم کی صورت میں محشور ہونے سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم اسے توفیق دے کہ وہ احادیث میں تدبر اور خدا کے لئے ان کے مطابق عمل کرنے کے ذریعہ فقیہ عامل کی طرح ہو جائے۔(۲)

مؤلف: حدیث کا معنی ومفہوم اس سے قبل لفظ ''حدث'' کے ذیل میں بیان کیا گیا اور لفظ ''فقہ'' کے ذیل میں فقیہ کے معنی ومفہوم پر بحث کی جائے گی۔

اس بات کا بیان کہ کسی کے صالح ہونے کی وجہ سے خداوند عالم اس کے فرزندوں اور پڑوسیوں کی حفاظت کرتا ہے۔(۳)

تفسیر عیاشی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک خداوند عالم مومن کی اولاد کی ہزار سال تک حفاظت کرتا ہے اور اس طرح ہو جاتا ہے کہ دو بیٹوں یا ان کے والد کے درمیان سات سو سال کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔(۴)

التوحید: امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ نگہبان فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔(۵)

محافظ فرشتوں سے مربوط بیان؛(۶)

رسول خداؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں خداوند عالم کسی کی حفاظت کو قبول نہیں فرماتا: ویرانہ گھر میں داخل ہونے والا، شاہراہ پر نماز پڑھنے والا اور وہ شخص جو اپنا توشہ بھیج دے لیکن اس کی حفاظت کا سامان فراہم نہ کرے۔

مؤلف: اہل حدیث کی اصطلاح میں ''حافظ'' کے مختلف اطلاقات ومصادیق ہیں؛ ایک یہ کہ اس شخص کو حافظ کہا جاتا ہے جو ایک لاکھ حدیث کے متن وسند پر عمل کرتا ہو۔ ''طالب'' اسے کہتے ہیں جو جلد ہی اس راہ

۱۔ بقرہ/۱۸۵؛ ''اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی کبرائی کا اقرار کرو''۔
۲۔ بحار ج۲ ص۱۵۶
۳۔ بحار ج۷۱ ص۲۳۶
۴۔ تفسیر عیاشی ج۲ ص۲۳۹ ح۷۰؛ بحار ج۷۱ ص۲۳۶
۵۔ بحار ج۴۱ ص۲؛ ج۵ ص۱۱۳؛ ج۴۲ ص۵۸؛ ج۷۰ ص۱۵۴
۶۔ بحار ج۵ ص۳۹؛ ج۷۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پر گامزن ہوا ہو اور اس کی طرف مائل ہوا ہو۔ ''محدث''، ''شیخ'' اور ''امام'' بھی استاد کامل کو کہا جاتا ہے۔ حجت اس کے لئے بولا جاتا ہے جو تین ہزار حدیث پر عمل کرتا ہو، اس کے اسناد سے واقف ہو اور جرح و تعدیل کے سلسلہ میں راویوں کے احوال سے واقف ہو۔ حاکم اس کو کہا جاتا ہے جو روایت کی گئی تمام روایتوں پر عمل کرتا ہو۔ کہا گیا ہے کہ محدث اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جس تک روایت کا سلسلہ اسناد پہنچتا ہو اور وہ بھی اپنی ضرورت کی چیزیں حفظ کرے۔ بعض لوگوں نے حافظ اس شخص کو کہا ہے جو کتاب وسنت کا حافظ ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض شیعہ وسنی پر لفظ ''حافظ'' کا اطلاق کیا گیا ہے۔

حافظ رجب برسی... جن کا تذکرہ لفظ ''رجب'' کے ذیل میں آئے گا۔

حافظ شیرازی، شمس الدین محمد شیرازی... معروف ومشہور دیوان کے مالک ہیں، ان کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کے حافظ تھے۔

چلپی نے کشف الظنون میں حافظ کی مرتب شدہ دیوان کے متعلق، ان کی کتاب کے مقدمہ کے ذیل میں لکھا ہے: ہمارے آقا حافظ چونکہ کشاف اور مطالع پر حاشیہ لگا رہے تھے اور ان دونوں کتابوں کی تدریس میں مشغول تھے اسی لئے انہوں نے اپنا دیوان خود مرتب نہیں کیا بلکہ ان کے بعد قوام الدین عبداللہ کی خواہش پر مرتب کیا گیا ہے جو فارسی زبان والوں کے درمیان انتہائی مشہور ومعروف دیوان ہے، اس کے ذریعہ سے فال نکالا جاتا ہے، اکثر موقعوں پر فال نکالنے والے کے حق میں مناسب شعر نکل آتا ہے اسی لئے ان کو ''لسان الغیب'' کہا جاتا ہے۔(۱)

حافظ کی وفات ۷۹۱ھ میں ہوئی ہے اور ان کو شیراز میں سپرد خاک کیا گیا ہے، ان کی قبر کافی مشہور و معروف ہے، ۱۳۱۹ق میں جب میں بیت اللہ الحرام سے قم واپس آرہا تھا تو راستہ میں شیراز سے گزرتے ہوئے میری نگاہ ان کی آرامگاہ پر پڑی تھی۔

شیخ شمس الدین محفوظ بن وشاح بن محمد... علم وفاضل، شاعر اور عظیم المرتبت تھے، اپنے عہد کے برجستہ علماء میں شمار کئے جاتے تھے، ان کے اور نجم الدین جعفر بن سعید کے درمیان نظم ونثر دونوں میں خط وکتابت بطور

۱۔ کشف الظنون ج۱ ص۷۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یادگار موجود ہیں۔ انہوں نے محقق نجم الدین کو بہت سے اشعار لکھے تھے؛ ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

قلبی و شخصك مقرونان فی قرن عند انتباهی و عند النوم یغشانی (۱)

انہوں نے محقق کے سوگ میں ایک مرثیہ کہا ہے جس کے بعض اشعار کو ہمارے استاد شیخ حر عاملیؒ نے ''الامل'' میں نقل کیا ہے، جب شیخ محفوظ کی وفات ہوئی تو بعض علماء نے ان کے متعلق مرثیہ کہا، انہیں میں شیخ حسن بن داؤد بھی تھے جنہوں نے بہترین مرثیہ کہا تھا۔ اس مرثیہ کا ایک مندرجہ ذیل شعر ''الامل'' نقل کیا ہے:

سقی اللہ مضجعہ رحمۃ تروی ثراہ و تایی انقطاعا (۲)

محمود بن یحییٰ حلی نے بھی ان کے سوگ میں بعض اشعار کہے ہیں جن کا تذکرہ لفظ ''حمد'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

حقب

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴾۔(۳)

تفسیر قمی: مذکورہ بالا آیۂ مبارکہ کے ذیل میں لکھتے ہیں: احقاب یعنی متعدد سال.. اور حقب (اسّی) سال ہے، جس کا ہر سال تین سو پینسٹھ دن پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر روز بھی ''ہزار سال کی طرح ہے جسے تم لوگ شمار کرتے ہو''۔(۴) پھر انہوں نے حمران سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ مبارکہ ﴿لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا﴾ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو آگ سے باہر آئیں گے۔(۵)

حقد

باب حقد (کینہ) و دشمنی؛(۶)

سورۂ حشر: ﴿ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا ﴾۔(۷)

۱۔ ''میرا دل اور تم ایک ہی عہد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں، میری بیداری کے وقت اور مجھے پر طاری میرے خواب کے بعد''۔

۲۔ خداوند عالم ان کی آرامگاہ کی اس طرح اپنی رحمت سے آبیاری کرے کہ اس کی مٹی سیراب ہو جائے اور کبھی منقطع نہ ہو۔

۳۔ نبا/۲۳؛ ''اس میں وہ مدتوں رہیں گے''۔ بحار ج ۸ ص ۲۸۳ ۴۔ حج/۴۷

۵۔ تفسیر قمی ج ۲ ص ۴۰۱؛ بحار ج ۸ ص ۲۹۵ ۶۔ بحار ج ۷۵ ص ۲۰۹

۷۔ حشر/۱۰؛ ''اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

السرائر: عبداللہ بن سنان سے مروی ابوالقاسم بن قولویہ کے خط میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا کینہ صرف اسی وقت تک ہے جب تک وہ اپنے دینی بھائی کے پاس ہوتا ہے، جب وہ اس سے دور ہوجاتا ہے تو پھر اس کے دل میں کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن کافر کا کینہ زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہتا ہے۔(۱)

حقر

تحقیر وحقارت:

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس بندہ کو خداوند عالم نے علم سے سرفراز فرمایا ہے اس کی حقارت نہ کرو کیونکہ خدا نے جب علم عطا فرمایا تو اس کی تحقیر نہیں کی۔

تفسیر عیاشی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی بھی گناہ کو حقیر اور معمولی شمار نہ کرو اس لئے کہ ایک ایسا دن آئے گا جب وہ تمہیں ذلیل کردے گا، اسی طرح کسی بھی کام کو حقیر اور معمولی شمار نہ کرو (چاہے وہ تمہاری نظر میں معمولی ہی کیوں نہ ہو) اس لئے کہ ایک ایسا دن آئے گا جب وہی معمولی کام تمہیں شادکام کرے گا۔(۲)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''ذنب'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

کافی: امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جن گناہوں کو معمولی شمار کیا جاتا ہے ان سے اجتناب کرو اس لئے کہ ان گناہوں کی بخشش نہیں ہوگی۔(۳)

مکارم الاخلاق: رسول خداؐ جب بھی اپنے جسم اطہر میں جوش کا مشاہدہ فرماتے تو خداوند عالم کی پناہ طلب کرتے اور اسی سے التجا کرتے تھے؛ لوگوں نے آپ سے سوال کیا: یارسول اللہؐ! کیا جوش بیماری ہے؟ آپ جواب میں فرماتے: خداوند عالم کسی چھوٹی چیز کو بڑا کرنا چاہتا ہے تو بڑا کردیتا ہے اور اگر بڑی چیز کو چھوٹی کرنا چاہتا ہے تو اسے چھوٹی کردیتا ہے۔(۴)

حقف

سورۂ احقاف: ﴿ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ ﴾۔(۵)

۱۔ مستطرفات السرائر ص ۱۴۱ ح ۲۰؛ بحار ج ۷۵ ص ۲

۲۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۶۳ ح ۸۰؛ بحار ج ۷۱ ص ۱۸۴

۳۔ کافی ج ۲ ص ۲۸۷ ح ۱

۴۔ مکارم الاخلاق ص ۴۱۳؛ بحار ج ۸۱ ص ۲

۵۔ احقاف/۲۱: ''اور قوم عاد کے بھائی ہود کو یاد کیجئے کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

قوم ہود علیہ السلام کا واقعہ؛

تفسیر: احقاف ''حقف'' کی جمع ہے جس کے معنی بالو کے اس ڈھیر کے ہیں جو بڑھتے بڑھتے پہاڑ میں تبدیل ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ ''احقاف'' عمان اور مہرہ کے درمیان میں واقع ایک سرزمین ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ عمان سے لے کر حضر موت تک پڑے ہوئے ریگزاروں کو احقاف کہا جاتا ہے۔ مفسرین نے حضرت ہود علیہ السلام کے واقعہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ عاد یمن میں مقیم تھے اور ان کے گھر ''شحر'' میں تھے، احقاف بھی وہ صحرا اور ریگستان ہے جسے ''رمال عالج''، ''دہناء'' اور ''بیرین'' کہا جاتا ہے، یہ صحرا عمان اور حضر موت کے درمیان واقع ہے۔ وہاں بہت زیادہ کھیتی ہوتی تھی، بہت زیادہ درخت بھی تھے، وہاں کے رہنے والوں کی عمریں زیادہ ہوتی تھیں اور مضبوط جسم کے مالک ہوتے تھے لیکن وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اسی لئے خداوند عالم نے جناب ہود علیہ السلام کو ان کی ہدایت و رہبری کے لئے ارسال فرمایا تا کہ وہ ان کو توحید کی دعوت دیں اور خداوند عالم کی ذات سے شرک و شباہت کی نفی کریں۔ مگر قوم نے ان کی بات نہیں مانی اور ان پر ایمان نہیں لائے جس کے نتیجہ میں سات برسوں تک (ایک قول کے مطابق تین سال تک) آسمان سے رحمت کا نزول نہیں ہوا اور وہ قحطی اور خشک سالی کے شکار ہوئے۔ اس زمانہ کے لوگ جب کسی بلا و مصیبت یا بیماری میں مبتلا ہوتے تو مسلم و کافر سبھی مکہ میں بیت اللہ کی پناہ حاصل کرتے تھے۔

قوم عاد نے بعض لوگوں کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ روانہ کیا تا کہ وہ نمائندے وہاں جا کر ان کی سیرابی کی درخواست کریں۔ وہ لوگ معاویہ بن بکر کے پاس پہنچے جو مکہ میں عمالقہ کا سردار تھا، وہ ایک مہینہ تک اس کے پاس رہے اور وہاں شراب نوشی کرتے رہے، پھر انہوں نے اہل مکہ سے درخواست کی کہ وہ قوم عاد کے لئے پانی کی سبیل کریں۔ خداوند عالم نے سیاہ بادل عاد کی طرف روانہ کیا، جب قوم عاد نے بادل دیکھا تو ایک دوسرے کو مبارک دیتے ہوئے کہا: ﴿هَـٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ ''یہ بادل ہمارے اوپر برسنے والا ہے''۔(۱) خداوند عالم نے فرمایا: ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ''بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے''۔(۲) ''خداوند عالم

۱۔ احقاف/۲۴ ۲۔ احقاف/۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے اس بادل کو پے در پے سات شب و روز تک ان پر مسلط رکھا''۔(۱) یعنی یہی کیفیت طاری رہی اور اس طرح قوم عاد میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا صرف جناب ہود علیہ السلام اور ان کے ہمراہ کچھ مومنین باقی رہے جنہوں نے ایک غار میں پناہ لے رکھی تھی، جس کی وجہ سے ان کو ہوا کا کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ وہ اس ہوا کے ذریعہ لذت حاصل کرتے اور اپنے جسم پر نرمی و لطافت محسوس کرتے تھے۔(۲)

تفسیر قمی میں آیۂ مبارکہ ﴿ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ ﴾ کے ذیل میں ہے کہ احقاب ...اجفر کی طرف شقوق کے راستہ میں واقع عاد کا ایک شہر ہے جس کا فاصلہ چار منزلیں ہیں۔ قمی لکھتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے نقل کیا ہے: معتصم نے حکم دیا کہ بطلانیہ نامی علاقہ میں ایک کنواں کھودا جائے، حکم کے بعد تین سو قامت کے اندازہ کے مطابق کنواں کھودا گیا لیکن پانی نہیں نکلا۔ اسی لئے وہیں پر کام روک دیا گیا۔ پھر متوکل نے اپنے زمانۂ خلافت میں اسی کنوائیں کو دوبارہ کھودنے کا حکم دیا تا کہ پانی دستیاب ہو سکے۔ کنواں کھودنے والوں نے سو قامت کے برابر دوبارہ کھودا...وہ کنواں کھودتے ہوئے ایک پتھر تک پہنچے، اس پتھر کو کسی وسیلہ سے توڑا گیا تو اس میں سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آنے لگیں، اس ہوا کی زد میں جو بھی آیا وہ جاں بحق ہو گیا۔ متوکل کو واقعہ کی خبر دی گئی، کسی کو اس کا سبب معلوم نہیں تھا، لوگوں نے کہا کہ ابن الرضا یعنی امام ہادی علیہ السلام سے اس کی وجہ دریافت کیجئے۔ اس نے حضرت کو خط لکھا اور مسئلہ دریافت کیا تو امام نے فرمایا: وہ سرزمین احقاف ہے جہاں جناب ہود علیہ السلام کی مشرک قوم رہتی تھی جنہیں خداوند عالم نے ہوا کے ذریعہ نابود فرمایا تھا۔ پھر خداوند عالم نے قوم عاد کی حکایت فرمائی: ﴿قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴾ ''ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو تو اس عذاب کو لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو اگر اپنی بات میں سچے ہو''۔(۳) ان کے پیغمبر کا نام ہود تھا، ان کی سرزمین بھی بہت سرسبز و شاداب اور حاصل خیز تھی۔ جب انہوں نے جناب ہود علیہ السلام کی مخالفت کی تو خداوند عالم نے سات سال تک اپنی رحمت سے محروم کر دیا جس کی

۱۔ حاقہ/۷ ۲۔ بحار ج ۱۱ ص ۳۶۴

۳۔ احقاف/۲۲: ''ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو تو اس عذاب کو لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو اگر تم اپنی بات میں سچے ہو''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وجہ سے قحطی وخشکی نے پوری سرزمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، ہوا گرم تھی اور انتہائی خشک تھی؛ حضرت ہود علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ﴿وَيَاقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلْ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَاتَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾۔(۱)

لیکن ان کی سرکشی بڑھتی رہی، وہ سب جناب ہود علیہ السلام کی دعوت کا مذاق اڑاتے تھے، خداوند عالم نے جناب ہود علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ فلاں وقت میں تیز وتند آندھی کی شکل میں دردناک عذاب نازل کروں گا۔ چنانچہ وہ وقت قریب آیا، جب گناہگار قوم عاد نے آسمان کی طرف دیکھا کہ بادل ان کی سرزمین کی جانب آرہا ہے تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ بادل بارش کی علامت ہے، اسی لئے وہ خوشحال ہوئے اور کہا: ﴿هَـٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾ ''یہ بادل ہمارے اوپر برسنے والا ہے''۔(۲) خداوند عالم نے فرمایا: ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ''بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے''۔(۳) یعنی عذاب والی آندھی جسے دوسری آیتوں میں بیان کیا گیا ہے: ﴿فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنْ الصَّادِقِينَ﴾۔(۴)، ﴿رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ☆ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾۔(۵)

بنابریں یہاں لفظ عام ہے اور اس کا معنی خاص؛ کیونکہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جسے اس آندھی نے تباہ و برباد نہیں کیا اور صرف ان چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لیا جو قوم والوں سے مربوط تھیں؛ چنانچہ خداوند عالم نے فرمایا: ﴿فَأَصْبَحُوا لَايُرَى إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ﴾۔(۶) امتوں کی ہلاکت کے متعلق موجود اخبار وروایتیں، امت محمد کو خوف زدہ کرنے کے لئے ہیں۔(۷)

اس کنوئیں کا واقعہ جسے مہدی عباسی نے کھودا اور اس کی گہرائی میں احقاف تک پہنچا۔(۸)

۱۔ ہود/۵۲: ''اے قوم! خدا سے استغفار کرو اس کے بعد اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ، وہ آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت کا اضافہ کردے گا اور خبردار مجرموں کی طرح منہ پھیر لینا''۔

۲۔ احقاف/۲۴ ۳۔ احقاف/۲۴ ۴۔ احقاف/۲۲

۵۔ احقاف/۲۴۔۲۵: یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے: یہ حکم خدا سے ہر شئی کو تباہ و برباد کردے گا''۔

۶۔ احقاف/۲۵: ''نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے مکانات کے کچھ نظر نہ آیا''۔ ۷۔ بحار ج ۱۱ ص ۳۵۳

۸۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۰۴، ۱۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ایک اعرابی کا واقعہ جو قوم عاد کی اقامتگاہ احقاف سے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور حضرت نے بھی اسے درخت سدری کے بارے میں مطلع فرمایا کہ وہاں سے گزرنے والے تاجر اس کے سایہ میں آرام کرتے ہیں۔(۱)

حقق

حق بات کے ذریعہ باطل پر حق کو مقدم رکھنا، چاہے حق بات کڑوی ہی کیوں نہ ہو:(۲)

تنبیہ الخواطر: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے حضرت سے (کسی مسئلہ میں) فتویٰ کی درخواست کی، آپ نے اس کی دلی آرزو کے برخلاف فتویٰ دیا جسے سن کر وہ شخص غمگین ہوگیا۔ امام نے اس کے چہرے پر غم واندوہ کے آثار دیکھ کر فرمایا: اے شخص! حق کے سلسلہ میں صبر وشکیبائی کا مظاہرہ کرو کیونکہ جو شخص بھی حق پر صبر و بردباری کا مظاہرہ کرتا ہے خداوند عالم اسے اس کے عوض میں اس سے بہتر بدلا عطا فرماتا ہے۔(۳)

حق سے روگردانی اور اس کی تکذیب پر مشتمل بیان:(۴)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حال ہیں...الخ۔(۱)

تحف العقول: رسالہ حقوق کے نام سے مشہور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کا رسالہ؛(۲)

حضرت حجت (عج) سے مروی ایک روایت: خدا کی قسم! جس قوم کو ''حقیہ'' کہا جاتا ہے وہ اس (جنت) میں داخل ہوں گے؛ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت علی علیہ السلام سے وابستگی کی بنا پر ان کے حق کی قسم دیتے ہیں لیکن ان کے حق اور ان کے فضائل ومناقب کی معرفت نہیں رکھتے۔(۳)

مؤلف: لفظ ''حبب'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ ایک کنیز نے محمد وآل محمد علیہم السلام کا واسطہ دیا تو اس کی بینائی واپس آ گئی۔

جانوروں کے حقوق پر مشتمل باب؛(۴)

مکارم الاخلاق: رسول خداؐ نے فرمایا: اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں کا حق ادا کرو۔ سوال کیا گیا: ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: اپنی آنکھیں نیچی رکھو، سلام کا جواب دو، نابینا کی راہنمائی کرو اور دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔(۵)

امام کا حق رعایا پر اور برعکس؛(۶)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''امم'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

باب حق عالم؛(۷)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''علم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

انکار حق کی مذمت؛

انکار حق کی مذمت، اس سے روگردانی اور اہل حق کی مذمت ودشنام طرازی پر مشتمل باب؛(۸)

قرآن کریم میں خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾۔(۹)

۱۔ خصال ص ۶۴ ح ۱؛ بحار ج ۲ ص ۴۷
۲۔ تحف العقول ص ۲۵۵؛ بحار ج ۷۴ ص ۲
۳۔ بحار ج ۵۲ ص ۵؛ ج ۲۵ ص ۲۳۶
۴۔ بحار ج ۶۴ ص ۴۰
۵۔ مکارم الاخلاق ص ۲۶؛ بحار ج ۱۶ ص ۲۴
۶۔ بحار ج ۲۷ ص ۲۴۲
۷۔ بحار ج ۲ ص ۴۰
۸۔ بحار ج ۲ ص ۱۴۰
۹۔ سجدہ/۲۲: ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جسے آیات الٰہیہ کی یاد دلائی جائے اور پھر اس سے اعراض کرے تو ہم یقیناً مجرمین سے انتقام لینے والے ہیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

معانی الاخبار: عبدالاعلیٰ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کبر و غرور سے دور رہ کر مکہ میں داخل ہو تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کی: مولا! کبر کیا ہے؟ فرمایا: مخلوقات کو معمولی سمجھنا اور حق کو اہمیت نہ دینا۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: حق کو نہ پہچاننے اور اہل حق کی بھی مذمت کرے۔(۱)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک خط میں ہے: اے گروہ مرحومہ جو دوسروں پر برتری رکھتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے حقوق کو ایک دن سے دوسرے دن پر یا ایک ساعت سے دوسرے ساعت پر ٹال دو اس لئے کہ جو شخص اپنے اوپر موجود خدا کے حقوق کی ادائیگی میں عجلت کا مظاہرہ کرتا ہے وہ یہ جان لے کہ خداوند عالم عجلت کرنے اور دنیا و آخرت میں خیر و برکت کو کئی گنا زیادہ کرنے پر زیادہ قادر و توانا ہے؛ جو شخص اپنے ذمہ موجود خدا کے حقوق کو ادا کرنے میں تاخیر کرتا ہے تو خداوند عالم اس کی روزی کو حبس کرنے پر زیادہ قادر ہے اور جس شخص کی روزی کو خدا حبس و قید کر دے وہ اپنی روزی کو فراہم نہیں کر سکتا، جس حق کو خدا نے تمہاری روزی قرار دیا ہے اسے ادا کرو تا کہ خداوند عالم اس کے بقیہ حصہ کو تمہارے لئے پاک و پاکیزہ کر دے، اس کو دو برابر کرنے میں اپنے عہد کو پورا کرے اور اس میں اتنا اضافہ کرے کہ پروردگار عالم کے علاوہ کوئی بھی اس کی حیرت انگیز برتری کو نہ سمجھ پائے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

علی مع الحق والحق مع علی؛

رسول خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق، علی علیہ السلام کے ساتھ، خدایا! علی علیہ السلام جہاں ہوں ادھر حق کو موڑ دے۔

اس بات پر باب کہ حضرت علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ؛(۳)

عیون اخبار الرضا: حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں اور رسول خداؐ کی وجہ سے ہمارا حق واجب ہے، جو شخص رسول خداؐ سے کوئی حق لے لیکن اس کے مانند لوگوں کو عطا نہ کرے تو اس کے لئے کوئی حق نہیں۔(۴)

۱۔ معانی الاخبار ص ۳۴۲ ح ۱؛ بحار ج ۶ ص ۱۴۲ ۲۔ کافی ج ۸ ص ۹؛ بحار ج ۷۸ ص ۲۸ ۳۔ بحار ج ۳۸ ص ۲۶

۴۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۳۶ ح ۹؛ بحار ج ۴۶ ص ۱۷۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مومن کے لئے حق کی مقرر کردہ چیزیں:

خداوند عالم پر مومن کے حقوق اور ان چیزوں پر مشتمل باب جنہیں خدا نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔(۱)

الخصال: جابر بن یزید نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مومن، خدا کے سلسلہ میں بیس خصلتوں کا حامل ہے جن کے وسیلہ سے وہ خدا کے حق کو ادا کرتا ہے: خداوند عالم پر حق یہ ہے کہ وہ مومن کی آزمائش نہ کرے اور اس کو گمراہ نہ کرے... پھر امام نے خداوند عالم پر مومن کے تمام حقوق و خصلتوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: خداوند عالم پر اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عاقبت کو ایمان و امنیت سے مملو قرار دے اور اسے ہمارے ساتھ رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔(۲)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک خداوند متعال نے بعض لوگوں کو حق کے لئے خلق فرمایا ہے، پس کسی دروازۂ حق سے ان کا گزر ہوتا ہے تو ان کا دل اسے قبول کرتا ہے چاہے وہ اسے نہ پہچانتے ہوں، اور جب کسی باطل چیز کی طرف سے ان کا گزر ہوتا ہے تو ان کا دل اس کا انکار کرتا ہے چاہے وہ اسے نہ پہچانتے ہوں۔ اسی کے برعکس خداوند عالم نے بعض لوگوں کو غیر حق (باطل) کے لئے خلق فرمایا ہے، پس جب وہ کسی دروازۂ حق سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کا انکار کر دیتے ہیں چاہے اسے نہ پہچانتے ہوں اور جب وہ دروازۂ باطل سے گزرتے ہیں تو ان کا دل اسے قبول کر لیتا ہے چاہے وہ نہ پہچانتے ہوں۔(۳)

بیان: عبارت ''خلق قوما للحق'' میں لام عاقبت کے لئے ہے یعنی وہ جانتا ہے وہ لوگ حق یا اس کی ضد باطل کا انتخاب کریں گے، چاہے وہ اس کو نہ پہچانتے ہوں....

حقوق الاخوان:

بھائیوں کے حقوق اور اس کی یاددہانی کے استحباب پر مشتمل باب؛(۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط بعض مطالب لفظ ''اخا'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

تفسیر قمی: حماد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے تحمل و

۱۔ بحار ج ۷۶ ص ۱۴۵

۲۔ خصال ص ۵۱۶ ح ۲۸؛ بحار ج ۶۷ ص ۱۴۵

۳۔ کافی ج ۲ ص ۴۱۴ ح ۵

۴۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

برداشت کو قرآن کریم میں واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کی: مولا! قربان جاؤں، یہ تحمل کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہے کہ تمہارا چہرہ اپنے بھائی کے چہرے سے زیادہ کشادہ اور بشاش ہو اور اس کو تحمل کرو؛ اور یہی خدا کے ارشاد کا مفہوم ہے: ﴿ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ ﴾۔(۱)

تفسیر قمی: امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے تمہاری آبرو اور حیثیت کی زکات کو مال کی زکات کی طرح واجب قرار دیا ہے۔(۲)

الخصال: معلّٰی بن خنیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مومن کے حق کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب میں فرمایا: مومن کے ساتھ حق ہیں... پھر آپ نے فرمایا کہ اس کا سب سے معمولی حق یہ ہے کہ اس کے لئے ایسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے ایسی چیز کو ناپسند کرو جسے خود اپنے لئے مکروہ اور ناپسند سمجھتے ہو۔(۳)

امالی طوسی: رسول اکرمؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان، دوسرے مسلمان پر چھ وظائف و حقوق رکھتا ہے: جب اسے دیکھے تو سلام کرے، بیمار ہو تو اس کی زیارت کے لئے جائے، جب وہ چھینکے تو اسے عافیت دے، دنیا سے جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے، دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، اس کے لئے ایسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اس کے لئے ایسی چیز کو ناپسند کرے جسے اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔(۴)

فقہ الرضا: جان لو کہ بھائیوں کے حق کی رعایت واجب و لازم ہے... مروی ہے کہ ایک عالم (امام رضا علیہ السلام) سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو غمگین انداز میں صبح کرتا ہے کہ اس کے غم واندوہ کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: اگر اس کی یہ حالت ہو تو وہ سمجھ جائے کہ اس کا بھائی غمگین ہے۔ اسی طرح اگر وہ مسرت و شادمانی کے ساتھ صبح کرے اور اس کی وجہ اسے نامعلوم نہ ہو تو ایسی صورت میں خداوند عالم سے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے نصرت طلب کرنا چاہئے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حضرت نے کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: اے کعبہ!

۱۔ نساء/۱۱۴: "اور ان لوگوں کی اکثر رازی باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے"۔
۲۔ تفسیر قمی ج۱ ص۱۵۲
۳۔ الخصال ص۳۵۰ ح۲۶؛ بحار ج۷۴ ص۲۲۴، ۲۳۴
۴۔ امالی طوسی ص۲ ح۹۲/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تیرا حق کتنا عظیم ہے، اور خدا کی قسم! ایک مومن کا حق تجھ سے بھی زیادہ عظیم اور بزرگ ہے۔(۱)

امام کاظم علیہ السلام نے جعفر بن محمد عاصمی سے فرمایا: اے عاصمی! آپس میں تمہارا رابطہ کیسا ہے اور اپنے اموال ایک دوسرے کو کیسے دیتے ہو؟ میں نے عرض کی: کوشش کرتے ہیں کہ بہترین طریقہ سے ہو۔ فرمایا: کیا سختی کے وقت تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی دوکان یا گھر پر جاتا ہے اور پیسے کی تھیلی باہر نکال کر اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیتا ہے اور کوئی منع بھی نہیں کرتا؟ میں نے عرض کی: نہیں مولا! ایسا تو نہیں ہے۔ فرمایا: پس تم ایک دوسرے کے ساتھ الفت و محبت اور رابطہ میں ایسے نہیں ہو جیسا میں چاہتا ہوں۔(۲)

کنز کراجکی: حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ہر مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے ذمہ تیس حقوق ہیں، اس کے ذمہ سے اس وقت تک پاک نہیں ہو سکتے جب تک وہ ان کی ادائیگی نہ کرے یا اس کا بھائی اسے معاف نہ کرے۔ (وہ حقوق یہ ہیں): اس کی لغزش سے چشم پوشی کرے، اس کی آنکھ کے آنسو پر شفقت کا مظاہرہ کرے، اس کے عیب کو چھپائے، غلطی سے غض بصر کرے، اس کے عذر کو قبول کرے، کوئی اس کی غیبت کرے تو اس کا دفاع کرے، ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرے، اس کی دوستی و محبت کی حفاظت کرے، اس کے عہد و پیمان کی رعایت کرے، بیماری میں اس کی زیارت کے لئے جائے، اس کی تشییع جنازہ میں شرکت کرے، اس کی دعوت کو قبول کرے، اس کے تحفہ کو قبول کرے اور اس کو بھی تحفہ دے، اس کی نعمت پر شاکر ہو، بہترین طریقہ سے اس کی مدد کرے، اس کے اہل و عیال کی حفاظت کرے، اس کی خواہش کو پورا کرے، بالآخر اس کی خواہش کے سلسلہ میں کوشش کرے، چھینک کے وقت "یرحمک اللہ" کہے، اس کی گمشدگی کے وقت اس کا راہنما ہو، اس کے سلام کا جواب دے، اس کی بات کو اچھی طرح سمجھے، اس کی بخشش کو اہمیت دے، اس کی قسموں کی تصدیق کرے، اس کے دوست سے دوستی کرے اور اس کو اپنا دشمن نہ سمجھے، اگر وہ ظالم یا مظلوم واقع ہو تو اس کی مدد کرے... ظلم کے وقت اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے روکے اور مظلومیت کے وقت اسکی مدد یہ ہے کہ اس کا حق اسے واپس دلائے... اسے گرفتار نہ کرے، ذلیل نہ کرے، جو بھلائی اپنے لئے چاہتا ہے وہ اس کے لئے بھی چاہے اور جو برائی اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اسے اس کے

۱۔ فقہ الرضا ص ۳۳۵؛ بحار ج ۷۴ ص ۲۲۶ ۲۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لئے بھی ناپسند کرے۔

پھر فرمایا: میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو اپنے بھائی کے حقوق میں سے کسی کے حق کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مطالبہ کیا جائے گا اور اس کے فائدہ ونقصان کے بارے میں حکم کیا جائے گا۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر بہت سے حق ہیں؛ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: جب اس سے ملاقات کرے تو سلام کرے، بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے، اگر وہ نہ ہو تو اس کی خیر خواہی کرے، اگر چھینکے تو اس کی عافیت طلب کرے، اگر اسے بلائے تو اس کی دعوت پر لبیک کہے اور جب دنیا سے چلا جائے تو اس کی تشییع جنازہ میں شرکت کرے۔(۱)

کافی: معلّٰی بن خنیس سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مومن کے حق کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: مومن کے ستر حقوق ہیں جن میں سے میں صرف سات کو بیان کروں گا اس لئے کہ میں تمہارے اوپر مہربان ہوں، ڈرتا ہوں کہ تم انہیں تحمل نہ کرسکو۔ میں نے عرض کی: کیوں ان شاء اللہ (تحمل کرسکتا ہوں)۔ فرمایا: تم سیر نہ ہو اور وہ بھوکا، تم کپڑے پہنے رہو اور وہ برہنہ رہے، اس کے راہنما رہو، لباس کی طرح رہو جو وہ پہنتا ہے، اس کی گویا زبان بنو، اس کے لئے ایسی چیز کو پسند کرو جسے اپنے لئے پسند کرتے ہو، اگر تمہارے پاس کنیز ہو تو اس کے لئے بھیجو تا کہ اس کے بستر کو مرتب کرے، دن ورات اس کی خواہشوں کو پورا کرنے کی کوشش کرو... پس جب تم نے ایسا کرلیا تو سمجھو کہ تم نے اپنی ولایت کو ہم تک پہنچا دیا اور ہماری ولایت کو خداوند عالم کی ولایت تک۔(۲)

کافی: ابان بن تغلب کا بیان ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے مومن پر ایک مومن کے حق کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: مومن کا حق اس سے کہیں زیادہ عظیم ہے، اگر میں تم سے بیان کروں تو تم اس کا انکار کردو گے، جب مومن اپنی قبر سے باہر آتا ہے اس کے ہمراہ ایک عکس بھی خارج ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے: میں تمہیں خداوند عالم کی جانب سے کرامت وشادمانی کی بشارت دیتا ہوں....(۳)

کافی: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن پر حق رکھتا ہے کہ اس کے

۱۔ کافی ج۲ ص۱۷۱ ح۶؛ بحار ج۷۴ ص۲۴۷

۲۔ بحار ج۷۴ ص۲۵۵؛ کافی ج۲ ص۱۷۴ ح۱۴

۳۔ کافی ج۲ ص۱۹۱ ح۱۰؛ بحار ج۷۴ ص۲۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ستر گناہان کبیرہ کو چھپائے۔(۱)

حق تحمل اور دوسرے مالی حقوق پر مشتمل باب؛(۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''زکا'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حقن

باب حجامت، حقنہ (enema)، سعوط (ناک میں دوا ڈالنا) اور قے؛(۳)

الخصال: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حقنہ چار چیزوں میں سے ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: جس بہترین دوا کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے وہ حقنہ ہے جو پیٹ کو موٹا کرتا ہے، درد کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے اور جسم کو قوی کرتا ہے۔ ناک کی دوا کو بنفشہ سے تیار کرو اور مستقل حجامت کرواؤ۔(۳)

امالی طوسی: ابوالاسود سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے کسی چیز کی درخواست کی، حضرت اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے گھر میں داخل ہوئے، پھر باہر آئے اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: اے امیر المومنین! میں یہاں ہوں۔ پوچھا: تم نے کس چیز کی درخواست کی تھی؟ اس نے کہا: ان چیزوں کی۔ حضرت نے اسے وہ چیزیں دے دیں۔ وہاں موجود لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے دیکھا ہے کہ جب کوئی آپ سے کسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے تو آپ سکۂ محماۃ کی طرح عمل کرتے تھے (بہت جلدی اس کی حاجت کو پوری کرتے تھے) لیکن اس مرتبہ آپ نے عجلت کا مظاہرہ نہیں کیا، پہلے آپ حجرہ میں تشریف لے گئے پھر اس کی درخواست پوری کی؟ حضرت نے فرمایا: مجھے پیشاب کا فشار تھا۔ میں تین لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا: حاقن، حازق.... پھر آپ نے مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

اذا المشکلات تصدین لی کشفت حقائقها بالنظر

بیان: ''سکۂ محماۃ'' ایک محاورہ ہے جسے سرعت عمل کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

امام نے فرمایا: ''میں تین لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا...'' لیکن تیسرے کا تذکرہ نہیں ہے، ممکن ہے قلم زد ہو گیا ہو اس سے مراد ''حاقب'' (جسے قضائے حاجت کی ضرورت ہو) ہے۔ حازق: اسے کہتے ہیں جس کا

۱۔ کافی ج ۲ ص ۲۰۷ ح ۸؛ بحار ج ۷۴ ص ۳۰ ۲۔ بحار ج ۹۶ ص ۹۲ ۳۔ الخصال ص ۶۳۷؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جوتا چھوٹا ہو اور وہ اپنے پیروں کو فشار دے جس سے اس کو نقصان پہنچ جائے۔ حاقن: اسے کہتے ہیں جو اپنے پیشاب کو زبردستی روکے رکھے، حاقب کی طرح جو اپنے پائخانہ کو روکے رکھتا ہے۔ ممکن ہے یہاں حاقن سے وہ شخص مراد ہو جو اپنے پیشاب اور پائخانہ دونوں کو روکے رکھے لہذا یہ لفظ دونوں ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حکر

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ چور ہو تو اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ مرجائے اور اس نے چالیس روز تک عمومی رزق و روزی کو احتکار کیا ہے۔ (۱)

باب احتکار؛

قرب الاسناد: حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ہر زمانہ میں احتکار کی ممانعت فرمائی ہے اور احتکار صرف گیہوں، جو، خرما، کشمش اور روغن میں ہوتا ہے ایک دوسری روایت میں روغن زیتون کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ (۲)

امالی طوسی: رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص کسی غذا کو خریدے اور چالیس دنوں تک اس ارادہ سے احتکار کرے کہ اس کی قیمت میں اضافہ ہوگا (تب بیچوں گا) پھر اسے فروخت کرے اور ان سب کو صدقہ دے دے تب بھی اس کا کفارہ نہیں ہے۔

حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کو چالیس دنوں سے زیادہ احتکار کرے تو جنت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: قوم بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ والے راتوں رات عذاب میں مبتلا ہوئے اور صبح کے وقت چالیس اصناف کی شکل میں تبدیل ہو گئے: بیہودے، گانے والے، غذا کا احتکار کرنے والے اور سود کھانے والے۔ (۳)

۱۔ معانی الاخبار ص ۱۵۱؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۷۷ ۲۔ قرب الاسناد ص ۶۳ ۳۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۸۹؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۸۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مالک اشتر کو لکھے گئے امیر المومنین علیہ السلام کے عہد نامہ میں ہے: اس کے بعد تاجروں اور صنعت کاروں کے بارے میں نصیحت حاصل کرلو اور دوسروں کو ان کے ساتھ نیک برتاؤ کی نصیحت کرو،... آپ مزید فرماتے ہیں: جان لو کہ ان میں سے بہت سے لوگوں میں انتہائی تنگ نظری اور بدترین قسم کی کنجوسی پائی جاتی ہے، یہ منافع کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اونچے اونچے دام خود ہی معین کر لیتے ہیں، جس سے عوام کو نقصان ہوتا ہے اور حکام کی بدنامی ہوتی ہے، لوگوں کو ذخیرہ اندوزی سے منع کرو کہ رسول خداؐ نے اس سے منع فرمایا ہے، خرید و فروخت میں سہولت ضروری ہے جہاں عادلانہ میزان ہو اور وہ قیمت معین ہو جس سے خریدار یا بیچنے والے کسی فریق پر ظلم نہ ہو اس کے بعد تمہارے منع کرنے کے باوجود اگر کوئی شخص ذخیرہ اندوزی کرے تو اسے سزا دو لیکن اس میں بھی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔(۱)

طب النبی میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: احتکار کرنے والا دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔ آپ نے فرمایا: احتکار دس چیزوں میں ہوتا ہے: گیہوں، جو، خرما، کشمش، مکئی، تیل، شہد، پنیر، آخروٹ اور روغن زیتون۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: اگر کوئی خوراک کے علاوہ کوئی اور تجارت نہ کرتا ہو تو اس نے ظلم و ستم کیا ہے۔ آپ ہی کا ارشاد ہے: جو شخص کسی غذا کو جمع کرے اور چالیس دنوں تک اس کی حفاظت کرے تا کہ وہ مہنگا ہو جائے اور پھر مسلمان کو بیچے تو وہ خدا سے بیزار ہے اور خداوند عالم اس سے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے نقصان میں کسی غذا کو احتکار کرے تو خداوند عالم اسے جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔(۲)

حکم

امالی طوسی: رسول خداؐ نے فرمایا: اسلام کا جامہ پارہ پارہ ہو جاتا ہے، جب کبھی اس کا ایک ٹکڑا محو ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے مشابہ دوسرے ٹکڑے سے متمسک ہو جاتے ہیں، اس کا پہلا ٹکڑا حکم کو توڑنا اور سب سے آخری نماز ہے۔(۳)

عیون اخبار الرضا: جو بندہ بھی اپنے آپ کو چالیس دنوں تک خدا کے لئے خالص کر لیتا ہے تو خداوند عالم حکمت کے چشموں کو دل کے ذریعہ اس کی زبان سے جاری فرماتا ہے۔(۴)

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۶۰۷ ۲۔ طب النبی ص ۲۲؛ بحار ج ۶۲ ص ۲۹۲ ۳۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۸۹؛ بحار ج ۸۲ ص ۲۰۸

۴۔ بحار ج ۷۰ ص ۲۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ایک باب جس میں حکمت کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔(۱)

حکمت، امام کی معرفت ہے؛

اس باب میں ہے کہ حکمت سے مراد یہ ہے: امام زمانہ (عج) کی معرفت، خداوند عالم کی اطاعت ان گناہان کبیرہ سے اجتناب جن کے لئے خدا نے آگ کی سزا مقرر فرمائی ہے۔ ایک دوسری تفسیر یہ کی گئی ہے کہ حکمت سے معرفت اور تفقہ فی الدین مراد ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی فقیہ ہو جائے وہ حکیم ہے۔(۲)

حکمت کی مدح وستائش؛(۳)

ہشام بن حکم کو امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے جو وصیت فرمائی ہے اس میں ہے: جان لو کہ حتی حکمت کا ایک کلمہ بھی گمشدۂ مومن ہے، تمہارے لئے ضروری ہے کہ علم سیکھو قبل اس کے کہ اسے اٹھا لیا ہے اور علم کا اٹھا لینا یہ ہے کہ ایک عالم ودانشور تمہارے درمیان سے رخصت ہو جائے۔

بیان: نہایہ میں ہے: ایک حدیث وارد ہوا ہے کہ سخن حکمت گمشدۂ مومن ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر حکیم کا گمشدہ ہے یعنی مومن ہمیشہ حکمت کی تلاش وجستجو میں ہے بالکل اسی طرح جیسے ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کی تلاش میں رہتا ہے۔(۴) بعض کا کہنا ہے کہ مومن حکمت کو ہر اس شخص سے حاصل کر لیتا ہے جس کے پاس وہ پاتا ہے چاہے وہ کافر اور فاسق ہی کیوں نہ ہو جیسے ایک جانور کا مالک جانور کو جہاں پاتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کلام حکمت جسے وہ خود نہیں سمجھ پاتا اور اس کا مستحق نہیں ہے تو ایسی صورت میں اس کو چاہئے کہ وہ ایسے شخص کی تلاش میں جائے جو اسے سمجھتا ہے اور اسے حقیقتاً درک کر سکتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے گمشدہ چیز کو سب کے سامنے رکھنا چاہئے تا کہ اس کا مالک اسے پہچان سکے اور اسے واپس کر دیا جائے۔ جب اس کا مستحق مل جائے تو واجب ہے کہ گمشدہ چیز کی طرح اصلی مالک تک پہنچانے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہ کرے۔(۵)

اسی طرح حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ہشام بن حکم سے فرمایا: اے ہشام! کھیتی مٹی میں کی جاتی ہے، سخت پتھروں پر نہیں، اسی طرح حکمت متواضع دل میں جگہ بناتی ہے مغرور اور ظالم دل میں نہیں؛ اس لئے کہ

۱۔ بحار ج ۱ ص ۲۰۹ ۲۔ بحار ج ۲۴ ص ۸۶ ۳۔ بحار ج ۱ ص ۱۳۵۔۱۴۸
۴۔ نہایہ ابن اثیر ج ۳ ص ۹۸ ۵۔ بحار ج ۱ ص ۱۴۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خداوند عالم نے تواضع کو عقل کا وسیلہ قرار دیا ہے اور غرور و تکبر کو جہالت و نادانی کا وسیلہ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص اپنے سر کو اتنا اٹھاتا ہے کہ چھت سے ٹکرائے تو زخمی ہو جاتا ہے اور جس کا سر نیچے ہوتا ہے وہ چھت کے سایہ میں ہوتا ہے؟ اسی طرح جو شخص خدا کے لئے تواضع نہیں کرتا خدا اسے زمین میں ڈھل دیتا ہے اور جو تواضع کرتا ہے خدا اسے بلند کرتا ہے۔(۱)

مخلوقات میں ودیعت کی گئی حکمت:

آنکھوں کی شور میں، کانوں کی تلخی میں، ناک کے دو سوراخ میں اور منہ کی خوشگواری میں حکمت؛(۲)

انسان کی خلقت میں رکھی گئی حکمت کا بیان؛ جو توحید مفضل اور دوسری کتابوں میں موجود ہے۔(۳)

حیوانوں اور جانوروں میں بطور امامت رکھی گئی حکمت؛(۴)

پرندوں اور مچھلیوں میں رکھی گئی حکمت؛(۵)

آسمان، سورج، چاند، ستاروں وغیرہ میں ودیعت کی گئی حکمت؛(۶)

زمین، پانی اور آگ میں موجود حکمت؛(۷)

روز روشن اور بارش کی حکمت؛(۸)

معادن اور جڑی بوٹیوں کی حکمت؛(۹)

درختوں میں موجود حکمت؛(۱۰)

مصائب اور موت میں موجود حکمت؛(۱۱)

حضرت لقمان علیہ السلام اور حکمت پر مشتمل باب؛(۱۲)

حضرت داؤد علیہ السلام سے صادر ہونے والی حکمت؛(۱۳)

سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی وحی کی گئی اور ان سے صادر ہونے والی حکمت؛(۱۴)

۱۔ بحار ج۱ ص۱۵۳
۲۔ بحار ج۲ ص۲۸۶۔۲۹۶
۳۔ بحار ج۳ ص۶۲، ۸۹؛ ج۱۰ ص۲۰۵
۴۔ بحار ج۳ ص۹۰
۵۔ بحار ج۳ ص۱۰۳، ۱۰۹؛
۶۔ بحار ج۳ ص۱۱۱
۷۔ بحار ج۳ ص۱۲
۸۔ بحار ج۳ ص۱۲۵
۹۔ بحار ج۳ ص۱۲۸
۱۰۔ بحار ج۳ ص۱۳۰
۱۱۔ بحار ج۳ ص۱۳۷
۱۲۔ بحار ج۱۳ ص۴۰۸
۱۳۔ بحار ج۱۴ ص۳۳
۱۴۔ بحار ج۱۴ ص۱۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحتیں اوران کی حکمتیں؛(۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحتوں میں سے بعض یہ ہیں: بے شک میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ چھلنی کی طرح نہ رہو جس سے نرم آٹا نکل جاتا ہے اور صرف بھونسی رہ جاتی ہے بلکہ تم ایسے رہو کہ تمہارے منہ سے حکمت باہر آئے اور تمہارے دلوں میں دھوکہ، فریب اور غلطیاں رہ جائیں۔(۲)

قس بن ساعدہ ایادی کی حکمتیں؛(۳)

رسول اکرم کی نصیحتیں اور حکمتیں؛(۴)

امیر المومنین علیہ السلام کی نصیحتیں اور حکمتیں؛(۵)

حسین بن علی علیہ السلام کی نصیحتیں اور حکمتیں؛(۶)

امام حسن علیہ السلام سے امیر المومنینؑ کا سوال؛

معانی الاخبار: امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے سوال کیا: عقل کیا ہے؟ فرمایا: دل کے حوالے جو کیا جائے اسے محفوظ رکھے۔ پوچھا: دوراندیشی کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ آپ فرصت کے منتظر رہیں اور موقع ملنے پر جلدی کریں۔ پوچھا: مجد و بزرگواری کیا ہے؟ جواب دیا: غرامت ونقصان کا تحمل اور مکارم اخلاق کی اساس پر زندگی کی بنیاد۔ پوچھا: جود وسخا کیا ہے؟ جواب دیا: سائل اور ضرورت مند کی درخواست سن کر ممکن مقدار میں بخشش وعطا کا مظاہرہ کرنا....الخ۔اس روایت کے آخر میں ہے: اس وقت امیر المومنینؑ نے حارث اعور کی جانب رخ کر کے فرمایا: اے حارث! اپنے فرزندوں کو ان نصیحتوں کی تعلیم دو تا کہ عقل و احتیاط اور آگاہی میں اضافہ کا موجب قرار پائے۔(۷)

مؤلف: لفظ ''وصی'' اور ''وعظ'' کے ذیل میں دیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام کی حکمتوں کے ابواب کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔

لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرے لال! حکمت سیکھو تا کہ شرافت سے ہمکنار

۱۔ بحار ج۱۴ ص۳۸۳ ۲۔ بحار ج۱۴ ص۳۴ ۳۔ بحار ج۱۵ ص۸۵

۴۔ بحار ج۷۷ ص۱۱۰ ۵۔ بحار ج۷۷ ص۳۷۶ ۶۔ بحار ج۷۸ ص۱۰

۷۔ بحار ج۷۸ ص۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوسکواس لئے کہ حکمت دین کی جانب راہنمائی کرتی ہے، بندے کوآزادفکری کی اساس پرشرافت عطا کرتی ہے، فقیر کوامیر سے بلند کرتی ہے اور بچے کو بڑوں پر فوقیت عطا کرتی ہے، فقیر کو بادشاہوں کا ہم نشین بنا دیتی ہے، شریف کی شرافت وعظمت میں اضافہ کرتی ہے، بزرگ کواور بھی بزرگ کر دیتی ہے، مالدار کوسرفراز کرتی ہے، انسان نے یہ کیسے سوچ لیا ہے کہ دین اوراس کی زندگی کے امور بغیر حکمت کے فراہم ہوئے ہیں حالانکہ خداوندعالم نے دنیاوآخرت کے امور کوصرف اورصرف حکمت کے ذریعہ فراہم فرمایا ہے۔ خدا کی اطاعت کے بغیر حکمت، بے روح بدن اور بے آب زمین کی طرح ہے، بے روح بدن، بے آب زمین اور بے طاعت حکمت کے اندر کسی بھی چیز کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ یہ روایت ''الروضہ'' کے آخر میں مرقوم ہے۔(۱)

مؤلف: نزہۃ الناظرین میں شیخ مفیدؒ کے جانشین ابی یعلی جعفری سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ایک مومن کلام حکمت کوسن کراس پرعمل کرتا ہے تو یہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(۲)

منیۃ المرید میں بھی ہے: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بنی اسرائیل! جاہلوں سے حکمت کی باتیں نہ کہو تا کہ ان پرظلم وستم کا موجب ہواور حکمت کواس کے اہل سے نہ روکو تا کہ صاحبان حکمت پرظلم کرنے والے ہو جاؤ۔(۳)

میں بھی حضرت کے متذکرہ ارشاد کے مطابق کہتا ہوں: خبردار حکمت کی نشر واشاعت کے سلسلہ میں نادانوں کی تشویق کرنے کی کوشش نہ کرو... امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: موتی کوسور کی گردن پر لٹکانے سے اجتناب کرو۔(۴)

کتنی اچھی بات کہی گئی ہے کہ ہر مٹی کی کھیتی ہوتی ہے اور ہر عمارت کے ستون ہوتے ہیں... ہر راز پر تاج رکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اور ہر طبیعت افادۂ بیان کے لائق نہیں ہوتی۔(۵)

حضرت عالم (امام کاظم علیہ السلام) نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں قدم نہیں رکھتے جس میں کتے ہوتے ہیں۔(۶) پس مجبوراً اس کے ذہن کے فہم وفراست اور گنجائش کے اعتبار سے گفتگو کرنی چاہئے۔ کہا گیا ہے: جس طرح روئے زمین پر میووں کا مغز موجودات کے لئے ہوتا ہے اور چھلکے جانوروں کے لئے اسی طرح حکمت کا مغز

۱۔ بحار ج ۷۸ ص ۴۵۸؛ ج ۱ ص ۲۱۹
۲۔ نزہۃ الناظرین ص ۳
۳۔ منیۃ المرید ص ۸۰
۴۔ منیۃ المرید ص ۸۰
۵۔ ادب الدین والدنیا ماوردی ص ۸۹
۶۔ غوالی اللآلی ج ۱ ص ۲۶۱ ح ۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

صاحبان فکر ونظر کیلئے ہوتا ہے اور اس کی کھال گوسفندوں کے لئے۔

اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''علم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔ اس سے قبل لفظ ''امن'' کے ذیل میں مامون کے تذکرہ کے دوران ایک مطلب بیان کیا گیا جو حکمت یونان کی مذمت پر دلالت کرتا ہے۔

مامون کے ساتھ ایزدخواہ حکمی کا واقعہ؛ (۱)

شرائع واحکام کے علل واسباب پر مشتمل باب؛ (۲)

حکم بن ابی العاص بن امیہ... مردود بارگاہ رسول خداؐ ہے، یہ راستہ چلنے میں آنحضرت کی نقل کرتا تھا۔ آنحضرت نے اسے جلاوطن کردیا تھا لیکن پھر عثمان نے اسے واپس بلالیا۔

امالی طوسی: میں ہے کہ حکم نے رسول خداؐ کا مذاق اڑانے کے لئے اپنا منھ ٹیڑھا کیا تو آنحضرتؐ نے بھی اسے بددعا دی جس کی وجہ سے وہ دو مہینے تک اغی اختلال میں مبتلا ہوا اس کے بعد اسے افاقہ ہوا۔ پھر آنحضرت نے اسے اپنے پاس سے بھگاتے ہوئے مدینہ سے جلاوطن کردیا۔ (۳)

رسول اکرمؐ کی جانب سے حکم بن ابی العاص کی جلاوطنی کے سبب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن اس نے محسوس کیا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر میں اکیلے ہیں، اسی لئے وہ دیوار کے ذریعہ گھر کے اوپر پہنچا جسے دیکھ کر آنحضرت نے اس کو بددعا دی اور کمان سے مارا تو بھاگ گیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن اس نے خیبر کے غنائم کی تقسیم کے دوران رسول اکرمؐ سے کہا: اے محمدؐ! تقوائے الٰہی اختیار کرو۔ آنحضرت نے اس سے فرمایا: خداوند عالم تیرے اور تیرے صلب میں آنے والے سبھی پر لعنت کرے؛ کیا تو مجھے پرہیزگاری کی دعوت دیتا ہے حالانکہ میں محبوب خدا ہوں۔

حکم بن عتیبہ کوفی کندی... کنیت ابومحمد تھی، اہل سنت، زیدیہ اور بتریہ کے فقہاء میں سے تھا، اس کی مذمت میں بہت سی روایتیں مروی ہیں۔ تقریباً ۱۱۵ھ میں اس کی وفات ہوئی ہے۔ ابن فضال سے روایت کی گئی ہے کہ حکم فقہائے اہل سنت میں سے تھا، اس کیفیت سے پہلے وہ زرارہ، حمران اور طیار کا استاد تھا۔ یہ بھی

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۲۷۴ ۲۔ بحار ج ۶ ص ۵۸ ۳۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہا گیا ہے کہ وہ فرقۂ مرجئہ کا ماننے والا تھا۔(۱)

کافی: امام باقر علیہ السلام نے سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ سے فرمایا: اگر چاہو تو مشرق کی طرف چلے جاؤ، چاہو تو مغرب کی سمت چلے جاؤ لیکن اس کے باوجود بھی صحیح علم دریافت نہیں کر سکتے مگر یہ کہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے ذریعہ لوگوں تک جو علم پہنچا ہے اسے دریافت کرو۔(۲)

حکم بن علباء اسدی... یہ وہی ہیں جن کے بارے میں شیخ نے محمد بن ابی عمیر سے روایت کر کے لکھا ہے کہ میں بحرین کا حاکم ہوا اور وہاں بہت سا مال دستیاب ہوا، میں نے ان کو انفاق کیا، بہت سے وسائل و اسباب خریدے، کنیزیں اور غلام خریدا، بچے بھی پیدا ہوئے پھر میں مکہ گیا، وہاں اپنے بچوں اور بیویوں کو بھی لے گیا۔ وہاں میں نے اپنے اموال کا پانچواں حصہ الگ کیا اور امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں بحرین کا والی ہوں جس کی وجہ سے مجھے بہت سی دولت کا فائدہ ہوا ہے، میں نے بہت سی زمینوں، کنیزوں اور غلاموں کو خریدا، ان کنیزوں سے بہت سے بچے پیدا ہوئے۔ اسی طرح میں نے اپنے اموال کو انفاق بھی کیا ہے۔ یہ اس کا خمس ہے، یہ کنیزیں ہیں جن سے بچے پیدا ہوئے اور یہ میری بیویاں ہیں جنہیں میں آپ کے پاس لایا ہوں۔ امام نے فرمایا: جان لو کہ یہ سبھی ہمارے لئے ہیں، جو کچھ تم لائے ہو اسے میں نے قبول کیا۔ کنیزوں اور بیویوں نیز جو تم نے انفاق کیا ہے ان سب کو تمہارے لئے حلال کیا، اس کے ساتھ ہی میں اور میرے والد گرامی تمہارے لئے جنت کی ضمانت لیتے ہیں۔(۳)

حکم بن عمرو غفاری... بصرہ کے رہنے والے صحابی ہیں، زیاد بن ابیہ نے ان کو خراسان کا حاکم مقرر کیا، انہوں نے وہاں کفار سے جنگ کی اور بہت سے غنائم حاصل کئے۔ زیاد نے ان کو لکھا: بے شک امیر المومنین (معاویہ) نے لکھا ہے کہ زر و سفید (سونا چاندی) کا انتخاب ان کے لئے کرو اور اسے لوگوں میں تقسیم نہ کرو۔ حکم نے جواب میں لکھا: تم نے امیر المومنین کے خط کے سلسلہ میں جو لکھا ہے، وہ مجھے موصول ہوا لیکن میرے پاس امیر المومنین کے خط سے پہلے خدا کی کتاب موجود ہے، خدا کی قسم! اگر آسمان و زمین کسی بندے پر مسلط ہو جائیں لیکن وہ بندہ تقوائے الٰہی کا مظاہرہ کرے تو خداوند عالم اس کے لئے باہر نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے:

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۵۸؛ رجال کشی ص ۲۱۰ ۲۔ کافی ج ۱ ص ۳۹۹ ح ۳؛ بحار ج ۴۶ ص ۳۳۵ ۳۔ تہذیب ج ۴ ص ۱۳۷ ح ۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

والسلام۔ پھر انہوں نے غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور عرض کی: خدایا! اگر تیری بارگاہ میں میری طرف سے کوئی خیر ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے؛ چنانچہ اس واقعہ کے بعد وہ پچاس سال کی عمر میں خراسان میں دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔(۱)

حکم بن عیینہ...اور حضرت مریم علیہا السلام کے اصطفیٰ کے سلسلہ میں امام باقر علیہ السلام سے سوال؛ اس سوال کی انہوں نے دو مرتبہ تکرار کی۔(۲)

حکم بن مختار بن ابی عبیدہ ثقفی...شیخ طوسیؒ نے ان کو امام باقر علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ثقہ تھے، انہوں نے امام باقر اور امام صادق علیہما السلام دونوں سے روایت کی ہے۔(۳)

رجال کشی: عبداللہ بن شریک سے روایت کی گئی ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے دن امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حجام کو بلانے کے لئے ایک شخص کو بھیج رکھا تھا تا کہ وہ آپ کے سر کے بال مرتب کر سکے۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اسی وقت کوفہ کے ایک شیخ حاضر ہوئے، انہوں نے امام کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دینا چاہا لیکن امام نے ہاتھ کھینچ کر پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ابو محمد حکم بن مختار بن ابو عبیدہ ثقفی ہوں۔ حضرت نے یہ سن کر دور بیٹھے ہوئے ابو محمد تک اپنا ہاتھ بڑھایا، نزدیک تھا کہ آپ انہیں اپنی آغوش میں لے لیں۔ پھر فرمایا: خداوند عالم تمہارے امور کی اصلاح کرے، بے شک لوگ تمہارے والد کے بارے میں بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن خدا کی قسم! صحیح تو تمہاری ہی بات ہے۔ حکم نے پوچھا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ امام نے فرمایا: ان کا کہنا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔ تم مجھ سے جو کہو گے میں اسے مانوں گا۔ کہا: سبحان اللہ...الخ۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ امام نے حکم سے فرمایا: خدا تمہارے باپ پر رحمت نازل کرے، انہوں نے ہمارے عزیزوں کے قاتلوں کو مارا اور ہمارے بہائے گئے خون کا بدلا لیا۔(۴)

ابو محمد حکم بن ہشام بن حکم؛

قبیلہ کندہ کے غلام اور بصرہ کے رہنے والے تھے، ان کو علم کلام میں شہرت حاصل تھی، لوگوں کے ساتھ گفتگو

۱۔ تنقیح المقال ج۱ ص۳۵۹ ۲۔ بحار ج۱۴ ص۱۹۲ ۳۔ رجال طوسی ص۱۱۴ نمبر۱۳

۱۔ رجال کشی ص۱۲۵ ح۱۹۹؛ بحار ج۴۵ ص۳۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتے تھے، ان سے بہت سی علمی نشستیں مروی ہیں۔ علمائے تشیع میں سے کسی نے کہا ہے کہ امامت کے موضوع پر ان کی ایک کتاب بھی دیکھی گئی ہے۔ (۱)

ام حکم بنت ابوسفیان... ان عورتوں میں سے تھی جو مشرکوں سے ملحق ہوئی۔ (۲)

حکم بن بشار مروزی... ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ غلو کرتے تھے، ان کے بارے میں ہے کہ بغداد میں ایک شخص کے گھر میں زندگی گزارتے تھے، لیکن لوگوں نے انہیں گرفتار کیا، ان کا سر کاٹ کر شہر میں پھرایا اور پھر کوڑے میں پھینک دیا۔ پھر امام جواد علیہ السلام کا خط اصحاب کو ملا کہ ان کے پاس جائیں اور فلاں چیز سے ان کا علاج کریں، اس طرح امام جواد علیہ السلام کی برکت سے صحت یاب ہوئے۔ (۳)

حکیم بن جبلہ عبدی.... اسد الغابہ کی نقل کے مطابق مکبر و مصغر دونوں طریقے سے پڑھا جاتا ہے۔ (۴) یہ امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔

تنقیح المقال: ابن عبدالبر نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابن اثیر نے اس نظریہ پر تأمل کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ نیک انسان تھے اور ان کے قبیلہ والے ان کے دین کے سلسلہ میں ان کی پیروی کرتے تھے، یہ وہی ہیں جن کو عثمان نے سندھ روانہ کیا تھا... پھر وہ عثمان کے قتل کے بعد بصرہ میں رہے۔

جب عائشہ اور طلحہ و زبیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے، اس وقت عثمان بن حنیف وہاں حضرت علی علیہ السلام کے نمائندہ تھے، عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو عبدالقیس اور بکر بن وائل کی ہمراہ میں سات سو سپاہیوں کے ساتھ روانہ کیا، بصرہ کے نزدیک زابوقہ نامی جگہ پر طلحہ و زبیر سے آمنا سامنا ہوا اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ طلحہ و زبیر جب بصرہ آئے تو انہوں نے عثمان بن حنیف سے اس بات پر توافق کیا کہ حضرت علی علیہ السلام کے آنے تک جنگ نہیں کریں گے۔ پھر عبداللہ بن زبیر راتوں رات عثمان کے پاس آیا اور اس نے عثمان کو محل سے باہر نکال دیا۔ حکیم کو یہ بات معلوم ہوئی تو سات سو سپاہیوں کے ساتھ جنگ کے لئے چلے آئے اور ان سے جنگ کی یہاں تک ان کو محل سے باہر نکال دیا، وہ جنگ میں مشغول تھے کہ ان کا پیر کٹ گیا، انہوں نے اسے اٹھا کر کاٹنے والے کے سر پر دے مارا جس سے وہ واصل جہنم ہو گیا۔ پھر وہ اسی حالت

۱۔ رجال نجاشی ص ۳۶ نمبر ۳۵۱ ۲۔ بحار ج ۲۰ ص ۳۴ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۶۴

۴۔ اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں جنگ میں مشغول رہے، جب آپ کے بدن میں خون نہیں رہا تو آپ اسی شخص پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے جسے انہوں نے اپنے کٹے ہوئے پیر سے مارا تھا۔ کسی نے ان سے سوال کیا: تمہاری یہ ت کس نے کی؟ جواب دیا: جس پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوں۔ اسی حالت میں سحیم حدانی نے ان کو شہید کر دیا۔(۱)

مستدرک میں بھی ہے کہ حکیم بن جبلہ عبدی جن کا تذکرہ الدرجات الرفیعہ میں کیا گیا ہے کہ بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ انتہائی نیک، دلیر اور قابل توجہ انسان تھے، اپنے قبیلہ پر حکومت کرتے تھے... وہ آگے لکھتے ہیں کہ یہ حکیم ان افراد میں سے تھے جنہوں نے عثمان پر ان کے برے اعمال و رفتار کی وجہ سے اعتراض کیا تھا۔ امیر المومنین علیہ السلام کے بہترین اصحاب میں سے تھے، حضرت کی دوستی و محبت میں کافی شہرت حاصل تھی، لوگوں کو امیر کائنات کی طرف بلاتے تھے؛ صاحب العقد الفرید ابن عبد ربہ کے مطابق حضرت امیر علیہ السلام نے بھی ان کے بارے میں فرمایا:

دعا حکیم دعوہ سمیعہ نال بھا المنزلہ الرفیعہ (۲)

پھر مؤلف نے جنگ جمل کی مقدماتی جھڑپ میں شہادت کا تذکرہ کیا ہے جس سے ان کے ایمان و یقین کی طاقت کا پتہ چلتا ہے۔(۳)

حکیم بن حزام بن خویلد..

کنیت ابو خالد قرشی تھی، حضرت خدیجہ علیہا السلام کے بھتیجے تھے؛ کہا گیا ہے کہ وہ عہد جاہلیت میں ساٹھ (۶۰) سال تک زندہ رہے اور عہد اسلام میں بھی ساٹھ سال کی زندگی پائی ۵۴ھ میں (یا ایک نقل کے مطابق ۶۸ھ میں) ان کی وفات ہوئی۔ اسد الغابہ میں ہے کہ وہ عہد جاہلیت و اسلام میں قریش کے برجستہ لوگوں میں سے تھے، یہ ان افراد میں سے تھے جن کے دلوں کو رسول اکرمؐ نے اموال کے ذریعہ سے رام کیا، آنحضرت نے جنگ حنیف میں ان کو ایک اونٹ دیا اور ان کا اسلام بہتر ہوا... وہ جنگ بدر میں کفار کے ہمراہ تھے لیکن پھر ان کے ہاتھوں سے نجات حاصل کی، جب وہ لشکر کے داہنی طرف جنگ کر رہے تھے تو ان کی

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۶۱

۲۔ حکیم نے سننے والی دعوت دریافت کی اور اس کے جواب کے ذریعہ ایک عظیم منزلت کو حاصل کر لیا۔

۳۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۷۹۵؛ الدرجات الرفیعہ ص ۳۹۱؛ العقد الفرید ج ۳ ص ۳۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

زبان پر یہ فقرہ تھا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے جنگ بدر میں نجات دلائی۔

انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں جو کام بھی انجام دیا اسی کے مانند عہد اسلام میں بھی انجام دیا، دار الندوہ ان کے ہاتھوں میں تھا جسے انہوں نے ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا اور اس کا پیسہ صدقہ کر دیا... یہاں تک پہنچنے کے بعد مؤلف لکھتے ہیں: جب وہ حج کے لئے گئے تو ان کے ساتھ سو اونٹ تھے، انہوں نے ان سبھی کی قربانی کی، عرفہ کے دن بھی سو کنیزوں کے ساتھ کھڑے ہوئے، ان کی گردنوں میں چاندی سے بنے ہوئے طوق تھے جن پر لکھا ہوا تھا: ''حکیم بن حزام کے ہاتھوں راہ خدا میں آزاد ہونے والیاں''۔ پھر ہزار گوسفندوں کی قربانی کی۔ وہ بہت زیادہ بخشش کرنے والے تھے، انہوں نے اپنی موت سے پہلے تک کسی سے کچھ نہیں لیا، موت کے وقت وہ نابینا تھے۔(۱)

شعب ابی طالبؑ کے دوران اپنی پھوپھی جناب خدیجہ علیہا السلام کے لئے حکیم کے کھانا لے جانے کا واقعہ؛(۲)

تنقیح المقال: طبری نے اپنی تاریخ میں ان کو پکا عثمانی لکھا ہے اور حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کا تذکرہ بھی کیا ہے، اگر یہ روایت نقل نہ ہوتی تو ان کے بارے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ ان کے حسن حال کے لئے کافی تھا۔(۳)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''بدل'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

حکیمہ بنت ابو جعفر امام جواد علیہ السلام... آپ امام زمانہ(عج) کی ولادت کے وقت موجود تھیں، انہوں نے ۱۴ر شعبان کو بھی روزہ رکھا تھا۔ حضرت حجت علیہ السلام کی والدہ کے پاس آ کر انہوں نے جناب نرجس خاتون کو فرائض و سنن کی تعلیم دی تھی۔ وہ رات و دن حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھتی تھیں اور آپ سے لوگ جو سوال کرتے تھے اس کی اطلاع آپ انہیں کو دیتے تھے۔(۴)

محمد بن عبداللہ مطہری سے جناب حکیمہ کی گفتگو؛ اس سلسلہ میں کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہے اور پھر حضرت حجت علیہ السلام کی ولادت کی خبر دینا؛(۵)

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۶۱
۲۔ بحار ج ۱۹ ص ۱۹
۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۶۱؛ نقل از تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۹۴، ۴۳۸
۴۔ بحار ج ۵۱ ص ۱۷
۵۔ بحار ج ۵۱ ص ۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علامہ مجلسیؒ نے کتاب مزار کے چھٹے باب میں امام عسکریین علیہما السلام کی زیارت کے ذیل میں لکھا ہے کہ جان لو کہ قبہ شریفہ میں ایک قبر نجیبہ کریمہ، عالمہ فاضلہ، تقیہ رضیہ جناب حکیمہ بنت ابو جعفر جواد علیہ السلام سے منسوب ہے، مجھے نہیں معلوم کہ لوگ ان کی فضیلت وجلالت کے باجود ان کی زیارت کے لئے اقدام کیوں نہیں کرتے، ائمہ طاہری علیہم السلام کے نزدیک وہ عظیم منزلت پر فائز تھیں، آپ حضرات اپنے اسرار ان کے سپرد کرتے تھے، حضرت حجت علیہ السلام کی والدہ بھی انہیں کے پاس تھیں، ولادت کے وقت وہ موجود تھیں اور ابو محمد امام عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی کبھی کبھی حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت کرتی تھیں، امام کی وفات کے بعد وہ آپ کے سفیروں میں سے ایک تھیں... متذکرہ باتوں کے تناظر میں ان کی زیارت قطعی مناسب ہے۔(۱)

حکیمہ بنت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام... یہ امام جواد علیہ السلام کی ولادت کے وقت موجود تھیں۔

المناقب: جناب حکیمہ سے مروی ہے کہ جب امام جواد علیہ السلام کی والدہ خیزران کے وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلا کر کہا: آج تم میرے گھر میں قیام کرو کیونکہ خیزران کے بطن سے آج رات کو خدا مجھے ایک فرزند عطا فرمائے گا۔ میں نے خوشی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی، جب رات آئی تو ہمسایہ کی چند عورتیں بھی بلائی گئیں، نصف شب سے زیادہ گزرنے پر یکایک وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے، یہ حال دیکھ کر میں خیزران کو حجرہ میں لے گئی اور میں نے چراغ روشن کر دیا، تھوڑی دیر میں امام جواد علیہ السلام پیدا ہوئے، میں نے دیکھا کہ وہ مختون اور ناف بریدہ ہیں، ولادت کے بعد میں نے انہیں نہلانے کے لئے طشت میں بٹھایا، اس وقت جو چراغ روشن تھا گل ہو گیا، مگر پھر بھی اس حجرہ میں روشنی بدستور رہی اور اتنی روشنی رہی کہ میں نے آسانی سے بچہ کو بہلا دیا، تھوڑی دیر میں میرے بھائی امام رضا علیہ السلام بھی وہاں تشریف لے آئے، میں نے نہایت عجلت کے ساتھ صاحبزادے کو کپڑے میں لپیٹ کر حضرت کی آغوش میں دے دیا اور گہوارہ میں رکھ کر فرمایا: اے حکیمہ! اس گہوارہ کے پاس رہو۔(۲)

اس بات کا بیان کہ حکیمہ بنت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے جب عامر زہرائی نامی شخص کی آواز سنی تو ایک سال تک بخار میں مبتلا رہیں۔(۳)

۱۔ بحار ج ۱۰۲ ص ۷۹ ۲۔ المناقب ج ۴ ص ۳۹۴؛ بحار ج ۵۰ ص ۱۰ ۳۔ بحار ج ۲۷ ص ۲۴؛ ج ۴۹ ص ۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حکمیت وحکمین:

حکمیت وحکمین کا آغاز، اور لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دونوں حکمین کا ظالمانہ حکم؛ (۱)

اشعث، ابن کواء اور زید طائی نے ابوموسیٰ اشعری کو حکمیت کے لئے منتخب کیا اور ابن عباس اور مالک اشتر کے سلسلہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد پر توجہ نہیں کی۔ اعمش کا بیان ہے: جس نے حضرت علی علیہ السلام کو جنگ صفین کے دن دیکھا تھا اس نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے فرمارہے تھے: واعجبا! کہ میری مخالفت کی گئی اور معاویہ کی اطاعت کی گئی... فرمایا: کیا ابوموسیٰ کے علاوہ کسی کو بھی قبول نہیں کیا؟! لوگوں نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ فرمایا: جو کچھ تمہارے لئے رونما ہوا اسے انجام دو، خدایا! میں ان کے عمل سے بیزار ہوں۔ خزیم بن فاتک اسدی کہتا ہے:

لو کان للقوم رای یرشدون بہ — اھل العراق رموکم بابن عباس

لکن رموکم بشیخ من ذی یمن — لم یدر ما ضرب اسداس و اخماس (۲)

حکمین کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کے خطبہ کے بعض حصے؛ (۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حکی

قاہرہ میں شیخ کراجکی کے لئے ان کے دوست کے ہمراہ پیش آنے والا حیرت انگیز واقعہ؛ (۴)

بہترین بندگان خدا کی خصوصیات کے متعلق بعض حکایتیں؛ (۵)

ایک شخص کا واقعہ جو دریا کے ایک جزیرہ میں تھا، راہزنی کرتا تھا اور حریم الٰہی کا پاس ولحاظ نہیں رکھتا تھا لیکن پھر اس نے توبہ کرلی۔ (۶)

ایک توبہ کرنے والے کی حکایت؛ (۷)

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۲۹۷

۲۔ بحار ج ۳۳ ص ۳۱۳؛ ترجمہ اشعار: "اگر اس قوم کو کسی رائے کی ضرورت ہے تو وہ ابن عباس کی رائے ہے جو لوگوں کو ترقی سے ہمکنار کرسکتی ہے لیکن تم لوگوں نے یمن کے رہنے والے ایک شیخ کی پناہ پکڑی جو (میراث کے) اسداس واخماس (چھٹے اور پانچویں حصے کے حساب وکتاب سے بھی) واقف نہیں ہے"۔

۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۳۲۳ — ۴۔ بحار ج ۲ ص ۵۸ — ۵۔ بحار ج ۶۹ ص ۲۵۴

۶۔ بحار ج ۷۰ ص ۳۶ — ۷۔ بحار ج ۷۰ ص ۳۷۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ان میں سے بعض حکایتوں کی جانب لفظ ''زنی'' کے ذیل میں اشارہ کیا گیا نیز حسد کے متعلق ایک حیرت انگیز واقعہ کو لفظ ''حسد'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔

بعض عورتوں کے حیلہ وفریب کے متعلق حیرت انگیز حکایت؛(۱)

ایک نبی کے فرزند نے سیاہ بلی کے مغز سے ایک بادشاہ کی نابینائی کا علاج کیا۔(۲)

ایک علوی عورت اور مجوسی مرد کی حکایت؛ایک علوی عورت کے ساتھ ابن مبارک کے نیکی کرنے کا واقعہ جسے لفظ ''علا'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

باب حکایت اذان؛(۳)

اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''اذن'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

حلب

باب حلبہ (میتھی)؛(۴)

میتھی سے علاج؛

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ نے فرمایا:تم لوگوں کو چاہئے کہ میتھی سے استفادہ کرو، چاہے مجبوراً اس کے وزن کے برابر سونا ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

مکارم الاخلاق: رسول خداؐ نے فرمایا:تم لوگوں کو چاہئے کہ میتھی سے استفادہ کرو، اگر میری امت اس کے فوائد سے واقف ہوجاتی تو اپنا علاج اسی سے کرتی، چاہے مجبوراً اس کے وزن کے برابر سونا ہی کیوں نہ دینا پڑے۔(۵)

دودھ دوہنے اور جانوروں کو چرانے کے آداب پر مشتمل باب؛(۶)

النہایہ میں ہے: رسول خداؐ نے ضرار بن ازور کو حکم دیا کہ اونٹ کا دودھ دوہے۔اسی ذیل میں فرمایا: دع داعی اللبن لا تجهده ؛یعنی اس کے پستان میں تھوڑا دودھ چھوڑ دو اور پوری طرح نہ دوہو؛اس لئے کہ

۱۔بحار ج۳۴ ص۱۹۴ ۲۔بحار ج۴۷ ص۴۵ ۳۔بحار ج۸۴ ص۱۷۳

۴۔بحار ج۶۲ ص۲۳۳ ۵۔مکارم الاخلاق ص۲۱۳ ۶۔بحار ج۱۴ ص۹۸ (قدیم)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پستان میں باقی ماندہ دودھ زیادہ دودھ لاتا ہے اور اس میں اضافہ کرتا ہے لیکن اگر سارا دودھ دوہ لیا جائے تو اس کے جوش میں کمی آجاتی ہے اور دودھ بننا کم ہو جاتا ہے۔(۱)

مؤلف: علم حدیث کی اصطلاح میں آل ابی شعبہ کے بعد لوگوں پر حلبی کا اطلاق ہوتا ہے جن میں علی بن ابی شعبہ کے دونوں فرزند محمد اور عبیداللہ شامل ہیں۔ ابوعلی حلبی کا بیان ہے: محمد بن علی بن ابی شعبہ اور ان کے بھائیوں عبیداللہ، عمران اور عبدالاعلی نیز ان کے والد اور احمد بن عمر بن ابی شعبہ پر حلبی کا اطلاق ہوتا ہے، پھر پہلے اور دوسرے پر حلبی کا اطلاق زیادہ مشہور ہے؛ کتاب النقد میں یہی مرقوم ہے۔(۲)

علم فقہ کی اصطلاح میں ابوصلاح تقی بن نجم حلبی پر "حلبی" کا اطلاق ہوتا ہے جو فقیہ، ثقہ اور جلیل القدر تھے، انہوں نے علم الہدی اور شیخ ابوجعفر طوسی کے سامنے قرائت کی ہے، ان کی کتابوں میں سے ایک "تقریب المعارف" ہے، شہید ثانی کے اجازہ کے ایک حصہ میں ان کے متعلق ہے: "شیخ فقیہ سعید اور حلب کی سرزمینوں پر سید مرتضی کے جانشین"۔(۳)

اہل سنت کے علماء میں "علی بن برہان الدین حلبی شافعی" پر حلبی کا اطلاق ہوتا ہے، ان کی وفات ۱۰۴۴ھ میں ہوئی ہے، ان کی کتاب "انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون" ہے جو سیرہ حلبی کے نام سے مشہور ہے۔(۴)

حلبیان سے ابوصلاح اور سید ابن زہرہ مراد ہیں۔

حلب... شام کے حدود میں ایک وسیع اور مشہور سرزمین ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سرزمین کا نام "حلب" اس لئے پڑا کیونکہ جناب ابراہیم علیہ السلام ہر جمعہ کو وہاں آتے تھے اور اپنے گوسفندوں کا دودھ دوہتے اور پھر انہیں فقراء میں تقسیم کر دیتے تھے۔ لوگ کہتے تھے: حلب یعنی دودھ آیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ قبیلہ "عملیق" کے چند بھائی تھے جن کے نام حلب، حمص اور برذعہ تھا، ان میں سے ہر ایک نے الگ الگ شہر آباد کیا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا۔(۵)

۱۔ نہایہ ابن اثیر ج ۲ ص ۱۲۰؛ بحار ج ۶۴ ص ۱۴۹

۲۔ نقد رجال ص ۴۰۷

۳۔ اعیان الشیعہ ج ۳ ص ۶۳۴؛ رجال طوسی ص ۴۵۷

۴۔ اعلام زرکلی ج ۵ ص ۵۴

۵۔ مراصد الاطلاع ج ۱ ص ۴۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حلج

حسین بن منصور حلاج کے حالات زندگی:

شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت میں وکالت کے دعویٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے ابوسہل نوبختی کے ہاتھوں اس کی ذلت وخواری کی جانب اشارہ کیا ہے... نیز یہ کہ وہ قم آیا اور اس نے علی بن بابویہ کے قریبی لوگوں کو خط لکھا اور ان کو اور ابن بابویہ کو اپنی جانب آنے کی دعوت دیتے ہوئے لکھا کہ میں امام کا فرستادہ اور وکیل ہوں۔ جب ابن بابویہ کو وہ خط ملا تو آپ نے اسے پارہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ حلاج کو ذلت وخواری کے ساتھ گھر سے باہر کیا جائے۔ اس واقعہ کے بعد وہ قم سے چلا گیا۔(۱)

شیخ صدوقؒ نے العقائد میں لکھا ہے کہ غالی فرقہ "حلاجیہ" کی ایک نشانی اور علامت یہ ہے کہ وہ عبادت کے ہمراہ تجلی کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ خود نماز اور دوسرے واجبات کو ترک کرتے ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ وہ اسم اعظم کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کہ خداوند عالم کا انطباع ان کے وجود میں ہے۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب ولی مخلص ہوتا ہے اور ان کے مذہب کا عارف ہوجاتا ہے تو ان کے نزدیک وہ انبیائے کرام سے بھی برتر وافضل ہوجاتا ہے۔ ان کے مذہب کی ایک دوسری علامت، علم کیمیا کا دعویٰ بھی ہے۔(۲)

شیخ مفید نے بھی ان کے متعلق یہی لکھا ہے۔(۳)

حلاجیہ، صوفیوں کی ایک صنف ہے جو اباحہ اور حلول کے قائل ہیں۔ حلاج کا امتیاز یہ تھا کہ وہ تشیع کا اظہار کرتا تھا، اگرچہ ظاہری طور پر صوفی تھا۔ یہ ملحد اور زندیق ہیں جو تمام ادیان سے برتر وبہتر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ لوگ حلاج کے سلسلہ میں باطل دعووں کا عقیدہ رکھتے ہیں، یہ سب مجوسیوں کی طرح ہیں زردشت کے لئے معجزہ کا دعویٰ کرتے تھے اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو اپنے راہبوں اور کشیشوں کے لئے معجزات وبینات کا دعویٰ کرتے تھے۔ حالانکہ مجوسی اور عیسائی عبادت وعبادی اعمال کے سلسلہ میں ان لوگوں سے زیادہ معتقد ہیں اور یہ لوگ دینی دستورات اور ان پر عمل کرنے کے سلسلہ میں مجوسیوں اور عیسائیوں سے

۱۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۶۹؛ غیبت طوسی ص ۲۴۷ ۲۔ عقائد صدوق ص ۴۰ ۳۔ شرح مفید بر عقائد صدوق ص ۶۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بہت دور ہیں۔(۱)

مؤلف: ابن ندیم نے فہرست میں حلاج کے حالات کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس کا نام حسین بن منصور تھا، اس کے آبائی وطن اور جائے ولادت کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا وطن خراسان اور نیشاپور ہے۔ بعض نے مرو کا رہنے والا کہا ہے اور کچھ علماء نے طالقان کا رہنے والا کہا ہے۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کسی پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی جائے ولادت کے سلسلہ میں صحیح بات دستیاب نہیں ہوئی ہے۔ میں نے ابوالحسن عبیداللہ بن احمد بن ابوطاہر کی تحریر میں پڑھا ہے کہ حسین بن منصور حلاج دھوکہ دینے والا اور شعبدہ باز تھا، اس نے اپنے افکار کو صوفیت کے لباس میں آراستہ کر کے تمام علوم کے مالک ہونے کا جسورانہ دعویٰ کیا لیکن وہ ان علوم سے بے بہرہ تھا، معمولی طور پر علم کیمیا کی کچھ باتیں جانتا تھا، سیاسی دسیسہ کاریوں میں انتہائی خطرناک اور گستاخ تھا، بڑے بڑے گناہ کرتا تھا اور حکومتوں کو دگرگون کرنا چاہتا تھا۔ اپنے چاہنے والوں کے سامنے الوہیت کا دعویٰ کرتا تھا، حلول کا قائل تھا اور بادشاہوں اور صوفی مذاہب کے لئے تشیع کا دعویٰ کرتا تھا پھر زیادہ روی کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اس میں الوہیت حلول کر چکی ہے اور وہی خدا ہے؛ لیکن خداوند عالم ان باتوں سے بہت بڑا اور پاک و پاکیزہ ہے۔

ابن ندیم لکھتے ہیں: حلاج مختلف شہروں میں گیا، جب گرفتار کیا گیا تو ابوالحسن علی بن عیسیٰ کے سپرد کیا گیا، وہ بھی حلاج سے مناظرہ کے بعد سمجھ گئے کہ قرآن و حدیث، فقہ اور علوم عربی و شعر میں نرا جاہل ہے؛ اسی لئے اس سے کہا: طہارت اور واجبات کی تعلیم حاصل کرنا ان خطوط سے زیادہ بہتر ہے جو تم لکھتے ہو اور نہیں جانتے کہ ان خطوط میں کیا لکھا ہے۔ وائے ہو تم پر! میں تمہیں ان ادبیات کی تعلیم کا کتنا ضرورت مند سمجھتا ہوں۔ پھر حکم دیا کہ مشرق کی جانب لے جا کر دار پر لٹکا دیا جائے، وہاں سے اسے بادشاہ کے پاس لے جایا گیا اور اسے قید کر دیا گیا، وہاں اس نے سنت پر عمل کر کے ان سے قربت حاصل کی اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ وہ جو کہتا ہے وہ حق ہے.... پھر اسے نصر حاجب کے حوالے کیا گیا اور حلاج نے اسے بھی دھوکہ دے دیا؛ اس کے ایک خط میں ہے: میں نے قوم نوح اور قوم عاد و ثمود کو غرق کیا ہے ... جب یہ بات واضح و آشکار

۱۔ بحار ج ۲۵ ص ۳۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہوئی اور بادشاہ نے بھی سمجھ لیا تو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا اور اس کے ہاتھ کٹوا دیئے پھر ۳۰۹ھ کے آخر میں جلوا دیا۔(۱)

ابن جوزی نے بھی کتاب ''تلبیس ابلیس'' میں اپنی سند سے، محمد بن یحییٰ رازی سے نقل کیا ہے کہ میں نے سنا کہ عمرو بن عثمان نے اس کو بد عا دیتے ہوئے کہا کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتا۔ میں نے کہا: شیخ! آپ اتنی مذمت و ملامت کیوں کر رہے ہیں؟ کہا: میں قرآن کی آیت پڑھ رہا تھا کہ اس نے کہا: میں اسی کی طرح لکھ سکتا ہوں اس کی وضاحت کر سکتا ہوں۔

پھر اس کے ایک خط کو نقل کیا جسے اس نے بخط خود لکھا تھا: ''رحمٰن رحیم کی طرف سے فلاں شخص کے نام''۔ لوگوں نے کہا: تم پہلے نبوت کا دعویٰ کرتے تھے اور اب ربوبیت کے بھی مدعی ہو گئے ہو۔ کہا: نہیں، میں نے ربوبیت کا دعویٰ نہیں کیا ہے بلکہ یہ دونوں دعوے ہماری نظر میں جمع ہو سکتے ہیں۔.....ابن جوزی لکھتے ہیں کہ میں نے حلاج کے واقعات کے متعلق ایک کتاب تالیف کی ہے جس میں اس کے حیلہ و فریب، خرافات اور اس کے متعلق علماء کے نظریات و اقوال کو جمع کیا ہے۔ ابن جوزی مزید لکھتے ہیں کہ حلاج کے متعلق مجھ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ صحرا میں کچھ حلوا، روٹی اور کباب لے جا کر رکھ دیتا تھا اور اپنے ایک ہم راز کو اس کی خبر دے دیتا تھا۔ صبح ہونے پر اپنے اصحاب اور چاہنے والوں کے ہمراہ سیاحت کے لئے باہر نکلتا، جب اس جگہ کے نزدیک ہوتا تو اس کا ہمراز کہتا کہ ہمیں فلاں کھانے کی خواہش ہو رہی ہے۔ حلاج یہ سن کر ایک طرف جاتا، وہاں دو رکعت نماز پڑھتا، ان پر ایسا ظاہر کرتا جیسے وہ معجزہ کرنے والا ہے، پھر کہتا کہ فلاں جگہ کی مٹی کو کھودو، جب وہاں سے مٹی اٹھائی جاتی تو حلوہ وغیرہ دستیاب ہوتا تھا...وہ اسی طرح لوگوں کو دھوکہ دیتا رہا یہاں تک کہ لوگوں پر اس کا کفر آشکار ہو گیا، جب انہوں نے اسے دار پر لٹکانا چاہا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: گھبراؤ نہیں، میں تیس دنوں بعد دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔(۲)

منہج المقال میں ہے کہ حسین بن منصور حلاج کے متعلق خلاصہ میں لکھا گیا ہے وہ کذابوں میں سے تھا، شیخ نے اس سلسلہ میں بعض واقعات بھی نقل کئے ہیں۔(۳)

۱۔ فہرست ابن ندیم ص ۲۶۹ ۲۔ تلبیس ابلیس ص ۱۷۱ ۳۔ منہج المقال ص ۱۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سید مرتضی رازی نے بھی تبصرہ العوام میں اس کی جادوگری اور خرافات کے بعض واقعات کو نقل کیا ہے۔

مستدرک میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن مکی کے مجامع سے نقل کیا ہے کہ ابومعتب، حسین بن منصور حلاج صوفی کی کنیت ہے، بعض لوگ اس کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرتا تھا، اس کی تحریر کردہ ایک عبارت میں لوگوں نے دیکھا ہے کہ جو شخص تین روز وشب روزہ رکھے اور افطار نہ کرے اور اس کے بعد کچھ کاسنی کے پتوں سے افطار کرے تو وہ ماہ رمضان کے روزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو شخص ایک رات صبح کے وقت تک دو رکعت نماز ادا کرے تو پھر اسے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، جو شخص اپنی درآمد کو ایک دن خدا کی راہ میں صدقہ دے دے تو وہ حج سے مستغنی ہو جاتا ہے نیز جو قریش کے قبرستان میں موجود شہداء کی قبروں کے پاس جا کر نماز پڑھے، دعا کرے، روزہ رکھے اور تھوڑا سے نان ونمک سے افطار کرے تو پھر وہ عبادت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔(۱)

شیخ بہائی نے بھی اپنی کتاب ''کشکول'' میں حسین بن منصور حلاج کے بعض حالات کو نقل کیا ہے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حلف

جھوٹی اور سچی قسم اور دوسروں کو قسم دینے کے متعلق باب: (۳)

امالی صدوق: سلمان کی روایت میں ہے کہ پرندے جمعہ کے دن کہتے ہیں: ''قدوس قدوس ربنا الرحمن الملک ما یعرف عظمة ربنا من یحلف باسمه کاذبا''۔(۴)

ثواب الاعمال: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی مقروض کو حاکم کے پاس لے جائے تاکہ اس کو قسم کھانے کے لئے کہے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ قسم کھائے گا پھر وہ عظمت الٰہی کے پیش نظر اسے چھوڑ دے تو خداوند عالم قیامت کے دن صرف اور صرف خلیل خدا جناب ابراہیم علیہ السلام کی منزلت کو پسند فرمائے گا۔(۵)

نوادر ابن عیسیٰ: رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص قضاوت کے دوران جھوٹی قسم کھائے اور اس کے ذریعہ سے

۱۔ تبصرۃ العوام فی معرفۃ مقالات الانام ص ۱۲۲ ۲۔ ملاحظہ کریں: کشکول بہائی ج ۱ ص ۲۸۱ ۳۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۷۸

۴۔ پاک ہے مقدس ہے پروردگار رحمن اور ہمارا بادشاہ، جو شخص ہمارے پروردگار کے نام سے جھوٹی قسم کھائے اس نے اس کی عظمت کو نہیں پہچانا ہے۔

۵۔ ثواب الاعمال ص ۱۵۹؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرلے تو بے شک اس نے آتش (جہنم) کے ایک حصہ کو حاصل کیا ہے۔(۱)

اعلام الدین: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص قضاوت کے دوران قسم کھائے اور جانتا ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو اس نے (اس کام کے ذریعہ) خدا سے جنگ کا آغاز کردیا ہے۔ بے شک جھوٹی قسم، شہروں کی ویرانی کا موجب اور فرزندوں کی تنگ دستی کا باعث ہوتی ہے، جو شخص خداوند عالم کی جھوٹی قسم کھائے اس نے اس کی عظمت کو نہیں پہچانا ہے۔(۲)

ثواب الاعمال: امام رضاؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: نماز عشاء کے لئے دوبارہ وضو کرنا، ''لا واللہ'' اور ''بلی واللہ'' کو محو ختم کردیتا ہے۔(۳)

نوادر ابن عیسیٰ: معمر بن یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کی: لوگوں کا سرمایہ میرے اختیار میں ہے، میں انہیں لے کر مالیات کے سپاہیوں کی طرف سے گزرتا ہوں، وہ مجھے قسم دیتے ہیں اور میں قسم کھاتا ہوں۔ امام نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ تمام مسلمانوں کے اموال کو لے کر گزر جاؤں اور اس سلسلہ میں ان کے سامنے قسم کھاؤں۔ جس چیز سے مومن خوفزدہ ہو اور اس کی انجام دہی پر مجبور ہو تو اس میں وہ تقیہ کرسکتا ہے۔(۴)

نہج البلاغہ: امیر المومنین نے فرمایا: کسی ظالم سے قسم لینا ہو تو اس طرح قسم لو کہ وہ پروردگار کی طاقت اور قوت سے بیزار ہے، اگر اس کا بیان صحیح نہ ہو کہ اگر اس طرح جھوٹی قسم کھائے گا تو فوراً مبتلائے عذاب ہوجائے گا اور اگر خدائے وحدہ لاشریک کے نام کی قسم کھائی تو عذاب میں عجلت نہ ہوگی کہ بہرحال توحید پروردگار کا اقرار کرلیا ہے۔(۵)

ان موارد و مواقع کا تذکرہ جہاں خدا کے نام کی قسم کھانا جائز ہے۔(۶)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''یمین'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: بے شک میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ موسیٰؑ نے تم کو حکم دیا ہے کہ خداوند عالم کی

۱۔ نوادر احمد بن عیسیٰ ص ۷۰ ح ۱۷۰؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۸۳ ۲۔ اعلام الدین ص ۴۰۲؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۸۳ ۳۔ ثواب الاعمال ص ۳۳؛ بحار ج ۸۰ ص ۳۰۳

۴۔ نوادر احمد بن عیسیٰ ص ۷۳ ص ۱۵۴؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۸۴ ۵۔ نہج البلاغہ حکمت ۲۵۳؛ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۸۵

۶۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۲۰۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔ اور میں کہتا ہوں کہ خداوند عالم کی جھوٹی اور سچی قسم نہ کھاؤ بلکہ جواب میں کہو: نہیں اور ہاں۔(۱)

آیۂ مبارکہ: ﴿یَحْلِفُونَ بِاللهِ مَا قَالُوا﴾ (۲) کی تفسیر؛ (۳)

یمن اور ربیعہ کے درمیان قسم کے متعلق امیر المومنین علیہ السلام کا خط؛ اس خط کے آخر میں ''اس کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے لکھا ہے'' کی عبارت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہ بات ابن میثم نے بیان کی ہے۔(۴) ایک دوسری روایت میں ہے: ''علی بن ابو طالب علیہ السلام نے لکھا ہے''۔ (لفظ ''ابو'' کے ذریعہ حضرت کا بیان مشہور ہے کیونکہ اس میں کنیت کو علم اور ایک لفظ کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے جس کا اعراب تبدیل نہیں ہوگا۔

حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خلاف ایک شخص کی جھوٹی قسم اور اس کے بعد اس کی موت؛ (۵)

جس شخص نے منصور کے دربار میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی چغلی کی تھی، اس کو امام نے قسم دی اور قسم کے بعد اس کی موت ہوگئی۔(۶)

دیلم کے بادشاہ یحییٰ بن عبداللہ کے توسط سے عبداللہ بن مصعب زبیری کو قسم دینا اور تین روز کے بعد عبداللہ کا موت سے ہمکنار ہونا؛ (۷)

اس مضمون سے ملتے جلتے مطالب؛ (۸)

حلق

حلق اور گلے کے متعلق؛ (۹)

طب الائمہ: حلبی سے مروی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: گلے کے درد کے علاج کے لئے میری نظر میں پے در پے دودھ پینے سے بہتر کوئی چیز نہیں۔(۱۰)

جب رسول خداؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر شجرہ میں پڑاؤ ڈالا تو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ زیر بغل کے بالوں کو

۱۔ بحار ج ۱۴ ص ۳۳۱، ۳۳۲
۲۔ توبہ/۷۴؛ ''یہ (کفار و منافقین) اپنی باتوں پر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ایسا نہیں کہا''۔
۳۔ بحار ج ۷۰ ص ۱۸۳
۴۔ شرح نہج البلاغہ ج ۵ ص ۲۳۲
۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۵۷
۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۶۴۔۲۰۴
۷۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۸۳
۸۔ بحار ج ۴۹ ص ۸۵
۹۔ بحار ج ۶۹ ص ۱۹
۱۰۔ طب الائمہ ص ۱۸۹، بحار ج ۶۲ ص ۱۸۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تراشیں، زیرناف کے بالوں کو صاف کریں، غسل کریں اور صرف ایک شلوار اور ردا پہنیں۔(۱)

جس نے حج کے موقع پر رسول خداؐ کا بال کاٹا وہ معمر بن عبداللہ ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے بالوں میں کنگھی کی تھی۔(۲)

بال کٹوانے، اسے سکھانے، مانگ نکالنے اور اس کو مرتب کرنے پر مشتمل باب؛(۳)

جب سر کا بال کٹوانے کا ارادہ کرو تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھو پھر پیشانی کے اوپر کے بالوں سے شروع کرو اور کہو: ''بسم الله و بالله و علی ملة ابراهیم و سنة محمد و آل محمد ...الخ۔ پھر اپنے بالوں کو جمع کر کے اسے مٹی میں چھپا دو؛ اس وقت یہ دعا پڑھو: '' اللهم اجعله الی الجنة لا الی النار ''۔ مروی ہے کہ ایک بچہ کو آنحضرت کی خدمت میں لایا گیا تا کہ وہ آپ اس کے لئے دعا کریں لیکن چونکہ اس کے سارے بال کاٹے گئے تھے صرف کچھ حصہ باقی بچہ تھا اس لئے آپ نے دعا نہیں کی اور فرمایا کہ سر کے سارے بال تراشے جائیں۔(۴)

مؤلف: ڈاڑھی کے بال کاٹنے سے متعلق مطالب لفظ ''دلجی'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

حلل

حلال وحرام؛

حلال وحرام چیزوں پر مشتمل باب؛(۵)

اس باب میں ہے کہ ہر چیز تمہارے لئے حلال ہے مگر یہ کہ تم جان لو کہ وہ عین حرام ہے، ایسی صورت میں اس کا ترک کرنا واجب ہے۔(۶)

حلال گوشت پرندوں اور جانوروں پر مشتمل باب؛ نیز ان جانوروں کا بیان جو حلال نہیں ہیں۔(۷)

طلب حلال کی تشویق پر مشتمل باب اور حال کا مفہوم؛(۸)

سورۂ مائدہ: ﴿ قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ

۱۔ بحار ج۲۱ ص۳۹۶ ۲۔ بحار ج۲۱ ص۴۰۰ ۳۔ بحار ج۷۶ ص۸۲

۴۔ بحار ج۷۶ ص۸۲ ۵۔ بحار ج۶۵ ص۹۹ ۶۔ بحار ج۶۵ ص۱۵۵

۷۔ بحار ج۶۵ ص۱۶۸ ۸۔ بحار ج۱۰۳ ص۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یَاأُولِی الْأَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ﴾۔(۱)

امالی صدوق: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص رات کو طلب حلال میں گزار دے وہ مغفور ہے۔(۲)

کافی: برنطی سے منقول ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کی: قربان جاؤں! مولا خداوند عالم سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے رزق حلال سے بہرہ مند کرے۔ امام نے پوچھا: جانتے ہو حلال کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میری نظر میں پاکیزہ کسب وکار۔ فرمایا: علی بن الحسینؑ فرماتے تھے کہ حلال، منتخب لوگوں کی غذا ہے۔ پھر فرمایا: کہو کہ خدایا! میں تیرے رزق واسع میں سے سوال کرتا ہوں۔(۳)

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: عبادت کے ستر اجزاء ہیں جن میں سب سے برتر وافضل کسب حلال ہے۔(۴)

امالی طوسی: عمرو بن سیف سے مروی ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: رزق حلال کی تلاش میں رہو کہ یہ تمہارے دین پر تمہارا مددگار ہے، اپنے اونٹ کو زمال (زانو بند) میں چھوڑ دو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو۔(۵)

محاسن: امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص غیر حلال طریقہ سے مال ودولت کو حاصل کرتا ہے اس پر عمارت اور آب وگل کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔(۶)

جامع الاخبار: ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خداؐ جب کسی انسان کو دیکھتے اور اسے دیکھ کر خوش ہوتے تو پوچھتے: کیا اسے کوئی فن اور کام آتا ہے؟ جب لوگ کہتے کہ نہیں تو فرماتے: وہ میری نظر سے گر گیا۔ لوگ سوال کرتے: یارسول اللہ! یہ کیسے ممکن ہے؟ فرماتے: اس لئے کہ جب مومن کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا تو وہ اپنے دین کے ذریعہ زندگی کو گزارتا ہے۔(۷)

الاختصاص: رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص غیر حلال طریقہ سے کسی مال کو حاصل کرے تو یہ اس پر آتش جہنم کی افزائش کا موجب ہو جاتا ہے۔(۸)

۱۔ مائدہ/۱۰۰: ''پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ خبیث اور پاکیزہ برابر نہیں ہو سکتے چاہے خبیث کی کثرت اچھی ہی کیوں نہ لگے، صاحبان عقل اللہ سے ڈرتے رہو شاید کہ تم اس طرح کامیاب ہو جاؤ''۔

۲۔ امالی صدوق ص ۲۳۸ ح ۹/

۳۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۲

۴۔ معانی الاخبار ص ۳۶۷

۵۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۹۶؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۵

۶۔ محاسن ص ۶۰۸ ح ۱/

۷۔ جامع الاخبار ص ۱۳۹

۸۔ الاختصاص ص ۲۴۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص حلال کھاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے سر پر کھڑا ہو کر اس کے لئے کھانے سے فارغ ہونے تک طلب مغفرت کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا: مال حرام کا ایک پیسہ واپس کرنا، ستر ہزار پاک ومخلصانہ حج کی برابری کرتا ہے۔(۱)

عدۃ الداعی: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جو اپنے زیر کفالت افراد کو تباہ و برباد کرے۔ امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس طلب نیاز کے سلسلہ میں خداوند عالم کافی ہو میں اسے حاصل کرنے کے لئے صرف اس لئے جاتا ہوں تا کہ خداوند عالم مجھے اس حالت میں دیکھے کہ دن کے آغاز ہی سے میں نے طلب حلال کی کوشش کی ہے؛ کیا خداوند عالم کا یہ ارشاد تم نے نہیں سنا: ﴿ فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾(۲)....

امیر المومنین علیہ السلام سے بھی منقول ہے کہ جب آپ جہاد سے فارغ ہوتے تو لوگوں کی تعلیم اور ان کے درمیان قضاوت کے کام میں مشغول ہو جاتے اور جب وہ ختم ہو جاتا تو اپنے دست مبارک سے اپنے باغ کے کام کو انجام دیتے تھے لیکن ان سب کے ساتھ ساتھ ذکر خدا میں بھی مشغول رہتے تھے۔ رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص چالیس دنوں تک حلال کھائے تو خداوند عالم اس کے دل کو نورانی کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: خداوند عالم کے پاس ایک فرشتہ ہے جو ہر رات بیت المقدس پر یہ آواز لگاتا ہے: ''جو شخص حرام غذا کھاتا ہے اس سے نہ تو صرف قبول کیا جائے گا اور نہ ہی عدل''۔ صرف سے مستحبی عمل اور عدل سے واجب عمل مراد ہے۔ اسی طرح آنحضرت نے فرمایا: حرام خوری کے ساتھ عبادت انجام دینا ایسا ہی ہے جیسے ریت کے ڈھیر پر عمارت تعمیر کرنا (ایک نقل کے مطابق: پانی پر عمارت تعمیر کرنا)۔(۳)

غذائے حلال کی تعریف اور حرام کی مذمت پر مشتمل باب؛(۴)

رسول خداؐ کی ایک حدیث میں ہے: میرا حلال، قیامت تک حلال ہے اور میرا حرام بھی قیامت تک حرام

۱۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۱۲

۲۔ جمعہ/۱۰؛ ''پھر جب نماز تمام ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور فضل خدا کو تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرو کہ شاید اسی طرح تمہیں نجات حاصل ہو جائے''۔

۳۔ عدۃ الداعی ص ۷۲، ۸۱، ۱۰۱، ۱۴۰، ۱۴۱؛ بحار ج ۱۰۳ ص ۱۶

۴۔ بحار ج ۶۶ ص ۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

اسی مفہوم سے ملتی جلتی ایک دوسری روایت؛(۲)

حدیث قدسی میں ہے: اے احمد! بے شک عبادت کے دس اجزاء ہیں جن میں سے نو اجزاء طلب حلال سے متعلق ہیں؛لہذا تمہاری خوراک پاک ہوتو تم میری حمایت وحفاظت میں ہو۔(۳)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے کمیل! زبان دل کی خبر دیتی ہے اور دل خوراک کے ذریعہ استوار ہے پس اس چیز میں دقت کرو جس کے ذریعہ سے تم دل اور جسم کو غذا دے رہے ہو، اگر وہ حلال نہ ہوتو خداوند عالم تمہاری عبادت اور شکر گزاری کو قبول نہیں فرمائے گا۔(۴)

وہ روایت جس سے طلبِ حلال کے سلسلہ میں بے پناہ اہتمام کرنا سمجھ میں آتا ہے، چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے ظرف غذا پر مہر لگاتے تھے۔(۵)

مؤلف: لفظ ''حرم'' کے ذیل میں اس موضوع سے مربوط مطالب پیش کئے گئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

تحلیل اور اس کے احکام:

حلال کرنے اور اس کے احکام پر مشتمل باب؛(۶)

مروی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے مومن بھائی کے لئے حلال سمجھے تو وہ اس کے لئے حلال ہو جاتی ہے لیکن اگر صرف بوسہ لینے کو جائز شمار کرے تو صرف اسی مقدار میں حلال ہوگی، چنانچہ اگر شرمگاہ کے علاوہ پورے بدن کو اس کے لئے حلال کرے تو اس سے تجاوز کرنا صحیح نہیں ہے، اگر اس پر شہوت مسلط جائے اور وہ تجاوز کر جائے تو وہ خائن ہے زنا کار نہیں۔(۷)

کافی: رسول اکرمؐ کی ایک حدیث میں ہے: خدا لعنت کرے ''محلل''، ''محلل لہ'' اور اس شخص پر جو اپنے مولا کے علاوہ کسی اور سے خود کو منسوب کرے۔ اسی طرح ہر اس شخص پر لعنت اپنے لئے کسی ایسی نسبت کا دعویٰ کرے جسے وہ نہیں پہچانتا، اسی طرح جو مرد اپنے آپ کو عورتوں سے مشابہ قرار دے یا عورتیں اپنے کو مردوں

۱۔ بحار ج ۲ ص ۲۶۶، ج ۱۶ ص ۳۵۴
۲۔ بحار ج ۶۷ ص ۳۵
۳۔ بحار ج ۷۷ ص ۲۷
۴۔ بحار ج ۷۷ ص ۲۷۳
۵۔ بحار ج ۹۰ ص ۳۳۵
۶۔ بحار ج ۱۳ ص ۳۲۶
۷۔ بحار ج ۱۳ ص ۳۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے مشابہ قرار دیں ان پر بھی لعنت، نیز اسلام میں نئی چیز ایجاد کرنے والے پر بھی خدا کی لعنت۔(۱)

وضاحت: محلل اور محلل لہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے پھر ایک دوسرا شخص اس کے ساتھ شادی کرے اور اس سے نزدیکی اور مباشرت کرے تا کہ وہ پہلے والے شوہر کے لئے حلال ہو جائے، پھر اس سے مباشرت کرنے کے بعد طلاق دے دے۔ کہا گیا ہے کہ چونکہ وہ تحلیل کا ارادہ رکھتا تھا اسی لئے اسے محلل کہا جاتا ہے جیسے خرید و فروش کا ارادہ رکھنے والے کو مشتری کہا جاتا ہے۔ طبیب نے کہا ہے کہ اس عورت کا شوہر ملعون ہے اس لئے کہ اس نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دی اور اس بات پر راضی ہوا کہ اس شرعی حیلہ کے ذریعہ دوبارہ اس عورت کو حاصل کرے۔ محلل بھی ملعون ہے اس لئے کہ وہ نر گوسفند کی طرح اپنے آپ کو کرایہ پر دیا تا کہ وہ دوسرے کے کام کی اصلاح کر سکے۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں: اگر محلل پر طلاق کی شرط رکھی جائے تو اکثر علمائے عامہ کی نظر میں نکاح باطل ہے اور اسی صورت میں محلل پر لعنت کو حمل کیا گیا ہے۔ ہمارے علمائے امامیہ کی بنا پر بطلان کا قول بھی ہے نہیں ہے۔

نفی حلول:

باب نفی حلول و اتحاد؛ (۲)

اس بات پر مشتمل باب کہ خداوند عالم محل حوادث نہیں ہے۔ (۳)

شہر حلہ کی ستائش:

شیخ محمد جباعی نے اپنی تحریر میں اپنی سند سے، اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے؛ اصبغ کا بیان ہے کہ میں غزوۂ صفین میں امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ تھا، آپ ایک بلند ٹیلہ پر کھڑے ہوئے اور بابل اور تل کے درمیان موجود ایک سرزمین کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ شہر ہے اور کتنا اچھا شہر ہے؟ میں نے عرض کی: مولا! میں دیکھ رہا ہوں لیکن اس شہر کا نام لیجئے، کیا وہاں کوئی شہر تھا جس کے آثار ختم ہو گئے ہیں؟ فرمایا: نہیں، لیکن وہاں ''حلہ سیفیہ'' نامی شہر ہوگا جسے بنی اسد کا ایک شخص آباد کرے گا، وہاں نیک افراد ظاہر ہوں گے کہ اگر ان میں سے کوئی خدا کی قسم کھائے گا تو اسے قبول کر لیا جائے گا۔ (۴)

۱۔ کافی ج۸ ص۱۷۱؛ بحار ج۲۲ ص۱۳۶ ۲۔ بحار ج۳ ص۲۸۷ ۳۔ بحار ج۴ ص۶۲

۴۔ بحار ج۶۰ ص۲۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو اپنی کتاب اجازات میں نقل کیا ہے۔(۱)

حموی نے ''معجم البلدان'' حلہ کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: ''حلہ'' کوفہ اور بغداد کے درمیان ایک بڑا شہر ہے جسے جامعین بھی کہا جاتا ہے، جس نے سب سے پہلے اس کو آباد کیا اور وہاں سکونت اختیار کی وہ سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس بن علی بن مزید اسدی تھے، یہ ۴۹۵ھ میں وہاں پہنچے تھے، پہلے وہ علاقہ جنگل تھا اور وہاں درندے رہتے تھے، سیف الدولہ اپنے خانوادہ اور سپاہیوں کے ساتھ پہنچے اور وہاں بڑے بڑے پرشکوہ گھر بنوائے، اس طرح وہاں بہترین پناہگاہ تعمیر ہوگئی، آہستہ آہستہ تاجروں نے بھی وہاں کا ارادہ کیا۔ سیف الدولہ کی زندگی ہی میں یہ سرزمین عراق کی بہترین اور پرشکوہ سرزمینوں میں شمار ہونے لگی۔(۲)

میں کہتا ہوں کہ لفظ ''شمل'' کے ذیل میں مناقب سے نقل کیا جائے گا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی مسجد حلہ میں ہے۔ نیز کتاب ''ہدیۃ الزائرین'' سے بھی نقل کیا جائے گا کہ مسجد ردالشمس اور مسجد جمجمہ بھی اسی شہر میں ہیں۔(۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حلم

حلم کے متعلق:

حلم، عفو اور کظم غیظ پر مشتمل باب:(۴)

سورۂ سجدہ: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ☆ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾۔(۵)

۱۔ بحار ج ۱۷ ص ۱۷۹ ۲۔ معجم البلدان ج ۲ ص ۲۹۴ ۳۔ المناقب ج ۴ ص ۲۸۱؛ ہدیۃ الزائرین ص ۵۰، ۵۱

۴۔ بحار ج ۷۱ ص ۳۹۷

۵۔ فصلت/۳۴۔۳۵: ''نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی لہذا تم برائی کا جواب بہترین طریقہ سے دو کہ اس طرح جس کے اور تمہارے درمیان عداوت ہے وہ بھی ایسا ہو جائے گا جیسے گہرا دوست ہوتا ہے؛ اور یہ صلاحیت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ بات ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑی قسمت والے ہوتے ہیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی شخص عابد شمار نہیں کیا جائے گا جب تک وہ حلم و بردباری کا مظاہرہ نہ کرے؛ قوم بنی اسرائیل میں جو بھی عبادت کرتا تھا وہ عابد محسوب نہیں ہوتا تھا جب تک وہ اس سے قبل دس سال تک خاموشی کی زندگی بسر نہ کرے۔(۱)

بیان و وضاحت: راغب کہتے ہیں کہ حلم یعنی نفس کو اپنے اختیار میں رکھنا اور اشتعال انگیز جذبہ اور قوت غضب کو مہار کرنا۔ کہا گیا ہے کہ امور میں غور و فکر اور تحقیق کرنے کو حلم کہتے ہیں، یہ حالت قوت غضب کا اعتدالی فائدہ محسوب ہوتی ہے جو انسان کو ناگوار واقعات سے متاثر اور مغموم ہونے سے روکتی ہے۔ حلم کے دیگر فوائد یہ ہیں: ہولناک حالات میں تشویش و غضب کا مظاہرہ نہ کرنا، مقصرین کے بازپرس کے وقت افراط نہ کرنا اور حرکات و اعمال کو مہار کرنا۔ اسی طرح دوسروں پر اظہار برتری نہ کرنا، جس چیز کا تحفظ شرعاً اور عقلاً واجب ہے اس کے تحفظ میں سستی کا مظاہرہ نہ کرنا....

کافی: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے وہ شخص حیرت میں ڈال دیتا ہے جس پر غصہ کے وقت حلم و بردباری غالب رہتی ہے (جو غصہ کے وقت حلم کا مظاہرہ کرتا ہے)۔(۲)

کافی: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم باحیا اور حلیم انسان کو دوست رکھتا ہے۔(۳)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: خداوند عالم نے کسی کو جہالت کی وجہ سے عزیز قرار نہیں دیا ہے اور کسی انسان کو حلم و بردباری کی وجہ سے ذلیل و خوار نہیں کیا ہے۔(۴)

کافی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: انسان کے لئے حلم جیسا مددگار کافی ہے۔ فرمایا: اگر حلیم نہیں ہو تو بھی حلم و بردباری کا مظاہرہ کرو۔(۵)

امالی صدوق: خداوند عالم سے جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات میں ہے: خدایا! اس شخص کا اجر و ثواب کیا ہے جو تیری راہ میں لوگوں کے آزار و اذیت اور شماتت پر صبر و شکیبائی کا مظاہرہ کرتا ہے؟ فرمایا: میں قیامت کی ہولناکیوں میں اس کی مدد کروں گا۔(۶)

مجالس مفید: جابر سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قنبر کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ قنبر نے اس کا

۱۔ کافی ج۲ ص۱۱۱ ح۱
۲۔ کافی ج۲ ص۲۱۲ ح۳
۳۔ کافی ج۲ ص۲۱۲ ح۴
۴۔ کافی ج۲ ص۲۱۲ ح۵
۵۔ کافی ج۲ ص۲۱۲ ح۶
۶۔ امالی صدوق ص۱۷۳ ح۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دوٹوک جواب دینے کا ارادہ کیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے آواز لگائی: خاموش رہو، اے قنبر! برائی کے لئے اپنی زبان دراز نہ کرو تا کہ اپنے پروردگار کو راضی و خوشنود کر سکو، شیطان کو غضبناک کر سکو اور اپنے دشمن کو سزا دے سکو۔ اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جانداروں کو پیدا کیا، ایک مومن اپنے پروردگار کو سب سے زیادہ حلم و بردباری کے ذریعہ خوشحال کرتا ہے اور شیطان کو اپنی خاموشی کے ذریعہ سب سے زیادہ غضبناک کرتا ہے۔(۱)

عیون اخبار الرضا: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے وصیت نامہ میں ایسی باتیں مرقوم ہیں جن سے امام رضا علیہ السلام کا حلم اور آپ کے مکارم اخلاق سمجھ میں آتے ہیں۔(۲)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے حلم کے بارے میں فرمایا:

اذا کان دونی من بلیت بجهله ابیت لنفسی ان تقابل بالجهل (۳)

مکمل اشعار لفظ "شعر" کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

الخصال: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: علم کے ساتھ حلم سے بہتر کوئی چیز جمع نہیں ہو سکتی۔(۴)

ارشاد مفید: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: علم کے ساتھ حلم سے بہتر کوئی چیز مخلوط نہیں ہوئی ہے۔(۵)

خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴾۔(۶) بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حلم اس منزل پر پہنچ چکا تھا کہ جب کسی شخص نے آپ کو اذیت پہنچائی اور دشنام طرازی کی تو آپ نے فرمایا: خدا تمہاری ہدایت کرے۔(۷)

حضرت علی علیہ السلام نے جب یہ فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے چلا جاؤں۔ اور ایک شخص نے احمقانہ سوال کیا تو آپ نے حلم کا مظاہرہ فرمایا۔(۸)

۱۔ مجالس مفید ص ۱۱۸ ح ۲؛ بحار ج ۷۱ ص ۴۲۴

۲۔ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۳۶؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۸۰

۳۔ جب دوسرے اپنی جہالت و نادانی میں گرفتار ہیں تو مجھے پسند نہیں کہ میرا نفس، جہالت و نادانی کا ہم مرتبہ سمجھا جائے۔

۴۔ الخصال ص ۴ ح ۱۰؛ بحار ج ۲ ص ۱۰

۵۔ ارشاد شیخ مفید ص ۲۶۶؛ بحار ج ۲ ص ۵۳

۶۔ توبہ/۱۱۴ "بے شک ابراہیم بہت زیادہ تضرع کرنے والے اور بردبار تھے"۔

۷۔ بحار ج ۱۲ ص ۲۰

۸۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بردباری کے سلسلہ میں ابن ابی العوجاء کا قول؛ جس کا تذکرہ لفظ ''خلق'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

ذوالکفل کے حلم کا واقعہ اور اس کا ابیض پر غصہ نہ کرنا... یہ وہ ہے جسے ابلیس نے ذوالکفل پر معین کیا تھا تا کہ انہیں غصہ دلائے۔(۱)

امیر المومنین علیہ السلام کا حسن خلق اور آپ کا حلم وعفو؛(۲)

آپ کے حلم کا تذکرہ لفظ ''سائل'' کے ذیل میں بھی کیا جائے گا نیز رسول خداؐ اور امام حسین علیہ السلام کے حلم کو لفظ ''خلق'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

معروف شامی کے واقعہ میں امام حسن علیہ السلام کا حلم؛(۳)

مروان سے بری بات سننے کے بعد امام حسن علیہ السلام کا حلم؛(۴)

حضرت کا حلم اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے تو معاویہ نے آپ کا خطبہ منقطع کر دیا؛ معاویہ نے خطبہ روکتے ہوئے کہا: ''ہمارے لئے طب کی خصوصیات کے بارے میں بیان کیجئے''۔ اس کا دوسرا نمونہ عمرو عاص کی بات ہے جس نے جسارت کرتے ہوئے کہا: ''اے ابا محمد! کیا عذرہ (پاخانہ) کی بھی خصوصیات بیان کریں گے....(۵)

مؤلف: اس سے قبل لفظ ''حسن'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ جب امام حسن علیہ السلام شہید ہوئے اور ان کا تابوت بیت الشرف سے باہر نکالا گیا تو مروان نے بھی تشییع جنازہ میں شرکت کی اور تابوت کو کاندھا دیا؛ اس وقت امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تو تابوت کو کاندھا دے رہا ہے...؟ مروان نے کہا: میں اس شخص کے ساتھ ایسا کیوں نہ کروں جس کا حلم ان پہاڑوں سے بھی بڑا اور عظیم ہے؟

علی بن الحسین علیہ السلام کا حلم؛(۶)

اس بات کا بیان کہ خلقت کے آغاز میں لوگ خواب نہیں دیکھتے تھے، بعد میں ظاہر ہوئے۔(۷)

۱۔ بحار ج ۱۳ ص ۴۰۲؛ ج ۶۳ ص ۱۹۶
۲۔ بحار ج ۴۱ ص ۴۸، ۱۴۴؛ ج ۵۷ ص ۲۳۱
۳۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۴۴
۴۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۴۴
۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۵۵
۶۔ بحار ج ۴۵ ص ۱۹۹؛ ج ۴۶ ص ۹۸، ۹۵، ۵۴
۷۔ بحار ج ۱۴ ص ۴۸۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام کو احتلام نہیں ہوتا:

اس بات کا بیان کہ امام خواب میں مجنب نہیں ہوتا؛ اس لئے کہ خواب میں بھی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی حالت بیداری والی ہوتی ہے اور خداوند عالم نے اپنے اولیاء کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھا ہے۔(۱)

توحید مفضل میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! خوابوں کے بارے میں غور وفکر کرو کہ وہ کس طرح اس میں تدبیر کی گئی ہے اور صحیح وغلط کو ملا دیا گیا ہے کیونکہ اگر سبھی خواب صحیح ہوتے تو تمام لوگ نبی ہوتے اور اگر سبھی خواب جھوٹے ہوتے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ کبھی صحیح ہوتا ہے اور مصالح کے پیش نظر لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور کبھی خواب جھوٹے ہیں تا کہ لوگ ہمیشہ اس پر اعتماد نہ کریں۔(۲)

حلیمہ سعدیہ:

اس بات کا بیان کہ حلیمہ بنت ابوذؤیب مکہ آئیں اور رسول خداؐ کو دودھ پلانے کا ارادہ ظاہر کیا، خداوند عالم نے بھی ان پر احسان کیا اور اس کام کی وجہ سے بے شمار برکتیں ان کے شامل حال ہوئیں۔(۳)

جب رسول اکرمؐ، حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے تو اس وقت حلیمہ نے جو کچھ مشاہدہ کیا، ان کا بیان:(۴)

روایتوں میں ہے کہ حلیمہ مکہ میں رسول خداؐ کے پاس آئیں، اس وقت آنحضرت نے جناب خدیجہ علیہا السلام سے شادی کر لی تھی، حلیمہ نے آپ سے شہروں میں قحطی اور جانوروں کے مرنے کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ نے جناب خدیجہ علیہا السلام سے گفتگو کی، انہوں نے چالیس گوسفند اور اونٹ حلیمہ کو بخش دیئے، حلیمہ انہیں لے کر اپنے قبیلہ میں واپس چلی گئیں، جب اسلام کا شہرہ ہوا تو وہ اپنے شوہر کے ہمراہ مکہ تشریف لائیں اور دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔(۵)

اعلام الوریٰ: اس بات کا بیان کہ جنگ حنین میں حلیمہ کی بیٹی اسیر ہوئی، اس نے رسول خداؐ سے آکر کہا: اے محمد! آپ کی بہن، حلیمہ کی بیٹی اسیر ہوئی ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنی ردا بچھائی اور اپنی رضاعی بہن کو اس پر بٹھایا۔ پھر حالات کے متعلق استفسار کیا (یہ بات پیش نظر رہے کہ جب آنحضرت دودھ بڑھائی کے وقت جناب حلیمہ کے پاس تھے تو ان کی یہ بیٹی آپ کی دلجوئی کرتی اور محبت والفت کا مظاہرہ کرتی تھی) استفسار

۱۔ بحار ج ۲۵ ص ۱۵۷
۲۔ بحار ج ۳ ص ۸۵
۳۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۳۱۔۳۸۶
۴۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۲۰۔۳۹۵
۵۔ بحار ج ۱۵ ص ۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرنے پر دختر حلیمہ نے اسیروں کے متعلق گفتگو کی پھر آنحضرتؐ نے اپنا اور بنی عبدالمطلب کا حصہ اسے دیتے ہوئے فرمایا: جو کچھ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوا ہے تم ان کے متعلق مجھ سے شفاعت طلب کرو۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد دختر حلیمہ کھڑی ہوئی اور لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے پورا واقعہ ان کے سامنے رکھا، لوگوں نے بھی گفتگو میں حصہ لیا، سبھی نے اپنے اپنے حصے سے چشم پوشی کر لی سوائے اقرع بن حابس اور عیینہ کے۔ آنحضرتؐ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا جن میں سے ایک کے نام بنی عقیل کا ایک غلام اور دوسرے کے نام بنی نمیر کا ایک خادم نکلا، ان دونوں نے عورتوں کو واپس کر کے ان دو خادموں کو لے لیا، اگر یہ دونوں عورتیں قرعہ میں بھی نہ نکلتیں تو آنحضرت دختر حلیمہ کی وجہ سے ان دونوں کو بھی آزاد کر دیتے لیکن آپ چاہتے تھے کہ وہ دونوں پوری رضامندی کے ساتھ اپنے حصے سے چشم پوشی کریں۔ (۱)

اصحاب پر حضرت علی علیہ السلام کی برتری و افضلیت کے سلسلہ میں حرہ بنت حلیمہ سعدیہ کا حجاج سے احتجاج؛ (۲)

محلم بن جثامہ لیثی کا واقعہ... موت کے بعد زمین نے اس کا جسم قبول نہیں کیا اس لئے کہ اس نے خون محترم بہایا تھا۔ (۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حلا

میٹھی اور کھٹی چیزوں پر مشتمل باب؛

میٹھی چیزوں پر مشتمل باب؛ (۴)

محاسن: رسول خداؐ نے فرمایا: مومن خوشگوار ہے اور خوشگوار چیزوں کو دوست رکھتا ہے، مومن شیریں ہے اور شیرینی و مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔ (۵)

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: ہم اور ہمارے شیعہ شیرینی سے پیدا کئے گئے ہیں، اسی لئے ہم شیرینی اور مٹھاس کو پسند کرتے ہیں۔ (۶)

بعض روایتیں فالودہ کی مدح میں مروی ہیں؛ کہا گیا ہے کہ تیل، شہد اور مغز گندم سے فالودہ بنایا جاتا ہے۔

۱۔ بحار ج ۲۱ ص ۲۷۲؛ اعلام الوری ص ۱۲۶

۲۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۳۴

۳۔ بحار ج ۱۹ ص ۱۴۸

۴۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۸۵

۵۔ محاسن ص ۴۰۸ ح ۱۲۵

۶۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۸۵؛ ج ۶۲ ص ۲۸۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الدعوات: رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو شیرینی کھلائے تو خداوند عالم موت کی تلخی کو اس سے برطرف کر دیتا ہے۔(۱)

مکارم الاخلاق: آنحضرت نے فرمایا: جب تمہارے سامنے شیرینی رکھی جائے تو اسے کھاؤ اور واپس نہ کرو۔(۲)

حمد

تفسیر الحمد:

تفسیر سورۂ حمد:(۳)

سورۂ حمد سے شفا حاصل کرنے کا طریقہ؛ لفظ ''حمی'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

اس بات کا بیان کہ سورۂ حمد میں جن معارف وحقائق کو سمیٹ دیا گیا ہے وہ قرآن کے کسی سورے میں نہیں ہے۔(۴)

احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن داؤد بن حمدون...ابوعبداللہ کاتب تھی اور ندیم کے کاتب تھے؛ علماء کا کہنا ہے کہ ارباب لغت کے استاد اور ان کی آبرو تھے، ابوالعباس، ثعلب اور ابن عارابی کے استاد تھے، ان کو امام حسن عسکری علیہ السلام کے خصوصی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، اس سے قبل وہ امام ہادی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے حضرت سے بعض مسائل بھی دریافت کئے ہیں۔(۵)

احمد بن ادریس بن احمد ابوعلی اشعری؛

رجال نجاشی: ہمارے علماء کے درمیان انتہائی ثقہ اور فقیہ تھے، انہوں نے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں جو سب کی سب صحیح ہیں، انہوں نے کتاب نوادر بھی لکھی ہے۔ ہمارے بعض علماء نے ان کے واسطہ سے احمد بن جعفر بن سفیان کے ذریعہ ایک اجازہ بھی نقل کیا ہے۔ احمد بن ادریس کی وفات کوفہ سے مکہ جاتے ہوئے قرعاء نامی جگہ پر ۳۰۶ھ میں ہوئی ہے۔(۶)

۱۔ دعوات راوندی ص ۱۴۱ ح ۳۵۹؛ ۲۔ مکارم الاخلاق ص ۱۸۷؛ بحار ج ۶۶ ص ۲۸۸؛ ۳۔ بحار ج ۲۶ ص ۲۷۴

۴۔ بحار ج ۶ ص ۲۸؛ ۵۔ رجال نجاشی ص ۹۳ نمبر ۲۳۰؛ ۶۔ رجال نجاشی ص ۹۲ نمبر ۲۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

احمد اردبیلی...ان کا تذکرہ ''احمد بن محمد اردبیلی'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

احمد بن اسحاق بن عبداللہ بن سعد بن مالک احوص اشعری قمی...انتہائی ثقہ اور اہل قم کے نمائندہ ہیں، انہوں نے امام نہم ودہم علیہما السلام سے روایت کی ہے گیارہویں امام کے خاص اصحاب میں سے تھے، اہل قم کے شیخ تھے، انہوں نے امام زمانہ (عج) کی زیارت بھی کی ہے۔(۱)

ان شاء اللہ ان کے خاندان کے بعض افراد کا تذکرہ کیا جائے گا جیسے: عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد، ان کے بھائی عمران اور زکریا بن آدم بن عبداللہ....

کافی: احمد بن اسحاق نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کچھ لکھنے کی درخواست کی تا کہ حضرت کی تحریر کا دیدار کرسکیں اور جب خط موصول ہوتو سمجھ جائیں کہ یہ حضرت کا نامہ مبارک ہے۔ اسی طرح انہوں نے حضرت کی خدمت میں انواع خواب کی حدیث بھی پیش کی اور عرض کیا کہ وہ داہنے کروٹ نہیں سو پاتے، یہ سن کر امام نے اپنا دست مبارک داہنے پہلو پر پھیرا...اس کے بعد ان کو اس طرح داہنے کروٹ سونے کی عادت پڑ گئی کہ بائیں کروٹ سونے میں مشکل ہوتے تھے۔(۲)

احمد بن اسحاق اور حسین بن حسن بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام کے درمیان رونما ہونے والا واقعہ؛ حسین نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو احمد بن اسحاق نے اجازت نہیں دی۔ پھر احمد سامرا گئے اور امام سے اذن دخول مانگا تو آپ نے اجازت نہیں دی۔(۳)

امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف عثمان بن سعید کی جانب احمد بن اسحاق کو رجوع کرنے کا حکم؛(۴)

احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد ہمدانی اور احمد بن حمزہ بن یسع کی مدح وستائش میں توقیع مبارک؛(۵)

نہم ربیع الاول میں احمد کی عبادت کا بیان اور اس دن کی فضیلت میں ان سے منقول حدیث؛

اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''تسع'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

احمد کے نام امام عسکری علیہ السلام کا خط:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا نامۂ مبارک احمد بن اسحاق کے نام: ''وہ فرزند پیدا ہو چکا ہے لیکن یہ خبر تمام

۱۔ منتہی المقال ص۳۰ ۲۔ کافی ج۱ ص۵۱۳ ح۲۷: بحار ج۵۰ ص۲۸۶ ۳۔ بحار ج۵۰ ص۳۲۳

۴۔ بحار ج۵۱ ص۳۴۵ ۵۔ بحار ج۵۱ ص۳۶۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لوگوں سے مخفی رہنی چاہئے اس لئے کہ ہم یہ خبر سب سے بیان نہیں کرتے سوائے قریبی لوگوں اور دوستداروں سے ان کی قربت اور دوستی کی وجہ سے۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس سے باخبر کریں تا کہ خداوند عالم اسی طرح تمہیں خوشحال وشادمان کرے جیسے اس نے ہمیں شادمان کیا ہے؛ والسلام۔

الاحتجاج: احمد بن اسحاق کا خط حضرت حجت علیہ السلام کے نام اور حضرت کا جوابی نامہ مبارک جس کا تذکرہ ''جعفر بن علی'' کے ذیل میں کیا گیا۔(۱)

حلوان نامی جگہ پر احمد بن اسحاق کی وفات؛ امام کا اپنے خادم کافور کو کفن کے ساتھ بھیجنا... کافور نے احمد کو غسل دیا اور کفن پہنایا پھر نظروں سے غائب ہوگیا۔(۲)

احمد بن اسماعیل بن عبداللہ؛ ابوعلی... رجال نجاشی میں ان کے متعلق ہے: قم کے رہنے والے تھے، لقب سمکہ تھا اور اہل فضل وادب میں شمار کیا جاتا تھا۔ کہا گیا ہے کہ ابوالفضل محمد بن حسین بن عمید نے ان کے سامنے قرائت کی تھی، انہوں نے ایسی کتابیں لکھی ہیں جن کی نظیر ڈھونڈھے نہیں ملتی، اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن ابوعبداللہ برقی کے غلاموں اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ان کے ہاتھوں تربیت پائی تھی، ان کی کتابوں میں ''العباسی'' کا نام لیا جاسکتا ہے جو عباسی حکام وخلفاء کے واقعات کے سلسلہ میں دس ہزار صفحات پر مشتمل ہے، میں نے امین کے حالات زندگی کو اسی میں دیکھا ہے، بہت اچھی کتاب ہے۔ انہوں نے الامثال بھی لکھی ہے جو اپنے موضوع پر بہترین اور جامع کتاب ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے رسالے بھی ان سے منسوب ہیں۔ یہ حالات محمد بن محمد بن جعفر کے واسطہ سے جعفر بن محمد نے ہم سے بیان کئے ہیں۔(۳)

احمد بن حسن قطان... انہوں نے شیخ صدوق سے روایت کی ہے، سرزمین رے میں علمائے حدیث میں انتہائی بزرگ تھے، ابوعلی بن عبدربہ کے نام سے مشہور تھے۔(۴)

احمد بن حسین بن عبیداللہ غضائری... شیخ اور نجاشی کے ہم عصروں میں سے تھے، ان کی جرح وتعدیل سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہا اور ہر ثقہ ان کی قدح واعتراض کی زد میں آیا ہے۔ یہ ان مشائخ اور موثق افراد میں سے ہیں کہ بزرگوں اور مشائخ نے رجال کے متعلق ان کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے، انہوں نے ان کو ثقات

۱۔ الاحتجاج ص ۴۶۸؛ بحار ج ۵۲ ص ۲۳ ۲۔ بحار ج ۵۲ ص ۸۷ ۳۔ رجال نجاشی ص ۹۷ نمبر ۲۴۲

۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں شمار کیا ہے اوران کے لئے شیخ کی تعبیر استعمال کی ہے نیز ان کا نام ''رحمہ اللہ'' کے ساتھ لکھا ہے۔ علماء نے ان کے اقوال کو نقل کیا ہے اوران کی منزلت پر اعتبار کیا ہے۔(۱)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: رجال ابن غضائری کے متعلق یہ کہنا چاہئے کہ اگر وہ حسین ہیں تو وہ ثقات میں ہیں، جیسا کہ ظاہر یہی ہے۔ اگر احمد ہیں تو ان پر بہت زیادہ اعتماد نہیں کیا گیا ہے، بہر حال اس کتاب پر اعتماد، مشہور کتابوں کی اکثر روایتوں کے رد کا موجب ہے۔(۲)

احمد بن حسین بن یحییٰ بن سعید ہمدانی ابوالفضل بدیع الزمان...لفظ بدع کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا۔

احمد بن حنبل اوران سے مربوط مطالب:(۳)

کوفہ میں ان کا دخول اور شیعہ محدث سے حدیث کا حصول:(۴)

الطرائف: میں نے اہل بیت علیہم السلام کے مناقب کے موضوع کے متعلق کئی جلدوں پر مشتمل دیکھی ہے جس کے مؤلف احمد بن حنبل تھے، اس کتاب میں میں نے انتہائی گرانقدر حدیثیں ملاحظہ کی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کی لوگوں کے سامنے تصریح فرمائی تھی، مصنفین کے نزدیک اس بات میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں اوران پر یہ بات حجت ہے۔ نجف اشرف میں مشہد امیر المومنین علیہ السلام کے خزانہ میں اس کتاب کا ایک نسخہ موجود ہے، جو بھی اس کتاب کو دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہاں کے خزانہ دار سے درخواست کرے۔(۵)

مؤلف: جمال الدین یوسف بن حاتم عاملی کی تالیف ''الدر النظیم'' میں ہے: احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک دن میں امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تا کہ میں ان کے سامنے قرائت کروں، اچانک میں نے دیکھا کہ ایک بڑے سانپ نے اپنا منھ کھول کر ان کے کان کے پاس رکھا ہے اوران سے بات کر رہا ہے، جب گفتگو ختم ہوئی تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا، پھر حضرت نے میری جانب رخ کر کے فرمایا: اے احمد! یہ جناتوں کی طرف سے آئے، ایک مسئلہ میں ان کے درمیان اختلاف ہو گیا ہے، یہ آیا تھا تا کہ اس کا جواب دریافت کر سکے، میں نے بھی اس کا جواب دے دیا۔ اے احمد! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میری موت

۱۔ تنقیح المقال ج۱ ص۵۷
۲۔ بحار ج۱ ص۴۱
۳۔ بحار ج۴۹ ص۲۶
۴۔ بحار ج۴۰ ص۱۲۳
۵۔ الطرائف ص۱۳۷؛ بحار ج۴۰ ص۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے پہلے کسی سے بھی اس واقعہ کو بیان نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حضرت کی وفات تک کسی سے بھی اس واقعہ کو بیان نہیں کیا۔(۱)

ان شاء اللہ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے حالات زندگی کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ بغداد کے تمام علماء وفقہاء نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے طبیعی اور عادی موت کی گواہی دی صرف احمد بن حنبل نے ایسا کرنے سے منع کیا، ان کو بہت زیادہ اذیت دی گئی تا کہ ان کے کہنے پر عمل کریں لیکن پھر بھی انہوں نے طبیعی موت کی گواہی نہیں لکھی۔ لفظ ''سنن'' کے ذیل ابن عربی سے منقول ہے کہ احمد بن حنبل خربوزہ نہیں کھاتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اکرمؐ اس پھل کو کیسے کھاتے تھے۔

احمد بن حنبل کی ۲۴۱ھ کو ربیع الاول کے مہینہ میں وفات ہوئی اور بغداد کے باب حرب میں دفن کئے گئے۔ کہا گیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے جنگ نہروان میں جس ذوالثدیہ کو مارا تھا وہ احمد کا جد تھا۔ احمد شافعی کے ہم نشین تھے اور ان کے خاص افراد میں شمار کئے جاتے تھے، بخاری اور مسلم کی احادیث انہیں کے ذریعہ اخذ ہوئی ہیں، انہوں نے قرآن کے مخلوق ہونے کا دعویٰ کیا کسی نے بھی ان کا جواب نہیں دیا لیکن ان کو زدو کوب کر کے زندان میں ڈال دیا۔ دمیری نے ''حیاۃ الحیوان'' میں معتصم کے حالات کے ذیل میں اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے۔(۲)

ابوالحسن امام ہادی علیہ السلام کی بد عا کی وجہ سے احمد بن خصیب کا قتل؛

احمد بن داؤد ابوحنیفہ دینوری...ان کا تذکرہ لفظ ''حنف'' کے ذیل میں آئے گا۔

احمد بن داؤد بن سعید فزاری؛ ابو یحییٰ جرجانی...اہل سنت کے برجستہ محدثین میں سے تھے جنہیں خدا نے اس اعزاز سے نوازا، انہوں نے مخالفین پر احتجاج کی روش سے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔(۳)

احمد بن عباس نجاشی؛ ابوالعباس...مشہور کتاب ''الرجال'' کے مؤلف ہیں، ثقہ، عظیم اور مسلم شیخ تھے، تعارض اقوال کے وقت علما نے ان کے قول کو دوسرے اقوال پر مقدم کیا ہے؛ یہاں تک کہ شیخ ابوجعفر طوسیؒ نے بھی۔

۱۔ مدینۃ العاجز ص ۴۵۰ ۲۔ حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۱۲ ۳۔ جامع الرواۃ ج ۱ ص ۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

احمد بن عبدالعزیز کوفی جوہری....ابوشبل کنیت تھی، شیخ نے ان کو اصحاب امام صادق علیہ السلام میں شمار کیا ہے، السقفیہ نامی کتاب بھی لکھی ہے۔(۱)

ابن ابی الحدید نے ''شرح نہج البلاغہ'' میں فدک کے تذکرہ کے دوران لکھا ہے کہ ہم نے اس فصل میں جو نقل کیا ہے وہ ابوبکر احمد بن عبدالعزیز جوہری کی کتاب سے ہے، وہ عالم ومحدث، ادبیات سے بہت زیادہ آشنا، ثقہ اور متقی انسان تھے، محدثین نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی کتابوں سے روایت نقل کی ہے۔

احمد بن عبداللہ اصفہانی؛ حافظ ابونعیم...ان کے حالات لفظ ''نعم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

احمد بن عبداللہ بن سعید متوج؛ معروف بہ ابن متوج بحرانی...علم وتقویٰ میں مشہور ومعروف فاضل تھے، ہمارے علماء نے اپنی سندوں میں ان کی توصیف کی ہے۔ ابوالعباس اور ابن فہد کے استاد تھے، شہید اور فخر المحققین کے شاگردوں میں تھے، ان کے والد شیخ عبداللہ بھی ادیب وشاعر فقہاء میں سے تھے اور ان کے فرزند ناصر بن احمد بھی عظیم مرتبہ پر فائز تھے، اجتہاد میں علم فصاحت وبلاغت کی شرط کا قول، احمد بن عبداللہ سے منسوب ہے، ان کے حافظہ کے متعلق منقول ہے کہ جو چیز یاد کر لیتے اسے بھولتے نہیں تھے۔ یہ وہی ہیں جن کو فاضل مقداد نے اپنی کتاب ''کنز العرفان'' میں لفظ معاصر سے تعبیر کیا ہے؛ ان کی کتابوں میں ''آیات الاحکام'' کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ حالات ''تنقیح المقال'' سے ماخوذ ہیں۔(۲)

احمد بن عبداللہ بن مہران؛ معروف بہ ابن خانبہ...لفظ ''خنب'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

احمد بن عبدالواحد؛ معروف بہ ابن عبدون (بروزن عصفور)؛

رجال نجاشی: ادبیات میں قوی تھے، ادبیات کی کتابوں کو اپنے کے استاد کے پاس پڑھی ہیں، ابوالحسن علی بن محمد قرشی معروف بہ ابن زبیر سے بھی ملاقات کی ہے، اپنے عہد میں انتہائی بلند مرتبہ تھے۔(۳)

ان کے متعلق رجال شیخ میں ہے: احمد بن عبدون معروف بہ ''ابن حاشر'' کی کنیت ابوعبداللہ تھی، وہ بہت زیادہ سنتے اور اس کی روایت کرتے تھے، ہم نے بھی ان سے روایت سنی ہے، انہوں نے ہمیں ان روایتوں کے نقل کی اجازت دی ہے، ۴۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۴)

۱۔ رجال شیخ ص ۱۴۳
۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۶۵ نقل از کنز العرفان ج ۱ ص ۱۴۳
۳۔ رجال نجاشی ص ۸۷ نمبر ۲۱۱
۴۔ رجال طوسی ص ۴۵ نمبر ۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یہ بات پیش نظر رہے کہ احمد بن عبدون، ابوعبداللہ احمد بن عبدوس خلنجی کے علاوہ ہیں کہ نجاشی نے ابن ابی جنید کے توسط سے ابن ولید سے اور پھر ان کے واسطہ سے روایت کی ہے۔(۱)

احمد بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان...ان سے ایک مجلس منسوب ہے جس میں انہوں نے ابومحمد حسن بن علی عسکری علیہ السلام کی توصیف کی ہے۔(۲)

احمد بن علویہ اصفہانی؛ معروف بہ ابن اسود کاتب:

رجال نجاشی: ابن نوح نے ہمیں خبر دی ہے کہ محمد بن علی بن احمد بن ہشام ابوجعفر قمی نے مجھ سے بیان کیا کہ محمد بن احمد بن محمد بن بشر بطال ابن بشیر رحال نے مجھ سے نقل کیا ہے کہ ان کو رحال اس لئے کہا گیا کہ وہ حج کے پچاس سفر سے غزوہ کے لئے گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ابن علویہ دعاؤں کے متعلق لکھی گئی کتاب اپنی کتاب ''الاعتقاد'' کی مجھ سے روایت کی ہے۔(۳)

شیخ نے بھی ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے ائمہ طاہرین علیہم السلام سے روایت نہیں کی ہے؛ لکھا ہے: دعائے اعتقاد کی تصنیف انہیں کے اختیار میں ہے۔(۴)

تنقیح المقال میں بھی ہے: فاضل مجلسیؒ نے احتمال دیا ہے کہ دعائے اعتقادی جوان سے منسوب ہے، اس سے مشہور دعائے عدیلہ مراد ہے۔ یہ قول اگرچہ فہرست کے موافق ہے لیکن نجاشی کی عبارت سے سازگار نہیں ہے۔(۵)

احمد بن علوی مرعشی:

تنقیح المقال: فاضل مجلسیؒ لکھتے ہیں: احمد بن علوی مرعشی فاضل، عالم اور نسب شناس تھے، انہوں نے علم و حدیث کی جستجو وطلب میں حجاز، عراق، خراسان، ماوراء النہر، بصرہ خوزستان کا سفر کیا اور وہاں علمائے حدیث سے ملاقات کی، اپنی عمر کے آخری ایام میں مازندران کے ایک شہر ساری میں سکونت اختیار کی، غالباً شیعیت میں مشہور تھے، ۴۶۲ھ کو صفر کے مہینہ میں پیدا ہوئے اور ۵۳۹ھ کو رمضان کے مہینہ میں وفات پائی؛ ان کی تحریر میں یہی موجود ہے۔(۶)

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۶۷ ۲۔ بحار ج ۵۰ ص ۳۳۰ ۳۔ رجال نجاشی ص ۸۸ نمبر ۲۱۴

۴۔ رجال طوسی ص ۴۴۷ نمبر ۵۶ ۵۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۶۸ ۶۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن طالب علیہ السلام:

رجال شیخ طوسیؒ: ان کی کنیت ابوالعباس کوفی جوانی ہے، تلعکبری نے سادہ حدیثیں ان سے نقل کی ہیں اور دعائے حریق کو ان سے سنا ہے، احمد کے توسط سے انہوں نے اجازت بھی حاصل کی ہے۔(۱)

شیخ ابومنصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی... طبرستان سے منسوب ہیں۔ الاہل میں ہے: عالم و فاضل اور محدث و ثقہ ہیں، انہوں نے ''الاحتجاج علی اھل للجاج'' لکھی ہے جو انتہائی مفید ہے، سید عالم ابوجعفر مہدی بن ابوحرب حسینی مرعشی سے روایت کی ہے۔(۲) ابن شہر آشوب نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

احمد بن علی بن شعیب نسائی... ان کا تذکرہ لفظ ''نسا'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

احمد بن علی بن عباس بن نوح سیرافی... ساکن بصرہ؛

رجال نجاشی: حدیث میں ثقہ تھے، اپنی روایت کی گئی حدیثوں پر یقین رکھتے تھے، وہ حدیث و روایت سے پوری طرح آشنا فقیہ تھے، شیخ اور ہمارے استاد اور وہ شخص ہیں جن سے استفادہ کیا گیا۔ احمد نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں۔(۳)

احمد بن علی بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام معروف بہ عقیقی؛

رجال نجاشی: وہ مکہ میں مقیم تھے، انہوں نے ہمارے کوفی علماء سے بہت زیادہ سنا ہے۔ انہوں نے اسّی کتابیں لکھی ہیں جن میں المعروفہ، فضل المومن، تاریخ الرجال، مثالب الرجلین والمرأتین کا نام لیا جا سکتا ہے۔(۴)

احمد بن عمر ابوشعبہ حلبی... انتہائی ثقہ تھے جنہوں نے امام رضا علیہ السلام اور ان سے قبل ان کے والد گرامی سے روایت کی ہے۔

رجال کشی: کشی نے ان سے روایت کی ہے کہ میں نے منی میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی: قربان جاؤں، ہم اہل بخشش و نعمت کے خاندان سے تھے، ہمیشہ آرام و آسائش میں زندگی بسر کرتے تھے لیکن اب وہ ساری چیزیں ختم ہو گئیں اور ہم ایسوں کے محتاج ہو گئے جو اپنی زندگی میں خود ہمارے محتاج تھے۔ امام

۱۔ رجال شیخ طوسی ص ۴۴۱ نمبر ۲۸ ۲۔ اہل الآمل ج ۲ ص ۱۷ نمبر ۳۶ ۳۔ رجال نجاشی ص ۸۶ نمبر ۲۰۹
۴۔ رجال نجاشی ص ۸۱ نمبر ۱۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے فرمایا: اے احمد! تمہاری حالت کتنی اچھی ہے۔ میں نے عرض کی: قربان جاؤں، میری حالت وہی ہے جسے میں نے بیان کیا۔ فرمایا: اے احمد! تمہارا دل چاہتا ہے کہ ان ظالموں کی طرح زندگی بسر کرو اور تمہارے لئے دنیا کے سونے چاندی فراہم ہو جائیں؟ میں نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! میں اس حالت پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ یہ سن کر امام رضا علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا: اب جب تم یہاں سے واپس جاؤ گے تو تم سے بہتر کس کی حالت ہو سکتی ہے! اب تمہارے پاس ایسی دولت ہے جسے تم سونے سے بھری ہوئی دنیا کے عوض میں بھی نہیں دو گے۔(۱)

احمد بن فارس بن زکریا...ابن خلکان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی؛ مختلف علوم خاص طور سے فقہ میں پیشوا اور رہبر تھے، انہوں نے اپنی کتاب ''المجمل فی اللغہ'' لکھی ہے جس میں اختصار کے ساتھ بہت سی چیزوں کو سمیٹ دیا گیا ہے، کتاب ''حلیۃ الفقہاء'' بھی انہیں کی کتاب ہے۔(۲)

کمال الدین: میں نے علمائے حدیث کے ایک بزرگ احمد بن فارس ادیب سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے: میں نے ہمدان میں اپنے ایک بھائی کے بارے میں ایک واقعہ سنا ہے جسے میں اسی طرح نقل کر رہا ہوں جس طرح سنا ہے۔(۳)

مؤلف: یہ حکایت قبیلہ بنی راشد کے تشیع پر مشتمل ہے، اس قبیلہ کے جد راشد جب حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے بعد پورا قبیلہ شیعہ ہو گیا۔(۴)

احمد بن محمد بن ابونصر بزنطی...ان کا تذکرہ لفظ ''بزنط'' کے ذیل میں کیا گیا۔

احمد بن محمد اردبیلی...وثاقت و عظمت، فضل و شرف، زہد و دیانت اور ورع و امانت میں ان کا مرتبہ اس سے کہیں زیادہ مشہور ہے کہ اسے قید تحریر میں لایا جائے۔(۵)

وہ عظیم الشان اور جلیل القدر فقیہ و متکلم تھے، اپنے عہد میں سب سے بڑے عابد و متقی تھے، اس سلسلہ میں علامہ مجلسیؒ اور محقق اردبیلیؒ کی بات کافی ہے جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ورع و تقویٰ اور فضل و زہد میں منزل کمال

۱۔ رجال کشی ص ۵۹۷ نمبر ۱۱۱۶
۲۔ وفیات الاعیان ج ۱ ص ۱۱۸ نمبر ۴۹
۳۔ کمال الدین ص ۴۵۳ ح ۲۰
۴۔ بحار ج ۵۲ ص ۴۰
۵۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پر فائز تھے، علمائے متقدم ومتاخر میں میں ان سے بہتر شخصیت کو نہیں جانتا۔ خداوند عالم نے ان کو ائمہ طاہرینؑ کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا۔ علامہ مجلسیؒ نے ان کا تذکرہ ان لوگوں کے ذیل میں کیا ہے جنہوں نے غیبت کبریٰ میں امام زمانہ (عج) سے ملاقات کی ہے اور لکھا ہے:

"سید فاضل میر علام نے مجھ سے حکایت کی ہے: ان کا بیان ہے کہ میں ایک رات امیر المومنینؑ کے حرم میں موجود تھا، رات کا اچھا خاصا حصہ گزر چکا تھا، میں صحن میں آ جا رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو میرے سامنے سے حرم امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جا رہا تھا، جب میں اس کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد مولانا احمد اردبیلیؒ ہیں، میں نے خود کو ان سے پوشیدہ رکھا، یہاں تک کہ وہ حرم کے دروازہ کی طرف آئے، دروازہ بند تھا لیکن جیسے ہی وہ پہنچے دروازہ کھل گیا اور وہ حرم میں داخل ہو گئے، میں نے سنا کہ وہ کسی سے بات کر رہے ہیں جیسے وہ کسی سے نجویٰ کر رہے ہوں۔ پھر حرم سے باہر آئے اور دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، وہ شہر نجف سے باہر مسجد کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، میں اسی طرح ان کے پیچھے پیچھے رہا، میں ان کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ رہے تھے، جب وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے تو اس محراب کی طرف گئے جہاں امیر المومنین علیہ السلام شہید ہوئے تھے تھوڑی دیر تک وہاں کھڑے رہے، پھر واپس ہوئے اور مسجد سے باہر نکل کر نجف کی طرف روانہ ہو گئے، میں اسی طرح ان کا تعاقب کرتا رہا، وہ مسجد حنانہ کے پاس پہنچے، وہاں مجھے کھانسی آ گئی جسے میں نہیں روک سکا، جب میری کھانسی کی آواز سنی تو پلٹ کر دیکھا اور پہچان لیا۔ پوچھا: تم میر علام ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: یہاں کیا کر رہے ہو؟ جواب دیا: آپ جب سے حرم مطہر میں داخل ہوئے ہیں اس وقت سے میں آپ کے ساتھ ہوں، میں آپ کو اس صاحب قبر کی قسم دیتا ہوں، اس رات آپ کے ساتھ جو بھی ہوا ہے اسے میرے لئے واضح کیجئے۔ انہوں نے کہا: میں بیان کروں گا لیکن اس شرط پر کہ جب تک زندہ ہوں اسے کسی سے بیان نہیں کرو گے۔ جب اطمینان حاصل کر لیا تو فرمایا: میں بعض علمی مسائل کے بارے میں غور وفکر کر رہا تھا اور ان کے حل میں مجھے مشکل پیش آ رہی تھی، میرے دل میں یہ بات آئی کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں جاؤں اور اس مشکل کا حل حضرت سے طلب کروں۔ جب حرم میں داخل ہوا تو بند دروازہ میرے لئے کھل گیا، حرم میں داخل ہو گیا پھر خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کی کہ شاہ ولایت میرے سوال کا جواب عطا فرمائیں۔ اچانک میں نے قبر مطہر سے ایک آواز

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سنی: مسجد کوفہ میں جاؤ اور ہمارے قائم سے سوال کرو اس لئے کہ وہ تمہارے زمانہ کے امام ہیں۔ میں بھی وہاں سے محراب پہنچا اور حضرت کو وہاں دیکھ کر سوال کیا اور حضرت نے اس کا جواب مرحمت فرمایا اور اب میں گھر واپس آ گیا ہوں۔(۱)

انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں آیات الاحکام، مجمع البرہان، شرح ارشاد، حدیقہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ بعض بزرگ علماء جیسے صاحب معالم، صاحب مدارک اور مولی شوشتری نے ان کے سامنے قرائت کی ہے، ۹۹۳ھ نجف اشرف میں ان کی وفات ہوئی ہے، آپ کی قبر رواق شریف سے متصل حجرہ میں موجود ہے۔(۲)

احمد بن محمد تونی بشروی...الامل میں ان کے متعلق ہے: فاضل وعالم، زاہد وعابد اور متقی تھے، انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: حاشیہ شرح لمعہ، رسالہ تحریم غنا سے متعلق، ردصوفیہ پر مشتمل رسالہ...وغیرہ۔(۳)

احمد بن محمد بن خالد برقی...لفظ ''برق'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا۔

احمد بن محمد بن سعید؛ معروف بہ ابن عقدہ حافظ....ان کے حالات زندگی لفظ ''عقد'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسین بن عیاش...لفظ ''عیش'' کے ذیل میں ان کے متعلق بیان کیا جائے گا۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد بن مالک بن احوص بن سائب بن مالک بن عامر اشعری؛ سائب رسول خداؐ کی خدمت میں پہنچے اور اسلام قبول کیا، پھر کوفہ گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ ان کی نسل میں سب سے پہلے جس نے قم میں سکونت اختیار کی وہ سعید بن مالک تھے، ان کی کنیت ابوجعفر تھی، انتہائی برجستہ اور اہل قم کے غیر مدافع فقیہ تھے، اسی طرح ریاست کے بھی حامل تھے اور بادشاہ سے بھی ملاقات کرتے تھے۔ انہوں نے امام کاظم، امام جواد اور امام ہادی علیہم السلام سے ملاقات کی، وہ ثقہ تھے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں، ان کی شان ومنزلت کے سلسلہ میں علماء کا تامل نہ کرنا، ان کی وثاقت کی دلیل ہے۔(۴)

۱۔ بحار ج ۵۲ ص ۱۷۴ ۲۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۸۰ ۳۔ امل الآمل ج ۲ ص ۲۳ نمبر ۵۸

۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۹۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن حسن بن جہم بن بکیر بن اعین بن سنسن؛ ابو غالب زراری؛ انہوں نے زرارہ کے حالات اور ان کے بھائیوں، فرزندوں نیز ان کی سندوں، کتابوں اور روایتوں کے متعلق ایک رسالہ لکھا ہے۔(۱)

علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں: یہ فاضل ثقات و محدثین میں سے ہیں، شیخ مفید، ابن غضائری اور ابن عبدون جیسے برجستہ افاضل کے استاد تھے۔(۲)

احمد بن محمد بن فہد حلی...لفظ ''فہد'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

احمد بن موسیٰ بن جعفر..آل طاؤس میں سے ہیں، ان کا تذکرہ لفظ ''طوس'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

احمد بن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام؛ معروف بہ شاہ چراغ...یہ شیراز میں مدفون ہیں۔

ارشاد مفید میں ان کے متعلق ہے: وہ کریم، جلیل اور متقی تھے، ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ان کو دوست اور اپنے اوپر مقدم رکھتے تھے، بسیرہ نامی باغ بھی ان کو بخش دیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ احمد بن موسیٰ نے ہزار غلام کو آزاد کیا۔ پھر اسماعیل بن موسیٰ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میرے والد اپنے فرزندوں کے ہمراہ مدینہ کے باہر کی سرزمینوں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی وہاں موجود تھا ان کے ہمراہ میرے والد کے بیس غلام اور خدمت گار موجود تھے، اگر احمد اپنی جگہ سے حرکت کرتے تھے وہ بھی حرکت کرتے تھے، اگر وہ بیٹھتے تو وہ سب بھی بیٹھتے تھے۔ اس کے بعد میرے والد احمد کی دیکھ بھال کرتے اور ان سے غافل نہیں ہوتے تھے، وہاں سے واپس آنے سے پہلے احمد ہمارے درمیان برجستہ شخصیت کے حامل ہو چکے تھے۔(۳)

امام رضا علیہ السلام نے احمد سے فرمایا: میرے والد نے جو تمہارے سپرد کیا ہے اسے لے آؤ۔ اچانک احمد چیخنے لگے، اپنے رخسار پر طمانچہ مارا اور گریبان چاک کر کے کہا: خدا کی قسم! میرے سید و سردار اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ امام رضا علیہ السلام نے اس کام سے روکتے ہوئے فرمایا: اپنے آپ کو سنبھالو، کہیں حاکم کو معلوم نہ ہو جائے۔ پھر احمد ایک زنبیل کو چار ہزار درہم کے ہمراہ لائے اور ان سب کو امام رضا علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔(۴)

۱۔ رجال نجاشی ص ۸۳ نمبر ۲۰۱ ۲۔ رجال مجلسی ص ۱۷۱ ۳۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۸۷

۴۔ بحار ج ۴۹ ص ۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حماد بن عیسیٰ، ابو محمد جہنی...اس طائفہ کے بزرگوں اور اصحاب اجماع میں سے ہیں، بہت سے فضائل و مناقب کے مالک تھے، یہ وہی ہیں جن کے لئے امام صادق علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ پچاس حج نصیب حال ہوگا، خداوند عالم نے ان کو بہت سی زمینیں، بہترین گھر، اچھی زوجہ اور نیک وصالح فرزندوں سے نوازا۔(۱)

قرب الاسناد: ان کے لئے امام کاظم علیہ السلام کی دعا؛(۲)

امام جواد علیہ السلام کو حماد نے مدینہ سے باہر جانے کی ممانعت فرمائی لیکن وہ باہر گئے اور وہاں ڈوب کے مر گئے، ان کی قبر سیالہ میں ہے۔(۳)

مؤلف: سیالہ...حج جاتے وقت اہل مدینہ کی پہلی منزل ہے۔

حماد کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی نصیحت: اے حماد! روز و شب کا ہر لمحہ طلب علم میں گزارو، اگر چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں روشن ہوں اور دنیا و آخرت کی نیکیوں سے بہرہ مند ہو تو لوگوں کے پاس موجود چیزوں کے سلسلہ سے لالچ نہ کرو۔(۴)

ہارون رشید کے حکم سے حمید بن قحطبہ کے ہاتھوں سات سو علویوں کا قتل؛(۵)

حمید بن قحطبہ کے گھر میں امام رضا علیہ السلام کا دخول اور وہ قبہ جس میں ہارون کی قبر ہے؛(۶)

حمید بن مسلم کوفی...شیخ طوسیؒ نے ان کو امام سجاد علیہ السلام کے اصحاب کے زمرے میں شمار کیا ہے۔

اس بات کا بیان کہ وہ توابین کے لشکر میں تھے، جنہوں نے امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے کے لئے شام کے لوگوں کے خلاف شورش کی تھی۔(۷)

جناب مختار اور ابراہیم بن مالک اشتر کے ساتھ ان کی موجودگی؛(۸)

ان کی جنگ اور رجز:

لاضربن من ابی حکیم مفارق الاعبد والحمیم (۹)

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۱۱۶ ۲۔ قرب الاسناد ص ۱۲۸؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۸۰،۴۷ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۴۳

۴۔ بحار ج ۲ ص ۲۰۶ ۵۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۷۶ ۶۔ بحار ج ۴۹ ص ۱۲۵

۷۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۶۰، ۳۶۲ ۸۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۶۷

۹۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۷۳: "جو بھی حکیم کی مخالفت کرے گا میں اسے ضرور ماروں گا: چنانچہ وہ اعبد و حمیم سے دور ہو جائے گا"۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: مروان حمار کا منشی عبدالحمید جسے بلاغت میں ضرب المثل کی حیثیت دے دی گئی ہے، اس کے متعلق لفظ ''مرا'' کے ذیل میں اشارہ کیا جائے گا۔

حمیدہ؛ امام کاظم علیہ السلام کی مادر گرامی؛

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدہ مصفات کے حالات؛ (۱)

عیون اخبار الرضا: جناب حمیدہ اشراف عجم میں سے تھیں۔ (۲)

کافی: معلیٰ بن حنیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حمیدہ مصفات کھرے سونے کی طرح ہر آلودگی اور خباثت سے پاک تھیں، فرشتے ہمیشہ ان کی نگہبانی کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ ہم سے ملحق ہوئیں اور یہ بات خداوند عالم کی جانب سے میرے اور میرے بعد کے حجت کے حق میں ایک کرامت تھی۔ (۳)

حمیدہ بنت مولا محمد شریف بن شمس الدین محمد رویدشتی اصفہانی...ہمارے استاد نے الفیض القدسی میں الریاض کے ذریعہ سے اس خاتون کی علمیت کے متعلق لکھا ہے: وہ عالمہ و فاضلہ اور اپنے عہد کی عورتوں کی استاد تھیں، علم رجال سے پوری طرح آشنا تھیں، گفتگو بہت پاکیزہ کرتی تھیں، لوگوں میں پرہیزگار خاتون کی حیثیت سے معروف تھیں۔ انہوں نے بعض حدیثی کتابوں جیسے شیخ طوسی کی استبصار وغیرہ پر حاشیہ اور دقیق نکات لکھے ہیں جو ان کے انتہائی فہم و فراست اور دقت نظر کی بہترین دلیل ہے۔ ان کا بیان ہے: میرے والد بارہا میرے حواشی کو کتب حدیث کے حاشیہ پر نقل کرتے اور کہتے تھے کہ اچھا لکھا ہے، اور تعریف و تمجید کرتے تھے۔ میرے پاس کتاب استبصار کا نسخہ موجود ہے جس میں میرے والد کی تحریر میں حمیدہ کے حواشی، کتاب صلات کے آخر تک لکھے ہوئے ہیں اور بے پناہ فوائد پر مشتمل ہیں۔

ان کے والد شیخ بہائی کے شاگردوں میں سے ہیں اور استاد نے بھی ان کے اجازہ کے استناد کو ان سے حاصل کیا ہے۔ حمیدہ نے اپنے والد کے سامنے قرائت کی ہے، ان کے والد کبھی کبھی مزاح میں کہتے تھے: حمیدہ رجال سے مربوط ہے، یعنی علم رجال پر خاص توجہ رکھتی ہے۔ کبھی کبھی شوخی میں ان کو ''علامۃ'' کہتے تھے، دو تا کے ذریعہ اور کہتے تھے کہ ایک تا تانیث کے لئے ہے اور دوسری تا علامت مبالغہ ہے۔ ۱۰۸۷ھ میں

۱۔ بحار ج ۴۸ ص ۵ ۲۔ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۴ ح ۲ ۳۔ کافی ص ۴۷۷ ح ۲؛ بحار ج ۴۸ ص ۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ان کی وفات ہوئی ہے۔ فاطمہ نام کی ان کی ایک بیٹی تھیں جو بقول صاحب الریاض: اپنی والدہ کی طرح فاضلہ، عالمہ، عابدہ اور پرہیز گار تھیں؛ وہ ایسی عالمہ تھیں جو اپنے عہد کی عورتوں کو مرحوم خلیفہ سلطان کے گھر میں تعلیم دیتی تھیں۔(۱)

محمد وآل محمد علیہم السلام کے ذریعہ شفاعت؛

محمد وآل محمد علیہم السلام کی برکت سے طلب شفاعت پر مشتمل باب؛ اور ان سے تبرک وتوسل حاصل کرنا؛(۱)

تفسیر عیاشی: امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اوپر مصائب وآلام کی یورش ہو تو ہمارے وسیلہ سے خداوند عالم سے مدد طلب کرو؛ یہی ارشاد الٰہی کا مفہوم ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا﴾۔(۲) خدا کی قسم! اسماء حسنی ہم ہیں، ہماری معرفت کے بغیر کسی سے کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ فرمایا: خدا کو ان کے ذریعہ سے بلاؤ (ان کے وسیلہ سے دعا کرو)۔(۳)

محمد وآل محمد علیہم السلام کے وسیلہ سے طلب شفاعت کے متعلق تفسیر امام سے منقول بے شمار روایتیں؛(۴)

اس بات کا بیان کہ جناب آدم علیہ السلام کو جن اسماء کی تعلیم دی گئی اور جن کے ذریعہ انہوں نے توبہ کی، وہ یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے محمد، علی، فاطمہ اور حسن وحسین علیہم السلام کے حق کا واسطہ دے کر دعا کی۔

عفرائے جن کا واقعہ: اس نے ابلیس کو دریائے سبز میں اس حالت میں دیکھا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے ہوئے تھا اور پنجتن پاک کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کر رہا تھا کہ اسے آتش جہنم سے نجات دے دے۔

الاختصاص: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ میں نے رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہؐ! آپ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ میرا نفس اور میری جان ہے۔ سوال کیا: حسن وحسین علیہما السلام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا: وہ دونوں بھی میری جان ہیں اور ان کی ماں فاطمہ علیہا السلام بھی میری بیٹی ہے، جو اسے ناراض کرے اس نے مجھے

۱۔ ریاض العلماء، ج ۵ ص ۴۰۴ ۲۔ بحار ج ۹۴ ص ۱

۳۔ اعراف ر ۱۸۰؛ "اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہیں لہذا اسے ان ہی کے ذریعہ پکارو"۔

۴۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۴۲ ح ۱۱۹؛ بحار ج ۹۴ ص ۵ ۵۔ بحار ج ۹۴ ص ۵۔۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ناراض کیا ہے اور جو اسے خوشحال کرے اس نے مجھے خوشحال کیا ہے، میں اس کا دشمن ہوں جو ان سے جنگ کرے اور جو ان سے صلح و آشتی کرے میں اس کا دوست ہوں۔ اے جابر! اگر چاہتے ہو کہ خدا کو آواز دو اور وہ تمہاری آواز پر لبیک کہے تو اس کو اہل بیت علیہم السلام کے نام کے ذریعہ سے آواز دو کیونکہ یہ خدا کے نزدیک بہترین نام ہیں۔(۱)

ابوالعباس احمد بن کشمر دکا واقعہ؛ اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی شفاعت کی درخواست کے ذریعہ زندان سے اس کی آزادی؛(۲)

حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں لکھے گئے خطوط کے نسخے؛(۳)

حضرت سے فریاد و دعا کی صورتیں؛(۴)

ابوالوفا شیرازی کا واقعہ، اہل بیت علیہم السلام سے ان کا توسل اور دعائے توسل؛(۵)

الدعوات: اعمش سے مروی ہے کہ میں حج کے ارادہ سے باہر نکلا، صحرا میں ایک بادیہ نشین نابینا کو دیکھا جو ان الفاظ میں دعا کر رہا تھا: ''اللھم انی اسئلك بالقبة التی اتسع فنائوھا و طالت اطنابھا...الخ''۔(۶)

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و صلوات سے مربوط مطالب لفظ ''صلا'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے؛ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

محمد بن عبداللہ کی خلقت کا آغاز؛ میثاق میں آنحضرت کا واقعہ، نور کی ابتداء، حضرت آدم علیہ السلام سے آپ کا ظہور، آپ کے آباء و اجداد کے حالات، خاص طور سے عبدالمطلب، والدین؛ عہد جاہلیت کے بعض حالات، واقعہ فیل اور دیگر کمیاب واقعات و حالات؛(۷)

مؤلف: لفظ ''ابا'' کے ذیل میں آنحضرت کے اجداد کا تذکرہ کیا گیا اور لفظ ''امن'' کے ذیل میں آپ کی والدہ کے حالات کو بیان کیا گیا۔

۱۔ الاختصاص ص ۲۳۲؛ بحار ج ۹۴ ص ۲
۲۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۳
۳۔ بحار ج ۹۴ ص ۲۷
۴۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۰
۵۔ بحار ج ۹۴ ص ۳۲
۶۔ دعوات راوندی ص ۱۹۵ ح ۵۳۷؛ بحار ج ۹۴ ص ۴۰
۷۔ بحار ج ۱۵ ص ۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انبیاء و اوصیاء، کاہنان اور دیگر لوگوں کی طرف سے آنحضرت کی ولادت اور نبوت کا مژدہ و بشارت؛ فترت (حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آنحضرت تک کے عہد) میں بعض مومنین کے حالات کا بیان؛ (۱)

باب تاریخ ولادت رسول اور اس سے مربوط مطالب؛ ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات و کرامات اور خوابوں کا بیان؛ (۲)

تاریخ ولادت:

بعض کو چھوڑ کر تمام امامیہ کا اتفاق ہے کہ آنحضرت کی ولادت ۱۷ ربیع الاول کو ہوئی ہے، اکثر مخالفین نے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول بتائی ہے اور شیخ یعقوب کلینیؒ نے بھی اس قول کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن ہمارے درمیان مشہور یہ ہے کہ آنحضرت کی ولادت جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد انوشیرواں کے زمانہ میں ایسے مقام پر ہوئی ہے جو محمد بن یوسف کے گھر کے نام سے مشہور تھا اور بائیں طرف کا دور ترین علاقہ تھا۔ یہ گھر رسول اکرمؐ کی ملکیت تھی جسے آپ نے جناب عقیل بن ابی طالب علیہ السلام کو بخش دیا تھا پھر آل عقیل نے اسے حجاج کے بھائی محمد بن یوسف کو فروخت کر دیا اور محمد نے اسے اپنے محل میں شامل کر دیا تھا پھر خیزران نے اسے لے کر مسجد میں تبدیل کر دیا۔ (۳)

اس بات کا بیان کہ جبرئیل و مکائیل نے ولادت کے بعد آنحضرت کو غسل دیا؛ بعد ولادت بعض واقعات کا بیان؛ (۴)

آنحضرت کی تربیت اور دودھ بڑھائی کی جگہ، نیز اس وقت سے لے کر زمان نبوت تک ظاہر ہونے والے معجزات؛ (۵)

جب رسول اکرمؐ اپنی والدہ کے شکم میں تھے تو اس وقت آپ کے والد گرامی کی وفات ہو گئی تھی، دو سال کی عمر میں آپ کی والدہ نے بھی داغ مفارقت دی، آپ کے جد بھی آٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے چلے گئے۔ مروی ہے کہ رسول خداؐ ماں باپ کی طرف سے یتیم ہو گئے تا کہ مخلوقات خدا کی طرف سے کوئی بھی حق آپ کی گردن پر نہ ہو۔ (۶)

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۷۴ ۲۔ بحار ج ۱۵ ص ۲۴۱ ۳۔ بحار ج ۱۵ ص ۲۵

۴۔ بحار ج ۱۵ ص ۲۸۸ ۵۔ بحار ج ۱ ص ۳۰ ۶۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۳۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

راہب کی طرف سے نبوت کی گواہی:

مؤلف: شیخ عالم جلیل جمال الدین یوسف بن حاتم عاملی شامی اپنی کتاب ''الدر النظیم'' میں لکھتے ہیں: ابو حمزہ ثمالی نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت کی ولادت کو بائیس سال گزر گئے تو آپ کو آنکھ میں درد کی شکایت ہوئی، جناب عبدالمطلب علیہ السلام نے حضرت ابو طالب علیہ السلام سے کہا: اپنے بھتیجے کو راہب طبیب کے پاس لے جاؤ جو جحفہ نامی جگہ پر رہتا ہے۔ ابو طالب علیہ السلام نے آنحضرت کو ایک ہندوستانی ٹوکرے میں رکھ کر اس راہب کی عبادت گاہ کی طرف روانہ ہوئے؛ وہاں پہنچ کر آواز لگائی، جب راہب نے دیکھا کہ ان کے اردگرد نور کا ہالہ ہے اور ملائکہ کی آوازیں آرہی ہیں تو عبادت گاہ سے سر باہر نکال کر پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں عبدالمطلب کا بیٹا ابو طالب ہوں، اپنے بھتیجے کو لایا ہوں تا کہ اس کی آنکھ کے درد کا علاج کرو۔ پوچھا: وہ کہاں ہے؟ کہا: اس ٹوکرے میں ہے، سورج کی تمازت سے محفوظ رکھنے کے لئے چھپا دیا ہے۔ راہب نے کہا: کپڑا ہٹاؤ تا کہ میں اسے دیکھ سکوں۔ جب کپڑا ہٹایا گیا تو ایک نور ساطع ہوا، جسے دیکھ کر راہب ہراساں ہو گیا، کہا: اسے دوبارہ چھپا دو۔ پھر اپنا سر اندر کر کے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے، بے شک تم ہی خدا کے رسول ہو اور وہی ہو جس کی بشارت توریت و انجیل میں موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی دی گئی ہے۔ دوسری مرتبہ بھی گواہی دی، اس کے بعد عبادت گاہ سے سر باہر نکال کر کہا: اے فرزند عبدالمطلب! اسے واپس لے جاؤ، کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ابو طالب علیہ السلام نے کہا: اے راہب! تم نے بڑی بات کہی ہے۔ راہب نے کہا: تمہارے بھائی کی منزلت وہی ہے جسے تم نے سنا ہے، تم اس کی مدد کرو گے اور دشمنوں کے شر سے اسے محفوظ رکھو گے۔ جب ابو طالب علیہ السلام عبدالمطلب کے پاس آئے اور راہب کی باتیں بیان کیں تو انہوں نے کہا: خاموش رہو، کوئی یہ باتیں نہ سنے، خدا کی قسم! محمدؐ اس وقت تک اس دنیا سے نہیں جا سکتے جب تک عرب و عجم کے بادشاہ نہ ہو جائیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ، راہب دیرانی اور سرا امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کافی مشابہ ہے؛ مزید وضاحت کے لئے بحار الانوار کی جانب رجوع کریں۔ (۱)

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۰۳/۱۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جناب خدیجہ علیہا السلام سے آنحضرت کی شادی، شہزادی عرب کے فضائل اور بعض حالات؛ (۱)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''خدج'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

رسول اکرمؐ کے نام اور ان کی وجہ تسمیہ؛ امی ہونے کا مفہوم، تمام زبانوں سے آشنائی، انگشتر کا تذکرہ اور اس کا نقش، لباس، اسلحہ، سواری اور آپ سے مربوط دیگر چیزوں کا بیان؛ (۲)

آنحضرت کے عمامہ کا نام ''سحاب''، تلوار کا نام ''ذوالفقار''، سواری کا نام ''دلدل''، ''یعفور''، اونٹ کا نام ''غضباء''، گھوڑے کا نام ''زار''، عصا کا نام ''ممشوق''، خیمہ کا نام ''رکن''، پیالہ کا نام ''منبعہ'' اور بڑے پیالے کا نام ''ری'' تھا، آپ کے پاس مرتجز اور سکب نامی دو گھوڑے تھے، دلدل اور شہباء نامی دو سواری تھی، عضبا اور جدعاء نامی دو اونٹ تھے، آپ کے پاس مخذم اور رسوب نامی دو تلوار تھی اور ذات الفضول نامی ایک زرہ تھی، سامان وغیرہ حمل کرنے کے لئے مخصوص اونٹ کا نام دیباج تھا، پرچم کا نام ''معلوم'' تھا اور ٹوپی کا نام ''سعد'' تھا، آپ نے ان تمام چیزوں کو اپنی وفات کے وقت حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کر دیا تھا۔ (۳)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''ختم'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

باب مبعث اور اعلانیہ دعوت؛ لوگوں کی طرف سے آپ پر ڈھائے گئے مظالم، ان کے اور لوگوں کے درمیان ہونے والے واقعات، شعب ابی طالب علیہ السلام میں جانے تک آنحضرت کے واقعات، جناب حمزہ کا اسلام، بہت سے صحابہ اور اس عہد کے لوگوں کے حالات بھی اسی باب میں مذکور ہیں۔ (۴)

مؤلف: ہم نے لفظ ''اذی'' کے ذیل میں قریش کے بعض مظالم اور لفظ ''بعث'' کے ذیل میں موضوع مبعث سے متعلق مطالب کو بیان کیا ہے۔ ان شاء اللہ لفظ ''حمز'' کے ذیل میں جناب حمزہ کے حالات، لفظ خلق کے ذیل میں آنحضرت کے بعض اخلاقیات اور لفظ ''خصص'' کے ذیل میں آپ کی خصوصیات کو بیان کیا جائے گا۔ لفظ ''عجز'' کے ذیل میں آپ کے معجزات، لفظ ''عرج'' کے ذیل میں آپ کی معراج اور لفظ ''غزا'' کے ذیل میں آپ کے غزوات کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔ اسی طرح آپ سے مربوط تمام مطالب کو مناسب عبارتوں کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔ ہم نے ''کحل البصر فی سیرۃ خیر البشر'' نامی کتاب تالیف

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۱
۲۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۲
۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۸
۴۔ بحار ج ۱۸ ص ۴۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کی ہے اور اس میں آنحضرت کی سیرت و اخلاق اور غزوات نیز آپ کے آباء و اجداد کے حالات اور آپ کی وفات کی تفصیل بیان کی ہے۔

امالی صدوق: جو بندہ بھی محمد و آل محمد علیہم السلام کے واسطہ سے خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرے گا، خداوند عالم اسے ضرور عطا فرمائے گا۔(۱)

مکارم الاخلاق: ابورافع سے منقول ہے کہ میں نے رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی سرزنش نہ کرو، اسے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اسے نہ مارو۔ جس گھر، مجلس اور رفقاء کے درمیان محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے تو خداوند عالم اس میں برکت عطا فرماتا ہے۔(۲)

کافی: آل جعدہ کے غلام ابو ہارون سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہم نشین تھا، کچھ دنوں میں حضرت کی خدمت میں مشرف نہیں ہوا، جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: اے ہارون! کافی دنوں سے میں نے تمہیں نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کی: میرے یہاں ایک فرزند کی ولادت ہوئی ہے۔ فرمایا: خدا اس فرزند کو تمہارے لئے مبارک قرار دے، اس کا نام کیا ہے؟ کہا: میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت اپنے رخسار کو زمین کی طرف لے گئے اور آپ کی زبان پر محمد، محمد، محمد تھا، نزدیک تھا کہ آپ کا چہرہ زمین سے لگ جائے۔ پھر فرمایا: میری، میرے ماں باپ اور روئے زمین پر تمام لوگوں کی جانیں رسول اکرمؐ پر قربان، اپنے فرزند کو برا نہ کہنا اور اسے نہ مارنا اور جان لو کہ روئے زمین پر جس گھر میں محمد نام کا ہوگا وہ ہر روز پروردگار کی تقدیس کہتا ہے۔(۳)

تاریخ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام:

ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین، باقر علم انبیاء کی تاریخ پر مشتمل باب:

حضرت کی ولادت و وفات کی تاریخ پر مشتمل باب:(۴)

اعلام الوریٰ، مصباح ان، المناقب: حضرت مدینہ میں پہلی رجب المرجب ۵۷ھ کو پیدا ہوئے۔(۵)

۱۔ امالی صدوق ص ۳۵۳ ح ۴؛ بحار ج ۸ ص ۲۸۲

۲۔ مکارم الاخلاق ص ۲۵؛ بحار ۱۶ ص ۲۳۹

۳۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۰

۴۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۲

۵۔ اعلام الوریٰ ص ۲۵۹؛ مصباح المتہجد ص ۳۷۷؛ المناقب ج ۴ ص ۲۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ایک قول یہ ہے کہ ۳ر صفر کو آپ کی ولادت ہوئی ہے؛ یہ قول کشف الغمہ، مصباح کفعمی، روضۃ الواعظین، الدروس اور الفصول المہمہ سے ماخوذ ہے۔(۱) ۷ر ذی الحجہ کو حضرت کی وفات ہوئی ہے۔ مصباح کفعمی اور الدروس کا یہی نظریہ ہے۔(۲) حضرت کی عمر شریف کے سلسلہ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، کافی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت کی وفات ۵۷ر سال کی عمر میں ۱۱۴ھ کو وفات ہوئی ہے، آپ علی بن الحسین علیہ السلام کے بعد ۹ سال دو مہینے زندہ رہے۔(۳) شیخ صدوقؒ اور سید ابن طاؤس سے منقول ہے کہ ابراہیم بن ولید بن یزید نے آپ کو مسموم کیا۔(۴)

امام باقر علیہ السلام کی والدہ کا نام ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب ہے جو ہاشمی اور علوی تھیں۔

دعوات راوندی:

چنانچہ امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ میری مادر گرامی، دیوار کے پاس بیٹھی تھیں کہ اچانک دیوار شق ہوگئی اور اس کے پھٹنے سے ایک گرجدار آواز ہم نے سنی، اسی وقت میری والدہ نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر فرمایا: رسول اکرمؐ کے حق کی قسم! اللہ تعالی کی طرف سے ابھی تجھے گرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ جب تک وہاں موجود رہیں دیوار اسی طرح رکی رہی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آپ کے متعلق فرمایا: وہ صدیقہ تھیں اور حضرت امام حسن کی اولاد میں بے مثال (خاتون) تھیں۔(۵)

امام باقر علیہ السلام کے نام، وجہ تسمیہ، انگشتر کا نقش اور حضرت کے زیور؛(۶)

حضرت کو باقر کے لقب سے ملقب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے علم کو پوری طرح شگافتہ اور آشکار کر دیا تھا۔ حضرت کی انگلی میں امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی تھی، اس پر یہ عبارت نقش تھی: ﴿إِنَّ اللهَ بَالِغُ أَمْرِهِ﴾۔(۷)

۱۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۱۱۷؛ مصباح کفعمی ص ۵۲۲؛ روضۃ الواعظین ص ۲۰۷؛ الدروس ص ۱۵۳؛ فصول المہمہ ص ۲۱۱

۲۔ مصباح کفعمی ص ۵۲۲؛ الدروس ص ۱۵۳

۳۔ کافی ج ۱ ص ۴۶۲ ح ۶ر

۴۔ اعتقادات صدوق ص ۳۸؛ اقبال الاعمال ص ۹۷؛ بحار ج ۴۶ ص ۲۲۔۲۷

۵۔ دعوات راوندی ص ۶۸ ح ۱۶۵ر؛ بحار ج ۴۶ ص ۲۵، ۳۶۶

۶۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۲

۷۔ طلاق ۳ر

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عیون اخبار الرضا: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن علی (امام باقر علیہ السلام) کی انگوٹھی پہ یہ عبارت کندہ تھی:

ظنی باللہ حسن وبالنبی الموتمن
وبالوصی ذی المنن وبالحسین والحسن (۱)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے والد کی انگوٹھی کا نقش "العزۃ للہ" تھا۔ (۲)

فصول مہمہ: حضرت باقر علیہ السلام کا چہرہ گندم گوں اور معتدل تھا، ان کے شاعر کمیت اور سید حمیری تھے، دربان کا نام جابر جعفی اور نقش انگشتر یہ تھا: ﴿رب لا تذرنی فردا﴾۔ (۳)

علم امام باقر علیہ السلام:

ارشاد مفید: عبداللہ بن عطا مکی کا بیان ہے: میں نے علما و دانشوروں کو جتنا امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے چھوٹا پایا کسی اور کے سامنے نہیں پایا۔ پھر وہ کہتے ہیں: "حکم بن عینیہ کو امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے میں نے ایک مغلوب شخص کی صورت میں دیکھا ہے جبکہ حکم اپنے زمانے کا ایک برجستہ و جلیل عالم مانا جاتا تھا"۔ بعض کتب میں عبداللہ کا یہ قول بھی منقول ہے: حضرت کے سامنے حکم یوں معلوم ہوتے تھے جیسے ایک چھوٹا بچہ اپنے استاد کے سامنے ہو۔ جابر بن یزید جعفی جب کوئی حدیث امام سے نقل کرتے تو کہتے تھے: وصی اوصیاء، وارث علم انبیا محمد بن علی بن الحسین علیہم السلام نے مجھ سے بیان کیا۔ (۴)

رجال کشی: محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میرے ذہن میں جو بھی آتا میں اس کے بارے میں امام باقر سے سوال کرتا تھا، یہاں تک کہ تیس ہزار حدیثوں کے متعلق آپ سے سوال کیا لیکن امام جعفر صادق علیہ السلام سے سولہ ہزار حدیثوں کے متعلق دریافت کیا۔ (۵)

المناقب: کہا گیا ہے کہ تفسیر و کلام، فتویٰ، احکام اور حلال و حرام سے مربوط علوم جس قدر امام باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئے اتنے حسن و حسین علیہما السلام کے فرزندوں میں کسی کے توسط سے ظاہر نہیں ہوئے۔ (۶)

۱۔ میں خداوند عالم، رسول قابل اطمینان، صاحب منن کے وصی اور حسن و حسین علیہما السلام پر نیک گمان رکھتا ہوں۔

۲۔ کافی ج۶ ص۴۷۳ ح۱۰؛ بحار ج۴۶ ص۲۲۲

۳۔ انبیا ۸۹/؛ فصول مہمہ ص۲۱۱؛ بحار ج۴۶ ص۳۴۵

۴۔ ارشاد مفید ص۲۶۳؛ بحار ج۴۶ ص۲۸۶

۵۔ رجال کشی ص۱۶۳ ح۲۷۶/؛ بحار ج۴۶ ص۲۹۲

۶۔ المناقب ج۴ ص۱۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن مسلم کا بیان ہے: میں نے امام باقر علیہ السلام سے تیس ہزار حدیثوں کے متعلق سوال کیا، نیز باقی ماندہ صحابہ، تابعین اور روسائے مسلمین نے بھی دین کے معالم ومعارف کو ان سے نقل کیا ہے....(۱)

حضرت کا علم مخالفین سے مناظرہ کرتے وقت بھی ظاہر وآشکار ہوا۔

رسول خداؐ سے امام باقر علیہ السلام کے علم کے متعلق جو روایتیں مروی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے: وہ میرا ہمنام اور لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے، اس کا علم میرے جیسا اور اس کا حکم میرے حکم جیسا ہے۔(۲)

کفایۃ الاثر: امام سجاد علیہ السلام نے حضرت کے متعلق فرمایا: وہ امام، ائمہ کے والد، معدن صبر وشکیبائی اور منزلت علم ہیں، وہ علم کو شگافتہ کریں گے، خدا کی قسم! وہ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول خداؐ سے مشابہ ہیں۔(۳)

ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے پہلے شیعہ مناسک حج اور حلال وحرام کے مسائل کو نہیں جانتے تھے جب آپ تشریف لائے تو علم کے دروازہ کھول دیئے اور حج کے مناسک اور حلال وحرام کے مسائل کو لوگوں سے بیان کیا یہاں کہ جن لوگوں کے شیعہ (تعلیم مناسک ومسائل میں) محتاج تھے، وہ خود شیعوں کے محتاج ہو گئے۔(۴)

التوحید: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میرے علم کے حاملین ہوتے تو میں توحید، اسلام اور دین وشریعت کو لفظ صمد کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیتا؛ میں ایسا کیسے کروں جب کہ میرے جد امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بھی ان کے علم کے حاملین نہیں تھے۔(۵)

مشکل مسائل کا حل؛

حضرت نے ایک مجلس میں ہزار دشوار مسائل کا جواب دیا۔(۶)

عیسائی علماء اور مدین شعیب سے حضرت کا مناظرہ اور ان کے سخت سوالات کا جواب؛(۷)

حضرت کے سامنے اہل بصرہ کا فقیہ قتادہ کا اضطراب اور قتادہ کا اعتراف: خدا کی قسم! میں بڑے فقہا اور ابن عباس کے سامنے بیٹھ چکا ہوں لیکن میرا دل کسی کی موجودگی میں مضطرب نہیں ہوا۔ جواب میں حضرت کا ارشاد: کیا تم جانتے ہو کہ کہاں بیٹھے ہو؟ خداوند عالم نے حکم دیا ہے کہ ان کی قدر ومنزلت کو بلند کیا جائے اور

۱۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۹۴
۲۔ بحار ج ۲۶ ص ۳۳۹
۳۔ کفایۃ الاثر ص ۲۳۷؛ بحار ج ۲۶ ص ۳۸۸
۴۔ بحار ج ۲۶ ص ۳۳۷
۵۔ التوحید ص ۹۲ ح ۶؛ بحار ج ۳ ص ۲۲۵
۶۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۵۹
۷۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۴۹؛ ۱۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس کا نام لیا جائے۔(۱)

حضرت کے سامنے جابر بن عبداللہ انصاری اس طرح لرزاں براندام ہوئے کہ ان کے بدن کے سارے بال کھڑے ہو گئے۔(۲)

حضرت کی خدمت میں عکرمہ پر کپکپی کا طاری ہونا؛(۳)

لفظ ''بسر'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ جب اسحاق جریری نے حضرت سے بواسیر کی شکایت کی تو آپ نے اس کا ایسا علاج تجویز فرمایا کہ اس کے بعد انہیں کبھی اس کی شکایت نہیں ہوئی۔

مؤلف: سید محمد بن علی موسوی نے ''تنبیہ وسنن العین'' میں امام باقر علیہ السلام کے حالات زندگی کے ذیل میں لکھا ہے کہ امام کے معارف کے پوشیدہ خزانوں، احکام کے حقائق، حکمت آمیز کلمات ولطائف سے ایسی باتیں آشکار ہوتی ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں سوائے اس شخص پر جو بصیرت سے بے بہرہ ہے اور اس کا ضمیر تباہ ہو چکا ہے۔ یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علوم کا شگافتہ کرنے اور آشکار کرنے والا کہا گیا ہے۔ حضرت اپنے اوقات کو خداوند عالم کی اطاعت میں بسر کرتے تھے اور عرفاء کے مقامات میں اس درجہ پر فائز تھے جس کی توصیف سے زبانیں گنگ ہیں؛ آپ کے متعلق بہت سی باتیں کی جا سکتی ہیں لیکن یہاں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

لفظ ''خلق'' کے ذیل حضرت کے مکارم اخلاق کا تذکرہ کیا جائے گا۔

ہشام بن عبدالملک کی طرف سے شام کی جانب جاتے وقت حضرت پر ہونے والے مصائب؛(۴)

التوحید: مروی ہے کہ بنی امیہ کا ایک پیروکار امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس کو واقعہ سے ہم خوف زدہ ہوئے اور حضرت سے کہا: اے کاش! آپ چھپ گئے ہوتے اور ہم کہہ دیتے تھا وہ یہاں نہیں ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں اسے آنے کی اجازت دو اس لئے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: خداوند عالم ہر بولنے والے کی زبان اور ہر کشادہ ہاتھ کے پاس موجود ہے، لہذا یہ کہنے والا وہی کہے گا جو خدا چاہے گا اور اپنے ہاتھ سے وہی کرے گا جو خدا چاہے گا۔ چنانچہ وہ شخص حضرت کی خدمت میں آیا، اس

۱۔ بحار ج ۳۶ ص ۱۰ ص ۱۵۵ ۲۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۵ ۳۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۵۸

۴۔ بحار ج ۳۶ ص ۳۰۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے حضرت سے کچھ سوالات کئے پھر ایمان کی دولت لے کر واپس چلا گیا۔(۱)

حضرت کی ازواج واولاد پر مشتمل باب؛(۲)

اعلام الوریٰ، ارشاد شیخ مفید: حضرت کی سات اولادیں تھیں: ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور عبداللہ جن کی والدہ کا نام ام فروہ تھا۔ ابراہیم اور عبداللہ جو دنیا سے چلے گئے اور ان کی والدہ کا نام حکیم ثقفیہ تھا، علی اور زینب جو کنیز سے تھے اور ام سلمہ جو ایک دوسری کنیز سے پیدا ہوئی تھیں۔(۳)

ارشاد مفید: عبداللہ صاحب فضیلت وشرف تھے، مروی ہے کہ بنی امیہ کا ایک پیروکار ان کے پاس آیا، وہ عبداللہ کو مارنا چاہتا تھا، انہوں نے کہا: مجھے نہ مارو تا کہ میں تمہاری مدد کر سکوں، مجھے چھوڑ دو تا کہ میں خدا کی بارگاہ میں تمہارا مددگار بنوں۔ لیکن اس اموی نے کہا: میں ایسا نہیں ہوں پھر اس نے عبداللہ کو زہر کھلایا جس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہوگئی۔(۴)

مؤلف: صاحب ریاض العلماء سے منقول ہے کہ علی بن محمد علیہ السلام کی قبر کاشان میں ہے، وہاں آپ کا پرشکوہ روضہ ہے، لوگوں نے وہاں کرامات کا بھی مشاہدہ کیا ہے۔(۵)

کافی: ام سلمہ، اسماعیل بن ارقط کی والدہ تھیں، یہ وہی ہیں جن کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسماعیل کی شفا کے لئے تعلیم فرمائی کہ پشت بام پر جا کر دست دعا بلند کریں، پوری طرح خدا کی طرف متوجہ رہیں، دو رکعت نماز پڑھیں اور نماز کے بعد کہیں: خدایا! تو نے یہ بیٹا مجھے دیا جب کہ وہ میرے پاس نہیں تھا، خدایا! میں اسے تجھ سے چاہتا ہوں لہذا اسے میرے پاس واپس پلٹا دے۔(۶)

تاریخ امام جواد علیہ السلام؛

حضرت کی ولادت ووفات، اسماء والقاب اور آپ کے فرزندوں کے حالات پر مشتمل باب؛(۷)

کافی، ارشاد مفید، اعلام الوریٰ، الدروس: امام جواد علیہ السلام ۱۹۵ھ کو رمضان کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔(۸)

روضۃ الواعظین، المناقب اور کشف الغمہ میں ہے: حضرت ۱۹ رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔(۹) یہ بھی

۱۔ التوحید ص ۳۳۷ ح ۳؛ بحار ج ۵ ص ۱۰۶
۲۔ بحار ج ۴۶ ص ۳۶۵
۳۔ اعلام الوریٰ ص ۲۶۵؛ ارشاد شیخ مفید ص ۲۷۰
۴۔ ارشاد مفید ص ۲۷۰؛ بحار ج ۴۶ ص ۳۶۵
۵۔ ریاض العلماء، ج ۴ ص ۲۱۶
۶۔ کافی ج ۳ ص ۴۷۸ ح ۶؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۰۴
۷۔ بحار ج ۵۰ ص ۱
۸۔ کافی ج ۱ ص ۴۲۹؛ ارشاد مفید ص ۳۱۶؛ اعلام الوریٰ ص ۳۲۹؛ الدروس ص ۱۵۴
۹۔ روضۃ الواعظین ص ۲۴۳؛ المناقب ج ۴ ص ۳۷۹؛ کشف الغمہ ج ۲ ص ۳۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہا گیا ہے کہ اسی مہینہ کی ۱۵ر تاریخ کو آپ کی ولادت ہوئی ہے۔ ابن عیاش بھی کہتے ہیں: ۱۰ر رجب المرجب کو جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔(۱)

کافی، روضۃ الواعظین، اعلام الوریٰ: امام جواد علیہ السلام کی وفات ۲۲۰ھ کو ذیقعدہ کے اواخر میں ہوئی ہے، اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی، آپ کو بغداد میں موجود قریش کے قبرستان میں آپ کے جد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔(۲)

کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کے چھ دن گزرنے کے بعد اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس مہینہ کی پانچویں تاریخ کو آپ کی شہادت ہوئی ہے۔(۳)

آپ کی انگوٹھی کا نقش ''نعم القادر الله'' تھا۔(۴)

کافی: آپ کی ماں کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ نوبیہ تھا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام خیزران تھا۔ مروی ہے کہ آپ کی ماں ابراہیم بن رسول اللہ کی والدہ ماریہ قبطیہ کے خاندان سے تھیں۔(۵)

موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے مروی یزید بن سلط کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ان کو یعنی حضرت رضا علیہ السلام کو بشارت دو کہ ایک امانت دار لڑکا پیدا ہوگا جس کی وجہ سے لوگ امان میں ہوں گے اور برکت حاصل کریں گے۔ اس وقت آپ کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ جس کنیز سے اس بچہ کی ولادت ہوگی وہ ماریہ قبطیہ کے خاندان سے ہوگی، ہو سکے تو میرا اسلام اس تک پہنچا دینا۔ حضرت نے بھی ایسا ہی کیا۔(۶)

مؤلف: لفظ ''حکم'' کے ذیل میں امام جواد علیہ السلام کی ولادت سے مربوط ایک روایت پیش کی گئی۔

علم امام جواد علیہ السلام

یحییٰ بن اکثم کے ساتھ آپ کا جو مناظرہ ہے وہ آپ کے علم کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔(۷)

شکاری باز کے ذریعہ شکار ہونے والی چھوٹی مچھلی کے حکم کے سلسلہ میں امام جواد علیہ السلام کی آزمائش، مامون کے توسط سے:(۸)

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۰
۲۔ کافی ج ۱ ص ۴۹۳؛ روضۃ الواعظین ص ۲۴۳؛ اعلام الوریٰ ص ۳۲۹؛ الدروس ص ۱۵۴
۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۔ ۱
۴۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۵
۵۔ کافی ج ۱ ص ۴۹۲؛ بحار ج ۵۰ ص ۱
۶۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۷
۷۔ بحار ج ۵۰ ص ۵۔
۸۔ بحار ج ۵۰ ص ۹۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کشف الغمہ: علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ اطراف کے بعض لوگوں نے امام جواد علیہ السلام سے بیت الشرف میں داخل ہونے کی اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی تو وہ اندر آئے، پھر انہوں نے ایک نشست میں تیس ہزار سوالات پوچھے اور آپ نے ان سب کا جواب دیا حالانکہ اس وقت آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔(۱)

بیان: علامہ مجلسیؒ کا اس روایت پر اعتراض اور اس کا جواب:(۲)

بغداد اور دوسرے شہروں کے فقہاء کا امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر (مدینہ میں) اجتماع، امام جواد علیہ السلام کی آزمائش کے لئے حضرت سے سوالات اور امام کا جواب: اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی۔(۳)

مؤلف: لفظ ''رسخ'' اور ''صغر'' کے ذیل میں اس موضوع سے مربوط مطالب بیان کئے جائیں گے۔

امام جواد علیہ السلام کے مکارم اخلاق اور بعض حالات پر مشتمل باب:(۴)

حضرت سے ظاہر ہونے والے بعض کرامات:

الخرائج: معتصم نے اپنے بعض وزیروں کو حکم دیا کہ وہ امام جواد علیہ السلام کے خلاف اس بات کی گواہی دیں کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اس کے خلاف قیام کا ارادہ رکھتے ہیں... حضرت نے ان پر نفرین کی جس کی وجہ سے محل کی دیواریں ہلنے لگیں، یہ دیکھ کر معتصم نے توبہ کی اور امام نے دعا فرمائی تو دیواریں ٹھہر گئیں۔(۵)

حضرت کے خلاف مامون نے تمام حیلے وحربے استعمال کئے، یہاں تک کہ اس نے مخارق نام کے گانے والے کو حضرت کے پاس بھیجا۔ یہ واقعہ لفظ ''امن'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔

حضرت کے ساتھ عمر بن فرج کی جسارت: میرے خیال سے آپ مست ہو چکے ہیں۔ اور امام کا جواب: خدایا! تو جانتا ہے کہ میں نے صبح سے شام تک روزہ کی حالت میں گزارا ہے، لہذا اسے اموال کی چوری اور اسارت کی ذلت کا مزہ چکھا۔ خداوند عالم نے بھی حضرت کی دعا مستجاب فرمائی۔(۶)

الخرائج: مامون سے ام الفضل نے حضرت کی شکایت کی، جس کے بعد وہ مست حالت میں امام کے پاس

۱۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۳۶۴ ۲۔ بحار ج ۵۰ ص ۹۳ ۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۹۹

۴۔ بحار ج ۵۰ ص ۸۵ ۵۔ الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۶۰۷ ح ۱۸؛ بحار ج ۵۰ ص ۴۵

۶۔ بحار ج ۵۰ ص ۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

آیا، آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے، اس نے حضرت کے جسم اطہر پر تلوار رکھی، وہ آپ کو مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔(۱)

ابن ابی داؤد کی گزارش اور معتصم کے پاس اس کا حضرت کے بارے میں چغلی کرنا... معتصم نے اپنے ایک وزیر کی جانب اشارہ کیا کہ وہ خط لکھے اور حضرت کو یہاں بلائے، چنانچہ اس نے امام کو معتصم کے پاس بلایا اور حضرت بھی اس کے پاس تشریف لائے، جب امام نے اس کی غذا میں سے کھایا تو آپ نے اس میں زہر کا مزہ محسوس کیا، آپ نے فوراً اپنی سواری منگوائی اور وہاں سے چلے گئے، آپ نے پورا دن بے چینی میں بسر کیا، آپ پر یہی کیفیت طاری رہی یہاں تک کہ آپ دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔(۲)

المناقب: ابن بابویہ کا بیان ہے کہ معتصم نے امام محمد تقی علیہ السلام کو مسموم کیا۔(۳)

المناقب: مروی ہے کہ آپ کی زوجہ ام الفضل نے آپ کو آپ کے عمامہ کے ذریعہ مسموم کیا، جب آپ نے مسمومیت کا احساس کیا تو اس سے فرمایا: اللہ تجھے ایسے درد میں مبتلا کرے جس کا کوئی علاج نہ ہو؛ چنانچہ وہ شرمگاہ کے ناسور میں مبتلا ہوگئی اور اسی مرض میں مر گئی۔(۴)

عیون معجزات میں ہے: ام الفضل نے معتصم کے حکم سے امام جواد علیہ السلام کو انگور میں زہر ملا کر مسموم کیا، امام نے اس پر نفرین کی چنانچہ وہ جسم کے سب سے پوشیدہ جگہ پر زخم ناسور میں مبتلا ہوئی اور اس میں جہنم واصل ہوگئی۔ اس نے اس کے علاج کے لئے اپنی ساری دولت صرف کردی، یہاں تک کہ وہ پائی پائی کو محتاج ہوگئی تھی۔(۵)

ارشاد مفید: امام جواد علیہ السلام کی بغداد میں شہادت واقع ہوئی، بغداد آنے کی وجہ یہ تھی کہ معتصم نے آپ کو مدینہ سے اس شہر میں بلوایا تھا، آپ ۲۸ رمحرم ۲۲۰ھ کو بغداد میں داخل ہوئے اور اسی سال ذیعقدہ کے مہینے میں اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو زہر سے شہید کیا گیا لیکن میرے لئے یہ خبر ثابت نہیں ہوئی ہے۔ آپ کو قریش کی قبرستان میں آپ کے جد حضرت موسیٰ بن جعفر کی قبر کے پیچھے دفن کیا گیا، وفات کے وقت آپ کی عمر ۲۵ رسال تھی۔ مرتضیٰ اور منتجب آپ کے القاب تھے، آپ کے فرزندوں میں سے ایک

۱۔ الخرائج والجرائح ج۱ ص۳۷۳ ح۳؛ بحار ج۵۰ ص۶۹، ۹۶
۲۔ بحار ج۵۰ ص۵
۳۔ المناقب ج۴ ص۳۸۰
۴۔ المناقب ج۴ ص۳۹۱؛ بحار ج۵۰ ص۱۰
۵۔ عیون معجزات ص۱۲۹؛ بحار ج۵۰ ص۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت علی بن محمد علیہ السلام ہیں جو آپ کے بعد امام ہوئے اور دوسرے فرزند کا نام موسیٰ ہے؛ آپ کی دو بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کا نام فاطمہ اور دوسری کا نام امامہ تھا۔(۱)

عمدۃ الطالب میں موسیٰ مبرقع کے حالات اور قم میں ان کی آمد کے ذیل میں لکھا ہے کہ ان کی بہنیں زینب، ام محمد اور میمونہ ان کے پاس آئیں اور ان کے پہلو میں بیٹھ گئیں، اس وقت فاطمہ بنت موسیٰ (بن جعفر علیہ السلام) کے کنارے ایک متن کو دفن کر دیا۔(۲)

مؤلف: حضرت کی اولاد میں ایک حکیمہ بھی ہیں جن کا تذکرہ لفظ ''حکم'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

محمد بن ابراہیم بن جعفر... ابوعبداللہ کاتب نعمانی؛ کتاب ''الغیبۃ'' کے مؤلف ہیں، انہوں نے شیخ کلینی اور دوسروں سے روایت کی ہے۔

رجال نجاشی: محمد بن ابراہیم بن جعفر ابوعبداللہ کاتب نعمانی: معروف بہ ابن ابی زینب، ہمارے علماء کے مشائخ میں سے تھے، جلیل القدر اور شریف المرتبت تھے، انہوں نے صحیح عقیدہ کے ساتھ بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں، وہ بغداد گئے، پھر وہاں شام چلے گئے اور وہیں ان کی وفات ہوگئی؛ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں الغیبہ سب سے زیادہ نمایاں ہے... الخ۔(۳)

ملا صدرا محمد بن ابراہیم شیرازی... الٰہی داں حکیم اور پہلوان حکمائے فارس، جنہوں نے مردہ اور کہنہ حکمتوں کو زندہ کیا، ان کی کتابوں میں الاسفار الاربعہ، شرح کافی، تفسیر سورۂ قرآن (بعض سورے) اور کسر الاصنام وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔

الامل میں ان کے متعلق ہے: ملا صدرالدین محمد بن ابراہیم شیرازی، معاصر فضلاء میں سے ایک ہیں جن کا تذکرہ السلافہ میں کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ حکمت میں اپنے عہد کے عالم تھے، تمام فنون کو اتقاق کی حد تک جانتے تھے، اسی صدی کی پانچویں دہائی میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۴)

ہمارے استاد صاحب مستدرک نے محدث فاضل ملا محسن کاشانی کے مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ہفتم: محمد بن ابراہیم شیرازی معروف بہ ''ملا صدرا''، مطالب فلسفہ کے محقق اور صوفی دعووں کی

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۲

۲۔ عمدۃ الطالب ص ۲۰۱؛ بحار ج ۵۰ ص ۱۶

۳۔ رجال نجاشی ص ۳۸۳ نمبر ۱۰۴۳

۴۔ امل الآمل ج ۲ ص ۳۳۲ نمبر ۶۹۲ بنقل از سلافہ

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ترویج کرنے والے ہیں، مشہور کتابیں بھی لکھی ہیں، جن لوگوں نے ان کی تصدیق کی ہے اور ان کی روش پر عمل کیا ہے، انہوں نے ان کتابوں کو ملحوظ رکھا ہے، ان کتابوں میں فقہاء اور حاملان دین پر طعن وارد کیا ہے اور ان کو جاہل شمار کرتے ہوئے انہیں دین سے خارج قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے عکس ابن عربی (کتاب فتوحات کے مؤلف) کی مدح وستائش کرتے ہوئے ایسے اوصاف کے ذریعہ اس کی توصیف کی ہے جو علمائے راسخون فی العلم کے علاوہ کسی کے لئے بھی مناسب اور سزاوار نہیں ہے... حالانکہ علماء اہل سنت اور ناصبی دانشوروں میں ابن عربی سے زیادہ ناصبی نہیں دیکھا گیا ہے، کیا یہ وہی نہیں ہے جس نے اپنی کتاب ''فتوحات'' میں اقطاب کے بعض حالات کے متعلق لکھا ہے: ''اور ان اقطاب میں وہ افراد شامل ہیں جو خلافت ظاہری کے مستحق قرار پائے بالکل اسی طرح جیسے وہ خلافت باطنی کے مرتبہ پر فائز ہوئے جیسے: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، معاویہ بن یزید، عمر بن عبدالعزیز اور متوکل''۔ جس متوکل کو محی الدین عربی نے اقطاب میں شمار کیا ہے اور صاحبان خلافت باطنی وظاہری کے زمرے میں قرار دیا ہے، یہ وہی ہے جس کے متعلق سیوطی جیسے متعصب عالم اہل سنت نے تاریخ الخلفاء میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ اس نے ۲۳۶ھ میں امام حسینؑ کی قبر اور اس کے آس پاس کی عمارتوں کو مسمار اور ویران کرنے کا حکم دیا تھا، اس نے اس جگہ کھیتی کرنے اور لوگوں کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے روکنے کا حکم دیا۔ متوکل تعصب ولجاجت میں بہت مشہور تھا، اس صورت حال سے مسلمان بہت ناراض اور غمگین ہوئے، یہاں تک کہ بغداد کی دیواروں پر بھی اس کے متعلق بری بری باتیں لکھی گئیں اور شعراء نے بھی اپنے اشعار میں اس کی مذمت کی۔

محی الدین عربی نے اپنی کتاب ''فتوحات'' میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ تمام گمراہیوں کی جڑ شیعہ ہیں۔ کتاب ''مسامرۃ الابرار'' میں واضح طور پر لکھا ہے کہ رجبیون کے بعض افراد خاص ریاضت کے حامل ہیں جس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ شیعوں کو سور کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ اس نے فتوحات میں واضح انداز میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب مقام عصمت پر فائز تھے... اسی طرح دوسری باتیں جو صد در صد اس کے ناصبی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

ان کی ایک کتاب شرح اصول کافی ہے جو ان کے مذاق وعقائد اور اہداف ومقاصد کے مطابق ہے، انہوں

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے اپنی کتاب کی تعریف کی ہے، اسے صحیح کہا ہے اور جس نے بھی اسے ضعیف کہا ہے اس کی تحقیر کی ہے بلکہ الذریعہ میں ہے کہ... کافی پر بہت سی اور گرانقدر شرحیں لکھی گئی ہیں، جس نے سب سے پہلے کفر کے ذریعہ اس کی شرح کی ہے وہ صدرا ہے۔(۱) ملا صدرا کے حیرت انگیز اوہام و خیالات اس کتاب میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں بلکہ کتاب التوحید میں ایسے ایسے توہمات دیکھے جاسکتے ہیں جنہیں ان سے قبل کسی نے بھی بیان نہیں کیا ہے اور ان کے بعد بھی کوئی ایسی باتوں کے ذریعہ ان سے ملحق نہیں ہوا ہے۔(۲)

ملا صدرا کی سفر حج کے دوران ۱۰۵۰ھ میں بصرہ میں وفات ہوئی ہے، انہوں نے شیخ بہائیؒ اور محقق داماد سے روایت کی ہے۔

محمد بن ابراہیم بن محمد ہمدانی...ان کے والد حضرت حجت علیہ السلام کے وکیل تھے۔

رجال کشی: محمد بن ابراہیم بن محمد ہمدانی کے متعلق ایک روایت: محمد بن سعید بن یزید ابوالحسن کا بیان ہے: محمد بن جعفر بن ابراہیم ہمدانی (جن کے والد ابراہیم حضرت حجت علیہ السلام کے وکیل تھے اور انہوں نے چالیس حج کی سعادت حاصل کی ہے) نے ہم سے نقل کیا ہے کہ لوگوں نے محمد بن ابراہیم بن محمد کی ایک بیٹی کو دیکھا، اس کی خوبصورتی اور کمال کی تعریف کی جس کی وجہ سے بزرگ افراد بھی اس کی خواستگاری کے لئے گئے لیکن اس کے والد نے ان میں سے کسی سے بھی شادی کرنے کو تیار نہیں ہوئے، پھر اس کو اپنے ہمراہ حج کے لئے لے گئے اور اس کے ساتھ ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے، بیٹی کی خوبصورتی اور جمال کو حضرت سے بیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اسے آپ کے لئے محفوظ رکھا ہے تاکہ وہ آپ کی خدمت کر سکے۔ امام نے فرمایا: میں نے قبول کیا، اسے اپنے ہمراہ حج کے لئے لے جاؤ اور مدینہ کے راستہ سے واپس چلے آؤ، چنانچہ جب وہ مدینہ کی طرف واپس آرہے تھے تو وہ لڑکی وہیں پر دنیا سے رخصت ہوگئی۔ ابوالحسن علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے پسر ابراہیم! تمہاری بیٹی جنت میں میری زوجہ ہوگی۔(۳)

محمد بن ابی بکر:

محمد بن ابی بکر حجۃ الوداع میں بیداء نامی جگہ پر پیدا ہوئے۔(۴)

۱۔ ... ذریعہ ج ۴ ص ۱۳۱ ۲۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۲۲ ۳۔ رجال نجاشی ص ۶۰۸ ح ۱۱۳۱/۱

۴۔ ... ج ۲ ص ۹۔۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کثیر النواء سے مروی ہے کہ رسول خداؐ کے عہد میں ابوبکر کسی جنگ کے لئے گئے ہوئے تھے، ان کی زوجہ اسماء بنت عمیس نے خواب میں دیکھا کہ ان کے شوہر نے سر اور ڈاڑھی کے بال پر خضاب لگائی ہے اور سفید لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ اسماء، عائشہ کے پاس آئیں اور ان کو اپنے خواب سے آگاہ کیا۔ عائشہ نے کہا: اگر آپ کا خواب سچا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ ابوبکر قتل ہو چکے ہیں، اس خضاب سے ان کا خون اور سفید لباس سے ان کا کفن مراد ہے۔ اسی وقت رسول خداؐ داخل ہوئے، اسماء کو روتا ہوا دیکھا تو پوچھا: کیا بات ہے، رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے خواب بیان کیا جسے سن کر آنحضرت نے فرمایا: اس کی تعبیر وہ نہیں ہے جسے عائشہ نے بیان کیا ہے، ابوبکر صحت وسلامتی کے ساتھ واپس آئیں گے، اسماء سے ملاقات کریں گے، ان سے اسماء حاملہ ہوں گی اور ان سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس نام محمد ہوگا، خداوند عالم بھی اس بچہ کو کافروں اور منافقوں کا دشمن قرار دے گا، چنانچہ آنحضرت نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی رونما ہوا۔(۱)

مصر میں رونما ہونے والے فتنوں کا بیان اور محمد بن ابی بکر کی شہادت:(۲)

امام علی علیہ السلام کی حدیث میں ہم پڑھتے ہیں: یہ وہ سرزمین ہے جو فتح ہوگی اور معاویہ بن حدیج، محمد بن ابی بکر کو قتل کرے گا؛ افسوس! اس مصیبت سے بڑی مصیبت محمد پر نہیں ڈھائی گئی، خدا کی قسم! وہ میرے فرزندوں کی طرح تھا۔

محمد بن ابی بکر کے نام امیر المومنین علیہ السلام کا خط، جب آپ نے ان کو مصر کا حاکم بنایا تھا۔(۳)

جب محمد بن ابی بکر شہید ہوئے تو ان کے پاس موجود امیر المومنین علیہ السلام کے تمام خطوط معاویہ کے ہاتھ لگ گئے، وہ انہیں دیکھ کر حیرت کرتا تھا۔ ولید بن عقبہ نے اس سے کہا: حکم دیجئے تا کہ انہیں جلا دیا جائے۔ معاویہ نے کہا: بس کرو اے پسر ابو معیط! یہ مناسب نظریہ نہیں ہے۔ ولید نے کہا: آپ کی رائے صحیح نہیں ہے، کیا یہ عاقلانہ ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ ابوتراب کے کلمات آپ کے پاس ہیں اور آپ ان سے کچھ سیکھ رہے ہیں؟ معاویہ نے کہا: وائے ہو تم پر، تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ میں ایسے علم کو جلا دوں؟ خدا کی قسم! میں اس سے زیادہ جامع، حکیمانہ اور واضح علم کہیں بھی کسی سے نہیں سنا ہے۔ پھر اہل مجلس کی طرف دیکھ کر کہا: میں نہیں کہتا کہ یہ علی

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۶۲ ۲۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۳۲ ۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۳۹۔۵۸۱: ن ۔۔ ص ۳۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بن ابی طالب علیہ السلام کے خطوط اور نوشتہ جات ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ابوبکر صدیق کے نوشتہ جات ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے محمد کو لکھے تھے اور ہم اسی کے مطابق عمل کریں گے۔ وہ خطوط ہمیشہ بنی امیہ کے خزانوں میں رہے، پھر جب عمر بن عبدالعزیز مسند حکومت پر براجمان ہوا تو اس نے واضح و آشکار کیا کہ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خطوط ہیں۔ جب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بتایا گیا کہ آپ کے خطوط معاویہ کے ہاتھ لگ گئے ہیں تو آپ بہت ناراض اور غمگین ہوئے۔(۱)

امیر المومنین علیہ السلام کا خط محمد بن ابی بکر کے نام؛ اور محمد بن ابی بکر کا جواب خط؛ ان خطوط کا بیان جو معاویہ، عمرو عاص اور محمد کے درمیان ردوبدل ہوئے۔(۲)

مصر میں معاویہ بن حدیج کے ہاتھوں پیاس کی حالت میں محمد بن ابی بکر کا قتل؛ اس کے بعد اسے کھال میں رکھ کر جلانے کا دردناک واقعہ؛(۳)

مؤلف: دمیری نے ''حیاۃ الحیوان'' میں لفظ حمار کے ذیل میں جناب محمد کی شہادت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا قاتل معاویہ بن بن حدیج ہے، پھر ان کو ایک مرے گدھے کی کھال میں رکھ کر جلا دیا۔ ان کا بیان ہے کہ جب محمد بن ابی بکر شہید ہو گئے اور اس کی خبر مدینہ پہنچی تو ام حبیبہ بنت ابوسفیان نے حکم دیا کہ ایک موٹے گوسفند کو بھوننے کا حکم دیا پھر اسے عائشہ کے پاس بھیج کر کہا: تمہارے بھائی کو اس طرح کباب کیا گیا۔ عائشہ نے اس کے بعد پوری زندگی کباب نہیں کھایا۔ عثمان کی بیوی نائلہ نے بھی معاویہ بن حدیج کے پیر کا بوسہ لے کر کہا: تمہارے ذریعہ سے اپنے خون کی تلافی کی۔ جب ان کی ماں اسماء کو خبر شہادت معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے غم و غصہ کو دبائے رکھا جس کی وجہ سے ان کے پستانوں سے خون نکلتا تھا۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی خبر شہادت سن کر بہت زیادہ غمگین ہوئے۔(۴)

امیر المومنین علیہ السلام محمد بن ابی بکر کی شہادت کے بعد بہت زیادہ غمگین ہوئے، یہاں تک کہ غم واندوہ کے آثار ان کے وجود اور چہرے پر ملاحظہ کیا جا سکتا تھا، حضرت خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: جان لو کہ محمد بن ابی بکر شہید ہو گئے ہیں، ان پر خدا کی رحمت ہو، میں انہیں خدا کی بارگاہ میں دیکھ

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۵۰ ۲۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۵۷۔۵۸۱ ۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۶

۴۔ حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۳۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رہا ہوں۔(۱)

محمد بن ابی بکر کی شہادت کے بعد بصرہ میں موجود ابن عباس کے نام امیر المومنین علیہ السلام کا خط اور اس سلسلہ میں ابن عباس کا جوابی خط... پھر بصرہ سے تعزیت کے لئے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آنا۔

مدائنی لکھتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا: اے امیر المومنین! آپ نے محمد بن ابی بکر پر بہت زیادہ گریہ کیا؟ فرمایا: مجھے اس کام سے کون سی چیز روک سکتی ہے؟ وہ میرا تربیت یافتہ تھا، میرے بیٹوں کا بھائی محسوب ہوتا تھا، میں اس کا باپ ہوں اور اسے اپنا بیٹا سمجھتا تھا۔(۲)

مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے جاسوس عبدالرحمٰن بن مسیّب، حضرت کی خدمت میں آیا اور آپ کو گزارش دی کہ شام سے نکلنے سے پہلے ہی فتح مصر اور محمد بن ابی بکر کی شہادت سے متعلق پے در پے خبریں آرہی تھیں؛ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! میں نے شام والوں اتنا خوش نہیں دیکھا تھا جیسا وہ اس دن خبر شہادت محمد بن ابی بکر کو سننے کے بعد خوش ہوئے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! اس کے قتل سے جتنا وہ خوش ہیں اتنا ہی ہم غمگین ہیں، بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ۔(۳)

رجال کشی: اس بات کا بیان کہ محمد بن ابی بکر نے اپنے باپ سے بیزاری کے پیش نظر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ امام صادق علیہ السلام نے بھی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: خداوند عالم ان پر رحمت نازل کرے۔ یہ بھی فرمایا: محمد کی نجابت ان کی والدہ اسماء بنت عمیس کی طرف سے تھی، باپ کی جانب سے نہیں؛ خدا ان پر رحمت نازل کرے۔(۴)

ابن ابی الحدید نے محمد بن ابی بکر کے حالات اور امیر المومنین علیہ السلام کی آغوش میں ان کی تربیت کے متعلق لکھا ہے: محمد اپنے لئے حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کسی کو اپنے باپ کی حیثیت سے نہیں پہچانتے تھے؛ یہاں تک کہ خود امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: محمد، ابو بکر کے صلب سے میرا بیٹا ہے۔ ان کی کنیت ابوالقاسم تھی، قریش کے پرہیزگاروں میں شمار ہوتے تھے، یہ ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے یوم انذار کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام کی مدد کی تھی، ان کے فرزندوں میں قاسم بن محمد بھی اہل حجاز کے فقیہ اور اس سرزمین کے فاضل تھے، قاسم کے

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۶۳ ۲۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۶۵ ۳۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۶۴

۱۔ رجال کشی ص ۶۴ ح ۱۱۳، ۱۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فرزندوں میں عبدالرحمٰن بھی قریش کے فضلاء میں سے تھے، ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ قاسم کی ایک بیٹی بھی تھیں جن کا نام ام فروہ تھا، امام باقر علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کی شادی تھی۔ (۱)

مؤلف: لفظ ''حور'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ محمد بن ابی بکر، امیر المومنین علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے۔ نیز ''محمد بن حنفیہ'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ محامد (محمدوں) میں سے ایک وہ ہیں جو معصیت الٰہی سے پرہیز کرتے تھے۔

مجمع البحرین میں ہے: محمد بن ابی بکر جنگ صفین کے بعد شہید ہوئے، عمرو عاص نے ان کو قتل کیا اور ان کی لاش گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ یہ محمد حضرت علی علیہ السلام کے سب سے زیادہ صمیمی اور قریبی صحابی تھے، حضرت نے ان کی ایام طفلی ہی سے جب انہوں نے ان کی ماں اسماء بنت عمیس سے شادی کی تھی، اپنی آغوش میں تربیت کی؛ آپ فرماتے تھے: وہ ابوبکر کے صلب سے میرا بیٹا ہے۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے ان کو مصر کا حاکم بنا کر بھیجا تو وہیں پر ان کی شہادت ہوئی۔ (۲)

محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ... معاویہ کے بھانجے اور امیر المومنین علیہ السلام کے انصار میں سے تھے، شیعہ شمار ہوتے تھے، وہ مصر میں حضرت کی طرف سے حاکم اور بہترین مسلمان تھے، جب حضرت علی علیہ السلام شہید ہوئے تو معاویہ نے ان کو گرفتار کیا اور قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا پھر زندان میں ڈال دیا، ایک دن زندان سے بلا کر پوچھا: کیا وہ دن نہیں آیا جب تم علی بن ابی طالب علیہ السلام جیسے جھوٹے کے سلسلہ میں اپنی مدد و نصرت سے دست بردار ہو جاؤ؟ کیا تم نہیں جانتے کہ عثمان مظلومانہ طریقہ سے قتل ہوئے اور عائشہ، طلحہ و زبیر نے ان کی خونخواہی میں قیام کیا ہے؟ کیا نہیں جانتے کہ علی نے لوگوں کو عثمان کے قتل کی تحریک کی ہے اور آج ہم ان کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں؟ محمد بن ابی حذیفہ نے کہا: اے معاویہ! تم جانتے ہو کہ میں دوسروں سے زیادہ تم سے قریب ہوں اور تمہیں دوسروں سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ معاویہ نے کہا: ہاں، یہ صحیح ہے۔ محمد نے کہا: خدا کی قسم! میں کسی کو نہیں جانتا جو تم سے زیادہ عثمان کے خون میں شریک رہا ہوں، تمہیں نے سب سے زیادہ لوگوں کو اس کام کی تحریک، عثمان نے تم کو شام کا حاکم بنایا مہاجرین و انصار نے ان سے درخواست کی کہ تمہیں

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۱۶۲ ۲۔ مجمع البحرین ج ۳ ص ۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

معزول کریں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، پھر لوگوں نے ان کے ساتھ وہ کام کیا جس کی خبر تمہیں معلوم ہوئی ....وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولے: خدا کی قسم! میں تم کو اچھی طرح جانتا ہوں، تم جاہلیت و اسلام دونوں میں ایک اخلاق و کردار کے مالک رہے اور اسلام نے تمہاری ذات میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا۔ تم مجھے حضرت علی علیہ السلام کی دوستی پر سرزنش کر رہے ہو؟ حضرت علی علیہ السلام نے تمام روزہ داروں اور مہاجرین و انصار کے ہمراہ تمہارے خلاف قیام کیا اور تم نے بھی منافقین اور آزاد ہونے والوں (طلقاء) کے ساتھ ان سے جنگ کی، تم نے ان کے دین کے ساتھ کھلواڑ کیا اور انہوں نے تمہاری دنیا کے ساتھ؛ خدا کی قسم، اے معاویہ! جو تم نے کیا ہے وہ تم پر پوشیدہ نہیں ہے اور جو انہوں نے کیا ہے وہ ان پر پوشیدہ نہیں ہے اس لئے وہ تمہاری اطاعت کے ذریعہ غضب الٰہی کے مستحق ہو گئے ہیں۔ بخدا! میں جب تک زندہ ہوں ہمیشہ حضرت کو خدا اور اس کے رسول کی وجہ سے دوست رکھوں گا۔ معاویہ نے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اب بھی اپنی گمراہی پر باقی ہو، اسے پھر سے قید خانہ میں ڈال دو۔ پھر وہیں ان کی وفات ہو گئی۔ (۱)

مؤلف: یہ وہی محمد ہیں جو معصیت خدا سے اجتناب کرتے تھے۔

کلبی سے مروی ہے کہ محمد بن ابی حذیفہ وہی ہیں جنہوں نے اہل مصر کو عثمان کے قتل کی تحریک کی، اس وقت وہ مصر ہی میں تھے، جب لوگ معاویہ کی طرف آئے اور اس کا محاصرہ کیا تو محمد نے مصر میں موجود عثمان کے گورنر عبداللہ بن سعد پر حملہ کر کے اسے وہاں سے باہر نکال دیا اور خود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ (۲)

محمد بن ابی سعید بن عقیل... شہدائے کربلا میں سے ہیں، ان کی زوجہ کا نام فاطمہ بنت امیر المومنین علیہ السلام تھا، مستدرک میں یہی مرقوم ہے۔ (۳)

محمد بن ابی عمیر زیاد بن عیسیٰ ابو احمد ازدی... وہ شیعہ و سنی دونوں کے نزدیک انتہائی موثق اور سب سے بڑے عابد و زاہد تھے، انہوں نے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اور ان کے بعد دو اماموں کا درک کیا ہے، وہ اصحاب اجماع میں سے ہیں، انتہائی جلیل القدر اور عظیم الشان تھے، ہمارے علماء نے ان کی مرسل روایتوں پر اعتبار کیا ہے کیونکہ ان روایتوں کو انہوں نے صرف موثق راویوں سے نقل کیا ہے۔ ۲۱۷ھ میں ان کی وفات ہوئی

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۲۴۳ ۲۔ بحار ج ۳۳ ص ۵۳۳ ۳۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۸۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے؛ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ بہت بڑے فقیہ تھے، یونس سے بڑے فاضل اور سزاوار تھے۔(۱)

رجال کشی: محمد بن ابی عمیر کو گرفتار کیا گیا اور ان کو زندان میں ڈال دیا گیا، زندان میں ان پر بہت زیادہ مصائب ڈھائے گئے، ان کے پاس جو کچھ تھا سب چھین لیا گیا،، مامون نے ان کو اپنا ہم نشین بنایا اور یہ سارے واقعات امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد رونما ہوئے۔ ابن ابی عمیر کی تمام کتابیں ختم ہوگئیں اور ان کی حدیثی کتابیں کسی حد تک محفوظ رہیں، انہوں نے چالیس جلدوں کی حفاظت کی اور اس کا نام ''نوادر'' رکھا، یہی وجہ ہے کہ ان کی حدیثوں کی سند منقطع ہے۔(۲)

ان شاء اللہ لفظ ''سجد'' کے ذیل میں ان کی طولانی سجدے کا تذکرہ کیا جائے گا۔

علل الشرائع میں ہے: ابن ولید نے علی سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن ابی عمیر ایک پارچہ فروش تھے، ایک شخص کے پاس ان کا دس ہزار درہم تھا، جب ان کے اموال برباد ہوئے تو وہ فقیر ہوگئے، جب ان کے مقروض کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے اپنا گھر فروخت کر دیا اور دس ہزار درہم لے کر محمد کے پاس آیا، اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، محمد بن ابی عمیر باہر آئے، اس شخص نے کہا: یہ وہ مال ہے جو میں نے آپ سے قرض لیا تھا، اسے لے لیجئے۔ محمد نے پوچھا: دو مال کہاں سے حاصل کیا، کیا کوئی میراث ہاتھ لگا ہے۔ جواب دیا: نہیں۔ پوچھا: کسی نے کوئی بخشش کی ہے؟ کہا: نہیں، بلکہ اپنا گھر فروخت کیا تا کہ اپنا قرض ادا کرسکوں۔ ابن ابی عمیر نے کہا: ذریح محاربی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے حوالہ سے مجھ سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: انسان کو اس کے قرض کی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکالنا چاہئے۔ یہ مال اٹھالو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، خدا کی قسم! میں ابھی ایک ایک درہم کا محتاج ہوں لیکن مجھے تمہارے مال میں سے ایک درہم کی بھی ضرورت نہیں۔(۳)

من لایحضرہ الفقیہ: ابن ابی عمیر سے منقول ہے، ان کا بیان ہے کہ میں ستاروں کو دیکھتا تھا، انہیں اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن اس طرح میں اپنے دل میں پریشانی و نگرانی محسوس کرتا تھا، اسی لئے میں نے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اس حالت کی شکایت کی۔ امام نے فرمایا: جب تمہارے ذہن میں کوئی بات آئے تو سب

۱۔ رجال علامہ ص ۱۴۰ نمبر ۱۷ ۲۔ رجال کشی ص ۵۹۰ نمبر ۱۱۰۳ ۳۔ بحار ج ۴۹ ص ۲۷۳، ۲۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے پہلے مسکین کو جس سے تمہاری ملاقات ہو، صدقہ دو، پھر اپنا کام انجام دو اس لئے کہ خداوند عالم (اس صدقہ کی وجہ سے) تمہاری اس حالت کو ختم کر دے گا۔(۱)

سید بن طاؤس کا بیان ہے: اگر شیعوں میں ابن ابی عمیر کے علاوہ کوئی دوسرا علم نجوم سے آشنا نہ ہوتا تو اس کی صحت اور اس کے مباح ہونے کے لئے یہی کافی تھا اس لئے کہ وہ ائمہ کے خاص افراد اور ان کی روایات و عقائد میں حجت ہیں۔(۲)

بیان: اس روایت کو برقی نے محاسن میں ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اذینہ سے اور انہوں نے سفیان بن عمر سے اسی طرح نقل کی ہے۔ بنابرین اس سے آشکار ہوتا ہے کہ ابن ابی عمیر ستارہ شناس نہیں تھے بلکہ کوئی مجہوم الحال شخص تھا اور الفقیہ کے نسخوں میں کوئی چیز حذف ہوگئی ہے۔ اگر امام کے جواب کو قبول کر لیا جائے تو یہ صرف اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ امام نے ان کو تعلیم دی کہ اگر اس علم سے واقف ہو جاؤ اور تمہارے دل میں کوئی بات آجائے تو صدقہ دو، چنانچہ جس طرح فال بد کو صدقہ کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ ابن ابی عمیر معصوم نہیں ہیں تا کہ ان کا عمل حجت ہو جائے۔(۳)

مؤلف: ارشاد مفید اور دوسری کتابوں کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن ابی عمیر کے ایک بھائی بھی تھے جن کا نام حسین بن ابی عمیر تھا، انہوں نے محمد بن اسحاق بن عمار سے اور انہوں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے امام رضا علیہ السلام کی امامت کی نص کے متعلق ایک حدیث کو نقل کیا ہے۔(۴)

شیخ عماد الدین محمد بن ابی القاسم بن محمد بن علی طبری... جلیل القدر ثقہ اور بشارۃ المصطفیٰ کے مؤلف ہیں، علامہ مجلسیؒ ان کے بارے میں لکھتے ہیں: کتاب ''بشارۃ المصطفیٰ'' ان مشہور کتابوں میں سے ہے جن سے ہمارے بہت سے علماء نے روایت نقل کی ہے، اس کے مؤلف بزرگ محدثین میں سے ہیں، جن کا نام ہماری اکثر سندوں میں دیکھا جا سکتا ہے، انہوں نے ابی علی بن شیخ الطائفہ کی تمام روایتوں اور کتابوں کو انہیں کے واسطہ سے روایت کی ہے۔ شیخ منتجب الدین نے فہرست میں اس طرح لکھا ہے: ''شیخ، امام عماد الدین محمد بن ابی القاسم طبری موثق فقیہ ہیں، انہوں نے شیخ ابوعلی طوسی کے سامنے قرائت کی ہے، ان سے کچھ کتابیں بھی

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۶۹ ح ۲۴۰۶/

۲۔ فرج المہموم ص ۱۲۴

۳۔ بحار ج ۵۸ ص ۲۸۳؛ نقل از محاسن ص ۳۴۹ ح ۲۶/

۴۔ بحار ج ۴۹ ص ۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

منسوب ہیں، قطب الدین راوندی نے ان کے سامنے قرائت کی ہے۔(۱)

محمد بن احمد بن جنید؛ ابوعلی کاتب اسکافی...لفظ جند کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا۔

محمد بن احمد بن حسین بن اسحاق بن جعفر صادق علیہ السلام...شیخ مفیدؒ نے ان سے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں؛ یہ بات امالی شیخ بن علی بن شیخ طوسی کے مطابق ہے جس میں ان کی فقاہت وشرافت کی توصیف کی گئی ہے۔ تنقیح المقال میں یہی لکھا ہے۔(۲)

محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران بن عبداللہ بن سعد بن مالک اشعری قمی...کنیت ابوجعفر تھی۔ حدیث میں ثقہ اور جلیل القدر تھے، انہوں نے بہت سی روایتوں کو نقل کیا ہے، اس فرق کے ساتھ کہ ہمارے علماء نے کہا ہے کہ وہ ضعیف راویوں سے نقل کرتے ہیں، مرسلہ روایتوں پر بھی اعتماد کرتے ہیں اور اس بات کو اہمیت نہیں دیتے کہ کس سے نقل کرتے ہیں؛ علامہ نے یہی لکھا ہے۔ انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے ''نوادر الحکمہ'' کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بہترین کتاب ہے جسے اہل قم ''دبہ شبیب'' اور ''شبیب فام'' کے نام سے پہچانتے ہیں؛ اس لئے کہ قم میں شبیب نام کے ایک شخص کے پاس دبہ تھا، وہ بہت سے گھروں کا مالک تھا، اس سے لوگ جس طرح کا تیل مانگتے وہ مہیا کرتا تھا، اسی لئے اس کتاب کو اس دبہ سے تشبیہ دے دی گئی۔(۳)

میرزا محمد استرآبادی....یہ علی بن ابراہیم استرآبادی کے فرزند تھے، سید جلیل، عالم وفاضل، محقق متکلم، عابد و زاہد، ثقہ ومتقی اور علمائے علم رجال کے استاد تھے، ان کی کتاب کا نام منہج المقال ہے جسے رجال کبیر سے تعبیر کیا جاتا ہے، اپنی وفات کے وقت تک ۱۳ر ذیقعدہ ۱۰۲۸ھ تک بیت اللہ کے مجاور تھے، معلات میں حضرت خدیجہ کی قبر کے پاس ان کی قبر ہے۔(۴)

علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں: بعض لوگوں نے ایک جماعت سے اور انہوں نے سید سند فاضل کامل میرزا محمد استرآبادی سے نقل کیا ہے؛ ان کا بیان ہے کہ میں ایک رات خانۂ کعبہ کا طواف کررہا تھا، اچانک میں نے دیکھا کہ ایک خوبصورت جوان آیا اور طواف میں مشغول ہوگیا، جب مجھ سے قریب ہوا تو اس نے مجھے

۱۔ فہرست منتجب الدین ص ۱۶۳ نمبر ۳۸۸ ۲۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۷۳ ۳۔ رجال علامہ حلی ص ۱۴۶ نمبر ۴۰

۴۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۵۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پھولوں کا ایک گلدستہ دیا، میں نے اسے لے کر استشمام کیا اور کہا: میرے آقا! یہ پھول کہاں سے آئے ہیں؟ کہا: خرابات سے، پھر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس کے بعد میں نے نہیں دیکھا۔(۱)

خرابات: دریائے محیط کا جزیرۂ عرب ہے، وہیں جزیرۂ خضرا بھی ہے؛ انساب سمعانی میں یہی لکھا ہے۔(۲)

ابوالفرج محمد بن اسحاق ندیم بغدادی وراق...مؤلف، فاضل آگاہ اور برجستہ شیعۂ امامی ہیں، کتاب فہرست کے مؤلف ہیں، جو ایک بہترین کتاب ہے اور اس قدر جامع ہے کہ مختلف علوم وفنون سے مؤلف کی آگاہی اور تمام کتابوں پر ان کے تسلط کی دلیل ہے ان کے حالات زندگی میں ہے کہ جمادی الآخر ۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰ رشعبان ۳۸۵ھ کو ان کی وفات ہوئی ہے۔

تنقیح المقال میں ہے کہ انہوں نے فہرست کو ۳۷۷ھ میں تالیف کی ہے، نجاشی اور شیخ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ان پر اعتماد کرتے تھے اس لئے کہ مختلف جگہوں پر جیسے بندار بن محدم، ثابت بن ضریر، حسن بن علی بن فضال، داؤد بن ابی زید اور محمد بن حسن بن زیادہ وغیرہ کے حالات زندگی میں ان سے نقل کیا ہے اور ان پر اعتماد کیا ہے، بلکہ منقول ہے کہ فہرست شیخ سے کافی ووافی جملہ اور بغیر تغییر وتبدل کے دیکھا گیا ہے...یہیں سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ شیخ کو ان پر بہت زیادہ اطمینان تھا۔(۳)

یہ بات پیش نظر رہے کہ علماء کا کہنا ہے: وہ وراق (کتاب فروش) تھے، بعض کتابوں کو ان سے منسوب کیا گیا ہے کہ ان کے مؤلف وہی تھے، یہ دونوں باتیں کتاب فہرست کی تالیف میں ان کی مددگار ثابت ہوئی ہیں۔(۴)

محمد بن اسحاق بن یسار مدنی....شیخ نے کتاب رجال میں ان کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کر کے لکھا ہے کہ محمد بن اسحاق بن یسار مدنی؛ ان کو فاطمہ بنت عتبہ کا غلام بھی کہا گیا ہے، ان کی کنیت ابوبکر صاحب مغازی ہے، یہ عین التمر کے اسیروں میں سے تھے، اسیروں میں سب سے پہلے یہی مدینہ آئے، کہا گیا ہے کہ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، دونوں کنیت کے ذریعہ ان سے روایت کی گئی ہے، ۱۵۱ھ میں ان

۱۔ بحار ج ۵۲ ص ۲۷۶ ۲۔ روضات الجنات ج ۷ ص ۳۸؛ نقل از انساب ۳۔ تنقیح المقال ج ۲ ص ۷۷
۴۔ الکنی والالقاب ج ۱ ص ۴۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کی وفات ہوئی ہے۔(۱)

ان کی ظاہری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امامی تھے، ابن حجر نے تقریب میں اس امر کی صحت کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ محمد بن اسحاق بن یسار، ابوبکر مطلبی ...وہ عراق کے رہنے والے تھے، رہبر صداقت تھے، ان کا حال (مذہب کے حوالے سے) مبہم ہے، صغار خامسہ کی طرف سے ان پر شیعیت کا الزام لگایا ہے۔(۲)

اہل سنت کے کلمات میں بھی ان کی مدح وستائش ملاحظہ کی جاسکتی ہے؛ مختصر ذہبی میں ہے کہ وہ بحر علم کے صدوق تھے۔ تاریخ یافعی میں بھی ہے کہ شعبہ بن حجاج سے مروی ہے، اس کا بیان ہے کہ محمد بن اسحاق امیر المومنین ہے یعنی حدیث میں۔ شافعی سے منقول ہے کہ جو مغازی میں برجستہ اور ماہر ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ محمد بن اسحاق کی نوکری کرے...اس کے علاوہ بھی ان کے متعلق دوسرے اقوال موجود ہیں۔(۳)

محمد بن اسماعیل بن بزیع...اس گروہ کے صلحاء اور ثقات میں سے تھے، ان کا عمل بہت زیادہ تھا، وزیروں میں ان کا شمار ہوتا تھا، یہ وہی ہیں جن کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ظالموں کے دربار میں خداوند عالم کے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں اس نے برہان ودلیل کے ذریعہ روشن کیا اور زمینوں میں ان کو قدرت وطاقت دی تاکہ ان کی مدد سے وہ دوستوں کا دفاع اور مسلمانوں کے امور کی اصلاح کرے؛ اس لئے کہ وہ نقصان وبرائی میں مومنین کی پناہ اور ہمارے شیعوں میں سے ضرورت مندوں کی پناہ گاہ ہے۔ خداوند عالم ان کے وسیلہ سے ظالموں کے گھر میں مومن کے خوف وہراس کو امن وامان میں تبدیل کردیتا ہے، وہی واقعی مومنین اور روئے زمین پر خدا کے امین ہیں۔(۴)

مؤلف: علامہ طباطبائی بحرالعلوم کے والد گرامی سید مرتضی طباطبائی سے منقول ہے کہ بحرالعلوم کی ولادت کی رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مولا امام رضا علیہ السلام نے محمد بن اسماعیل کے ہاتھوں ایک شمع بھیجی، محمد نے اس شمع کو ان کے گھر کے آنگن میں جلایا، اس کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ اس نے ہر جگہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، آنکھیں اس روشنی کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر تھیں، سید مرتضی اس منظر کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے، وہ

۱۔ رجال شیخ ص ۲۸۱ نمبر ۲۲ ۲۔ تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۴۴ نمبر ۴۰ ۳۔ الکنی والالقاب ج ۱ ص ۲۰۶

۴۔ بحار ج ۷۵ ص ۳۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ یہ معمولی بشر نہیں ہے۔(۱)

محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام کا تذکرہ اور حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے خلاف اس کی چغلی کا بیان حالانکہ امام نے اس کے ساتھ بہت زیادہ نیکیاں اور بہترین سلوک کا مظاہرہ فرمایا تھا۔(۲)

محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام؛ عراق میں آل رسولؐ میں سب سے قدیمی بزرگ تھے، انہوں نے نوجوانی میں حضرت حجت علیہ السلام کو دو مسجدوں کے درمیان دیکھا تھا جس کا تذکرہ لفظ ''سمعل'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔(۳)

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: شاید ان دو مسجدوں سے مسجد مکہ اور مسجد مدینہ مراد ہو۔

مؤلف: ظاہر یہ ہے کہ ان دو مسجدوں سے مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ مراد ہے۔

محمد بن اشعث بن قیس کندی... ایسا ملعون ہے جس نے لعنت و نفرین کو اپنے باپ سے حاصل کیا ہے اس لئے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے بعض لوگوں کو اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا، وہ لعنت ان کی نسل میں آنے والے لوگوں کو بھی شامل ہے، انہیں میں سے ایک ''اشعث'' ہے۔(۴)

امالی صدوق: وہ عاشور کے دن امام حسین علیہ السلام کی نفرین کی وجہ سے بچھو کے ڈنک مارنے سے واصل جہنم ہوا۔(۵)

محمد بن اشعث کے توسط سے مسلم بن عقیل پر ڈھائے گئے مظالم و مصائب؛(۶)

محمد باقر بن محمد اکمل بہبہانی... شیخ ابو علی حائری اپنی کتاب ''منتہی'' میں ان کے متعلق لکھتے ہیں: ''استاد عالم، ہمارے علامہ، شیخ فاضل، علامہ فہامہ، نادرۂ روزگار، نابغہ عصر، منتہی وثوق واطمینان، رکن طائفہ شیعہ، پایہ استوار شریعت، عبادت میں اپنے عہد کے تمام لوگوں سے افضل اور زہد میں تمام زاہدوں سے برتر تھے، وہ علم کو شگافتہ کرنے والے تھے، وہ معقول و منقول کے تمام فنون سے باخبر تھے، سبھی ان کے تحقیق و تدقیق کے گواہ ہیں، مناسب یہ ہے کہ میں ان کے اوصاف بیان کرنے لئے خود کو روک لوں اس لئے کہ قلم میں ان کے تمام فضائل بیان کی تاب نہیں، اپنی جان کی قسم! کاغذ اور کتابیں ان کی توصیف بیان کرنے سے عاجز ہیں، اس

۱۔ مقدمہ رجال سید بحر العلوم ص ۳۲ ۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۹ ۳۔ بحار ج ۵۲ ص ۱۳

۴۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۲۶۹ و ۲؛ نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۷ ۵۔ امالی صدوق ص ۱۳۴؛ بحار ج ۴۴ ص ۳۷ ۶۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۴۹۔۳۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لئے کہ وہ ایسے عظیم شخص تھے جن کے مانند آنکھوں نے نہیں دیکھا، چنانچہ جس نے ان کی فضیلت کا مشاہدہ کیا ہے وہ اس بات کی گواہی دے گا؛ ان کی ولادت ۱۱۱۷ھ یا ۱۱۱۸ھ کو اصفہان میں ہوئی ہے، کچھ دن بھبھان میں رہے پھر وہاں سے کربلا منتقل ہو گئے"۔ ابوعلی نے اس عبارت کے بعد ان کے والد گرامی کے حالات لکھ کر ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کیا ہے، آگاہی کے لئے شائقین اس کتاب کی جانب رجوع کر سکتے ہیں۔ علامہ بھبھانی کی وفات ۱۲۰۸ھ کو کربلائے معلیٰ میں ہوئی ہے، ان کو حرم مطہر کے مشرقی رواق میں شہدائے کربلا کے پائتیں دفن کیا گیا ہے۔(۱)

لفظ "جلس" کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ ان کا نسب دونوں مجلسی سے کیسے منسلک ہوا۔

محمد باقر بن محمد تقی مجلسی؛ ان کا تذکرہ لفظ "جلس" کے ذیل میں کیا جائے گا۔

سید اجل محمد باقر بن محمد تقی موسوی شفتی گیلانی... معروف بہ حجت الاسلام؛ علم و عمل، دیانت و جلالت اور مکارم اخلاق میں وہ اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہیں کہ ان کو قید تحریر میں لایا جائے۔ تقریباً ۱۱۸۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی، ۱۱۹۷ھ میں بغداد گئے اور وہاں سید بحر العلوم، سید محسن اعرجی اور شیخ اکبر جیسے علماء کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، وہاں آٹھ سال رہے پھر واپس آ گئے، جب قم آئے تو وہاں محقق قمی کی خدمت میں پہنچے، انہوں نے ان کو اجازہ دیا پھر وہاں سے اصفہان چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی، مشائخ کی وفات کے بعد اکثر شہروں میں علمائے امامیہ کی ریاست انہیں پر منتہی ہوتی ہے۔ ان کی کتابوں میں مندرجہ ذیل کتابوں کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے: السوال والجواب، مطالع الانوار، تحفۃ الابرار، رسالہ فی مناسک الحج، رسائل فی الفقہ ...ان کی اکثر کتابیں علم رجال سے تعلق رکھتی ہیں اور مشہور ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے فوائد و تحقیقات پر مشتمل ہیں۔ ۱۲۳۲ھ میں دریا کے راستہ سے وہ حج کے لئے تشریف لے گئے، ۱۲۴۵ھ میں انہوں نے اصفہان کی مسجد اعظم کی تعمیر کا آغاز کیا، اس کام کے لئے بہت ہزینہ خرچ کیا، اس میں انہوں طلاب علوم دینی کے لئے حجرے اور مدرس قرار دیئے، انہوں نے ایسی بنیاد رکھی کہ کسی بھی عالم و مجتہد نے اس کے مانند کام انجام نہیں دیا، اس مسجد میں انہوں نے ایک قبہ اپنے دفن کے لئے مخصوص کیا، چنانچہ وفات کے

۱۔ منتہی المقال ص ۲۹۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بعد اسی قبہ میں مدفون ہوئے۔ منقول ہے کہ وہ اقامہ حد کے وجوب کے قائل تھے، عبادت ومناجات، نوافل اور جود وسخا کے متعلق ان سے بعض حکایتیں بھی منقول ہیں؛ ۲ ربیع الاول ۱۲۶۰ھ کو ان کی وفات ہوئی، ان کی قبر اصفہان میں اس قبہ میں ہے جسے آپ نے خود تعمیر کروایا تھا، وہ لوگوں کے لئے زیارت گاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے والد سید سند، عالم فقیہ وجلیل سید اسد اللہ، صاحب جواہر کے بزرگ شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ لوگ ان کو اخلاق وکردار اور پسندیدہ صفات میں ان کے والد پر مقدم رکھتے تھے، ۱۲۹۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، ان کی قبر نجف اشرف میں ہے۔(۱)

محمد بن بحر شیبانی... انہوں نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں انہوں نے ملائکہ پر انبیاء وائمہ طاہری علیہم السلام کی فوقیت وافضلیت کو بیان کیا ہے۔(۲)

مؤلف: محمد بن بحر رہنی... کنیت ابو حسین تھی نیز باشیر کرمان کے رہنے والے تھے۔ فہرست میں حکایت کی گئی ہے کہ محمد بن بحر رہنی اہل سیستان میں سے تھے اور متکلم تھے، اخبار وروایات سے بہت زیادہ آشنا اور فقیہ تھے، لیکن ان پر غلو کا الزام تھا، انہوں نے تقریباً ۵۰۰ رکتابیں اور رسالے لکھے ہیں جن میں سے اکثر کتابیں خراسان کی سرزمینوں میں ہیں، ان کی کتابوں میں الفرق بین الآل والامہ اور القلائد کا نام لیا جا سکتا ہے۔(۳)

محمد بن بشر سونگردی.... ابو سہل نوبختی کے غلاموں میں سے تھے، آل حمدون سے نسبت کی وجہ سے حمدونی کے نام سے مشہور تھے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں۔

رجال نجاشی: خوش سخن متکلم، صحیح عقیدہ کے حامل اور وعید کے قائل تھے، ان کی کتابوں میں مقنع فی الامامہ اور منقذ فی الامامہ کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے۔(۴)

علامہ ان کے متعلق لکھتے ہیں: وہ ہمارے برجستہ علماء میں سے تھے، خوش سخن متکلم، صحیح العقیدہ اور وعید کے قائل تھے، انہوں نے پچاس مرتبہ پاپیادہ حج انجام دیا، خدا ان پر رحمت نازل کرے۔(۵)

''محمد بن عبد الرحمٰن'' کے ذیل میں ان مربوط مطالب بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ روضات الجنات ج۲ ص۹۹ نمبر ۱۴۴
۲۔ بحار ج۶۰ ص۳۰۸
۳۔ فہرست طوسی ص۱۳۲
۴۔ رجال نجاشی ص۳۸۱ نمبر ۱۰۳۶
۵۔ رجال علامہ حلی ص۱۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن بشر...امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھا، پھر غلو کے شکار ہوا اور الوہیت کا بھی دعویٰ کیا۔ جب امام موسیٰ بن جعفر کی وفات ہوئی تو حضرت ہی تک امامت کے عقیدہ پر رک گیا اور کہنے لگا: حضرت پہلے کی طرح لوگوں کے درمیان موجود ہیں اور امور کی دیکھ بھال کر رہے ہیں لیکن لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اور وہ پہلے کی طرح حضرت کو درک نہیں کر سکتے، وہ مہدی قائم (عج) ہیں اور اپنی غیبت کے زمانہ میں محمد بن بشیر کو اپنا جانشین بنایا ہے، ان کو اپنی انگوٹھی دی ہے اور تمام دین و دنیا کے تمام امور اور لوگوں کی ضرورتوں کو ان کے سپرد کر دیا ہے۔ محمد شعبدہ بازی اور سحر و جادو کو جانتا تھا، اس کے پاس ایک نقاشی تھی جو ایک انسان کی شکل میں تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابوالحسن کا چہرہ ہے، اس نقاشی کو اس نے ریشم کے کپڑے پر بنایا تھا اور اسے اس طرح دوا اور وسائل سے چھپا دیا تھا کہ وہ ایک انسان کی شکل سے کافی مشابہ معلوم ہو رہا تھا، اس نے اپنے شعبدہ کی مدد سے لوگوں کے سامنے ایسا پیش کیا جیسے وہ مجسمہ سے بات کر رہا ہے اور اس سے نجوا کر رہا ہے۔ اسکے پاس شعبدہ بازی کی انواع و اقسام کی چیزیں تھیں۔ کچھ لوگ اس کی پیروی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے، پھر ایک خلیفہ اس کے ان کاموں سے باخبر ہوا، لیکن اپنے کاموں کی وجہ سے وہاں بھی مقرب قرار پایا، پھر کچھ دنوں بعد قتل کر دیا گیا۔ (۱)

اس کی مذمت اور کثیف عقیدہ کے متعلق روایات: (۲)

محمد بن جریر...لفظ جرر کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا۔

محمد بن جعفر بن ابی طالب...''محمد بن حنفیہ'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

محمد بن جعفر اسدی...لفظ ''اسد'' کے ذیل میں ان کے حالات بیان کئے گئے۔

محمد بن جعفر بن محمد صادق علیہ السلام: بہت دلیر اور سخی تھے، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن بغیر روزہ کے رہتے تھے، زیدیہ کی طرح اسلحہ کے ذریعہ شورش کے قائل تھے، ان کی بیوی خدیجہ بنت عبداللہ بن حسن سے روایت کی گئی ہے، ان کا بیان ہے کہ محمد جس لباس کو پہن کر گھر سے باہر نکلتے اسے کسی نہ کسی کو ضرور بخش دیتے تھے، ہر روز اپنے مہمانوں کے لئے ایک گوسفند ذبح کرتے تھے۔ ۱۹۹ھ میں مکہ میں مامون کے زمانہ میں

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۹

۲۔ بحار ج ۲۵ ص ۳۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خروج کیا، زید کے ماننے والے (زیدی) بھی ان کے ہم خیال ہو گئے، عیسیٰ جلودی ان کے ساتھ جنگ پر مامور کیا گیا، اس نے محمد کے سپاہیوں کو پراگندہ کر دیا اور محمد کو گرفتار کر کے مامون کے پاس لے آیا، جب مامون کے پاس پہنچے تو مامون نے ان کا احترام کیا، اپنے پاس جگہ دی اور بہت سے تحفہ تحائف ان کی خدمت میں پیش کئے، خراسان میں مامون کے ساتھ تھے اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا۔ مامون نے ان کی لاش اٹھا کر قبر میں رکھی، پھر خود قبر میں جا کر دفن کے مراحل تک کھڑا رہا، بعد پانچ لاکھ دینار پر مشتمل ان کا قرض بھی ادا کیا۔ محمد بن جعفر ان افراد میں سے تھے جو ظلم کے آگے تسلیم نہیں ہوتے تھے، ایک دن ان کو بتایا گیا کہ ذوالریاستین کے غلاموں نے ان کے غلاموں کو لکڑیوں کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں مارا ہے، یہ سنتے ہی وہ دو بردوں کے ہمراہ گھر سے باہر نکلے، ان کے ہاتھ میں ایک لاٹھی بھی تھی اور زبان پر یہ رجز تھا:

الموت خير لك من عيش بذل؛(۱)

بعض دوسرے لوگوں نے بھی ان کی حمایت کی اور ذوالریاستین کے غلاموں کو مارا اور ان سے لکڑیاں لے لیں۔ جب یہ بات مامون کو معلوم ہوئی تو اس نے ذوالریاستین کو محمد کے پاس بھیجا تا کہ وہ معذرت خواہی کریں اور ان کے غلاموں کی دلجوئی کریں۔ لوگوں نے محمد کو ذوالریاستین کی آمد کی اطلاع دی، انہوں نے کہا: اسے زمین پر بیٹھنا چاہئے، پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھر میں موجود فرش کو سمیٹ دیا اور اسے ایک گوشہ میں ڈال دیا اور کمرے میں صرف ایک تشک رہ گیا جس پر خود محمد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ذوالریاستین داخل ہوئے تو محمد نے تشک پر بیٹھنے کے لئے کہا لیکن ذوالریاستین نے منع کر دیا اور زمین پر بیٹھ گئے، معذرت خواہی کی اور اپنے غلاموں کی تنبیہ کو ان کے اختیار میں دیا کہ جس طرح چاہیں ان کو سزا دیں۔ مامون محمد سے ایسی ایسی باتیں تحمل کرتا تھا جو اپنی رعیت میں سے کسی سے بھی تحمل نہیں کر پاتا تھا۔(۲)

عیون اخبار الرضا میں ہے کہ گرگان میں محمد بن جعفر کی وفات ہوئی ہے۔(۳)

مؤلف: میں نے بعض کتب انساب میں دیکھا ہے کہ محمد بن جعفر کے بھائی محدم بن زید نے اپنے بھائی کے بعد ۲۷۱ھ میں طبرستان کی حکومت کو اپنے اختیار میں لیا اور سترہ سال سات مہینے مسند حکومت پر براجمان

۱۔ موت، خفت بار اور ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔

۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۴۳

۳۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۰۷ ح ۱/۸؛ بحار ج ۴۷ ص ۲۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رہے، اس کے بعد گرگان میں قتل کر دیئے گئے، ان کے سر کوان کے بیٹے زید بن محمد بن زید کے سر کے ساتھ بخارہ بھیج دیا گیا پھر ان کے پیکر کو محمد دیباج بن جعفر صادق علیہ السلام کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔(۱)

مروی ہے کہ حضرت رضا علیہ السلام نے عہد کیا کہ ایک گھر کی چھت تلے وہ اور محمد نہیں رہیں گے تا کہ ان کی اصلاح کریں اور ان کے ساتھ نیکی کر سکیں۔(۲)

عیون اخبار الرضا: محمد بن داؤد کا بیان ہے کہ میں اپنے بھائی کے ہمراہ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا، اسی وقت لوگوں نے بتایا کہ محمد بن جعفر کے ٹھڈی کو باندھ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر امام اٹھے اور روانہ ہوئے، ہم بھی امام کے ہمراہ روانہ ہوئے دیکھا کہ محمد کی ٹھڈی کو باندھا ہوا ہے اور اسحاق بن جعفر، ان کی اولاد اور بعض اولاد ابی طالب ان کے جنازے کے پاس بیٹھے گریہ وزاری کر رہے ہیں۔ امام ان کے پائتیں بیٹھے، ان کے چہرے پر دیکھ کر تبسم فرمایا، یہ صورت حال دیکھ کر وہاں موجود لوگ بہت ناراض ہوئے، کچھ لوگوں نے کہا: اس تبسم کے ذریعہ وہ اپنے چچا پر شماتت کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے: حضرت کھڑے ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کی: قربان جائیں، آپ کا تبسم لوگوں کو پسند نہیں آیا، اس تبسم کی وجہ سے انہوں نے الٹی سیدھی باتیں بھی کی ہیں۔ حضرت نے فرمایا: میرا تبسم، اسحاق کے گریہ وزاری سے مربوط تھا، خدا کی قسم! وہ محمد سے پہلے دنیا سے جائے گا اور محمد اس پر گریہ کریں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد محمد کو سکتہ سے افاقہ ہوا اور ان سے پہلے اسحاق کی وفات ہوگئی۔(۳)

محمد بن جعفر کا خروج اور جلودی کے ہاتھوں ان کی ناکامی؛ خلافت سے اپنے آپ کو الگ کرنا اور خراسان روانہ ہونا... پھر گرگان میں موت سے ہمکنار ہونا؛ دوسری روایت کے مطابق مرو میں موت سے ہمکنار ہونا:(۴)

اس بات کا بیان کہ جب محمد بن جعفر نے شورش کا ارادہ کیا تو امام رضا علیہ السلام نے مسافر سے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ کل خروج نہ کریں... لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی اور ہارون بن مسیب ان پر مسلط ہوگیا۔(۵)

محمد بن جعفر کے خروج کی وجہ سے جلودی نے اہل بیت رسول علیہم السلام پر جو مصائب ڈھائے... ان کا بیان لفظ

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب ص ۹۳ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۴۶؛ ج ۴۹ ص ۳۱

۳۔ بحار ج ۴۹ ص ۳۱، ۳۷ ۴۔ بحار ج ۴۹ ص ۳۳ ۵۔ بحار ج ۴۹ ص ۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

''جلد'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔

مامون کی مجلس میں لوگوں نے محمد بن جعفر کی امامت میں نماز پڑھی؛ یہ اس دن کی بات ہے جب متکلمین و ارباب نظر کے ساتھ حضرت رضا علیہ السلام نے احتجاج واستدلال فرمایا تھا اور آپ کو ان پر کامیابی حاصل ہوئی تھی، یہ دیکھ کر محمد بن جعفر نے امام رضا علیہ السلام کے متعلق کہا: میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ شخص حضرت سے حسد نہ کرے اور آپ کو مسموم نہ کردے۔ امام نے فرمایا: خدا میرے چچا کی حفاظت فرمائے۔(۱)

قرب الاسناد: حسن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام نے مجھے ایک پیغام کے ساتھ اپنے چچا کے پاس بھیجا تا کہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرے جو محمد بن جعفر کے لئے معاون ثابت ہو اور اس سے وہ اپنی زوجہ کا مہر ادا کر سکے۔ حضرت کے چچا کو خط پڑھ کر ہنسی آ گئی، کہا: حضرت سے کہو کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، معاملہ آپ کے اختیار میں ہے، آپ جو چاہیں انجام دیں...الخ۔(۲)

مؤلف: لفظ ''لوح'' کے ذیل میں اس محمد کے متعلق عبدالعظیم کے قول کا تذکرہ کیا جائے گا، نیز حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے حالات کے ذیل میں حضرت کے علم کے متعلق مامون سے محمد کی گفتگو کا تذکرہ کیا جائے گا۔

محمد بن حرب ہلالی...مدینہ کے امیر تھے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کچھ سوالات کئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیعہ تھے، فاضل تھے۔ ان سوالات کے بعد وہ اٹھے اور حضرت کے سر اور ہاتھوں کا بوسہ لے کر کہا: ﴿اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾۔(۳)(۴)

محمد بن حسن بن ابی خالد اشعری قمی...امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سعد بن سعد اشعری کے وصی و جانشین تھے۔(۵)

کافی: ان سے مروی ہے کہ میں نے امام ابوجعفر ثانی (امام جواد علیہ السلام) سے عرض کی: مولا! قربان جاؤں، ہمارے مشائخ نے امام جعفر صادق اور امام باقر علیہما السلام سے روایتیں نقل کی ہیں اور چونکہ شدید تقیہ کا عالم ہے اس لئے ان کی کتابیں پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن جب وہ اس دنیا سے جاتے ہیں تو ان کی کتابیں ہمیں دستیاب ہوتی

۱۔ بحار ج ۴۹ ص ۱۰۱، ۱۷ ص ۳۱۸ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۵۶؛ قرب الاسناد ص ۱۲۳ ۳۔ انعام/۱۲۴

۴۔ بحار ج ۳۸ ص ۷۹ ۵۔ رجال طوسی ص ۳۹۱ نمبر ۵۱؛ منتہی المقال ص ۲۶۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہیں۔فرمایا: انہیں بیان کرو کیونکہ یہ مسلمہ حق ہیں۔(۱)

محمد بن حسن بن احمد بن ولید....ان کی کنیت ابو جعفر تھی؛ رجال نجاشی میں ان کے متعلق ہے: اہل قم کے شیخ اوران کے فقہاء ومعتبر افراد میں سے تھے، کہا گیا ہے کہ وہ قم میں رہتے تھے لیکن اصالتاً قم کے رہنے والے نہیں تھے، وہ ثقہ عین تھے، دوسروں کے لئے پناہگاہ کی حیثیت رکھتے تھے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں تفسیر قرآن اور الجامع کا نام لیا جاسکتا ہے۔(۲)

شیخ صدوقؒ نے نماز غدیر کی روایت کے ذیل میں لکھا ہے کہ جس روایت کو شیخ نے صحیح نہیں قرار دیا ہے اور اس کی صحت کا حکم نہیں لگایا ہے وہ ہمارے نزدیک بھی متروک ہے اور صحیح نہیں ہے۔

ابو یعلی محمد بن حسن بن حمزہ جعفری...شیخ مفیدؒ کے جانشین تھے، ایسے فقیہ متکلم تھے جنہوں نے دوامر کے سلسلہ میں قیام کیا۔ انہوں نے کتابیں لکھی ہیں اور ان سے کئے گئے سوالات کے جوابات بھی ان سے منسوب ہیں۔ ۱۶؍رمضان المبارک ۴۶۳ھ کو بروز جمعہ ان کی وفات ہوئی اور انہیں کے گھر میں سپرد خاک کیا گیا۔(۳)

محمد بن حسن بن درید ازدی....بصرہ کے رہنے والے لغت شناس تھے، شاعر بھی تھے، علم لغت میں خلیل بن احمد کے مانند تھے؛ کتاب ''الجمہرۃ فی اللغۃ'' اور دوسری کتابوں کے مالک ہیں، اہل بیت علیہم السلام کی مدح میں قصیدے بھی کہے ہیں۔ ۳۲۲ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۴)

محمد بن حسن بن زین الدین شہید ثانی....عالم وفاضل، محقق ومدقق، جامع کامل، ماہر وزبردست، متقی و زاہد، فقیہ ثقہ، محدث ومتکلم، شاعر وادیب اور مؤلف تھے، انتہائی جلیل القدر اور عظیم الشان تھے، انہوں نے اپنے والد، صاحب مدارک اور میرزا محمد بن علی استرآبادی کے سامنے قرائت کی، مکہ معظمہ کا سفر کیا اور کچھ دنوں تک وہیں رہے، پھر برسوں بعد اسے ترک کر دیا لیکن دوبارہ اس شہر کی جانب لوٹ گئے اور وہیں ۱۰؍ذیقعدہ ۱۰۳۰ھ کو پچاس سال کی عمر میں شہادت واقع ہوئی۔(۵)

محمد بن حسن شیبانی اور امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے محرم کے متعلق اس کا سوال کہ وہ سایہ میں جاسکتا ہے یا

۱۔ کافی ج ۱ ص ۵۳ ح ۱۵؍

۲۔ رجال نجاشی ص ۳۸۳ نمبر ۱۰۴۲

۳۔ رجال نجاشی ص ۴۰۴ نمبر ۱۰۷۰

۴۔ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹۵

۵۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نہیں، اس سلسلہ میں امام کے ساتھ اس کا بے ادبی کرنا... اس واقعہ کو لفظ ''حجج'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔(۱)

محمد بن حسن شیروانی: معروف بہ ملا میرزا... جامع الرواۃ میں ان کے متعلق ہے: علامہ محقق و مدقّق، فاضل کامل، تمام علوم میں ماہر و برجستہ، تیز بین و پر حافظہ... ان کی جلالت قدر، عظمت و بزرگی، دقت نظر اور صلابت رائے وغیرہ اس سے کہیں زیادہ مشہور ہے کہ اسے قید تحریر میں لایا جائے۔ انہوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے ایک ''معالم الاصول'' کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے... پھر مؤلف نے ان کی بعض کتابوں کو شمار کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ۱۰۹۸ھ کو رمضان المبارک کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۲)

لفظ ''حلس'' کے ذیل میں علامہ مجلسیؒ کے دامادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، ان کی قبر مشہد مقدس میں مدرسہ میرزا جعفر میں موجود ہے۔

محمد بن حسن صفار... ان کی کنیت ابو جعفر تھی، شیخ نے ان کو اصحاب امام حسن عسکری علیہ السلام میں شمار کیا ہے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے ایک ''بصائر الدرجات'' ہے، ان کی وفات ۲۹۰ھ کو قم میں ہوئی ہے۔(۳)

رجال نجاشی: ہمارے قمی علماء میں کافی مشہور و معروف تھے، ایسے عظیم الشان ثقہ تھے جو اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ کم روایتوں کو وثاقت و اعتبار سے ساقط کرتے تھے۔(۴)

شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی... ان کا تذکرہ لفظ ''طوس'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

محمد بن حسن بن یوسف بن مطہر حلی: فخر المحققین... ان کے حالات زندگی کو لفظ ''فخر'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

محمد بن حسین بن عبد الصمد بہائی... ان کے حالات لفظ ''بہا'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

ابو الفضل محمد بن حسین بن عمید... لفظ ''عمد'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

۱۔ بحار ج ۲ ص ۲۸۹
۲۔ جامع الرواۃ ج ۲ ص ۹۲
۳۔ رجال طوسی ص ۴۳۶ نمبر ۱۶، فہرست شیخ ص ۲۸۸ نمبر ۶۲۱
۴۔ رجال نجاشی ص ۳۵۴ نمبر ۹۴۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن حنفیہ:

ان کے والد امیر المومنین علیہ السلام ہیں، حنفیہ ان کی ماں کا لقب تھا جن کا نام خولہ بنت جعفر بن قیس بن سلمہ بن خبہ تھا۔ ان کو ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے جرم میں سرزمین یمامہ پر گرفتار کیا گیا اور جب ان کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت امیر علیہ السلام نے ان سے شادی کر لی۔ یہ واقعہ لفظ ''حنف'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

حضرت علی علیہ السلام سے رسول اکرم کا ارشاد: اے علی! عنقریب تمہیں ایک فرزند عطا کیا جائے گا جس کو تم میرا نام اور میری کنیت دو گے۔ (۱)

محمد حنفیہ کی ماں خولہ کے حالات: (۲)

تفسیر فرات: آیہ مبارکہ: ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَت﴾ (۳) کے ذیل میں لکھتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے اختیار میں میری جان ہے، اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان خداوند عالم کی اتنی عبادت کرے کہ اس کی ہڈیاں ایک دوسرے سے مل جائیں تب بھی اسی کے ساتھ محشور کیا جائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (۴)

انہیں سے مروی ہے کہ فرمایا: صرف ہم اہل بیت علیہم السلام کی دوستی و محبت ایسی چیز ہے جسے خداوند عالم نے قلب مومن کے داہنی طرف لکھا ہے۔ (۵)

جنگ جمل کے موقع پر جب محمد بن حنفیہ اپنے والد کے علمبردار تھے اس وقت حضرت امیر علیہ السلام نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تب بھی تم ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو، اپنے دانتوں کو فشار دو، اپنے کاسۂ سر کو خدا کے سپرد کر دو، اپنے پیروں کو زمین پر ٹکا دو، دشمن کے لشکر کی آخری صف پر نظر رکھو، دشمنوں کی کثرت سے چشم پوشی کرو اور جان لو کہ کامیابی خداوند عالم کی طرف سے ہے۔ پھر امام نے تھوڑی دیر کی مہلت دی، جب ہر طرف سے لوگوں کی آوزیں بلند ہونے لگیں اور جنگ کا مطالبہ کرنے لگے تو امام

۱۔ بحار ج ۱۸ ص ۱۱۲؛ ج ۳۸ ص ۳۰۴؛ ج ۴۲ ص ۹۹

۲۔ بحار ج ۴۱ ص ۳۰۳۔۳۲۶

۳۔ تکویر ۷، ''جب روحوں کو جسموں سے جوڑ دیا جائے گا''۔

۴۔ تفسیر فرات ص ۲۰۳؛ بحار ج ۲۴ ص ۲۶۶

۵۔ بحار ج ۲۳ ص ۳۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے محمد سے فرمایا: میرے لال! آگے بڑھو۔ حکم کی تعمیل میں انہوں نے حملہ کیا اور دشمنوں کی طرف سے زخم برداشت کئے۔

اطعن بها طعن ابيك تحمد لا خير في حرب اذا لم توقد

بالمشرفي والقنا المسدد والضرب بالخطي والمهند (۱)

جنگ صفین میں امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت محمد حنفیہ کو حکم دیا کہ دشمنوں کو پرچم کی طرف جاؤ۔ (۲)

محمد حنفیہ جنگ صفین میں محمد بن ابی بکر اور ہاشم مرقال کے ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے لشکر میسرہ پر تھے۔ (۳)

قرب الاسناد: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت امیر علیہ السلام جنگ میں خود ہی حملہ کرتے تھے، انہوں نے جنگ نہروان میں محمد بن حنفیہ کو بلا کر فرمایا: بیٹا! پرچم کو آگے لے جاؤ۔ محمد تھوڑا آگے بڑھے پھر کھڑے ہو گئے۔ امام نے دوبارہ حکم دیا کہ بیٹا! علم کو آگے لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے تھوڑی سستی کا مظاہرہ کیا۔ یہ دیکھ کر فرمایا: اے اس عورت کے فرزند جس کے زیر بغل سے بو آتی ہے۔ پھر خود آگے بڑھے تا کہ ان سے علم کو لے لیں، محمد نے تھوڑی پیش قدمی کی لیکن دوبارہ رک گئے۔ یہ دیکھ کر امام نے ان کے ہاتھ سے پرچم لے کر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ (۴)

رجال کشی: محامد (محمد نامی افراد) معصیت خدا سے پرہیز کرتے تھے؛ اور وہ افراد یہ ہیں: محمد بن جعفر، محمد بن ابی بکر، محمد بن ابی حذیفہ اور محمد بن امیر المومنین علیہ السلام۔ (۵)

مؤلف: محمد بن جعفر سے جعفر بن ابی طالب کے فرزند محمد مراد ہیں جن کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔

کیسانیہ... ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو محمد بن حنفیہ کی امامت کے قائل تھے؛ اس سلسلہ میں ان کے دلائل اور ان کا بطلان؛ (۶)

عبداللہ بن عطا نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے چچا محمد بن حنفیہ کو دفن کیا

۱۔ بحار ج ۳۲ ص ۱۹۵؛ ترجمہ اشعار: "اپنے باپ کی طرح حملہ کرو تا کہ لوگ تمہاری تعریف کریں، اس جنگ میں کوئی بھلائی نہیں جس میں مشرقی تلواریں اور محکم نیزے بلند نہ ہوں اور اس کی ضربیں طولانی راستہ سے مقصد و ہدف تک نہ پہنچیں"۔

۲۔ بحار ج ۳۲ ص ۶۴، ۴۶۹ ۳۔ بحار ج ۳۲ ص ۳۔۵ ۴۔ قرب الاسناد ص ۱۴؛ بحار ج ۳۳ ص ۳۸۰

۵۔ رجال کشی ص ۷۰ نمبر ۱۲۵ ۶۔ بحار ج ۳۷ ص ۱؛ ج ۴۲ ص ۸۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اور اپنے ہاتھوں سے ان کی قبر کی مٹی کو برابر کیا۔(۱)

مؤلف: شیخ صدوقؒ نے امام باقرؑ سے رروایت کی ہے؛ آپ کا بیان ہے کہ میں محمد بن علی بن حنفیہ کی موت کے وقت ان کے پاس پہنچا، دیکھا کہ ان کی زبان کچھ بولنے سے قاصر ہے، میں نے ان سے کہا: وصیت کیجئے لیکن وہ وصیت کرنے سے عاجز رہے، میں نے حکم دیا کہ ریت سے بھرا ہوا ایک طشت لے آیا جائے۔ میں نے اس طشت کو ان کے سامنے رکھ کر کہا: اپنے ہاتھوں سے لکھئے، انہوں نے اپنی وصیت کو اس طشت پر لکھا، میں نے بھی اس متن کو اپنے صحیفہ میں لکھ دیا۔(۲)

امام جعفر صادقؑ نے حیان سراج سے فرمایا: میرے والد نے مجھ سے نقل کیا ہے کہ میں ان افراد میں سے تھا جو محمد کی بیماری کے وقت ان کی عیادت کے لئے گئے ہوئے تھے، میں ان افراد میں سے تھا جنہوں نے موت کے بعد ان کی پلکوں کو برابر کیا اور ان کی قبر میں داخل ہوئے اور انہوں نے ان کی میراث کو تقسیم کیا تھا۔ اس روایت کا تذکرہ لفظ ''حیی'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

شیخ مفید: محمد اپنے لئے امامت کے مدعی نہیں تھے، انہوں نے کسی کو بھی اپنی امامت کی دعوت نہیں دی تھی۔ شیخ مفیدؒ نے ان لوگوں کے جواب میں جو محمد کی امامت کے قائل ہیں اور اس کی دلیل جنگ جمل میں امیر کائناتؑ کے قول کو قرار دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم میرے فرزند ہو''۔ لکھتے ہیں: بے شک جب محمد نے علم اٹھایا تو تھوڑا تامل کیا تا کہ بصرہ کے رہنے والے باہر آئے جائیں پھر اپنی دلیری اور شدت عمل و طاقت کی نشاندہی کی کہ ایسی دلیری کا مشاہدہ اس سے قبل ان کے ذریعہ سے نہیں کیا گیا تھا۔ امیر المومنینؑ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے، آپ چاہتے تھے کہ ان کی عظمت کا اظہار کریں اور ان کی مدح و ستائش کریں؛ بنابریں آپ نے ان کی اس طرح تعریف کی تا کہ شجاعت و شدت عمل میں اپنا شبیہ قرار دیں۔ کہا گیا ہے کہ جو اپنے باپ کا مثل و نظیر دریافت کر لے تو اس نے ظلم نہیں کیا ہے۔ بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ بندہ پر خداوند عالم کی ایک نعمت یہ ہے کہ اپنے باپ کا شبیہ ہو جائے تا کہ اس کا نسب صحیح طریقہ سے پہچانا جائے۔(۳)

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۳

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۱۹۷ نمبر ۵۴۵۴

۳۔ بحار ج ۴۲ ص ۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد حنفیہ کا امام جعفر صادق علیہ السلام کے توسط سے سید حمیری کے لئے دوبارہ زندہ ہونا تا کہ امامت کے سلسلہ میں اپنے نظریہ کی اصلاح کر سکیں۔(۱)

محمد حنفیہ کی ۸۱ھ میں وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔(۲)

مؤلف: بیان کیا جاتا ہے کہ طائف میں ان کی وفات ہوئی اور وہیں ان کو سپرد خاک کیا گیا۔

محمد حنفیہ کا خط ابن عباس کے نام جب ابن زبیر نے ان کو طائف بھیجا: امابعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابن کاہلیہ نے تمہیں طائف جلاوطن کر دیا ہے، خداوند عالم اس مسئلہ کی وجہ سے تمہارے نام کو بلندی عطا کرے، عظیم اجر وثواب سے بہرہ مند کرے اور تمہارے گناہوں سے چشم پوشی کرے۔ اے میرے چچا کے فرزند! بے شک خداوند عالم صرف صالحین کی آزمائش کرتا ہے اور صرف نیک افراد کو کرامت عطا کرتا ہے، جو چیزیں انسان کو پسند ہیں ان میں اجر دیتا ہے تو اس کا اجر کم ہو جاتا ہے؛ چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾۔(۳)(۴)

محمد حنفیہ اور امام علی بن الحسین علیہ السلام کے درمیان امامت کے مسئلہ میں رونما ہونے والا واقعہ اور اس سلسلہ میں محمد کا حجر اسود کو حاکم بنانے کی درخواست کرنا؛(۵)

السرائر: اس میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ واقعہ محمد حنفیہ کی مذمت پر دلالت کر رہا ہے، اگر چہ اس کی ان کے حالات سے مربوط باتوں کے ذریعہ بھی تاویل کی جاسکتی ہے۔(۶)

جنگ صفین میں محمد حنفیہ کے حملے:

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: امیر المومنین علیہ السلام نے جنگ جمل کے دن لشکر کے علم کو اپنے فرزند محمد حنفیہ کے حوالے کیا، اس وقت دونوں لشکر آمنے سامنے تھے، حضرت نے فرمایا: علم اٹھاؤ۔ محمد نے تھوڑی دیر تک تامل کیا، پھر کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آسمان ابری ہے اور بارش ہونے والی ہے۔ حضرت نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: تمہاری رگوں میں ماں کا خون دوڑ رہا ہے۔ پھر پرچم ہاتھ میں

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۲۰
۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۷۹
۳۔ بقرہ/۲۱۶: "اور یہ ممکن ہے کہ جسے تم برا سمجھتے ہو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو"۔
۴۔ بحار ج ۴۲ ص ۷۶
۵۔ بحار ج ۴۲ ص ۷۷
۶۔ بحار ج ۴۲ ص ۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لے کر اور اسے اٹھاتے ہوئے فرمایا:

اطعن بھا طعن ابیك تحمد　　لا خیر فی حرب اذا لم توقد

بالمشرفی والقنا المسدد(۱)　　.....

پھر اس کے بعد حملہ کیا، لوگوں نے بھی ان کے ساتھ ساتھ حملہ کیا اور بصرہ کے لشکر پر سخت ضربیں لگائیں۔(۲) محمد سے کہا گیا: تمہارے والد جنگ میں تمہیں کیوں بھیجتے ہیں اور حسن و حسین علیہما السلام کو نہیں بھیجتے؟ کہا: وہ ان کی آنکھیں ہیں اور میں ان کا داہنا ہاتھ، حضرت اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(۳)

حضرت علی علیہ السلام محمد حنفیہ کو جنگ کے سخت ترین حالات میں بھیج دیتے تھے اور حسن و حسین علیہما السلام کو محفوظ رکھتے تھے۔(۴)

جنگ جمل میں خزیمہ بن ثابت کے ساتھ محمد حنفیہ کے حملے اور امیر المومنین علیہ السلام سے خزیمہ کا قول: مولا! اگر محمد کے علاوہ کوئی اور ہمارے ساتھ ہوتا تو ہم سخت ناکامی سے دوچار ہوتے۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک دن عبداللہ بن زبیر خطبہ دے رہا تھا، اس نے درمیان میں امیر المومنین علیہ السلام کی مذمت کی اور ان کو برا بھلا کہا، یہ بات حضرت علی علیہ السلام کے ایک فرزند محمد حنفیہ کو معلوم ہوئی، وہ فوراً اٹھے اور اس کی مجلس میں تشریف لائے، دیکھا کہ عبداللہ مخصوص کرسی پر خطبہ دینے میں مشغول ہے۔ محمد نے چیخ کر اس کے خطبہ کو روک دیا پھر لوگوں کی طرف رخ کر کے کہا: تمہارے چہرے قبیح ہوں، کیا اس مجلس میں حضرت علی علیہ السلام کی مذمت ہو رہی ہے اور تم موجود ہوتے ہوئے بھی کوئی اعتراض نہیں کر رہے ہو؟ علی علیہ السلام خدا کے ہاتھ اور کافروں اور منکروں کی سرکوبی کے لئے حکم الٰہی کی بجلی تھے، انہوں نے کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے قتل کیا لیکن ان کو برا بھلا کہا گیا اور ان سے کینہ و دشمنی کا مظاہرہ کیا گیا... الخ۔ عبداللہ جس کا خطبہ محمد کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا، اس نے دوبارہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ایسے مواقع پر اولاد فاطمہ کو گفتگو کرنی

۱۔ ترجمہ اشعار: "اپنے باپ کی طرح حملہ کرو تا کہ لوگ تمہاری تعریف کریں، اس جنگ میں کوئی بھلائی نہیں جس میں مشرقی تلواریں اور محکم نیزے بلند نہ ہوں اور اس کی ضربیں طولانی راستہ سے مقصد و ہدف تک نہ پہنچیں"۔

۲۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۲۴۳　۳۔ شرح نہج البلاغہ ج ۱۱ ص ۳۸　۴۔ بحار ج ۴۲ ص ۹۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چاہئے، ایسی صورت میں ان کا دفاع مقبول ہے لیکن محمد حنفیہ جو اولاد فاطمہ علیہا السلام میں سے نہیں ہیں کیا کہہ رہے ہیں؟ محمد حنفیہ نے چیختے ہوئے کہا: اے فرزند ام فتیلہ! مجھے گفتگو کا حق حاصل کیوں نہیں؟ کیا میں ایک فاطمہ کے علاوہ دیگر فاطمیوں کی نسل سے نہیں ہوں؟ مجھے بھی ان کے نام کا افتخار حاصل ہے اس لئے کہ وہ میرے دو بھائی حسن و حسین علیہما السلام کی مادر گرامی ہیں، لیکن جہاں تک دوسری فاطمہ نامی خواتین کا سوال ہے تو جان لو کہ میں رسول خداؐ کی جدہ فاطمہ بنت عمران بن عائذ کی نسل سے ہوں، رسول خدا کی سرپرست فاطمہ بنت اسد کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم! اگر حضرت خدیجہ بنت خویلد نہ ہوتیں تو میں بنی اسد بن عبدالعزیٰ (جو تیرے پدر اجداد ہیں) کی نسل میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑتا... پھر آپ کھڑے ہوئے اور اعتراض کے انداز میں مجلس کو ترک کر دیا۔

محمد حنفیہ کے پاس صحیفہ:

عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس سے مروی ہے: ان کا بیان ہے کہ جب ابراہیم امام کو گرفتار کیا گیا اور ہم نے چاہا کہ ہم مروان بن محمد کے پاس سے گزر جائیں تو وہ صحیفہ جسے ابو ہاشم محمد بن حنفیہ نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو دیا تھا (اور ان کے اجداد نے اس کا نام صحیفہ حکومت رکھا تھا) اسے ایک چھوٹے صندوق میں رکھا گیا اور زیتون کے درختوں کے نیچے دفن کر دیا اور جب ہمیں حکومت ملی تو ہم نے اس کتاب کو دوبارہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا اسی لئے ہم نے اس جگہ کو کھودا جہاں ہم نے کتاب دفن کی تھی لیکن وہاں کتاب دستیاب نہیں ہوئی، آس پاس کی زمین بھی کھودی لیکن کتاب دستیاب نہیں ہوئی۔

ابو جعفر کا بیان ہے: محمد حنفیہ نے (اس کتاب کے حصول کے بعد) حقیقت حال سے پردہ اٹھایا اور اس واقعہ کی حقیقت تفصیل سے ابن ابن عباس سے بیان کی، لیکن امیر المومنین علیہ السلام نے واقعہ کو عبداللہ بن عباس سے تفصیل سے بیان نہیں کیا اور صرف مجمل طریقہ سے اس عبارت "اس کو لے لو اے ابا الاملاک" کے ذریعہ بطور کنایہ بیان فرمایا۔ ہاں! جس نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا اور پوشیدہ راز کو آشکار کیا وہ محمد حنفیہ تھے۔(۱)

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۱۰۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

التوحید: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے والد نے فرمایا: محمد بن حنفیہ ایسے شجاع تھے جو کسی چیز سے خوف زدہ نہیں ہوتے تھے... اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، تبھی ان کے پاس حجاج نے آ کر کہا: میں چاہتا ہوں تمہاری گردن اڑا دوں اور سر اپنے ساتھ لے جاؤں۔ محمد نے کہا: ہرگز نہیں، بے شک خداوند عالم ہر دن اپنی مخلوقات میں تین سو لحات قرار دیتا ہے اور شاید ان میں سے ایک لمحہ میں تجھے مجھ سے باز رکھے۔ (۱)

مؤلف: محمد نے یہ جواب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا ہے مزید آگاہی کے لئے بحار کی جانب رجوع کریں۔ (۲)

جنگ صفین میں مظاہرۂ شجاعت:

ہمارے ایک عالم دین نے اپنی ایک کتاب میں ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جنگ صفین میں ایک دن حضرت امیر علیہ السلام نے محمد حنفیہ کو بلا کر فرمایا: دشمن کے میمنہ پر حملہ کرو۔ محمد نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ کیا اور معاویہ کے میمنہ کو شکست دی پھر وہ مجروح حالت میں واپس آئے، انہوں نے حضرت امیر علیہ السلام سے کہا: پیاس پیاس! حضرت نے پانی دیا اور تھوڑا سا پانی آپ کی زرہ اور بدن کے کھال پر بھی ڈالا، میں بدن سے رسنے والا خون دیکھ رہا تھا جو زرہ سے باہر بہہ رہا تھا۔ تھوڑی مہلت دینے کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے محمد حنفیہ سے فرمایا: دشمن کے میسرہ پر حملہ کرو، انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ معاویہ کے میسرہ پر حملہ کیا اور اسے شکست دے کر زخمی حالت میں واپس آئے اور کہا: پانی پانی! حضرت امیر علیہ السلام کھڑے ہوئے اور تھوڑا پانی دیا اور بقیہ پانی کو آپ کے بدن پر چھڑک دیا۔ پھر حکم دیا: اٹھو اور قلب لشکر پر حملہ کرو۔ حکم کی تعمیل میں انہوں نے معاویہ کے قلب لشکر پر حملہ کیا اور اس کو بھی شکست دی اور اس حالت میں واپس آئے کہ آپ کا بدن شدید انداز میں زخمی تھا اور وہ گریہ کر رہے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور ان کی پیشانی کا بوسہ دیتے ہوئے فرمایا: میرے باپ تم پر قربان! تم نے مجھے مسرور کر دیا، تم گریہ کیوں کر رہے ہو، خوش ہو یا کوئی درد ہے؟ محمد نے عرض کی: میں گریہ کیوں نہ کروں حالانکہ آپ نے مجھے تین مرتبہ موت کے منہ میں ڈالا اور

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۰۶؛ ج ۷۰ ص ۱۸۲

۲۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خدا نے مجھے صحیح وسالم واپس کر دیا، ہر مرتبہ جب میں آپ کے پاس آتا تو آپ مجھے سانس لینے کی بھی مہلت نہیں دیتے تھے لیکن میرے دونوں بھائیوں حسن وحسین علیہما السلام کو جنگ کرنے کا حکم نہیں دے رہے تھے؟ حضرت نے محمد حنفیہ کے سر کا بوسہ لیا اور فرمایا: میرے لال! تم میرے بیٹے ہو لیکن وہ دونوں رسول خداؐ کے فرزند ہیں۔ کیا میں ان کی حفاظت نہ کرتا؟ محمد نے عرض کی: کیوں نہیں بابا جان! خدا مجھے آپ اور ان دونوں پر قربان کرے۔(۱)

علی بن الحسینؑ اور روز عاشوراء کا دردناک منظر

مؤلف: امام حسین علیہ السلام جنگ صفین میں موجود تھے اور محمد حنفیہ کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام کے سلوک کو دیکھ رہے تھے کہ وہ کس طرح جنگ سے واپس آتے ہیں اور کہتے ہیں: پانی پانی۔ اور حضرت انہیں پانی دیتے ہیں اور تھوڑا پانی زرہ اور بدن پر ڈالتے ہیں تا کہ زخموں کی حرارت کم ہو جائے اور کچھ سکون میسر ہو....اس تناظر میں (ذرا تصور کریں کہ) عاشور کے دن اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی جب حضرت علی بن الحسینؑ (علی اکبر) زخموں سے چور میدان جنگ سے واپس آ کر کہتے تھے بابا! پیاس مارے ڈال رہی ہے، لوہے کی سنگینی نے اذیت میں مزید اضافہ کر رکھا ہے؟ انہوں نے اپنی اذیت کی شکایت کی لیکن ہائے افسوس! امام کے پاس اتنا پانی نہیں تھا کہ ان کے دل کو ٹھنڈک پہنچا سکیں اور زخموں کی حرارت کو کم کر سکیں؛ اسی لئے آپ گریہ کرتے اور فرماتے تھے: میرے لال! اس حالت پر افسوس...الخ۔(۲)

کربلا میں عدم موجودگی کی دلیل؛

سید مہنا بن سنان نے علامہ حلیؒ سے محمد حنفیہ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ حضرت زین العابدین علیہ السلام کی امامت کا عقیدہ رکھتے تھے؟ انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی مخالفت کیوں کی اور عبداللہ بن جعفر نے بھی ایسا سلوک کیوں کیا؟ علامہ نے فرمایا: محمد، عبداللہ اور ان کے مانند دوسرے افراد کی شخصیت اس سے کہیں زیادہ بلند ہے کہ وہ حق کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر ہوں اور دائرہ ایمان سے خارج ہوں، جہاں امام حسین علیہ السلام سے ان کی مخالفت کا سوال ہے تو منقول ہے کہ وہ بیمار تھے اور دوسروں کے بارے میں بھی اس بات کا احتمال ہے کہ

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۰۵ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وہ نہیں جانتے تھے کہ امام حسین علیہ السلام قتل کئے جائیں گے اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے گا بلکہ دھوکے بازوں نے آپ کو جو خطوط لکھے تھے ان کے پیش نظر ان افراد نے یہ سوچا تھا کہ وہ ان کی مدد کریں گے۔

مؤلف: ابن عباس سے مروی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کی نصرت نہ کرنے پر ان کی سرزنش اور مذمت کی گئی تو کہا: اصحاب امام حسین علیہ السلام کی تعداد (معین تھی، اس میں) نہ کمی کی جاسکتی تھی اور نہ ہی اضافہ، ہم ان کی شہادت سے پہلے شہداء کے اسماء سے واقف تھے۔ محمد حنفیہ نے بھی لوگوں کی شماتت کے مدمقابل کہا: حضرت کے اصحاب کے نام ان کے والد کے نام کے ساتھ ہمارے پاس موجود تھے۔ (۱)

محمد حنفیہ کے متعلق امام حسنؑ سے امیر المومنینؑ کی وصیت:

امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی شہادت سے قبل امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں تمہارے بھائی محمد حنفیہ کے سلسلہ میں نیکی و بھلائی کی سفارش کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ تمہارے جسم کا دوسرا حصہ اور تمہارا پدری بھائی ہے اور تم بھی اس سے میری الفت و محبت سے اچھی طرح واقف ہو... جہاں تک حسین علیہ السلام کا سوال ہے تو وہ تمہارا مادری بھائی ہے، میں اس کے بارے میں تمہیں کوئی وصیت نہیں کرنا چاہتا، خدا کی قسم! وہ تمہارا خلیفہ اور جانشین ہے۔ (۲)

المناقب: امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام کے احترام کے پیش نظر ان کی موجودگی میں بات نہیں کرتے تھے اور محمد حنفیہ بھی امام حسین علیہ السلام کی تعظیم کے پیش نظر ان کی موجودگی میں گفتگو کرنے سے اجتناب کرتے تھے۔ (۳)

جنگ جمل میں محمد حنفیہ کے چہرے کا سرخ ہونا، جب وہ اونٹ پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن بنی ضبہ نے اس کی ممانعت کی، جب وہ اپنے والد کے پاس واپس آئے تو امام حسن علیہ السلام نے ان کا نیزہ لے کر اونٹ پر حملہ کیا، پھر وہ اس حال میں واپس آئے کہ نیزہ سے خون ٹپک رہا تھا؛ امیر المومنین علیہ السلام نے محمد سے فرمایا: غمگین نہ ہو اس لئے کہ حسن رسول اکرمؐ کے فرزند ہیں اور تم میرے بیٹے ہو۔ (۴)

امام حسن علیہ السلام کی تشییع جنازہ کے وقت محمد حنفیہ اور عائشہ کے درمیان ہونے والی گفتگو: (۵)

۱۔ رجال کشی ص ۷۹ ج ۱۳۳/۲

۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۰۳، ۲۴۵

۳۔ المناقب ج ۳ ص ۴۰۱؛ بحار ج ۴۳ ص ۳۹

۴۔ بحار ج ۴۳ ص ۳۴۵

۵۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اعلام الوریٰ: جب امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو آپ نے قنبر سے فرمایا: دیکھو، دروازے کے پیچھے آل محمد علیہم السلام کے علاوہ بھی کوئی مومن ہے؟ عرض کی: خدا، اس کے رسول اور ان کے فرزند مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: محمد بن علی کو میرے پاس بلاؤ۔ قنبر کا بیان ہے: میں ان کی خدمت میں پہنچا، انہوں نے کہا: ان شاء اللہ کہ خیر ہے۔ میں نے عرض کی: ابو محمد نے آپ کو بلایا ہے، دعوت پر لبیک کہئے۔ وہ جلدی سے اٹھے اور اپنی جوتیوں کا تسمہ صحیح کئے بغیر دوڑتے ہوئے امام کی خدمت میں پہنچے، سلام کیا۔ امام نے فرمایا: بیٹھو، تمہارے جیسے لوگوں کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے، تمہیں علم کا خزینہ اور ہدایت کا چراغ ہونا چاہئے۔ امام نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اے محمد بن علی! تمہارے والد نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا ہے اسے سننا پسند کرو گے؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے جنگ جمل میں اپنے والد سے سنا: ''جو شخص دنیا و آخرت میں میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ میرے فرزند محمد کے ساتھ نیک برتاؤ کرے''۔ اے محمد! اگر تم چاہو تو میں تمہاری ولادت سے پہلے کی خبر دے سکتا ہوں، اے محمد بن علی! کیا تم نہیں جانتے کہ حسین بن علی علیہما السلام میری وفات کے بعد امام ہیں میرے جسم سے روح کی جدائی کے بعد امام ہیں اور خدا کے نزدیک اور کتب سابقہ میں ان کی امامت کو ثبت کیا گیا ہے ان کو وراثت پیغمبر کی حیثیت سے امامت دی گئی ہے، خدا جانتا ہے کہ تم اس کی بہترین مخلوقات کے اہل بیت ہو اسی لئے تمہارے درمیان سے محمد و علی علیہما السلام کا انتخاب کیا گیا، حضرت علی علیہ السلام مجھے امامت کے لئے منتخب فرمایا اور میں حسین علیہ السلام کا انتخاب کر رہا ہوں۔

محمد نے عرض کی: آپ امام اور میرے اور محمدؐ کے درمیان واسطہ ہیں، خدا کی قسم! آپ سے یہ باتیں سننے سے پہلے مجھے مر جانا پسند ہے، بے شک میرے ذہن میں ایسی بات ہے جسے بالٹی بھی نہیں کھینچ سکتی اور ہوائیں انہیں نہیں منتشر کر سکتیں؛ میں اسے بیان کرنا چاہتا ہوں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ کتاب خدا (قرآن) اور دوسری کتابیں جنہیں انبیائے کرام لائے ہیں، وہ مجھ پر مقدم ہیں اور وہ ایسی بات ہے جس کو بیان کرنے سے ہر زبان عاجز اور ہر لکھنے والے کے ہاتھ اس کو ادا کرنے اور بیان کرنے سے قاصر ہیں، یہاں تک کہ قلم ختم ہو جائیں اور کاغذ سیاہ ہو جائیں تب بھی آپ کی فضیلت ختم نہیں ہو سکتی، خداوند عالم نیک افراد کو اس طرح اجر و ثواب عطا فرماتا ہے، ساری قوتیں صرف اسی سے مخصوص ہیں۔ حسین ہم میں سب سے زیادہ دانا، پرہیزگاری میں سب سے زیادہ افضل اور قرابت میں سب سے زیادہ رسول اکرمؐ سے نزدیک و قریب ہیں،

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وہ خلقت سے پہلے بھی فقیہ تھے اور اپنی زبان کھولنے سے پہلے ہی وحی خدا سے آگاہ تھے...الخ۔(۱)

امام حسین علیہ السلام کی محمد حنفیہ کے ساتھ گفتگو جب انہوں نے مدینہ سے مکہ کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا۔(۲)

حنفیہ سے امام حسینؑ کی وصیت:

امام حسین علیہ السلام کی کتاب وصیت میں ہے: یہ امام حسین بن علی بن ابی طالب کی وصیتیں ہیں اپنے بھائی محمد معروف بہ ابن حنفیہ کے نام...بے شک حسین گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا اور لاشریک ہے، گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں، وہ حق کو حق کی طرف سے لائے...الخ۔(۳)

امام حسین علیہ السلام کا خط محمد حنفیہ اور ان ہاشمیوں کے نام جنہوں نے حضرت کو بحیثیت امام قبول کیا تھا: امام بعد! بے شک جو مجھ سے ملحق ہوگا وہ درجۂ شہادت پر فائز ہوگا اور جو مجھ سے منحرف ہوگا وہ کامیابی وسلامتی سے ہمکنار نہیں ہوگا۔(۴)

یزید کا خط محمد بن حنفیہ کے نام... یزید کے پاس ان کا جانا اور انعام لینا:(۵)

مؤلف: علامہ مجلسیؒ نے یہ خط مناقب کی ایک قدیمی کتاب سے نقل کیا ہے لیکن میری نظر میں یہ بعید ہے اور اس پر اعتماد کرنا مناسب نہیں ہے؛ جناب محمد حنفیہ کی شان اس بات سے بالاتر اور عظیم ہے جس کی نسبت اس روایت میں محمد سے دی گئی ہے؛ واللہ العالم۔

رسالہ شرح الثار میں محمد حنفیہ کی جلالت قدر کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ امام زین العابدین علیہ السلام کے دینی اور فرضی تقدم کے قائل تھے، ہر معاملہ میں حضرت سے تعلق کی نشاندہی کرتے تھے اور ان کی رضایت وخوشنودی کے علاوہ کوئی بات نہیں کہتے تھے اور ان کے سامنے اسی طرح تسلیم رہتے جیسے ایک حاکم کے سامنے رعایا تسلیم رہتی ہے، غلام کے اوپر ایک آقا کی طرح حضرت کو برتری دیتے تھے... پھر حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کے مسئلہ امامت میں ان کے نزاع کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حجر اسود کے واقعہ کو نقل کیا ہے۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۰؛ اعلام الوری ص ۲۱۴ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۲۶۔۳۶۴ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۲۹

۴۔ بحار ج ۴۵ ص ۸۷ ۵۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۲۵ ۶۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۵۶؛ ج ۴۶ ص ۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الخرائج: کہا گیا ہے کہ محمد بن حنفیہ نے یہ عمل (مسئلہ امامت کے سلسلہ میں اختلاف اور حجر اسود کی گواہی کو) اسلئے انجام دیا تا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کے شکوک وشبہات برطرف ہوجائیں۔(۱)

محمد حنفیہ کا امام زین العابدین علیہ السلام کی جانب اہل بیت علیہم السلام کے لئے جناب مختار کی خونخواہی کے مسئلہ میں رجوع کرنا اور امام کا ارشاد: بے شک ہم اہل بیت علیہم السلام کے مسئلہ میں حساس ایک حبشی غلام کی مدد ونصرت کرنا واجب ہے، میں اس مسئلہ میں آپ کو ولایت دیتا ہوں، لہذا آپ جو چاہتے ہیں انجام دیں۔(۲)

ابن زیاد کے قتل کے بعد جناب مختار اور ابراہیم بن مالک اشتر کے لئے حضرت محمد حنفیہ کی دعا؛(۳)

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اور محمد حنفیہ کے درمیان ہونے والے بعض واقعات؛(۴)

امالی صدوق: عون بن عبداللہ سے مروی ہے؛ ان کا بیان ہے کہ میں محمد حنفیہ کے ہمراہ ان کے گھر کے سامنے موجود تھا، اسی وقت زید بن حسن کا ادھر سے گزر ہوا اور محمد کی نظر ان پر پڑی، کہا: اولاد حسین علیہ السلام میں سے ایک شخص قتل کیا جائے گا جس کا نام زید بن علی ہے اور عراق میں اسے دار پر لٹکایا جائے گا، جو شخص اسے دیکھے اور اس کی مدد نہ کرے، خداوند عالم اسے اوندھے منھ جہنم میں ڈال دے گا۔(۵)

مروی ہے کہ زید بن علی کا محمد حنفیہ کی طرف سے گزر ہوا، زید کو دیکھ کر محمد پر رقت طاری ہوئی، انہیں اپنے پاس بیٹھایا اور کہا: اے میرے بھائی! میں اس بات سے خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ ایک زید کو دار پر لٹکا کر اسے کوڑے میں ڈال دیا جائے گا۔(۶)

جنگ میں قتل وغارت گری سے متعلق محمد حنفیہ کی پیش بینی اور حضرت قائم (عج) کا ظہور؛(۷)

محمد حنفیہ سے ابن عباس کا سوال اس مکھی کے بارے میں جوان کے دسترخوان پر گری تھی؛(۸)

امام حسنؑ اور محمد کے نام امام علیؑ کی وصیت؛

امام حسنؑ اور محمد حنفیہ کے نام امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت: بسم اللہ الرحمن الرحیم؛ یہ وصیت ایک ایسے باپ کی

۱۔ الخرائج والجرائح ج۱ ص۲۵۸ ح۳؛ بحار ج۴۶ ص۳۰

۲۔ بحار ج۴۵ ص۳۶۵

۳۔ بحار ج۴۵ ص۳۸۵

۴۔ بحار ج۴۶ ص۱۱۱

۵۔ امالی صدوق ص۲۷۵ ح۱۰؛ بحار ج۴۶ ص۱۷۰

۶۔ بحار ج۴۶ ص۲۰۹

۷۔ بحار ج۵۲ ص۲۳۶، ۲۷۰

۸۔ بحار ج۶۵ ص۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے جو فنا ہونے والا اور زمانہ کے تصرفات کا اقرار کرنے والا ہے، جس کی عمر خاتمہ کے قریب ہے اور وہ دنیا کے مصائب کے سامنے سپر انداختہ ہے، مرنے والوں کی بستی میں مقیم ہے اور کل یہاں سے کوچ کرنے والا ہے: اس فرزند کے نام جو دنیا میں وہ امیدیں رکھے ہوئے ہے جو حاصل ہونے والی نہیں ہیں اور ہلاک ہو جانے والوں کے راستہ پر گامزن ہے، بیماریوں کا نشانہ اور روزگار کے ہاتھوں گروی ہے...الخ۔(۱)

الخصال: امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی وصیت میں محمد حنفیہ سے فرمایا: خبردار! غرور، بداخلاقی اور بے صبری میں گرفتار نہ ہونا اس لئے کہ ان تین خصوصیات کی وجہ سے تم ثابت و استوار نہیں ہو سکتے اور یہ تمہیں لوگوں سے بھی محفوظ نہیں رکھ پائیں گی۔(۲)

مصباح الشریعہ: محمد بن حنفیہ سے سوال کیا گیا کہ تمہیں کس نے ادب سکھایا؟ جواب دیا: میرے پروردگار نے مجھے میرے باطن میں تربیت فرمائی ہے، میں نے جن چیزوں کو صاحبان عقل و بصیرت سے دیکھا اور پسند کیا، ان پر عمل کیا اور جو کچھ جاہلوں اور نادانوں سے مشاہدہ کیا اور ناپسند لگا ان سے پرہیز کیا اور نفرت کا مظاہرہ کیا...اس طریقہ نے مجھے علم کے خزانے تک رسائی کی۔(۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن حنفیہ کا علم:

مروی ہے کہ معاویہ نے ایک شخص کو امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بھیجا تا کہ بادشاہ روم "ابن اصفر" کے سوال کا جواب حاصل کرے، وہ خود اس کے جواب سے واقف نہیں تھا، امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حسن و حسین علیہما السلام اور محمد حنفیہ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ آئے تو فرمایا: اے مرد شامی! یہ دونوں رسول خداؐ کے فرزند ہیں اور یہ میرا (محمد) میرا بیٹا ہے، تم جس سے چاہو اپنا سوال پوچھ سکتے ہو۔ اس شخص نے سوال کے لئے امام حسن علیہ السلام کا انتخاب کیا۔(۴)

مؤلف: مذکورہ روایت سے محمد حنفیہ کی وسعت علم اور سوال کے لئے ان کی اہلیت و صلاحیت آشکار ہوتی ہے۔

جامع الاخبار: محمد حنفیہ سے "صمد" کے معنی کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت علی

۱۔ بحار ج ۷۷ ص ۱۹۸

۲۔ الخصال ص ۱۴۷ ح ۱۷۸؛ بحار ج ۷۴ ص ۱۷۴، ۷۷، ۳۹۶

۳۔ مصباح الشریعہ ص ۱۵۷؛ بحار ج ۲ ص ۲۶۵

۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے فرمایا ہے کہ صمد کی تاویل یہ ہے کہ وہ نہ اسم ہے اور نہ ہی جسم اور نہ ہی مثل وشبیہ ہے...الخ۔(۱)

مؤلف: میں نے میر داماد سے منقول مجموعہ میں دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے محمد بن حنفیہ کو مندرجہ ذیل دعا کی تعلیم دی: ''اللھم ارزقنا توفیق الطاعه و بعد المعصیة...''۔

اس بات کا بیان کہ رسول خداؐ کی وفات کے بعد حضرت علی علیہ السلام، حسن و حسین علیہما السلام اور محمد بن حنفیہ آپ کی سواری دلدل پر سوار ہوتے تھے۔(۲)

تفسیر فرات: محمد بن بشر نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن اپنے ساتھیوں کے پاس گئے جو باہر ان کی آمد کے منتظر تھے، انہوں نے کہا: خداوند عالم کی بشارت پر وفا کرو؛ خدا کی قسم! تمہارے علاوہ کوئی دوسرا خداوند عالم کی طرف سے آئی ہوئی بشارت تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔ پھر انہوں نے آیۂ مبارکہ ﴿قُلْ لاَأَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ (۳) کی تلاوت کر کے کہا: ہم اہل بیت علیہم السلام ہی خدا کی قرابت ہیں اور خداوند عالم نے بھی ان لوگوں کو ہم سے قرار دیا ہے۔ پھر آیۂ مبارکہ ﴿قُلْ هَلْ تَتَرَبَّصُونَ بِنَا إِلاَّ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ﴾ (۴) کی قرائت کرنے کے بعد کہا: (دو نیکیوں سے مراد موت اور جنت میں جانا ہے۔ ہمارے امر کا ظہور ہے کہ خداوند عالم نے ایسی چیز کی نشاندہی فرمائی ہے جو تمہاری آنکھوں کی روشنی کا موجب ہے۔ پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: کیا تم لوگ اس بات سے خوشحال نہیں ہو کہ تمہاری نماز قابل قبول ہو اور دوسروں کی نماز مقبول نہ ہو؟ تمہارا حج مقبول ہو اور ان کا حج مقبول نہ ہو؟ لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم کس لئے؟ جواب دیا: اس لئے کہ یہ اسی طرح ہے۔(۵)

اولاد محمد حنفیہ؛

المناقب: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کے رجال ابراہیم و حسن اور محمد حنفیہ کے دو فرزند تھے۔(۶)

مؤلف: میں نے شہر نیشاپور کے باہر جنوب کی طرف دو قبریں دیکھیں جس کے ایک پتھر پر لکھا ہوا تھا: محمد

۱۔ جامع الاخبار ص ۶؛ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۱۲۹ ۲۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۲۶

۳۔ شوریٰ ۲۳: ''پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو''

۴۔ توبہ ۵۲: ''آپ کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس بات کا بھی انتظار کر رہے ہو وہ دو میں سے ایک نیکی ہے''۔

۵۔ تفسیر فرات ص ۱۴۹؛ بحار ج ۲۳ ص ۲۴۸ ۶۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بن ابراہیم بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام اور دوسرے پر لکھا تھا: عبداللہ بن ابراہیم بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛

محمد حنفیہ کے ایک فرزند کا احتجاج متوکل سے؛ (۱)

محمد بن خلیل ابوجعفر سکاک...لوہے کے سکے بناتے تھے، بغداد کے رہنے والے تھے، ہشام بن حکم کے شاگردوں میں سے ایک متکلم تھے، انہوں نے ہشام سے تعلیم حاصل کی تھی، انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں۔

رجال کشی: سہل بن بحر نے فضل شاذان فارسی سے روایت کی ہے کہ جب میں زندگی کے آخری ایام میں ان کی خدمت میں تھا تو انہوں نے کہا: میں سابقین کا جانشین ہوں، ہم نے محمد بن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ وغیرہ کو درک کیا ہے اور تقریباً پچاس سال سے ان کو حمل کیا ہے (ان سے استفادہ کیا ہے)، ہشام بن حکمؒ کی وفات ہوگئی، یونس بن عبدالرحمٰن بھی ان کے جانشین ہوئے، وہ مخالفین کے ابطال پر کمر بستہ تھے اور ان کو رد کرتے تھے، یونس بن عبدالرحمٰن نے بھی دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کی، ان کے جانشین سکاک تھے، انہوں نے بھی مخالفین کی تردید کی یہاں کہ تک ان کی بھی وفات ہوگئی، آج میں ان کے بعد ان کا جانشین ہوں۔ (۲)

ابوعبداللہ محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدنی...شیخ طوسیؒ نے ان کو اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں شمار کیا ہے۔ (۳)

عیون اخبار الرضا: حیدر بن ایوب سے منقول ہے؛ ان کا بیان ہے کہ ہم شہر مدینہ کے قبا نامی محلّہ میں اکٹھا ہوئے جہاں محمد بن زید بن علی زندگی گزارتے تھے، محمد کو آنے میں ذرا تاخیر ہوئی (عام طور سے وہ سر وقت ہمارے پاس آتے تھے)، ہم نے ان سے کہا: قربان جائیں، آج تاخیر کیوں ہوئی؟ کہا: ابوابراہیم (امام کاظم علیہ السلام) نے آج سترہ سادات (جن میں میں بھی تھا) کو بلایا تھا اور ہم سب کو اس بات کا گواہ بنایا کہ ان کے فرزند علی، امام کی حیات وموت میں ان کے وصی اور وکیل ہیں۔ (۴)

مؤلف: سید اجل سید علی خان شیرازی مدنی کا سلسلۂ نسب انہیں پر منتہی ہوتا ہے، انہوں نے شرح صحیفہ

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۳

۲۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۱۵ نقل از رجال کشی ص ۵۳۹ نمبر ۱۰۲۵

۳۔ رجال طوسی ص ۲۸۷ نمبر ۱۰۸

۴۔ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۲۸ ح ۱۶؛ بحار ج ۴۹ ص ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سجادیہ میں ان سے ایک واقعہ کو نقل کیا ہے جو ان کی عظمت و منزلت اور مروت پر دلالت کرتا ہے؛ ہم نے اس سے مربوط مطالب کو اپنی کتاب ''منتہی الآمال فی تواریخ النبی والآل'' میں نقل کیا ہے؛ خواہش مند حضرات اس کتاب کی جانب رجوع کر سکتے ہیں۔(۱)

محمد بن سعد ابوعبداللہ....واقدی کے کاتب ہیں، انہوں نے واقدی کی کتابوں کو جمع کیا ہے اور ان سے روایت بھی کی ہے۔ وہ ثقہ تھے، صحابہ و تابعین کی روایتوں سے آگاہ تھے؛ ابن ندیم سے یہی مروی ہے، ان کی وفات ۲۳۰ھ میں ہوئی ہے۔(۲)

سید محمد بن سعید طباطبائی قہبائی...انتہائی جلیل القدر، عظیم المرتبت، عالم و فاضل اور دیندار تھے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں ''مفاتیح الاحکام فی شرح آیات الاحکام'' کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے، احیاء اموات کے متعلق ان کی ایک دوسری کتاب ہے؛ ۱۰۹۲ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ یہ حالات ''جامع الرواۃ'' میں مرقوم ہیں۔(۳)

محمد بن سعید بن ہبۃ اللہ راوندی....عادل و موثق فقیہ تھے، منتجب الدین نے یہی لکھا ہے۔(۴)

محمد بن سلمہ بن ارتیل ابوجعفر یشکری...رجال نجاشی میں ہے کہ اصحاب کوفہ میں انتہائی جلیل القدر تھے، فقیہ اور روایت کے لغوی قاری تھے، جو بادیہ گئے اور وہاں اعراب سے ملاقات کی اور ان سے بہت کچھ سیکھا، یعقوب بن سکیب اور محمد بن عبدۃ النا سب نے بھی ان سے اخذ مطالب کیا ہے؛ وہ اکثر بیان کرتے تھے کہ محمد بن سلمہ یشکری نے ہم سے روایت کی ہے۔ یہ کوفہ کا گھر ہے جو لوگوں کی نظروں میں خاص احترام کا حامل ہے۔(۵)

محمد بن سلیمان بن حسن بن جہم بن بکیر بن اعین؛ ابوطاہر رازی ثقہ؛

ان کی جلالت قدر پر دلالت کرنے والے مطالب؛(۶)

محمد بن سنان ابوجعفر زاہری خزاعی...امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جان لو کہ تم ہمارے شیعوں

۱۔ منتہی الآمال ج۲ ص۷۷؛ ریاض السالکین فی شرح سید الساجدین ج۱ ص۱۳۸

۲۔ فہرست ابن ندیم ص۱۴۵

۳۔ جامع الرواۃ ج۲ ص۱۱۸ نمبر۸۶۳

۴۔ فہرست منتجب الدین ص۱۷۲

۵۔ رجال نجاشی ص۳۳۳ نمبر۸۹۵

۶۔ بحار ج۵۱ ص۳۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے درمیان شب تار میں چمکنے والی بجلی سے بھی زیادہ روشن ہو... فرمایا: اے محمد! بے شک مفضل، میرا انس اور میری آرام گاہ تھا اور تم ان دونوں (امام رضا اور امام جواد علیہما السلام) کے لئے انس وسکون کا موجب ہو، آتش جہنم پر ہمیشہ کے لئے حرام ہے کہ وہ تم تک رسائی حاصل کرے۔(۱)

اپنے فرزند ابو جعفر کی امامت کی تصریح کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام سے مروی محمد بن سنان کی روایت اور اس کے بعض فقرے جوان کی مدح وستائش پر دلالت کرتے ہیں؛ اس روایت میں ہے: اگر خداوند عالم میری عمر دراز کرے تو میں ان کا حق ان کو ضرور دوں گا، ان کی اور ان کے بعد آنے والے اماموں کی امامت کا اقرار کروں گا۔(۲)

امام جواد علیہ السلام کی برکت سے دو آنکھوں کی شفا سے مربوط روایت؛(۳)

مؤلف: محمد بن سنان کا سلسلۂ نسب عمرو بن حمق خزاعی کے غلام زاہر سے متعلق ہوتا ہے، عمرو امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرتے ہوئے کربلا میں شہید ہوئے، ہم نے نفس المہموم میں ان کے حالات کی جانب اشارہ کیا ہے۔(۴)

محمد بن شجاع قطان؛ شمس الدین... فاضل ومحقق، بظاہر وہ "معالم الدین فی فقہ آل یس" کے مؤلف ہیں، اجازات میں ان کے نام کی بہت مرتبہ تکرار ہوئی ہے، انہوں نے شیخ ابو عبداللہ مقداد بن عبداللہ سیوری حلی سے، انہوں نے شہیدؒ سے روایت کی ہے۔(۵)

محمد صالح بن احمد بن شمس الدین مازندرانی... علامہ وپیشوا، محقق ومدقّق، راضی وپاک، پارسا وپاکیزہ اور جلیل القدر وعظیم المرتبت تھے، اپنی زیرکی کے ذریعہ وہ دقیق مطالب پر دسترسی حاصل کر لیتے تھے، فاضل کامل اور صالح تھے، علوم عقلی ونقلی میں برجستہ تھے، مسلم ثقہ تھے، مکارم اخلاق اور نیک خصوصیات وکردار کے حامل تھے، انہوں نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں شرح اصول کافی (۵ رجلدیں)، شرح زبدۃ الاصول اور حاشیہ معالم الاصول وغیرہ کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ ۱۰۸۶ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، خداوند عالم ان پر رحمت نازل کرے۔ جامع الرواۃ میں اسی طرح مرقوم ہے۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۹ ص ۲
۲۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۹
۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۶۶
۴۔ نفس المہموم ص ۲۹۶
۵۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۳۱
۶۔ جامع الرواۃ ج ۲ ص ۱۳۱ نمبر ۹۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لفظ ''جلس'' کے ذیل میں ان کے حالات، ان کی زوجہ آمنہ بیگم اور ان کی اولاد کا تذکرہ کیا گیا، بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی قبر دونوں مجلسی کے آرام گاہ کے نزدیک ہے۔

محمد بن صالح بن محمد ہمدانی دہقان....ربیع الشیعہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت حجت علیہ السلام کے وکیلوں میں سے تھے؛

غیبت طوسیؒ: محمد بن صالح ہمدانی سے مروی ہے؛ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام زمانہ (عج) کی خدمت میں خط لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے آزار واذیت پہنچاتے ہیں اور آپ کے آبائے کرام سے مروی روایت ''ہمارے خادمین اور ہماری زندگی کو قوام دینے والے بدترین مخلوق خدا ہیں'' کی وجہ سے مجھے سرزنش کرتے ہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا: آفرین تمہاری حالت پر، کیا تم نے قرآن کریم میں یہ آیۂ مبارکہ نہیں پڑھی ہے: ﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً﴾۔(۱) خدا کی قسم! خداوند عالم نے جس قریہ میں برکت قرار دی ہے وہ ہم ہیں اور قریۂ ظاہرہ تم لوگ ہو۔(۲)

محمد طاہر بن محمد حسین قمی....جامع الرواۃ میں ہے: علامہ دہشوا، محقق و مدقّق، جلیل القدر اور عظیم المرتبت تھے، دقیق نکات میں صاحب ہوش اور ثقہ ثابت تھے، دین کے مسئلہ میں متدین واستوار تھے، ان کے فضائل و مناقب قابل شمارش نہیں ہیں، انہوں نے بڑی نفیس کتابیں لکھی ہیں، جن میں شرح تہذیب الاحکام اور الاربعین فی مناقب امیر المومنین کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔(۳) ہمارے استاد علامہ نوری نے بھی الفیض القدسی میں ان کو علامہ مجلسیؒ کے مشائخ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کی وفات ۱۰۹۸ھ میں ہوئی ہے۔(۴)

ان کی قبر زکریا بن آدم قمی کی قبر کے پاس ہے۔

محمد بن عباد بصری....یہ وہی ہیں جنہوں نے عالم خواب میں حکم رسول خداؐ سے اپنے اس پڑوسی کو قتل کیا جو حضرت امیر علیہ السلام پر دشنام طرازی کرتا تھا اور ان کو برا بھلا کہتا تھا، چنانچہ دوسرے دن خواب سے بیدار ہونے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کا پڑوسی مردہ حالت میں پایا گیا ہے۔(۵)

۱۔ سبا/۱۸؛ ''اور جب ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں کچھ نمایاں بستیاں قرار دیں''۔

۲۔ بحار ج۵۱ ص۳۴۳ ۳۔ جامع الرواۃ ج۲ ص۱۳۳ ۴۔ بحار ج۱۰۵ ص۸۰

۵۔ بحار ج۴۲ ص۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن عباس بن مروان بن ماہیار: ابوعبداللہ...ثقہ تھے۔(۱)

منتخب البصائر: ابوعبداللہ محمد بن عباس بن مروان کی کتاب ''تاویل ما نزل من القرآن فی النبی وآلہ'' سے منقول ہے کہ اس کتاب پر سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاؤس کی تحریر میں لکھا ہوا ہے: نجاشی نے اپنی کتاب فہرست میں ایک بات نقل کی ہے جس کی عین عبارت یہ ہے: محمد بن عباس ہمارے علماء میں ثقہ ثقہ اور عین استوار ہیں؛ انہوں نے مقنع فی الفقہ اور الدواجن لکھی ہے، ہمارے بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس متن کے ساتھ اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔(۲)

محمد بن عبدالجبار ابوصہبان قمی...امام جواد، امام ہادی اور امام عسکری علیہم السلام کے موثق اصحاب میں تھے۔

تنقیح المقال: کشف الغمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام عسکری علیہ السلام کے خادم تھے، انہوں نے امام علیہ السلام سے بہت سے مسائل دریافت کئے تھے۔(۳)

رجال نجاشی: ان کے متعلق ہے: صحیح عقیدے کے ساتھ عظیم المرتبت متکلم تھے جو علم کلام میں بہت زیادہ مفید اور قوی تھے۔ وہ ابتدائی زندگی میں مذہب معتزلہ کے تابع تھے پھر متوجہ ہوئے اور مذہب امامیہ کے گرویدہ ہو گئے، انہوں نے علم کلام میں کچھ کتابیں لکھی ہیں اور حدیث کو ابن بابویہ سے سنی اور اسے نقل کیا ہے۔

نجاشی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے لکھا: ابوحسین سوسنگردی جو شیعہ علماء و متکلمین میں تھے اور انہوں نے امامت کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے اور پچاس مرتبہ پا پیادہ حج کی سعادت حاصل کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے طوس گیا ہوا تھا، زیارت کے بعد ابوالقاسم بلخی سے ملاقات کے لئے بلخ کا سفر کیا، ملاقات اور عرض ادب کے بعد پرانی آشنائی کی وجہ سے موضوع امامت پر لکھی گئی ابوجعفر بن قبہ کی کتاب ''انصاف'' دکھائی، اس نے بھی اس کی رد میں ''المسترشد'' نامی کتاب لکھی، جب میں شہر ری واپس آیا تو ابن قبہ کو اس کی کتاب دکھائی، انہوں نے بھی اس کے جواب میں ''المستثبت'' نامی کتاب لکھی، میں اسے ابو القاسم کے پاس لے گیا اور انہوں نے بھی اس کے جواب میں ''نقض مستثبت'' نامی کتاب لکھی، دوبارہ شہر رے آیا لیکن ان کی وفات ہو چکی تھی، خدا ان پر رحمت نازل کرے۔(۴)

۱۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۳۵

۲۔ منتخب البصائر ص ۲۰۵؛ رجال نجاشی ص ۳۷۹؛ بحار ج ۵۳ ص ۱۰۹

تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۳۵؛ کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۱۸

۴۔ رجال نجاشی ص ۳۷۵ نمبر ۱۰۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

علامہ نے بھی خلاصہ میں ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ وہ حاذق اور اپنے عہد میں شیخ امامیہ تھے۔(۱)

محمد بن عبداللہ بن جعفر بن حسین بن جامع بن مالک حمیری؛ ابو جعفر قمی...ثقہ اور مستند تھے۔انہوں نے حضرت ولی عصر (عج) سے خط و کتابت کی اور ابواب شریعت کے بارے میں سوالات کئے ہیں۔احمد بن حسین نے ہم بیان کیا کہ یہ مسائل خط کے متن میں تھے اور حضرت کی توقیعات (اور جوابات) اسی خط میں سطروں کے درمیان لکھے ہوئے تھے، ان کے بھائیوں کے نام جعفر، حسین اور احمد تھے، انہوں نے بھی حضرت سے مکاتبہ کیا تھا؛ محمد نے کچھ کتابیں لکھی ہیں جن میں الحقوق، الاوائل، السماء، الارض، المساحہ والبلدان، ابلیس وجنودہ اور الاحتجاج کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے۔(۲)

محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛ ملقب بہ نفس زکیہ...امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت سی روایتیں مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس ایک ایسی کتاب تھی جس میں بادشاہوں کے نام لکھے ہوئے تھے لیکن اس میں محمد کے متعلق کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔(۳)

اس بات کا بیان کہ محمد نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے گھر بلایا لیکن حضرت وہاں تشریف نہیں لے گئے اور وہاں اسماعیل کو بھیجتے ہوئے اشارہ کیا: احتیاط سے کام لینا۔پھر اپنا ہاتھ منہ پر رکھا اور بتایا کہ اپنی زبان پر کنٹرول رکھنا۔(۴)

بنی ہاشم کی بیعت کا تذکرہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا ان کی بیعت نہ کرنا...حضرت کا حکومت بنی عباس سے باخبر کرنا اور محمد اور ان کے بھائی کا قتل ہونا؛(۵)

امام باقر علیہ السلام محمد بن حنفیہ کے غلام اسلم سے محمد بن عبداللہ بن حسن کے قتل کی پیش بینی کرنا اور اس واقعہ کے اخفاء و اغماض کا عہد و پیمان لینا؛(۶)

محمد بن عبداللہ بن حسن کے حالات کے متعلق بعض روایتیں؛(۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی: خدا کی قسم! میرا علم تم سے بہت زیادہ ہے اور تم میں سب سے زیادہ سخی

۱۔رجال علامہ ص ۱۴۳ نمبر ۳۱ ۲۔رجال نجاشی ص ۳۵۴ نمبر ۹۴۹ ۳۔بحار ج ۲۶ ص ۱۵۵

۴۔بحار ج ۲۶ ص ۱۸۶؛ ج ۴۷ ص ۲۷۰ ۵۔بحار ج ۴۶ ص ۱۸۵؛ ج ۴۷ ص ۱۳۱، ۲۷۷ ۶۔بحار ج ۴۶ ص ۲۵؛ ج ۴۷ ص ۱۴۹

۷۔بحار ج ۴۷ ص ۲۷۰۔۲۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اور دلیر ہوں۔(۱)

کافی: محمد کے والد عبداللہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد: خدا سے ڈرو، اپنے اور اپنے بھائیوں پر رحم کرو، بخدا! میں اسے سب سے زیادہ نامبارک نطفہ سمجھتا ہوں، وہ سدۂ اشجع کے گھروں کے درمیان قتل کیا جائے گا، گویا میں اسے برہنہ حالت میں زمین پر پڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔(۲)

محمد اور عیسیٰ بن زید نے محمد کی بیعت لینے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام پر جو مصائب ڈھائے ان کا بیان؛

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت کی پشت پر مارا اور زندان میں ڈال دیا اور ان لوگوں کے اموال اور رشتہ داروں کو غارت کیا جنہوں نے محمد کے ساتھ تعاون نہیں کیا تھا، پھر کچھ دنوں بعد اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب علیہ السلام قتل کر دیئے گئے۔(۳)

محمد نے ۱۴۵ھ کو جب جمادی الثانی کی دو راتیں بچی تھیں تو قیام کیا اور اسی سال ۱۴ رمضان المبارک بروز دوشنبہ قتل کر دیا گیا۔(۴)

مؤلف: محمد اور ان کے بھائی ابراہیم کا تذکرہ ہم نے تتمۃ المنتہیٰ فی وقایع ایام الخلفاء میں کیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

معاویہ کے دربار میں حضرت علیؑ کی مدح میں حمیری کے اشعار؛

معاویہ کے دربار میں محمد بن عبداللہ حمیری کا حضرت علی علیہ السلام کی مدح وستائش کرنا اور اس سے دس ہزار درہم کی تھیلی لینا؛

بشارۃ المصطفیٰ: ہشام بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک دن طرماح طائی، ہشام مرادی اور محمد بن عبداللہ حمیری، معاویہ کے پاس اکٹھا ہوئے۔ معاویہ نے ایک ہزار کی تھیلی نکال کر اپنے ہاتھ میں رکھ لی اور کہا: اے شاعران عرب! تم لوگ علیؑ کے بارے میں صرف حق بات کہنا جس کی بات سب سے اچھی ہوگی اسے یہ تھیلی عنایت نہ کر دوں تو صخر بن حرب کی نسل سے نہیں۔

یہ سن کر طرماح کھڑا ہوا اور حضرت علیؑ کی مذمت میں کچھ بولنے لگا۔ معاویہ نے کہا: بیٹھ جاؤ، تمہاری نیت سے خدا واقف ہے۔ اس کے بعد ہشام مرادی نے کھڑے ہو کر حضرت علیؑ کی مذمت کی، معاویہ نے کہا: تم

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۷۵ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۸۲ ۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۸۳

۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بھی اپنے دوست کے پاس بیٹھ جاؤ، خدا تم دونوں کی منزلت سے خوب واقف ہے۔ عمرو عاص بھی مجلس میں موجود تھا اس نے اپنے جگری دوست حمیری سے کہا: تم کچھ کہو لیکن حق ہی بولنا۔ پھر معاویہ کی طرف رخ کر کے کہا: تم نے قسم کھا کر کہا تھا کہ یہ تھیلی اسی کے حوالے کرو گے جو علیؑ کے متعلق حق بات کہے گا، معاویہ نے پھر تکرار کی: ہاں! میں صخر بن حرب کی نسل سے نہیں اگر اس شخص کو یہ تھیلی نہ دوں جو علیؑ کے بارے میں حق بات کہے۔ چنانچہ محمد بن عبداللہ حمیری کھڑے ہوئے اور کہا:

بحق محمد قولوا بحق — فان الافك من شيم اللئام

ابعد محمد بابی و امی — رسول الله ذی الشرف التهامی

اليس على افضل خلق ربی — و اشرف عند تحصيل الانام

ولايته هی الايمان حقا — فذرنی من اباطيل الكلام

امام هدى اتاه الله علما — به عرف الحلال من الحرام

و لو انی قتلت النفس حبا — له ما كان فيها من اثام

يحل النار قوما ابغضوه — و ان صلوا و صاموا الف عام

و لا والله لما تزكو صلاة — بغير ولاية العدل الامام

امير المومنين بك اعتمادی — وبالغر الميامين اعتصامی

برأت من الذی عادیٰ علياً — و حاربه من اولاد الطغام

تناسوا نصبه فی يوم خم — من البارى و من خير الانام

برغم الانف من يشنا كلامی — على فضله كالبحر طامی

و ابرأمن اناس اخروه — و كان هو المقدم بالمقام

على هزّم البطال لما — رأوا فی كفه برق الحُسام

ترجمہ اشعار: ”تمہیں محمدؐ کے حق کا واسطہ! سچ ہی بولو۔ کیونکہ اتہام طرازی بری خصلت ہے۔ کیا محمدؐ کے بعد، ان پر ہمارے ماں باپ قربان! جو خدا کے رسولؐ اور صاحبِ مجد و شرف ہیں، علیؑ تمام مخلوقات رب سے افضل اور نادرۂ روزگار لوگوں میں شریف ترین نہیں ہیں؟ حق بات تو یہ ہے کہ ان کی ولایت ہی ایمان ہے پھر

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مہمل باتوں سے مجھے کیا سروکار! انہیں کے بارے میں اطاعت رب ہے اور بیمار دلوں کی شفاعت ہے۔ ابو الحسن علیؑ ہمارے امام ہیں، ان پر ہمارے ماں باپ قربان! وہ حرام سے پاک و پاکیزہ ہیں، راہ ہدایت کے امام ہیں، خدا نے انہیں کے ذریعے حلال و حرام کو پہچنوایا۔ اگر میں ان کی محبت میں جان دے دوں تو یہ گناہ نہیں ہے، ان کے دشمن تمام عمر روزہ نماز کریں پھر بھی جہنم میں جائیں گے۔ خدا گواہ! اس امام عادل کے بغیر کوئی نماز و روزہ مقبول نہیں۔ اے امیر المومنینؑ! آپ پر پورا اعتماد و بھروسہ ہے، آپ کے درخشاں اطمینان بخش حصار سے وابستہ ہوں، یہ میرا قول، میرا دین ہے۔ اے رب! میں آخری سانسوں تک اسی بات پر جما رہوں گا، علیؑ کے دشمن سے بیزار ہوں، ان کمینی نسل کے لوگوں سے بھی بیزار ہوں جنہوں نے علیؑ سے جنگ کی، لوگ غدیر خم میں ان کا خدا و رسولؐ کی طرف سے امام متعین ہونا بھول گئے، جو لوگ ان پر کیچڑ اچھال رہے ہیں ان کے برخلاف علیؑ فضائل کا سمندر ہیں، میں ان سے بھی بیزار ہوں جو علیؑ کو چوتھا خلیفہ مانتے ہیں کیونکہ علیؑ مرتبے کے لحاظ سے مقدم ہیں اور جب علیؑ کے ہاتھ میں شمشیر آبدار ہو تو باطل شکن ہیں"۔

اشعار سننے کے بعد معاویہ نے کہا: تم ان میں سب سے زیادہ سچے ہو اس لئے اس تھیلی کو لے لو۔ (۱)

محمد بن عبداللہ بن علی بن زہرہ حسینی صادقی حلبی... ان کی کنیت ابو محمد محی الدین تھی، وہ فقیہ اور عالم و فاضل تھے، بہت زیادہ علم کے مالک تھے، بزرگان امامیہ میں شمار ہوتے تھے، ان کی ولادت شوال ۵۶۶ھ میں ہوئی۔ انہوں نے فقہ کی تعلیم شیخ جلیل محمد بن ادریس سے حاصل کی، ان سے، ان کے والد اور ان کے چچا حمزہ سے روایت کی ہے؛ سید صدر الدین نے حاشیہ منتہی میں اسی طرح لکھا ہے۔ (۲)

ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن مملک اصفہانی گرگانی؛

رجال نجاشی: ہمارے بزرگ علماء میں انتہائی گرانقدر اور عظیم المرتبت تھے، ابتدائی زندگی میں معتزلی تھے پھر عبدالرحمٰن بن احمد خیرویہؒ کے ذریعہ صراط مستقیم اور مذہب حقہ کے پیروکار ہوئے؛ انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں۔ (۳)

محمد بن عبیداللہ قمی... یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت حجت علیہ السلام کی تلاش میں تیس سال تک ہر جگہ کا سفر کیا اور

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۲۵۸ ۲۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۴۴ ۳۔ رجال نجاشی ص ۳۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بالآخر حضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئے۔(۱)

محمد بن عثمان بن سعید عمری...ابو جعفر کنیت تھی، باب امام ہادی علیہ السلام تھے اور پچاس سال تک حضرت قائمؑ کے وکیل رہے، ان کے وسیلہ سے بہت سے مشتاقوں کی آرزوئیں پایۂ تکمیل تک پہنچیں اور معجزات ظاہر ہوئے۔ جب احمد بن اسحاق نے امام عسکری علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں اپنا دین کس سے حاصل کروں اور کس کی بات کو قبول کروں؟ تو فرمایا: عمری اور ان کے فرزند دونوں ہی ثقہ ہیں، ان دونوں کے ذریعہ تم تک جو پہنچے وہ مجھ سے پہنچا ہے، وہ جو کہیں وہ ایسا ہی جیسے انہوں نے میری طرف سے کہا ہے، لہذا ان کو غور سے سنو اور ان کی پیروی کرو کیونکہ یہ دونوں قابل وثوق واطمینان ہیں۔ محمد کے فضائل ومناقب اس سے کہیں زیادہ مشہور ہیں کہ انہیں بیان کیا جائے۔(۲)

اس بات کا بیان کہ ابو جعفر عمری، محمد بن عثمان اور ان کے والد ابو عمرو حضرت حجت علیہ السلام کی طرف سے وکیل تھے، محمد خاکسار بزرگ تھے، ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے تھے اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔(۳)

ان کی جانب شیعوں کا رجوع کرنا؛(۴)

ان کا ایسے امر کی خبر دینا جس سے رسول اور اس کے وصی وجانشین کے علاوہ کوئی بھی آگاہ نہیں ہوتا۔(۵)

ان کے والد کی توثیق وامانت اور جانشینی کے متعلق توقیع شریف؛ چنانچہ حضرت کے ایک خط میں ہم پڑھتے ہیں: محمد بن عثمان عمری (خدا ان پر اور ان کے والد پر رحمت نازل کرے) میرے لئے قابل اعتماد ہے اور ان کی تحریر میری تحریر ہے۔(۶)

انہوں نے فقہ کے موضوع پر کچھ کتابیں لکھی ہیں جو ایسے مطالب پر مشتمل ہیں جو امام حسن عسکری علیہ السلام، حضرت حجت علیہ السلام اور اپنے والد سے سنے ہیں؛ ان سے منقول ہے کہ خدا کی قسم! حضرت صاحب الامر (عج) ہر سال حج کے موقع پر مکہ میں ہوتے ہیں، وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں اور سب کو پہچانتے ہیں، لوگ بھی ان کو دیکھتے ہیں لیکن وہ نہیں پہچان پاتے۔ یہ بھی مروی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا: کیا آپ نے حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟ کہا: ہاں! جب میں نے آخری مرتبہ دیکھا تو وہ بیت اللہ میں تھے اور فرما رہے تھے:

۱۔ بحار ج ۵۲ ص ۳
۲۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۴۹، ج ۲ ص ۲۴۵
۳۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۰
۴۔ بحار ج ۲۵ ص ۳۲۹
۵۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۶۔۳۳۶
۶۔ بحار ج ۲۱ ص ۳۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

''خدایا! تو نے جس چیز کا مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے عملی جامہ پہنا''۔ اسی طرح ان سے مروی ہے کہ میں نے باب مستجار کے پاس حضرت کو دیکھا، وہ خانۂ خدا کا پردہ پکڑے ہوئے فرمارہے تھے: خدایا! میرے ذریعہ سے اپنے دشمنوں سے انتقام لے۔

اسی طرح منقول ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ایک قبر کھود رکھی تھی اور اسے ساج (ایک درخت کے پتہ) کے ذریعہ سجا رکھا تھا اور اس کے اطراف میں قرآن کی آیتیں اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء لکھ رکھے تھے؛ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہا کہ کوئی بھی اسباب وعلل کی وجہ سے ہی کوئی کام انجام دیتا ہے۔ وہ ہر روز اس قبر میں جاتے اور ایک جزو قرآن پڑھتے پھر اس میں سے باہر آتے تھے۔ جمادی الاول ۳۰۴ھ یا ۳۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی، انہوں نے اپنی تاریخ وفات کی بھی خبر دے رکھی تھی، تقریباً پچاس سال تک انہوں نے حضرت کی نیابت کا عہدہ سنبھالا، ان کی قبر بغداد میں ان کے والد کی قبر کے پاس ہے۔(۱)

مؤلف: آج ان کی قبر باب سلمان کے کنارے پر شکوہ مقبرہ کی حیثیت رکھتی ہے اور بغداد کے لوگوں کے نزدیک ''شیخ خلانی'' کے نام سے معروف ہے۔

حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونے کا بیان؛ (۲)

شیخ ابوجعفر عمری کے بھتیجے ابوبکر بغدادی کے امر کا بیان؛ (۳)

محمد بن علی بن ابراہیم بن ابی جمہور... ان کا تذکرہ لفظ ''جہر'' کے ذیل میں کیا گیا۔

محمد بن علی ابن ابراہیم استرآبادی... ''میرزا محمد استرآبادی'' کے ذیل میں ان کے حالات لکھے جائیں گے۔

محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد ہمدانی... شہر ہمدان سے منسوب ہیں؛ انہوں نے اپنے والد سے، اپنے جد کے واسطہ سے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ محمد حضرت حجت علیہ السلام کے وکیل تھے، ان کے والد اور دادا دونوں ہی حضرت کے وکیل تھے۔ محمد کے ایک فرزند تھے جن کا نام قاسم تھا، وہ بھی حضرت حجت علیہ السلام کے وکیل تھے۔(۴)

۱۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۵۰ ۲۔ بحار ج ۵۲ ص ۳۰۔۲۶ ۳۔ بحار ج ۵۱ ص ۳۷۷

۴۔ رجال نجاشی ص ۳۴۴ نمبر ۹۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن علی بن ابراہیم بن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام:

ارشاد مفید: ابن قولویہ نے کلینی سے اور انہوں نے علی بن ابراہیم معروف بہ کردی سے روایت کی ہے کہ میں ایک وقت تنگ دست ہوگیا، میرے والد نے مجھ سے کہا: چلو اس شخص (امام حسن عسکری علیہ السلام) کی خدمت میں چلیں، ان کی سخاوت و بخشش کا بہت شہرہ ہے، میں نے کہا: آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ کہا: میں نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا ہے۔ ہم لوگ روانہ ہوگئے، راستہ میں والد نے کہا: کس قدر ہمیں ضرورت ہے، اگر وہ ہمیں ۵۰۰ر درہم دے دیں؛ ۲۰۰ر درہم لباس کے لئے، ۲۰۰ر قرض کی ادائیگی کے لئے اور ۱۰۰ر درہم دوسرے اخراجات کے لئے۔ میں سوچنے لگا: اے کاش! وہ مجھے بھی ۳۰۰ر درہم مرحمت فرمادیتے: ۱۰۰ر درہم سے ایک چوپایہ خریدتا، ۱۰۰ر درہم دوسرے اخراجات کے لئے اور ۱۰۰ر دوسرے اخراجات کے لئے اور ۱۰۰ر درہم میں لباس بنواتا اور جبل چلا جاتا (ایران کا مغربی پہاڑی سلسلہ ہمدان و قزوین تک بلاد جبل کہلاتا ہے)۔

جس وقت ہم امام کے گھر پہنچے، ایک خادم باہر آیا اور کہا نے کہا: علی بن ابراہیم اور ان کے فرزند محمد اندر تشریف لائیں۔ جب ہم لوگ اندر آگئے، ہم نے سلام کیا، انہوں نے ہمارے والد سے فرمایا: اے علی! کیا وجہ تھی کہ اب تک ہمارے پاس نہیں آئے؟ والد نے کہا: ایسی حالت میں آپ کے پاس آنے میں شرما رہا تھا۔ جب ہم امام کے گھر سے باہر نکلے، امام کا خادم ہمارے پاس آیا اور اس نے والد کو ایک تھیلی دی اور کہا کہ یہ پانچ سو درہم ہیں، ۲۰۰ر آپ کے لباس کے لئے، ۲۰۰ر آپ کے قرض کی ادائیگی کے لئے اور ۱۰۰ر درہم بقیہ اخراجات کے لئے۔ پھر مجھے ایک تھیلی دی اور کہا کہ یہ ۳۰۰ر درہم ہیں، ۱۰۰ر چوپایہ خریدنے کے لئے، ۱۰۰ر دوسرے اخراجات کے لئے اور ۱۰۰ر درہم لباس کے لئے۔ دیکھو جبل نہ جاؤ بلکہ سوراء جاؤ۔ چنانچہ امام کے حکم کی تعمیل میں بغداد کی ایک آبادی سوراء گیا اور وہاں شادی کی۔

اس حدیث کے راوی ابن کردی کا بیان ہے: حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی مالی مدد کی برکت اور حضرت کے پیشنہاد کی وجہ سے دو ہزار دینار سرمایہ حاصل ہوا، اگرچہ وہ حضرت کی امامت کے معتقد نہیں تھے اور واقفیہ مذہب کے پیروکار تھے، اس کے باوجود اپنے والد کی بے وفائی کی مذمت کرتے ہوئے ان سے کہا: کیا اس

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے بھی زیادہ واضح وآشکار دلیل چاہئے؟ کہا: تم سچ کہتے ہو لیکن ہم پہلے عقیدہ کے مطابق ہی عمل کریں۔(۱)

محمد بن حسین بن ابی الحسن موسوی عاملی جبعی...صاحب کتاب مدارک؛

امل الآمل میں ان کے متعلق ہے: وہ فاضل و ماہر، برجستہ محقق و مدقّق، عابد و زاہد، متقی و پرہیزگار، فقہ و محدث کامل، جامع فنون وعلوم، جلیل القدر اور عظیم المرتبت تھے، انہوں نے اپنے والد، احمد اربیلی اور شہید ثانی کے سامنے قرائت کی ہے، اپنے ماموں شیخ حسن کے ہم مباحث تھے، ان میں سے ہر ایک نماز میں دوسرے کی اقتدا کرتے تھے اور اس کے درس میں شرکت کرتے تھے، میں نے بھی ان کے بعض تلامذہ کو دیکھا اور درک کیا ہے، ان کی کتاب "مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام" ہے جو تین جلدوں میں بحث عبادات پر مشتمل ہے، ۹۹۸ھ میں وہ اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے، یہ بہترین استدلالی کتاب ہے، ان کی دوسری کتابوں میں حاشیہ استبصار، حاشیہ تہذیب، الفیہ شہید اور شرح مختصر النافع وغیرہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔(۲)

۱۰۰۹ھ میں جبع نامی دیہات میں ان کی وفات ہوئی؛ ان کے ماموں نے ان کی قبر پر مندرجہ ذیل آیۂ مبارکہ لکھوائی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾۔(۳)

"حسن بن زین الدین" کے ذیل میں اس سے مربوط مطالب پیش کئے گئے۔

محمد بن علی بن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛

رجال نجاشی: ان کے پاس ایسا نسخہ ہے جس کی انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔(۴)

محمد بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی؛ یعنی شیخ صدوقؒ ہیں...لفظ "صدق" کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۷۸؛ ارشاد مفید ص ۳۴۱ ۲۔ امل الآمل ج ۱ ص ۱۶۷

۳۔ احزاب/۲۳؛ "مومنین میں ایسے بھی مرد میدان ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے، ان میں بعض اپنا وقت پورا کر چکے ہیں اور بعض اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے"۔

۴۔ روضات الجنات ج ۷ ص ۵۴؛ ریاض العلماء ج ۵ ص ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہ السلام؛

رجال نجاشی: علم حدیث میں لائق وثوق اور دلیل تھے، صحیح عقائد کے حامل تھے، انہوں نے امام ہادی اور امام عسکری علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے، امام سے خط وخطابت کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ امام عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حجت علیہ السلام کی والدہ انہیں کے گھر میں تھیں، مقاتل الطالبین انہیں کی کتاب ہے۔ حسین بن عبید اللہ کا بیان ہے: علی بن محمد قلانسی نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ حمزہ بن قاسم نے اپنے چچا محمد بن علی بن حمزہ کے واسطہ سے مجھ سے روایت کی ہے۔(۱)

محمد بن علی بن حمزہ طوسی مشہدی: ابو جعفر... فقہ عالم وواعظ تھے، کافی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: والوسیلہ، والواسطہ، الرائع فی الشرائع، المعجزات اور مسائل فی الفقہ؛ منتجب الدین میں نے ان کے متعلق یہی لکھا ہے۔(۲)

محمد بن علی بن شہر آشوب سوری مازندرانی... رشید ملت ودین، فخر شیعہ، تاج شریعت، آثار مناقب وفضائل کے احیا گر، محدث ومفسر، محقق وادیب اور جامع فنون فضائل تھے۔ مذہب امامیہ کی انتہائی نفیس اور مفید کتاب ''المناقب'' کے مؤلف ہیں، ان کی دوسری کتابوں میں معالم العلماء اور متشابہ القرآن وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ اہل سنت نے بھی ان کی عظمت ومنزلت اور رفعت مقام کا اقرار کیا ہے۔ صفدی ان کے بارے میں لکھتے ہیں: ابو جعفر سروی مازندرانی، مذہب شیعہ کے رشید اور شیوخ شیعہ میں سے ایک ہیں جن کو قرآن کا اکثر حصہ حفظ تھا، اصول شیعہ سے بطور کامل واقف تھے چنانچہ دوسرے شہروں سے بھی ان سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس آتے تھے، پھر انہوں نے علوم قرآن، علوم غریبہ ونحو وغیرہ میں دوسروں پر تقدم حاصل کیا، اکثر ایام میں پے در پے فراز منبر پر وعظ ونصیحت کرتے تھے، اسی لئے لوگوں نے انہوں نے پسند کرنا شروع کیا اور وہ انہیں تحفہ وتحائف سے نوازنے لگے، وہ بہت خوش شکل اور بوڑھاپے میں بھی خوبصورت تھے، گفتگو میں سچائی ٹپکتی تھی اور بڑی متانت سے گفتگو کرتے تھے، خضوع وخشوع، عبادت اور تہجد سے شخصیت آراستہ تھی، ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ ابن ابی طی نے اپنی تاریخ میں ان کی بہت زیادہ مدح و

۱۔ رجال ناشی ص ۳۴۷ نمبر ۹۳۸ ۲۔ فہرست منتجب ص ۱۶۴ نمبر ۳۹۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ستائش کی ہے؛ ۵۸۸ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۱)

مؤلف: ان کی قبر حلب میں مشہد السقط کے پاس موجود ہے۔(۲)

ابوالفتح محمد بن علی بن عثمان کراجکی...شیخ فقیہ اور جلیل القدر تھے، ہمارے استاد نے مستدرک میں ان کے متعلق لکھا ہے: ان کو شہید نے اپنی اکثر کتابوں میں ''علامہ'' سے تعبیر کیا ہے حالانکہ انہوں نے علامہ حلی کے لئے فاضل کی تعبیر استعمال کی ہے۔(۳) منتجب میں ہے: وہ فقیہ اصحاب تھے۔(۴) الامل میں ان کے متعلق ہے: فاضل و متکلم عالم، فقیہ محدث، ثقہ جلیل القدر....اس کے بعد انہوں نے ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔(۵) تنقیح المقال میں ہے کہ میں نے ان کی روایت کو ان کے ذریعہ سے بہت زیادہ تکرار کی ہے، بعض روایتوں میں یہ عبارت موجود ہے: ''مکہ میں، مسجد الحرام میں اور باب مستجار کے سامنے''۔(۶)

علامہ مجلسیؒ ان کے بارے میں لکھتے ہیں: کراجکی، بزرگ علماء وفقہاء اور متکلمین میں سے ہیں۔ تمام صاحبان اجازات نے اپنے اجازے کو انہی سے مستند کیا ہے، ان کی کتاب ''کنز الفوائد'' وہ مشہور کتاب ہے جس سے بہت سے علماء نے ان کے بعد استفادہ کیا ہے، ان کی دوسری کتابیں بھی انتہائی گرانقدر ہیں۔(۷)

ابوجعفر محمد بن علی بن محبوب اشعری قمی؛

رجال نجاشی: اپنے عہد میں اہل قم کے بزرگ، ثقہ اور فقیہ تھے، صلابت رائے کے حامل تھے، انہوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں۔(۸)

محمد بن علی بن نعمان؛ ابوجعفر مومن الطاق....ان کا تذکرہ ''محمد بن نعمان'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

سید محمد؛

محمد بن علی ہادی علیہ السلام...کنیت ابوجعفر تھی، سید محمد کے نام سے مشہور ہیں۔

بصائر الدرجات، ارشاد مفید: اپنے والد گرامی کی حیات ہی میں دار بقا کی طرف کوچ کر گئے، حضرت امام

۱۔ روضات الجنات ج ۶ ص ۲۹۰ نمبر ۵۸۵، الوافی بالوفیات ج ۴ ص ۱۶۴
۲۔ تقیۃ المصدور ص ۶۷۸
۳۔ مستدرک ج ۳ ص ۳۲۵
۴۔ فہرست منتجب الدین ص ۱۵۴ نمبر ۳۵۵
۵۔ امل الآمل ج ۲ ص ۸۷
۶۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۵۹
۷۔ بحار ج ۱ ص ۳۵
۸۔ رجال نجاشی ص ۳۴۹ نمبر ۹۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہادی علیہ السلام ان کے گھر تشریف لائے، لوگوں نے ان کے لئے ایک تخت بچھایا، آپ اس پر بیٹھے، ان کے خاندان والے اطراف میں جمع ہو گئے تھے، آپ کے فرزند حضرت ابو محمد عسکری علیہ السلام بھی ایک گوشہ میں کھڑے تھے، امام ہادی علیہ السلام نے ابو محمد کی جانب رخ کر کے فرمایا: میرے لال! اپنے خالق کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے تمہارے متعلق امر امامت کو تازہ کر دیا ہے۔(۱)

ارشاد مفید: ایک دوسری روایت میں ہے: حضرت ابو محمد عسکری علیہ السلام چاک گریبان کے ساتھ آئے اور جب ان کے والد گرامی نے یہ بات بیان کی تو گریہ فرمایا اور کلمۂ استرجاع اپنی زبان سے جاری کرتے ہوئے فرمایا: اس خدا کا شکر جو عالمین کا پروردگار ہے، اتمام نعمت پر میں صرف اسی کا شکر ادا کرتا ہوں؛ انا للہ و انا الیہ راجعون۔(۲)

مؤلف: ابو جعفر سید محمد کی قبر سامراء کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں ایک جگہ ہے اور کافی مشہور ہے، لوگ نذر کے ذریعہ وہاں کا ارادہ کرتے ہیں، اس سے برکت حاصل کرتے ہیں اور وہاں دعائیں مانگتے ہیں، وہاں کی بہت سی کرامتیں منقول ہیں، ہمارے استاد شیخ نوری صاحب کتاب مستدرک علی الوسائل بھی ان کی زیارت کا بہت زیادہ عقیدہ رکھتے تھے، انہوں نے روضہ کی تعمیر میں بہت زیادہ کوشش کی ہے اور ان کی ضریح کے کتیبہ پر لکھوایا: ”هذا مرقد السيد الجليل ابى جعفر محمد بن الامام ابى الحسن على الهادى “۔ انتہائی عظیم الشان اور جلیل القدر تھے، شیعہ یہ سوچتے تھے کہ والد کے بعد وہی امام ہوں گے لیکن جب وفات ہو گئی تو ان کے والد نے امام عسکری علیہ السلام سے فرمایا: خداوند عالم کا شکر ادا کرو کہ تمہارے لئے جدید امر ظاہر ہوا ہے، ان کے والد نے ایام طفلی ہی میں ان کو مدینہ میں اپنا جانشین قرار دیا تھا، پھر حکومت کے جبر و اکراہ کی وجہ سے سامرا چلے گئے... ان کی وفات پر امام عسکری علیہ السلام نے گریبان چاک کیا اور جن لوگوں نے اس عمل پر اعتراض کیا ان سے فرمایا: موسیٰ نے بھی اپنے بھائی ہارون کے لئے گریبان چاک کیا تھا، ان کی وفات ۲۵۲ھ میں ہوئی ہے۔(۳)

مؤلف: ابو جعفر سید محمد کے حالات پر مشتمل ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ ابو الحسن نسابہ نے نقل کیا ہے

۱۔ بصائر الدرجات ص ۴۹۲ ح ۱۳؛ ارشاد شیخ مفید ص ۳۳۶

۲۔ ارشاد مفید ص ۳۳۶؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۴۰، ۲۴۵

۳۔ مشاہد العترۃ الطاہرہ و اعیان الصحابہ والتابعین، سید عبد الرزاق کمونہ ص ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہ ابو جعفر نے حجاز جانے کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی کی زندگی میں سفر کا آغاز کیا، وہ موصل سے نو فرسخ کے فاصلہ پر واقع بلدنامی دیہات میں پہنچے، وہاں ان کی وفات ہوگئی اور ان کی قبر بھی وہیں ہے۔ ابو محمد عسکری علیہ السلام کو اپنے بھائی سید محمد سے بہت زیادہ انس و محبت تھی، ان کو ایام طفلی میں سرزمین حجاز پر اپنا جانشین بنایا تھا اور خود جبر و اکراہ کے ذریعہ سامرا تشریف لے گئے، سید محمد بہت زیادہ جلالت قدر کے حامل تھے۔ (۱)

محمد بن عمار بن یاسر مخزومی... شیخ نے اپنی کتاب رجال میں ان کو اصحاب رسول خداؐ میں شمار کیا ہے اور کہا ہے: وہ اصحاب کوفہ میں سے تھے، رسول خداؐ نے ان کی بیماری کے موقع پر عیادت کرتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ (۲)

محمد بن عمرو بن عبداللہ بن مصعب بن زبیر بن عوام:

رجال نجاشی: ہمارے علماء میں زبردست متکلم تھے، امامت کے موضوع پر بہترین کتاب لکھی ہے جو ''الصورہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ (۳)

محمد بن عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام... یہ کربلا میں موجود تھے، ابو صلاح نے تقریب المعارف میں ان کے متعلق لکھا ہے: عبید اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محمد بن عمر اور محمد بن عمر بن حسن کو دیکھا، یہ وہ ہیں جو امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کربلا میں موجود تھے اور شیعہ ان کو ابو جعفر (امام باقر علیہ السلام) سمجھتے تھے اور ان کے حق اور فضائل کی معرفت رکھتے تھے... وہ آگے لکھتے ہیں: ابو فلاں کے بارے میں گفتگو کی اور محمد بن عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: خاموش رہو، تم ناتوان ہو اور یہ دونوں خون امام حسین علیہ السلام میں شریک تھے۔ (۴)

محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی؛ ابو عمرو... شیخ طوسیؒ لکھتے ہیں: محمد بن عمر بن عبدالعزیز ابو عمرو اور کشی کی کنیت سے مشہور تھے، انہوں نے الرجال نامی کتاب لکھی ہے، عیاشی کے شاگردوں میں سے ہیں، ثقہ تھے، وہ علم رجال اور اخبار و روایات سے بہت زیادہ آشنا تھے۔ نجاشی بھی لکھتے ہیں: ثقہ اور عین تھے، انہوں نے ضعیف راویوں سے بہت زیادہ روایتیں نقل کی ہیں، عیاشی کے جگری دوست تھے، اپنے علم کو انہیں سے حاصل کیا ہے۔ کشی

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین ص ۱۳۰، ۱۳۳ ۲۔ رجال طوسی ص ۳۰ نمبر ۴۸ ۳۔ رجال نجاشی ص ۳۳۹ نمبر ۹۰۹

۴۔ بحار ج ۸ ص ۲۵۰ (قدیم)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نے الرجال نامی کتاب لکھی ہے جس میں علوم کی بھرمار ہے لیکن اس میں غلطیاں اور اشتباہات بھی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں، علی بن نوح وغیرہ نے جعفر بن محمد کے ذریعہ ان کی کتاب کی اطلاع مجھے دی ہے۔(۱)

محمد بن عمر بن محمد بن سالم تمیمی... معروف بہ جعابی....لفظ ''جعب'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد مدنی؛ صاحب المغازی؛

تنقیح المقال: ابن ندیم لکھتے ہیں: محمد بن عمر ابوعبداللہ واقدی اسلمی؛ قبیلہ سہم بن اسلم کے دو اسلم کے غلام تھے، تشیع کی طرف مائل تھے اور اپنے مذہب میں بہت سچے تھے لیکن مجبوراً تقیہ کرتے تھے؛ یہ وہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام، رسول اکرم کا ایک معجزہ ہیں، جس طرح عصا جناب موسیٰ کا اور مردوں کو زندہ کرنا جناب عیسیٰ بن مریم کا معجزہ تھا۔ انہوں نے دوسری روایتیں بھی نقل کی ہیں، اصل مدینہ کے رہنے والے تھے پھر وہاں سے بغداد چلے گئے، وہاں مامون کی طرف سے منصب قضاوت کے عہدہ پر فائز ہوئے، وہ جنگ، فتوحات اور لوگوں کے اختلاف میں فقہ وحدیث اور احکام وروایات سے بہت زیادہ آشنا تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن اسحاق کا بیان ہے: میں نے پرانی تحریر میں دیکھی ہے کہ واقدی نے اپنی وفات کے بعد ۶۰۰/ اونٹوں کے برابر کتابیں بطور یادگار چھوڑی ہیں، ان میں سے ہر ایک کو دو لوگ اٹھاتے، ان کے پاس دو زرخرید غلام تھے جو دن ورات ان کے لئے لکھتے تھے، انہوں نے اس سے قبل ان کے لئے دو ہزار دینار کی کتابیں خریدیں تھیں۔

ان کے کاتب محمد بن سعد سے منقول ہے کہ ابوعبداللہ واقدی نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کی ولادت ۱۳۰ھ ہوئی ہے اور ۱۲/ ذی الحجہ ۲۰۷ھ کو ان کی وفات ہوئی ہے، اس وقت ان کی عمر ۷۸/ سال تھی۔ خیزران نامی جگہ پر ان کو سپرد خاک کیا گیا، محمد بن سماعہ نے ان پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد محمد نے ان کی اٹھائیس کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔(۲)

محمد بن عیسیٰ بحرانی... یہ جھوٹے انار کے مسئلہ میں حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔(۳)

۱۔ رجال طوسی ص ۴۹۷ نمبر ۳۸؛ رجال نجاشی ص ۳۷۲ نمبر ۱۰۱۸ ۲۔ فہرست ابن ندیم ص ۱۴۴ ۳۔ بحار ج ۵۲ ص ۱۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد اشعری قمی...ان کی کنیت ابوعلی تھی۔

رجال نجاشی: اہل قم کے بزرگ اور مذہب اشاعرہ کی ایک برجستہ شخصیت تھے، بادشاہ کے نزدیک مقرب تھے، حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات کی اوران کی روایت سنی ہے، انہوں نے ابوجعفر ثانی (جواد علیہ السلام) سے بھی روایت کی ہے، ان کی کتاب کا نام ''الخطب'' ہے۔(۱)

محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین...ہمارے استاد نے مستدرک میں لکھا ہے کہ بعض نے ان کی تضعیف کی ہے اور دوسروں نے ان کے متعلق توقف اختیار کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ وہ ثقہ، ثابت اور جلیل القدر تھے؛ اس لئے کہ اس بات کے دلائل قوی ہیں اوران کو ضعیف قرار دینے والے دلائل ضعیف ہیں؛ ان کی وثاقت کے دلائل یہ ہیں:

۱۔ رجال نجاشی میں ہے کہ محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین بن موسیٰ، اسد بن خزیمہ کے غلام تھے، ان کی کنیت ابوجعفر تھی، ہمارے علماء جلالت قدر کے حامل اور ثقہ وثابت تھے، انہوں نے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں اوران کی کتابیں بھی بہترین ہیں، نیز انہوں نے ابوجعفر ثانی (امام جواد علیہ السلام) سے بصورت مکاتبہ و مشافہہ روایت کی ہے۔

۲۔ ان سے بزرگوں نے بہت زیادہ روایتیں نقل ہیں جس سے ان پر علماء کا اعتماد آشکار ہوتا ہے جیسے: محمد بن حسن صفار، سعد بن عبداللہ، محمد بن احمد بن یحییٰ، عبداللہ بن جعفر حمیری...الخ۔

ان کے بارے میں انتہائی مفید باتوں سے آشنائی حاصل کرنے کے لئے سید محمد باقر قدس سرہ کا رسالہ ''تکملۃ الرجال'' کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے۔

محمد بن فرات جعفی کوفی...اس نے بابیت کا دعویٰ کیا لیکن امام رضا علیہ السلام نے اس کو بدعادی کہ خدا اسے لوہے کی حرارت کا مزہ چکھائے، چنانچہ اس سے بھی زیادہ خبیث ابراہیم بن شکلہ نے اسے قتل کردیا۔(۲)

مؤلف: ابراہیم بن شکلہ سے ابراہیم بن مہدی بن منصور دوانقی مراد ہے جو مامون کا چچا تھا، اس کی ماں کا نام شکلہ تھا۔(۳) محمد بن فرات نے بابیت کا دعویٰ کیا تھا، کہتا تھا کہ وہ رسول ہے۔(۴)

۱۔ رجال نجاشی ص ۳۳۸ نمبر ۹۰۵ ۲۔ بحار ج ۲۵ ص ۳۹ ۳۔ تاریخ بغداد ج ۶ ص ۱۴۲

۴۔ جامع الرواۃ ج ۲ ص ۱۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن فرج رخجی...امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، ان کی توثیق کی گئی ہے، ابو جعفر ثانی (جواد علیہ السلام) اور ابی الحسن (امام ہادی علیہ السلام) کے حالات کے باب میں ایسی روایتیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جو ان کی مدح وستائش اور عظیم منزلت پر دلالت کرتی ہیں۔ شیخ بہائی نے بھی ان کے بارے میں لکھا ہے: ''محمد کے والد فرج رخجی، وزیروں میں سے تھے اور ان افراد میں سے تھے جن کو مامون نے گرفتار کیا تھا اور اپنی خدمت میں لے لیا تھا''۔(۱)

محمد بن فضل ہاشمی...الخرائج کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام کاظم اور امام رضا علیہما السلام کے خاص اصحاب میں سے تھے۔(۲)

بصرہ اور کوفہ میں جاثلیق سے امام رضا علیہ السلام کا احتجاج واستدلال انہیں سے مروی ہے۔(۳)

محمد بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام...ابوسرایا نے کوفہ میں محمد بن ابراہیم بن اسماعیل طباطبا کی موت کے بعد ان کی بیعت کی اور عراقین کو اپنے قبضہ میں لے لیا، انہوں نے بنی ہاشم کے کارگزاروں کو مذکورہ دونوں شہروں میں منتشر کردیا پھر حسن بن سہل ذوالریاستین نے ہرثمہ بن اعین کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا، جنگ کے بعد وہ اسیر کرکے مامون کے پاس لائے گئے، مامون نے چالیس دنوں تک ایک گھر میں قید کردیا جہاں ایک خادم بھی تھا۔ محمد وہاں قیدی کی طرح زندگی بسر کرتے تھے، پھر ان کے خلاف سازش کرکے زہر دے دیا گیا جس سے وہ اختلال کے شکار ہوگئے اور ان کا ہاضمہ خراب ہوگیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ابوالفرج نے یہی لکھا ہے۔(۴)

محمد بن محمد بن طاہر موسوی...انتہائی شریف اور عظیم تھے، جیسا کہ حق کی ادائیگی کے لئے ان کے گھر میں شرفاء وعلماء اور شیخ مفیدؒ کے اجتماع سے معلوم ہوتا ہے۔(۵)

محمد بن محمد بن نعمان؛ ابوعبداللہ مفید...مشائخ تشیع کے بزرگ اور ان کے استاد تھے، تمام متاخرین نے ان سے استفادہ کیا ہے، ان کے فضائل ومناقب اس سے کہیں زیادہ مشہور ہیں کہ انہیں لفظوں میں بیان کیا جائے۔ ان شاء اللہ لفظ ''فید'' کے ذیل میں ان کے فضائل اور بعض افادات کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔ ماہ

۱۔ تنقیح المقال ج۳ ص۱۷۱ ۲۔ الخرائج والجرائح ج۱ ص۳۴۱ ح۶/ ۳۔ بحار ج۴۹ ص۳۔
۴۔ مقاتل الطالبین ص۵۴۹ ۵۔ بحار ج۱۰ ص۴۰۸، ۴۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مبارک رمضان کی تین تاریخیں گزرنے کے بعد ۱۴۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، ان کی قبر امام جواد علیہ السلام کی قبر کے پاس ہے۔

محمد بن مسلم بن رباح؛ ابو جعفر طحان ثقفی:

رجال کشی: کوفہ میں ہمارے علماء کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، باتقویٰ فقیہ تھے، ان کو امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کی صحبت کا شرف حاصل رہا ہے اور ان سے روایت بھی کی ہے، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے... بالآخر ۱۵۰ھ میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔(۱)

مدینہ سے خروج، ان کی بیماری، امام باقر علیہ السلام کی طرف سے عمامہ سے چھپا کر ان کے لئے شربت بھیجنا اور اسے پیتے ہی بیماری سے افاقہ ملنا؛(۲)

تیس ہزار حدیثوں کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے سوال کرنا نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک لاکھ حدیثوں کے متعلق سوال؛(۳)

زکوۃ شمس کے متعلق امام باقر علیہ السلام سے ان کا سوال اور امام کا ارشاد: اے محمد! تمہارا جثہ کتنا مختصر اور سوال کتنا بڑا ہے! پھر تین دنوں بعد جواب دیتے ہوئے فرمایا: تمہارے اندر اس کے جواب کی صلاحیت موجود تھی۔

الاختصاص: ابن یعفور سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: میں ہر وقت آپ سے ملاقات نہیں کر سکتا اور ہر لمحہ آپ کے پاس آنے سے قاصر ہوں بلکہ آپ کے ایک صحابی کی جانب رجوع کرتا ہوں اور ان سے سوال کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود میرے ذہن میں تمام سوالات نہیں ہیں۔ امام نے فرمایا: تم محمد بن مسلم ثقفی کی جانب رجوع کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے میرے والد سے سنا ہے اور ان کے نزدیک محبوب اور صاحب وقار تھے۔(۴)

کافی: محمد بن مسلم نے خواب میں دیکھا کہ وہ گھر میں داخل ہوئے، اچانک ان کی بیوی ان کی طرف آئی اور بہت زیادہ آخروٹ توڑ کر ان کے سر پر ڈال دیا۔ ابو حنیفہ کے ذریعہ خواب کی تعبیر: خانوادگی میراث کے اوپر پست لوگوں سے لڑائی جھگڑا ہوگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا جواب: وہ ایک دوسری عورت سے رابطہ رکھتا ہے

۱۔ رجال نجاشی ص ۳۲۳ نمبر ۸۸۲ ۲۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۵۷، ۳۲۳ ۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۹۲، ۳۲۸

۴۔ الاختصاص ص ۲۰۱؛ بحار ج ۴۶ ص ۳۲۸؛ ج ۲ ص ۲۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اوراس کی بیوی اس سے آگاہ ہوجاتی ہےاوراس کا نیالباس پارہ پارہ کردیتی ہے... چنانچہ امام نے جیسا فرمایا تھاوہی وقوع پذیر ہوا۔(۱)

محمد بن مسلم انتہائی شریف اور دولتمند تھے، امام صادق علیہ السلام نے ان کوحکم دیا تھا کہ تواضع وفروتنی کا مظاہرہ کریں، حکم کی تعمیل میں انہوں نے فوراًایک ٹوکراخرمالیااورایک ترازو کے ساتھ اسے بیچنا شروع کردیا۔(۲)

الاختصاص: قاضی شریک کے پاس ابن کریبہ ازدی اور محمد بن مسلم کی گواہی؛ مروی ہے کہ شریک ان دونوں کے چہروں اور شخصیت سے بہت متاثر ہوا، جب اس نے ان کے چہروں پر صلاح وتقویٰ اور عبادت کے آثار مشاہدہ کئے تو کہا: دوجعفراور فاطمی!۔ محمد بن مسلم اورابوکریبہ یہ سن کر رونے لگے۔شریک نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ کہا: تم نے ہم کوشیعہ کہااوران لوگوں کے زمرے میں قرار دیا جو نادانی وجہالت اور قلت تقویٰ پر راضی نہیں ہوتے کہ ہمیں اپنے بھائیوں میں شمار کریں، تم نے ہمیں ایسے انسان سے منسوب کیا جو ہم جیسوں کو اپنے شیعوں میں دیکھنا گوارا نہیں کرتے، اگر وہ ہم پر تفضّل کرتے ہوئے ہمیں قبول کرلیں تو انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے۔شریک یہ سن کر مسکرائے اور کہا: حق ہے کہ اگر کوئی اس دنیا میں پیدا ہوتو وہ تمہاری طرح ہو۔ اے ولید! اس مرتبہ دونوں کومعاف کردوتا کہ دوبارہ واپس نہ آئیں۔ مسلم کا بیان ہے کہ ہم نے حج کے مناسک انجام دینے کے بعد سارا واقعہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا، جسے سن کرامام نے فرمایا: شریک کوکیا ہوگیا ہے، خداوندعالم قیامت کے دن اسے آگ کے شعلوں کا شریک قرار دے۔(۳)

الاختصاص: ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے نقل کیا ہے؛ ان کا بیان ہے کہ محمد بن مسلم چار سال مدینہ میں مقیم رہے، اس مدت میں وہ حضرت امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اوران سے بہرہ مند ہوتے تھے۔حضرت کے بعدانہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے استفادہ کیا۔ابن ابی عمیر کا بیان ہے: عبدالرحمٰن بن حجاج اورحماد بن عثمان کو کہتے ہوئے سنا کہ شیعوں میں محمد بن مسلم سے زیادہ فقیہ کوئی نہیں۔(۴)

شریک کے پاس محمد بن مسلم کی گواہی اورشریک کی طرف سے اس کی تردید؛(۵)

اس بات پرشریک کی گواہی کہ محمد بن مسلم اپنی حدیث میں امانت دارشمار کئے جائیں گے۔(۶)

۱۔ بحارج ۴۷ص ۲۲۳ ۲۔ بحارج ۴۷ص ۳۸۹ ۳۔ الاختصاص ص ۲۰۲

۴۔ الاختصاص ص ۲۰۳؛ بحارج ۴۷ص ۳۹۳ ۵۔ بحارج ۴۷ص ۴۰۲ ۶۔ بحارج ۴۷ص ۴۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد حنیفہ نے ایک شخص کو ایک ایسے مسئلہ کے سلسلہ میں محمد بن مسلم کی جانب رجوع کرنے کے لئے کہا جس کے جواب سے وہ واقف نہیں تھے۔(۱)

ابن ابی لیلی کا محمد بن مسلم سے اس کنیز کے بارے میں سوال جس کی ران پر بال نہیں تھا کہ کیا یہ عیب شمار کیا جائے گا؟ انہوں نے امام باقر سے، انہوں نے اپنے والد سے اور اپنے آبائے کرام کے واسطہ سے رسول اکرمؐ سے جواب دیا کہ اصل خلقت میں کسی چیز کا اضافہ ہو یا اس میں کمی آئے تو وہ عیب ہے۔(۲)

حمران بن اعین سے مروی ہے کہ محمد بن مسلم کی زوجہ (جو بہت زیادہ بچے پیدا کرتی تھی) نے کہا: ابو جعفر کو میرا سلام کہئے اور ان کو بتا دیجئے کہ میں نے چالیس دنوں تک حالت نفاس میں گزارا ہے لیکن ہمارے اصحاب نے مجھ پر سختی کرتے ہوئے اسے اٹھارہ دنوں تک پہنچا دیا ہے (اس سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں): امام نے پوچھا: اس کے لئے کس نے اٹھارہ روز کا فتویٰ صادر کیا ہے؟ حمران کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: وہ روایت جو اسماء بنت عمیس کے سلسلہ میں مروی ہے۔(۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن مسلمہ:

عثمان پر محمد بن مسلمہ کا اعتراض اور قتل عثمان کے دن اس کا قول: میں نے اس دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا جس میں لوگوں کی آنکھیں روشن ہوئی ہوں اور روز بدر سے مشابہ ہو۔(۴)

مؤلف: کتاب سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ عثمان کے بعد لوگوں نے اپنی رغبت سے کسی جبر و اکراہ کے بغیر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی سوائے تین افراد کہ جنہوں نے حضرت کی بیعت کی لیکن جنگ کے موقع پر شاکی ہو کر خانہ نشین ہو گئے؛ وہ تین افراد یہ ہیں: محمد بن مسلمہ، سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر۔ سیرت نگاروں نے بھی روایت کی ہے کہ محمد بن مسلمہ نے عثمان کے بعد اپنی تلوار کو توڑ دی اور لکڑی کی تلوار بنا کر لوگوں سے دوری اختیار کر لی، اس نے امیر المومنین علیہ السلام کی رکاب میں کسی بھی جنگ میں شرکت نہیں کی۔(۵)

تنقیح المقال: محمد بن مسلمہ کی وفات مدینہ میں ۴۶ھ یا ۴۷ھ میں ہوئی ہے، اس وقت اس کی عمر ۷۷ سال تھی، طویل القامت تھا، سر کے سامنے کے بال جھڑ چکے تھے۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۴۰
۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۴
۳۔ بحار ج ۸۱ ص ۱۰۹
۴۔ بحار ج ۸ ص ۳۴۰ (قدیم)
۵۔ کتاب سلیم بن قیس ص ۲۱۱
۶۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

زیادہ محبوب ہیں۔ مخالفین اور خوارج کے ساتھ ان کے احتجاجات بہت زیادہ مشہور ہیں۔(۱)

ایک زندیق کا آیہ مبارکہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً﴾ (۲) کے بارے میں ان سے سوال کرنا اور ان کا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کا سوال کرنا اور حضرتؑ کا جواب: خداوند عالم کی مراد نفقہ ہے۔ اس لئے کہ کوئی بھی دو بیویوں کے درمیان علاقہ ومحبت کے اعتبار سے عدالت کی رعایت نہیں کرسکتا۔(۳)

زید بن علی کے خلاف ان کا احتجاج جب انہوں نے اپنے ہمراہ شورش اور جنگ کرنے کی دعوت دی۔(۴)

مؤلف: یہ احتجاج لفظ ''طوق'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

محمد بن وہبان ابوعبداللہ دبیلی نہبانی... بصرہ کے رہنے والے تھے۔

رجال نجاشی: ہمارے قابل اعتماد علماء میں سے ہیں جن کی روایت واضح اور اغلاط سے پاک ہیں؛ انہوں نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے ''الصلاۃ علی النبی''، اخبار الصادق مع المنصور'' اور ''اخبارہ مع حنیفہ'' کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔(۵)

محمد بن ہارون ابوعیسیٰ وراق... الرواشح کی نقل کے مطابق محقق داماد کہتے ہیں: ہمارے علماء کے بزرگ متکلمین وفضلاء میں سے تھے، سید مرتضیٰ علم الہدی نے مسائل، شافی اور اپنی دوسری کتابوں میں ان سے بہت کچھ نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے مبنی کو ان کا قول قرار دیا ہے اور ان کے کلام پر بھروسہ کیا ہے۔ انہوں نے بہت سی جگہوں پر ان کے لئے یہ عبارت استعمال کی ہے: ''ابوعیسیٰ وراق نے اپنی کتاب ''المقالات'' میں لکھا ہے''۔(۶)

محمد بن ہمام بغدادی ابوعلی کاتب اسکافی... نہروات کی ایک جگہ اسکاف سے منسوب ہیں۔

رجال نجاشی: ہمارے علماء کے بزرگ اور ان پر مقدم تھے، عظیم منزلت کے حامل تھے، انہوں نے بہت سی حدیث نقل کی ہیں۔ ابومحمد ہارون بن موسیٰؒ کا بیان ہے کہ محمد بن ہمام نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ احمد بن مابنداذ نے کہا: میرے خانوادہ میں میرے والد وہ پہلے انسان تھے جو اسلام لائے اور مذہب مجوس کو ترک

۱۔ تنقیح المقال ج۳ ص۱۶۰

۲۔ نساء/۳: ''اگر ان میں انصاف نہ کرسکنے کا خطرہ ہے تو صرف ایک''۔

۳۔ بحار ج۱۰ ص۳۰۲

۴۔ بحار ج۴۶ ص۱۸۰، ۱۸۹

۵۔ رجال نجاشی ص۳۹۶ نمبر۱۰۶۰

۶۔ تنقیح المقال ج۳ ص۱۹۸ نقل از الرواشح السماویہ ص۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کیااور خدا نے حق کی طرف ان کی ہدایت فرمائی...ابوعلی، ابن ہمام کی وفات ۱۹/ جمادی الاول ۳۳۶ھ کو جمعرات کے دن ہوئی ہے۔(۱)

محمد بن یحییٰ، ابوجعفر عطار اشعری:

رجال نجاشی: اپنے عہد میں ہمارے علماء کے بزرگ اور ثقہ تھے جنہوں نے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں انہوں نے مقتل الحسین اور انواء وغیرہ کی کتابیں لکھی ہیں، ہمارے بعض علماء نے ان کے بیٹے کے واسطہ سے ان کی کتابوں سے آگاہ کیا ہے۔(۲)

محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام: یہ وہی ہیں کہ جب امام رضا علیہ السلام نے مامون کی مجلس میں طویل خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ وہاں موجود تھے، انہوں نے اس خطبہ کو سنا اور اس کی روایت کی۔(۳)

مؤلف: ظاہر یہ ہے کہ یہ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے علاوہ ہوں گے اس لئے کہ بحر الانساب سے حکایت کی گئی ہے کہ یہ محمد زاہد و عابد تھے، انہوں نے تصوف کا دعویٰ کیا تھا، ان کے فرزندوں کو "بنی صوفی" کہا جاتا ہے۔ صاحب بحر کا بیان ہے: ہارون رشید نے ان کو قید خانہ میں قتل کروایا، ان کی تدفین مسجد سہلہ کے قبرستان میں ہوئی ہے۔(۴)

محمد بن یعقوب بن اسحاق؛ ابوجعفر کلینی رازی: معروف بہ "ثقۃ الاسلام"...ان کے ماموں کا نام علان کلینی رازی تھا۔

رجال نجاشی: اپنے عہد میں شہر رے میں شیعوں کے رہبر تھے، سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے، دوسروں سے زیادہ حدیث کو ثبت و ضبط کیا ہے، انہوں نے وقیع اور گرانقدر کتاب "الکافی" کو بیس سال میں لکھا ہے ...اس کتاب کے علاوہ انہوں نے الرد علی القرامطہ، رسائل الائمہ، الرجال، ما قیل فی الائمہ من الشعر بھی لکھی ہے۔ ہمارے بعض علماء نے بھی کافی کو ابوحسین احمد بن احمد کوفی کاتب کے سامنے قرائت کی ہے...وہ حالات لکھتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں: ابوجعفر کلینی نے بغداد میں ۳۲۹ھ میں وفات پائی، محمد بن جعفر حسنی ابو قیراط نے ان پر نماز پڑھی اور باب کوفہ میں سپرد لحد کئے گئے۔ احمد بن عبدون کا بیان ہے کہ میں ان کی قبر کو

۱۔ رجال نجاشی ص ۳۷۹ نمبر ۱۰۳۲ ۲۔ رجال نجاشی ص ۳۵۳ نمبر ۹۴۶ ۳۔ بحار ج ۴ ص ۲۲۸

۴۔ مجدی فی انساب الطالبین ص ۲۸۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پہچانتا تھا، وہ بہت پرانی ہو چکی تھی۔(۱)

ابوعلی حائری بھی کہتے ہیں: میرزا استرآبادی کی رجال کبیر پر بھبھانی کے تعلیقہ میں ہے کہ ان کو جامع الاصول میں دوسری صدی ہجری میں امام رضا علیہ السلام کو بعنوان مجدد مذہب کی حیثیت سے پیش کرنے کے بعد تیسری صدی ہجری کے آغاز میں مذہب کے مجددین میں شمار کیا اور چوتھی صدی ہجری میں سید مرتضیٰ کو مجدد کی حیثیت سے پیش کیا ہے؛ وہ جامع الاصول میں لکھتے ہیں: ابوجعفر محمد بن یعقوب رازی مذہب اہل بیت علیہم السلام کے امام، اس مذہب کے عالم اور عظیم فاضل تھے، اہل بیت علیہم السلام کی نظر میں مشہور و معروف تھے۔(۲)

محمود بن حسین بن سندی شاہک؛ معروف بہ کشاجم.... ابن شہر آشوب نے ان کو ان شعراء میں شمار کیا ہے جو تشیع کا برملا اظہار و اعلان کرتے تھے۔(۳) اہل محمد علیہم السلام کی مدح و ستائش میں بہت سے قصائد کہے ہیں، کشاجم کے نام سے مشہور تھے کیونکہ وہ کاتب، شاعر، ادیب، جامع اور نجومی تھے، ان میں سے ہر خصوصیت کے ایک حرف کو لے کر ان کو کشاجم کہا جاتا تھا۔

مسعودی مروج الذہب میں لکھتے ہیں: ابوالفتح محمد بن [illegible] بن سندی بن شاہک کاتب؛ کشاجم کے نام سے مشہور تھے، علم و روایت اور معرفت و ادب کے مالک تھے، انہوں نے اپنے جگری دوست کو بعض اشعار لکھ کر بھیجا تھا... الخ۔(۴)

محمود بن علی حسن حمصی... ان کا تذکرہ لفظ ''حمص'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

سلطان محمود بن غلام علی طبسی.... الامل میں ان کے متعلق ہے: فاضل فقیہ، ادبیات عرب سے آشنا، جلیل القدر اور مشہد کے قاضی تھے؛ انہوں نے مختصر شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید، رسالۃ فی اثبات الرجعہ، رسالۃ فی العروض وغیرہ جیسی کتابیں لکھی ہیں۔(۵)

مؤلف: میں نے خود ان کی تحریر میں بہت سی کتابوں کو مشہد میں دیکھا ہے، اچھی تحریر کے مالک تھے، ان پر خداوند عالم کی رحمت و رضا ہو۔

شیخ مہذب الدین محمود بن یحییٰ بن محمد بن سالم شیبانی حلی... الامل میں ان کے متعلق ہے: فقیہ فاضل، عالم،

۱۔ رجال نجاشی ص ۳۷۷ نمبر ۱۰۲۶
۲۔ منتہی المقال ص ۲۹۸
۳۔ معالم العلماء ص ۱۴۹
۴۔ مروج الذہب ج ۴ ص ۲۳۶
۵۔ امل الآمل ج ۲ ص ۳۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

صالح، شاعر، ادیب، مؤلف اور فصیح و بلیغ تھے، ابن معیہ نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے شیخ محفوظ بن وشاح کی وفات پر بہت سے اشعار کہے ہیں؛ جس کا ایک شعر یہ ہے:

عز العزاء فلات حين عزاء من بعد فرقة سيد الشعراء (۱)

حمر

حمران بن اعین شیبانی کوفی:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے شیعوں میں سے ہو۔ مروی ہے کہ وہ امام باقر اور امام صادق علیہما السلام کے حواریوں میں سے تھے۔ (۲)

کافی: امام باقر علیہ السلام نے ان کا قول: کاش! آپ بیان فرماتے کہ یہ امر کب واقع ہوگا تا کہ ہم خوشحال ہوتے۔ امام نے بھی ان سے ایک عالم کا واقعہ بیان فرمایا جو دنیا سے جا چکا تھا لیکن اس کا بیٹا اپنے والد کے علم کے سلسلہ میں ذرا بھی رغبت کا مظاہرہ نہیں کرتا تھا۔ پھر اس فرزند کے ساتھ ہونے والے واقعہ کو بیان کیا۔ (۳)

کافی: امام باقر علیہ السلام سے ان کا قول: خدا آپ کی عمر کو پائیدار قرار دے اور آپ کے وجود سے ہمیں بہرہ مند کرے، میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ کی مجلس سے باہر نہیں جاتے تو ہمارے قلوب نرم رہتے ہیں، ہمارے نفوس دنیا کی مصروفیات سے محفوظ رہتے ہیں اور لوگوں کے پاس موجود مال و دولت ہمارے لئے آسان ہوتے ہیں (مشکلات کا موجب نہیں ہوتے) لیکن جب ہم آپ کی خدمت سے لوگوں اور تاجروں کے پاس جاتے ہیں تو ہم دنیا کے گرویدہ ہو جاتے ہیں (ایسا کیوں ہوتا ہے؟) امام نے جواب میں فرمایا: بے شک یہ دل کبھی سخت اور سرکش ہو جاتا ہے اور کبھی آسان اور نرم و نازک۔ (۴)

مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب حضرت کی خدمت میں ایک دوسرے سے مناظرہ کر رہے

۱۔ سید شعراء کی جدائی کے بعد غم واندوہ زیادہ اور سنگین ہو گیا ہے اور سوگواری کا وقت پہنچ چکا ہے۔

۲۔ جامع الرواۃ ج ۱ ص ۲۷۸ ۳۔ کافی ج ۸ ص ۳۶۲ ح ۵۵۲؛ بحار ج ۱۴ ص ۳۹۷

۴۔ بحار ج ۶ ص ۱۴؛ ج ۷۰ ص ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تھے لیکن حمران بن اعین خاموش بیٹھے ہوئے تھے، امام نے ان سے پوچھا: اے حمران! کیا بات ہے، خاموش بیٹھے ہو؟ عرض کی: میرے آقا! میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جس مجلس میں آپ ہوں گے وہاں گفتگو نہیں کروں گا۔ امام نے فرمایا: میں تمہیں بات کرنے کی اجازت دے رہا ہوں اس لئے گفتگو کا آغاز کرو۔(۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی سفارش: اے حمران! جو تم سے نیچے ہیں ان کو دیکھو جو تم سے اوپر ہیں ان کو نہ دیکھو۔(۲)

حمران کے متعلق امام باقر علیہ السلام کا ارشاد: خدا کی قسم! وہ ہرگز مرتد نہیں ہوں گے۔(۳)

الاختصاص: ہشام بن حکم سے منقول ہے؛ میں نے امام صادق علیہ السلام میں اور میرے والد حمران کے لئے قیامت کے دن کتنے اچھے شفیع ہیں، ہم دونوں اس کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور اسے اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اپنے ہمراہ جنت تک نہ لے جائیں۔(۴)

الاختصاص: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے حمران کے متعلق فرمایا: وہ بہشتی لوگوں میں سے ایک ہے۔(۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مناظرہ کے میدان میں ماہر مرد شامی کو حمران سے مناظرہ کرنے کے لئے کہا اور یہ فرمایا کہ اگر تم حمران پر غالب آ گئے تو گویا تم نے مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا۔(۶)

حمران کے متعلق یونس بن یعقوب کا قول: وہ کلام کو بہترین انداز میں بیان کرتے ہیں۔(۷)

حمران کے بارے میں امام باقر علیہ السلام کا ارشاد: وہ حقیقی مومنین میں سے ہے اور اپنے دین سے کبھی نہیں پلٹے گا۔(۸)

حمران سے مربوط مطالب کا بیان؛(۹)

مؤلف: تنقیح المقال میں ہے: رسالہ ابو غالب زراری میں ہم پڑھتے ہیں کہ حمران بن اعین نے امام زین العابدین علیہ السلام سے ملاقات کی ہے، وہ بزرگ مشائخ تشیع میں تھے، دوسروں پر برتری رکھتے تھے، ان میں

۱۔ بحار ج ۶۹ ص ۳
۲۔ بحار ج ۷۰ ص ۱۷۳
۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۴۲
۴۔ الاختصاص ص ۱۹۶
۵۔ الاختصاص ص ۱۹۶؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۵۲
۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۴۰۷
۷۔ بحار ج ۲۳ ص ۹
۸۔ بحار ج ۲۶ ص ۸
۹۔ بحار ج ۲۲ ص ۳۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شک وتردید کی قطعی گنجائش نہیں تھی، وہ ایسے حاملان قرآن میں سے ہیں جن کا نام وفات کے بعد بھی علم قرائت اور قراء میں لیا جاتا ہے۔ مروی ہے کہ انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے سامنے قرائت کی ہے، ان سب کے باوجود نحو ولغت سے بھی اچھی طرح آشنا تھے...الخ۔(۱)

حمار:

حمار کی جمع حمیر، حمر اور احمر اہے، ابوصابر اور ابوزیاد کو اسی کنیت سے بلایا جاتا تھا۔ یزید بن مفرغ نے زیاد بن ابیہ کی مذمت میں بہت اچھا شعر کہا ہے:

زیاد لست ادری من ابوہ ولکن الحمار ابو زیاد (۲)

گدھے کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ راستوں کو اچھی طرح پہچانتا ہے، چاہے وہ ایک راستہ سے ایک ہی مرتبہ گیا ہو۔ اس جانور کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ زیادہ سنتا ہے۔ اس کی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر شیر کی بو سونگھ لے تو خوف کی شدت سے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیتا ہے اور اس طرح وہ شیر سے فرار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی نظر میں سواری کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ جانور گدھا تھا۔(۳)

سواری کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے گھوڑے پر گدھے کو فوقیت وبرتری دی اور فرمایا: لمبے کان والے میرے لئے زیادہ تسلیم ہیں۔(۴)

مروی ہے کہ گدھا اس ظالم پر لعنت کرتا ہے جو لوگوں کے مال کو غصب کر لیتا ہے اور اپنے نعروں سے شیطان کی آنکھ کو بند کر دیتا ہے۔(۵)

ابلیس کی طرف سے پانچ گدھوں کو بوجھ کے ساتھ بھگانے کا واقعہ...اس کی تفصیل لفظ ''بلس'' کے ذیل میں بیان کی گئی۔

۱۔ منتہی المقال ج ۱ ص ۳۰۰ رسالہ ابوغالب زراری ص ۱۱۳

۲۔ میں اپنے باپ زیاد کو نہیں پہچانتا لیکن جانتا ہوں کہ حمار ابوزیاد ہے۔

۳۔ بحار ج ۶۷ ص ۲۹۰؛ ج ۶۲ ص ۲۰۰

۴۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۰۰

۵۔ بحار ج ۱۴ ص ۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تحمور:

تحمور وحشی گدھے کو کہتے ہیں جس کے اوپر آری کی طرح دو سینگھ ہوتے ہیں، ان کے ذریعہ وہ درختوں کو کاٹتا ہے، اس کا تیل تھکے ہوئے آدمی کی سستی میں بے حد مفید ہوتا ہے جسے اگر روغن بلسان کے ساتھ استعمال کیا جائے تو مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کی کھال سے مرگی کے مریض کی دو انگلیوں کو باندھ دیا جاتا ہے تو اس کی بیماری دوری ہو جاتی ہے چنانچہ دمیری کی منقول کردہ حکایت میں اس کا ثبوت موجود ہے۔(۱)

شیخ صدوقؒ کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام حمراء نامی قریہ میں پہنچے اور وہاں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن پانی دستیاب نہیں ہوا، اسی لئے آپ نے زمین کھودی تو وہاں چشمہ جاری ہوا جس سے آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے وضو کیا۔ اس چشمہ کا اثر آج بھی موجود ہے۔(۲)

غزوۂ حمراء الاسد:(۳)

مؤلف: حمراء الاسد مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ...جب آنحضرت غزوۂ احد سے واپس ہوئے تو ان پر وحی نازل ہوئی: ابھی فوراً آپ قریش کی تلاش میں روانہ ہوئیے، آپ کے ہمراہ صرف مجروح افراد ہی ہونے چاہیں۔ آنحضرت نے اس موضوع سے سب کو آگاہ فرمایا، وہاں جو لوگ زخمی تھے وہ آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ ابو سائب کا بیان ہے کہ آنحضرت کے ایک صحابی جن کا نام تیرہ بن اشہل تھا اور جو احد میں بھی موجود تھے، انہوں نے بیان کیا: میں اپنے بھائیوں کے ہمراہ احد میں تھا، وہاں سے ہم زخمی حالت میں واپس ہوئے، جب آنحضرت کے موذن نے دشمن سے نبرد آزمائی کے لئے نکلنے کی گھنٹی بجائی تو ہم نے کہا: ہم آنحضرت کے ہمراہ کوئی بھی جنگ نہیں چھوڑیں گے لیکن خدا کی قسم! ہمارے پاس کوئی سواری نہیں ہے جس پر ہم سوار ہوں اور ہم سب زخمی بھی تھے۔ بالآخر آنحضرت کے ہمراہ روانہ ہوئے، میرا زخم میرے بھائی سے معمولی تھا، جب کاری زخمیں اسے اذیت دیتی تھیں اور وہ قافلہ سے پیچھے رہ جاتا تھا تو ہم اپنی اپنی نوبت کے اعتبار سے اپنی پشت پر سوار کرتے، یہاں تک کہ ہم حمراء الاسد میں پہنچے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اپنے لشکر کے ہمراہ رسول کے خارج ہونے کا مقصد یہ تھا کہ اس کے ذریعہ وہ دشمنوں کو خوف زدہ کر سکیں اور وہ یہ

۱۔ حیاۃ الحیوان ج ۲ ص ۴۳۴؛ بحار ج ۶۵ ص ۸۶ ۲۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۳۶ ح ۱؛ بحار ج ۴۹ ص ۱۲۵

۳۔ بحار ج ۲۰ ص ۹۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گمان نہ کریں کہ لشکر پر ضربیں لگا کر انہوں نے ان کو ضعیف کر دیا ہے۔ آنحضرت دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہار شنبہ کے دن وہیں رہے پھر مدینہ واپس چلے آئے۔(۱)

رسول اکرمؐ کے خادم ابوحمراء کی بات حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت سے متعلق؛(۲)

سید حمیری؛

وفات کے وقت سید حمیری کے حالات؛ اس وقت ان کا رنگ سیاہ ہو چکا تھا، پھر سفیدی مائل ہو گیا، حالت احتضار میں ان کی زبان پر مندرجہ ذیل اشعار تھے:

احب الذی من مات من اهل ودکم تلقاه بالبشریٰ لدی الموت یضحك(۳)

کذب الزاعمون ان علیا کن ینجی محبه من هنات (۴)

سید حمیری اور قاضی سوار کے درمیان ہونے والی نوک جھوک اور سید حمیری کا قاضی سوار کی بھرپور مذمت کرنا؛(۵)

سید اور جعفر بن عفان کے درمیان رونما ہونے والا واقعہ جس کا تذکرہ لفظ ''ذلل'' کے ذیل میں پیش کیا جائے گا۔(۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی برکت سے ان کا مذہب کیسانیہ کو چھوڑ کر مذہب حقہ کو قبول کرنا؛(۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ان کے لئے حنوط اور کفن ارسال کرنا؛

المناقب: صاحب آغانی نے نقل کیا ہے کہ عباد بن صہیب کا بیان ہے کہ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا، اسی وقت کسی نے سید حمیری کی وفات کی خبر دی۔ امام نے دعا دی اور طلب مغفرت فرمائی۔ کہا گیا: آپ اسے دعا دے رہے ہیں حالانکہ وہ شراب پیتا ہے، رجعت (محمد بن حنیفہ) کا قائل ہے۔ فرمایا:

۱۔ البدایۃ والنہایہ ابن کثیر ج ۴ ص ۴۹ ۲۔ بحار ج ۲۷ ص ۱۰۸، ۲۲۰، ۳۳۸

۳۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے دوست رکھتا ہوں کہ اگر اس کے محبوں میں سے کوئی مرتا ہے تو وہ اس کی موت کے وقت بشارت کے ہمراہ اس سے ملاقات کرتا ہے اور اس حالت (احتضار) میں بھی ہنستا ہے۔

۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۱۲؛ ج ۶ ص ۱۸۱، ۱۹۲؛ ج ۳۹ ص ۲۴۱؛ ترجمہ اشعار: ''جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے چاہنے والوں کو ہلاکت سے نہیں بچاتے وہ جھوٹے ہیں''۔ ۵۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۳۲؛ ج ۵۳ ص ۱۳۰

۶۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۴ ۷۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) حضرت علی بن الحسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ دوستدار اہل بیت علیہم السلام نہیں مرتے مگر یہ کہ توبہ کئے ہوئے۔ پھر سر اٹھایا اور مصلیٰ سے سید کا توبہ نامہ دکھایا۔(۱)

حمیری کا قصیدہ عینیہ:

لما عمرو باللوی مربع طامسة اعلامه بلقع (۲)

یہ وہی قصیدہ ہے جسے انہوں نے زید بن علی کی شہادت کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پڑھا ہے۔(۳)

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں رسول خدا کے ہمراہ علی و فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام اور سید حمیری کو دیکھا جو آنحضرت کے سامنے اپنا قصیدہ پڑھنے میں مشغول ہیں۔ جب حمیری قصیدہ سنا چکے تو رسولؐ نے مجھ سے فرمایا: اس قصیدے کو یاد کرلو اور میرے شیعوں کو یاد کرنے کی تاکید کرو۔ ان سے کہہ دو جو بھی اس کا ورد رکھے گا اس کے لئے جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔(۴)

شیخ مفید کہتے ہیں: ابو ہاشم اسماعیل بن محمد حمیری، مذہب کیسانیہ کے پیروکار تھے، انہوں نے اپنے مذہب کے متعلق بہت سے اشعار کہے ہیں لیکن پھر اس کے بعد وہ مذہب کیسانیہ سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے حق کی طرف مائل ہوگئے۔ انہوں نے مذہب کیسانیہ کے بارے میں جو اشعار کہے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

الا حی المقیم بشعب رضوی و اهد له بمنزلة سلاما

فما ذاق ابن خوله طعم موت و لا وارت له ارض عظاما (۵)

کمال الدین میں شیخ صدوق کہتے ہیں: سید بن محمد پہلے مذہب کیسانیہ کے پیروکار تھے؛ اس سلسلہ میں

۱۔ المناقب ج ۴ ص ۳۴۶؛ نقل از آغانی ج ۷ ص ۲۷۷؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۲۰

۲۔ لوی میں میرا پسندیدہ خرم کا چمن زار تھا جو اب متروک اور بے آب و گیاہ ہوگیا ہے۔ محبوب و پسندیدہ سے ان کی مراد رسول اکرم اور چمن زار سے حضرت علی علیہ السلام کی ذات مراد ہے جنہیں لوگوں نے تنہا چھوڑ دیا۔

۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۲۵ ۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۲۸

۵۔ اس شخص کی طرف دوڑو جو درۂ رضوی میں مقیم ہے اور اس کے گھر میں جا کر اسے سلام کرو۔ ابن خولہ نے موت کا مزہ نہیں چکھا اور زمین نے بھی اس کی ہڈیوں کو پوشیدہ نہیں کیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انہوں نے کہا ہے: ''الا ان الائمة من قريش ...''۔ پھر شیخ صدوقؒ کے بقول وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئے اور حضرت میں امامت کی نشانیاں اور وصایت کے دلائل ملاحظہ کر کے گزشتہ مذہب سے دست بردار ہوئے اور توبہ کر لی۔(۱)

مؤلف: لفظ ''کثر'' کے ذیل میں شیخ مفید سے نقل کیا جائے گا کہ ''الا ان الائمة من قريش'' کثیر بن عزہ کیسانی کا شعر ہے اور اسی عقیدہ کے ساتھ اس دنیا سے چلا گیا۔

سید حمیری نے حق کی طرف واپس آتے ہوئے کہا: خداوند عالم کے نام سے جعفری ہو جاؤں گا اور خدا ہر چیز سے بزرگ ہے۔(۲)

الاغانی: مدائنی نے کہا ہے کہ سید حمیری گلی کے سرے پر کھڑے ہو کر کہتے تھے: اگر کوئی ایسی فضیلت جسے میں نے نظم نہ کیا ہو سناؤ تو یہ خلعت و سواری تمہیں دیدوں گا۔ لوگ فضائل سناتے رہے اور یہ شعر سناتے رہتے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے روایت بیان کی کہ ایک دن امیر المؤمنینؑ لباس زیب تن فرما رہے تھے، نعلین پہننا چاہتے تھے کہ اچانک عقاب نے نعلین اٹھا کر جھٹک دیا اس میں سے سیاہ سانپ نکلا اور سوراخ میں گھس گیا۔ اس وقت علیؑ نے نعلین پہنا۔ سید نے اس پر شعر نہیں کہا تھا۔ پھر ذرا سوچ کر یہ اشعار سنائے:

الا یاقوم للعجب العجائب لخف ابی الحسین وللحباب (۳)

سید حمیری نے تمام خلعت و سواری اس شخص کے حوالے کر دی اور کہا: میں نے اس سلسلے میں شعر نہیں کہا تھا۔

مؤلف: اثبات الوصیۃ میں ہے: سید حمیری کے والد وہی اسود ہیں جو حسین بن علی بن ابی طالب علیہما السلام کے پیروں کے ورم کے لئے تیل لے کر آئے تھے۔(۴)

آغانی سے منقول ہے کہ موصلی نے کہا: میرے چچا نے مجھ سے کہا: میں نے بنی ہاشم کے متعلق کہے گئے سید

۱۔ بحار ج ۴۲ ص ۷۸ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۴

۳۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۴۳: ''اے قوم! کس قدر حیرت انگیز ہے، حسین علیہ السلام کے والد حضرت علی علیہ السلام کے نعلین کا واقعہ''۔

۴۔ اثبات الوصیۃ ص ۱۳۶: بحار ج ۴۲ ص ۲۴۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمیری ۲۳۰۰ رقصائد کو جمع کرلیا ہے، میں ہمیشہ مناسب موقع کی تلاش میں تھا کہ اس کے تمام اشعار کو جمع کرلوں، یہاں تک کہ ایک دن ایک شخص نے مجھے دیکھا کہ میں سید کے اشعار پڑھ رہا ہوں۔ اس نے بھی سید کے تین قصیدے میرے سامنے پڑھے۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: اگر یہ شخص میرے جمع کردہ تمام اشعار سے واقف ہوجائے اور پھر جو اشعار میرے پاس نہیں ہیں انہیں سنائے تو ایک حیرت انگیز مجموعہ آمادہ ہوجائے گا۔ لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ وہ نہیں جانتا اور صرف وہ اشعار پڑھ رہا ہے جو اس کے حافظہ میں محفوظ ہیں؟ لہذا میں نے درک کرلیا کہ سید کے تمام اشعار کو جمع کرنا ناممکن ہے۔(۱)

سید حمیری کے اشعار میں سے ''قصیدۂ مذہبہ'' ہے جس کی شرح سید مرتضی علم الہدیٰ نے کی ہے؛ ابن شہر آشوب نے ''معالم العلماء'' میں لکھا ہے کہ مروان بن ابی حفصہ نے قصیدۂ مذہبہ کو سن رکھا تھا، اس کا بیان ہے کہ اس قصیدہ کے ہر بیت میں ''سبحان اللہ'' ہے، یہ قصیدہ کتنا حیرت انگیز ہے۔ نیز معالم میں ہے: ابن معتز نے طبقات الشعراء میں نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک حمال کو دیکھا گیا کہ وہ سنگین بوجھ اٹھائے ہوئے ہے، اس سے سوال کیا گیا: یہ کیسا بوجھ ہے؟ جواب دیا: سید کے قصائد ''میمیہ'' ہیں۔(۲) سید سے کہا گیا کہ تم نے ایسے اشعار کیوں نہیں کہے جن میں نامانوس الفاظ وکلمات ہوں؟ جواب دیا: میں ایسے اشعار کہتا ہوں جنہیں چھوٹے بڑے سبھی سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر وتوضیح کی ضرورت نہ ہو۔

مؤلف: سید حمیریؒ کا نام اسماعیل بن محمد ہے، لقب سید تھا، وہ نہ علوی تھے اور نہ ہی ہاشمی۔ مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر فرمایا: تمہاری ماں نے تمہارا نام سید رکھا اور ان کو اس عمل کی توفیق حاصل ہوئی تھی، تم سید الشعراء ہو۔ علامہ نے بھی ان کے متعلق لکھا: جلیل القدر ثقہ اور عظیم الشان منزلت کے حامل تھے۔(۳)

لفظ ''جبر'' کے ذیل اس مضمون پر مشتمل ایک روایت نقل کی گئی کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا علم چار افراد تک پہنچا جن میں سے ایک سید بھی ہیں۔

ابو الفرج نے آغانی میں سید حمیری کے اخبار کے ذیل میں لکھا ہے کہ علی بن اسماعیل تمیمی نے اپنے والد

۱۔ الاغانی ج ۷ ص ۲۳۶

۲۔ معالم العلماء ص ۱۴۶ نقل از طبقات الشعراء ص ۳۹

۳۔ رجال علامہ ص ۱۰ نمبر ۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے نقل کیا ہے کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا، اسی وقت سید حمیری نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، امام نے اجازت دی اور ایک مخصوص جگہ پر بٹھایا، پھر خود سید کے پاس آئے اور ان کے پہلو میں بیٹھ کر فرمایا: کوئی شعر سناؤ؛ سید نے ایک قصیدہ سنایا جس کا ایک شعر یہ ہے:

امـــرر عـــلـــی جـدث الـحســسی ن و قـــل لاعـظـمـــه الـزکیـــه (۱)

راوی کا بیان ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور حضرت کے گریہ وزاری کی آوازیں گھر سے باہر جانے لگیں... یہاں تک کہ آپ نے سید حمیری سے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ حکم کی تعمیل میں سید بھی خاموش ہو گئے۔ (۲)

محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری...ان کا تذکرہ لفظ ''حمد'' کے ذیل میں کیا گیا۔

حمیراء (عائشہ) اور سبط رسول امام حسن بن علی علیہ السلام کے جنازے کی بے حرمتی؛ (۳)

اس بات کا بیان کہ حمیراء ایسا نام ہے جو خداوند عالم کو ناپسند ہے۔ (۴)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمز

حضرت حمزہ علیہ السلام کا تذکرہ؛

امالی طوسی: سید الشہداء حضرت حمزہ کی مدح وستائش...اور اس بات کا بیان کہ وہ قیامت کے دن رسول اکرمؐ کے ناقۂ عضباء پر سوار ہوں گے۔ (۵)

مؤلف: لفظ ''جعفر'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ حمزہ و جعفر انبیائے کرام کی تبلیغ رسالت کے گواہ ہیں۔ (۶)

بشارۃ المصطفیٰ: اس بات کا بیان کہ حمزہ و جعفر قیامت کے دن حضرت امیر علیہ السلام کے دو طرف سے آئیں گے، جناب فاطمہ علیہا السلام بھی حضرت کے پیچھے ہوں گی اور حسن و حسین علیہما السلام ان کے دونوں کے درمیان ہوں گے۔ (۷)

تفسیر فرات: اس بات کا بیان کہ قیامت کے دن حضرت علی علیہ السلام کو لوائے حمد، جناب حمزہ کو لوائے تکبیر اور

۱۔ ''امام حسین علیہ السلام کے مقتل سے عبور کرو اور حضرت کی پاک و پاکیزہ ہڈیوں سے کہو...''۔

۲۔ آغانی ج ۷ ص ۲۴۰ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۴۲ ۴۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۹، ۷۳

۵۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۲۶۴؛ بحار ج ۷ ص ۲۳۳؛ ج ۸ ص ۵ ۶۔ بحار ج ۷ ص ۳۳

۷۔ بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۵۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جناب جعفر کو بیرق تسبیح دی جائے گی۔(۱)

تفسیر عسکری: اس بات کا بیان کہ حضرت علی علیہ السلام اس نیزہ کے ساتھ آئیں گے جس کے ذریعہ جناب حمزہ نے دنیا میں دشمنوںؑ سے جنگ کی تھی، پھر اسے حمزہ کے حوالے کر کے فرمائیں گے: اے رسول خداؐ کے چچا! اس کے ذریعہ آپ جہنم کو اپنے دوستوں سے دفع کریں۔(۲)

المناقب: قیامت کے دن جناب حمزہ و جعفر کی فضیلت؛(۳)

الاحتجاج: شیر خدا و رسول، یاور دین مبین حضرت حمزہ کی شہادت کے موقع پر رسول اکرمؐ کا غم واندوہ، اس مصیبت پر آنحضرت کا صبر، خدا کے سامنے آپ کا تسلیم برضا ہونا اور آپ کا ارشاد: اگر ان کی بہن صفیہ کے غم کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے پیکر کو چھوڑ دیتا تا کہ خداوند عالم انہیں درندوں کے شکم کے اندر سے محشور فرمائے۔(۴)

حضرت حمزہ اور جعفر کی فضیلت کے سلسلہ میں بعض روایتوں کا بیان؛(۵)

قبر جناب حمزہ کی زیارت کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کی سفارش و تاکید؛ نیز آنحضرت کا جناب حمزہ اور شہداء کی زیارت کرنا؛(۶)

کفایۃ الاثر: محمود بن لبید سے مروی ہے کہ رسول خداؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ علیہا السلام شہداء کی قبروں پر آتی تھیں، جناب حمزہ کی قبر پر تشریف لاتی تھیں اور وہاں گریہ وزاری کرتی تھیں۔ ایک دن میں قبر حمزہ کے پاس آیا، وہاں شہزادی گریہ وزاری میں مصروف تھیں، تھوڑی دیر بعد میں میں ان کے پاس پہنچا، سلام کے بعد عرض کی: اے سید نساء عالمین! خدا کی قسم، میرے دل کی رگیں آپ کے گریہ وزاری سے پارہ ہوئی جاتی ہیں۔ فرمایا: اے ابوعمرو! مجھے گریہ کرنا چاہئے، میں دنیا کے عظیم والد یعنی رسول خداؐ کے غم واندوہ میں مبتلا ہوں، ہائے میں رسول خداؐ کی زیارت کی کتنی مشتاق ہوں؛ پھر انہوں نے یہ شعر پڑھا:

۱۔ تفسیر فرات ص ۲۰۶؛ بحار ج ۸ ص ۷؛ ج ۴۰ ص ۶۵

۲۔ تفسیر امام عسکری ص ۳۴۳؛ بحار ج ۸ ص ۶۸؛ ج ۱۷ ص ۳۴۵؛ ج ۲۲ ص ۲۸۱

۳۔ المناقب ج ۲ ص ۱۵۵؛ بحار ج ۸ ص ۶۷

۴۔ الاحتجاج ص ۲۱۴؛ بحار ج ۱۰ ص ۳۳؛ ج ۱۷ ص ۲۷۹؛ ج ۲۲ ص ۲۷۴

۵۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۴۰؛ ج ۱۱ ص ۳۸۰؛ ج ۴۴ ص ۳۰؛ ج ۶۲ ص ۲۵۴؛ ج ۱۰۱ ص ۷۸

۶۔ بحار ج ۱۰ ص ۴۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اذا مات یوما میت قل ذکرہ و ذکر ابی مذ مات واللہ اکثر (۱)

زیارت جناب حمزہ کا استحباب:

مؤلف: فخر محققینؒ نے ''الرسالہ الفخریہ فی معرفۃ النیہ'' کے کتاب حج کے آخر میں لکھا ہے: احد میں جناب حمزہ اور دیگر شہداء کی قبر کی زیارت مستحب ہے؛ اس لئے کہ رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کرے لیکن میرے چچا جناب حمزہ کی زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ (۲)

تفسیر عیاشی: جناب حمزہ کی بیٹی کے بارے میں اسی طرح جدال و مناظرہ کرو جیسے جناب مریم علیہا السلام کے بارے میں کرتے ہو۔ (۳)

مؤلف: اس روایت کی وضاحت جامع الاصول اور دوسری کتابوں کی حدیث سے ہوتی ہے۔ (۴)

جناب حمزہ، رسول اکرمؐ سے چار سال بڑے تھے؛ لفظ ''رضع'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ وہ رسول اکرمؐ کے رضاعی بھائی شمار ہوتے ہیں۔ (۵)

جناب حمزہ کے اسلام لانے کی دلیل: (۶)

مؤلف: اس موضوع سے متعلق مطالب لفظ ''جہل'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

دفاع اسلام میں جناب حمزہ کی سرگرمی:

جناب حمزہ اور امیر المومنین علیہ السلام کا بیعت انصار کی رات مشرکین کے مدمقابل رسول خداؐ کی حمایت کرنا، جب وہ اور امیر المومنین علیہ السلام عقبہ پر کھڑے ہوئے تھے، جناب حمزہ کے ہاتھ میں ان کی تلوار تھی اور وہ کہہ رہے تھے: خدا کی قسم! جو بھی یہاں سے گزرے گا میں اپنی تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ رسول خداؐ ان انصار کے ہمراہ عبدالمطلب کے گھر میں موجود تھے جو آپ کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ (۷)

جناب حمزہ، امیر المومنین علیہ السلام اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کی مدح و ستائش میں مروی روایتیں: (۸)

۱۔ بحار ج ۳۶ ص ۳۵۲: ''اگر کسی دن کسی کی وفات ہو تو اس کی یاد کم ہو جاتی ہے لیکن جب سے میرے والد کی وفات ہوئی ہے ان کی یاد میں اضافہ ہی ہوا ہے''۔

۲۔ الرسالہ الفخریہ ص ۴۳۶

۳۔ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۴ ح ۴۸؛ بحار ج ۱۴ ص ۱۹۳

۴۔ جامع الاصول ج ۹ ص ۶۲۴؛ بحار ج ۲۰ ص ۳۷؛ ج ۳۸ ص ۳۲۸

۵۔ بحار ج ۱۵ ص ۲۸

۶۔ بحار ج ۱۸ ص ۲؛ ج ۳۵ ص ۹۰؛ ج ۷۳ ص ۲۸۵

۷۔ بحار ج ۱۹ ص ۱۳، ۴۸

۸۔ بحار ج ۳۵ ص ۴۰؛ ج ۱۰۰ ص ۲۹۸؛ ج ۱۹ ص ۲۸۹، ۳۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

طعیمہ بن عدی کے قتل میں جناب حمزہ کی شجاعت؛(۱)

جناب حمزہ کی شہادت اور ہندہ جگر خوارہ کی طرف ان کا مثلہ ہونا؛(۲)

بیان کیا جاتا ہے کہ جناب حمزہ جمعہ کے دن روزہ رہتے تھے، شنبہ کے دن جب جنگ احد رونما ہوئی تو اس وقت بھی آپ روزہ تھے، جن لوگوں نے ان کو دیکھا تھا، وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ روزہ ہیں۔(۳)

جنگ احد کے دن شہادت سے پہلے حمزہ کے ساتھ رسول خداؐ کا معانقہ کرنا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لینا؛(۴)

ابوسفیان نیزہ کی نوک کو جناب حمزہ کے منہ میں ڈال کر کہتا تھا: اب لوہے کا مزہ چکھو لیکن حلیس نے اس رفتار کو ناپسند شمار کیا، ابوسفیان نے اس سے کہا: اس موضوع کو چھپائے رکھو، یہ ایسی لغزش تھی جو مجھ سے سرزد ہوئی۔(۵)

مؤلف: ابوسفیان کے پوتے یزید بن معاویہ نے بھی اس عمل میں اس کی اقتدا کی تھی؛ سبط ابن جوزی نے التذکرہ میں لکھا ہے کہ تمام روایتوں کے مطابق یزید کے سلسلہ میں مشہور یہ ہے کہ جب حسین بن علی علیہ السلام کا سر اس کے سامنے لایا گیا تو وہ چوب خیزران سے آپ کے سر پر مارتا ہوا ابن زبعری کے یہ شعر پڑھتا تھا: ''لیت اشیاخی ببدر شهدوا...''۔(۶)

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس وقت زینب بنت علی علیہا السلام نے قلوب کو اپنے خطبہ کے ذریعہ شفا عطا فرمائی اور کہا: یزید سے اس سے بہتر بات کی توقع کیا کی جاسکتی ہے جس کا گوشت شہیدوں کے خون سے اگا ہو۔(۷)

جنگ احد کے موقع پر ایک غیبی آواز سنائی دی:

لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی

فاذا ندبتم هالکا فابکوا الوفی اخا الوفی (۸)

اس شعر میں پہلے ''وفی'' سے جناب حمزہ اور دوسرے وفی سے جناب ابوطالب علیہ السلام مراد ہیں۔(۹)

۱۔ بحار ج۱۹ ص۳۳۹ بحار ج۲۰ ص۵۵، ۸۳، ۹۶ ۳۔ بحار ج۲۰ ص۱۲۵

۴۔ بحار ج۲۰ ص۱۱۵ ۵۔ بحار ج۲۰ ص۹۷ ۶۔ تذکرۃ الخواص ابن جوزی ص۲۳۵

۷۔ بحار ج۴۵ ص۱۵۸

۸۔ ''ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی جوان نہیں، اگر کسی مرنے والے پر گریہ کرنا چاہتے ہو تو ایک وفادار اور وفادار کے بھائی پر گریہ وزاری کرو''۔

۹۔ بحار ج۲۰ ص۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ کے لئے روز احد انتہائی سخت تھا اس لئے کہ اس دن جناب حمزہ کی شہادت ہوئی تھی۔(۱)

کافی: رسول خداؐ نے جناب حمزہ کے جنازے پر نماز پڑھی، ان کو کفن دیا اس لئے کہ دشمنوں نے ان کو برہنہ کر دیا تھا۔(۲)

تہذیب: رسول خداؐ نے جناب حمزہ کو اسی لباس میں کفن دیا جس میں ان کی شہادت واقع ہوئی تھی اور اپنی ردا ان پر اوڑھائی لیکن چونکہ ردا جناب حمزہ کی قامت سے چھوٹی تھی اس لئے پیروں پر پتے ڈالے گئے، آنحضرت نے ان کے جنازے پر ستر مرتبہ نماز پڑھی اور ان پر ستر تکبیریں کہیں۔(۳)

جناب حمزہ پر انصار کی عورتوں کا گریہ کرنا؛ جب رسول خداؐ نے فرمایا: کیا حمزہ پر گریہ کرنے والا نہیں''۔(۴)

مؤلف: جناب حمزہ اور شہدائے احد کے لئے بہت سے شعراء نے مرثیہ کہا ہے جن میں حسان بن ثابت اور کعب بن مالک کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے، ان اشعار کا ذوق رکھنے والے حضرات سیرہ ابن ہشام اور دوسری کتابوں کی جانب رجوع کر سکتے ہیں۔(۵)

رسول خداؐ کے اعزہ واقرباء کے حالات؛ بالاخص جناب حمزہ، جعفر، زبیر اور عباس وعقیل؛

بصائر الدرجات: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عرش کے ستون پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ شیر خدا اور رسول اور سید الشہداء ہیں۔(۶)

امام باقر علیہ السلام نے شجرۂ نبوت کے تذکرہ کے ذیل میں فرمایا: وہ ملک الازہر، اسد الباسل جناب حمزہ بن عبد المطلب ہیں۔(۷)

الکنز: موسی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آیۂ مبارکہ ﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴾(۸) کے ذیل میں فرمایا: اس سے

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۹۸

۲۔ کافی ج ۳ ص ۲۱۱ ح ۱؛ بحار ج ۲۰ ص ۴۷

۳۔ بحار ج ۲۰ ص ۱۰۷؛ تہذیب ج ۱ ص ۳۳۱ ح ۱۳۸

۴۔ بحار ج ۲۰ ص ۹۸

۵۔ سیرہ ابن ہشام ج ۳ ص ۱۴۶، ۱۵۹، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۱

۶۔ بصائر الدرجات ص ۱۴۱ ح ۱؛ بحار ج ۲۲ ص ۲۸۰؛ ج ۲۷ ص ۷

۷۔ بحار ج ۲۳ ص ۲۴۶؛ ج ۲۶ ص ۲۵۲

۸۔ نور ۳۶؛ ''یہ چراغ ان گھروں میں ہے جن کے بارے میں خدا کا حکم ہے کہ ان کی بلندی کا اعتراف کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے کہ ان گھروں میں صبح وشام اس کی تسبیح کرنے والے ہیں''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بیوت آل محمد علیہ السلام یعنی علی، فاطمہ، حسن و حسین اور حمزہ و جعفر کے گھر مراد ہیں۔ پھر خداوند عالم نے ان کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا: ﴿رِجَالٌ لاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾(۱) امام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں: خدا کے علاوہ کوئی بھی ان سے مخلوط نہیں ہے۔(۲)

آیہ مبارکہ: ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاقِيه﴾(۳) حضرت علی علیہ السلام اور جناب حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔(۴)

آیہ مبارکہ: ﴿أَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ﴾(۵) جناب حمزہ اور حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور ﴿فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ﴾(۶) سے ابولہب اور اس کی اولاد مراد ہیں۔(۷)

کافی: سدیر سے مروی ہے کہ ہم امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے، وہاں رسول اکرمؐ کے بعد لوگوں کے کردار اور امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ان کے برے سلوک کا تذکرہ چھڑ گیا۔ وہاں موجود ایک شخص نے کہا: اصلحك الله ....بنی ہاشم کی عزت و توقیر کہاں گئی؟ امام باقر علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: اس زمانہ میں سچے اور شجاع بنی ہاشم میں کہاں کوئی بچا ہی تھا؟ بنی ہاشم کے سچے افراد حمزہ اور جعفر تھے جن کی وفات ہو چکی تھی، بنی ہاشم میں سے دو ناتواں اور زبوں حال بچے ہوئے تھے اور وہ عباس اور عقیل تھے۔ خدا کی قسم! اگر حمزہ اور جعفر زندہ ہوتے تو مخالفین اپنی آرزو تک رسائی حاصل نہیں کر پاتے، اگر وہ (بنی ہاشم) ان دونوں افراد کا مشاہدہ کرتے تو حضرت علی علیہ السلام کے دفاع میں فداکاری کا مظاہرہ کرتے اور مخالفین کو قتل کر دیتے۔(۸)

۱۔ نور/۳۷: ''وہ مرد جنہیں کاروبار یا دیگر خرید و فروخت، ذکر خدا، قیام نماز اور ادائے زکات سے غافل نہیں کر سکتی یہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن کے ہول سے دل اور نگاہیں سب الٹ جائیں گی''۔

۲۔ بحار ج ۲۳ ص ۳۲۶؛ تاویل الآیات ج ۱ ص ۳۶۲ ح ۱۰

۳۔ قصص/۶۱: ''کیا وہ بندہ جس سے ہم نے بہترین وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پا بھی لے گا''۔

۴۔ بحار ج ۲۴ ص ۲۶۳

۵۔ زمر/۲۲: ''کیا وہ شخص جس کے دل کو خدا نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورانیت کا حامل ہے''۔

۶۔ زمر/۲۲: ''افسوس ان لوگوں کے حال پر جن کے دل ذکر خدا کے لئے سخت ہو گئے ہیں''۔

۷۔ بحار ج ۳۸ ص ۲۳۳

۸۔ کافی ج ۸ ص ۱۸۹ ح ۲۱۶؛ بحار ج ۲۸ ص ۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کتاب طرف: جس دن جناب حمزہ کی شہادت ہوئی، اس سے پہلے رات کے وقت آنحضرت نے حمزہ کو بلا کر فرمایا: اے حمزہ، اے رسول کے چچا! ممکن ہے آپ کافی دنوں تک نظروں سے اوجھل ہو جائیں، جب آپ خدا کی بارگاہ میں جائیں گے اور وہاں شرائع اسلام اور شرائط ایمان کے متعلق سوال کیا جائے گا تو آپ کیا کہیں گے؟ جناب حمزہ نے گریہ کیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ہدایت کیجئے اور مجھے ان باتوں سے آگاہ فرمایئے۔ آنحضرت نے فرمایا: اے حمزہ! میں اخلاص کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں اور میں اس کا فرستادہ ہوں... الخ۔ (۱)

حمزہ بن حبیب:

حمزہ بن حبیب قراء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ ابن ندیم سے منقول ہے کہ جس نے سب سے پہلے متشابہات قرآن کے سلسلہ میں کتاب لکھی وہ حمزہ بن حبیب زیات کوفی ہیں۔ حضرت امام صادق علیہ السلام کے شیعوں اور مخلص اصحاب میں سے تھے، ۱۵۶ھ کو حلوان میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۲)

درمنثور: حمزہ زیات سے منقول ہے کہ ایک رات میں کوفہ جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلا لیکن رات ہوگئی، میں نے ایک ویرانہ میں پناہ لی، اس وقت دو جنات میرے پاس آئے، ایک نے دوسرے سے کہا: یہ حمزہ بن حبیب زیات ہیں جو اہل کوفہ کے قاری ہیں۔ دوسرے نے کہا: ہاں، خدا کی قسم! میں اسے مار ڈالوں گا۔ اس نے کہا: چھوڑو، بے چارا زندہ رہے۔ لیکن اس نے دوبارہ کہا: میں اسے ضرور قتل کروں گا۔ جب اس نے میرے قتل کا مصمم ارادہ کرلیا تو میں نے کہا: ''بسم الله الرحمن الرحيم ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لاَإِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لاَإِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمِ﴾ (۳) میں اس پر گواہوں میں سے ایک ہوں۔ یہ سن کر ان میں سے ایک نے کہا: اب اپنی رغبت کے برخلاف صبح تک ان کی حفاظت کرو۔ (۴)

۱۔ الطرف ص ۹؛ بحار ج ۶۸ ص ۳۹۵ ۲۔ فہرست ابن ندیم ص ۴۴

۳۔ آل عمران / ۱۸؛ ''اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ملائکہ اور صاحبان علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے، اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ صاحب عزت و حکمت ہے''۔

۴۔ بحار ج ۶۳ ص ۱۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمزہ بن حمران بن اعین...کوفہ کے رہنے والے ہیں، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان کی روایتیں استوار اور قابل قبول ہیں۔(۱)

ابوالمکارم ابن زہرہ:

حمزہ بن علی بن زہرہ حسینی حلبی...ان کی کنیت ابوالمکارم تھی، عالم وفاضل، ثقہ وجلیل اور امامت کے موضوع پر مختلف کتابوں کے مؤلف تھے۔ ۵۸۵ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے، ان کی قبر حلب میں موجود کوہ جوشن کے مشہد السقط کے پاس ہے۔

ابوعلی کا بیان ہے: کتاب مجالس المومنین میں ان کا تذکرہ کر کے ان کی مدح وستائش کی گئی ہے؛ اسی طرح تاریخ ابن کثیر شامی سے منقول ہے کہ صلاح الدین ایوب مصر پر قبضہ کر کے حلب پہنچا اور وہاں اضطراب کا شکار ہو گیا، اس نے لوگوں سے خواہش کی کہ اس کے ساتھ مہربانی کریں، اس نے اہل حلب کو جنگ کے لئے قوی بنایا، لوگوں نے بھی ضمانت دی کہ اس کی خواہش کے مطابق عمل کریں گے۔ رافضیوں نے بھی شرط لگائی کہ ''حی علی خیر العمل'' اذان میں دوبارہ کہا جائے اور تمام جامع مسجدوں اور بازاروں میں اس کو نشر کیا جائے، شہر کے جامع اعظم کو ان سے مخصوص قرار دیا جائے، جنازے کے آگے بارہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا نام لیا جائے، نماز میت پر پانچ تکبیریں پڑھی جائیں، اور عقود ونکاح کی ذمہ داری ابوالمکارم حمزہ بن زہرہ حسینی کے حوالے کیا جائے جو حلب میں شیعوں کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ شہر کے حاکم نے مذکورہ تمام شرائط کو قبول کر لیا۔(۲)

حمزہ بن عمارہ بربری...یہ وہی ہے جس پر امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے لعنت کی ہے، وہ پکا جھوٹا تھا جس پر شیاطین نازل ہوتے تھے۔(۳)

حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہ السلام،

رجال نجاشی: ابویعلی، ہمارے علماء میں جلیل القدر ثقہ تھے، انہوں نے بہت سی روایتوں کو نقل کیا ہے [illegible] ایک نفیس اور بہترین کتاب ہے جس کا نام ''من روی عن جعفر بن محمد من الرجال'' ہے۔ رجال نجاشی میں یہی لکھا ہوا ہے۔(۴) شیخ طوسی نے بھی لکھا ہے کہ وہ سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے، تلعکبری نے ان

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۴۷
۲۔ منتہی المقال ص ۱۲۲ نقل از مجالس المومنین ج ۱ ص ۶۳
۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۳۶۷
۴۔ رجال نجاشی ص ۱۴۰ نمبر ۳۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سے اجازہ کو نقل کیا ہے۔(۱)

مؤلف: حلہ کے جنوب میں مزیدیہ نامی آبادی کے نزدیک وہ مدفون ہیں۔ ہمارے استاد صاحب مستدرک نے ۴۵ویں حکایت کے ذیل میں حضرت حجت علیہ السلام سے علامہ سید مہدی قزوینی کے تشرف کے واقعہ کو نقل کر کے لکھا ہے کہ حضرت نے اس قبر کی نشاندہی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ابی یعلی حمزہ بن قاسم علوی عباسی کی قبر ہے جو علمائے اجازہ اور اہل حدیث میں سے ایک ہیں۔ علمائے رجال نے بھی اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ کر کے ان کے علم وتقویٰ کی مدح وستائش کی ہے۔(۲)

حمزہ بن محمد قزوینی علوی...انہوں نے علی بن ابراہیم وغیرہ سے روایت کی ہے اور محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ نے ''من لم یروعن الائمہ'' میں روایت کی ہے۔ تعلیقہ استاد اکبر میں ہے: شیخ صدوق نے متراضی صورت میں بہت سی روایتیں ان سے نقل کی ہیں اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حمزہ ان کے مشائخ میں سے تھے۔ العیون میں ہے: حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے مجھ سے حدیث بیان کی۔(۳) اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد یہی حمزہ ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

ابوحمزہ ثمالی:

ان کا نام ثابت بن دینار ہے، ثقہ اور عربی ازدی تھے۔ فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ میں نے ایک ثقہ کو کہتے ہوئے سنا، ان کا بیان ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ابوحمزہ ثمالی اپنے عہد میں سلمان فارسی کی طرح ہیں، کیونکہ انہوں نے ہم میں سے پانچ کی خدمت کی ہے: علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد اور قدرے موسیٰ بن جعفر علیہم السلام کی۔ عامہ نے بھی ان سے روایت کی ہے، ۱۵۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۴)

رجال کشی: علی بن ابی حمزہ نے رویات کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا: جب واپس جاؤ تو میرا اسلام ابوحمزہ کو پہنچا دینا اور کہنا کہ وہ فلاں دن فلاں وقت میں ان کا انتقال ہو جائے گا۔ ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: مولا! وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اور آپ کے شیعوں میں سے ہیں۔ فرمایا: تم نے صحیح کہا، جو ہمارے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کی: آپ کے شیعہ آپ کے ساتھ ہیں۔

۱۔ رجال طوسی ص ۴۶۸ نمبر ۳۹
۲۔ جنۃ المأوی ص ۲۸۶
۳۔ رجال شیخ ص ۴۶۸ نمبر ۴۰؛ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۶
۴۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۱۸۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فرمایا: ان میں سے ہر ایک اگر تقوائے الٰہی اختیار کریں، اپنے رسول کی رعایت کریں اور اپنے آپ کو گناہوں کی آلودگی سے محفوظ رکھیں تو ہم سے مربوط طبقہ میں ہوں گے۔ علی کا بیان ہے کہ اس سال جب میں اپنے وطن واپس آیا تو کچھ ہی دنوں بعد ابوحمزہ ثمالی کی وفات ہوگئی۔(۱)

رجال کشی: ابوحمزہ کے بدن کی طاقت کم ہوئی اور ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا، میں مہربانی کے پیش نظر ان کے پاس پہنچا، انہوں نے گریہ کرتے ہوئے دعا کہ ان کا ہاتھ ایک بچے کے ہاتھ کی طرح صحیح ہوجائے اور اس میں نقصان کا کوئی اثر نہ ہو۔ چنانچہ فوری طور پر پلک جھپکتے ہی ان کی دعا مستجاب ہوگئی۔(۲)

مؤلف: حسین بن ابوحمزہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں بقیع کے پاس ایک اونٹ کی پشت پر تھا، اسی وقت ایک آواز آئی: اے ابوحمزہ یہاں آؤ۔ میں وہاں پہنچا دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف فرما ہیں، آپ نے فرمایا: تمہیں دیکھتا ہوں تو سکون محسوس ہوتا ہے....(۳)

سید عبدالکریم بن طاؤس ''فرحۃ الغری'' میں لکھتے ہیں: امام زین العابدین علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوئے اور مسجد تشریف لے گئے، وہاں ابوحمزہ ثمالی کو دیکھا، آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ ابوحمزہ نے کہا: میں نے حضرت سے زیادہ پاک و پاکیزہ لہجہ اس سے قبل نہیں سنا تھا، میں امام کے قریب پہنچا تا کہ دیکھوں آپ کیا فرماتے ہیں؛ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا: '' الھی ان کنت قد عصیتك...''۔(۴)

مؤلف: ایک دوسری روایت میں ہے: ابوحمزہ کا بیان ہے کہ جب میں مسجد کے ساتویں ستون کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک میری نظر ایسے انسان پر پڑی جو اباب کندہ سے داخل ہو رہے تھے، ان کے داخل ہوتے ہی میں نے لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت انسان کو دیکھا جو بہترین اور پاک لباس زیب تن کئے ہوئے تھے، ان کے سر پر بہترین عمامہ تھا اور پیروں میں عربی نعلین تھے، انہوں نے جوتوں کو پیروں سے جدا کیا پھر مسجد کے ساتویں ستون کے پاس بیٹھ گئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کان کے پاس لے گئے اور تکبیر کہا۔ یہ منظر دیکھتے ہی میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، انہوں نے چار رکعت نماز پڑھی اور رکوع و سجود کی انجام دہی کے بعد یہ دعا پڑھی: الھی ان کنت قد عصیتك فانی قد اطعتك فی احب الاشیاء الیك و ھو

۱۔ رجال کشی ص ۲۰۲ ح ۳۵۶؛ بحار ج ۶۸ ص ۱۱۳

۲۔ رجال کشی ص ۲۰۲ ح ۳۵۵؛ بحار ج ۶۹ ص ۲۸۲

۳۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۱۹۱

۴۔ فرحۃ الغری ص ۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الایمان بك...الخ۔(۱)

سید نے ''فرحۃ الغری'' میں لکھا ہے کہ ابوحمزہ ثمالی کا بیان ہے: جب حضرت دعا سے فارغ ہوئے تو اٹھے، میں بھی ان کے ہمراہ ان کی سواری تک گیا، ایک سیاہ فام غلام کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک گھوڑے اور اونٹ کی مہار تھی، میں نے اس سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ غلام نے تعجب سے سوال کیا: تم نے ان کے شمائل و خصوصیات سے نہیں پہچانا؟ یہ علی بن الحسین علیہ السلام ہیں۔ ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں نے جب یہ سنا تو ان کے قدموں پر گر پڑا اور اسے بوسہ لینا شروع کر دیا، حضرت نے اپنے دست مبارک سے میرا سر پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا: ایسا نہ کرو، سجدہ پروردگار عالم کے لئے مخصوص ہے۔ میں نے سوال کیا: آپ اس شہر میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا: اس کی وجہ یہی نماز تھی جس کو تم نے ملاحظہ کیا، اگر لوگ اس مسجد اور اس میں عبادت کی فضیلت سے واقف ہو جائیں تو بے شک یہاں بچوں کی طرح گھٹنوں کے بل آنے میں عجلت کا مظاہرہ کریں۔ کیا میرے ہمراہ میرے جد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زیارت کے لئے آنا چاہتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر میں ان کے ہمراہ چلنے لگا، یہاں تک کہ غریین (صحرائے نجف) پہنچے، اس کی زمین سفید تھی اور اس سے نور ساطع ہو رہا تھا، حضرت سواری سے نیچے آئے اور اپنے دونوں رخسار مبارک کو زمین پر رکھ کر فرمایا: اے ابوحمزہ! یہ میرے جد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر مبارک ہے۔ پھر آپ نے مندرجہ ذیل زیارت کے الفاظ کے ذریعہ حضرت کی زیارت کی: ''السلام علی اسم اللہ الرضی و نور وجھہ المضیء''۔ زیارت کے بعد مدینہ واپس چلے گئے اور میں کوفہ واپس چلا آیا۔(۲)

مؤلف: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوحمزہ نے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی ہے اور اس کو پہچانتے بھی تھے۔(۳)

الخرائج کی روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض فقہائے شیعہ کے ہمراہ حضرت کی قبر پر گئے ہیں، ان سے حدیث بیان کی ہے اور ان کے علم کی تعلیم دی ہے۔ ابوجعفر کوفہ میں داخل ہوئے اور امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ انہوں نے حرم کے ایک گوشہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ جس کے اطراف

۱۔ بحار ج ۱۰۰ ص ۳۹۰ ح ۱۰۰ ۲۔ فرحۃ الغری ص ۴۷ ۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں بعض لوگوں موجود تھے، زیارت کے بعد ان کے پاس گئے دیکھا کہ وہ سب شیعہ اور فقیہ ہیں اور اپنے استاد سے درس لے رہے ہیں، جب انہوں نے اس درس دینے والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو کہا گیا کہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عربی آگے آئے اور کہا: میں مدینہ سے آیا ہوں، امام جعفر صادق کی وفات ہوگئی ہے۔ ابوحمزہ یہ سن کر گریہ وزاری کرنے لگے، اپنا ہاتھ زمین پر مارا، پھر اس عربی سے سوال کیا کہ حضرت نے اپنے بعد کس کے بارے میں وصیت فرمائی ہے؟ (۱)

حمص

باب حمص (چنا): (۲)

محاسن: ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کمر درد کے لئے چنا بہت مفید ہے؛ آپ خود کھانے سے پہلے اور بعد میں اس کا مطالبہ کرتے تھے (اور تناول فرماتے تھے)۔ (۳)

بیان: امام کے اس عمل سے ڈاکٹروں کے نظریہ کی تردید ہوتی ہے جو چنا کے فائدے کو غذا کے درمیان کھانے سے مخصوص قرار دیتے ہیں اور قبل و بعد کھانے کی ممانعت کرتے ہیں۔

محاسن: خداوند عالم نے حضرت ایوب علیہ السلام کو وحی فرمائی: اپنی تھیلی سے ایک مٹھی لے کر اسے چھڑک دو، ان کی تھیلی نمک سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت ایوب نے ایک مٹھی نمک لے کر اسے چھڑک دیا اور اس سے عدس باہر نکلا، تم لوگ اسے حمص کہتے ہو لیکن ہم اسے عدس کہتے ہیں۔ (۴)

مکارم الاخلاق: امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں چنے کی بات نکلی، فرمایا: یہ درد سینہ کے لئے بہت مفید ہے۔ (۵)

بیان: چنا کے متعلق کہا گیا ہے کہ درجۂ اول میں گرم اور تر ہوتا ہے، اگر گوشت کے ساتھ پکایا جائے تو پکنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ لباس کو دھویا جائے تو خون کا دھبہ ختم ہو جاتا ہے، اگر اسے پیس کر گرم گلاب کے ساتھ مخلوط کر دیا جائے اور اسے پیٹھ پر مالش کی جائے تو درد میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ پیشاب اور حیض

۱۔ الخرائج والجرائح ج۱ ص۲۲۸ ح۲۲
۲۔ بحار ج۶۶ ص۲۶۳
۳۔ محاسن ص۵۰۵ ح۶۴۳
۴۔ محاسن ص۵۰۵ ح۶۴۴
۵۔ مکارم الاخلاق ص۲۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں وسعت دیتا ہے اور سینے کے ساتھ سازگار ہوتا ہے، قوت باہ کو ابھارتا ہے اور پیٹ کو نرم کرتا ہے، گردے اور مثانہ کے زخم کے لئے نقصان دہ ہے، اسے ابال کر کھایا جائے تو کمر درد اور یرقان کے علاج میں بہت مناسب اور مفید ہے۔(۱)

مؤلف: حمصی شیخ سدیدالدین محمود بن علی بن حسن حمصی رازی...علامہ متکلم و ماہر تھے، فن کلام میں عراقی تعلیق کے مالک تھے، منتجب میں ہے: اصولیوں کے درمیان اپنے عہد کے علامہ اور متقی تھے، پھر ان کی بعض کتابوں کا تذکرہ کر کے لکھا: میں نے دو سال ان کی مجلس درس میں شرکت کی ہے۔(۲)

حمصی...شامات کی مشہور سرزمین حمص سے منسوب ہے جو حلب اور دمشق کے درمیان واقع ہے۔ شیخ بہائی کی تحریر میں ہے کہ میں نے ایک عالم کی تحریر میں دیکھا ہے کہ سدیدالدین حمصی ہمارے علمائے مجتہدین میں سے حمص سے منسوب ہیں جورے کی ایک آبادی ہے، آج وہ آبادی ختم ہو چکی ہے۔

حمق

احمق کی مصاحبت سے پرہیز:

احمق کے ساتھ ہم نشینی، مصاحبت اور دوستی سے پرہیز کے متعلق بہت سی روایتیں مروی ہیں:

امالی طوسی: امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں ایک سفر پر جانا چاہتا تھا کہ میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام نے مجھے سفارش فرمائی: میرے فرزند! احمق کے ساتھ دوستی اور اس کے ساتھ معاشرت سے اجتناب کرو اور اس کے ساتھ معاشرت نہ کرو اس لئے کہ احمق موجودگی و عدم موجودگی میں عیب جوئی کے فراق میں رہتا ہے، اگر وہ کوئی بات کہتا ہے تو اس کی نادانی اسے رسوا کر دیتی ہے اور خاموش رہتا ہے تو گفتار میں ناتوانی اسے حقیر کر دیتی ہے، کوئی کام انجام دیتا ہے تو خراب کر دیتا ہے اور کوئی ذمہ داری اپنے ذمہ لیتا ہے تو اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے، اس کا علم اس کی بے نیازی کا باعث نہیں ہوتا اور دوسروں کا علم بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا، وہ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا، اس کا دوست اسے مطمئن نہیں ہوتا، اس کی ماں اس کے غم میں بیٹھنا پسند کرتی ہے، اس کی زوجہ اس سے پیچھا چھڑانا

۱۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۶۴ ۲۔ فہرست منتجب ص ۱۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

چاہتی ہے، پڑوسی دور رہنا چاہتے ہیں، اس کا دوست اس کے ساتھ بیٹھنے پر تنہائی کو ترجیح دیتا ہے، اگر کسی مجلس میں دوسروں سے چھوٹا ہوتا ہے وہ دوسروں کو رنج وغم میں مبتلا کر دیتا ہے اور اگر دوسروں سے بڑا ہوتا ہے تو ان کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر دیتا ہے۔(۱)

الاختصاص: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے بیماروں کو خدا کے اذن سے شفا دی، پھر اندھے پن، جذام اور خدا کے اذن سے مردوں کے زندہ کرنے کے مرحلے کو بھی آسانی سے انجام دیا لیکن احمق کے علاج اور اس کی اصلاح سے قاصر وعاجز رہا۔ سوال کیا گیا: اے روح اللہ! احمق کون ہے؟ فرمایا: جو خود رائے اور مغرور ہوتا ہے، حق کو ہمیشہ اپنی ملکیت سمجھتا ہے، اسکے برخلاف نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی بھی حق و فضیلت کا حقدار نہیں ہوتا، ایسا ہی شخص احمق ہے اور اس کے علاج کی کوئی صورت نہیں۔(۲)

لکل داء دواء یستطیب بہ الا الحماقۃ اعیت من یداویھا (۳)

الاختصاص: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی کی عقل کا مجلس میں امتحان لینے کا ارادہ ہو تو اپنی گفتگو کے درمیان ایسی بات بیان کرو جس کی کوئی حقیقت وواقعیت نہ ہو، اگر اس کا انکار کرے تو عقلمند ہے اور اگر اسے صحیح تصور کرے تو وہ احمق ہے۔(۴)

عیینہ بن حصن فزاری... اسے احمق کہا جاتا تھا اس کے قوم وقبیلہ میں لوگ اس کی پیروی کرتے تھے۔(۵)

حمل

دینی بھائی کے عمل کو صحت پر حمل کرنا:

الخصال: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائی کے لئے عذر تلاش کرو اور اگر کچھ دستیاب نہ ہو تو اس کے لئے بہانہ تراشی کرو۔(۶)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''ظن'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ امالی طوسی ج۲ ص۲۲۶: بحار ج۷۴ ص۱۹۷ ۲۔ الاختصاص ص۲۲۱: بحار ج۱۴ ص۳۲۳

۳۔ مستطرف ج۱ ص۱۶: ''ہر درد کی دوا ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ اس کا علاج کیا جاتا ہے سوائے حماقت کے جس کے علاج نے مجھے خستہ اور عاجز کر رکھا ہے۔

۴۔ بحار ج۱ ص۱۳ ۵۔ بحار ج۷۵ ص۲۸۲

۶۔ خصال ص۶۲۲ ح۱۰: بحار ج۶۸ ص۲۰۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اقل واکثر حمل پر مشتمل باب: (۱)

سورۂ احقاف: ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْرًا﴾۔(۲)

ارشاد مفید: یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کو عمر کے پاس لایا گیا جس کے یہاں چھ مہینے میں بچہ کی ولادت ہوئی تھی۔ عمر نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا؛ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ عورت قرآن سے دلیل پیش کرے تو تمہیں مبہوت کر سکتی ہے؛ اس لئے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْرًا﴾۔(۳) اور دوسری جگہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾۔(۴) نتیجہ کے طور پر اگر بچہ کی دودھ بڑھائی کی مدت دو سال کامل ہو اور حمل و دودھ بڑھائی کی مجموعی مدت تیس مہینے ہو تو ایسی صورت میں حمل کی مدت چھ مہینے قرار پائے گی۔ عمر نے یہ سن کر اس عورت کو آزاد کر دیا، اس طرح یہ حکم ثابت ہو گیا اور آج تک صحابہ و تابعین اور ان لوگوں کی طرف سے نافذ ہوتا ہے جنہوں نے اس روایت کو ان سے حاصل کیا ہے۔(۵)

حمل و فرزند سے متعلق بعض اسباب کا بیان: (۶)

اس بات کا بیان کہ امام حسین علیہ السلام کی مدت حمل چھ مہینے تھی۔(۷)

مناقب میں ہے: حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدت حمل اپنے بھائی کے بعد ۱۰ مہینے ۲۰ روز تھی۔(۸)

حاملہ عورت کی خوراک کے متعلق:

طب النبی: آنحضرت نے فرمایا: حمل کے وقت جو عورت خربوزہ کھاتی ہے تو اس کا بیٹا خلقت کے اعتبار سے خوبصورت ہوتا ہے۔(۹)

مکارم الاخلاق: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حاملہ عورتوں کو کندر دو کہ یہ بچہ کی عقل کو زیادہ

۱۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۶۶ ۲۔ احقاف/۱۵

۳۔ احقاف/۱۵: ''اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کا کل زمانہ تیس مہینے کا ہے''۔

۴۔ بقرہ/۲۳۳: ''اور مائیں اپنی اولاد کو دو برس کامل دودھ پلائیں گی جو رضاعت کو پورا کرنا چاہے گا''۔

۵۔ بحار ج ۱۰۴ ص ۶۶ ۶۔ بحار ج ۶ ص ۱۱۲

۷۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۴۵۔۲۵۸ ۸۔ مناقب ج ۴ ص ۶۷؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۷

۹۔ طب النبی ص ۲۹؛ بحار ج ۶۲ ص ۲۹۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتا ہے۔ امام رضا علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حاملہ عورتوں کو کندرد و کہ اگر جنین بیٹا ہوگا تو پاک دل اور دلیر ہوگا اگر بیٹی پیدا ہوگی تو اس کی صورت و سیرت اچھی ہوگی، اس کے نشیمن بڑے اور اپنے شوہر کی نظر میں اہمیت کی حامل ہوگی۔ (۱)

مؤلف: رسول خداؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنی حاملہ عورتوں کو سفرجل (quince) کھلاؤ کہ یہ اولاد کی خوش اخلاقی کا موجب ہوتا ہے۔

ابن اعسم نے بھی مذکورہ روایت کو شعر کے قالب میں بیان کیا ہے:

و فی السفرجل الحدیث قد ورد تاکلہ الحبلی فیحسن الولد (۲)

حاملہ عورتوں اور حیوانات کے لئے دعا و تعویذ پر مشتمل باب: (۳)

خانوادہ کے لئے متاع حمل کرنے پر مشتمل باب: (۴)

الخصال: معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے مدینہ میں دیکھا، اس وقت میرے پاس سبزی تھی اور اسے گھر لے جا رہا تھا۔ فرمایا: باوفا اور آبرومند شخص کے لئے قبیح ہے کہ وہ پست چیز کو حمل کرے اس لئے کہ یہ دوسروں کے جری ہونے کا موجب ہوتا ہے۔ (۵)

الخصال: حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے لباس کی خود سلائی کرے، اپنے جوتے میں ٹانکا لگائے اور خود اپنے متاع اور سامان کو اٹھائے وہ غرور و تکبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (۶)

صفات الشیعہ: عبداللہ بن خالد کنانی سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابوالحسن موسیٰ (کاظم علیہ السلام) میرے پاس آئے، اس وقت میرے ہاتھ میں ایک مچھلی تھی، آپ نے فرمایا: اسے اپنے ہاتھ سے الگ کرو اس لئے کہ مجھے پسند نہیں کہ کوئی پست چیز کو حمل کرے۔ پھر فرمایا: تم لوگوں کے دشمن بہت زیادہ ہیں، لوگ تم سے دشمنی کرتے ہیں؛ اے گروہ شیعہ! پس ایسی چیزوں سے آراستہ کرو کہ تمہارے اندران سے مقابلہ کی طاقت ہو۔ (۷)

۱۔ مکارم الاخلاق ص ۲۲۱: بحار ج ۶۶ ص ۴۴۴

۲۔ منظومہ ابن اعسم ص ۲۶: ''سفرجل کے متعلق روایت میں مروی ہے کہ اگر بار دار عورت کو کھلایا جائے تو اس کا بیٹا خوبصورت پیدا ہوگا''۔

۳۔ بحار ج ۹۵ ص ۳۹ ۴۔ بحار ج ۷۴ ص ۱۴۷ ۵۔ الخصال ص ۱۰ ص ۳۵

۶۔ الخصال ص ۱۰۹ ج ۸/۷ ۷۔ صفات الشیعہ ص ۲۳ ح ۳۱/۱: بحار ج ۷۴ ص ۱۴۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دوسروں کے ساتھ ہم دردی اوران کے ساتھ حسن معاشرت کا باب؛(۱)

ان دونوں مردوں (ابوبکروعمر) پرتمام تر گناہوں اور مظالم کی تحمیل اوران کا بیان؛(۲)

حمم

کبوتر اوراس کے اقسام جیسے فاختہ،قمری، دباسی وغیرہ پر مشتمل باب؛(۳)

حمام راعبیہ؛

علل الشرائع: ایک مرد شامی نے امیر المومنین علیہ السلام سے راعبی نامی کبوتر کی آواز کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ گانے والے مرد، گانے والی کنیزوں اور پیانوں بجانے والوں پر لعنت کرتا ہے۔(۴)

بیان: دمیری لکھتے ہیں کہ راعبی وہ پرندہ ہے جو ورشان (جنگلی کبوتر) اور عام کبوتر سے پیدا ہوتا ہے اس کی شکل عجیب وغریب ہوتی ہے؛ قزوینی نے یہی لکھا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ فاختہ اور کبوتر سے جو پرندہ ہوتا ہے اسے راعبی کہتے ہیں۔(۵)

کامل الزیارات: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: راعبی نامی کبوتر کو اپنے گھر میں محفوظ رکھو اس لئے کہ یہ قاتلان امام حسین علیہ السلام پر لعنت کرتا ہے۔(۶)

ارشاد مفید: اس بات کا بیان کہ امام باقر علیہ السلام کے بیت الشرف میں بہت سے کبوتر تھے۔ حضرت نے ناراض ہوکر ابوحمزہ کو حکم دیا کہ جن کبوتروں کو سرجدا کیا ہے، ان میں سے ہر ایک کے عوض ایک دینار صدقہ دو۔(۷)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سات سفید مرغابیوں سے بہتر ایک رنگین (دھاری دار) کبوتر ہے۔(۸)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حرم کے کبوتروں کی بنیاد اور جڑ وہ کبوتر ہے جسے اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام نے پکڑا تھا اوراس سے کافی مانوس تھے۔(۹)

۱۔ بحار ج ۷۴ ص ۱۴۸
۲۔ بحار ج ۵۳ ص ۱۴، ۳۷
۳۔ بحار ج ۶۵ ص ۱۲
۴۔ علل الشرائع ص ۵۹۶؛ بحار ج ۶۵ ص ۱۳
۵۔ حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۵۲۲
۶۔ کامل الزیارات ص ۹۸
۷۔ طب الائمہ ص ۱۱۱
۸۔ کافی ج ۶ ص ۵۵۰ ح ۲
۹۔ کافی ج ۶ ص ۵۴۶ ح ۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کبوتر ان پرندوں میں سے ہے جنہیں انبیاء علیہم السلام اپنے گھروں میں رکھتے تھے، جس گھر میں کبوتر ہوگا اس کے رہنے والے جناتوں کی طرف سے وارد ہونے والی ہر آفت سے محفوظ رہیں گے...الخ۔(۱)

کافی: کبوتر کے ہلکے پر شیاطین کو بھگاتے ہیں۔(۲)

کافی: حضرت سے مروی ہے کہ بے شک خداوند عالم کبوتر کے وسیلہ سے گھر کو توڑ پھوڑ اور ویرانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ راعبی نامی کبوتر کو کھانا دینا اور اس کے لئے روٹی توڑنا مستحب ہے۔(۳)

کافی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ایک کنواں کھودا جس میں کچھ لوگ گر گئے، یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی، آپ کنوائیں کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوکر فرمایا: اس کنوئیں کو بھر دیا جائے یا اسے کبوتروں کا اڈا بنا دیا جائے۔(۴)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں کوئی پرندہ رکھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ ورشاں (قمری) کو پالے اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ خداوند عالم کا ذکر کرتا ہے اور تسبیح و تہلیل کرتا ہے؛ یہ پرندہ ہم اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے۔ حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ پرندہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تمہیں برکت دی جائے گی، تمہیں برکت دی جائے گی۔(۵)

کبوتر کے اقسام کے متعلق دمیری کا قول: عائشہ سے منقول ہے کہ رسول خدا کو بہت پسند تھا کہ آپ سبزہ، اترج اور سرخ کبوتر کو دیکھیں۔ کبوتر کے عجائبات میں سے ہے کہ وہ انسان کی طرح مباشرت کے وقت اپنے ساتھی کو بوسہ لیتا ہے۔ اس پرندہ کی مادہ اپنے نر سے چودہ دن دور رہتی ہے اور دو انڈے دیتی ہے جن میں ایک سے نر اور دوسرے سے مادہ نکلتے ہیں اور ان کے درمیان ایک شبانہ روز کا فاصلہ ہوتا ہے۔ پھر دن کے کچھ حصے نر انڈے پر سوتا ہے اور اس کو گرم کرتا ہے اور بقیہ روز و شب مادہ کے ساتھ۔ جب مادہ تخم گزاری کرتی ہے اور اس پر نہیں بیٹھتی تو نر اسے اس کام پر مجبور کرتا ہے۔ جب نر، مادہ کے ساتھ تنہا رہنا چاہتا ہے تو

۱۔ کافی ج۶ ص۵۴۷ ح۸/: بحار ج۶۵ ص۱۸ ۲۔ کافی ج۶ ص۵۴۷ ح۱۱/ ۳۔ کافی ج۶ ص۵۴۷ ح۱۲/

۴۔ کافی ج۶ ص۵۴۸ ح۱۷/: بحار ج۶۵ ص۲۰: ج۳۹ ص۱۷۲ ۵۔ کافی ج۶ ص۵۵۰ ح۱/: بحار ج۶۵ ص۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جوجوں کو گھونسلے سے بھگا دیتا ہے اور جب جوجے انڈے سے باہر نکلتے ہیں تو پرندہ نر طبیعی طور پر شور مٹی کو چباتا ہے اور اسے اپنے منہ میں محفوظ رکھتا ہے تا کہ کھانے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ ارسطو کا خیال ہے کہ کبوتر آٹھ سال زندہ رہتا ہے۔(۱)

گھر میں کبوتر کو رکھنے کے استحباب کے سلسلہ میں بعض روایتیں: (۲)

ایک کبوتر کا واقعہ جس نے اپنے جوڑے سے کہا: تم نے میری جگہ کسی دوسری کا انتخاب کر لیا ہے۔ جوڑے نے امیر المومنین علیہ السلام کے حق کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے۔ (۳)

بصائر الدرجات: فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا، آپ نے کبوتر کے ایک جوڑے کو دیکھا کہ کبوتر، اپنی کبوتری سے مخصوص آواز میں بات کر رہا ہے۔ امام نے مجھ سے پوچھا: جانتے ہو کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ فرمایا: وہ کہہ رہا ہے کہ اے میرے لئے سبب سکون، خدا نے میرے لئے تم سے زیادہ محبوب کسی کو خلق نہیں فرمایا ہے سوائے میرے مولا جعفر بن محمد علیہ السلام کے۔ (۴)

اسی مضمون پر مشتمل روایت امام کاظم علیہ السلام کے حالات زندگی میں بھی مروی ہے۔ (۵)

مؤلف: مجمع البحرین میں ہے: حمام (بروزن سحاب) حمامہ کی جنس سے ہے جس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے، اس میں موجود "ھا" کبوتر اور اس کی جنس کے درمیان فرق پیدا کرتا ہے۔ جوہری کہتے ہیں: عرب کے نزدیک فاختہ، قمری، ساق حر (قمری کی ایک قسم) اور ورشان وغیرہ جیسے ہر طوق دار پرندے کو کبوتر کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں لفظ حمام (کبوتر) کی جمع حمام، حمامات اور حمائم کے ذریعہ آتی ہے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ ہر طوقدار پرندہ حمام ہے اور طوق سے مراد سبز، سرخ یا وہ سیاہی ہے جو اس پرندے کی گردن پر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ ازہری کی نقل کے مطابق شافعی کہتے ہیں کہ ہر وہ پرندہ حمام ہے جو پانی کو ایک ہی مرتبہ گھونٹ لیتا ہے اور ہمیشہ قو قو کرتا ہے؛ اگر چہ ان کے ناموں کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ حمام کے معنی موت ہوتا ہے اور حمام سے وہ جگہ مراد ہے جہاں دھویا اور نہایا جاتا ہے اس کی جمع "حمامات" آتی ہے، یہ وہی

۱۔ بحار ج ۶۵ ص ۲۶۔۲۹ ۲۔ بحار ج ۷۶ ص ۱۶۲ ۳۔ بحار ج ۴۲ ص ۵۶

۴۔ بصائر الدرجات ص ۳۶۲ ح ۴؛ بحار ج ۴۷ ص ۸۵، ۱۲۴ ۵۔ بحار ج ۴۸ ص ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جگہ ہے جسے شیاطین نے بلقین کے لئے بنائی تھی تا کہ وہ نورہ وغیرہ لگا سکے۔(۱)

باب آداب حمام...اس کی اہمیت، احکام، اس کے مربوط دعائیں اور سر کو مٹی سے دھونا وغیرہ؛

اس باب میں ہے کہ خداوند عالم نے آسمان کے نیچے، لنگی پہنے بغیر اور بنا کچھ پہنے حمام جانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ لنگی پہنے بغیر حمام میں داخل ہونا بھی مکروہ ہے۔

مروی ہے کہ تھوڑا سا گرم پانی لے کر اسے اپنے سر پر اور دو پیروں پر ڈالو، اگر مناسب ہو تو اس میں سے تھوڑا سا پی لو کہ یہ مثانہ کو پاک کرتا ہے اور جراثیم کو دور کرتا ہے۔ دوسرے گرم خانہ میں تھوڑا ٹھہرو اور تیسرے گرم خانہ میں پہنچو تو کہو: ''آتش سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اس سے جنت کی درخواست کرتے ہیں''۔ جب تک گرم خانہ سے واپس نہ آؤ اس جملہ کی تکرار کرتے رہو، آگاہ ہو جاؤ کہ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈے شربت کے استعمال سے اجتناب کرو اس لئے کہ یہ معدہ کو تباہ و برباد کر دیتا ہے، خبردار! ٹھنڈے پانی کو بدن پر نہ ڈالنا کیونکہ یہ بدن کی سستی و کسالت کا موجب ہوتا ہے، حمام میں پہلو کے بل سونے سے اجتناب کرو اس لئے کہ گردے کی چربی کو پانی کر دیتا ہے، اسی طرح پشت کے بل سونے سے اجتناب کرو اس لئے کہ زخم معدہ کا باعث ہوتا ہے۔ حمام میں کنگھی کرنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ بال جھڑنے کا زمینہ فراہم ہوتا ہے، حمام میں مسواک کرنے سے بھی اجتناب کرو کیونکہ دانت خراب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، مٹی سے سر کو دھونے سے بھی پرہیز کرو کیونکہ اس سے چہرہ قبیح ہو جاتا ہے، سر و صورت پر لنگی ملنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ چہرے کا پانی اور اس کی نشاط و شادابی کو ختم کر دیتا ہے اور پیروں کی ہتھیلی پر سفال اور اسفنج کی مالش کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے سفید داغ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

شیخ صدوقؒ کہتے ہیں: ایک دوسری روایت میں میں نے دیکھا ہے کہ اس مٹی سے، مصری مٹی اور سفال سے شامی سفال مراد ہے۔(۲)

رسول خداؐ نے فرمایا: اپنے سروں کو مصری مٹی سے نہ دھوؤ اور پکے ہوئے کوزے میں پانی نہ پیو؛ اس لئے کہ یہ ذلت کا باعث اور غیرت کو ختم کر دیتا ہے۔(۳)

۱۔ مجمع البحرین ج ۶ ص ۵۱ نقل از صحاح ج ۶ ص ۱۹۰۶ ۲۔ علل الشرائع ص ۲۹۲ ۳۔ بحار ج ۷۶ ص ۷۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمام میں قرآن پڑھنے کی اس وقت تک ممانعت نہیں کی گئی ہے جب تک تمہارا ارادہ آواز کے ساتھ پڑھنے کا نہ ہو اور تمہارے جسم پر لنگی موجود ہو۔ اپنی آنکھوں کو اپنے بھائی کی شرمگاہ سے دور رکھو تا کہ خداوند عالم تمہیں روز قیامت کی ہنگامہ آرائی سے محفوظ رکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نگاہ سے پوشیدہ رکھو اس لئے کہ ناظر اور منظور دونوں ہی ملعون ہیں۔

مروی ہے کہ تین چیزیں بدن کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں اور کبھی کبھی موت کا باعث ہو جاتی ہیں: شکم سیری کی حالت میں حمام جانا، شکم سیری کی حالت میں سونا اور بوڑھی عورت سے شادی کرنا۔(۱)

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حمام میں اس وقت جاؤ جب تمہارے پیٹ میں ایسی چیز ہو جو معدہ کی ہیجانی کیفیت کو ختم کر دے اس سے بدن قوی ہوتا ہے۔ نیز جب تمہارا پیٹ غذا سے بھرا ہو تو اس وقت بھی حمام میں جانے سے اجتناب کرو۔

حضرت سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حمام سے باہر آؤ تو اپنے پیروں کو دھوؤ، ایسا کرنے سے شقیقہ (مرگی کی ایک قسم) کا درد ختم ہو جاتا ہے، جب حمام سے باہر آؤ تو اپنے سر پر عمامہ باندھ لو۔ ادب یہ ہے کہ کوئی اپنے فرزند کو اپنے ہمراہ حمام میں نہ لے جائے تا کہ اس کی شرمگاہ کو دیکھنا پڑے۔

رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے وہ اپنی بیوی کو (عمومی) حمام میں نہ بھیجے۔ فرمایا: میں اپنی امت کی عورتوں کو عمومی حمام میں جانے سے منع کرتا ہوں۔

کافی: ابو مریم انصاری سے بطور مرفوع منقول ہے کہ حسن بن علی علیہ السلام حمام سے باہر نکلے، ایک شخص نے آپ کو دیکھ کر کہا: طاب استحمامك "آپ کا استحمام کرنا نیک ہو"۔ امام نے اس کے جواب میں فرمایا: اے احمق! اس جملہ کا یہاں کیا مطلب!!۔ اس نے کہا: طاب حمیمك "آپ کا حمیم نیک قرار پائے"۔ فرمایا: کیا نہیں جانتے کہ حمیم کا مطلب عرق ہوتا ہے؟ اس نے کہا: طاب حمامك "آپ کا حمام کرنا مبارک ہو"۔ فرمایا: اگر میرا حمام کرنا نیک ہو تو اس کا کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ بلکہ تمہیں یہ کہنا چاہئے: طهر ما طاب منك و طاب ما طهر منك "جو آپ کے لئے طیب ہو وہ آپ کے لئے پاکیزہ ہو اور جو آپ سے پاکیزہ

۱۔ بحار ج ۷۶ ص ۷۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہو وہ طیب و نیک قرار پائے"۔(۱)

مؤلف: مکارم الاخلاق میں اسی سے ملتی جلتی روایت موجود ہے لیکن اس کے آخر میں ہے کہ اس نے سوال کیا کہ پھر میں کیسے کہوں؟ فرمایا: طهر ما طاب منك و طاب ما طهر منك۔(۲)

حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے حمام جانے کے آداب؛(۳)

اس بات کا بیان کہ جب امام جواد علیہ السلام حمام جاتے تھے اسے آپ کے لئے خالی کر دیا جاتا تھا۔(۴)

ابوراجح حمامی کا واقعہ؛

یہ وہی ہیں جن کے متعلق حلہ کے حاکم مرجان صغیر نے تشیع کے جرم میں مارنے کا حکم دیا، لوگوں نے ان کو اتنا زدوکوب کیا کہ پورا بدن مجروح ہو گیا، وہ بے حال زمین پر گر پڑے، ان کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے، ان کی زبان باہر نکال کر جلتا ہوا لوہا ڈالا گیا، ان کی ناک توڑ دی گئی، ناک کے سوراخ میں رسّی ڈالی گئی پھر اس سے ایک دوسری رسّی باندھ کر لوگوں کے ہاتھ میں دے دی گئی تا کہ وہ حلہ کی گلیوں میں کشاں کشاں کھینچیں۔ جب لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو وہ بھی حملہ آور ہوئے اور ان کو اتنا مارا کہ وہ زمین پر گر گئے، وہ موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے تھے۔ پھر حاکم نے حکم دیا کہ انہیں آزاد کر دیا جائے، ان کے رشتہ دار آئے اور ان کو ان کے گھر لے گئے، سبھی کو یقین تھا کہ وہ اسی رات مر جائیں گے لیکن جب دوسری صبح لوگ انہیں دیکھنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں، ان کی حالت بہت اچھی ہے، جو دانت گر گئے تھے وہ پہلے کی طرح واپس آ چکے ہیں، بدن کے زخم ٹھیک ہو چکے ہیں اور وہ بیس سال کے جوان معلوم ہو رہے ہیں۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہا: جب میں موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا، خدا سے دعا کرنے کے لئے زبان بھی نہیں تھی، مجبوراً میں نے زبان دل سے اپنے مولا و آقا امام زمانہ (عج) کو مدد کے لئے بلایا۔ رات کے وقت میرا گھر نورانی ہو گیا، میں نے امام کو دیکھا کہ وہ میرے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیر رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: اٹھو اور اپنے اہل و عیال کے لئے کام کرو، خداوند عالم نے تمہیں شفا دے دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں پایا۔

۱۔ کافی ج ۶ ص ۵۰۰ ح ۲۱

۲۔ مکارم الاخلاق ص ۵۸؛ بحار ج ۷۶ ص ۸۷

۳۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۱۰

۴۔ بحار ج ۵۰ ص ۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

راوی کا بیان ہے: جب حاکم نے انہیں دیکھا تو عظیم خوف و وحشت کا شکار ہوا، اس واقعہ کے بعد اس نے حضرت مہدی علیہ السلام کی عظمت و منزلت کا اعتراف کیا، اپنی روش سے دست بردار ہو گیا اور حلہ کے لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے لگا۔(۱)

بخار اور یرقان کا علاج:(۲)

بہت سی روایتوں میں بخار میں جو جھر رہے انسان کو سیب کھانے اور اس پر ٹھنڈا پانی چھڑکنے کی تاکید گئی ہے۔

محاسن: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام صرف آب سرد چھڑک کر اور سیب کھا کر ہی اپنا علاج کرتے ہیں۔(۳)

محاسن: حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر لوگ جان لیتے کہ سیب میں کیا کچھ ہے تو وہ اپنے مریضوں کا صرف اسی کے ذریعہ علاج کرتے۔(۴)

بیان: جان لیجئے کہ اکثر ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ہر طرح کا سیب بخار کے لئے مضر ہے اور سیب کھانے سے بخار میں اضافہ ہوتا ہے، میں نے اہل مدینہ سے ملاقات کی ہے جو اپنے شدید بخار کو ترش سیب اور سرو تن پر آب سرد چھڑک کر اپنا علاج کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مفید ہے لیکن اس سلسلہ میں ہر شہر کا طریقہ پوری طرح مختلف ہے۔

امام صادق علیہ السلام: رسول خداؐ نے فرمایا: بخار، جہنم کی گرمی اور ابال سے ہے، اس کا علاج آب سرد سے کرو۔ آنحضرت نے یہ جملہ اس وقت ارشاد فرمایا جب آپ کو بخار تھا، آپ کے جسم اطہر پر پرانا کپڑا تھا جسے آپ نے اپنے دونوں ران پر ڈال رکھا تھا۔ آپ کی کنیز نے کہا: کاش! آپ اسے اپنے بدن پر ڈال لیتے تاکہ پسینہ آتا، آپ نے تو اپنے بدن کو ہوا کے سامنے کر رکھا ہے۔(۵)

طب النبی: محمد بن مسلم نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب آپ کو بخار ہوتا تو آپ دو کپڑے تر کرتے ایک کو اپنے اوپر ڈالتے، جب وہ خشک ہو جاتا تو دوسرے کو بدن پر ڈال لیتے تھے۔ محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ

۱۔ بحار ج ۵۲ ص ۷۰
۲۔ بحار ج ۶۲ ص ۹۳
۳۔ محاسن ص ۵۵ ح ۸۹۰
۴۔ محاسن ص ۵۵۱ ح ۸۹۱
۵۔ بحار ج ۶۲ ص ۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نے بخار کے لئے آب سرد اور دعا جیسی کوئی دوا نہیں دیکھی۔(۱)

عیون اخبار الرضا: رسول خداؐ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے، دیکھا کہ ان کو بخار ہے، آپ نے سنجد کھانے کا حکم دیا۔(۲)

الخصال: حضرت علی علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: بخار کی حرارت کو بنفشہ اور آب سرد سے ختم کرو۔ فرمایا: گرمی میں بخار کے مریض پر ٹھنڈا پانی ڈالو اس سے حرارت پر سکون و آرام ملے گا۔(۳)

محاسن: یحیٰی بن بشیر نبال سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: اے بشیر! اپنے مریضوں کا علاج کس چیز سے کرتے ہو؟ جواب دیا: ان تلخ دواؤں کے ذریعہ۔ فرمایا: نہیں جب تم میں سے کوئی مریض ہو تو سفید شکر لے کر اسے پیس لو پھر اسے آب سرد میں مخلوط کر کے مریض کو پلاؤ اس لئے کہ جس نے تلخ چیزوں میں شفا رکھی ہے وہ شیرینی اور مٹھاس میں بھی شفا قرار دے سکتا ہے۔(۴)

طب الائمہ: حضرت سے مروی ہے کہ انبیاء کے فرزندوں کو کئی گنا زیادہ بخار ہوتا ہے۔(۵)

طب الائمہ: یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بخار کے علاج کے لئے ہمارے جد دس درہم شکر کو آب سرد میں ملا کر نہار منھ استعمال کرتے تھے۔(۶)

طب الائمہ: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزوں کے ذریعہ بخار کو باہر نکالا جا سکتا ہے: قے، پسینہ اور پیٹ کو روان کرنا۔(۷)

مؤلف: لفظ ''وعک'' کے ذیل میں آئے گا کہ جب امام باقر علیہ السلام بیماری کی سختی میں مبتلا ہوتے تھے تو آب سرد سے مدد لیتے تھے اور حضرت فاطمہ بنت محمدؐ کو آواز دیتے تھے گویا شہزادی کے نام کی برکت سے شفا طلب کرتے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام کا تذکرہ تمہیں ہر بیماری اور خستگی و وسواس سے نجات دیتا ہے، اگر کوئی ہمیں دوست رکھے اس نے خداوند عالم کو اپنی ذات سے راضی کر لیا ہے، جن لوگوں نے ہمارا راستہ اختیار کیا ہے وہ کل قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوں گے اور قرب

۱۔ طب الائمہ ص ۵۰
عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۴۳ ح ۱۵۲/
۳۔ الخصال ص ۶۲۰، ۶۲۳
۴۔ محاسن ص ۵۰۱ ح ۶۲۶/
۵۔ طب الائمہ ص ۵۰
۶۔ طب الائمہ ص ۵۰
طب الائمہ ص ۵۰؛ بحار ج ۶۲ ص ۹۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الٰہی کے حامل ہوں گے۔ کتاب ''بیت الاحزان فی مصائب سیدۃ نسوان'' میں بیان کیا گیا کہ امام باقر علیہ السلام کا (شہزادی کو) اس طرح آواز دینا اس آہ کے زمرے میں ہے جو کسی کے پر درد سینے سے نکلتا ہے اور وہ سانس ہے جو شدت بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے۔ (۱)

سورۂ حمد کے ذریعہ شفا:

مروی ہے کہ امام حسن علیہ السلام بیمار ہوئے اور بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام انہیں لے کر فریاد و فغاں کی کیفیت میں رسول اکرمؐ کے پاس آئیں، اسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا: خداوند عالم نے جو سورہ آپ پر نازل فرمایا اس میں حرف فا تھا اور فاء آفت سے ہے؛ سوائے سورۂ حمد کے، لہذا پانی کا پیالہ لے کر اس میں چالیس مرتبہ سورۂ حمد پڑھیں اور اسے امام حسن علیہ السلام پر چھڑک دیں، خداوند عالم شفا عطا فرمائے گا۔ آنحضرت نے اس دستور پر عمل کیا اور آپ کے فرزند کو اس طرح بیماری سے افاقہ ہوا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ (۲)

الشہاب: بخار، نمائندۂ موت ہے، بخار جہنم کے تنفس میں سے ہے، بخار آتش سے مومن کا حصہ ہے۔ (۳)

شہید لکھتے ہیں: مروی ہے کہ پانی چھڑک کر بخار کا علاج کرو، اگر ایسا کرنا مریض کے لئے سخت ہو تو اس کا ہاتھ ٹھنڈے پانی میں رکھو، اگر کسی کا بخار شدید ہو تو چالیس مرتبہ پانی سے بھرے ہوئے پیالہ پر پڑھے اور اسے بیمار پر چھڑکے۔ مریض کو چاہئے کہ وہ ایسی حالت میں گیہوں کے پیالے کو اپنے پاس رکھے اور پھر اسے اپنے ہاتھوں سے سائل کو دے دے اور اس سے دعا کی گزارش کرے، ان شاء اللہ بیماری سے افاقہ ہوگا۔ (۴)

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جناب سلمان کو دعائے نور کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو بخار کی اذیت میں مبتلا نہ ہو تو مستقل اس دعا کو پڑھو۔ سلمان کا بیان ہے کہ میں نے یہ دعا سیکھ لی، خدا کی قسم! میں نے مکہ و مدینہ میں بخار کے جو جھڑ ہے ہزاروں آدمیوں کو اس کی تعلیم دی اور سبھی خدا کے اذن سے ٹھیک ہو گئے۔ (۵)

۱۔ بیت الاحزان ص ۱۰۰ ۲۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۰۴

۳۔ شہاب الاخبار ص ۱۱ ح ۵۲، ۵۳؛ ص ۱۲ ح ۵۴؛ بحار ج ۶۲ ص ۱۰۴ ۴۔ بحار ج ۶۲ ص ۲۸۶ ۵۔ بحار ج ۴۳ ص ۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

المناقب: زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے حدیث بیان فرمائی: ایک شخص شدید بخار میں مبتلا تھا، امام حسین علیہ السلام اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب گھر میں داخل ہوئے تو اس کا بخار اتر گیا۔ اس شخص نے امام سے کہا: جو منصب آپ کو عطا کیا گیا ہے میں اس سے راضی ہوں، بخار آپ سے بھاگتا ہے۔ امام نے اس سے فرمایا: خدا کی قسم! خداوند عالم نے جس چیز کو بھی خلق فرمایا ہے اسے ہماری فرمانبرداری پر مامور فرمایا ہے، ہم جب کسی آواز کو سنتے ہیں اور آواز دینے والے کو نہیں سنتے تو وہ کہتا ہے: لبیک۔ پھر آپ نے (بخار کو) مخاطب کر کے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: صرف کافر اور گناہگار ہی تجھ سے دوچار ہوگا تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ قرار پائے؟ اس شخص کا گناہ کیا ہے؟ اس مریض کا نام عبداللہ بن شداد بن ہادی لیثی تھا۔ (۱)

بخار کی تعویذ:

امام عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: آیۂ مبارکہ ﴿یَانَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَی إِبْرَاهِیم﴾ (۲) کو ایک کاغذ پر لکھ کر بخار میں مبتلا شخص کے گلے میں لٹکا دو۔ (۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

بخار، کفارۂ گناہ:

مؤلف: راوندی نے اپنی کتاب ''دعوات'' کے حکایتوں کے ذیل میں لکھا ہے کہ ایک عالم فضل بن یحییٰ کے پاس آئے، وہاں بختیشوع بھی موجود تھا، بختیشوع نے عالم سے کہا: مناسب یہ ہے کہ جو شخص ایک شبانہ روز بخار میں مبتلا ہوتا ہے اسے ایک سال تک اس کے (مقدمات سے) پرہیز کرنا چاہئے۔ عالم نے کہا: یہ مرد صحیح کہتا ہے۔ فضل نے کہا: اے احمق! اس نے کیا صحیح کہا؟ میں اس کی تصدیق نہیں کرتا، لیکن سنا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ''ایک دن کا بخار، ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے'' اگر بدن میں ایک سال کے لئے اس کا اثر باقی نہیں رہتا تو وہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ کبھی نہیں ہوتا۔ (۴)

دعائم الاسلام: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ ایک انصاری شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اس نے آنحضرت سے اپنے بخار کی شکایت کی، آنحضرت نے فرمایا:

۱۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۸۳

۲۔ انبیاء/۶۹ ''اے آگ! ابراہیم کے لئے سرد ہو جا اور سلامتی کا سامان بن جا''۔

۳۔ بحار ج ۵۰ ص ۲۶۴

۴۔ دعوات راوندی ص ۱۷۰ ح ۴۷۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

بخار، خداوند عالم کی طرف سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔ اس شخص نے کہا: بلکہ بخار، ایک بوڑھے انسان کو اس طرح ہیجان میں مبتلا کرتا ہے کہ اسے قبر تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت ناراض ہوئے اور فرمایا: جو کہہ رہا ہے اسی میں مبتلا ہو جا۔ چنانچہ وہ شخص مر گیا۔(۱)

رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن کا بخار، ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ایک طبیب نے یہ سن کر کہا: ایسی صورت میں طبیبوں کا کہنا صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ ایک دن کا بخار، بدن کو ایک سال کے لئے دردمند کر دیتا ہے۔(۲)

علل الشرائع: زہری سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ایک رات کا بخار، ایک سال کا کفارہ ہے کیونکہ اس کا درد ایک سال تک بدن میں رہتا ہے۔(۳)

مکارم الاخلاق: امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک رات کا بخار، ایک سال کی عبادت کی برابری کرتا ہے، دو رات کا بخار، دو سال کی بیماری کے برابر ہے اور تین رات کا بخار، ستر سال کی بیماری کے برابر ہے۔ ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سوال کیا: اگر وہ ستر سال تک نہ پہنچے تو کیا ہوگا؟ فرمایا: اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو دیا جائے گا۔ میں نے سوال کیا: اگر وہ دونوں بھی ستر سال تک نہ پہنچیں؟ فرمایا: اس کے رشتہ داروں کو اس کا ثواب دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اگر اس کے رشتہ دار بھی اتنے دنوں تک زندہ نہ رہیں؟ فرمایا: اس کے پڑوسیوں کو اس کا ثواب دیا جائے گا۔(۴)

طب الائمہ: امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ستر مرتبہ سورۂ حمد کی تلاوت کرتا ہے تو اسے بخار سے افاقہ ہو جاتا ہے، اگر اس عمل کا تجربہ کرنا چاہتے ہو تو اس میں شک و تردید نہ کرو۔(۵)

رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کو بخار ہو اور وہ پے در پے تین دن غسل کرے اور ہر مرتبہ غسل کرتے وقت کہے: ''اللھم انما اغتسلت التماس شفائك و تصديق نبيك'' تو اسے بخار سے افاقہ مل جائے گا۔(۶)

۱۔ دعائم الاسلام ج ۱ ص ۲۱۷ ۲۔ بحار ج ۸۱ ص ۱۷۶ ۳۔ علل الشرائع ص ۲۹۷؛ بحار ج ۸۱ ص ۱۸۲

۴۔ مکارم الاخلاق ص ۴۱۴؛ بحار ج ۸۱ ص ۲۰۰ ۵۔ طب الائمہ ص ۵۳؛ بحار ج ۹۵ ص ۲۷ ۶۔ بحار ج ۶۴ ص ۳۳۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حمو

حمویہ کا واقعہ:

حمویہ ایک فقیر شخص تھا، وہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا اور حضرت کی بارگاہ میں خراسان کا حاکم بننے کی دعا کی۔ اسی وقت ایک دوسرے شخص نے ایک لات مار کر کہا: اس حالت میں تو ایسی لالچ کر رہا ہے۔ لیکن خداوند عالم نے امام رضا علیہ السلام کی برکت سے اس کی دعا مستجاب فرمائی اور وہ خراسان کے لشکر کا حاکم بن گیا۔ حاکم بننے کے بعد اس نے اس شخص پر مہربانی اور نیکی کا مظاہرہ کیا جس نے اسے لات ماری تھی۔

حمی

باب حمیت (پرہیز کرنا): (۱)

معانی الاخبار: امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کسی چیز سے پرہیز اس کا ترک کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے کم استفادہ کرنا ہے۔ (۲)

معانی الاخبار: امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا: بیمار کو کتنی مدت تک پرہیز کرنا چاہئے؟ فرمایا: ایک ربق؛ لیکن چونکہ سائل ربق کے معنی سے واقف نہیں تھا اس لئے فرمایا: دس دن۔ (۳)

طب الائمہ: حضرت سے مروی ہے کہ سات دن کے بعد پرہیز کرنا مفید نہیں ہوتا۔ (۴)

مکارم الاخلاق: امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر لوگ کم کھانا کھائیں تو ان کے بدن میں استقامت اور استواری آئے گی۔ عالم (امام کاظم علیہ السلام) سے بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: داؤں کے وقت پرہیز (کرنا چاہئے)، معدہ، درد کا گھر ہے، بدن کو اسی چیز کی عادت ہوتی ہے جس کی اسے عادت دلائی جاتی ہے۔ (۵)

نوادر راوندی: رسول خداؐ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام بیماری کے وقت صرف خرما سے پرہیز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی پرہیز کی دعوت دیتے ہیں۔ (۶)

دعائم الاسلام: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنے مریضوں کو غذا کے لئے مجبور نہ کرو اس

۱۔ بحار ج ۶۲ ص ۱۴۰
۲۔ معانی الاخبار ص ۲۳۸
۳۔ معانی الاخبار ص ۲۳۸
۴۔ طب الائمہ ص ۵۹
۵۔ مکارم الاخلاق ص ۴۱۹
۶۔ نوادر راوندی ص ۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لئے کہ خداوند عالم انہیں ہلاتا ہے اور پلاتا ہے۔(۱)

فقہ الرضا: حضرت عالم (امام کاظم علیہ السلام) نے فرمایا: پرہیز کرنا، بدن کے ساتھ مہربانی کرنا ہے۔(۲)

امام باقر علیہ السلام نے اپنے جدؑ سے ایک حدیث کی روایت کی ہے کہ جان لو کہ ہر بادشاہ کے پرہیز کے موارد و مواقع ہوتے ہیں اور یہ مواقع خداوند عالم کے نزدیک وہ امور و افعال ہیں جنہیں حرام شمار کیا گیا ہے لہذا اس کے محارم اور پرہیز گاہوں سے دوری اختیار کرو۔(۳)

حمیت، عصبیت کے باب میں آتا ہے اور اس باب میں ہے:

کافی: امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کسی بھی غصہ اور حمیت کو جنت میں نہیں لے جائے گا سوائے جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے غصہ کے: آپ نے اس وقت غصہ کیا جب کفار نے آنحضرت پر اوجھڑی ڈالی تو آنحضرت کی طرفداری میں وہ غصہ ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ پھر علامہ مجلسی نے ان کے اسلام لانے کے واقعہ کو سیرہ حلبی سے نقل کیا ہے۔(۴)

مؤلف: لفظ ''جہل'' کے ذیل میں ان کے اسلام لانے کی روایت کو بیان کیا گیا۔

ربیعہ بن مکدم ایک شجاع سردار تھے انہوں نے اپنی حیات اور موت کے بعد بھی بچوں اور عورتوں کی حمایت کی ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وہ واحد انسان ہیں جنہوں نے موت کے بعد بھی مظلوموں کی حمایت ہے؛ اس حمایت کا واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کے بعض سواروں نے ان پر حملہ کیا، اس وقت کچھ عورتیں اور بچے ان کے ساتھ تھے اور وہ اکیلے ان کا دفاع کر رہے تھے۔ حملہ کے دوران دشمنوں نے ان کی طرف ایک تیر پھینکا جو ان کے سینے پر لگا، تیر لگنے سے وہ زمین پر گرنے لگے تو اپنے نیزہ کو زمین پر مارا اور اس پر ٹیک لگائے رہے اور کافی دیر تک اپنی سواری پر بے حس و حرکت پڑے رہے، اسی حالت میں انہوں نے بچوں اور عورتوں کو اشارہ کیا کہ جتنا جلدی ہو اپنے آپ کو قبیلہ تک پہنچا دیں۔ بنی سلیم جو ان کی شجاعت سے خوفزدہ تھے، اس خیال سے قریب نہیں آئے کہ ابھی وہ زندہ ہیں۔ کچھ دیر بعد ایک شخص نے ان کے گھوڑے کو تیر مارا جب وہ زمین پر گرا تو معلوم ہوا کہ وہ کافی دیر پہلے مر چکے تھے، لیکن اتنی ہی دیر میں بچے اور عورتیں قبیلہ تک پہنچ چکے تھے۔

۱۔ دعائم الاسلام ج ۲ ص ۱۴۴ ح ۵۰۶ ۲۔ فقہ الرضا ص ۳۴۰ ۳۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۰

۴۔ کافی ج ۲ ص ۳۰۸ ح ۵؛ بحار ج ۷۳ ص ۲۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنا

طب النبی: آنحضرت نے فرمایا: خداوند عالم نے کوئی ایسا درخت خلق نہیں فرمایا جو اس کے نزدیک حنا سے زیادہ محبوب ہو۔(۱)

التہذیب: مروی ہے کہ ابو جعفر ثانی (امام جواد علیہ السلام) حمام سے باہر آئے، آپ نے جو حنا استعمال کی تھی اس کی وجہ سے سر سے پیر تک پھول کی طرح (لال) ہو گئے تھے۔(۲)

مؤلف: لفظ ''خضب'' کے ذیل میں اس سے مربوط مطالب بیان کئے جائیں گے۔

مجمع البحرین میں ہے: چار چیزیں انبیاء کی سنت اور روش میں سے ہیں: خوشبو استعمال کرنا، مسواک کرنا، عورتوں سے نکاح کی رغبت رکھنا اور مہندی لگانا۔ اسی کتاب میں ہے کہ اس کو حنا اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف مائل ہے اور جنت سے نکلی ہوئی لکڑی ہے۔ جوہری لکھتے ہیں: مشہور ''حناء'' ہے، بعض اہل سنت جنہوں نے حدیث کی شرح کی ہے ان کا کہنا ہے کہ حدیث '' الحناء من سنن المرسلین '' کے سلسلہ میں اہل روایت تین گروہ میں تقسیم ہوئے ہیں: بعض نے اسقاط نون کے ساتھ ''الختان'' (ختنہ شدہ) کی طرح روایت کی ہے؛ کہا گیا ہے کہ یہ شبیہ ترین لفظ ہے اس لئے کہ ختان جناب ابراہیم سے لے کر رسول خداؐ کے زمانہ تک انبیاء کے درمیان شروع رہا ہے سوائے جناب عیسیٰ علیہ السلام کے جن کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ بعض دوسرے شارحین نے اسے ''الحیاء'' (یاء کے ساتھ) پڑھا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں اس چیز کو پوشیدہ اور محدود کرنا جس کا ذکر کرنا پسند ہو۔ بعض نے نون کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہا گیا ہے کہ نقطہ گزاری میں اشتباہ ہوا ہے، اگر ایسا ہو تو کہا جائے گا: ''تحسنیت یا پھر حنا کا استعمال کرنا، حنا کے ذریعہ خضاب کرنا۔ اگر ایسی چیز مقدور ہو تو اطراف میں ہوگا یا پھر بالوں میں۔ جہاں تک اطراف کا سوال ہے تو انبیاء کے لئے اطراف جاری نہیں ہوگا کیونکہ یہ ان لوگوں کا عمل ہے جو خود کو سجاتے ہیں اور خداوند عالم نے اپنے انبیاء کی شان کو اس سے پاک و منزہ قرار دیا ہے چنانچہ اس پر آنحضرت کا ارشاد بھی دلالت کرتا ہے: ''مردوں کی آرائش ایسی چیز ہے جس کا رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی آرائش و زینت

۱۔ طب النبی ص ۳۰؛ بحار ج ۶۲ ص ۲۹۹ ۲۔ تہذیب ج ۱ ص ۳۷۷ ح ۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وہ چیز ہے جس کا رنگ آشکار اور خوشبو پوشیدہ ہو۔ آنحضرت عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ اپنے ناخنوں کو خضاب کے ذریعہ سے تبدیل کریں۔

جہاں تک بالوں کا سوال ہے تو اس سلسلہ میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ اس امت کا شعار ہے اور دوسری امتیں اس میں شریک نہیں ہیں۔ اس لئے کہ کسی بھی رسول کے بارے میں روایت نہیں کی گئی ہے کہ انہوں نے خضاب کیا ہو۔ بنابریں یہ لفظ اس طرح حفظ وضبط نہیں ہوا ہے اکثر شارحین کا کہنا ہے کہ نقطہ گزاری میں اشتباہ ہوا ہے....(۱)

ابو جعفر طبری نے ذیل المذیل میں عبید اللہ بن علی بن ابی رافع سے اور انہوں نے اپنی جدہ سلمی سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ جب اپنے بدن میں جوش یا دوسری آفت کا احساس کرتے تھے تو اس پر حنا لگاتے تھے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنبل

احمد بن حنبل:

اہل سنت کے چار اماموں میں سے چوتھے امام ہیں جن کا سلسلہ نسب خوارج کے سردار ذوالثدیہ سے متصل ہوتا ہے۔ ان کی وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی، بغداد میں باب حرب میں سپرد خاک کئے گئے۔ لفظ ''حمد'' کے ذیل میں ان کے متعلق مطالب بیان کئے گئے نیز لفظ ''قصص'' کے ذیل میں بھی بعض مطالب بیان کئے جائیں گے۔

ایک مرد حنبلی کا واقعہ: اس نے شہر کوفہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے مشہد میں عظیم و پرشکوہ جمعیت کو دیکھا جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا تھا، وہ غدیر کے دن صحابہ کو گالی دے رہے تھے۔ یہ واقعہ اسماعیل حنبلی سے بیان کیا گیا، اسماعیل نے اس مرد حنبلی سے کہا: ان کا گناہ کیا ہے؟ خدا کی قسم! اس صاحب قبر نے ان لوگوں کو اس کام کی ہمت و جرائت دی ہے۔ اس نے پوچھا: اے میرے آقا! یہ وہی ہیں جنہوں نے اس سنت کی بنیاد رکھی ہے، انہوں نے ان کو سکھایا ہے اور اس راستہ کی نشاندہی کی ہے؟ پوچھا: کیوں؟ کہا: اے میرے آقا! اگر وہ برحق

۱۔ مجمع البحرین ج ۱ ص ۱۰۹ ۲۔ منتخب من ذیل المذیل ص ۱۱۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

تھے تو ہم فلاں اور فلاں کی ولایت کو کیوں قبول کریں؟ اور اگر باطل پر تھے تو ان کو اپنا ولی کیوں قرار دیں؟ ہم کو حق حاصل ہے کہ یا تو ان سے بیزاری کریں یا پھر ان دونوں سے۔ راوی (ابن عالیہ حنبلی) نے ابن ابی الحدید سے کہا: یہ سن کر اسماعیل جلدی سے کھڑے ہوئے اور کہا: خدا اسماعیل فاعل بن فاعل پر لعنت کرے، اگر وہ اس سوال کے جواب سے واقف ہو، پھر اپنے گھر میں چلے گئے۔

حنط

حنطہ (گیہوں)، شعیر (جو) اور ان کی خلقت کے آغاز پر مشتمل باب؛ (۱)

علل الشرائع: حضرت علی علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: حضرت آدم علیہ السلام جس چیز کی کھیتی کرتے اس سے گیہوں نکلتا تھا اور جناب حوا علیہا السلام جو بوتی تھیں اس سے جو ہوتا تھا۔ (۲)

بیان: مشہور یہ ہے کہ گیہوں گرم ہوتا ہے اور اس کی رطوبت و خشکی معتدل ہے، اُبلے ہوئے گیہوں دیر میں ہضم ہوتے ہیں اور چربی کو زیادہ کرتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنظلہ

اصحاب رس اور ان کے نبی حنظلہ کا واقعہ؛

کنز کراجکی: ایک حدیث میں رسول خداؐ کی خدمت میں ایک مرد جہنی کے آنے اور آنحضرت کے ہاتھوں اس کے مسلمان ہونے کے واقعہ کو ابن عباس سے نقل کیا گیا ہے؛ ان کا بیان ہے کہ ایک دن لوگ قبروں کے سلسلہ میں بات کر رہے تھے، وہ جہنی بھی موجود تھا، اس نے لوگوں سے بیان کیا کہ جہینہ بن عوسان نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ایک سال قحطی آئی، یہ اتنی شدید تھی کہ لوگوں نے جو کچھ محفوظ کر رکھا تھا سب کھا لیا، کچھ لوگ گھاس پھوس کھانے پر مجبور ہوئے اور شہر سے باہر چلے گئے، رات کے وقت وہ ایک ایسے غار میں پناہ گزیں ہوئے جس میں درندے تھے، لیکن وہ لوگ اس سے بے خبر تھے۔ مالک نامی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ غار میں ہم نے شیر کے بچہ کو دیکھا، ہم بھاگتے ہوئے غار سے باہر آئے اور وہاں سے دور ہو کر ایک

۱۔ بحار ج ۶۶ ص ۲۵۵

۲۔ علل الشرائع ص ۵۷۴ ح ۲؛ بحار ج ۶۶ ص ۲۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دوسرے غار کے پاس پہنچے جس پر ایک پتھر پڑا ہوا تھا، ہم نے ایک دوسرے کی مدد سے اس پتھر کو ہٹایا دیکھا، اچانک دیکھا کہ وہاں سیاہ جبّے میں ملبوس ایک انسان ہیں جن کے ہاتھ میں انگوٹھی ہے اور اس انگوٹھی پر لکھا ہوا ہے: ''میں حنظلہ بن صفوان، خدا کا رسول ہوں''۔ ان کے سر پر ایک تختی ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: خدا نے مجھے یمن کے لوگوں میں حمیر، ہمدان اور عزیز کی جانب بھیجا ہے تا کہ میں ان کو بشارت و انذار کر سکوں لیکن انہوں نے مجھے جھوٹا کہا اور مارے گئے''۔ یہ منظر دیکھ کر ہم نے اس پتھر کو دوبارہ اس کی پہلی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ (۱)

غسیل الملائکۃ جناب حنظلہ بن ابوعمار کا واقعہ... یہ واقعہ لفظ ''غسل'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔ (۲)

حنظلہ بن ابوسفیان کی حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی؛ اور عمیر بن وائل ثقفی کو حضرت کی جانب ارسال کرنا تا کہ وہ دعویٰ کرے کہ اس نے اسّی مثقال سونا حضرت محمدؐ کے پاس بطور امانت رکھوایا تھا اور وہ اسے واپس لینا چاہتا ہے... پھر حضرت علی علیہ السلام نے بہترین فیصلہ کیا جس سے آپ کی فضیلت آشکار ہوئی۔ (۳)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنف

باب دین حنیف، فطرت اور صبغۂ الٰہی؛ (۴)

حنیفیہ عشرہ:

تفسیر قمی: دین حنیف کے دس دستورات جنہیں جناب ابراہیم علیہ السلام لے کر آئے؛ ان دس چیزوں میں سے پانچ سر سے مربوط ہیں اور پانچ بدن سے؛ سر سے مربوط امور یہ ہیں: مونچھ چھلوانا، ڈاڑھی آراستہ کرنا، بال برابر کرنا، مسواک کرنا اور خلال کرنا۔ بدن سے مربوط امور یہ ہیں: بدن سے بال کو صاف کرنا، ختنہ، ناخن کاٹنا، غسل جنابت اور پانی سے نہانا۔ یہ پانچ امور وہی پاکیزگی کا شیوہ ہے جو جناب ابراہیم لے آئے اور وہ نسخ نہیں ہوئے اور قیامت تک منسوخ نہیں ہوں گے۔ (۵)

محمد حنفیہ کی والدہ خولۂ حنفیہ؛

محمد بن حنفیہ کی والدہ جناب خولۂ حنفیہ کا واقعہ؛ ان کی ماں کے خواب کے متعلق امیر المومنین علیہ السلام کا خبر دینا

۱۔ کنز فراجکی ص ۱۷۹؛ بحار ج ۱۴ ص ۱۶۰ ۲۔ بحار ج ۲۲ ص ۹۹ ۳۔ بحار ج ۴۰ ص ۲۹

۴۔ بحار ج ۳ ص ۲۷۶ ۵۔ تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۹۱؛ بحار ج ۱۲ ص ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اوراس علامت کا بیان جوان کے اوران کی ماں کے درمیان تھی۔

الخرائج: جب اسراء داخل ہوئے، ان میں خولہ حنفیہ بھی تھیں، ان کی نظر لوگوں پر پڑی تو انہوں نے قبر رسول کی طرف رخ کر کے ایک سرد آہ کھینچی اوران کی صدائے گریہ بلند ہوئی۔ طلحہ اور خالد نے ان کو حاصل کرنے کے لئے ان پر کپڑا ڈال دیا۔ انہوں نے کہا: میں برہنہ نہیں ہوں جو مجھے چھپا رہے ہو۔ لوگوں نے کہا: یہ دونوں تمہیں خریدنا چاہتے ہیں جو زیادہ پیسہ دے گا وہ تمہارا مالک ہوجائے گا۔ کہا: خدا کی قسم! یہ میرے مالک نہیں ہوسکتے، صرف وہی میرا شوہر ہوگا جو یہ بیان کرے کہ میری ولادت کے وقت کیا ہوا تھا اور اس وقت سب سے پہلے میں نے کیا کہا تھا؟ سبھی لوگ خاموش ہوگئے اور وحشت زدہ ہوکر حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ طلحہ اور خالد نے بھی اپنے لباس اٹھا لئے، خولہ حنفیہ لوگوں کے درمیان ایک جگہ بیٹھ گئیں، اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام حاضر ہوئے، لوگوں نے سارا واقعہ آپ سے بیان کیا، حضرت نے فرمایا: وہ صحیح کہتی ہے، ولادت کے وقت اس کی حالت یہ تھی اوراس وقت ایسا ایسا واقعہ رونما ہوا اور یہ ساری باتیں اس کے پاس موجود ایک تختی پر لکھی ہوئی ہے۔ خولہ نے یہ سن کر اس تختی کو لوگوں کے سامنے ڈال دیا، اس کو پڑھنے کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا کہ جو کچھ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ صد در صد صحیح ہے۔ ابوبکر نے کہا: اے ابوالحسن! اسے حاصل کر لیجئے، خدا اسے آپ کے لئے مبارک قرار دے۔ حضرت نے ان کو اسماء بنت عمیس کے گھر بھیج دیا اور اسماء سے فرمایا: اس خاتون کو اپنے ہمراہ لے جاؤ اور اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آؤ۔ خولہ ہمیشہ اسماء کے گھر پر رہیں، پھر جب ان کے بھائی آئے تو انہوں نے امیر المومنینؑ سے ان کی شادی کردی۔ (۱)

مؤلف: لفظ ''حمد'' کے ذیل میں محمد حنفیہ کے حالات زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔

ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت بن زوطی... اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک ہیں، صاحب رائے اور قیاس تھے، فقہ میں ان کے فتوے بہت مشہور ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود صحاب نے فقہ کی کھیتی کی، علقمہ بن قیس نخعی نے اس کی آبیاری کی،

---

(۱) بحار ج ۴۲ ص ۸۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ابراہیم نخعی نے اس پر حل چلایا، ابوحنیفہ کے استاد حماد نے اسے کوٹا اور ابوحنیفہ نے اسے آٹا بنایا یعنی اس کے اصول وفروع کو درست کیا اور اس کے راستوں کو واضح وآشکار کیا۔ ۱۵۰ھ میں ان کی وفات ہوئی اور ان کی قبر بغداد میں خیزران کے مقبرہ میں ہے۔ وہ کھال بیچتے تھے اور اسی کام میں مشغول تھے۔(۱)

محاسن: محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا، اسی وقت ابوحنیفہ گدھے پر سوار ہوکر آیا اور اس نے اجازت مانگی، امام نے بھی اس کو اجازت دی، بیٹھتے ہی حضرت سے کہا: حقیقت یہ ہے کہ میں آپ سے قیاس گوئی کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا: خدا کے دین میں قیاس نہیں ہے لیکن میں تم سے تمہارے گدھے کے سلسلہ میں پوچھتا ہوں کہ وہ کیسا ہے؟ پوچھا: آپ اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بتاؤ اس کے دو ہاتھوں میں جو دو داغ ہیں وہ کیا ہیں؟ ابوحنیفہ نے کہا: خداوند عالم نے انہیں جانوروں میں خلق فرمایا ہے جس طرح اس نے آپ کے سر میں دو کان اور ناک قرار دیئے ہیں۔ امام نے فرمایا: خدا نے میرے وجود میں دو کان قرار دیئے تا کہ میں ان سے سن سکوں، دو آنکھ دیئے تا کہ میں ان سے دیکھ سکوں، مجھے ناک دی تا کہ میں اس سے خوشبو اور بدبو کو سونگھ سکوں لیکن یہ دو داغ کیوں خلق فرمایا ہے اور اس کے تمام بدن پر بال اُگے ہوئے ہیں سوائے اس جگہ کے؟ ابوحنیفہ نے کہا: سبحان اللہ! میں آپ سے دین خدا کے بارے میں سوال کر رہا ہوں لیکن آپ مجھ سے بچکانہ سوالات کر رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ کھڑا ہوا اور مجلس سے چلا گیا۔

محمد بن مسلم کا بیان ہے: میں نے حضرت سے عرض کی: قربان جاؤں، آپ نے اس سے ایسا سوال کیا ہے جس کے جواب سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔ فرمایا: اے محمد! خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ﴿لقد خلقنا الانسان فی کبد﴾(۲) یعنی ہم نے اس کی ماں کے پیٹ میں کھڑا ہوا پیدا کیا... خداوند عالم نے تمام جانوروں کو ان کی ماؤں کے پیٹ میں الٹا پیدا کیا ہے یعنی ان کے بدن کا اوپری حصہ ماں کے نچلے حصہ میں اور ان کا نچلا حصہ ان کی ماں کے اوپری حصے میں قرار دیا ہے۔ وہ اپنی ماؤں کے رحم میں الٹے رہتے ہیں اور ان کا سر ان کے دو ہاتھوں اور پیروں کے درمیان ہوتا ہے، وہ اپنی ماؤں سے غذا حاصل کرتے ہیں اور

۱۔ اعلام زرکلی ج۹ ص۴؛ تاریخ بغداد ج۱۳ ص۳۲۳

۲۔ بلد/۴: "اور ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے"۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جب ان کی ولادت کا وقت آتا ہے تو ایک ہی مرتبہ اپنی ماں کے شکم سے باہر آجاتے ہیں، جیسا کہ انسان کی ولادت کے وقت ہوتا ہے۔ چوپایوں میں یہ دوسیاہ نقطے، ان کی آنکھوں کی جگہ پر اس وقت قرار دیئے جاتے ہیں جب وہ اپنی ماؤں کے پیٹ میں ہوتے ہیں، اسی لئے ان پر بال نہیں اگتے۔ تمام چوپایوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے سوائے اونٹ کے جس کی گردن طویل ہوتی ہے اور اس کا سر ماں کے پیٹ میں دونوں ہاتھ پیر کے آگے ہوتا ہے۔(۱)

ابوحنیفہ کا قول: حجۃ الاسلام کے بعد غلام کو آزاد کرنا، حج سے افضل ہے۔ اور امام صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی: خدا کی قسم! اس نے جھوٹ بکا ہے اور وہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے، ایک حج غلام کو آزاد کرنے سے برتر ہے پھر دوسرا غلام ہے، اسی طرح دس بندوں کو شمار کیا۔(۲)

اس بات کا بیان کہ ایک خراسانی نے ایک لاکھ درہم کے بارے میں وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ اس کا ایک جزو ابوحنیفہ کو ادا کر دیا جائے۔ وہ بھی ابوحنیفہ اور دوسروں کے پاس پہنچا اور ان سے جزء کے معیار کے بارے میں سوال کیا۔ سبھی نے کہا: ایک سے مراد ایک چہارم ہے۔ پھر ابوحنیفہ نے اسے حکم دیا کہ اس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام کی جانب رجوع کرے۔ حضرت نے اس سے فرمایا: تم لوگوں نے ایک جزو کو ایک چہارم کیوں کہا؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾(۳) فرمایا: تم نے سمجھ لیا کہ پرندوں کی تعداد چار تھی لیکن کیا تم جانتے ہو کہ پہاڑ کتنے ہیں؟ جن اجزاء کا تذکرہ آیت میں کیا گیا ہے وہ پہاڑ کے لئے ہے پرندوں کے لئے نہیں۔ انہوں نے کہا: ہم نے خیال کیا کہ پرندے چار طرح تھے۔ فرمایا: بلکہ پہاڑ دس عدد تھے۔(۴)

۱۔ محاسن ص ۳۰۴ ح ۱۴؛ بحار ج ۶۴ ص ۱۲۷ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۷

بقرہ/۲۶۰: "اور اس موقع کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے التجا کی کہ پروردگار مجھے یہ دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ ارشاد ہوا: کیا تمہارا ایمان نہیں ہے؟ عرض کی: ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا: چار طائر پکڑ لو اور انہیں اپنے سے مانوس بناؤ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہاڑ پر ایک حصہ رکھ دو اور پھر آواز دو سب دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور یاد رکھو کہ خدا صاحب عزت بھی اور صاحب حکمت بھی ہے"۔

۳۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فضل بن موسیٰ سے ابوحنیفہ کا قول: کیا میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں جو بالکل نئی ہے اور اس کے جیسی حدیث نہیں سنی ہوگی؟ پھر اس نے رسول خداؐ سے حدیث نقل کہ آنحضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا: شہبرہ، لہبرہ، نہبرہ، ہیدرہ اور لفوت سے شادی نہ کرو۔ زید نے کہا: اے رسول خدا! جو نام آپ نے لئے ہیں ان میں سے کسی کو نہیں پہچانتا، خاص طور سے آخری نام۔ رسول خداؐ نے فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو؟ شہبرہ نیلی آنکھوں والی بدزبان ہے، لہبرہ طویل قامت اور لاغر اندام ہے، نہبرہ کوتاہ قد اور بداخلاق ہے، ہیدرہ عجوزۂ مدبرہ ہے اور لفوت ایسی عورت ہے جو دوسرے شوہر سے صاحب اولاد ہو۔ (۱)

ابوولاد کی حدیث اور ابوحنیفہ کا مشہور فتویٰ؛ پھر امام صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی: ایسے واقعات کی وجہ سے آسمان بارش کو حبس کر دیتا ہے اور زمین سے برکت کو چھین لیتا ہے۔ (۲)

الاحتجاج: ابوحنیفہ کے ساتھ ابوجعفر مومن طاق کے بہت سے مناظرات نقل کئے گئے ہیں یہاں بطور نمونہ بعض نقل کئے جا رہے ہیں:

۱۔ ایک دن ابوحنیفہ نے مومن طاق سے کہا: کیا تم رجعت کا عقیدہ رکھتے ہو؟ جواب دیا: ہاں۔ ابوحنیفہ نے کہا: پھر مجھے ایک ہزار درہم دو میں تمہیں رجعت کے بعد واپس کر دوں گا۔ ابوجعفر نے کہا: ٹھیک ہے، لیکن تم مجھے ضمانت دو کہ رجعت میں تم انسان ہی کی شکل میں آؤ گے، سور کی شکل میں نہیں۔

۲۔ ایک دن ابوحنیفہ نے مومن طاق سے کہا: اگر علی بن ابی طالب علیہ السلام حق کے مالک تھے تو انہوں نے وفات رسول کے بعد حق کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟ مومن طاق نے جواب میں کہا: وہ ڈر گئے کہ کہیں جنات انہیں مار نہ ڈالیں جیسا کہ سعد بن عبادہ کو مغیرہ بن شعبہ (بروایتے خالد بن ولید) کے تیر سے مار ڈالا۔

۳۔ ایک دن ابوحنیفہ مومن طاق کے کوفہ کے خرابے میں راستہ طے کر رہے تھے، اچانک ایک شخص نے آواز دی: ایک گمراہ بچے کی طرف میری کون راہنمائی کرے گا؟ مومن طاق نے کہا: میں نے گمراہ بچے کو تو نہیں دیکھا ہے ہاں، اگر بڈھے گمراہ کی تلاش ہے تو اسے لے جاؤ۔ اور انہوں نے ابوحنیفہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۔ بحار ج ۱۰۳ ص ۲۳۰ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۷۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد ابوحنیفہ نے یہ طنز کیا کہ اب تو تمہارے امام مر چکے ہیں... مومن طاق نے برجستہ کہا: ہاں، لیکن تمہارا امام (شیطان) تو وقت معلوم (قیامت) تک زندہ رہے گا۔(۱)

رجال کشی: ابوحنیفہ اور حریز وغیرہ کے درمیان رونما ہونے والا واقعہ؛(۲)

اس بات سے ابوحنیفہ کی جہالت کے ہرن کے رباعی دانت نہیں ہوتے... اس کا تذکرہ لفظ ''ظبی'' کے ذیل میں کیا جائے گا۔

الاختصاص: ابوحنیفہ نے ایک دن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے کہا: آپ بتایئے کہ ان میں سے آپ کے والد کس چیز کو زیادہ پسند کرتے تھے: عود یا طنبور؟ فرمایا: عود کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ پھر جب لوگوں نے موسیٰ بن جعفر سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا: اس عود کو دوست رکھتے تھے جس کے ذریعہ سے بخور کیا جاتا ہے لیکن طنبور سے بیزار تھے۔(۳)

عیاشی سے مروی ہے کہ ابوحنیفہ نے امام جعفر صادق سے سوال کیا: جناب سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کے درمیان صرف ہدہد کا انتخاب کیوں فرمایا؟ حضرت نے فرمایا: اس لئے کہ ہدہد زمین کے نیچے بھی پانی کا مشاہدہ کر لیتا ہے جس طرح تم تیل کو شیشی میں مشاہدہ کر لیتے ہو۔ یہ سن کر ابوحنیفہ نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور مسکرانے لگا۔ امام نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو بولا: قربان جاؤں، میں آپ پر غالب رہا۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: ہدہد پانی کو زمین کے نیچے بھی دیکھ لیتا ہے لیکن روئے زمین پر موجود شکاری کو نہیں دیکھ پاتا اور اس کے دام فریب میں گرفتار ہو جاتا ہے؟ امام نے فرمایا: اے نعمان! کیا نہیں جانتے کہ جب قضا و قدر الٰہی نازل ہوتا ہے تو آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں؟۔(۴)

ابوحنیفہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے درمیان رونما ہونے والے احتجاجات؛(۵)

علل الشرائع: ابوحنیفہ کا قول: جعفر بن محمد نہیں جانتے! میں نے صاحبان علم کو دیکھا ہے اور ان کے اقوال کو سنا ہے لیکن جعفر بن محمد کتاب کی وجہ سے جانتے ہیں۔(۶)

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۹۹
۲۔ رجال کشی ص ۳۸۴ ح ۷۱۸
۳۔ الاختصاص ص ۹۰؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۷۹
۴۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۱۶؛ ج ۶۴ ص ۲۱
۵۔ بحار ج ۲ ص ۲۸۶۔۲۹۵
۶۔ علل الشرائع ص ۸۹؛ بحار ج ۲ ص ۲۹۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

منی حجام کے ساتھ اس کی گفتگو؛ (۱)

مؤلف: اس واقعہ کو لفظ ''حجم'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔

قیاس کے بطلان اور دوسرے موضوعات کے متعلق امام صادق علیہ السلام کا احتجاج؛ (۲)

ابوحنیفہ سے مومن طاق کا احتجاج؛ (۳)

ابوحنیفہ سے فضال بن حسن کا احتجاج؛ (۴)

لفظ ''صغر'' کے ذیل میں اس سے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے احتجاج کا تذکرہ کیا جائے گا۔

عراق آمد پر امام جعفر صادق علیہ السلام سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں اس کا سوال؛ (۵)

امالی طوسی: شریک بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں سلیمان بن اعمش کے مرض الموت میں اس کی عیادت کے لئے گیا، اسی وقت ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ اور ابوحنیفہ داخل ہوئے۔ ابوحنیفہ نے سلیمان اعمش سے کہا: اے سلیمان! خدا سے ڈرو اس لئے کہ زندگی کے آخری ایام اور آخرت کے اولین دنوں کو گزار رہے ہو، تم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ایسی حدیثیں نقل کی ہیں جن سے اگر اجتناب کرتے تو بہتر تھا۔ اعمش نے سوال کیا: مثلاً کون سی حدیث؟ ابوحنیفہ نے جواب دیا: جیسے حدیث: ''انا قسیم النار''۔ اعمش نے ناراض ہو کر کہا: اے یہودی! تو مجھ سے ایسا کہہ رہا ہے؟ مجھے پہچانو، مجھے پہچانو... مجھے سہارا دو، خدا کی قسم! قبیلہ بنی اسد کے بہترین شخص موسیٰ بن طریف نے عبایہ بن ربعی کے ذریعہ سے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے امام علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا: میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں، میں کہوں گا کہ یہ میرا دوست ہے اس سے سروکار نہ رکھو، یہ میرا دشمن اسے پکڑ لو۔ (۶)

رجال کشی: اسی مضمون پر مشتمل ایک دوسری روایت؛ (۷)

المناقب: ابوحنیفہ ایک دن حدیث سننے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا، آپ ایک عصا کا سہارا لئے ہوئے باہر آئے۔ ابوحنیفہ نے کہا: اے فرزند رسول! اس عمر میں آپ کو عصا کی ضرورت محسوس

۱۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۲۰ ۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۲۲، ۳۰۲ ۳۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۳۰

۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۳ ۵۔ بحار ج ۲۴ ص ۵۸ ۶۔ بحار ج ۳۹ ص ۱۹۶؛ ج ۴۷ ص ۴۱۲

۷۔ رجال کشی ص ۳۹۳ ح ۷۴۱؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہورہی ہے۔فرمایا: ایسا ہی ہے لیکن یہ رسول خداؐ کا عصا ہے، میں اس سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ابو حنیفہ عصا کی طرف آیا اور عرض کی: اے فرزند رسول! کیا اس کا بوسہ لے لوں۔حضرت نے اپنے بازوؤں سے آستین اوپر کی اور کہا: تم جانتے ہو کہ یہ رسول کی کھال ہے لیکن اس کا بوسہ نہیں لیتے اور اور عصا کا بوسہ کررہے ہو۔(۱)

آیہ مبارکہ ﴿وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ﴾ (۲) کی تفسیر میں مروی ہے کہ مفضل بن عمر نے بیان کیا: جب ابوحنیفہ نے محسوس کیا کہ وہ دنیا سے جانے والا ہے تو اس حدیث کی روایت کی، سجدہ میں گیا اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگیا۔(۳)

ابوحنیفہ اور دوسرے افراد سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے مناظرات کا باب: (۴)

''لاشئ'' کے مضمون سے ابوحنیفہ کی جہالت اور اس کے معنی کی تعلیم کے سلسلہ میں اس کا حیلہ وفریب؛ اس طرح کہ اس نے چاہا کہ حضرت کی سواری کو لاشئ کی قیمت پر خریدے اور اس کام کے لئے اس نے حضرت سے سراب کی قیمت پر خریداری کی۔(۵)

کنز کراجکی: منقول ہے کہ ابوحنیفہ، امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ غذا تناول کررہا تھا، جب امام نے کھانے سے ہاتھ کھینچا تو فرمایا: الحمد لله رب العالمين ؛ خدایا! یہ نعمت تیرے اور تیرے رسول کی طرف سے ہے۔ابوحنیفہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ خدا کا شریک قرار دے رہے ہیں؟ فرمایا: وائے ہو تم پر، خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (۶) اور دوسری جگہ فرماتا ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ﴾ (۷) ابوحنیفہ نے کہا: خدا کی قسم! ایسا لگتا ہے جیسے میں نے ابھی تک قرآن کی یہ آیتیں نہیں پڑھی تھیں یا نہیں سنی تھیں۔امام نے فرمایا: خداوند عالم نے تم جیسے لوگوں کے لئے یہ آیت نازل فرمائی

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۸ ۲۔ صافات/۸۳ ۳۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۴

۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۳ ۵۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۳۹

۶۔ توبہ/۷۴: ''اور ان کا غصہ صرف اس بات پر ہے کہ اللہ اور رسول نے اپنے فضل وکرم سے مسلمانوں کو نواز دیا ہے''۔

۷۔ توبہ/۵۹: ''حالانکہ اے کاش! یہ خدا اور رسول کے دیئے ہوئے پر راضی ہوجاتے اور یہ کہتے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے عنقریب وہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے ہمیں بہت کچھ دیں گے''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے: ﴿أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾ (۱) اور اس آیت میں فرماتا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (۲)(۳)

اسی مضمون سے دور اس سے مروی ایک حکایت جس کا تذکرہ ابوحنیفہ شیعی کے حالات کے ذیل میں کیا جائے گا۔

مؤلف: ابوحنیفہ... کا نام نعمان بن ثابت تیملی کوفی ہے، ابن ندیم فہرست میں اس سے حکایت کرتے ہیں کہ وہ کوفہ میں کھال بیچتا تھا، اس کا دادا تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلاموں میں سے تھا۔ (۴)

منتہی المقال میں ہے: ابوحامد محمد بن محمد بن غزالی شافعی نے اپنی کتاب "المنخول فی الاصول" میں ابو حنیفہ کے متعلق ایک بات لکھی ہے، یہاں اس کتاب کی عین عبارت نقل کی جارہی ہے: جہاں تک ابوحنیفہ کا سوال ہے تو اس نے شریعت کو پشت سے شکم کی طرف دگرگون کر دیا، اس کی روش کو مشوش کر دیا، اس کے ساز وسامان کو بدل کر رکھ دیا اور جس اصل کا اضافہ کیا اس کے ذریعہ سے اس نے شریعت محمد مصطفیٰ (ص) کے تمام ستونوں کو درہم برہم کر دیا۔ جو شخص ان امور کو اس کے حلال ہونے کی نیت سے انجام دے وہ کافر ہے، جو شخص ان کے حلال ہونے کے عقیدہ کے بغیر انجام دے وہ فاسق ہو چکا ہے... اس کے بعد اس نے ابوحنیفہ کی مذمت اور اس کے فسق و فجور کے سلسلہ میں تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ (۵)

۸۰ھ میں اس کی ولادت ہوئی ہے اور ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مامون کے زندان میں اس کا انتقال ہوا، بعض کا کہنا ہے کہ اس نے ابوحنیفہ کو مسموم کیا کیونکہ اس نے عبداللہ کے دو فرزند ابراہیم اور محمد کی امامت کا فتویٰ دیا تھا۔ ایک عورت نے اس سے کہا: تم نے میرے بیٹے کو اشارہ کیا کہ وہ عبداللہ کے دونوں بیٹے ابراہیم و محمد کے ساتھ جنگ کرے، چنانچہ وہ قتل ہو گئے۔ جواب دیا: کاش! میں تمہارے بیٹے کی جگہ پر ہوتا۔ (۶)

۱۔ محمد/۲۴: "یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں"۔

۲۔ مطففین/۱۴: "نہیں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے"۔

۳۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۴۰ ۴۔ فہرست ابن ندیم ص ۲۸۴ ۵۔ منتہی المقال ص ۳۱۷

۶۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ابوحنیفہ دینوری، احمد بن داؤد نحوی لغوی...ادیب و آگاہ، فاضل اور ہندسہ اور حساب و فلسفہ کے عالم تھے؛ ان نایاب لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ابن سکیت سے زیادہ عرب اور حکمت فلسفہ کے درمیان جمع کی صورت نکالی۔ ابن ندیم نے ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنا علم بصریوں اور کوفیوں سے حاصل کیا ہے، بہت سے علم کے مالک تھے، انہوں نے جو روایتیں نقل ہیں، ان میں ثقہ تھے اور ''صدق'' کی حیثیت سے معروف تھے۔(۱)

انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں الاخبار الطوال، اصلاح المنطق اور البلدان کا نام لیا جاسکتا ہے۔ تقریباً ۲۹۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۲)

ابوحنیفہ سائق الحاج...ان کا نام سعید بن بیان ہمدانی ہے۔ سائق الحاج کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر سال کوفہ سے مکہ جانے والے حاجیوں کے سائق اور امیر ہوتے تھے۔

رجال نجاشی: سعید بن بیان، ابوحنیفہ سائق الحاج ہمدانی، ایسے ثقہ ہیں جنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی جس کی ہمارے بعض علماء نے روایت کی ہے۔(۳)

رجال نجاشی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قنبر امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی: یہ سائق الحاج ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب آپ رحبہ میں تھے، حضرت نے فرمایا: خداوند عالم اس کے گھر کو نزدیک نہ کرے یہ خاسر الحاج ہے، یہ جانور کو تکلیف پہنچاتا ہے، نماز کو اس گدھے کی طرح انجام دیتا ہے جو جلدی سے اپنا منھ زمین پر مار دیتا ہے، اس کے پاس جاؤ اور اسے نکال باہر کرو۔(۴)

رجال کشی: عبداللہ بن عثمان سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ابوحنیفہ سائق کا نام لیا گیا اور کہا گیا: وہ مکہ کے راستہ کو چودہ دنوں میں طے کرتا ہے۔ فرمایا: اس کی نماز، نماز نہیں ہے۔(۵)

مؤلف: پہلی حدیث میں ابوحنیفہ کا نام نہیں ہے اور بعید ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے زمانہ میں حاجیوں کی راہنمائی کرنے والا یہی ابوحنیفہ ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور ابوحنیفہ تھا؛ عبارت ''چودہ دنوں میں طے

۱۔ فہرست ابن ندیم ص ۱۱۶ ۲۔ اعلام زرکلی ج ۱ ص ۱۱۹ ۳۔ تنقیح المقال ج ۲ ص ۲۵؛ رجال کشی ص ۱۸۰
۴۔ رجال کشی ص ۳۱۸ نمبر ۵۷۵ ۵۔ رجال نجاشی ص ۳۱۸ نمبر ۵۷۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتا ہے'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ عراق سے مکہ جاتا تھا۔

محاسن: ولید بن صبیح سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: ابوحنیفہ نے ماہ ذی الحجہ کے چاند کو قادسیہ میں دیکھا، اس کے باوجود وہ عرفہ کے دن ہمارے ساتھ تھا۔ فرمایا: ایسے شخص کی نماز، نماز نہیں ہے۔(۱)

ابوحنیفہ شیعہ...ان کا نام قاضی نعمان بن محمد بن منصور ہے، مصر کے قاضی تھے، ابتدائی زندگی میں مالکی تھے پھر ہدایت یافتہ ہوئے اور شیعۂ امامی ہو گئے۔ انہوں نے شیعہ طریق پر کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے دائم الاسلام کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ دائرۃ المعارف میں ہے: ابوحنیفہ مغربی وہی نعمان بن حیوان ہیں جو علم و فضل کے اعتبار سے پیشوا تھے۔ امیر مختار نے اپنی تاریخ میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ علم و فقہ کے بلند مرتبہ پر فائز تھے، دیندار، نجیب اور شریف شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے ایک اختلاف اصول المذہب بھی ہے، پہلے مالکی تھے پھر مذہب امامیہ کے گرویدہ ہو گئے۔ ان زولاق نے ان کے بارے میں لکھا ہے: انتہائی با فضیلت، قرآن اور اس کے معانی سے آشنا اور فقہی مسائل، اختلاف فقہاء، لغت و شعر اور تاریخ کے عالم تھے، اہل بیت علیہم السلام کے متعلق ہزاروں صفحات لکھے ہیں اور ان کے فضائل و مناقب کے سلسلہ میں بہترین تحریر لکھی ہے، انہوں نے اپنے مخالفین، ابوحنیفہ، مالک اور شافعی وغیرہ کی رد میں بھی کتاب لکھی ہے۔ ان کے آثار میں ''اختلاف الفقہاء'' کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے جس میں انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی نصرت کا حق ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام ایک فقہی قصیدہ بھی ہے جس کا نام ''منتخب'' ہے، وہ معز علوی کے ہم صحبت تھے، ۳۶۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔(۲)

یہ بات پیش نظر رہے کہ ان کی کتاب ''دعائم الاسلام'' کی اکثر روایتیں ہماری مشہور کتابوں کی موافق ہیں لیکن انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد کے ائمہ طاہرین علیہم السلام سے خلفائے اسماعیلی کے خوف سے روایت نہیں کیا ہے کیونکہ وہ ان کی جانب سے مصر میں قاضی منصوب ہوئے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ان

۱۔ محاسن ص ۳۶۲ ح ۶۴؛ بحار ج ۹۹ ص ۱۲۲

۲۔ امل الآمل ۲/ ۳۳۵؛ روضات الجنات ج ۸ ص ۱۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لوگوں کے لئے حق کو آشکار کیا ہے جو گہری اور دقیق نظر رکھتے تھے۔ان کی روایتیں اس قابل ہیں کہ ان کی تائید اور تاکید کی جائے؛ یہاں موضوع کی مناسبت سے ایک حکایت نقل کی جارہی ہے:

انہوں نے دعائم میں اس شخص کے ذیل میں ایک واقعہ کیا ہے جس سے علم حاصل کرنا واجب ہے، یہاں اس کی عین عبارت نقل کی جارہی ہے:

روایت کی گئی ہے کہ خراسان سے ایک شخص حج کے لئے گیا، اس نے ابوحنیفہ کو دیکھا تو ان سے کچھ مطالب تحریر کئے، دوسرے سال بھی حج کے لئے گیا اور ان تمام مطالب کو ان سے بیان کیا لیکن اس وقت تک ابو حنیفہ کا نظریہ مذکورہ مطالب کے سلسلہ میں بدل چکا تھا۔ یہ دیکھ کر اس خراسانی نے اپنے سر پر مٹی ڈالی اور فریاد وفغان کرنے لگا۔ لوگ جمع ہوگئے، اس شخص نے لوگوں سے کہا: اے لوگو! اس شخص نے گزشتہ مجھ سے کچھ فتوے بیان کئے جنہیں میں نے اس کتاب میں لکھا اور اپنے شہر لوٹ گیا، وہاں جا کر انہیں فتوؤں کے مطابق بعض شرمگاہوں کو حلال کیا، خون بہائے اور اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے بہت سے اموال ادا کئے۔ یہ صرف ایک رائے تھی جسے میں نے حاصل کیا تھا لیکن اب اس نے اس کے برخلاف نظریہ حاصل کرلیا ہے۔ اس خراسانی نے کہا: وائے ہو تم پر، اے کاش! میں جان پاتا کہ جو فتوی میں تم سے لے رہا ہوں وہ دوسرے سال بدل جائے گا۔ ابوحنیفہ نے کہا: میں نہیں جانتا۔ خراسانی نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں کہ خدا، فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو تم پر۔(۱)

تنقیح المقال: ان کے فاضل فرزندوں میں ابوالحسن علی بن نعمان اور ابوعبداللہ محمد بن نعمان کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔(۲)

احنف بن قیس... ان کی کنیت ابو بحر تھی اور نام ضحاک تھا، اہل مصر کے بزرگوں میں سے تھے، وہ طلس کے سادات میں سے تھے جن میں احنف، ابن زبیر، قیس بن سعد اور قاضی شریح شامل تھے، احنف وہی جن کی بردباری کی لوگ مثال دیتے ہوئے تھے: ''احنف سے زیادہ بردبار''۔ اس سلسلہ میں ان سے بعض واقعات بھی منقول ہیں۔ ان کی جلالت قدر کے بارے میں حکایت کی گئی ہے کہ جب وہ جمعہ کے دن بصرہ کی جامع

۱۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۷۳ ۲۔ تنقیح المقال ج ۳ ص ۲۷۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مسجد میں داخل ہوئے، اس صرف ان کے احترام کے پیش نظر تمام دستار کھول دیئے گئے۔

اسد الغابہ سے منقول ہے: وہ دیہات کے حکیموں اور دانشوروں میں سے ایک تھے۔ ۶۷ھ میں شہر کوفہ میں ان کی وفات ہوئی، مصعب بن زبیر نے ان کی تشییع جنازہ میں شرکت کی اور ثویہ میں سپرد لحد کئے گئے۔(۱)

لفظ ''ثوی'' میں بیان کیا گیا نیز لفظ '' صعصع '' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا کہ انہوں نے صعصعہ سے دل درد کی شکایت کی اور انہوں نے بھی اس کے علاج کے لئے دوا معین کی، یہ واقعہ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے جس کی جانب رجوع کرنا چاہئے۔

المناقب: جنگ جمل کے موقع پر امیر المومنین علیہ السلام کے لئے احنف کا پیغام: ''اگر آپ چاہیں تو میں دوسو سواروں کے ہمراہ آپ کے پاس آؤں اور اگر اجازت دیں تو میں یہیں پر رک جاؤں اور چھ ہزار تلوار بازوں کو آپ سے دور کروں''۔ امام نے وہیں رکنے کے لئے کہا اور اس طرح جنگ جمل میں شرکت کرنے سے باز رہے۔(۲)

بصرہ کے بعض بزرگوں کے ہمراہ احنف کا کوفہ میں وارد ہونا اور امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں جانا؛(۳)

رجال کشی: مروی ہے کہ احنف بن قیس، حارثہ بن قدامہ اور حباب بن یزید کے ہمراہ معاویہ کے دربار میں پہنچے۔ معاویہ نے احنف سے کہا: تم امیر المومنین عثمان کے خلاف کوشش کر رہے ہو، عائشہ کو زبوں حال کر رہے ہو، تم صفین میں بھی علی کے پاس چلے گئے اور ہم نے پانی چھین لیا۔ احنف نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کی بعض باتیں قابل قبول ہیں لیکن بعض باتوں کا انکار کرتا ہوں، جہاں تک عثمان کا سوال ہے تو اے گروہ قریش! تم مدینہ مین ان کے پاس موجود تھے، ان کے گھر سے میرا گھر بہت دور تھا، انصار و مہاجرین معزل میں ان کے پاس گئے اور تم لوگ ان کے ذلیل کرنے والوں اور قاتلوں کے درمیان تھے۔ جہاں تک عائشہ کا سوال ہے تو ان کو میری نصرت کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ جب وہ صاحب قدرت تھیں اور لشکر کی مالک تھیں اس وقت میں نے ان کو خوار کیا اس لئے کہ میں نے کتاب خدا میں یہی دیکھا ہے کہ ان کو اپنے گھر میں رہنا چاہئے اور جنگ و جدال سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جہاں تک صفین میں پانی پر قبضہ کرنے کا

۱۔ تنقیح المقال ج ۱ ص ۱۰۳ ۲۔ المناقب ج ۳ ص ۱۵۲؛ بحار ج ۳۲ ص ۱۲۰ ۳۔ بحار ج ۳۲ ص ۳۶۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

سوال ہے تو میں اس طرح اپنے لشکر کی تشنگی کو دور کرنا چاہتا تھا۔ یہ سن کر معاویہ کھڑا ہوا اور اس نے لوگوں کو متفرق کر دیا۔

احنف کی بات ختم ہونے پر معاویہ نے حکم دیا کہ ان کو پچاس ہزار دینار دیئے جائیں، ان کے ساتھ موجود لوگوں کو بھی کچھ دینے کا حکم دیا۔ جب جانے لگے تو احنف سے معاویہ نے پوچھا: تمہاری خواہش کیا ہے؟ کہا: لوگوں پر عطا و بخشش کا مظاہرہ کرو، اگر مدد چاہتے ہو تو وہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے جو تمہارے فرمانبردار ہیں، صحیح و سالم ہیں اور دشمن کو شکست دینے میں سخت ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ علویوں کے طرفدار تھے۔ معاویہ نے امویوں کے طرفدار حباب کو تیس ہزار درہم دیا۔ حباب نے اس سے کہا: علویوں کے طرفدار احنف کو تم نے پچاس ہزار درہم دیا اور مجھے تیس ہزار درہم دیا حالانکہ میں امویوں کا طرفدار ہوں؟ معاویہ نے کہا: اے حباب! میں نے یہ مبلغ دے کر اس کے دین کو خرید لیا ہے۔ حباب نے کہا: میرا دین بھی خریدو گے؟ معاویہ نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ اسے بھی پچاس ہزار درہم دے دیا جائے۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد ہی حباب کی موت ہوگئی اور سارا مال معاویہ کے خزانے میں واپس ڈال دیا گیا؛ فرزدق نے اس واقعہ کو شعر کے قالب میں ڈھالا ہے:

تاكل ميراث الحباب ظلامة و ميراث حرب جامد لك ذائبة (۱)

ایک دوسری روایت میں ہے: حارثہ نے بھی کہا: اے معاویہ! میرا دین نہیں خریدیں گے؟... لفظ "حرث" کے ذیل میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ (۲)

ایک دن معاویہ دمشق کی مسجد جامع میں خطبہ دے رہا تھا؛ اس نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: خداوند عالم نے اپنے خلفاء پر اکرام کا مظاہرہ کیا اسی لئے اس نے جنت کو ان پر واجب کیا اور جہنم کو ان سے دور رکھا۔ پھر مجھے ان کے زمرے میں قرار دیا اور شام کے میرے ساتھیوں کو حرم الٰہی کے محافظین میں سے قرار دیا، اپنی نصرت و کامیابی کے ذریعہ تائید کی اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ مسجد میں احنف اور صعصعہ بھی موجود تھے، احنف نے صعصعہ سے کہا: تم خود اس کا جواب دو گے یا میں؟ کہا: میں جواب دیتا ہوں، پھر کھڑے ہو کر معاویہ کے دعووں کو رد کیا۔ (۳)

۱۔ بحار ج ۳۳ ص ۲۲۵ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۳ ۳۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ "صعصع" کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

احنف اور بزرگان بصرہ کے نام امام حسن علیہ السلام کا خط اور ان کو اپنی نصرت کی دعوت؛ اور احنف کا جواب: ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ﴾۔(۱)(۲)

حکایت کی گئی ہے کہ احنف سے کہا گیا: تم نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا اور یہ بردباری کس سے سیکھی؟ جواب دیا: حکیم عصر اور حلیم روزگار قیس بن عاصم منقری سے۔ قیس سے سوال کیا گیا: تم نے حلم کو کس سے سیکھا اور علم کس سے حاصل کیا؟ جواب دیا: ایسے حکیم سے جس کی حکمت اختتام پذیر نہیں، وہ اکثم بن صیفی تمیمی ہے۔ اکثم سے سوال کیا گیا: حکمت و ریاست اور بردباری و سیاست کو کس سے سیکھا؟ جواب دیا: سید علم وادب، سرور عجم وعرب حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب سے علیہ السلام۔(۳)

حنك

نماز میں تحت الحنک کا حکم؛

Presented By: https://jafrilibrary.org

علامہ مجلسیؒ کا بیان ہے: ہمارے علماء کا کہنا ہے کہ حنک کے بغیر عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ اور معتبر میں اس مسئلہ کو ہمارے علماء سے منسوب کیا ہے۔(۴) منتہی میں ہے کہ اس مسئلہ میں ہمارے علماء کا اجماع ہے اور یہ اصل عمامہ کی طرح ہے؛ اس لئے کہ اس سلسلہ میں جو روایتیں مروی ہیں وہ صرف حالت نماز کے عمامہ سے مخصوص نہیں ہے... وہ آگے لکھتے ہیں: مختلف میں اور متاخرین نے ان سے نقل کرتے ہوئے شیخ صدوقؒ سے تحت حنک کے بغیر عمامہ کی حرمت کا قول منسوب کیا ہے۔ فقیہ میں ان کا قول یہ ہے: ہم نے اپنے مشائخ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حالت نماز میں تحت الحنک کے بغیر عمامہ باندھنا جائز نہیں ہے، اگر عمامہ سر پر ہے اور صرف تحت الحنک ڈال لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔(۵)

شیخ بہائیؒ نے بھی کہا ہے کہ نماز کے لئے حنک کے ساتھ عمامہ کے استحباب پر کوئی حدیث نظروں سے نہیں

۱۔ روم/۶۰؛ "لہذا آپ صبر سے کام لیں کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اور خبردار جو لوگ یقین اس امر کا نہیں رکھتے ہیں وہ آپ کو ہلکا نہ بنادیں"۔

۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۴۰ ۳۔ بحار ج ۳۵ ص ۱۳۲ ۴۔ معتبر فی شرح مختصر ج ۲ ص ۹۷

۵۔ منتہی المطلب ج ۱ ص ۲۳۳؛ مختلف الشیعہ ج ۱ ص ۷۳؛ الفقیہ ج ۱ ص ۲۶۵ ح ۸۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

گزری ہے اسی لئے الذکری میں ہے کہ حنک کا استحباب عام ہے اور شاید علماء کا حکم علی بن بابویہ کے قول سے ماخوذ ہے کیونکہ جس مسئلہ میں روایت دستیاب نہیں ہوتی ہے یا روایت کا حصول مشکل ہوتا تھا اس میں علماء انہیں کے کلام سے تمسک کرتے تھے، پس اولی یہ ہے کہ تمام اوقات میں حنک کی رعایت کی جائے اور جس نے حنک نہیں باندھا ہے اور نماز پڑھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کا ارادہ کرے، حنک بذاتہ مستحب ہے، ایسا نہیں ہے کہ نماز کے لئے مستحب ہے۔(۱)

مناسب یہ ہے کہ یہاں تحنیک کی وضاحت کی جائے؛ علمائے متاخرین میں سے ایک کے کلام کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ عمامہ کے ایک حصہ کو گردن میں لپیٹ کر عمامہ کے دوسرے طرف لٹکا دیا جائے؛ جس طرح اہل بحرین آج کل کرتے ہیں۔ بعض ارباب لغت کے قول سے یہی مفہوم اور روش سمجھ میں آتا ہے۔ بعض روایتوں سے سمجھ میں آتا ہے کہ ایک طرف کے عمامہ کو گردن کے نیچے سے لے دوسری طرف سے نیچے لٹکا دینا۔ جیسے حسینی سادات کے یہاں مرسوم ہے اور انہوں نے اپنے آباء واجداد سے یہ چیز حاصل کی ہے۔ رسول خداؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے عمامہ باندھنے کے سلسلہ میں صرف یہی روش مذکور ہے۔(۲)

مؤلف: صاحب الحدائق نے بھی اس موضوع پر علامہ مجلسیؒ سے طویل بحث کی ہے تفصیل کے لئے حدائق کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے۔(۳)

مجمع البحرین میں ہے: علماء کا اتفاق نظر ہے کہ ولادت کے وقت بچہ کے منہ میں خرما کو پیس کر ڈالا جائے، اگر خرما دستیاب نہ ہو تو کسی بھی دوسری میٹھی چیز سے یہ کام انجام دیا جاسکتا ہے۔ پھر اسے پیسا جائے تا کہ وہ پانی کی طرح ہو جائے اور اس کے منہ میں ڈالا جائے تا کہ پیٹ میں پہنچ جائے۔ مستحب ہے کہ جو شخص یہ کام انجام دے رہا ہے وہ صالحین میں سے ہو اور فرزند کی برکت کے لئے دعا کرے۔ یہ بھی مستحب ہے کہ بچہ کی ولادت کے وقت تربت حسینی اور پانی رکھا جائے۔ حدیث میں ہے کہ جس شخص کے منہ میں فرات کا پانی رکھا جاتا ہے وہ ہم اہل بیت علیہم السلام دوستدار ہوتا ہے۔(۴)

۱۔ الحبل المتین ص ۱۸۸؛ ذکری الشیعہ ص ۱۴۹

۲۔ بحار ج ۸۳ ص ۱۹۳

۳۔ الحدائق الناظرہ ج ۷ ص ۱۲۸

۴۔ مجمع البحرین ج ۵ ص ۲۶۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنن

غزوۂ حنین؛

حنین وطائف اور اوطاس کے غزوات پر مشتمل باب؛ (۱)

اس باب میں ہے: آنحضرت کے اصحاب کا فرار اور بنی ہاشم کی انگشت شمار تعداد میں حضرت علی علیہ السلام کی ثبات قدمی؛

امالی طوسی: حضرت علی علیہ السلام نے اس دن چالیس دشمنوں کو مار گرایا یہاں تک کہ ان کی ناک بھی کاٹی، حضرت کی ضربیں ابتکاری اور اختراعی تھیں، ایک ہی ضرب میں کام کر دیتے تھے، دوسرے ضرب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی تھی۔ (۲)

مؤلف: حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک سرزمین ہے جہاں رسول خداؐ اور مسلمانوں نے جنگ کی تھی۔ (علم صرف کے اعتبار سے) لفظ حنین اسم مذکر اور منصرف ہے اور کبھی کبھی بقعہ کے معنی میں مونث بھی آتا ہے۔ (۳)

علل الشرائع: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خداؐ کے اوپر حنین سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں تھا، کیونکہ پورا عرب آپ کے خلاف کھڑا ہوا تھا۔

طبرسی لکھتے ہیں: مفسرین اور سیرت نگاروں کا کہنا ہے کہ رسول خداؐ نے مکہ فتح کرلیا تو ۸ھ کو رمضان المبارک کے آخری یا شوال کے ابتدائی ایام میں وہاں سے ہوازن اور ثقیف سے جنگ کرنے کے لئے حنین تشریف لے گئے... پھر طبرسی نے مسلمانوں کی شکست اور عباس کی آواز تک واقعہ کو بیان کرتے ہوئے لکھا: وہ عباس کی آواز سننے کے بعد واپس ہوئے اور کہا: لبیک، لبیک۔ صرف انصار نے اس امر میں عجلت کا مظاہرہ کیا اور خداوند عالم کی طرف سے ان پر کامیابی نازل ہوئی اور ہوازن کو سخت شکست کا سامنا کرنا پڑا... وہ آگے لکھتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا: جنگ حنین میں ایک مشرک موجود تھا، اس نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم اور رسول کے اصحاب آمنے سامنے ہوئے، وہ تھوڑی دیر بھی مقاومت نہ کر سکے اور ہم نے سبھی

۱۔ بحار ج ۲۱ ص ۱۴۶ ۲۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۱۸۷؛ بحار ج ۲۱ ص ۱۷۹ ۳۔ مجمع البحرین ج ۶ ص ۲۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کوفرار کرنے پر مجبور کر دیا، یہاں تک کہ ہم جنگ کرتے ہوئے رسول خداؐ تک پہنچے لیکن سفید چہرے والے ہمارے سامنے آئے، انہوں نے ہم سے کہا: کتنی بری بات ہے واپس جاؤ، چنانچہ ہم بھی واپس ہوئے اور وہ ہمارے بازوؤں پر سوار ہوئے، وہ کوئی اور نہیں بلکہ فرشتے تھے۔(۱)

المناقب: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خداؐ نے جنگ حنین کے موقع پر دشمنوں سے چار ہزار گوسفند اور بارہ ہزار اونٹ حاصل کئے اور یہ دوسرے غنائم کے علاوہ تھے۔ زہری کا بیان ہے: اس دن چھ ہزار عورتیں اور بچے اور بے شمار جانور بطور غنیمت حاصل ہوئے۔(۲)

ایک محاورہ:

عبارت: ''ذهب بخفی حنین ''(حنین کے دو جوتے چلے گئے) ایک محاورہ ہے جو ایسی چیز سے انسان کی ناامیدی کے لئے بولا جاتا ہے جس کے حصول کی امید ہوتی ہے۔ جوہری لکھتے ہیں کہ ابن سکیت نے ابو یقظان سے نقل کیا ہے کہ حنین ایک سخت گیر انسان تھا جس نے اسد بن ہاشم بن عبد مناف کے خلاف دعویٰ کیا۔ عبدالمطلب جو دو لال جوتے پہنے ہوئے تھے آئے، حنین نے کہا: اے چچا! میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا: نہیں، میں تمہارے جسم پر ہاشم کا کبھی نہیں دیکھ رہا ہوں اور ہاشم کی کوئی بھی خصوصیت کا مشاہدہ نہیں کر رہا ہوں، لہذا واپس چلے جاؤ۔ لوگوں نے کہا: ''حنین اپنے جوتوں سے محروم ہو گیا''...اسی واقعہ کے بعد بطور محاورہ استعمال ہونے لگا۔(۳)

درخت حنانہ:

الخرائج: مروی ہے کہ جب رسول خداؐ نے مسجد بنائی تو اس کے محراب کے پاس پرانے خرما کے درخت اور خشکی تھی، جب آپ خطبہ دیتے تو اس سے ٹیک لگاتے تھے، جب آپ کے لئے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے (درخت پر ٹیک نہیں لگایا) تو وہ درخت اسی طرح رونے لگا جیسے ایک اونٹ اپنے بچہ پر روتا ہے۔ آنحضرت یہ سن کر منبر سے نیچے تشریف لائے اور سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوا۔ پھر آپ اس درخت کی طرف واپس ہوئے اور اس کا نام ''حنانہ'' رکھا۔ پھر بنی امیہ نے اس مسجد کو ویران کر کے دوبارہ تعمیر

۱۔ مجمع البیان ج ۳ ص ۱۸ ۲۔ بحار ج ۲۱ ص ۱۸۳ ۳۔ بحار ج ۵۸ ص ۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کروایا اور اس درخت کو بھی کاٹ دیا۔(۱)

المناقب: سنن ابن ماجہ میں ہے کہ جب وہ مسجد ویران ہوئی تو ابی بن کعب نے حنانہ کو لیا اور اپنے گھر لے جا کر اس کی حفاظت کرنے لگے، پھر دیمک نے کھا کر اسے خاکستر کر دیا۔(۲)

اس درخت کے گریہ و بکا کے سلسلہ میں ایک دوسرا واقعہ؛(۳)

یوحنائے دیلمی... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے۔(۴)

حنان بن سدیر صیرفی... اصحاب امام کاظم علیہ السلام سے تھے، واقفی تھے، شیخ نے یہی لکھا ہے اور اضافہ کیا ہے کہ وہ ثقہ تھے، علامہ نے ان کی روایت کے سلسلہ میں توقف کیا ہے، انہوں نے بہت زیادہ روایتیں نقل کیا اور برجستہ اصحاب نے بھی ان سے روایت کی ہے، اخذ حدیث میں بہت زیادہ حریص تھے؛ چنانچہ شیخ نے امالی میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔(۵)

ہمارے استاد نے مستدرک میں لکھا ہے کہ حنان ثقہ تھے۔ فہرست طوسی میں ہے: واقفی مذہب تھے اور امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے لیکن نجاشی نے ان کے مذہب کے سلسلہ میں اعتراض کیا ہے اور ان کو امامی کہا ہے، برجستہ راویوں نے ان سے روایت کی ہے... پھر شیخ نے ان راویوں کے نام کو شمار کیا ہے۔(۶)

حوت

اصحاب رسولؐ دریا کے کنارے بھوک کے شکار ہوئے، ان کے پاس صرف ایک مچھلی تھی، انہوں نے پندرہ دنوں تک اس مچھلی کو کھایا اور اس کے تیل سے استفادہ کیا، حالانکہ ان کی پشت پر بہت سے سپاہی تھے۔(۷)

اس مچھلی یا مچھلیوں کا واقعہ جو حضرت رضا علیہ السلام کے دفن سے پہلے ان کی قبر میں ظاہر ہوئے۔(۸)

حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر فرات کا مچھلیوں کا سلام کرنا سوائے اسبلہ، زمار اور مار ماہی کے۔(۹)

۱۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۶۵

۲۔ المناقب ج ۱ ص ۹۱ نقل از سنن ماجہ ج ۱ ص ۴۵۴ ح ۱۴۱۴؛ بحار ج ۱۷ ص ۳۸۰

۳۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۲۶

۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۳۰۲

۵۔ رجال شیخ ص ۳۴۶ نمبر ۵؛ رجال علامہ ص ۲۱۸ نمبر ۲؛ امالی طوسی ج ۲ ص ۲۶۲؛ بحار ج ۱۷ ص ۱۳۵

۶۔ مستدرک ج ۳ ص ۶۹۳؛ فہرست طوسی ص ۱۱۳ نمبر ۲۶۰؛ رجال نجاشی ص ۱۴۶ نمبر ۳۷۸

۷۔ بحار ج ۱۷ ص ۲۵۵

۸۔ بحار ج ۴۹ ص ۲۹۷، ۳۰۰، ۳۰۷؛ ج ۵۰ ص ۵۱

۹۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۶۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس مچھلی کا واقعہ جو تختہ سنگ کے نیچے تھے اور وہ پتھر بھی ایک گائے کے بدن کے نیچے اور وہ گائے ایک فرشتے کے نیچے اور وہ فرشتہ بھی زمین کو حمل کرتا تھا۔(۱)

مؤلف: مچھلیوں سے مربوط بعض روایتیں لفظ نمک اور زلزل کے ذیل میں بیان کی جائیں گی۔

حوج

مومن کی حاجت روائی؛

مومن کی ضرورت پوری کرنے اور اس سلسلہ میں تلاش وکوشش کرنے پر مشتمل باب؛(۲)

حج کی فضیلت کے سلسلہ میں مشمعل اسدی کی حدیث اور ان سے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد: ایک مومن کی ضرورت کو پورا کرنا ایک حج سے برتر ہے ...ایک حج اور ایک حج یہاں تک کہ بیس حج (سے بہتر) ہے۔(۳)

امالی طوسی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کی راہ میں تلاش وکوشش کرتا ہے تو خداوند عالم اس کی حاجت وضرورت کو پوری فرماتا ہے۔(۴)

مشکاۃ الانوار: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس شخص سے اس کا مومن بھائی ناچاری کی حالت میں کسی چیز کی درخواست کرے اور وہ خود یا کسی وسیلہ سے اس کی ضرورت کو پوری کرسکتا ہے لیکن وسعت وکشادگی کے باوجود اس کو منع کردے تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن اس حالت میں محشور کرے گا کہ اس کا ہاتھ گردن کی طرف بندھا ہوگا اور وہ اسی حالت میں رہے گا جب تک تمام لوگ حساب وکتاب سے فارغ نہ ہوجائیں۔(۵)

حضرت نے یہ بھی فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کی ضرورت کو پوری کرنے کے لئے جائے لیکن اسے پوری کرنے کے لئے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول کے ساتھ خیانت کی ہے۔(۶)

امالی طوسی: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن

۱۔ بحار ج ۵۷ ص ۲۹، ۲۰۱؛ ج ۶۰ ص ۷۹

۲۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۳

۳۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۴

۴۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۹۴

۵۔ مشکاۃ الانوار ص ۱۰۱

۶۔ بحار ج ۷۴ ص ۲۸۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بھائی کی حاجت کو پوری کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے اپنی پوری زندگی عبادت میں بسر کی ہے۔(۱)

ثواب الاعمال: اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے اسحاق! جو شخص اس گھر (کعبہ) کے اردگرد ایک مرتبہ طواف کرے تو خداوند عالم اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اس کے نامۂ اعمال سے ہزار گناہ محو کرتا ہے، اس کے مقام و مرتبہ میں ہزار درجات کا اضافہ کرتا ہے، جنت میں ہزار درخت کو اس سے مخصوص کرتا ہے اور اس کے لئے ہزار غلام کو آزاد کرنے کا اجر و ثواب لکھتا ہے، جب وہ ملتزم تک پہنچتا ہے تو خدا اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازوں کو کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے: ''جس دروازہ سے چاہو داخل ہو جاؤ''۔ اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: مولا! اس قدر اجر و ثواب صرف اس کے لئے جو ایک طواف کرے؟ فرمایا: ہاں کیا میں تمہیں ایسے نیک عمل سے آگاہ نہ کروں جس کا اجر و ثواب اس سے بھی زیادہ ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کی ایک حاجت کو پوری کرے تو خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں دس طواف کا اجر و ثواب لکھ دیتا ہے۔(۲)

ثواب الاعمال: حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو مسلمان دوسرے مسلمان کی حاجت کو پوری کرتا ہے تو خداوند عالم اسے آواز دیتا ہے: تیرا اجر و ثواب میرے ذمہ ہے اور میں جنت سے کمتر اجر و ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔(۳)

قصص الانبیاء: جناب موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ظالم و جابر بادشاہ تھا، اس نے ایک عبد صالح کی شفاعت کی وجہ سے بندۂ مومن کی حاجت روائی کی، اس بادشاہ اور عبد صالح کا ایک ہی دن انتقال ہوا، لوگوں نے اس بادشاہ کا سوگ منایا اور تین دنوں تک بازار بند کر دیا لیکن وہ عبد صالح اپنے گھر میں پڑا رہا، کوئی پرسان حال نہیں تھا، زمین کے کیڑوں نے اس کا چہرہ کھا لیا۔ تین دن بعد جناب موسیٰ علیہ السلام نے اسے دیکھا اور کہا: خدایا! وہ تیرا دشمن تھا اور یہ تیرا دوست۔ خداوند عالم نے وحی فرمائی: اے موسیٰ! میرے اس دوست نے اس ظالم سے ایک حاجت کی اور اس نے اسے پورا کر دیا میں نے بھی اس مومن کی طرف سے اسے

۱۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۹۵

۲۔ ثواب الاعمال ص ۷۳ ح ۱۳؛ بحار ج ۹۷ ص ۲۰۳

۳۔ ثواب الاعمال ص ۲۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اجر وثواب عطا کیا اور اس ظالم کی طرف سے اس مومن کی درخواست سزا کے مطابق زمین کے کیڑوں کو اسکے چہرے کی خوبصورتی پر مسلط کر دیا۔(۱)

الاختصاص: امیر المومنین علیہ السلام نے کمیل بن زیاد سے فرمایا: اے کمیل! اپنے خانوادے کو حکم دو کہ وہ مکارم اخلاق کی رعایت کریں اور راتوں کو پریشان حال افراد کی حاجتیں پوری کرنے کی کوشش کریں...الخ۔(۲)

طواف کے دوران حلوانی کا واقعہ:

کتاب قضاء الحقوق: صدقہ حلوانی نے روایت کی ہے کہ میں طواف کرنے میں مشغول تھا کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے دو دینار قرض کی درخواست کی، میں نے کہا: بیٹھو تا کہ میں اپنا طواف مکمل کرلوں۔ میں نے پے در پے پانچ طواف مکمل کیا اور چھٹے طواف میں مشغول تھا کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ پر ٹیک لگا لیا اور اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا، میں نے اپنا ساتواں طواف مکمل کیا لیکن چونکہ امام مجھ پر سہارا کئے ہوئے تھے اس لئے مجھے پسند نہیں تھا کہ میں انہیں اس حالت میں ترک کر دوں، طواف کرتے ہوئے میں جب اس شخص کے سامنے ہوا تو وہ اس گمان میں کہ میں بھول چکا ہوں مجھے اشارہ کر کے یاد دلاتا، وہ امام کو نہیں پہچانتا تھا۔ امام نے یہ صورت حال دیکھ کر پوچھا: یہ تمہیں کیوں اشارہ کر رہا ہے؟ عرض کی: قربان جاؤں، میرا انتظار کر رہا ہے کہ میں طواف مکمل کروں اور اس کے ساتھ جاؤں لیکن چونکہ آپ میرا سہارا لئے ہوئے ہیں اس لئے آپ کو چھوڑ کر جانا مناسب نہیں لگ رہا ہے۔ فرمایا: جلد طواف سے باہر نکلو، مجھے چھوڑ دو اور اس کی حاجت کو پوری کرو۔ راوی کا بیان ہے: دوسرے دن حضرت کی خدمت میں پہنچا، اس وقت آپ اپنے اصحاب سے گفتگو میں مشغول تھے، جب مجھے دیکھا تو اپنی بات منقطع کر کے فرمایا: کسی بھائی کی حاجت کو پوری کرنے کے لئے کوشش کرو تو یہ میری نظر میں ہزار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور راہ خدا میں ہزار گھوڑے صدقہ دینے سے بہتر ہے۔(۳)

ابوالحسن موسی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہم سے ملحق نہیں ہو سکتا اسے چاہئے کہ ہمارے ان شیعوں سے ملحق ہو جو فقیر و نادار ہیں۔

۱۔ قصص الانبیاء ص ۱۵۴ ح ۱۶۶/ ۲۔ قضاء الحقوق ص ۱۸۹ ح ۲۸/ ۳۔ قضاء الحقوق ص ۱۹۴ ح ۴۳/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ نے بھی فرمایا: خداوند عالم کے ساتھ بندے کی نزدیک ترین حالت اس وقت ہوتی ہے جب وہ کسی مومن بھائی کے دل کو شاد کام کرتا ہے۔

نوادر راوندی: جعفر بن محمد (امام صادق علیہ السلام) نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کا ضامن ہوگا، خداوند عالم خود اس کی حاجت کا اس وقت ضامن نہیں ہوگا جب تک اپنے مسلمان بھائی کی حاجت وضرورت کو پوری نہ کرلے۔(۱)

امالی طوسی: رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کے ذریعہ خداوند عالم ایک مسلمان کے امور کی وسعت وکشادگی کا زینہ فراہم کرتا ہے، اس کی دنیا وآخرت کی سختیوں میں سہولت وآسائش کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔(۲)

عدۃ الداعی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو مومن اپنے مومن بھائی سے کسی چیز کی درخواست کرے اور اسے پورا کرنے پر قادر ہو پھر بھی نہ کرے تو خداوند عالم اس کی قبر میں دو بڑے سانپوں کو مسلط کردے گا جو اس کی انگلیوں کو ڈسیں گے۔(۳)

ایک دوسری روایت میں ہے: اس کی قبر میں اس کے انگوٹھے کو قیامت تک ڈسیں گے چاہے اسے بخش دیا جائے یا اس پر عذاب نازل ہو۔(۴)

کافی: مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے مفضل! جو تم سے کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اور اسی کے مطابق عمل کرو اور اپنے بھائیوں کو بھی اس سے باخبر کردو۔ میں نے عرض کی: مولا! میرے بھائی کون لوگ ہیں؟ فرمایا: جو اپنے بھائیوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کی رغبت رکھتے ہیں... پھر فرمایا: جو اپنے مومن بھائی کی ایک حاجت کو پورا کرے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کی ایک ہزار حاجتوں کو پورا کرے گا جن میں سب سے پہلی جنت ہے اور دوسری یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں، جاننے والوں اور بھائیوں کو (اگر ناصبی نہ ہوں) جنت میں لے جائے۔ اس کے بعد مفضل کی روش یہ تھی کہ اگر اپنے بھائیوں سے کوئی درخواست کرتے تو کہتے تھے کہ کیا اپنے

۱۔ نوادر راوندی ص ۸ ۲۔ امالی طوسی ج ۲ ص ۱۹۹؛ بحار ج ۷۴ ص ۳۶ ۳۔ عدۃ الداعی ص ۱۷۷

۴۔ کافی ج ۲ ص ۱۹۴ ح ۵؛ بحار ج ۷۴ ص ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

برادران بزگوار میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔(۱)

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مومن کی حاجت پوری کرنا، خدا کی راہ میں ہزار غلام اور ہزار گھوڑوں کو بار کرنے سے بہتر ہے۔(۲)

کافی: حضرت نے فرمایا: ایک مرد مومن کی حاجت کو پوری کرنا خدا کے نزدیک اس بیس حج سے بہتر ہے جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک لاکھ دینار یا درہم خرچ ہوتا ہے۔(۳)

کافی: اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقہ کرو اور نیکی کرنے والے بنو اس لئے کہ جنت کے ایک دروازے کا نام "معروف" ہے، صرف وہی اس میں داخل ہوگا جس نے دنیا میں نیکی کی ہوگی۔ بے شک جب کوئی بندہ اپنے مومن بھائی کی حاجتیں پوری کرنے کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو خداوند عالم دو فرشتوں کو اس پر معین کر دیتا ہے جن میں سے ایک داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوتا ہے اور وہ دونوں اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور خود اس کی حاجتیں پوری ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! جب کسی مومن کی حاجت پوری ہوتی ہے تو رسول اکرمؐ خود اس مومن سے زیادہ مسرور و خوشحال ہوتے ہیں۔(۴)

کافی: ابوعبیدہ حذاء سے مروی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں قدم اٹھاتا ہے تو خداوند عالم اسے پچھتر ہزار فرشتوں کے سایہ میں قرار دیتا ہے اور اس راہ میں ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ کو محو کرتا ہے اور اس کے درجات میں ایک درجہ کے اضافہ کر دیتا ہے اور جب وہ مسلمان بھائی کی حاجت پوری کر کے فارغ ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے حج و عمرہ کرنے والے کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔(۵)

کافی: صدقہ حلوانی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میں اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے قدم اٹھاؤں تو یہ میری نظر میں زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ہزار غلام کو آزاد کروں اور راہ خدا میں ہزار گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ کروں۔(۶)

۱۔ کافی ج۲ ص۱۹۲ ح۱/ ۲۔ کافی ج۲ ص۱۹۳ ح۳/ ۳۔ کافی ج۲ ص۱۹۳ ح۴/؛ بحار ج۷۴ ص۳۲۴
۴۔ کافی ج۲ ص۱۹۵ ح۱۰/ ۵۔ کافی ج۲ ص۱۹۷ ح۳/ ۶۔ کافی ج۲ ص۱۹۷ ح۴/

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص خداوند عالم کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے ہزار ہزار نیکی لکھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے رشتہ دار، پڑوسی، بھائی اور جاننے والے بھی بخش دیئے جاتے ہیں، اگر کسی نے دنیا میں اس کے ساتھ احسان کیا ہوگا تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں کر ہر اس شخص کو باہر لے آؤ جس نے تمہارے ساتھ دنیا میں نیکی کی ہے مگر یہ کہ وہ ناصبی (دشمن اہل بیت علیہم السلام) ہو۔(۱)

کافی: صفوان جمال سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اسی وقت اہل مکہ میں سے میمون نامی شخص آیا اور اس نے کرایہ نہ ہونے کی شکایت کی۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا: اٹھو اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں اٹھ کر اس کے ہمراہ روانہ ہوا، چنانچہ خداوند عالم نے اس کا کرایہ فراہم کر دیا۔ پھر میں امام کی مجلس میں واپس آیا، امام نے پوچھا: اپنے بھائی کے لئے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ قربان، مولا! خداوند عالم نے اسے حل کر دیا۔ حضرت نے آغاز ہی میں فرمایا: بے شک اگر تم اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو گے تو میرے نزدیک ایک ہفتہ میں سات طواف سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا: ایک شخص نے امام حسن بن علی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ضرورت پوری کرنے میں میری مدد کیجئے۔ حضرت نے یہ سنتے ہی اپنی جوتیاں پہنیں اور اس کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں امام حسین علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، امام حسن علیہ السلام نے اس شخص سے پوچھا: تم نے ابو عبداللہ سے مدد کی درخواست کیوں نہیں کی؟ اس نے کہا: میرے ماں باپ قربان ہوں، میں نے مدد کی درخواست کی تھی لیکن انہوں نے بتایا کہ وہ حالت اعتکاف میں ہیں۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اگر وہ تمہاری مدد کرتے تو یہ ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر تھا۔(۲)

بیان: اگر یہاں اعتراض ہو کہ امام حسین علیہ السلام نے اس کی ضرورت کو پورا کیوں نہیں کیا اور اس کی مدد کیوں نہیں کی تو اس کے کئی جوابات دیئے جا سکتے ہیں:

۱۔ ممکن ہے حضرت کے پاس اعتکاف کے علاوہ کوئی دوسرا شرعی عذر موجود ہو جسے آپ نے اس شخص سے

۱۔ کافی ج ۲ ص ۱۹۷ ح ۵؛ بحار ج ۷۴ ص ۳۳۳

۲۔ کافی ج ۲ ص ۱۹۸ ح ۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بیان نہیں کیا۔

۲۔ ممکن ہے اپنے اس عمل سے اپنے بھائی کے لئے اس فضیلت کے حصول کا زمینہ فراہم کیا ہو اور حصول فضیلت میں اپنے بھائی کو اپنے آپ پر مقدم کیا ہو۔

۳۔ ممکن ہے عربی متن میں فعل ''ذَکر'' مجہول ''ذُکر'' کی صورت میں پڑھا جائے یعنی آپ کے کسی خادم یا صحابی نے کہا ہو کہ آپ معتکف ہیں۔

کافی: ابوعمارہ سے مروی ہے کہ حماد بن ابوحنیفہ جب مجھے دیکھتا تو کہتا کہ اپنا واقعہ بیان کرو؛ میں نے بھی اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے روایت کی کہ عابد بنی اسرائیل جب بہت زیادہ عبادت کرتا تھا تو لوگوں کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرنے کے لئے جاتا تھا اور ان کی مصلحت کے لئے انتہائی تواضع وفروتنی کا مظاہرہ کرتا تھا۔(۱)

عبداللہ بن جندب کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی وصیت: اے فرزند جندب! جو شخص اپنے دینی بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اور حاجت پوری کرنے والا اس شخص کے مانند ہے جو جنگ بدر واحد میں خدا کے لئے اپنے ہی خون میں غلطاں ہوا ہے، خدا نے کسی امت کو عذاب میں مبتلا نہیں کیا سوائے اس امت کے جس نے اپنے ضرورت مند بھائیوں کے حق وحقوق کی رعایت نہیں کی۔(۲)

الاختصاص: امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے: وہ مومن نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے اور اس کی حاجت پوری کرنے سے اجتناب کرے، چاہے وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو، مگر یہ کہ خداوند عالم اسے ایسے شخص کی حاجت کو پورا کرنے میں مبتلا کر دیتا ہے جو اس کے حق میں گناہ کرے اور اس کا صلہ نہ دے۔(۳)

مسلمان بھائی کی حاجت کے سلسلہ میں کوشش کرنے کی فضیلت؛(۴)

مسلمان بھائی کی حاجت روائی سے اجتناب کرنے کی مذمت؛

الخصال: ابوہارون مکفوف کا بیان ہے: امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے خود ہی

۱۔ بحار ج ۷۴ ص ۳۳۶؛ ج ۱۴ ص ۵۰۸ ۲۔ بحار ج ۷۸ ص ۲۸ ۳۔ الاختصاص ص ۲۴۲؛ بحار ج ۷۵ ص ۱۷۲

۴۔ بحار ج ۸ ص ۳۶۲؛ ج ۱۴ ص ۳۶؛ ج ۳۲ ص ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

قسم کھائی ہے کہ کوئی بھی خائن اس کا پڑوسی نہیں ہوسکتا۔ میں نے عرض کی: مولا! خائن کون ہے؟ فرمایا: جو ایک مومن کو ایک درہم دینے سے دریغ کرے اور دنیا میں سے کوئی چیز اسے دینے سے اجتناب کرے۔ میں نے کہا: خدا کے غیظ وغضب سے خود اسی کی پناہ چاہتا ہوں۔ فرمایا: بے شک خداوند عالم نے قسم کھائی ہے کہ تین لوگوں کو جنت میں جگہ نہیں دے گا: خدا کی بات کر رد کرنے والے، پیشوائے ہدایت کی بات کو رد کرنے والے اور مومن کے حق کو روکنے والے کو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام سے عرض کی: کیا وہ اضافۂ مال کو اس کے حوالے کرسکتا ہے؟ فرمایا: اپنی جان وروح میں سے اسے دے سکتا ہے، اگر کوئی مسلمان اس کے سلسلہ میں اپنی جان سے دریغ کرے تو اس سے نہیں ہے اور شیطان کا شریک ہے۔ (۱)

صدوقؒ کا بیان ہے: اعطائے نفس وروح سے مراد یہ ہے کہ اس کی ضرورت کے وقت مدد کرتے ہوئے اپنی آبرو سے بھی دریغ نہ کرے۔ (۲)

ثواب الاعمال: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے اصحاب میں سے کسی سے اس کا مومن بھائی مدد کی درخواست کرے اور وہ اس سلسلہ میں اپنی پوری کوشش بروئے کار نہ لائے تو اس نے خدا و رسول اور مومنین سے خیانت کی ہے۔ ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: مومنین سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کے عہد سے لے کر آخری امام تک کے تمام مومنین۔ (۳)

قضاء الحقوق میں ہے: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ضرورت مند مومن، دولتمند کے پاس بھیجا گیا خداوند عالم کا فرستادہ ہے، اگر اس فرستادہ کی ضرورت پوری نہ ہو تو خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس دولتمند پر ایسے شیاطین کو مسلط کر دیتا ہے جو اسے ڈستے ہیں۔ میں نے عرض کی: اسے کیسے ڈستے ہیں؟ فرمایا: انہیں دنیا پرستوں کے اوپر چھوڑ دیتے ہیں، اس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس پر راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ رنج وغم میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس پر ایک شاعر کو مسلط کر دیتا ہے، اس کے شعر کو سنتا ہے، اس کو جو چاہتا ہے دے دیتا ہے لیکن اجر وثواب کا حامل نہیں ہوتا... یہ وہی شیاطین ہیں جو اسے ڈستے ہیں۔ (۴)

حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے رفاعہ بن موسیٰ سے فرمایا: اے رفاعہ! خدا کی قسم! وہ شخص حضرت

۱۔ خصال ص ۱۵۱ ح ۱۸۵/۱

۲۔ بحار ج ۷۵ ص ۱۷۳

۳۔ ثواب الاعمال ص ۲۹۷ ح ۲/۲؛ بحار ج ۷۵ ص ۱۷۵

۴۔ قضاء الحقوق ص ۱۸۴ ح ۱۵/۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حالت اعتکاف میں تھے اور خانۂ خدا کا طواف کر رہے تھے۔ تبھی ایک شیعہ نے ان کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی: اے فرزند رسول! میں مقروض ہوں، اگر آپ چاہیں تو اسے ادا کر دیں۔ حضرت نے فرمایا: اس گھر کے مالک کی قسم! میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اس نے عرض کی: اگر چاہیں تو میرے لئے اس سے مہلت لے لیں کیونکہ اس نے مجھے قید کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت طواف چھوڑ کر اس کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ میں نے عرض کی: اے فرزند رسول! کیا بھول گئے کہ آپ حالت اعتکاف میں ہے۔ فرمایا: ہرگز نہیں، لیکن میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مومن کی حاجت کو پوری کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جو نو ہزار سال میں ہر روز روزہ ہو اور ہر رات عبادت کے لئے اٹھے۔ (۱)

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنی ضرورت کو بیان کرتا ہے اس نے اپنے چہرے کا وقار تمہارے سامنے کھو دیا ہے لہذا تم اس کی حاجت کو پوری کر کے اس کا احترام و اکرام کرو۔ (۲)

نابینا کی حاجت روائی کا اجر و ثواب: (۳)

امالی صدوق: خبر مناہی میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جو شخص کسی نابینا کی ایک دنیاوی حاجت کو پورا کرے اور اس کو پورا کرنے کے لئے روانہ ہوتا کہ خدا اسے پورا کرے تو خداوند عالم اس کے لئے نفاق سے آزادی اور دوزخ سے برائت کا پروانہ عطا کرتا ہے اور دنیا میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے اور واپس آنے تک ہمیشہ رحمت الٰہی کے سایہ میں رہتا ہے۔ (۴)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جس کی حاجتیں زیادہ اور سخت ہوں، وہ منگل کے دن اس کی طلب میں کھڑا ہو اس لئے کہ منگل ہی کے دن خداوند عالم نے لوہے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں نرم کیا تھا۔ (۵)

طلب حاجت کے لئے دعا و نماز اور اذکار:

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ وہ جمعرات کے دن صبح کے وقت اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو، گھر سے باہر نکلتے وقت سورۂ آل عمران کی آخری آیات، آیت

۱۔ بحار ج ۹۷ ص ۱۲۹؛ عدۃ الداعی ص ۱۷۹ ۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۹۶ ۳۔ بحار ج ۷۴ ص ۳۶۸

۴۔ امالی صدوق ص ۳۵۱؛ بحار ج ۷۴ ص ۳۸۸ ۵۔ کافی ج ۸ ص ۱۴۳ ح ۱۰۹؛ بحار ج ۱۴ ص ۳۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

الکرسی، سورۂ ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' اورام الکتاب کی قرائت کرے کیونکہ ان میں دنیاوآخرت کی حاجتیں پوری ہونے کاراز پوشیدہ ہے۔(۱)

روز جمعہ نماز حاجت کاباب؛(۲)

نماز حاجت اورنماز حاجات کے اذکار پر مشتمل؛(۳)

مروی ہے کہ جس شخص کی ضرورت شدید ہو، وہ نماز ورکوع کے بغیر سجدہ میں جائے اور سات مرتبہ کہے: ''یا ارحم الراحمین'' پھر خدا سے اپنی حاجت بیان کرے۔امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جوشخص بھی سات مرتبہ اس ذکر کواپنی زبان سے جاری کرتا ہے تو خداوندعالم فرماتا ہے: ہاں، میں ارحم الراحمین ہوں، اپنی حاجت بیان کرو۔(۴)

حاجت پوری ہونے کی دعائیں؛(۵)

آداب طلب حاجت؛(۶)

دعوات راوندی: جب طلب حاجت کے لئے نکلنے کاارادہ ہوتو نمک کے ساتھ تھوڑی سی روٹی کھاؤ، اس سے باوقار رہوگے اور بہتر طریقہ سے حاجت پوری ہوگی؛ اگر کوئی ضرورت اور حاجت ہوتو اس کی تلاش میں بہتر طریقہ سے اور مصمم ارادہ سے نکلواوراس سے پیچھانہ چھڑاؤ۔(۷)

قرب الاسناد: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک جنگ کے لئے روانہ کیا، پھران کوایک ضرورت پیش آئی، آنحضرت نے اس کے لئے مقداد بن اسود کو روانہ کیااوران سے فرمایا: اپنے پیچھے اور داہنے بائیں توجہ نہ کرو بلکہ اسے یقینی اور قطعی سمجھواور پھر مقصد کے لئے جاؤاور کہو: رسول خداؐ نے تم سے ایسا ایسا کہا ہے۔(۸)

رجال کشی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنے پروردگار سے میری ایک حاجت تھی، ہجیر (رات کاوہ وقت جس میں سفر کرنا ناممکن ہے) کے وقت مسجد پہنچا، میں مستقل اسی طرح کرتا رہا یہاں تک کہ

۱۔ بحارج ۷۶ص ۱۷۰ ۲۔ بحارج ۹۰ص ۲۸ ۳۔ بحارج ۹۱ص ۳۴۔۳۷۸

۴۔ بحارج ۹۳ص ۲۳۴ ۵۔ بحارج ۹۵ص ۱۵۴ ۶۔ بحارج ۷۶ص ۳۲۵

۷۔ دعوات راوندی ص ۱۴۰ ح ۴۵۱ ۸۔ بحارج ۷۶ص ۳۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

میری حاجت پوری ہوگئی۔(۱)

حضرت سے یہ بھی مروی ہے: جو شخص کسی ضرورت و حاجت کے تحت گھر سے باہر جانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے اوپر گلاب ملے، ایسی صورت میں اس کی حاجت پوری ہوجائے گی اور اسے ذلت وخواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔(۲)

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو خداوند عالم سے کوئی حاجت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہمیں دیکھے اور ہماری منزلت کو پہچانے تو اسے چاہئے کہ تین رات غسل کرے اور ہم سے مناجات کرے تو وہ ہمیں ضرور دیکھے گا۔(۳)

دعوات راوندی: سماعہ بن مہران سے منقول ہے کہ ابوالحسن علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جب کوئی حاجت ہو تو کہو: ''اللھم انی اسئلك بحق محمد و علی فان لھما عندك شانا من الشان و قدرا من القدر فبحق ذلك الشان و بحق ذلك القدر ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تفعل بی کذا و کذا''۔

اس لئے کہ قیامت میں کوئی فرشتہ مقرب، رسول مرسل اور بندہ مومن نہیں مگر یہ کہ وہ اس دن محمد وآل محمد علیہم السلام کا محتاج نہ ہو۔(۴)

حاجات پوری ہونے کے لئے ائمہ طاہرین علیہم السلام کی بارگاہ میں رقعہ لکھنے پر مشتمل باب؛ اور ان سے توسل و درخواست شفاعت کرنا؛(۵)

حور

حورالعین کی تخلیق؛

حورالعین کے متعلق؛(۶)

مجمع البحرین میں ہے: حدیث میں ہے کہ حورالعین جنت کی نورانی مٹی سے خلق کی گئی ہیں اور ان کی

۱۔ رجال کشی ص ۲۳۱ نمبر ۴۱۸؛ بحار ج ۴۷ ص ۱۸۰ ۲۔ بحار ج ۷۶ ص ۱۴۴ ۳۔ بحار ج ۲۶ ص ۲۵۶

۴۔ دعوات راوندی ص ۵۱ ح ۱۲۷؛ بحار ج ۴۷ ص ۳۷ ۵۔ بحار ج ۱۰۲ ص ۲۳؛ ج ۳۴ ص ۲۹ ۶۔ بحار ج ۸ ص ۱۶۔۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پنڈلیاں حلہ کے سات پردوں کی پشت سے بھی ظاہر ہوں گی۔(۱)

حواریوں پر مشتمل باب اوران کے اس نام کی وجہ تسمیہ؛(۲)

علل اشرائع وعیون اخبار الرضا: حسن بن فضال سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی: حواریوں کو حواری کیوں کہا گیا؟ فرمایا: لوگوں کے نزدیک وہ حواریون کے نام سے موسوم ہوئے اس لئے لباس دھلتے تھے اور لباس کی گندگیوں کو صاف کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ یہ ایسا نام ہے جو "خبز حوار" سے ماخوذ ہے۔ ہمارے نزدیک اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذات میں مخلص تھے اور اپنی نصیحت کے ذریعہ دوسروں کو گناہ کی آلودگی سے پاک کرتے تھے۔(۳)

حواریوں ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخصوص اصحاب تھے۔ شیخ بہائیؒ نے ان کی وجہ تسمیہ کے سلسلہ میں بہت سے وجوہات کا تذکرہ کیا ہے۔(۴)

شیعہ حواری ائمہ طاہرین علیہم السلام؛

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ان کے خالص پیروکار تھے اور ہمارے شیعہ ہمارے حواری شمار ہوتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری، ہمارے حواریوں سے زیادہ مطیع وفرمانبردار نہیں تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: خدا کی راہ میں میرے انصار کون لوگ ہیں؟ حواریوں نے کہا: خدا کے انصار ہم ہیں۔ نہیں، خدا کی قسم! انہوں نے یہودیوں کے مقابلہ میں ان کی مدد نہیں کی اور ان کی وجہ سے ان سے جنگ نہیں کی اور تلوار نہیں اٹھائی حالانکہ ہمارے شیعہ خدا کی قسم! جب سے خداوند عالم نے اپنے رسول کی جان قبض کی اس وقت سے وہ ہماری نصرت کررہے ہیں، ہماری خاطر جنگ کررہے ہیں، جلائے جارہے ہیں، عذاب برداشت کررہے ہیں اور شہروں میں دربدر اور جلا وطن ہورہے ہیں؛ خداوند عالم ہماری طرف سے ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔(۵)

عیون اخبار الرضا والاحتجاج: حضرت امام رضا علیہ السلام اور جاثلیق کے درمیان ہونے والی گفتگو میں ہے:

۱۔ مجمع البحرین ج۳ ص۲۷۸ ۲۔ بحار ج۱۴ ص۲۷۲

۳۔ علل الشرائع ص۸۰؛ عیون اخبار الرضا ج۲ ص۷۹ ح۱۰/ ۴۔ بحار ج۳۷ ص۱۱

کافی ج۸ ص۲۶۸ ح۳۹۶/؛ بحار ج۱۴ ص۲۷۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

جاثلیق نے سوال کیا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور علمائے انجیل کتنے تھے؟ امام نے فرمایا: وہ بارہ افراد تھے جن میں سب سے زیادہ فاضل و عالم "الوفا" تھے۔(۱)

درمنثور: رسول خداؐ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا: اے گروہ حواری! الصلاۃ جامعہ، حواری ہیئت عبادت سے خارج ہوئے اور بھوکے پیٹ کے ساتھ گریہ کناں باہر آئے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام انہیں ایک صحرا میں لے گئے اور ایک پتھر پر کھڑے ہو کر سب سے پہلے خدا کی حمد و ثنا کی پھر آیات و حکمت کو ان کے سامنے پڑھا اور فرمایا: اے گروہ حواری! جو کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو... تفصیلی روایت لفظ "خصل" کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔(۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری رزیب بن ثملا کا واقعہ؛ جنہوں نے عمر کے زمانہ میں اپنے آپ کو کوہ حلوان سے آشکار کیا اور ان قبیح صفات سے باخبر کیا جو امت محمدیؐ میں ظاہر ہوئے ہیں اور جن سے لوگوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے حواری؛

مؤلف: رجال کشی میں اپنی سند سے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے: حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن منادی آواز دے گا: محمد بن عبداللہ یعنی رسول خداؐ کے حواری کہاں ہیں؟ وہی جنہوں نے اپنا عہد و پیمان نہیں توڑا اور اپنے عہد پر باقی رہ کر اس دنیا سے چلے گئے؟ اس وقت سلمان، مقداد اور ابوذر غفاری کھڑے ہوں گے۔ پھر منادی آواز دے گا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام یعنی وصی رسول کے حواری کہاں ہیں؟ اس وقت عمرو بن حمق خزاعی، حمد بن ابی بکر، میثم بن یحییٰ تمار، اور اویس قرنی کھڑے ہوں گے۔ پھر منادی آواز دے گا: حسن بن علی علیہ السلام یعنی فرزند فاطمہ بنت رسول کے حواری کہاں ہیں؟ اس وقت سفیان بن لیلیٰ ہمدانی اور حذیفہ بن اسد غفاری کھڑے ہوں گے۔

پھر منادی آواز دے گا: حسین بن علی علیہ السلام کے حواری کہاں ہیں؟ اس وقت وہ سبھی شہداء کھڑے ہوں گے جو حضرت کی رکاب میں شہید ہوئے تھے۔ پھر منادی آواز دے گا: علی بن الحسین علیہ السلام کے حواری کہاں ہیں؟ اس

۱۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۷۹؛ ج ۱۰۱ ص ۳۰۳؛ عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۱۵۸؛ الاحتجاج ص ۴۱۸

۲۔ درمنثور ج ۵ ص ۳۵۶؛ بحار ج ۵۸ ص ۲۰۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وقت جبیر بن معظم، یحییٰ بن ام طویل ابو خالد کابلی اور سعید بن مسیّب قیام کریں گے۔ پھر آواز آئے گی: محمد بن علی اور جعفر بن محمد علیہما السلام کے حواری کہاں ہیں؟ اس وقت عبداللہ بن شریک عامری، زرارہ بن اعین، برید بن معاویہ عجلی، محمد بن مسلم، ابوبصیر، لیث بن بختری مرادی، عبداللہ بن ابی یعفور، عامر بن عبداللہ بن جذاعہ، حجر بن زائدہ اور حمران بن اعین کھڑے ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے ائمہ طاہرین علیہم السلام کا نام لے کر آواز دی جائے گی اور ان کے قریبی اصحاب وانصار کھڑے ہوں گے۔(۱)

حائر حسینی؛

خلفائے ظلم وجور کی طرف سے حائر شریف (کربلا) پر ڈھائے گئے مصائب اور رونما ہونے والے واقعات؛(۲)

کافی: ابوالحسن امام ہادی علیہ السلام نے بیماری کی حالت میں ایک شخص کو کربلا بھیجا تا کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے۔(۳)

باب حائر اور اس کی فضیلت؛ کربلا اور اس میں اقامت کی فضیلت؛(۴)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''کربل'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

حائر حسینی کے حدود؛

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: علماء نے حائر کے حدود کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے؛ بعض کہتے ہیں کہ جہاں تک صحن کی دیواریں ہیں؛ اس تعریف کے مطابق ہر طرف کے صحن، قبۂ منورہ سے متصل عمارتیں اور اس کی پشت پر موجود مسجد وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ بعض دوسروں کو کہنا ہے کہ صرف قبۂ شریف حائر کو شامل ہے۔ بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ قبہ کے ساتھ ساتھ مسجد، مقتل، خزانہ وغیرہ جیسی تمام عمارتوں کو حائر کہا جائے گا۔ لیکن پہلا قول زیادہ واضح اور ظاہر ہے؛ اس لئے کہ یہ صورت اور توصیف اہل مشہد کے درمیان زیادہ شہرت یافتہ ہے اور انہوں نے اسے سابقہ علماء سے حاصل کیا ہے۔ پہلے قول کی بہتری پر دوسری دلیل، اکثر علماء کے اقوال ہیں۔ ابن ادریس ''السرائر'' میں لکھتے ہیں: حائر سے مراد وہ جگہیں ہیں جس کے اطراف میں مسجد اور

۱۔ رجال کشی ص ۹ نمبر ۲۰ ۲۔ بحار ج ۴۵ ص ۳۹۰۔۴۰۹ ۳۔ کافی ج ۴ ص ۵۶۷ ح ۳؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۲۴

۴۔ بحار ج ۱۰۱ ص ۱۰۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مشہد کی دیواریں موجود ہوں۔ وہ آگے لکھتے ہیں: اس لئے کہ وہاں حقیقی حائر ہے کیونکہ لسان العرب میں حائر اس مطمئن موضع کو کہا جاتا ہے جس میں پانی واپس آتا ہے۔ شہید الذکریٰ میں لکھتے ہیں یہیں تھا اس لئے کہ متوکل ملعون نے حکم دیا کہ قبر حسین علیہ السلام کو پانی سے بہا دیا جائے لیکن پانی واپس آ گیا اور وہاں تک نہیں پہنچا۔ علامہ مجلسیؒ اپنے استاد شولستانی کی بات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: صحن کے حجروں کو حائر کی تعریف میں شامل کرنا قابل اشکال ہے؛ واللہ اعلم۔

علامہ مجلسیؒ نے بحار ج ۸۹ ص ۸۹ پر تفصیلی بات لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: ظاہر یہ ہے کہ صحن قدیم کے مجموعہ کو حائر کہا جائے گا سوائے ان عمارتوں کے جو عہد صفوی میں بنائی گئی ہے، قبلہ کی تمام جہتیں اور حجرے اس میں شامل ہوں گے اور حجروں کے علاوہ تینوں طرف کے نیچے کی تمام جگہیں حائر میں داخل ہوں گے۔

حوش

ابن حواش؛

ابن حواش.. وہ یہودی دانشور ہے جو شام سے مدینہ آیا تاکہ رسول اکرمؐ سے ملاقات کر سکے۔

کمال الدین: ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول خداؐ نے غزوۂ بنی قریظہ میں کعب بن اسد کو بلایا تاکہ اس کی گردن اڑائیں۔ اسے لایا گیا، آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اے کعب! کیا شام سے آنے والے دانشور ابن حواش کی سفارش تمہارے لئے کافی نہیں تھی جس نے کہا: شراب و نان کو شام میں چھوڑ دیا اور مبعوث ہونے والے رسول کی خاطر صرف ایک مشت خرما کے ساتھ آیا؟ وہ عنقریب مبعوث کئے جائیں گے، مکہ میں طلوع ہوں گے، یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے، دشمنوں کے قاتل ہیں اور تھوڑی روٹی اور کچھ خرموں پر اکتفا کریں گے، برہنہ گدھے پر سوار ہوں گے، ان کی آنکھوں میں سرخی اور دونوں بازوؤں کے درمیان نبوت کی مہر ہوگی، وہ اپنی تلوار کو حمائل کئے ہوں گے، ان کو کسی کی پرواہ نہیں، ان کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کسی کے پیروں اور جوتوں کی رسائی نہیں ہوئی ہوگی؟ کعب نے کہا: اے محمد! ایسا ہے، اگر یہودیوں کی مذمت کا خوف نہ ہوتا تو میں آپ پر ایمان لے آتا اور آپ کی تصدیق کرتا لیکن میں دین یہود پر ہوں، اسی کے مطابق زندگی گزاروں گا اور اسی پر مر جاؤں گا۔ رسول خداؐ نے فرمایا: اسے لے آؤ اور اس کی گردن اڑا

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نہیں دیتا، مگر وہیں جہاں میں کھڑا تھا، جہاں میں اور حضرت کھڑے تھے وہاں ایک جزیرہ کی طرح تھا، اسی وقت میری نظر ایک نہر پر پڑی جس کے ایک طرف سے آب زلال جاری تھا جو برف سے زیادہ سفید تھا، دوسری طرف برف سے زیادہ سفید دودھ جاری تھا، اس نہر کے وسط میں یاقوت سے بھی زیادہ خوبصورت شراب جاری تھی میں نے دودھ اور پانی سے بنائے گئے اس سے خوبصورت شراب کو نہیں دیکھا تھا۔ میں نے عرض کی: قربان جاؤں، یہ نہر کہاں سے جاری ہے اور اس کا سرچشمہ کہاں ہے؟ فرمایا: یہ وہ چشمے ہیں جن کی توصیف خداوند عالم نے قرآن کریم میں ''جنت کی نہریں'' کی تعبیر کے ذریعہ کی ہے، اس نہر میں پانی کا چشمہ، دودھ کا چشمہ اور شراب کا چشمہ جاری ہے۔

اس نہر کے اطراف میں سرسبز و شاداب درخت ہیں، جن کی شاخوں پر جنت کی حوروں نے خود کو لٹکا رکھا ہے، ان کے سر کے گیسو اور بال اتنے خوبصورت اور دلربا تھے کہ میں نے پوری زندگی ایسی لطافت و خوبصورتی نہیں دیکھی تھی۔ ان حوروں کے ہاتھوں میں ایسے پیالے تھے جن سے زیادہ خوبصورت پیالے میں نے نہیں دیکھے تھے، وہ دنیا کے ظروف سے الگ تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت ایک حوریہ کے نزدیک ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی جانب اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ حوریہ پانی لینے کے لئے خم ہوئی، درخت بھی اس کے ساتھ خم ہوا۔ حوریہ نے ظرف کو نہر میں ڈالا، اسے پانی سے بھرا اور حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے اسے نوش کیا اور واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ تھوڑا پانی اسے بھی دو۔ وہ حوریہ پانی لینے کے لئے دوبارہ خم ہوئی، درخت بھی اس کے ساتھ خم ہوا، پھر اس نے پانی بھر کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت نے اسے مجھے دیا اور میں نے اسے نوش کرلیا۔ خدا کی قسم! ایسی لذیذ اور خوشگوار شربت میں نے نہیں پی تھی اس پانی کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح فرحت بخش اور دل انگیز تھی، جب میں نے اسے دیکھا تو اس میں تین رنگ تھے۔ میں نے عرض کی: آقا! میں نے آج سے پہلے ایسی چیز نہیں دیکھی تھی، میرے وہم و گمان میں بھی ایسا امر نہیں تھا۔ حضرت نے فرمایا: یہ وہ معمولی ترین چیز ہے جسے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کے لئے مقدر فرمایا ہے، جب مومن کی وفات ہوتی ہے تو اس کی جان اس نہر کی طرف راغب ہوتی ہے اور اس کے اطراف میں موجود باغ میں سیر کرتی ہے اور اس کے شراب سے بہرہ مند ہوتی ہے۔ جب ہمارا دشمن مرتا ہے تو اس کی روح وادی برہوت میں جاتی ہے اور اس

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے اور اس کا گندہ پانی پیتا ہے، لہذا اس وادی سے خدا کی پناہ طلب کرو۔(۱)

رسول اکرمؐ کی ایک حدیث میں ہے: میں تم لوگوں سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گا۔(۲)

اس بات پر مشتمل باب کہ حضرت علی علیہ السلام ساقی حوض اور حامل پرچم ہیں۔(۳)

حوط

شبہات میں توقف اور دین میں احتیاط پر مشتمل باب؛

امالی طوسی: امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے کمیل بن زیاد سے فرمایا: اے کمیل! تمہارا بھائی، تمہارا دین ہے لہذا جتنا ہو سکے اپنے دین کے سلسلہ میں احتیاط کرو۔(۴)

التہذیب: عبداللہ بن وضاح سے منقول ہے: میں نے عبد صالح (امام کاظم علیہ السلام) کو خط میں لکھا: اکثر موقعوں پر چاند چھپ جاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے، سورج ہم سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور سرخی بھی پہاڑوں کی بلندی پر ہوتی ہے، اس وقت موذن اذان کہتے ہیں؛ کیا ہم نماز پڑھیں اور روزہ رکھنے کی صورت میں افطار کر لیں؟ حضرت نے جواب میں لکھا: سرخی زائل ہونے تک انتظار کرو اور اپنے دین میں احتیاط سے کام لو۔(۵)

امام صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا: خبردار، اپنی رائے کے مطابق عمل نہ کرنا، جس چیز میں کشادگی ہو اس میں احتیاط سے کام لو اور فتویٰ دینے میں ایسے فرار کرو جیسے شیر سے بھاگتے ہو اور اپنی گردن کو لوگوں کے گزرنے کا پل قرار نہ دو۔

بنی نضیر میں سے ایک شخص مخیریق تھا جو قبیلہ اسلم کے یہودیوں کا عالم دین تھا، اس نے رسول خدا کے ہمراہ جنگ کی اور احد میں مارا گیا، اس نے اپنے اموال کے سلسلہ میں وصیت کی کہ آنحضرت کو دے دیا جائے اور یہ اس کے ساتھ باغوں میثب، صافیہ، حسنی، برقہ عواف، کلام اور مشربہ ام ابراہیم میں سے ایک ہے۔(۶)

۱۔ الاختصاص ص ۳۲۱؛ بصائر ص ۴۲۳ ح ۳؛ بحار ج ۲۵ ص ۳۸

۲۔ بحار ج ۲۸ ص ۱۷، ۲۶

۳۔ بحار ج ۳۹ ص ۲

۴۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۰۹

۵۔ تہذیب ج ۲ ص ۲۵۹ ح ۶۸

۶۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۸؛ ج ۲۰ ص ۱۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یہ وہی باغ ہیں جن کے بارے میں حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے وصیت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر علی علیہ السلام دنیا سے چلے جائیں تو حسن کو دیا جائے اور حسن کی وفات کے بعد حسین علیہ السلام کو دیا جائے اور پھر ان کے سب سے بڑے فرزند کو۔(۱)

کافی: محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے ابوالحسن چانی (امام رضا علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے ان سات باغوں کے بارے میں سوال کیا تو حضرت فاطمہ علیہا السلام کے لئے رسول خداؐ کی میراث تھے۔ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں، وہ میراث نہیں بلکہ وقف تھے، آنحضرت اس کے ذریعہ مہمانوں کی پذیرائی اور اتفاقی پیش آنے والے خرچوں کو اس سے پورا کرتے تھے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد عباس نے اس سلسلہ میں فاطمہ علیہا السلام سے اختلاف کیا، حضرت علی علیہ السلام وغیرہ نے گواہی دی کہ وہ جناب فاطمہ علیہا السلام کے لئے وقف ہیں اور وہ سات باغ یہ ہیں: دلال، عواف، حسنی، صافیہ، مشربہ ام ابراہیم، میثب اور برقہ۔(۲)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک ٹیڑھی دیوار کے نیچے بیٹھ کر لوگوں کے درمیان قضاوت اور فیصلے کر رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا: یہاں نہ بیٹھئے اس لئے کہ یہ دیوار ٹوٹی ہوئی ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: انسان کا نگہبان اس کی موت کا وقت ہے... چنانچہ جب آپ کھڑے ہوئے تو وہ دیوار گر گئی۔ پھر امام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام ایسے کام انجام دیتے تھے اور یہ ان کے یقین میں سے ہے۔(۳)

حوك

حوک... تلسی کو کہتے ہیں جس کا تذکرہ لفظ ''بذرج'' کے ذیل میں کیا گیا۔(۴)

بُنائی بہترین کام اور شغل تھا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام کا تمسخر کیا اور آپ نے بھی ان کو بددعا دی کہ خداوند عالم ان کے کام کو لوگوں کے درمیان ننگ و عار قرار دے اور تاجروں کے لئے دعا فرمائی

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۵ ۲۔ کافی ج ۷ ص ۴۷ ح ۱/۱؛ بحار ج ۴۳ ص ۲۳۶

۳۔ کافی ج ۲ ص ۵۸ ح ۵/۱؛ بحار ج ۷۰ ص ۱۴۹ ۴۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کہ خدا ان کے کاموں میں برکت دے اور لوگوں کو ان کا ضرورت مند قرار دے۔

شرح نہج البلاغہ ابن میثم: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: چالیس معلم کی عقل ایک بننے والے کی عقل کے برابر ہے اور بننے والے کی عقل، عورتوں کی فکر کی برابری کرتی ہے اور عورت کے پاس عقل نہیں ہوتی۔ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ معلموں اور بننے والوں سے مشورہ نہ کرو اس لئے کہ خداوند عالم نے ان کی عقل سلب کر لی ہے۔ مروی ہے کہ رسول خداؐ نے بنی نجار کے ایک بننے والے کو الجھے ہوئے کچھ دھاگے دیئے تا کہ ان کے لئے ایک پارچہ بنے۔ آنحضرت مستقل اس کی دوکان پر جاتے اور دوکان کے قریب کھڑے ہو کر فرماتے: میرا کپڑا مجھے واپس کرو تا کہ میں اسے پہن کر لوگوں کے درمیان آرائش کر سکوں۔ وہ بننے والا ہمیشہ آج اور کل پر ٹالتا رہا یہاں تک کہ آنحضرت کی وفات ہوگئی۔ (۱)

جعفر بن محمد قمی نے کتاب ''**الامام المامؤم**'' میں صادق آل محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: بننے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو، چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہو؛ حجام کے پیچھے نماز نہ پڑھو چاہے وہ زاہد ہی کیوں نہ ہو؛ دباغ (جانوروں کی اوجھڑی صاف کرنے والے) کو نماز میں اپنا امام قرار نہ دو چاہے وہ عابد ہی کیوں نہ ہو۔ (۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حول

کمال الدین: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: چار لوگ اپنی حیات و موت کے زمانہ میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں: برید عجلی، زرارہ بن اعین، محمد بن مسلم اور احول۔ یہ میرے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب ہیں چاہے زندہ ہوں یا مر چکے ہوں۔ (۳)

مؤلف: لفظ ''حمد'' کے ذیل میں محمد بن نعمان سے مربوط مطالب پیش کئے گئے۔

آیۂ مبارکہ ﴿یَحُولُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ﴾ (۴) کی تفسیر؛ (۵)

۱۔ شرح نہج البلاغہ ج۱ ص۳۲۴

۲۔ بحار ج۱۰۳ ص۷۹

۳۔ کمال الدین ص۶۷؛ بحار ج۴۷ ص۳۴۰

۴۔ انفال/۲۴؛ ''خدا انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے''۔

۵۔ بحار ج۵ ص۲۰۵، ۳۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حوقلہ: ''لا حول عن معاصی اللہ الا بعصمۃ اللہ و لا قوۃ لنا علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ'' کا معنی ومفہوم؛

حولاء عطارہ (عطرفروش) کا واقعہ جس نے رسول اکرمؐ سے اپنے شوہر کی شکایت؛ یہ واقعہ لفظ ''جمع'' کے ذیل میں بیان کیا گیا۔(۱)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: زینب عطار عطر بیچنے کے لئے رسول اکرمؐ ازواج اور بیٹیوں کے پاس آئی، اسی وقت آنحضرت گھر میں داخل ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا: تم جب بھی ہمارے گھر آتی ہو ہمارا گھر خوشبوؤں سے معطر ہو جاتا ہے۔ زینب نے عرض کی: اے رسول خداؐ! آپ کا گھر خود ہی معطر اور خوشبودار ہے۔ حضرت نے فرمایا: جب کچھ فروخت کرو تو اچھا فروخت کرو اور اس میں دوسری چیز نہ ملاؤ، اس طرح تمہاری دولت پاکیزہ ہوگی اور زیادہ دنوں تک باقی رہے گی۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

حوا

جناب حوا علیہا السلام کی تخلیق؛

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو کی آخری مٹی سے خلق کی گئی ہیں۔ مروی ہے کہ حضرت سے ان کی خلقت کی تکذیب کی گئی ہے بلکہ وہ آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی سے خلق کی گئی ہیں؛ اصحاب ارثماطین نے بھی اس سلسلہ میں تحقیق کی ہے۔(۳)

اس بات کا بیان کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے آخری ایام میں ابلیس نے جناب حوا علیہا السلام کے ساتھ مکر وفریب کیا چنانچہ ان کے پاس رکھے ہوئے انگور کے خوشہ سے انگور لے کر اسے چبایا لیکن حضرت حوا علیہا السلام نے اسے منھ سے باہر نکال دیا؛ اسی لئے انگور کا عصارہ (نچوڑ) حرام قرار دے دیا گیا۔ شیطان نے کچھ خرمے بھی چبائے تھے۔(۴)

مؤلف: لفظ آدم کے ذیل میں اس موضوع سے مربوط مطالب بیان کئے گئے۔

۱۔ بحار ج ۲۲ ص ۱۳۴ ۲۔ کافی ج ۵ ص ۱۵۱ ح ۵؛ بحار ج ۲۲ ص ۱۳۴ ۳۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۱۶

۴۔ بحار ج ۱۱ ص ۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حیر

رسول خداؐ کی وفات کے بعد لوگوں کی حیرانی وسرگرانی اور غصب خلافت سے مربوط باب؛

مؤلف: حائر سے مربوط مطالب لفظ ''حور'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

حیض

غسل حیض، استحاضہ اور نفاس پر مشتمل باب؛(۱)

سورۂ بقرہ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ الْمَحِيضِ﴾(۲) اور اس کی تفسیر؛(۳)

مؤلف: مجمع البحرین میں ہے کہ آیۂ مبارکہ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾(۴) کے ذیل میں کہا گیا ہے کہ محیض (مجیء اور مبیت کی طرح) اسم زمان و مکان ہے؛ بنابریں محیض اول مصدر ہے کچھ اور نہیں؛ اس لئے کہ ﴿هُوَ أَذًى﴾ کی ضمیر اس کی طرف پلٹ رہی ہے اور یہ خبیث شئی (خون) کے معنی میں ہے۔ اور دوسرا محیض مصدریت کے اوپر حمل کیا جائے گا اس طرح کہ اس میں مضاف پوشیدہ ہے اور مدت محیض کے معنی پر حمل کیا جائے گا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے کہ اسم زمان و مکان ہو ایسی صورت میں تقدیر مضاف کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ حیض: خون کا جمع ہونا ہے اور حوض کو بھی اس لئے حوض کہا جاتا ہے کہ اس میں پانی جمع ہوتا ہے۔ حائضت المراۃ اس عورت کے بارے میں بولا جاتا ہے جس سے معین دنوں میں خون جاری ہوتا ہے۔(۵)

لفظ ''حجب'' کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر مہینہ عورتوں کو خون کیوں آتا ہے نیز لفظ ''نساء'' اس موضوع سے مربوط مزید مطالب بیان کئے جائیں گے۔(۶)

حائض کے پاک ہونے کی دعا؛(۷)

۱۔ بحار ج۸۱ ص۷۴

۲۔ بقرہ/۲۲۲؛ ''اور اے رسول! یہ لوگ تم سے ایام حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں''۔

۳۔ بحار ج۸۱ ص۷۴

۴۔ بقرہ/۲۲۲ ''اور اے رسول! یہ لوگ تم سے ایام حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دو کہ حیض ایک اذیت اور تکلیف ہے لہذا اس زمانے میں عورتوں سے الگ رہو''۔

۵۔ مجمع البحرین ج۴ ص۲۰۱

۶۔ بحار ج۸۱ ص۸۲

۷۔ بحار ج۷۴ ص۳۷۰: یہ ایسی دعا ہے جسے حائض پڑھتی ہے اور پاک ہو جاتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حیل

ہیکل پر ارجعانوس کا حیلہ؛

اس حیلہ وفریب کا بیان جسے ارجعانوس نے اور شلیم کے قدیم ہیکل میں بازسازی کے وقت استعمال کیا؛ اس کا واقعہ یہ ہے: وہ ایک صحرا سے گزر رہا تھا، اس نے ایک کبوتر کے بچہ کو دیکھا اور محسوس کیا کہ پرندہ مہربان ہے، وہ بچہ غمناک انداز میں فریاد کرتا تھا تو معلوم ہوتا کہ وہ کبوتر کی آواز نہیں ہے، دوسرے کبوتر اس کے پاس زیتون کے دانے لاتے اور اس کے پاس ڈال دیتے تھے، وہ ان میں سے کچھ کھاتا اور کچھ ضرورت سے زیادہ کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہ گانے بجانے والا (ارجعانوس) وہیں کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا کہ اس کی آواز دوسرے برندوں کے برخلاف غم انگیز اور مہر آور ہے، وہ دوسرے پرندوں کو بھی اپنی نصرت کے لئے جذب کر لیتا ہے، وہ اس کے لئے خوراک لاتے ہیں؛ اسی لئے اس نے ایک بجانے کا آلہ بنایا جس سے ہوا کے سامنے وہی آواز نکلتی تھی، پھر اسے آزمایا چنانچہ کبوتروں کو اپنی طرف جذب کیا اور وہ اس کے لئے زیتون لے آنے لگے۔ یہ پرندے یہ سوچتے تھے کہ یہ آواز ان کے ہم جنس پرندے کی ہے، اس نے کبوتر کی شکل کا ایک پرندہ بنایا اور ہیکل کے اوپر نصب کر دیا، جب ہوا چلتی تو اس سے وہی آواز نکلتی تھی، کبوتر جمع ہوتے اور اس کے لئے زیتون لاتے اور گنبد کے پاس ڈال دیتے تھے، یہ گنبد ہر روز زیتون سے بھر جاتا تھا اور لوگ سوچتے کہ یہ یہاں مدفون شخص کی کرامتوں میں سے ہے۔ (۱)

ایک مرد اسرائیلی کی بیوی کا واقعہ؛ جس نے ایک دوست بنالیا تھا اور اس کا شوہر اس سے بدگمان ہو گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ قسم کھاؤ کہ میرے علاوہ کسی مرد کو نہیں پہچانتی۔ اس عورت نے قبول کر لیا اور دونوں اس پہاڑ کے پاس آئے جہاں لوگ قسم کھاتے تھے؛ چنانچہ جب اس عورت نے قسم کھائی تو پہاڑ ہلنے لگا اور اپنی جگہ سے حرکت کیا۔ (۲)

شکار کے وقت جانوروں کا حیلہ وفریب... ان کے نام کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

مؤلف: شیخ شاذان قمی کی کتاب فضائل میں رسول خداؐ سے مروی ہے کہ شب معراج آپ نے جنت کے

۱۔ بحار ج ۵۹ ص ۲۹۵ ۲۔ بحار ج ۶۴ ص ۹۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دوسرے دروازے پر یہ عبارت دیکھی: لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ ، علی ولی اللہ، ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور آخرت میں مسرت و شادمانی کا طریقہ چار خصلتیں ہیں: یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا، فقیروں اور بے چاروں کے ساتھ عطوفت و مہربانی سے پیش آنا، مومنین کی حاجتیں پوری کرنا اور فقراء و مساکین کی سرپرستی کرنا؛(۱)

حین

ہانی بن عروہ سے عبیدہ اللہ بن زیاد کا قول جب وہ اس کے دربار میں داخل ہوئے: اتتك بحائن رجلاہ۔(۲)

مؤلف: ''حائن'' یا احمق کے معنی میں ہے، ایسی صورت میں عبارت بالا کا مطلب یہ ہوگا: جو شخص اپنے پیروں کے ذریعہ موت کی طرف آیا ہے۔ یا حین کے مادہ سے ہلاک کے معنی میں ہے یعنی ایسی نابودی و ہلاکت جو اپنے پیروں کے ذریعہ موت کی طرف آئی ہے۔

جس نے سب سے پہلے یہ محاورہ استعمال کیا وہ عبید بن ابرص تھا؛ جب وہ تنگدستی کے ایام مین نعمان بن منذر کے پاس آیا تا کہ اس کی مدح وستائش کرے، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر ان ایام میں زندگی سخت ہو چکی ہے؛ جب نعمان کے پاس پہنچا تو عبید سے کہا: اے عبید! یہاں کیوں آئے ہو جواب دیا: اتتك بحائن رجلاہ۔(۳)

حیا

خداوند عالم سے حیا؛

خداوند عالم اور لوگوں سے حیا کرنے پر مشتمل باب؛(۴)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان کا جزء ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں

۱۔ فضائل شاذان ص ۱۵۳

۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۴۵؛ یہ عرب کا ایک محارہ ہے جس کا مطلب یہ کہ اپنے پیروں چل کر موت کی طرف آئے ہو۔

۳۔ مجمع البیان ج ۱ ص ۲۳ ۴۔ بحار ج ۱۰۱ ص ۳۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

بیان: حیا...وہ نفسانی ملکہ ہے جو نفس کو قبیح کاموں سے روکتی ہے اور اس کو دوسروں کی سرزنش اور مذمت کے خوف سے خلاف آداب رفتار و گفتار سے دور رکھتی ہے۔

کافی: رسول خداؐ نے فرمایا: حیا کی دو قسمیں ہیں: حیاء عقل اور حیا حماقت؛ حیائے عقلی کا منشا اور اصل و اساس عقل ہے لیکن حیائے حماقت کا سرچشمہ جہالت و نادانی ہے۔(۲)

بیان: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا کی دو قسمیں ہیں: پسندیدہ حیا اور ناپسندیدہ حیا۔ پسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ عقل ہو، اس معنی میں کہ اس کاموں سے شرم کرنا جو عقل اور شرع کی نظر میں قبیح ہو جیسے گناہ اور عمل مکروہ سے حیا۔ ناپسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ حماقت ہو بطور نمونہ؛ وہ کام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ قبیح نہیں ہے اور عقل و شرع نے اس کی قباحت کا حکم نہیں لگایا ہے جیسے علمی مسائل، عبادات اور شرعی دستورات کے متعلق سوال جسے نادان لوگ قبیح سمجھتے ہیں۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کا چہرہ رقت آمیز ہو اس کا عمل بھی رقیق ہوتا ہے۔(۳)

بیان: رقت آمیز چہرے سے مراد سوال اور طلب علم سے شرم کرنا اور رقت علم و دانش، قلت علم کا کنایہ ہے۔

کافی: امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا اور ایمان ایک دوسرے مخلوط اور متصل ہیں جب ایک جاتا ہے تو دوسرا بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا ہے۔(۴)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: انبیاء کے محاوروں میں سے صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں: ''اگر حیا نہیں تو جو چاہو انجام دو''۔(۵)

امالی طوسی: رسول خداؐ نے فرمایا: جس چیز میں قباحت ہوتی ہے اسے قبیح اور ناپسند کر دیتی ہے اور جس چیز میں بھی حیا ہوتی ہے وہ اسے آراستہ اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔(۶)

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: بندہ سے جو چیز سب سے پہلے الگ ہوتی ہے وہ شرم ہے جو اسے ہلاک

۱۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۱
۲۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۲
۳۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۳
۴۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۴؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۳
۵۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۵۶ ح ۲۰۷
۶۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

بیان: حیا...وہ نفسانی ملکہ ہے جو نفس کو قبیح کاموں سے روکتی ہے اور اس کو دوسروں کی سرزنش اور مذمت کے خوف سے خلاف آداب رفتار و گفتار سے دور رکھتی ہے۔

کافی: رسول خداؐ نے فرمایا: حیا کی دو قسمیں ہیں: حیاء عقل اور حیا حماقت؛ حیائے عقلی کا منشا اور اصل و اساس عقل ہے لیکن حیائے حماقت کا سرچشمہ جہالت و نادانی ہے۔(۲)

بیان: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا کی دو قسمیں ہیں: پسندیدہ حیا اور ناپسندیدہ حیا۔ پسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ عقل ہو، اس معنی میں کہ اس کاموں سے شرم کرنا جو عقل اور شرع کی نظر میں قبیح ہو جیسے گناہ اور عمل مکروہ سے حیا۔ ناپسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ حماقت ہو بطور نمونہ؛ وہ کام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ قبیح نہیں ہے اور عقل و شرع نے اس کی قباحت کا حکم نہیں لگایا ہے جیسے علمی مسائل، عبادات اور شرعی دستورات کے متعلق سوال جسے نادان لوگ قبیح سمجھتے ہیں۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کا چہرہ رقت آمیز ہو اس کا عمل بھی رقیق ہوتا ہے۔(۳)

بیان: رقت آمیز چہرے سے مراد سوال اور طلب علم سے شرم کرنا اور رقت علم و دانش، قلت علم کا کنایہ ہے۔

کافی: امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا اور ایمان ایک دوسرے مخلوط اور متصل ہیں جب ایک جاتا ہے تو دوسرا بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا ہے۔(۴)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: انبیاء کے محاوروں میں سے صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں: ''اگر حیا نہیں تو جو چاہو انجام دو''۔(۵)

امالی طوسی: رسول خداؐ نے فرمایا: جس چیز میں قباحت ہوتی ہے اسے قبیح اور ناپسند کر دیتی ہے اور جس چیز میں بھی حیا ہوتی ہے وہ اسے آراستہ اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔(۶)

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: بندہ سے جو چیز سب سے پہلے الگ ہوتی ہے وہ شرم ہے جو اسے ہلاک

۱۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۱
۲۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۶
۳۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۳
۴۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۴؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۳
۵۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۵۶ ح ۲۰۷
۶۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دوسرے دروازے پر یہ عبارت دیکھی: لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ ، علی ولی اللہ، ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور آخرت میں مسرت و شادمانی کا طریقہ چار خصلتیں ہیں: یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا، فقیروں اور بے چاروں کے ساتھ عطوفت و مہربانی سے پیش آنا، مومنین کی حاجتیں پوری کرنا اور فقراء و مساکین کی سرپرستی کرنا؛ (۱)

حین

ہانی بن عروہ سے عبیدہ اللہ بن زیاد کا قول جب وہ اس کے دربار میں داخل ہوئے: اتتك بحائن رجلاه۔ (۲)

مؤلف: ''حائن'' یا احمق کے معنی میں ہے، ایسی صورت میں عبارت بالا کا مطلب یہ ہوگا: جو شخص اپنے پیروں کے ذریعہ موت کی طرف آیا ہے۔ یا حین کے مادہ سے ہلاک کے معنی میں ہے یعنی ایسی نابودی و ہلاکت جو اپنے پیروں کے ذریعہ موت کی طرف آئی ہے۔

جس نے سب سے پہلے یہ محاورہ استعمال کیا وہ عبید بن ابرص تھا؛ جب وہ تنگدستی کے ایام مین نعمان بن منذر کے پاس آیا تا کہ اس کی مدح وستائش کرے، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر ان ایام میں زندگی سخت ہو چکی ہے؛ جب نعمان کے پاس پہنچا تو عبید سے کہا: اے عبید! یہاں کیوں آئے ہو جواب دیا: اتتك بحائن رجلاه۔ (۳)

حیا

خداوند عالم سے حیا؛

خداوند عالم اور لوگوں سے حیا کرنے پر مشتمل باب؛ (۴)

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان کا جزء ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں

۱۔ فضائل شاذان ص ۱۵۳

۲۔ بحار ج ۴۴ ص ۳۴۵؛ یہ عرب کا ایک محارہ ہے جس کا مطلب یہ کہ اپنے پیروں چل کر موت کی طرف آئے ہو۔

۳۔ مجمع البیان ج ۱ ص ۲۳

۴۔ بحار ج ۱۰۱ ص ۳۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔(۱)

بیان: حیا...وہ نفسانی ملکہ ہے جو نفس کو قبیح کاموں سے روکتی ہے اور اس کو دوسروں کی سرزنش اور مذمت کے خوف سے خلاف آداب رفتار و گفتار سے دور رکھتی ہے۔

کافی: رسول خداؐ نے فرمایا: حیا کی دو قسمیں ہیں: حیاء عقل اور حیا حماقت؛ حیائے عقلی کا منشا اور اصل و اساس عقل ہے لیکن حیائے حماقت کا سرچشمہ جہالت و نادانی ہے۔(۲)

بیان: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا کی دو قسمیں ہیں: پسندیدہ حیا اور ناپسندیدہ حیا۔ پسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ عقل ہو، اس معنی میں کہ اس کاموں سے شرم کرنا جو عقل اور شرع کی نظر میں قبیح ہو جیسے گناہ اور عمل مکروہ سے حیا۔ ناپسندیدہ حیا یہ ہے کہ اس کا سرچشمہ حماقت ہو بطور نمونہ؛ وہ کام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ قبیح نہیں ہے اور عقل و شرع نے اس کی قباحت کا حکم نہیں لگایا ہے جیسے علمی مسائل، عبادات اور شرعی دستورات کے متعلق سوال جسے نادان لوگ قبیح سمجھتے ہیں۔

کافی: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کا چہرہ رقت آمیز ہو اس کا عمل بھی رقیق ہوتا ہے۔(۳)

بیان: رقت آمیز چہرے سے مراد سوال اور طلب علم سے شرم کرنا اور رقت علم و دانش، قلت علم کا کنایہ ہے۔

کافی: امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا اور ایمان ایک دوسرے مخلوط اور متصل ہیں جب ایک جاتا ہے تو دوسرا بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا ہے۔(۴)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: انبیاء کے محاوروں میں سے صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں: ''اگر حیا نہیں تو جو چاہو انجام دو''۔(۵)

امالی طوسی: رسول خداؐ نے فرمایا: جس چیز میں قباحت ہوتی ہے اسے قبیح اور ناپسند کر دیتی ہے اور جس چیز میں بھی حیا ہوتی ہے وہ اسے آراستہ اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔(۶)

معانی الاخبار: رسول خداؐ نے فرمایا: بندہ سے جو چیز سب سے پہلے الگ ہوتی ہے وہ شرم ہے جو اسے ہلاک

۱۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۱ ۲۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۶ ۳۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۳

۴۔ کافی ج ۲ ص ۱۰۶ ح ۴؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۳ ۵۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۵۶ ح ۲۰۷ ۶۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۱۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کر دیتی ہے، حیا کے بعد امانت اس سے لے لی جاتی ہے پھر وہ رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور بالآخر اسلام سے خارج ہو جاتا ہے... اس وقت وہ شیطان ملعون کی صورت میں آ جاتا ہے۔(۱)

مصباح الشریعہ: صاحب حیا اپنے کام میں مشغول رہتا ہے اور لوگوں سے دور رہتا ہے اور جو چیزیں انہیں سرگرم رکھتی ہیں، ان سے بیزار رہتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ اگر لوگ اس سے سروکار نہ رکھیں تو وہ کسی کے ساتھ ہم نشین اور مخلوط نہیں ہوگا۔ رسول خداؐ نے فرمایا: جب خداوند عالم کسی بندہ کے لئے خیر و نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اپنے کاموں اور نیکیوں سے غافل و بے توجہ کر دیتا ہے لیکن اس کے قبیح کاموں کو ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے مجسم کر دیتا ہے اور اسے ایسے افراد کی ہم نشینی سے متنفر کر دیتا ہے جو خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں۔(۲)

الاختصاص: رسول خداؐ نے فرمایا: خدا اس بندہ پر رحمت نازل کرے جو خدا سے اس طرح شرم کرتا ہے جو شرم کرنے کا حق ہے، یعنی سر کو افکار و خیالات سے دور رکھے، اور شکم کو حرام و باطل سے محفوظ رکھے اور قبر کی یاد میں رہے اور اس بات کی طرف متوجہ رہے کہ اس کی بازگشت آخرت کی طرف ہے۔(۳)

نہج البلاغہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مرعوبیت و ہیبت کو ناکامی سے اور حیاء کو محرومی سے ملا دیا گیا ہے، فرصت کے مواقع بادلوں کی طرح گزر جاتے ہیں لہذا نیکیوں کی فرصت کو غنیمت شمار کرو۔

یہ بھی فرمایا: جو شخص جامۂ شرم سے اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے لوگ اس کے عیب کو نہیں دیکھتے۔(۴)

کافی: سلمان سے مروی ہے کہ جب خداوند عالم کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے شرم کو سلب کر لیتا ہے، شرم و حیا کے جانے کی وجہ سے خیانت کار ہو جاتا ہے، جب ایسا ہو جائے تو امانت اس سے رخصت ہو جاتی ہے، امانت کے جانے کی وجہ سے وہ بداخلاق اور سنگدل ہو جاتا ہے، جب وہ بداخلاق اور سنگدل ہو جاتا ہے تو ایمان کی مہار اس سے چھین لی جاتی ہے، ایمان کے رخصت ہو جانے کے بعد وہ شیطان ملعون ہو جاتا ہے۔(۵)

۱۔ معانی الاخبار ص ۴۱۰ ح ۹۴/۲
۲۔ مصباح الشریعہ ص ۱۹۰
۳۔ الاختصاص ص ۲۲۹؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۳۶؛ ج ۷۷ ص ۱۱۵
۴۔ نہج البلاغہ حکمت ۲۱/۲؛ بحار ج ۷۱ ص ۳۳۷
۵۔ کافی ج ۲ ص ۲۹۱ ح ۱۰/۲؛ بحار ج ۷۲ ص ۱۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کافی: امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اسلام عریاں ہے، اس کا لباس حیا، اس کی زینت وفا، اس کی مروت عمل صالح اور اس کا ستون پرہیز گاری ہے۔ پھر فرمایا: ہر چیز کی اصل واساس ہوتی ہے اور اسلام کی اصل واساس ہم اہل بیت علیہم السلام سے دوستی ومحبت ہے۔(۱)

کافی: حضرت نے اسلام کو ایک مرد سے اور شرم وحیا کو لباس سے تشبیہ دی ہے؛ چنانچہ لباس انسان کی ظاہری قباحتوں اور برائیوں کو چھپالیتا ہے، حیا بھی داخلی اور اندرونی قباحتوں اور برائیوں کو پوشیدہ کرتی ہے۔ بعید نہیں کہ اسلام سے مسلمان مراد ہو چونکہ وہ مسلمان ہے۔ یا برہنگی اور اس سے لباس کی اسناد دینا مجاز گوئی کی حیثیت سے ہو یعنی صاحب حیا کا لباس... اسی طرح بعد کے فقروں کی بھی تفسیر کی جائے گی۔(۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے مکارم خصال کا تذکرہ اور آپ کا ارشاد: ''مکارم کا راز شرم ہے۔(۳)

لفظ ''خلق'' کے ذیل میں حضرت سے اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک روایت نقل کی جائے گی؛ جس کا ایک فقرہ ہے: جس کے پاس حیا نہیں وہ ایمان سے بے بہرہ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بہت زیادہ بات کرتا ہے اس سے لغزش بھی زیادہ سرزد ہوتی ہے اور جس سے خطائیں زیادہ ہوتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے، جس کی حیا کم ہوتی ہے اس کا تقویٰ بھی کم ہو جاتا ہے، جس کا تقویٰ کم ہوتا ہے اس کا دل مرجاتا ہے اور جس کا دل مردہ ہو جاتا ہے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔(۴)

امالی طوسی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چار خصوصیات کا حامل ہوگا، اس کا ایمان کامل ہوگا، اس کے بعد وہ سر سے پیر تک گناہوں میں آلودہ ہو جائے تب بھی اس کا ایمان کم نہیں ہوگا اور وہ چار چیزیں یہ ہیں: صداقت، ادائے امانت، شرم اور خوش اخلاقی۔(۵)

امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مظاہرۂ حیا کہ آپ ان سے ایسی چیز کا مطالبہ کریں جو ان کی قدرت میں نہ ہو۔(۶)

۱۔ کافی ج ۲ ص ۴۶ ح ۲ ۲۔ بحار ج ۶۸ ص ۳۴۳ ۳۔ بحار ج ۶۹ ص ۳۷۵

۴۔ بحار ج ۷۱ ص ۲۸۶ ۵۔ امالی طوسی ج ۱ ص ۴۳: بحار ج ۶۷ ص ۲۹۵ ۶۔ بحار ج ۴۱ ص ۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رسول خداؐ سے امیر المومنین علیہ السلام کا شرم کہ آپ کی بیٹی سے خواستگاری کریں۔(۱)

الخرائج: مروی ہے کہ عمرو عاص نے معاویہ سے کہا: حسن بن علی علیہ السلام ایک باحیا انسان ہیں، اگر وہ منبر پر جائیں اور لوگ ان سے خیرہ ہو جائیں تو وہ شرمسار ہوں گے اور ان کی بات منقطع ہو جائے گی لہذا بہتر ہے ان کو (کچھ بولنے کی) اجازت دی جائے۔(۲)

الاحتجاج: اس موضوع سے مربوط مطالب؛(۳)

آنحضرت کا شرمسار ہونا جب آپ قلعہ بنی قریظہ آئے اور کعب بن اسد نے آنحضرت اور تمام مسلمانوں کو گالی دی۔ جب آپ ان کے قلعہ کے نزدیک ہوئے تو فرمایا: اے سور اور بندر کے بھائیو اور اے طاغوت کے بندو! تم مجھے برا بھلا کہہ رہے ہو، ہم جب کسی قوم کے پاس آتے ہیں تو ان کی صبح نامبارک ہو جاتی ہے''۔ کعب بن اسد قلعہ کے اوپر سے ظاہر ہوا اور بولا: خدا کی قسم! اے ابوالقاسم! نہ آپ جاہل تھے اور نہ اہل دشنام۔ آنحضرت اس کی بات سن کر اپنی بات پر اس قدر شرمسار ہوئے کہ آپ کی ردا کاندھے سے گر گئی۔(۴)

طبرسی کی روایت میں ہے: آنحضرت نے عبارت: ''تو نے دیکھا لوگوں کی صبح نامبارک ہو جاتی ہے'' کے بعد فرمایا: اے بندگان سرکش، دور ہو جاؤ کہ خداوند عالم نے تمہیں مردود بارگاہ قرار دیا ہے۔ ان لوگوں نے دائیں بائیں ہر طرف سے چیختے ہوئے کہا: اے ابوالقاسم! آپ برا بھلا کہنے والے نہیں تھے لہذا کیا بات ہے کہ آپ اپنی روش سے دست بردار ہو گئے۔ صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ سن کر آنحضرت کے ہاتھ سے عصا چھوٹ گیا اور آپ کے کاندھے سے ردا گر گئی، پھر اپنی بات سے شرمسار ہو کر واپس چلے آئے۔(۵)

ان مواقع کا بیان جن میں آنحضرت شرمسار ہوئے۔(۶)

ابوالحسن ثالث علیہ السلام کی حیا جب اپنے کسی شیعہ کی شراب خواری کی بات سن کر آپ پسینے سے شرابور ہو گئے۔(۷)

کافی: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم اس طرح تھے کہ جب آپ سے کوئی بات کرتا تو آپ حیا

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۱۲۶
۲۔ الخرائج والجرائح ج ۱ ص ۲۳۶ ح ۲؛ بحار ج ۴۴ ص ۸۸
۳۔ الاحتجاج ص ۲۹۸؛ بحار ج ۴۴ ص ۲۰۵
۴۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۳۳، ۲۶۲
۵۔ اعلام الوریٰ ص ۱۰۲؛ بحار ج ۲۰ ص ۲۷۳
۶۔ بحار ج ۳۶ ص ۲۹۶
۷۔ بحار ج ۲۷ ص ۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتے تھے، آپ کی پیشانی پر عرق شرم آجاتا تھا، آپ لوگوں سے بات کرتے وقت حیاوشرم کی وجہ سے اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے۔(۱)

مؤلف: فرزدق نے اپنے قصیدہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اسی خصوصیت کے ذریعہ یاد کیا ہے:

یغضی حیاءً و یغجی من مهابته فما یکلم الا حین یبتسم (۲)

کتاب الاخلاق: ابوالقاسم کوفی نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا جو نہار ہا تھا اور لوگ بھی اسے دیکھ رہے تھے؛ آپ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: اے لوگو! بے شک خداوند عالم اپنے بندوں کی طرف سے شرم وگذشت کو پسند کرتا لہذا تم میں سے جو بھی نہائے اور غسل کرے، اسے چاہئے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے پوشیدہ رکھے کیونکہ حیا، اسلام کی زینت ہے۔(۳)

توحید مفضل میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اس عظیم صفت اور خصلت یعنی حیا کو دیکھو، حیوانات کے درمیان اسے صرف انسان سے مخصوص قرار دیا گیا ہے، اگر یہ نہ ہوتی کوئی بھی مہمان گھر میں قبول نہیں کیا جاتا، کوئی بھی ضرورت پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ پاتی، نیک کام کی انجام دہی کے لئے کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا اور کسی چیز یا کسی کام میں قباحت وناسائستگی معلوم نہ ہو پاتی۔ حیا اس قدر مؤثر ہے کہ بہت سے واجب امور اسی کی وجہ سے انجام پذیر ہوتے ہیں، عوام میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر حیا نہ ہوتی تو وہ ماں باپ کے حق کی رعایت نہیں کرتے، صلۂ رحم نہیں کرتے، امانت کو امانتدار کے حوالے نہیں کرتے اور کسی بھی قبیح عمل سے اجتناب نہیں کرتے۔ تم نے ملاحظہ کیا کہ انسان کے صلاح سے مربوط تمام تر صفات وکمالات اسی کو عطا کئے گئے ہیں۔(۴)

حضرت علی علیہ السلام کی کثرت حیا:

حضرت علی علیہ السلام بہت زیادہ باحیا تھے۔(۵)

۱۔ کافی ج۵ ص۵۶۵ ح۱۴؛ بحار ج۲۲ ص۲۲۵

۲۔ حیاۃ الحیوان ج۱ ص۱۵؛ ''وہ شرم کی وجہ سے اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے اور دوسرے بھی آپ کی ہیبت کی وجہ سے اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے، آپ جب بھی گفتگو کرتے تو متبسم رہتے تھے۔

۳۔ مستدرک الوسائل ج۲ ص۸۵ ح۱۲ ۴۔ بحار ج۶ ص۸ ۵۔ بحار ج۸ ص۱۰ (قدیم)

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات کا بیان کہ حضرت علی علیہ السلام، رسول خداؐ سے مذی (منی سے قبل نکلنے والی رطوبت) کے متعلق سوال کرنے میں حیا محسوس کر رہے تھے؛ اسی لئے آپ نے مقداد سے کہا کہ وہ سوال کریں۔(۱)

حضرت جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنے اوپر دو نگہبان فرشتوں سے فرماتے تھے کہ مجھ سے دور ہو جاؤ۔(۲)

رسول خداؐ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک بچوں اور عورتوں سے حیا ختم نہ ہو جائے۔(۳)

اپنے والد کی موجودگی میں بات کرتے ہوئے امام حسن علیہ السلام کا حیا کرنا؛(۴)

گائے کی حیا؛

رسول خداؐ نے فرمایا: گائے کا احترام کرو کہ وہ چوپایوں کا سردار ہے، جب سے بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی کی اس وقت سے اس نے خداوند عالم سے شرم کی وجہ سے اپنے سر کو بلند نہیں کیا ہے۔(۵)

عورت کی حیا کے اجزاء؛

الخصال: صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حیا کے دس جزء ہیں، ان میں سے نو عورتوں میں ہیں اور ایک مردوں میں؛ جب لڑکی حیض دیکھتی ہے تو حیاء کا ایک جزء اس سے رخصت ہو جاتا ہے، جب شادی کرتی ہے تو اس کا دوسرا جزء ختم ہو جاتا ہے، جب وہ شوہر کے نطفہ کو اپنے رحم میں لیتی ہے تو تیسرے جزء سے محروم ہو جاتی ہے، جب بچہ پیدا کرتی ہے تو حیاء کا ایک اور جزء اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس پانچ جزء محفوظ رہتے ہیں، جب وہ زنا کرتی ہے تو حیا کے تمام اجزاء ختم ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ پارسا ہو جاتی ہے تو بقیہ پانچ اجزاء واپس آ جاتے ہیں باقی رہتے ہیں۔(۶)

تحیت وسلام؛

تحیت وسلام، چھینکنے اور اس سے مربوط مطالب پر مشتمل باب؛(۷)

۱۔ بحار ج ۲ ص ۲۷۹
۲۔ بحار ج ۵ ص ۳۲۷، ج ۳۸ ص ۶۹
۳۔ بحار ج ۶ ص ۳۵
۴۔ بحار ج ۱۰ ص ۲۰: ج ۴۳ ص ۳۵۰، ۳۵۸
۵۔ بحار ج ۱۳ ص ۲۰۹
۶۔ الخصال ص ۴۳۹ ح ۲۹
۷۔ بحار ج ۷۶ ص ۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

وہ تحائف اور تحیت جو اہل بیت علیہم السلام کے لئے آسمان سے نازل ہوئے۔(۱)

مؤلف: اس سے مربوط مطالب لفظ ''تحف'' کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

سانپ کے ذکر پر مشتمل باب:(۲)

عیون اخبار الرضا: امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص ایک سانپ کو مارے اس نے ایک کافر کو قتل کیا ہے۔(۳)

الشہاب: رسول خداؐ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم بصیرت کو شہوات کے وقت اور عقل کامل کو شبہات کے آنے کے وقت پسند فرماتا ہے اور بخشش و دلیری کو دوست رکھتا ہے چاہے ایک سانپ کے مارنے کے سلسلہ میں ہی کیوں نہ ظاہر ہو۔(۴)

قرب الاسناد: امام صادق علیہ السلام نے گھر میں موجود سانپوں اور کیڑوں کو مارنے سے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا: ان کو مارنے اور جلانے میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ دوسروں کو اذیت نہ پہنچائیں؛ ہاں! گھر کے سانپوں کو جو عوامر البیوت (گھر میں طولانی عمر گذارنے والے ہوتے ہیں) ہیں، ان کو نہ مارو۔ پھر آپ نے اس کے ذیل میں ایک انصاری جوان کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے اپنے بستر پر ایک سانپ کو مارا اور زمین پر گر گیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔(۵)

تحف العقول: حضرت علی علیہ السلام کو کی گئی آنحضرت کی وصیت میں ہے: جب تم اپنے گھر میں سانپ دیکھو تو تین مرتبہ اسے ڈرانے اور بھگانے کی کوشش کرو پھر چوتھی مرتبہ اسے قتل کردو کیونکہ وہ کافر ہے۔ اے علی! اگر راستہ میں سانپ دیکھو تو اسے مار دو کیونکہ میں نے جن کے ساتھ شرط لگائی ہے کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر نہ ہو۔(۶)

بیان: عربی عبارت میں ''تحرّج علیہا'' ہے یعنی اس کا ارادہ کرو، اسے قسم دو کہ نقصان نہیں پہنچائے گا اور ظاہر نہیں ہوگا۔ دمیری لکھتے ہیں: علماء نے تفسیر انذار کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے کہ تین دن ہے یا تین

۱۔ بحار ج ۳۷ ص ۹۹؛ ج ۴۳ ص ۳۱۰

۲۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۲۹

۳۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۶۵ ح ۲۸۴

۴۔ شہاب الاخبار ص ۱۲۷ ح ۷۰۷؛ بحار ج ۲۴ ص ۲۶۹

۵۔ قرب الاسناد ص ۴۰؛ بحار ج ۶۴ ص ۲۷۱، ۲۸۱

۶۔ تحف العقول ص ۱۲؛ بحار ج ۶۴ ص ۲۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مرتبہ؟ پہلے قول کو جمہور نے قبول کیا ہے...اس طرح تم ان سے کہو: نوح اور سلیمان علیہما السلام نے تم سے جو عہد و پیمان لیا ہے اس کے مطابق میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ ہمارے سامنے ظاہر نہ ہو اور ہم سے دشمنی نہ کرو۔(۱)

سانپ کے اقسام اور خصوصیات:

سانپ کے اقسام کے سلسلہ میں دمیری نے تفصیلی مطلب بیان کیا ہے؛ یہاں اس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے: ابن خالویہ نے سانپ کے دوسو نام کی نشاندہی کی ہے اور سانپ کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک ''رقشاء'' ہے جس کی کھال سیاہ وسفید ہوتی ہے، اسے ''رقطاء'' بھی جاتا ہے، یہ سانپوں کی سب سے بدترین قسم ہے...دوسری قسم کا نام ''شجاع'' ہے، یہ ایک بڑا سانپ ہے جو سوار و پیادہ سبھی پر حملہ کرتا ہے اور اپنی پونچھ کے بل کھڑا ہو جاتا ہے، کبھی کبھی گھوڑے کے سر تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ یہ سانپ صحرا اور بیابانوں میں رہتا ہے۔ سانپ کی ایک دوسری قسم کا نام ''عربد'' ہے، یہ انتہائی بڑا سانپ ہے جو دوسرے سانپوں کو کھا جاتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے شعر میں ان دونوں قسم کے سانپ کی جانب اشارہ فرمایا ہے؛ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

انی تضام و لم امت — و انا الشجاع العربد
و بنو ابیک کانهم — اسد العرین توقد (۲)

سانپ کی ایک دوسری قسم ''صل'' (باریک سانپ) ہے جو شدت تباہی کی وجہ سے جس چیز کی طرف سے گزرتا ہے اسے جلا دیتا ہے، اگر کوئی پرندہ اس کے بل کے پاس سے گزرتا ہے تو گر جاتا ہے، جب بھی کوئی جانور اس کے پاس سے گزرتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کے منہ سے نکلنے والی تیز آواز تیر کا کام کرتی ہے اور مار دیتی ہے، جس کی نگاہ اس پر پڑتی ہے چاہے دور ہی سے کیوں نہ ہو، وہ مر جاتا ہے، جس کو ڈس لیتا ہے وہ فوراً مر جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گھوڑ سوار نے اس کو نیزہ سے مارا لیکن خود ہی گھوڑے کے ساتھ مر گیا۔ یہ سانپ ترک کی سرزمین پر زیادہ رہتا ہے۔ سانپ کی ایک اور قسم کا نام ''ناظر'' ہے، اگر اس کی آنکھ

۱۔ حیاۃ الحیوان ج۱ص ۴۰۲؛ بحار ج ۶۴ ص ۲۸۲

۲۔ لوگ آپ پر ظلم کریں اور میں نہ مروں یہ کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ میں شجاع اور عربد کی طرح ہوں اور اپنے والد کے بیٹے شیروں کی طرح غرار ہے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کسی انسان کو دیکھ لیتی ہے تو وہ آدمی فوراً مر جاتا ہے۔ سانپ کی ایک اور قسم ہے جس کی آواز سن کر آدمی مر جاتا ہے۔

اسی طرح دمیری نے سانپ کے نام اور اس کی خصوصیات کے متعلق اچھی خاصی بحث کی ہے؛ پھر ایک مطلب بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: جانور کی پہچان رکھنے والوں کا خیال ہے کہ سانپ ہزار سال زندگی کرتا ہے اور ہر سال اپنی کھال الگ الگ کر دیتا ہے، اپنے دانتوں کی تعداد کے برابر تخم گزاری کرتا ہے، پھر کیڑے جمع ہو کر اس کے اکثر انڈوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں، صرف کچھ ہی محفوظ رہ پاتے ہیں، جب بچھو اسے ڈستا ہے تو وہ مر جاتا ہے، سانپ کی زبان میں شگاف ہوتا ہے، اس کی دو زبانیں نہیں ہوتیں۔ وہ جوجبہ کو چبائے بغیر نگل جاتا ہے، انتہائی مشکل اور سختی کے ساتھ درخت یا اس سے مشابہ چیزوں پر گھومتا ہے تا کہ اپنے شکار کی ہڈیوں کو پیٹ ہی میں توڑ سکتے۔ اس کے کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو ہوا کے سہارے طویل مدت تک زندہ رہ سکتا ہے، سانپ صرف زندہ جانوروں کے گوشت کو کھاتا ہے، برہنہ انسان سے بھاگتا ہے، مکھی کی سے مشابہ کیل کی طرح اس کی دو آنکھیں ہوتی ہیں اگر اسے نکال دیا جائے تو دوبارہ رشد کر جاتا ہے، جس سے ڈستا ہے وہ بھی دوبارہ رشد کر جاتا ہے، اسی طرح اس کی پونچھ بھی ہے جسے اس سے الگ کر دیا جاتا ہے تو دوبارہ اُگ آتی ہے۔ سانپ، شیر کو کھانے کی رغبت رکھتا ہے، اگر تازیانہ سے اسے مارا جائے اور اس پر گھوڑے کا پانی (پیشاب) مَل دیا جائے تو وہ مر جاتا ہے، اس جانور سے اس کے سر کو الگ کر دیا جائے تو کئی دنوں تک نہیں مرتا، اگر وہ اندھا ہو جائے یا زمین سے نکلنے کی وجہ سے نابینا ہو جائے تو سونف کی تلاش میں رہتا ہے جب اپنی آنکھ کو اس سے مس کرتا ہے تو دوبارہ بینا ہو جاتا ہے؛ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے مصیبت کے وقت راہنمائی بھی کی، جس نے سانپ کو نابینائی کی مصیبت میں مبتلا کیا اسی نے اس کا علاج بھی بتایا۔

زمین میں سانپ سب سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے، جب وہ سینے تک کسی سوراخ یا شگاف میں چلا جاتا ہے تو دنیا کا طاقت ور انسان بھی اسے باہر نہیں نکال سکتا؛ اکثر اس کے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ باہر نہیں نکلتا۔ سانپ کے ہاتھ، پیر اور ناخن نہیں ہوتے جس سے وہ سوراخ کر سکے، اس کی

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

پیٹھ بہت زیادہ مضبوط ہوتی ہے....(۱)

سانپ سے مربوط واقعات:

ایک شخص کا واقعہ جس کو سانپ نے ڈس لیا اور آگے بڑھ گیا، وہ شخص متوجہ نہیں ہو پایا کہ اس کو سانپ نے کاٹا ہے لیکن پھر جیسے ہی متوجہ ہوا کہ اسے سانپ نے کاٹا ہے، وہ فوراً مر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نالہ وفریاد سے زہر پھیلنے لگتا ہے اور بدن کے سوراخ میں پہنچ جاتا ہے۔(۲)

ایک شخص کا واقعہ جس کا پیر ایک ٹوٹی ہوئی لکڑی سے زخمی ہوا اور اس پر ورم آ گیا، علاج کے لئے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کے پاس گیا۔ اس لڑکی نے کہا: تمہارے پیر کو ایک ایسی لکڑی نے زخمی کیا ہے جس پر ایک نر سانپ نے پیشاب کیا تھا، سورج نکلتے ہی وہ مر جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا اس لڑکی نے کہا تھا۔(۳)

دو بھائیوں کا واقعہ جو ایک درخت کے سایہ میں آئے، ان کے پاس ایک صافی پتھر تھا، وہاں انہوں نے ایک سانپ کو دیکھا کہ وہ پتھر کے نیچے سے باہر آیا اور اس نے کچھ دینار (یا دینار کی تھیلی) ان کی طرف پھینکی۔ وہ سانپ ہر روز اس عمل کی تکرار کرتا تھا۔ ان دونوں نے آپس میں کہا: ضرور یہاں کوئی خزانہ چھپا ہے؛ چنانچہ ان سے ایک سانپ کی طرف گیا اور اپنے تبر سے اس کے سر کو زخمی کر دیا؛ سانپ نے بھی اس پر حملہ کیا اور اسے مار ڈالا۔(۴)

گھر کے سانپ کو مارنے کا حکم:(۵)

علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ تمام سانپوں کو مارنا جائز ہے سوائے گھر کے سانپ کے جو صاحب خانہ کو اذیت نہ دے۔ ایسے سانپوں کو مارنا شدیداً مکروہ ہے؛ لیکن ان کے قتل کے متعلق گناہ کے تو ہم سے ان کو قتل کرنے سے اجتناب نہ کیا جائے۔ عامہ روایتوں میں جو تفصیلات مذکور ہیں وہ ہماری روایتوں میں دستیاب نہیں ہوئی ہیں۔ دوسرے نقصان دہ جانوروں کو مارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جو جانور نقصان دہ نہیں ہیں بہتر یہ ہے کہ اخلاق کی رعایت کرتے ہوئے ان کو قتل کرنے سے چشم پوشی کی جائے؛ ایسا نہیں ہے کہ ان کو مارنا حرام ہے اس لئے کہ بعض روایتوں میں اس چشم پوشی کے بعض اسباب کی جانب اشارہ

۱۔ حیاۃ الحیوان ج۱ص۳۹۱؛ بحار ج۶۴ ص۲۷۵
۲۔ حیاۃ الحیوان ج۱ص۳۹۴
۳۔ حیاۃ الحیوان ج۱ص۳۹۵
۴۔ حیاۃ الحیوان ج۱ص۳۹۸
۵۔ بحار ج۶۴ ص۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کیا گیا ہے لہٰذا دقت نظر سے کام لو۔

ہاں! زندہ جانوروں کو بغیر مصلحت کے اذیت پہنچانا یا قید کرنا حکم عقل اور بعض روایتوں کے مضمون کے پیش نظر قبیح ہے اور اس کا ترک کرنا، احتیاط سے زیادہ قریب ہے۔(۱)

من لایحضرہ الفقیہ: حلبی سے مروی ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سانپ کو مارنے کے متعلق سوال کیا گیا، حضرت نے جواب میں فرمایا: ''خشکی میں جو بھی سانپ نظر آئے اسے مار ڈالو سوائے جانّ (سفید سانپ) کے''۔ اسی طرح حضرت نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا: ان کے قتل کی نحوست کی وجہ سے ان کو نہ مارو اور زندہ چھوڑ دو اس لئے کہ اگر ایسا ہوگا تو رسول خداؐ کے عہد میں یہودیوں کے قول کے مشابہ ہو جائے گا کہ وہ کہتے تھے کہ جو شخص گھر میں رہنے والے سانپ کو مارے گا اس کے ساتھ ایسا ویسا ہوگا (اور نحوست کا شکار ہوگا)۔ حضرت نے یہ بھی فرمایا: جو شخص ناگوار واقعہ اور نحوست کے خوف سے گھر کے سانپ کو نہ مارے وہ ہم اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہے، اس نیت سے اسے چھوڑ دو کہ وہ تم سے سروکار نہیں رکھتا اور تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: کبھی کبھی تم لوگ اسے اس کے اپنے سوراخ میں مار ڈالتے ہو۔(۲)

بیان: دمیری لکھتے ہیں: جانّ، سفید سانپ کو کہتے ہیں بعض کا کہنا ہے کہ چھوٹے سانپ کو جانّ کہا جاتا ہے۔(۳)

تفسیر قمی: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے ایک ایسے سانپ کو خلق فرمایا جو آسمان و زمین کے برابر ہے، اس کا سر اور اس کی پونچھ عرش کے نیچے ہے، یہ سانپ جب بندگان خدا کی معصیتوں کو دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے اور خداوند عالم سے اجازت طلب کرتا ہے کہ وہ آسمان و زمین کو نگل جائے۔(۴)

سانپ کی آوازوں کے درمیان ابلیس کا قول:(۵)

ولید بن مغیرہ کے سامنے ایک سانپ کا ظاہر ہونا جب اس نے کعبہ کے ایک پتھر کو ہٹایا تا کہ اسے ویران

۱۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۹۸ ۲۔ من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۳۵۱ ح ۴۲۳۴ ۳۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۶۰

۳۔ بحار ج ۵۹ ص ۲۵۲ ۴۔ بحار ج ۱۱ ص ۱۹۰، ۱۹۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کر سکے۔(۱)

حجاج بن یوسف کے لئے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔(۲)

رسول خداؐ نے اس سانپ کو مارنے کا حکم دیا جو گھر میں ایک جگہ تھا اور ابوابورافع اس سانپ اور رسول خداؐ کے درمیان سوئے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ لفظ ''رفع'' کے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

سانپ اور بچھو سے محفوظ رہنے کے لئے نوشتہ:

اس کی تفصیل لفظ ''عقرب'' کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔ صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عصر کے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہئے: '' بسم الله وبالله و صلى الله على محمد و آله اخذت العقارب والحيات كلها باذن الله تبارك وتعالى فواهها و اذنابها و اسماعها و ابصارها وقواها عني و عمن احببت الى صخوة النهار ان شاء الله تعالى ''۔(۳)

حیان سراج:

رجال کشی نے روایت کی ہے کہ وہ کیسانی تھے، صدوقؒ نے بھی کمال الدین میں جعفر بن مختار سے روایت کی ہے کہ حیان سراج، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے امام نے ان سے فرمایا: اے حیان! تمہارے علماء محمد بن حنیفہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عرض کی: ان کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ایک دن واپس آئیں گے۔ امام نے فرمایا: میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ان افراد میں سے تھے جن کی بیماری کے وقت آپ نے عیادت کی تھی، آپ نے ان کی آنکھیں بند کیں اور ان کو سپرد خاک کیا اور ان کی بیویوں کی شادی کروائی اور ان کی میراث کو تقسیم فرمایا۔ عرض کی: اے ابوعبداللہ! امت مسلمہ میں محمد حنیفہ کی مثال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے جن کی حالت لوگوں پر پوشیدہ اور مشتبہ رہی۔ حضرت نے فرمایا: ان کی حالت دوستوں پر مشتبہ ہوئی یا دشمنوں پر؟ عرض کی: دشمنوں پر۔ حضرت نے فرمایا: تمہارے خیال میں ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام محمد حنیفہ کے دشمن تھے؟ جواب دیا: نہیں۔ پھر امام نے فرمایا: اے حیان! تم آیات قرآن سے منحرف اور روگردان ہو، خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۳۳۸

۲۔ بحار ج ۶ ۴ ص ۱۱۵

۳۔ بحار ج ۹۵ ص ۱۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بِمَا كَانُوا يَصْدِفُون﴾۔(۱)(۲)

حیان بن عنزی...امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے، ان سے بعض روایتوں کی اسناد کی جاتی ہے۔ خلاصہ علامہ میں ہے: انہوں نے ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ثقہ ہیں۔(۳)

ابوحیان؛ اثیرالدین محمد بن یوسف حیانی اندلسی نحوی...ادیب و فاضل اور مصر میں نحویوں کے استاد تھے۔ شرح تسہیل، مختصر المنہاج اور الارتشاف وغیرہ کے مؤلف ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ بہت زیادہ متواضع اور امیر المومنین علیہ السلام کے محب تھے ۷۴۵ھ میں قاہرہ میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے جو وصیت بطور یادگار چھوڑی ہے وہ مطالعہ کے لائق ہے۔ مؤلف نے ان کے کچھ اشعار بھی بطور نمونہ نقل کیے ہیں۔

شیخ شہید نے بھی اپنے شاگرد جمال الدین عبدالصمد بن ابراہیم بن خلیل بغدادی کے واسطہ سے ان سے روایت نقل کی ہے۔(۴)

ابوجیہ نمیری...صاحب شمشیر "لعاب نمیری"؛ ان کا تذکرہ لفظ "جنن" کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

احیائے شب قدر؛

ماہ مبارک رمضان کی اکیسویں اور تیئسویں رات کا احیاء مستحب ہے۔ شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں: جو شخص ان دو راتوں کو علمی مذاکرہ و مباحثہ کے ذریعہ احیاء کرے اس کی فضیلت زیادہ ہے۔(۵)

آیہ مبارکہ ﴿بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُون﴾(۶) کی تفسیر؛(۷)

آیہ مبارکہ ﴿أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾(۸) کی تفسیر؛(۹)

آیہ مبارکہ ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى﴾(۱۰) کی تفسیر؛(۱۱)

۱۔ انعام/۱۵۷؛ "عنقریب ہم اپنی نشانیوں سے اعراض کرنے والوں پر بدترین عذاب نازل کریں گے اور وہ ہماری آیتوں سے اعراض کرنے والے اور روکنے والے ہیں"۔

۲۔ بحار ج ۶۴ ص ۸۰، ۹۶

۳۔ خلاصہ علامہ ص ۶۴ نمبر ۱۰

۴۔ الکنی والالقاب ج ۱ ص ۵۷؛ اعلام زرکلی ج ۸ ص ۲۶

۵۔ امالی صدوق ص ۵۱۷؛ بحار ج ۱۰ ص ۴۰

۶۔ آل عمران/۱۶۹؛ "بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پا رہے ہیں"۔

۷۔ بحار ج ۷ ص ۳۶

۸۔ بقرہ/۲۵۹؛ "خدا ان سب کو موت کے بعد کس طرح زندہ کرے گا"۔

۹۔ بحار ج ۷ ص ۳۴

۱۰۔ بقرہ/۲۶۰؛ "اور اس موقع کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے التجا کی کہ پروردگار مجھے یہ دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے"۔

۱۱۔ بحار ج ۷ ص ۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حضرت ابراہیمؑ سے مربوط مطالب؛

مؤلف: بیضاوی لکھتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت، دعا میں ان کے تضرع وزاری اور خدا کی بارگاہ میں درخواست کرتے ہوئے ان کے حسن ادب کی دلیل کے لئے یہی کافی ہے کہ جن چیزوں کا انہوں نے مطالبہ کیا تھا خداوند عالم نے ان کو فوراً اور آسان طریقہ سے مہیا کر دیا اور موت کے سو سال بعد بھی جناب عزیر علیہ السلام کی نشاندہی فرمائی۔(۱)

جبرئیل کے ہاتھوں خداوند عالم کے اذن سے مردوں کا زندہ ہونا؛(۲)

ان بعض افراد کا تذکرہ جن کو خداوند عالم نے زندہ فرمایا؛(۳)

حضرت ایوب علیہ السلام کے خاندان کے ان افراد کا زندہ ہونا جو بلا نازل ہونے سے پہلے اور بعد میں مر گئے تھے۔(۴)

خداوند عالم نے ان ستر افراد کو زندہ کیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ تھے اور کوہ طور پر صاعقہ کی وجہ سے موت سے ہمکنار ہوئے تھے۔(۵)

خداوند عالم کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک مردہ کا زندہ ہونا؛ جو مر چکا تھا یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب خدا نے ایک مخصوص گائے کو ذبح کرنے اور اس کے حصہ کو مردے سے مس کرنے کا حکم دیا؛ اس سلسلہ میں خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ☆ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾۔(۶)(۷)

مکہ سے مدینہ واپس آتے ہوئے امام ہادی علیہ السلام کا گزر ایسے مرد خراسانی کے پاس سے ہوا جس کا گدھا مر چکا تھا، وہ شخص وہاں کھڑا ہو کر رو رہا تھا۔ امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی نظر میں بنی اسرائیل کی گائے

۱۔ تفسیر بیضاوی ج۱ ص ۱۳۷ ۲۔ بحار ج۷ ص ۳۹ ۳۔ بحار ج۱۰ ص ۱۷۵، ۳۰۴

۴۔ بحار ج۱۲ ص ۳۴۶ ۵۔ بحار ج۱۳ ص ۲۵

۶۔ بقرہ/۷۲۔۷۳: ''اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کے قاتل کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے جب کہ خدا اس راز کا واضح کرنے والا ہے جسے تم چھپا رہے تھے؛ تو ہم نے کہا کہ مقتول کو گائے کے ٹکڑے سے مس کر دو خدا اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ شاید تمہیں عقل آجائے''۔

۷۔ بحار ج۱۳ ص ۲۵۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مجھ سے زیادہ محترم نہیں ہے، پھر اپنا داہنا پیر اس گدھے پر مارا اور فرمایا: خداوند عالم کے اذن سے اٹھ جا۔ چنانچہ اس کے کانوں میں حرکت ہوئی اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔(۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا سے منیٰ میں ایک گائے کا زندہ ہونا؛(۲)

حضرت ابوالحسن امام کاظم علیہ السلام سے بھی اسی سے ملتی جلتی روایت منقول ہے۔(۳)

حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے۔(۴)

آیہ مبارکہ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ﴾(۵) سے متعلق مطالب؛(۶)

مؤلف: لفظ ''حزقل'' کے ذیل میں اس موضوع پر دلالت کرنے والے بعض مطالب بیان کئے گئے۔

اذن خدا کے ذریعہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے جناب یحییٰ کا زندہ ہونا؛(۷)

اتصال وصیت کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام جناب عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی زندہ تھے۔(۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے جناب نوح علیہ السلام کے فرزند سام کا زندہ ہونا، اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کا زندہ ہونا؛(۹)

امیر المومنین علیہ السلام کی دعا سے سام کا زندہ ہونا؛(۱۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے حواریوں کے لئے حام بن نوح علیہ السلام کا زندہ ہونا تاکہ ان کو کشتی کے بارے میں بتا سکیں۔(۱۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے آئے ہوئے دو لوگوں کی دعا سے انطاکیہ کے بادشاہ کے فرزند کا زندہ ہونا؛(۱۲)

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۸۵ ۲۔ بحار ج ۴۷ ص ۱۱۵ ۳۔ بحار ج ۴۸ ص ۵۵، ۷۱

۴۔ بحار ج ۴۶ ص ۲۶۰

۵۔ بقرہ/۲۴۳: ''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل پڑے موت کے خوف سے اور خدا نے انہیں موت کا حکم دے دیا اور پھر زندہ کیا''۔

۶۔ بحار ج ۱۳ ص ۳۸ ۷۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۸۷

۸۔ بحار ج ۲۳ ص ۵۸ ۹۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۳۳ ۱۰۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۲

۱۱۔ بحار ج ۶۵ ص ۶۶ ۱۲۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۴، ۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس بات کا بیان کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کے اذن سے چار لوگوں کو زندہ کیا۔(۱)

خداوند عالم کے دست قدرت سے عزیر اور ارمیا کا زندہ ہونا، ان کی وفات کے سو سال بعد؛(۲)

کافی: بادشاہان بنی اسرائیل کے فرزندوں میں سے ایک جوان کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا؛ ان فرزندوں میں سبھی عابد و زاہد تھے، جب انہوں نے سوال کیا کہ موت کا مزہ کیسا پایا تو جواب دیا: نو سو ننانوے سال قبر میں سویا لیکن کبھی بھی موت کی تلخی محسوس نہیں کی۔(۳)

توحید، نبوت اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی کے لئے خداوند عالم کے دست قدرت سے رسول اکرمؐ کے دو فرزندوں کا زندہ ہونا؛(۴)

مردوں کے زندہ کرنے کے سلسلہ میں دعائے رسولؐ کی استجابت کا باب؛(۵)

اس باب میں ہے: ایک اونٹ کا زندہ ہونا جسے رسول خداؐ کے لئے ذبح کیا گیا تھا۔(۶)

الخرائج: مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک سفر سے واپس آرہا تھا، میرے ساتھ میری پانچ سال کی بیٹی بھی تھی، میں اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے راستہ طے کر رہا تھا کہ اچانک مجھ سے دور ہوئی اور گم ہوگئی۔ آنحضرت نے فرمایا: مجھے وہاں لے چلو۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے ہمراہ وہ وہاں آیا، آنحضرت نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ کہا: فلاں۔ آنحضرت نے فرمایا: اے فلاں! خدا کے اذن سے میری آواز پر لبیک کہہ۔ وہ بچی باہر آئی اور اس کی زبان پر یہ جملہ تھا: اے رسول خداؐ! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، خدا آپ کو مسلسل سعادت سے ہمکنار کرے۔ آنحضرت نے فرمایا: تمہارے ماں باپ نے اسلام قبول کرلیا ہے، اگر تمہیں پسند ہو تو میں تمہیں ان کے پاس لے چلوں۔ بچی نے کہا: مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے، میں نے خدا کو ان سے بہتر پایا ہے۔(۷)

الخرائج: روایت کی گئی ہے کہ ایک انصاری کے پاس ایک گوسفند تھا، اس نے اسے ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا: اس کے کچھ گوشت کو پکاؤ اور کچھ کا کباب بناؤ، شاید آج رسول اکرمؐ ہمارے گھر تشریف لائیں اور

۱۔ بحار ج ۱۴ ص ۲۵۹
۲۔ بحار ج ۱۴ ص ۳۶۰، ۳۷۳
۳۔ کافی ج ۳ ص ۱۶۰ ح ۳۸؛ بحار ج ۱۴ ص ۵۰۱
۴۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۰۹
۵۔ بحار ج ۱۸ ص ۱
۶۔ بحار ج ۱۸ ص ۶، ۱۹
۷۔ الخرائج والجرائح ج ۱ ص ۷۲ ح ۴۲؛ بحار ج ۱۸ ص ۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہمارے ہی گھر افطار کریں۔ یہ کہہ کر وہ مسجد کے لئے روانہ ہوگیا۔ اس کے دو بچے تھے، جب وہ انصاری گوسفند کو ذبح کر رہا تھا، وہ دونوں یہ منظر دیکھ رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا: تم اپنا سر آگے لاؤ میں اسے کاٹوں۔ پھر اس نے چاقو اٹھا کر اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، جب ماں نے یہ کیفیت دیکھی تو فریاد و فغاں کرنے لگی۔ وہ خوف سے بھاگا اور چھت سے گر کر مر گیا۔ ماں نے ان دونوں کو چھپا دیا اور کھانا پکایا، جب آنحضرت اس انصاری کے گھر آئے تو جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! انصاری سے کہئے کہ اپنے بیٹوں کو بلائے۔ آنحضرت نے ان کو بلانے کے لئے کہا، وہ انصاری ان دونوں کو تلاش کرنے لگا، ماں نے کہا: وہ ابھی موجود نہیں ہیں۔ انصاری نے آنحضرت کی خدمت میں دونوں کی عدم موجودگی کی اطلاع دی۔ آنحضرت نے فرمایا: ان دونوں کو یہاں موجود ہونا چاہئے۔ وہ دوبارہ اپنی بیوی کے پاس پہنچا، اس نے سارا واقعہ بیان کیا، پھر دونوں کو آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرت نے دعا فرمائی اور دونوں بچے زندہ ہو گئے اور کافی برسوں تک زندہ رہے۔ (۱)

رسول خداؐ کے دست مبارک سے ابوایوب انصاریؓ کے گوسفند اور اس کے دو بچوں کا زندہ ہونا؛ (۲)

امیر المومنین علیہ السلام کی دعا سے ایک میت کا زندہ ہونا؛ (۳)

مردوں کے زندہ ہونے اور بیماروں کی شفا میں امیر المومنین علیہ السلام کی دعا کا مستجاب ہونا؛ (۴)

اس بات پر مشتمل باب کہ اہل بیت علیہم السلام مردوں کا زندہ کرنے اور بیماروں کا علاج کرنے پر قادر ہیں۔ (۵)

جناب ابوطالب علیہ السلام کے لئے خداوند عالم کی قدرت سے مژم راہب کا زندہ ہونا؛ (۶)

امام حسین علیہ السلام کی دعا سے خدا کی قدرت سے ایک مومنہ کا زندہ ہونا؛ (۷)

مومن بلخی کی زوجہ کا زندہ ہونا؛ یہ اکثر حج کے لئے جاتا تھا پھر وہاں سے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں آپ کی زیارت کے لئے آتا تھا اور دینی مصالح و مسائل کو حضرت سے دریافت کرتا تھا۔ (۸)

صادق آل محمد علیہ السلام کی برکت سے بعض اموات کا زندہ ہونا؛ (۹)

۱۔ الخرائج ج ۳ ص ۹۲۶؛ بحار ج ۱۸ ص ۱۶
۲۔ بحار ج ۱۸ ص ۲۰
۳۔ بحار ج ۳۵ ص ۳۱۴
۴۔ بحار ج ۴۱ ص ۱۹
۵۔ بحار ج ۲۷ ص ۲۹
۶۔ بحار ج ۳۵ ص ۳۱، ۱۰۳
۷۔ بحار ج ۴۴ ص ۱۸
۸۔ بحار ج ۶ ۴ ص ۴۷
۹۔ بحار ج ۴۷ ص ۹۷۔ ۱۱۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

امام رضا علیہ السلام کی دعا سے دو مردوں کا زندہ ہونا؛(۱)

مردے کے جزائی حکم کا باب نیز ان حیوانات کا حکم جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔(۲)

اس بات کی ممانعت کہ کوئی کسی سے کہے: ''نوجان تمہارے لئے اور نوفلاں کے لئے''۔

رسول اکرمؐ کی حدیث میں ہے: جسے پسند ہو کہ میری جیسی زندگی بسر ے، میری جیسی موت سے ہمکنار ہو اور جنت عدن میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے اور اس کے دشمن کو دشمن قرار دے۔ایک دوسری روایت میں ہے: اسے چاہئے کہ وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اس کے بعد اوصیاء کو دوست رکھے کہ وہ تمہیں ہدایت سے دور نہیں کریں گے اور گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔(۳)

رسول وآل رسول علیہم السلام کا حق:

اس بات کا بیان کہ انسان کی جسمانی زندگی، حیوانی روح کے ذریعہ ہوتی ہے اور ابدی زندگی ایمان وعلم اور روحانی کمالات کے ذریعہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان ابدی سعادت سے ہمکنار ہوتا ہے۔خداوند عالم نے بھی قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر زندہ کافروں کو مردہ اور موت سے ہمکنار ہونے والے مومنین کو صاحب حیات کی حیثیت سے توصیف کی ہے؛ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾۔(۴) نیز فرماتا ہے: ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾(۵) نسبی اعتبار سے حقیقی ماں باپ کا حق بھی اس دنیا کی فانی زندگی میں ان کی دخالت کے پیش نظر اسی وقت لازمی ہوگا جب وہ اس حیات کی تقویت کریں اور (اُس دنیا) کی زندگی کی تائید کریں۔رسول اکرم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا حق بھی دو اعتبار سے محقق ہوتا ہے: ایک یہ کہ وہ تمام مخلوقات کی تخلیق کی علت غائی ہیں، تمام مخلوقات انہیں کے وجود کے زیر سایہ باقی ہیں اور انہیں کے وسیلہ سے انہیں رزق دیا جاتا ہے، بارش بھی انہیں کی برکت سے ہوتی ہے، ان کے وجود کی برکت سے خداوند عالم مخلوقات سے عذاب کو دور رکھتا ہے۔دوسرے وہی عظیم حیات ہے کہ انہیں کے سبب ان کی ہدایت ہوتی ہے، ان کے نور سے کسب ضیا کرتے ہیں اور انہیں کے چشمۂ علم کی برکت سے

۱۔ بحار ج۴۹ ص۶۰ ۲۔ بحار ج۶۶ ص۴۸ ۳۔ بحار ج۳۶ ص۲۴۸

۴۔ آل عمران/۱۶۹: ''اور خبردار راہ خدا میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ خیال نہ کرنا''۔

۵۔ نحل/۹۷: ''یقیناً ہم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے''۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خداوند عالم ان کو پاکیزہ زندگی سے ہمکنار کرتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔(۱)

ایک دوسرے پر رحم ومہربانی کرنے اور مومن کو زندہ کرنے پر مشتمل باب؛(۲)

اس باب میں آیۂ مبارکہ: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾(۳) کی تفسیر؛

کافی: فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی: مولا! آپ آیۂ مبارکہ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ یعنی جلنے اور ڈوبنے سے نجات دے۔ میں نے عرض کی: اگر کوئی انسان کو گمراہی سے راہ نجات کی طرف لائے اس کے بارے میں؟ فرمایا: یہ آیت کی عظیم تاویل ہے۔(۴)

امر ائمہ طاہرین علیہم السلام کے احیاء کی فضیلت؛(۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے تا کہ میرے امر کا حیاء کرے تو اس دن اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن سب کے دل مردہ ہوں گے۔(۶)

دشمن خدا اور رسول حیی بن اخطب یہودی کا قتل؛(۷)

یہ وہی ہے جس نے کعب بن اسید کو عہد شکنی کے لئے بھیجا تھا اور جو اس نے اپنے اور رسول کے درمیان ہونے والے عہد کو پارہ پارہ کر دیا۔(۸)

حیی کے اشعار کا بیان جنہیں اس نے اسوقت کہا تھا جب اسے قتل کے لئے لے جایا جا رہا تھا، اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے درخواست کی کہ اس کی بیوی کو اسیر نہ کیا جائے۔(۹)

حیی اور اس کے مانند دوسرے افراد کی مذمتوں کا ذکر؛(۱۰)

حضرت زکریا اور جناب یحیی علیہما السلام کے واقعات پر مشتمل باب؛(۱۱)

۱۔ بحار ج ۳۶ ص ۱۳
۲۔ بحار ج ۷۴ ص ۳۹۰
۳۔ مائدہ/۳۲؛ "اور جس نے ایک نفس کو زندگی دے دی اس نے گویا سارے انسانوں کو زندگی دے دی"۔
۴۔ کافی ج ۲ ص ۲۱۰ ح ۲؛ بحار ج ۷۴ ص ۴۰۳
۵۔ بحار ج ۹۹ ص ۲۰۲
۶۔ بحار ج ۴۴ ص ۲۷۸، ۲۸۲
۷۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۲، ۲۳۷
۸۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۲
۹۔ بحار ج ۲۰ ص ۲۶۳
۱۰۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۶۳
۱۱۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۶۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

اس باب میں ہے: بیت المقدس میں یہودی اور عیسائی علماء و دانشوروں کے ہمراہ جناب یحییٰ کی عبادت اور زہد و تقویٰ کا ذکر اور خشیت الٰہی سے ان کا گریہ کرنا؛ (۱)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''بکی'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

کافی: حضرت یحییٰ علیہ السلام جب بھی کہتے تھے: یارب۔ خداوند عالم فرماتا تھا: اے یحییٰ! میں تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ (۲)

ام یحییٰ سے حضرت خدیجہ اور جناب آسیہ علیہا السلام کی ہم مرتبہ ام کلثوم مراد ہیں۔ (۳)

بیان کیا جاتا ہے کہ بچوں نے جناب یحییٰ علیہ السلام سے (ایام طفلی میں) کہا: آؤ ہمارے ساتھ کھیلو۔ انہوں نے جواب دیا: میں کھیل کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں؛ خداوند عالم نے بھی ان کے متعلق نازل فرمایا: ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾۔ (۴)(۵)

قصص الانبیاء: جب حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو ان کو آسمان پر لے جایا گیا، ان کو جنت کے باغوں سے غذا دی جاتی تھی تا کہ دودھ سے دور رہیں۔ پھر ان کو ان کے والد کے پاس لایا گیا اور گھر ان کے نور سے روشن و منور ہو گیا۔ (۶)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قتل اور خون کا ابلنا؛ یہاں تک کہ جب بخت النصر نے ستر ہزار افراد کو قتل کیا تب جا کر خون کا ابلنا بند ہوا۔ (۷)

شام کے یہودی دانشوروں کے پاس حضرت یحییٰ بن زکریا کا خون آلودہ جبہ باقی رہ گیا، انہوں نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ جب دیکھو کہ اس کپڑے سے قطرہ قطرہ خون ٹپک رہا ہے تو سمجھ لینا کہ ابوسفاک یعنی رسول خداؐ کے والد پیدا ہو چکے ہیں۔ (۸)

مؤلف: لفظ ''بلس'' کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ ابلیس جن شکاری وسائل اور رسیوں سے انسانوں کا شکار

۱۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۶۵
۲۔ کافی ج ۲ ص ۵۳۵ ح ۳۸/
۳۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۶۸
۴۔ مریم/۱۲؛ ''اور ہم نے انہیں بچپنے ہی میں نبوت عطا کر دی''۔
۵۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۷۷، ۱۸۵
۶۔ قصص الانبیاء ص ۲۱۶ ح ۲۸۲/؛ بحار ج ۱۴ ص ۱۸۰
۷۔ بحار ج ۱۴ ص ۱۸، ۳۵۴؛ ج ۴۵ ص ۲۲۹
۸۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کرتا تھا، ان کو اس نے جناب یحییٰ کے سامنے پیش کیا۔

یحییٰ بن احمد بن سعید حلی... محقق حلیؒ کے چچیرے بھائی، شاگرد اور الجامع کے مؤلف ہیں۔ الامل الآمل میں ان کے متعلق ہے: علامہ نے ان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ زاہد و متقی تھے؛ ان کے متعلق ابن داؤد کی رائے یہ ہے کہ یحییٰ بن احمد بن سعید، ہمارے استاد، پیشوا اور باتقویٰ علامہ تھے، انہوں نے ادبی، فقہی اور اصولی تمام علوم وفنون کو اپنے وجود میں جمع کرلیا تھا، فضلاء میں سب سے زیادہ باتقویٰ اور زاہد تھے، انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے الجامع للشرائع اور المدخل فی اصول الفقہ وغیرہ کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ ۶۹۰ھ کو ذی الحجہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ (۱)

یحییٰ بن احمد بن محمد اکبر بن عبداللہ شہید بن حسن مکفوف بن علی اصغر بن امام زین العابدین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام... کنیت ابومحمد تھی، نیشاپور کے نقیب النقباء تھے، ''شیخ العترہ'' کے لقب سے بھی ملقب تھے۔

رجال نجاشی: عالم و متکلم فقیہ تھے، نیشاپور میں مقیم تھے، انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: کتاب الاصول، الامامہ، الفرائض، الایضاح فی المسح علی الخفین... (۲)

یحییٰ بن اکثم تمیمی قاضی... عراق کے قاضیوں میں سب سے زیادہ شائستہ قاضی تھا، ابن خلکان، مسعودی اور دوسروں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ وہ مامون کی نظر میں انتہائی محبوب تھا، کسی کو بھی پر مقدم نہیں کرتا تھا۔ مامون نے اس سے پوچھا: یہ کس کا شعر ہے:

قاض یری الحد فی الزنا ولا یری علی من یلوط من باس؟ (۳)

انہوں نے جواب دیا:

ما احسب الجور ینقض علی ال امہ وال من آل عباس (۴)

کہا گیا ہے کہ وہ ہر علم میں دوسروں کے پیشوا اور قبیلہ بنی تمیم کے سب سے بڑا فقیہ تھا، اس نے کتابیں بھی

۱۔ امل الآمل ج ۲ ص ۳۴۷ نقل از رجال ابن داؤد ص ۲۰۲ نمبر ۱۶۹۲ ۲۔ رجال نجاشی ص ۴۴۳ نمبر ۱۱۹۴

۳۔ ایسا قاضی جو زنا کی حد کا قائل ہے لیکن لواط کے لئے گناہ کا قائل نہیں ہے۔

۴۔ میں گمان نہیں کرتا کہ ظلم وستم اختتام پذیر ہوگا اور امت مسلمہ پر آل عباس کے بعد کوئی والی وحاکم ہوگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

لکھی ہیں۔(۱)

مامون کے دربار میں خود اسی کے علماء کے سامنے امام جواد علیہ السلام کے ساتھ ابن اکثم کا مناظرہ؛ اس مُحرم کے مسئلہ میں جس نے حالت احرام میں شکار کیا تھا، امام نے اس کا اتنا تفصیلی جواب دیا کہ خود ابن اکثم متحیر رہ گیا، اس کے چہرے سے ایسی ناتوانی اور ناامیدی ظاہر ہوئی کہ مجلس میں موجود تمام لوگوں نے اس کا احساس کیا۔(۲)

امام جواد علیہ السلام کے سامنے ان دونوں (ابوبکر وعمر) کی مدح وستائش میں جعلی احادیث پیش کرنا اور امام کا جواب دینا؛(۳)

امام ہادی علیہ السلام سے یحییٰ کے سوالات اور امام کا جواب؛ ان میں سے ایک سوال آیۂ مبارکہ ﴿ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ﴾ (۴) سے متعلق تھا۔ حضرت نے اس طرح جواب دیا: یعنی اس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی دونوں پیدا ہوئے۔ عرب ہر نر ومادہ کو ''زوجان'' کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک ایک زوج ہے۔ خدا کی پناہ کہ اس کا مقصود وہی چیز ہو جس کے ذریعہ تم نے خود کو فریب دیا ہے اور چاہتے ہو کہ گناہ (ہم جنسی) کے ارتکاب کے لئے رخصت حاصل کرو۔ ﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ☆ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا﴾ (۵) البتہ اگر توبہ نہ کرو۔(۶)

کافی: محمد بن ابی العلا سے مروی ہے کہ میں نے سامرا کے قاضی یحییٰ بن اکثم کو آزمانے کے بعد متعدد مرتبہ اس سے علوم آل محمد علیہم السلام کے سلسلہ میں بحث وگفتگو کی اور خطوط ردوبدل کئے، میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا: ایک دن میں قبر رسول کے طواف میں مشغول تھا کہ میں نے حضرت محمد بن علی الرضا (امام جواد علیہ السلام) کو طواف کرتے ہوئے دیکھا، وہاں میں نے بعض مسائل کے متعلق استفسار کیا اور انہوں نے تمام مسائل کا جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ میں ایک سوال اور کرنا چاہتا ہوں لیکن سوال کرنے میں شرمندگی محسوس ہو رہی

۱۔ وفیات الاعیان ج۶ ص۱۴۷ نمبر۷۹۳؛ مروج الذہب ج۳ ص۴۳۴

۲۔ بحار ج۵۰ ص۷۶؛ ج۱۰ ص۳۸۲

۳۔ بحار ج۵۰ ص۸۰

۴۔ شوریٰ ر۵۰: ''یا پھر بیٹے اور بیٹیاں دونوں کو جمع کر دیتا ہے''۔

۵۔ فرقان ر۶۸، ۶۹: ''جو ایسا عمل کرے گا وہ اپنے عمل کی سزا بھی برداشت کرے گا، جسے روز قیامت رگنا کر دیا جائے گا اور وہ اسی میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ پڑا رہے گا''۔

۶۔ بحار ج۱۰ ص۳۸۹؛ ج۵۰ ص۱۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہارے سوال کرنے سے پہلے ہی اس کی وضاحت کئے دیتا ہوں۔ تم پوچھنا چاہتے ہو کہ امام کون ہے؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں یہی سوال کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: میں ہوں۔ میں نے پوچھا: اس کی نشانی کیا ہے؟ ان کے ہاتھ میں ایک عصا تھا وہ گویا ہوا: یہ میرے مولا، اس زمانہ کے امام اور خداوند عالم کی حجت ہیں۔(۱)

دمیری نے حیاۃ الحیوان میں لفظ ''زاغ'' کے ذیل میں لکھا ہے کہ یحییٰ کی ربذہ میں وفات ہوئی ہے اور وہیں پر ۲۴۲ھ میں مدفون ہوا۔(۲)

یحییٰ بن ام طویل... حضرت امام سجاد علیہ السلام کے باب اور آپ کے مخصوص حواریوں (اصحاب) میں سے تھے۔ حجاج نے ان کو قتل کیا اور واسط میں سپرد خاک کئے گئے۔(۳)

عیون معجزات میں ہے: یحییٰ بن ام طویل، حضرت زین العابدین علیہ السلام کے ماموں کے فرزند تھے۔(۴)

کافی: یمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن ام طویل کو دیکھا کہ وہ میدان کوفہ میں کھڑے تھے، پھر انہوں نے بلند آواز سے کہا: اے گروہ دوستان خدا! بے شک جو باتیں تمہاری سماعتوں تک پہنچتی ہیں ان سے میں بیزار ہوں، جو حضرت علی علیہ السلام پر سب وشتم کرے اس پر خدا کی لعنت ہو، میں آل مروان اور خدا کے علاوہ جس چیز کی پرستش کرتے ہیں، ان سے بیزار ہوں۔ پھر اپنی آواز آہستہ کرتے ہوئے کہا: جو شخص خدا کے دوستوں کو دشنام دے، اس کے ساتھ ہم نشینی نہ کرو اور جس کو میرے عقیدہ ونظریہ پر شک ہے اس کے لئے دروازہ نہ کھولو... پھر انہوں نے آیۂ مبارکہ کی تلاوت کی: ﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾۔(۵)(۶)

بیان: یحییٰ بن ام طویل مطعمی امام حسین علیہ السلام کے صحابی تھے، فضل بن شاذان کا بیان ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۶۸ ۲۔ حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۵۳۰ ۳۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۶

۴۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۰۲

۵۔ کہف/۲۹: ''ہم نے یقیناً کافرین کے لئے اس آگ کا انتظام کر دیا ہے جس کے پردے چاروں طرف سے گھیرے ہوں گے اور وہ فریاد بھی کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو چہروں کو بھوک ڈالے گا یہ بدترین مشروب ہے اور جہنم بدترین ٹھکانا ہے''۔

۶۔ کافی ج ۲ ص ۳۷۹ ح ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

کے عہد میں ابتدائی مرحلہ میں صرف پانچ لوگ آپ کے ساتھ تھے جن میں سے ایک یحییٰ بن ام طویل بھی ہیں۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا؛ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد سبھی مرتد ہو گئے سوائے تین افراد کے: ابو خالد کابلی، یحییٰ بن ام طویل اور جبیر بن مطعم؛ پھر لوگ آہستہ آہستہ آنے لگے، حضرت سے ملحق ہوئے اور ان میں اضافہ ہوتا گیا۔ایک دوسری روایت میں جابر بن عبداللہ انصاری کا بھی ان میں اضافہ کیا گیا ہے۔امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حجاج نے ان کو بلا کر کہا کہ ابوتراب پر لعنت کرو لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا تو ان کے ہاتھ پیر کٹوا کر قتل کر دیا: میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے خاص افراد میں سے تھے۔(۱)

یحییٰ بن حبیب زیارت؛

کلبی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی ہے وہ عذاب الٰہی سے محفوظ و مامون ہو کر محشور کیا جائے گا، ان افراد میں یحییٰ بن حبیب، ابو عبیدہ اور عبدالرحمٰن بن حجاج بھی شامل ہیں۔ارشاد مفید اور اعلام الوریٰ میں ان کے وسیلہ سے ابو جعفر جواد علیہ السلام کی امامت پر حضرت رضا علیہ السلام کی نص بھی نقل کی گئی ہے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

مؤلف: شاید آپ کہیں کہ پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد میں ان کی وفات ہوئی ہے، پس انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے نص کو کیسے نقل کیا؟ جواب یہ ہے کہ پہلی روایت سے یہ لازم نہیں آتا کہ امام صادق علیہ السلام کے عہد میں ان کی وفات ہوئی ہو اس لئے کہ عبارت ''ان میں سے ایک یحییٰ بن حبیب ہے'' اگر راوی ہوں تو ممکن ہے ان کی وفات کے بعد اضافہ کیا گیا ہو، چاہے امام صادق علیہ السلام سے ہی مروی ہو۔اور ممکن ہے یہ ان روایتوں میں سے ہو جو بعد میں ظاہر ہوئی ہو؛ واللہ اعلم۔

یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن امام زین العابدین علیہ السلام؛ ان کی کنیت ابوالحسین تھی۔رجال نجاشی میں ان کے متعلق ہے:

عالم اور فاضل صدوق تھے، انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں

۱۔ بحار ج ۴۷ ص ۲۲۰ ۲۔ ارشاد مفید ص ۳۱۹؛ اعلام الوریٰ ص ۳۳۲؛ بحار ج ۵۰ ص ۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

نسب آل ابی طالب اور المسجد کی جانب اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ محمد بن عثمان بن حسن نصیبی نے مجھ سے بیان کیا کہ حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن نے اپنے جد کے وسیلہ سے مجھ سے حدیث بیان کی۔(۱)

یحییٰ بن خالد برمکی.... ہارون رشید کا قابل اعتماد اور اس کا وزیر تھا، اس سے مربوط بعض مطالب لفظ "برمک" کے ذیل میں بیان کئے گئے۔

وہ ہشام بن حکم کے خلاف فعالیت کرتا تھا اور ان کے خلاف ہارون رشید کو بھڑکاتا تھا تاکہ ان کو قتل کروا سکے وہ زیادہ تر اسی نہج پر زندگی بسر کرتا تھا جس کا تذکرہ لفظ "ہشم" کے ذیل میں کیا جائے گا۔(۲)

اس رفتار کی وجہ یہ تھی کہ ہشام فلسفیوں پر طعن کرتے تھے اور یحییٰ فلسفیوں کو بہت زیادہ دوست رکھتا تھا، ان کی روش کو وسعت دینے میں ان کی مدد کرتا تھا اور بہت سی فارسی کتابوں سے بھی واقف تھا۔(۳)

موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے خلاف یحییٰ بن خالد کی جعفر بن محمد بن اشعث سے چغلی کی وجہ؛(۴)

مختصر البصائر و بصائر الدرجات: یحییٰ بن خالد نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے لئے زہر آلود خرما اور تلسی بھیجی۔(۵)

امام رضا علیہ السلام کی حدیث میں ہے: یحییٰ بن خالد نے آپ (موسیٰ بن جعفر علیہ السلام) کو تین خرموں سے مسموم کیا۔(۶)

غیبت طوسی: داؤد زربی سے مروی ہے کہ عبد صالح (امام کاظم علیہ السلام) جب زندان میں تھے تو انہوں نے مجھے پیغام دیا: اس شخص یعنی یحییٰ بن خالد کے پاس جاؤ اور کہو کہ فلاں شخص نے پیغام دیا ہے کہ یہ تم نے کیا کیا، مجھے غریب الوطن کیا اور مجھے میرے اہل و عیال سے دور کر دیا؟ میں بھی اس کے پاس پہنچا اور اس سے امام کی بات بیان کی، اس نے کہا: زبیدہ بے شوہر کی ہو جائے، اس نے بہت زیادہ قسم کھائی کہ میں دو ہزار درہم دینے کے لئے تیار ہوں تاکہ وہ قید سے آزاد ہو جائیں۔(۷)

کافی: ابوالحسن علیہ السلام کی وجہ سے یحییٰ بن خالد اور آل برمک سے خداوند عالم کا انتقام؛(۸)

۱۔ رجال نجاشی ص ۴۴۱ نمبر ۱۱۸۹ ۲۔ بحار ج ۴۸ ص ۱۸۹ ۳۔ بحار ج ۶۰ ص ۱۹۷

۴۔ بحار ج ۴۸ ص ۲۳، ۲۷۰ ۵۔ مختصر البصائر ص ۷؛ بصائر الدرجات ص ۵۰۱ ح ۳؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۶

۶۔ بحار ج ۴۹ ص ۶۶؛ ج ۴۸ ص ۲۴۲ ۷۔ غیبت طوسی ص ۳۴؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۳۷

کافی ج ۲ ص ۲۲۴ ح ۱۰؛ بحار ج ۴۸ ص ۲۴۹؛ ج ۴۹ ص ۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عیون اخبار الرضا: یحییٰ بن خالد نے ظالم ہارون سے کہا: علی بن موسیٰ اپنے گھر میں بیٹھ کر لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ ہارون نے کہا: جو ہم نے ان کے والد کے ساتھ کیا اس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا، کیا تم چاہتے ہو کہ ان سبھی کو قتل کر دوں؟ اہل برمک اہل بیت علیہم السلام سے کینہ توزی کرتے تھے اور اعلانیہ طور پر شدید دشمنی کا مظاہرہ کرتے تھے۔(۱)

مؤلف: شہید اول کے مجموعہ میں شیخ بہائیؒ کے جد شیخ محمد بن علی جبعی کی تحریر میں دیکھا ہے؛ ان کا بیان ہے کہ ابن مسکویہ سے منقول ہے کہ یحییٰ بن خالد کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے اس نے اپنے بچوں کے استاد کو دیتے ہوئے حکم دیا تھا کہ اسے میرے بچوں کو سکھاؤ؛ اس صحیفہ کے بعض فقرے یہ ہیں: شکر و سپاس نعمتوں کی کنجی ہے، مذمت خواہشوں کا تالا ہے، صبر و شکیبائی سکون و آرام کا باعث ہے، نالہ و فریاد غم و اندوہ کو پراگندہ کر دیتا ہے، نیکی آزاد انسان کو غلام بنا دیتی ہے، جس کے اوپر معصیت گراں محسوس ہوتی ہے اس کے لئے اطاعت آسان ہو جاتی ہے، جو شخص دنیا سے مدد طلب کرتا ہے تو وہ اسے مصائب و آلام کے سپرد کر دیتی ہے... بیمار دل باطل چیزوں کی طرف بھاگتا ہے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.org

یحییٰ بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام:

حیات و منزلت:

جب ان کے والد زید شہید ہوئے اور وہ ان کے دفن و کفن سے فارغ ہوئے تو نینوا گئے اور وہاں سے مدائن تشریف لے گئے، وہاں یوسف بن عمر ثقفی نے کچھ لوگوں کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا لیکن وہ ان کے ہاتھ نہیں آئے اور بھاگ کر سرخس پہنچے، خراسان کے حاکم نصر بن سیار نے ایک ناپاک لشکر کو ان کے پاس بھیجا، انہوں نے ان کے ساتھ جنگ کی پھر وہاں سے جوزجان نکل گئے، اس نے دوسرے لشکر کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیجا، چنانچہ انہوں نے اس لشکر کو بھاگنے پر مجبور کر دیا لیکن ان کی پیشانی پر ایک تیر لگا جس سے آپ کی موت ہو گئی۔ سپاہیوں نے ان کا سر تن سے جدا کیا اور جسم کو جوزجان کے دروازہ پر لٹکا دیا، وہ اسی طرح دار پر رہے یہاں تک کہ ان کا جسم سیاہ ہو گیا، وہ ۱۲۵ھ کو قتل ہوئے، ان کی ماں کا نام ریطہ بنت ابو ہاشم

۱۔ عیون اخبار الرضا ج۲ ص۲۲۶ ح۴؛ بحار ج۴۹ ص۱۳۳ ۲۔ بحار ج۷۴ ص۲۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ تھا جن کے حالات زندگی منتہی الامال میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔(۱) صحیفہ سجادیہ کی سند میں بھی ان سے مربوط بعض مطالب موجود ہیں جس کا ایک فقرہ یہ ہے: بے شک امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کے قتل پر گریہ کیا اور بہت زیادہ غمگین ہوئے۔(۲)

زید بن علی کے بارے میں؛

کفایۃ الاثر: متوکل بن ہارون سے منقول ہے کہ جناب زید کی شہادت کے بعد میں نے ان کے بیٹے یحییٰ کو اس وقت دیکھا جب وہ خراسان جارہے تھے، وہ عقل و دانش میں انتہائی برجستہ تھے، ان کے والد کے بارے میں سوال کیا تو کہا: ان کو قتل کردیا گیا اور میدان کوفہ میں دار پر لٹکا دیا گیا، پھر اس طرح گریہ کیا کہ میں بھی رونے لگا اور آخر کار بیہوش ہوگئے۔ ہوش آنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے والد کے حملہ کی وجہ کیا تھی حالانکہ اپنے تجربہ سے وہ کوفہ کے لوگوں کو پہنچاتے تھے؟ جواب دیا: میں نے یہی سوال اپنے والد سے کیا تھا، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے اپنا امام حسینؑ کی پشت پر ہاتھ رکھ فرمایا: ''تمہاری نسل سے زید نامی شخص ظاہر ہوگا جسے لوگ شہید کریں گے، قیامت کے دن وہ اور اس کے چاہنے والے، لوگوں کے پہلو سے گزرتے ہوئے جنت میں داخل ہوجائیں گے'' میرے والد نے فرمایا کہ میں ایسا ہونا چاہتا تھا جیسا رسول خداؐ نے فرمایا تھا۔ پھر یحییٰ نے کہا: خدا میرے والد پر رحمت نازل کرے، انتہائی پارسا اور زاہد تھے، راتوں کو شب بیداری کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے، وہ جیسے تھے اسی طرح راہ خدا میں جہاد کیا۔ میں نے کہا: آپ نے امام کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ فرمایا: نہیں، میرے والد امام نہیں تھے لیکن سادات میں بزرگ، پارسا و زاہد اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے تھے۔ میں نے کہا: اے فرزند رسول! کیا آپ کے والد نے امامت کا دعویٰ نہیں کیا اور راہ خدا میں جہاد کے لئے قیام نہیں کیا حالانکہ رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو ناحق امامت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے؟ کہا: خاموش رہو اے عبداللہ! میرے والد اس سے زیادہ عقلمند تھے کہ ایسی چیز کا دعویٰ کریں جو ان کا حق نہیں تھا بلکہ وہ کہتے تھے: میں تمہیں رضائے الٰہی کی دعوت دے رہا ہوں، میرے والد کی

۱۔ منتہی الآمال ج ۲ ص ۶۱

۲۔ الصحیفۃ السجادیہ ص ۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

مراد میرے چچا جعفر (امام صادق علیہ السلام) تھے۔ میں نے کہا: کیا آج وہی صاحب امر (امامت) ہیں؟ کہا: ہاں۔ وہ بنی ہاشم کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے والد کی عبادت وزہد کا تذکرہ کیا۔(۱)

فیروز آبادی ''قاموس'' میں لکھتے ہیں: سورین، سرزمین رے کی ایک نہر کا نام ہے، وہاں کے لوگ اسے منحوس شمار کرتے ہیں اس لئے کہ جس تلوار سے جناب یحیٰی کو شہید کیا گیا تھا اسے اسی نہر کے پانی سے دھویا گیا تھا۔(۲)

یحیٰی بن سعید حلی... ''یحیٰی بن احمد بن سعید'' کے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا گیا۔

یحیٰی بن سعید بن قیس انصاری مدنی... شیخ طوسیؒ نے ان کو اصحاب امام صادق علیہ السلام میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے تابعی ہیں جن سے اسناد دی گئی ہے، ان کی کنیت ابوسعید تھی، مالک بن نجار کے فرزندوں میں سے تھے، ۱۴۳ھ کو مقام ہاشمیہ میں ان کی وفات ہوئی ہے، وہ ابوجعفر کی طرف سے وہاں کے قاضی بھی تھے۔(۳)

یحیٰی بن ضحاک سمرقندی... خراسان کے اطراف کے رہنے والا تھا، اسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ امامت کے موضوع پر مناظرہ کیا تھا۔(۴)

یحیٰی بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدنی؛ صاحب دیلم تھے، جب وہاں پہنچے تو لوگ ان کے اردگرد جمع ہوئے اور آس پاس کے رہنے والوں نے بھی ان کی بیعت کی، جب بہت زیادہ قدرت مند ہوئے تو رشید کو ان کی طرف سے تشویش ہونے لگی، اسی لئے اس نے ان کے خلاف چارہ جوئی کی پھر ان کو امان دیتے ہوئے ان کے اور ان کے چاہنے والوں کے لئے امان نامہ بھیجا اور ان کو ضمانت نامہ بھی دیا لیکن جب رشید کے پاس آئے تو اس نے یحیٰی کے قتل کا ارادہ کیا اور ان کے ساتھ کئے گئے امان کو توڑ دیا۔ ابو البختری وہب بن وہب نے اس امان نامہ کا پاس ولحاظ نہ کرتے ہوئے ان کو زندان میں ڈال دیا، پھر ۱۷۵ھ کو زہر سے یا پھر بھوک پیاس سے یا مستقل طور پر دروازہ بند کرنے کی وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا۔ ان کی داستان بہت طویل ہے، تفصیل کے لئے عمدۃ الطالب، مقاتل الطالبین اور دوسری کتابوں کی جانب

۱۔ بحار ج ۴۶ ص ۱۹۹ ۲۔ القاموس المحیط ج ۲ ص ۵۵ ۳۔ رجال طوسی ص ۳۳۳ نمبر ۴

۴۔ بحار ج ۴۷ ص ۳۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

رجوع کیا جاسکتا ہے۔(۱)

کافی: کلینی نے اپنی سند سے عبداللہ بن ابراہیم جعفری سے نقل کیا ہے کہ یحییٰ بن عبداللہ بن حسن نے ایک خط میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو لکھا: ''میں اپنے آپ کو تقوائے الٰہی کی سفارش کرتا ہوں اسی چیز کی آپ کو بھی سفارش کرتا ہوں، اس لئے کہ پرہیزگاری خداوند عالم کی اولین و آخرین سفارش ہے، دین خدا کے ایک ساتھی اور ناشر اطاعت الٰہی نے مجھے بتایا کہ آپ نے مجھ پر ترحم کیا ہے اور میری نصرت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں، میں نے آپ کو آل محمد علیہم السلام کے اس شخص کی دعوت کی سفارش کی جسے لوگ پسند کرتے ہیں لیکن آپ اس کی دعوت پر لبیک کہنے کے لئے تیار نہیں ہوئے، آپ کے پہلے آپ کے والد بھی اس بات پر تیار نہیں ہوئے۔ آپ لوگ زمانہ قدیم ہی سے ایسی چیز کا دعویٰ کرتے آئے ہیں جو آپ میں نہیں ہے، آپ نے اپنی آرزو کو وہاں تک پہنچا دیا کہ خدا نے بھی بخشش سے ہاتھ کھینچ لیا۔ بنابریں آپ ہوا پرست ہوئے اور گمراہ ہوگئے، میں آپ کو اس چیز سے خبردار کر رہا ہوں جس سے خداوند عالم نے بھی آپ کو خبردار کر رکھا ہے۔(۲)

یحییٰ بن شرف الدین:

سید اجل عزالدین ابوالقاسم یحییٰ بن شرف الدین بن ابی الفضل محمد بن ابی القاسم علی بن محمد بن سید اجل نقیب النقباء ابوالحسن مطہر بن ذی الحسین علی زکی بن ابی الفضل محمد (معروف بہ سلطان محمد شریف) بن سید اجل ابوالقاسم علی (نقیب قم) بن ابوجعفر محمد بن حمزہ قمی بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ السلام .... برجستہ عالم و فاضل تھے، عالم تشیع کی چکی انہیں کے محور پر گردش کرتی ہے، خداوند عالم ان کی بقا کے ذریعہ مسلمانوں کو بہرہ مند کرے، انہوں نے اپنے برجستہ والد گرامی سید شرف الدین محمد اور ان کے مشائخ سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

شیخ منتجب الدین نے فہرست کے آخر میں یہی لکھا ہے اور کتاب کے آغاز میں بھی ان کی تفصیل سے مدح وستائش کی ہے؛ اس کا خلاصہ یہ ہے: میں نے اپنے سرور و آقا صدر کبیر کی عظیم مجلس درس میں شرکت کی... وہ سلطان عترت، ستون شریعت، رئیس رؤسائے شیعہ، صدر نشین علمائے عراق، پیشوائے علماء، یاور حق، حجت

۱۔ عمدۃ الطالب ص ۱۵۱؛ مقاتل الطالبین ص ۳۶۵، ۴۷۹؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۸۰۔۱۸۸

۲۔ کافی ج ۱ ص ۳۶۶ ح ۱۹؛ بحار ج ۴۸ ص ۱۶۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

خدا بر خلق، صاحب دو شرف اور دو طرفہ کرامت کے مالک تھے... پھر وہ آگے لکھتے ہیں: انہوں نے شیخ محمد بن احمد بن حسین نیشاپوری کی کتاب 'الاربعین عن الاربعین فی فضائل امیر المومنین علیہ السلام' کو دکھایا، حالانکہ وہ اس کتاب سے حیرت زدہ تھے، اپنی باتوں کے درمیان بتایا کہ شیخ ابو جعفر طوسی نے شیعہ مشائخ اور ان کی تصنیفات کے موضوع پر کتاب تالیف کی ہے، ان کے بعد اس موضوع پر کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے"۔ پھر مؤلف نے لکھا کہ میں نے ان کے لئے شیعہ مشائخ و مؤلفین کے اسماء پر مشتمل کتاب فہرست لکھی۔ نیز انہوں نے حدیث الاربعین عن الاربعین فی فضائل امیر المومنین علیہ السلام کو بھی تالیف کیا ہے۔(۱)

یحییٰ بن وثاب... انہوں نے عبید بن نضلہ کے سامنے قرائت کی ہے، ہر روز ایک آیت ان کے سامنے پڑھتے، اس طرح انہوں نے پورے قرآن کو سینتالیس برس میں ختم کیا۔ یحییٰ بن وثاب صراط مستقیم پر تھے، اعمش نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے؛ علامہ حلیؒ نے اپنی کتاب رجال میں یہی لکھا ہے۔(۲)

یحییٰ بن ہرثمہ بن اعین... ان کو متوکل نے مدینہ روانہ کیا تا کہ وہ ابوالحسن علی بن ہادی علیہ السلام کو مدینہ سے اس کے پاس لے آئیں۔ جب وہ امام ہادی علیہ السلام کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک خیاط ضخیم کپڑا کاٹنے میں مشغول تھا تا کہ اس سے امام اور آپ کے غلاموں کے لئے کپڑا سل سکے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ کچھ دوسرے درزیوں کو بھی لایا جائے تا کہ ایک ہی دن میں یہ کام ختم ہو جائے۔ پھر فرمایا: اے یحییٰ! ضرورت کی چیزیں آج ہی مدینہ سے لے لو اس لئے کہ کل اسی وقت ہم روانہ ہوں گے۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ میں ان کی خدمت سے رخصت ہوا، مجھے ایسے لباسوں کی سلائی پر بہت حیرت تھی، خود سے کہا: ہم تو حجاز کی شدید گرمی میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور عراق و حجاز کے فاصلہ کو دس دنوں میں طے کر لیں گے، ان لباسوں کا کیا کریں گے؟ میں اس وقت مذہب حشویہ کا پیروکار تھا، میں نے اپنے آپ سے کہا: اس شخص نے اب تک سفر نہیں کیا ہے اور سوچتا ہے کہ ہر سفر میں ایسے لباسوں کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔ حیرت تو رافضیوں پر ہے جو ایسی سمجھ رکھنے والے شخص کی امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا اور ایک صحرا میں پہنچے، اچانک سیاہ بادلوں نے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، فوراً ہی بجلی کڑکنے لگی، بادل ہمارے سروں کے اوپر پہنچ گئے اور تھوڑی ہی

۱۔ فہرست منتجب الدین ص ۳ ۲۔ رجال علامہ ص ۱۸۱ نمبر ۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دیر میں برف گرنے لگی اور شدید بارش ہونے لگی۔ اسی وقت امام اور ان کے غلاموں نے سلے ہوئے سخت اور ضخیم لباس پہن لئے، یحییٰ کو بھی ایک لباس دیا، اس بارش میں یحییٰ کے اسّی ساتھی مر گئے۔ یحییٰ نے اپنے آپ کو گھوڑے سے زمین پر گرایا اور امام کی رکاب میں پہنچ کر آپ کے پیروں کا بوسہ دیتے ہوئے بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں ہے، محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں اور آپ زمین پر خدا کے خلیفہ اور جانشین ہیں، میں اس سے قبل کافر تھا لیکن ابھی میں آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کر رہا ہوں۔(۱)

حجاج کے سامنے یحییٰ بن یعمر کا احتجاج؛ اس بات پر کہ حسن و حسین علیہما السلام رسول خداؐ کے فرزند ہیں۔(۲)

مؤلف: محی الدین کا تذکرہ لفظ ''عرب'' کے ذیل میں آئے گا۔

حیوانات اور ان کے اقسام پر مشتمل باب؛

حیوانات کی تقسیم بندی؛ جان لو کہ بعض حیوانات بچے دیتے ہیں اور بعض انڈے دیتے ہیں، جس کے کان ہوتے ہیں وہ بچے پیدا کرتے ہیں اور جن کے کان نہیں ہوتے ہیں وہ انڈے دیتے ہیں۔

تقسیم: بعض حیوانات آرام طبع ہوتے ہیں اور غصہ کم کرتے ہیں جیسے گائے؛ صحرائی سور جیسے بعض حیوانات تند طبیعت کے مالک اور غصہ ور ہوتے ہیں؛ بعض حیوانات بوجھ اٹھاتے ہیں جیسے اونٹ؛ بعض تیز چلتے ہیں جیسے سانپ؛ بعض جانور دلیر اور عظیم طبیعت کے مالک ہوتے ہیں جیسے شیر؛ بھیڑیئے جیسے بعض جانور طاقت ور، دھوکے باز اور وحشی ہوتے ہیں؛ ان میں سے بعض جیسے کتا غضبناک اور بیوقوف ہوتا ہے، لیکن چاپلوس اور جلدی آشنا ہو جاتا ہے؛ ہاتھی اور بندر نرم خو اور مانوس ہوتے ہیں؛ مور حسد کرنے والا اور گھمنڈی ہوتا ہے؛ گدھا اور اونٹ زیادہ حافظہ کے مالک ہوتے ہیں، وہ ایک مرتبہ راستہ دیکھ کر اسے بھولتے نہیں ہیں۔(۳)

بعض جانوروں کی آواز اور ان کے اذکار کے متعلق؛(۴)

بعض حیوانات کے اسماء اور ان کی خصلتوں کا ذکر؛(۵)

اس بات کا بیان کہ جانوروں میں شعور ہوتا ہے یا نہیں ہے؟ اور اس کی تفصیلی بحث؛(۶)

۱۔ بحار ج ۵۰ ص ۱۴۲ ۲۔ بحار ج ۱۰ ص ۱۴۷؛ ج ۲۵ ص ۲۴۴ ۳۔ بحار ج ۶۴ ص ۱۸

۴۔ بحار ج ۶۴ ص ۱۹، ۲۷؛ ج ۱۴ ص ۹۵، ۴۱۱ ۵۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۹ ۶۔ بحار ج ۶۴ ص ۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

بعض جانوروں کی دقیق نیرنگیوں کا تذکرہ؛ ان کی جانب لفظ ''خسس''، ''خطف'' اور ''نعم'' کے ذیل میں اشارہ کیا جائے گا اور بعض کی جانب لفظ ''ثعلب'' کے ذیل میں اشارہ کیا گیا۔(۱)

جن جانوروں کو مارنا ممنوع ہے، ان پر مشتمل باب؛(۲)

مؤلف: اس موضوع سے مربوط مطالب لفظ ''خطف'' کے ذیل میں بیان کئے جائیں گے۔

جن جانوروں کو مارنا جائز ہے ان کا بیان؛(۳)

من لایحضرہ الفقیہ: رسول اکرمؐ کی حدیث مناہی میں ہے: آنحضرت نے جانوروں کو آگ سے جلانے کی ممانعت فرمائی ہے اور شہد کی مکھیوں کو بھی مارنے سے منع فرمایا ہے۔(۴)

جانوروں کے متعلق آنحضرت سے معجزات کا ظہور؛(۵)

ان معجزات کا بیان؛ جن میں امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھوں حیوانات گویا ہوئے اور حضرت کے سامنے تسلیم ہوئے۔(۶)

Presented By: https://jafrilibrary.org

والسلام علیکم ورحمة الله برکاته

سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری

۲۹/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ؛ ۵/اپریل ۲۰۱۹ء

۱۔ بحار ج ۶۴ ص ۸۹ ۲۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۲۹ ۳۔ بحار ج ۶۴ ص ۲۴۷

۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۹،۵ ۵۔ بحار ج ۱۷ ص ۳۹۰ ۶۔ بحار ج ۴۱ ص ۲۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فہرست اردو

عرض مترجم ۹

حاب ۱۱

ارشادرسولؐ:لیت ...صاحبة الجمل الادبب ۱۱

جمل جاتے ہوئے عائشہ پرحواَب کے کتوں کا بھوکنا ۱۲

حبب ۱۲

خدا کی راہ میں محبت وعداوت پر مشتمل باب ۱۲

خدا کی راہ میں دوستی اوراس کی راہ میں دشمنی کے متعلق ۱۳

خداوندعالم سے محبت پر مشتمل باب ۱۴

رسول اکرم کی اطاعت اورآپ سے دوستی ۱۵

حبّ آل محمد علیہم السلام کی فضیلت ۱۶

آنحضرت سے محبت کے واقعات ۱۷

اہل بیت علیہم السلام سے محبت،انسان کی پاکیزہ ولادت کی علامت ہے ۱۸

عطیہ عوفی کو جابر بن عبداللہ کی وصیت ۲۰

حضرت علیؑ سے محبت کی فضیلت ۲۰

اہل بیتؑ کی ولایت اورمحبت ونصرت کا اجروثواب ۲۲

ایک نابینا عورت کا واقعہ ۲۳

ابن ابی الحدید کا بیان ۲۴

مومنین سے ایک دوسرے کی محبت والفت ۲۵

علماء سے محبت کی فضیلت ۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

صید اور اس کے احکام کا باب ۶۵
تلبیہ کی علت اور اس کے آداب واحکام ۶۶
فضائل طواف ۶۸
حجر اسود ۶۹
حجر و حطیم ۷۰
باب علت مقام ۷۰
سعی کے علل واسباب اور اس کے احکام ۷۰
مسجد الحرام کے فضائل واحکام پر مشتمل باب ۷۱
فضیلت آب زمزم ۷۱
عرفات میں وقوف؛ فضیلت واسباب اور احکام ۷۲
قربانی کا باب ۷۳
عید الاضحیٰ کی قربانی اور اس کے احکام ۷۴
منیٰ کے تمام احکام پر مشتمل باب ۷۴
حج اکبر کا مفہوم ۷۵
کعبہ کے اندر جانے اور اس کے آداب کا باب ۷۶
وداع خانہ کعبہ ۷۶
مکہ سے آنے والے شخص کے دیدار کا باب ۷۷
حج الوداع ۷۸
اتمام حجت ۷۹
خداوند عالم اور اہل بیتؑ کے احتجاجات پر مشتمل باب ۸۰
حجاج بن غلاط صحابی کا واقعہ ۸۷
حجاج بن یوسف ثقفی کے بعض حالات ۸۸
حجاج کے دربار میں ایک محب علی کا واقعہ ۸۹
حجاج کی ماں اور اس کی ولادت ۹۰
قید خانہ حجاج کی تفصیل ۹۱
حجاج کی بیماری اور موت ..... ۹۱_۹۲
ابن حجاج شاعر بغدادی ۹۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حجر ۹۲

باب حجر ۹۲

حجر اسود؛ خصوصیات و امتیازات ۹۳

حجر بن عدی کندی ۹۶

حجاز بن ابجر ۹۸

حجز ۹۹

حجز ۃ اللہ کا معنی و مفہوم ۹۹

حجل ۱۰۰

فضائل حضرت علیؑ ۱۰۰

حجم ۱۰۱

حجامت اور اس کی فضیلت ..... ۱۰۱_۱۰۷

حجن ۱۰۷

حدب ۱۰۷

باب غزوۂ حدیبیہ و بیعت رضوان ۱۰۷

حدث ۱۰۸

صادق انسان سے حدیث لینے کی فضیلت ۱۰۸

حدیث کا معنی و مفہوم ۱۰۸

نقل حدیث و روایت کے آداب ۱۰۹

اہمیت حدیث ۱۱۳

حدیث سلسلۃ الذہب ۱۱۴

عظمت حدیث محدثین کی نظر میں ۱۱۵

جعلی احادیث ۱۱۹

حدیث نفس ۱۲۱

محدث کے بارے میں ۱۲۱

حدد ۱۲۲

حدود ۱۲۲

حدید (لوہے) کی اہمیت و فوائد ..... ۱۲۳_۱۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ابن ابی الحدید معتزلی ۱۲۶
حدق ۱۲۶
مدینہ میں موجود سات باغوں کا واقعہ ۱۲۶
حذر ۱۲۷
حذر (احتیاط) پر مشتمل باب ۱۲۷
حذف ۱۲۷
حذیفہ بن اسید غفاری ۱۲۷
حذیفہ بن منصور بن کثیر خزاعی ۱۲۸
حذیفہ بن یمان ..... ۱۲۸_۱۳۷
حرب ۱۳۷
آداب جنگ پر مشتمل حضرت امیر کا خط ۱۳۷
حضرت علیؑ کی جوانمردی کے متعلق ابان بن تغلب کی روایت ۱۳۷
حرث ۱۳۸
حارث بن ابی شمر کے نام رسول کا خط ۱۳۸
حارث اعور کی روایت (حضرت امیر اور جناب خضر کے متعلق) ۱۳۸
حارث اعور کی دوسری روایتیں ۱۳۹
حارث اعور بن عبداللہ ہمدانی کے حالات ۱۴۰
حارث بن سعید حمدانی ۱۴۱
حارث بن عمرو فہری پر عذاب کا نزول ۱۴۱
حارث بن کلدہ ثقفی ۱۴۱
حارث بن مغیرہ نصری ۱۴۲
حارثہ بن مالک بن نعمان ۱۴۳
حارثہ بن نعمان انصاری خزرجی ۱۴۴
حرج ۱۴۴
حرر ۱۴۵
حرارت ۱۴۵
اہل حرہ کے قتل کی خبر آنحضرت کی زبانی ۱۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حر بن یزید ریاحی ۱۴۶
شیخ حر عاملی ۱۴۷
حرز ۱۴۸
ائمہ طاہرین علیہم السلام کے حرز اور تعویزوں سے متعلق ۱۴۸
حریز بن عبداللہ سجستانی ۱۵۰
حرس ۱۵۱
رسول خدا کی پاسبانی کرنے والے ۱۵۱
حرش ۱۵۱
جانوروں کو ایک دوسرے سے لڑانے پر مشتمل باب ۱۵۱
حرص ۱۵۲
لالچ اور آزادلمبی آرزوؤں پر مشتمل باب ۱۵۲
حرف ۱۵۴
حرق ۱۵۴
مسجد النبی میں آتش سوزی ۱۵۴
حرقص ۱۵۴
حرقوص بن زہیر ۱۵۴
حرقوص نامی کیڑا ۱۵۵
حرک ۱۵۵
خداوند عالم کے لئے حرکت وانتقال کی نفی پر مشتمل باب ۱۵۵
حرم ۱۵۵
حرام اور اس سے متعلق مباحث ۱۵۵
حرام کے حصول میں شدت امر ۱۵۶
حرم الٰہی کی فضیلت ۱۵۸
حرم میں مرنے والے کا اجر وثواب ۱۵۹
باب حکم حریم ۱۵۹
حرمل ۱۵۶
باب اسفند اور کندر ۱۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.org
Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

فوائد اسفند ۱۶۰
حرملہ بن کاہل کا قتل ۱۶۰
حرا ۱۶۲
غار حرا کے متعلق ۱۶۲
حزب ۱۶۳
غزوۂ احزاب ۱۶۳
حزبل ۱۶۳
مومن آل فرعون جناب حزبیل کا واقعہ توریہ ۱۶۳
حزر ۱۶۴
حزق ۱۶۴
حزقل ۱۶۵
جناب حزقیل کا واقعہ ۱۶۵
حزم ۱۶۷
دوراندیشی ۱۶۷
حزن ۱۶۷
باب حزن واندوہ ۱۶۷
حزن بن ابی وہب قرشی مخزومی ۱۷۰
حزا ۱۷۱
حسب ۱۷۱
محاسبہ اور حساب وکتاب ۱۷۱
محاسبہ نفس ۱۷۳
حسد ۱۷۵
باب حسد ۱۷۵
حسر ۱۷۹
یوم حسرت ۱۷۹
حسس ۱۸۰
حواس خمسہ ۱۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن

۱۸۰.....

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء پر مشتمل ابواب.....۱۸۰

امام حسن و حسین علیہما السلام کے نام.....۱۸۰

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ولادت.....۱۸۱

امام حسن علیہ السلام کے حالات زندگی.....۱۸۴

مکارم اخلاق.....۱۸۵

مصائب امام حسن علیہ السلام.....۱۸۶

شہادت امام حسن علیہ السلام.....۱۸۸

امام حسن علیہ السلام کی اولاد و ازواج کا تذکرہ.....۱۹۰

بعض اولاد حسن کے حالات.....۱۹۱

امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے فضائل و مناقب.....۱۹۳

امام حسین علیہ السلام سے مربوط مطالب.....۱۹۹

امام حسن عسکری علیہ السلام کی تاریخ اور حالات زندگی.....۲۰۱

وفات امام عسکری علیہ السلام.....۲۰۶

حسن بن ابی طالب یوسف، عزالدین.....۲۰۷

حسن بن ابی عقیل.....۲۰۷

حسن بن احمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب.....۲۰۷

حسن بصری.....۲۰۸

حسن بصری کے حالات.....۲۱۱

سید بدرالدین حسن بن جعفر بن فخرالدین.....۲۱۲

شیخ حسن بن شیخ جعفر بن شیخ خضر نجفی.....۲۱۲

حسن بن جہم بن بکیر بن اعین ابومحمد شیبانی.....۲۱۲

حسن بن حسن بن حسن مدنی.....۲۱۳

حسن بن حسن بن ابی طالب.....۲۱۳

شیخ جلیل شیخ السلام حسن بن حسین بن بابویہ قمی.....۲۱۳

حسن بن خالد بن محمد بن علی برقی.....۲۱۳

حسن بن حرزاد قمی.....۲۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسن بن راشد..... ۲۱۴
حسن بن ذکروان..... ۲۱۴
حسن بن زیاد عطار..... ۲۱۴
حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب..... ۲۱۵
حسن بن زید بن محمد... حسن بن علی بن ابی طالب..... ۲۱۶
شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن شیخ زین الدین شہید ثانی..... ۲۱۶
حسن بن سہل ذو قلمین..... ۲۱۷
حسن بن صالح بن حی ہمدانی ثوری کوفی..... ۲۱۸
حسن بن علی بن ابی عقیل ابو محمد عمانی..... ۲۲۰
شیخ حسن بن علی بن احمد عاملی..... ۲۲۰
حسن بن علی بن حسن بن..... ۲۲۱
شیخ تقی الدین حسن بن علی بن داؤد حلی..... ۲۲۱
حسین بن علی بن زیاد وشاء..... ۲۲۲
مولی حسن علی بن مولانا عبداللہ شوشتری..... ۲۲۲
حسن بن علی اصغر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب..... ۲۲۲
حسن بن علی بن فضال تیملی..... ۲۲۳
امیر سید حسن بن امیر سید علی... حسینی اصفہانی..... ۲۲۳
شیخ حسن بن علی بن محمد حر عاملی..... ۲۲۳
حسن بن علی بن یقطین بن موسیٰ..... ۲۲۴
حسن بن حسن بن طبرسی..... ۲۲۴
حسن بن محبوب سراد..... ۲۲۴
شیخ عز الدین حسن بن محمد بن ابراہیم.. عاملی دمشقی..... ۲۲۶
شیخ جلیل ابو علی حسن... شیخ طوسی..... ۲۲۶
سید نجیب الدین ابوم حمد حسن.... بن علی بن طالب امیر المومنینؑ..... ۲۲۶
ابو علی حسن بن محمد بن سماعہ کندی صیرفی..... ۲۲۶
شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن... عاملی جزینی..... ۲۲۷
حسن بن محمد بن یحییٰ ابو علی علوی "ابن اخی طاہر"..... ۲۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

ابو محمد حسن بن موسیٰ نوبختی ۲۲۷
حسن بن نضر ۲۲۸
حسن بن وجناء نصیبی ۲۲۹
آیۃ اللہ ابو منصور حسن بن یوسف بن مطہر حلی ۲۲۹
حسین بن ابراہیم بن سلام اللہ حسینی ۲۳۰
سید حسین بن ابراہیم بن عالم کامل امیر محمد قزوینی ۲۳۰
شیخ نصیر الدین ۲۳۱
حسین بن احمد بن حجاج شاعر ۲۳۱
حسین بن احمد سوراوی ۲۳۱
حسین بن بسطام ۲۳۱
حسن بن ثویر بن ابو فاختہ ۲۳۱
سید حسن بن سید ابو القاسم ۲۳۲
شیخ حسین بن حسن عاملی مشغری ۲۳۲
شیخ حسین بن حسن ظہیری عاملی ۲۳۲
حسین بن حمدان جنبلان ۲۳۲
حسین بن خالد صیرفی ۲۳۳
ابو عبداللہ حسین بن خالویہ ہمدانی ۲۳۳
حسین بن خلیفہ سلطان حسینی ۲۳۳
شیخ ابو القاسم بن روح نوبختی (نائب خاص امام زمانہ) ۲۳۳
حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ۲۳۵
حسین بن سعید اہوازی ۲۳۶
شیخ حسین بن شہاب الدین ۲۳۶
شیخ عز الدین حسین بن عبد الصمد عاملی جبعی ۲۳۶
شیخ جلیل ابو عبداللہ الحسین غضائری ۲۳۷
شرف الدین ابو عبداللہ حسینی حسینی حلبی ۲۳۷
موید الدین حسین بن علی اصفہانی ۲۳۸
حسین بن علی بن حسن علی بن ابی طالب ۲۳۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ۲۳۹
حسین بن علی بن حسین بن محمد بن یوسف ۲۳۹
حسین بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی ۲۳۹
حسین بن علی بن سفیان ابوعبداللہ بزوفری ۲۴۰
شیخ حسین بن علی بن محمد حر عاملی مشغری ۲۴۰
شیخ حسین بن علی ...شہید ثانی ۲۴۰
شیخ جمال الدین ابوالفتوح ...خزاعی رازی ۲۴۱
حسین بن قیاما ۲۴۱
شیخ جلیل حاج میرزا حسین نوری طبرسی ۲۴۱
حسین بن جمال الدین محمد بن حسین خوانساری ۲۴۲
سید حسین بن محیی الدین ...عاملی ۲۴۲
حسین بن محمد بن فضل ...بن عبدالملک ابومحمد ۲۴۲
شیخ حسین بن محیی الدین ...ابوجامع عاملی ۲۴۳
شیخ امام محیی الدین ابوعبداللہ الحسین ...حمدانی ۲۴۳
شیخ حسین بن مفلح صیمری ۲۴۳
حسین بن موسیٰ اردبیلی ۲۴۳
شیخ عزالدین حسین بن موسیٰ عاملی بابلی ۲۴۴
سید ابواحمد حسین بن موسیٰ ...بن موسیٰ بن جعفر الکاظم ۲۴۴
حسین بن یزید بن محمد بن عبدالملک ۲۴۴
محسن بن حسین بن علی بن ابی طالب ۲۴۴
محسن بن علی بن ابی طالب ۲۴۵
سید محسن اعرجی ۲۴۶
ملا فیض کاشانی ۲۴۷
محسن بن محمد مومن استرآبادی ۲۴۷
حسان بن ثابت انصاری خزرجی ۲۴۷
باب حسن خلق ۲۵۰
حسنہ سے مراد ولایت اہل بیتؑ اور سیئہ سے مراد عداوت اہل بیتؑ ۲۵۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انجام حسنہ کی بشارت وخوشحالی ۲۵۱
حشر ۲۵۳
حشر ونشر اور اس کی کیفیت ۲۵۳
حشر کی خصوصیات ۲۵۴
حصر ۲۵۵
رسول اکرمؐ کے پہلو پر حصیر کا اثر ۲۵۵
حصن ۲۵۵
حصین بن نمیر ۲۵۵
حصا ۲۵۶
سنگریزے والی عوتوں کے واقعات ۲۵۶
حضر ۲۵۶
باب آداب احتضار اور اس کے احکامات ۲۵۶
حالت احتضار کے وقت پڑھی جانے والی دعا ۲۵۸
محتضر کے پاس ائمہ کی موجودگی ۲۵۸
بعض افراد کی حالت احتضار کا بیان ۲۶۰
ایک گناہگار شخص کے حالت احتضار کا واقعہ ۲۶۱
حضور قلب، نماز کی روح ۲۶۱
حضرم ۲۶۳
ابن حضرمی کا واقعہ ۲۶۳
حطا ۲۶۴
حطب ۲۶۴
عہد جاہلیت میں عمر بن خطاب کا مشغلہ ۲۶۴
حمالۃ الحطب ۲۶۵
حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ ۲۶۵
حاطب بن ابی بلتعہ لخمی ۲۶۵
حطط ۲۶۵
حطم ۲۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

باب حطیم اور اس کی فضیلت ۲۶۶
حطیم، افضل ترین حصہ ۲۶۶
حفص ۲۶۶
حفص بن ابیض تمار کوفی ۲۶۶
بارہ ائمہ کے متعلق حفصہ بن سیرین سے آنحضرت کی روایت ۲۶۷
حفصہ کے حالات پر مشتمل باب ..... ۲۶۷_۲۶۹
جنت کے حلیم کا نزول ۲۶۹
حفظ ۲۷۰
حافظہ کی تقویت کے اسباب ۲۷۰
حضرت علیؑ کی شان میں آیۂ اذن واعیہ کا نزول ۲۷۱
حافظ چہل حدیث ۲۷۲
حافظ کی تعریف ۲۷۳
حافظ رجب برسی ۲۷۴
حافظ شیرازی ۲۷۴
شیخ شمس الدین محفوظ بن وشاح بن محمد ۲۷۴
حقب ۲۷۵
احقاب کیا ہے؟ ۲۷۵
حقد ۲۷۵
باب کینہ و دشمنی ۲۷۵
حقر ۲۷۶
تحقیر و حقارت ۲۷۶
حقف ۲۷۶
سورۂ احقاف ۲۷۶
قوم ہود کا واقعہ ۲۷۷
حقق ۲۸۱
حق بات کے ذریعہ باطل پر حق کو مقدم رکھنا ۲۸۰
باب جامع حقوق ۲۸۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

انکار حق کی مذمت ۲۸۱
علی مع الحق والحق مع علی ۲۸۲
مومن کے لئے حق کی مقرر کردہ چیزیں ۲۸۳
حقوق الاخوان ۲۸۳
حقن ۲۸۷
باب حجامت ۲۸۷
حکر ۲۸۸
باب احتکار ۲۸۸
حکم ۲۸۹
حکمت، امام کی معرفت ہے ۲۹۰
حکمت کی مدح، ستائش ۲۹۰
مخلوقات میں ودیعت کی گئی حکمت ۲۹۱
امام حسنؑ سے امیر المومنین کا سوال ۲۹۲
حکم بن ابی العاص بن امیہ ۲۹۴
حکم بن عتیبہ کوفی کندی ۲۹۴
حکم بن علبا اسدی ۲۹۵
حکم بن عمرو غفاری ۲۹۵
حکم بن عیینہ ۲۹۶
ابو محمد حکم بن ہشام بن حکم ۲۹۶
ام حکم بن ابوسفیان ۲۹۷
حکم بن بشار مروزی ۲۹۷
حکیم بن جبلہ عبدی ۲۹۷
حکیم بن حزام بن خویلد ۲۹۸
حکیمہ بنت ابوجعفر امام جواد ۲۹۹
حکیمہ بنت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر ۳۰۰
حکمیت و حکمین ۳۰۱
حکی ۳۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حافظ ابن عقدہ ۳۳۱
احمد بن محمد بن عبید اللہ ۳۳۱
احمد بن محمد بن عیسیٰ ... بن عامر اشعری ۳۳۱
احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان ... ابو غالب زراری ۳۳۲
احمد بن محمد بن فہدی حلی ۳۳۲
احمد بن موسیٰ بن جعفر ۳۳۲
احمد بن امام موسیٰ بن جعفر ۳۳۲
حماد بن عیسیٰ ابو محمد جہنی ۳۳۳
حمید بن مسلم کوفی ۳۳۳
حمیدہ: امام کاظم کی مادر گرامی ۳۳۴
حمیدہ بنت مولا محمد شریف ... اصفہانی ۳۳۴
محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ شفاعت ۳۳۵
محمد بن عبد اللہ کی خلقت کا آغاز ۳۳۶
باب تاریخ ولادت رسول اور اس سے مربوط مطالب ۳۳۷
تاریخ ولادت ۳۳۷
راہب کی طرف سے نبوت کی گواہی ۳۳۸
تاریخ ابو جعفر امام محمد باقر ۳۴۰
علم امام باقر علیہ السلام ۳۴۲
مشکل مسائل کا حل ۳۴۳
حضرت کی ازواج و اولاد پر مشتمل باب ۳۴۵
تاریخ امام جواد ۳۴۵
علم امام جواد علیہ السلام ۳۴۶
حضرت سے ظاہر ہونے والے بعض کرامات ۳۴۷
ملا صدرا محمد بن ابراہیم شیرازی ۳۴۹
محمد بن ابراہیم بن محمد ہمدانی ۳۵۱
محمد بن ابی بکر ۳۵۱
محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ ۳۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن ابی سعید بن عقیل ۳۵۶

محمد بن ابی عمیر زیاد بن عیسیٰ ابواحمد ازدی ۳۵۶

شیخ عماد الدین محمد بن ابی القاسم ...طبری ۳۵۸

محمد بن احمد بن جنید؛ ابوعلی کاتب اسکافی ۳۵۹

محمد بن احمد بن حسین بن اسحاق بن جعفر صادق علیہ السلام ۳۵۹

محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران بن عبداللہ ...مالک اشعری قمی ۳۵۹

میرزا محمد استرآبادی ۳۵۹

ابوالفرج محمد بن اسحاق ندیم بغدادی وراق ۳۶۰

محمد بن اسحاق بن یسار مدنی ۳۶۰

محمد بن اسماعیل بن بزیع ۳۶۱

محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام ۳۶۲

محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ۳۶۲

محمد بن اشعث بن قیس کندی ۳۶۲

محمد باقر بن محمد اکمل بہبہانی ۳۶۲

محمد باقر بن محمد تقی مجلسی ۳۶۳

سید اجل محمد باقر بن محمد تقی موسوی گیلانی ۳۶۳

محمد بن بحر شیبانی ۳۶۴

محمد بن بشر سونگردی ۳۶۴

محمد بن بشر ۳۶۵

محمد بن جریر، محمد بن جعفر، محمد بن جعفر اسدی ۳۶۵

محمد بن جعفر بن محمد صادق علیہ السلام ۳۶۵

محمد بن حرب بلالی ۳۶۸

محمد بن حسن بن ابی خالد اشعری قمی ۳۶۸

محمد بن حسن بن احمد بن ولید ۳۶۹

ابویعلی محمد بن حسن بن حمزہ جعفری ۳۶۹

محمد بن حسن بن درید ازدی ۳۶۹

محمد بن حسن بن زین الدین شہید ثانی ۳۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن حسن شیروانی ۳۷۰
محمد بن حسن صفار ۳۷۰
شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی ۳۷۰
محمد بن حسن مطہر حلی، محمد بن حسین بن عبدالصمد بہائی، ابوالفضل محمد بن حسین ۳۷۰
محمد بن حنفیہ ۳۷۱
جنگ صفین میں محمد حنفیہ کے حملے ۳۷۴
محمد حنفیہ کے پاس صحیفہ ۳۷۶
جنگ صفین میں مظاہرۂ شجاعت ۳۷۷
علی بن الحسین اور روز عاشورا کا دردناک منظر ۳۷۸
کربلا میں عدم موجودگی کی دلیل ۳۷۸
محمد حنفیہ کے متعلق امام حسنؑ سے امیرالمومنینؑ کی وصیت ۳۷۹
محمد حنفیہ سے امام حسینؑ کی وصیت ۳۸۱
امام حسنؑ اور محمد کے نام امام علیؑ کی وصیت ۳۸۲
محمد حنفیہ کا علم ۳۸۳
اولاد محمد حنفیہ ۳۸۴
محمد بن خلیل ابوجعفر سکاک ۳۸۵
ابوعبداللہ محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی علیہ السلام ۳۸۵
محمد بن سعد ابوعبداللہ ۳۸۶
سید محمد بن سعید طباطبائی قہبائی ۳۸۶
محمد بن سعید بن ہبۃ اللہ راوندی ۳۸۶
محمد بن سلمہ بن ارتیل ابوجعفر یشکری ۳۸۶
محمد بن سلیمان بن حسن ... بن اعین ۳۸۶
محمد بن سنان ابوجعفر زاہری خزاعی ۳۸۶
محمد بن شجاع قطان، شمس الدین ۳۸۷
محمد صالح بن احمد بن شمس الدین مازندرانی ۳۸۷
محمد بن صالح بن محمد ہمدانی دہقان ۳۸۸
محمد طاہر بن محمد حسین قمی ۳۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن عباد بصری ۳۸۸
محمد بن عباس بن مروان بن ماہیار ۳۸۹
محمد بن عبدالجبار قمی ۳۸۹
محمد بن عبداللہ بن جعفر بن حسین؛ ابوجعفر قمی ۳۹۰
محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب (نفس زکیہ) ۳۹۰
معاویہ کے دربار میں حضرت علیؑ کی مدح میں حمیری کے اشعار ۳۹۱
محمد بن عبداللہ بن علی بن زہرہ حسینی صادقی حلبی ۳۹۳
ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن مملک اصفہانی گرگانی ۳۹۳
محمد بن عبیداللہ قمی ۳۹۳
محمد بن عثمان بن سعید عمری (نائب امام زمانہ) ۳۹۴
محمد بن علی بن ابراہیم بن ابی جمہور ۳۹۵
محمد بن علی بن ابراہیم استرآبادی ۳۹۵
محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد ہمدانی ۳۹۵
محمد بن علی بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۳۹۶
محمد بن حسین بن ابی الحسن موسوی عاملی ۳۹۷
محمد بن علی بن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب ۳۹۷
محمد بن علی بن حسین... بابویہ قمی (شیخ صدوق) ۳۹۷
محمد بن علی بن حمزہ بن... عباس بن علی بن ابی طالب ۳۹۸
محمد بن علی بن حمزہ طوسی ۳۹۸
محمد بن علی بن شہرآشوب ۳۹۸
ابوالفتح محمد بن علی بن عثمان کراجکی ۳۹۹
ابوجعفر محمد بن علی بن محبوب اشعری قمی ۳۹۹
محمد بن علی بن نعمان، مومن طاق ۳۹۹
محمد بن عمار بن یاسر مخزومی ۴۰۱
محمد بن عمرو بن عبداللہ بن مصعب ۴۰۱
محمد بن عمر بن حسن بن علی بن ابی طالب ۴۰۱
محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی ۴۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

محمد بن عمر بن محمد بن سالم تمیمی ۴۰۲
ابوعبداللہ محمد بن عمر؛ صاحب المغازی ۴۰۲
محمد بن عیسیٰ بحرانی ۴۰۲
محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد اشعری قمی ۴۰۳
محمد بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن یقطین ۴۰۳
محمد بن فرات کوفی ۴۰۳
محمد بن فرج ۴۰۴
محمد بن فضل ہاشمی ۴۰۴
محمد بن محمد بن زید بن علی ۴۰۴
محمد بن محمد بن طاہر موسوی ۴۰۴
محمد بن محمد بن نعمان؛ شیخ مفید ۴۰۴
محمد بن مسلم بن رباح ۴۰۵
محمد بن مسلمہ ۴۰۷
محمد بن مقلاص اسدی کوفی ۴۰۸
محمد بن مکی ۴۰۸
محمد بن منکدر ۴۰۸
محمد بن نصیر فہری ۴۰۹
ابوجعفر مومن طاق ۴۰۹
محمد بن وہبان ابوعبداللہ دبیلی نہبانی ۴۱۰
محمد بن ہارون ابوعیسیٰ وراق ۴۱۰
محمد بن ہمام بغدادی ۴۱۰
محمد بن یحییٰ، ابوجعفر عطار اشعری ۴۱۱
محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی ۴۱۱
محمد بن یعقوب کلینی ۴۱۱
محمود بن حسین بن سندی شاہک؛ معروف بہ کشاجم ۴۱۲
محمود بن علی حسن حمصی ۴۱۲
سلطان محمود بن غلام علی طبسی ۴۱۲

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

شیخ مہذب الدین محمود بن یحییٰ... شیبانی حلی ۴۱۲
حمر ۴۱۳
حمران بن اعین شیبانی کوفی ۴۱۳
حمار (گدھا) ۴۱۵
تحمور ۴۱۶
غزوۂ حمراء الاسد ۴۱۶
سید حمیری ۴۱۷
محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری ۴۲۱
حمز ۴۲۱
حضرت حمزہ علیہ السلام کا تذکرہ ۴۲۱
زیارت جناب حمزہ کا استحباب ۴۲۳
دفاع اسلام میں جناب حمزہ کی سرگرمی ۴۲۳
رسول خداؐ کے اعزہ واقرباء کے حالات ۴۲۵
حمزہ بن حبیب ۴۲۷
حمزہ بن حمران بن اعین ۴۲۸
ابوالمکارم ابن زہرہ ۴۲۸
حمزہ بن عمارہ بریری ۴۲۸
حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ ۴۲۸
حمزہ بن محمد قزوینی علوی ۴۲۹
ابوحمزہ ثمالی ۴۲۹
حمص ۴۳۲
باب حمص (چنا) ۴۳۲
حمصی ۴۳۳
حمق ۴۳۳
احمق کی مصاحبت سے پرہیز ۴۳۳
عیینہ بن حصن فزاری ۴۳۴
حمل ۴۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

دینی بھائی کے عمل کو صحت پر حمل کرنا ۴۳۴
اقل واکثر کے حمل پر مشتمل باب ۴۳۵
حاملہ عورت کی خوراک کے متعلق ۴۳۵
خانوادہ کے لئے متاع حمل کرنے پر مشتمل باب ۴۳۶
حمم ۴۳۷
حمام راعیہ ۴۳۷
باب آداب حمام ۴۴۰
ابورائج حمامی کا واقعہ ۴۴۲
بخار اور یرقان کا علاج ۴۴۳
سورۂ حمد کے ذریعہ شفا ۴۴۵
بخار کی تعویذ ۴۴۶
بخار، کفارۂ گناہ ۴۴۶
حمو ۴۴۸
حمویہ کا واقعہ ۴۴۸
حمی ۴۴۸
باب حمیت ۴۴۸
ربیعہ کی حمایت کا واقعہ ۴۴۹
حنا ۴۵۰
حنا (مہندی) کی فضیلت ۵۰
حنبل ۴۵۱
احمد بن حنبل ۴۵۱
ایک مرد حنبلی کا واقعہ ۴۵۱
حنط ۴۵۲
حنطہ (گیہوں)، جو اور ان کی خلقت کا آغاز ۴۵۲
حنظلہ ۴۵۲
اصحاب رس اور ان کے نبی حنظلہ کا واقعہ ۴۵۲
حنف ۴۵۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حنیفیہ عشرہ (دین حنیف کے دس دستورات)..... ۴۵۳
محمد حنفیہ کی والدہ خولہ حنفیہ..... ۴۵۳
ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت..... ۴۵۴
ابوحنیفہ سائق الحاج..... ۴۶۲
ابوحنیفہ شیعہ..... ۴۶۳
احنف بن قیس..... ۴۶۴
حنک..... ۴۶۷
نماز میں تحت الحنک کا حکم..... ۴۶۷
حنن..... ۴۶۹
غزوۂ حنین..... ۴۶۹
ایک محاورہ..... ۴۷۰
درخت حنانہ..... ۴۷۰
یوحنائے دیلمی..... ۴۷۱
حنان بن سدیر صیرفی..... ۴۷۱
حوت..... ۴۷۱
مچھلی..... ۴۷۱
حوج..... ۴۷۲
مومن کی حاجت روائی..... ۴۷۲
طواف کے دوران حلوانی کا واقعہ..... ۴۷۴
حاجت روائی کے متعلق احادیث..... ۴۷۵
مسلمان بھائی کی حاجت روائی سے اجتناب کرنے کی مذمت..... ۴۷۸
امام حسنؑ کا طواف و اعتکاف چھوڑ کر حاجت روائی کرنا..... ۴۸۰
نابینا کی حاجت روائی کا اجر و ثواب..... ۴۸۱
طلب حاجت کے لئے دعا و نماز اور اذکار..... ۴۸۱
آداب طلب حاجت..... ۴۸۲
حور..... ۴۸۳
حور العین کی تخلیق..... ۴۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حواریوں پر مشتمل باب اور نام کی وجہ تسمیہ ۴۸۴
شیعہ حواری ائمہ طاہرین علیہم السلام ۴۸۴
ائمہ طاہرین علیہم السلام کے حواری ۴۸۵
حائر حسینی ۴۸۶
حائر حسینی کے حدود ۴۸۶
حوش ۴۸۷
ابن حواش ۴۸۷
حوض ۴۸۸
حوض اور اس کے ساقی کی خصوصیات ۴۸۸
شیعوں کے لئے آمادہ کیا گیا حوض ۴۸۸
حوط ۴۹۰
شبہات میں توقف اور دین میں احتیاط پر مشتمل باب ۴۹۰
حوک ۴۹۱
حوک (تلسی) ۴۹۱
حول ۴۹۲
حوقلہ ۴۹۳
حولا عطارہ کا واقعہ ۴۹۳
حوا ۴۹۳
جناب حوا علیہا السلام کی تخلیق ۴۹۳
حیر ۴۹۴
حیض ۴۹۴
غسل حیض ۴۹۴
آیہ مبارکہ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ کی تفسیر ۴۹۴
حیل ۴۹۵
ہیکل پر ارجعانوس کا حیلہ ۴۹۵
حین ۴۹۶
ایک محاورہ کی وضاحت ۴۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.org
Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

حیا ۴۹۶
خداوند عالم سے حیا ۴۹۶
حیا کی تعریف ۴۹۷
حیا کے متعلق احادیث ۴۹۶
آنحضرت کی شرمساری ۵۰۰
حضرت علی علیہ السلام کی کثرت حیا ۵۰۱
عورت کی حیا کے اجزاء ۵۰۲
تحیت وسلام ۵۰۲
سانپ کے ذکر پر مشتمل باب ۵۰۳
سانپ کے اقسام وخصوصیات ۵۰۴
سانپ سے مربوط واقعات ۵۰۶
گھر کے سانپ کو مارنے کا حکم ۵۰۶
سانپ اور بچھو سے محفوظ رہنے کے لئے نوشتہ ۵۰۸
حیان سراج ۵۰۸
حیان بن عنزی ۵۰۹
ابوحیان ۵۰۹
ابوحیہ نمیری ۵۰۹
احیائے شب قدر ۵۰۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مربوط مطالب ۵۱۰
رسول وآل رسول کا حق ۵۱۴
امر ائمہ طاہرین کے احیاء کی فضیلت ۵۱۵
دشمن خدا ورسول حیی بن اخطب یہودی کا قتل ۵۱۵
حضرت زکریا اور جناب یحییٰ کے واقعات ۵۱۵
یحییٰ بن احمد بن سعید حلی ۵۱۷
یحییٰ بن احمد بن محمد اکبر ... بن امام زین العابدین ۵۱۷
یحییٰ بن اکثم تمیمی ۵۱۷
یحییٰ بن ام طویل ۵۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.org
Presented By: https://jafrilibrary.org

Presented By: https://jafrilibrary.org

یحییٰ بن حبیب زیارت ۵۲۰
یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ ۵۲۰
یحییٰ بن خالد برمکی ۵۲۱
یحییٰ بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ۵۲۲
حیات ومنزلت ۵۲۲
زید بن علی کے بارے میں ۵۲۳
یحییٰ بن سعید حلی ۵۲۴
یحییٰ بن سعید بن قیس انصاری ۵۲۴
یحییٰ بن ضحاک سمرقندی ۵۲۴
یحییٰ بن عبداللہ بن حسن ...مدنی ۵۲۴
یحییٰ بن شرف الدین ۵۲۵
یحییٰ بن وثاب ۵۲۶
یحییٰ بن ہرثمہ بن اعین ۵۲۶
حیوانات اوران کے اقسام پر مشتمل باب ۵۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.org

تمام شد

Presented By: https://jafrilibrary.org